اللہ اکبر

اشرف التواریخ

حصہ دوم

معروف بہ

عہد رسالت و سایۂ خلافت

من تصنیف فاضل اجل و مرشد کامل حضرت مولنا حاجی سید شاہ محمد اکبر صاحب
ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ شریف داناپور مدظلہ العالی

باہتمام خواجہ صدیق حسین

در مطبع آگرہ اخبار محلہ نئی بستی طبع شد

۱۳۲۵ھ

فہرست مضامین اشرف التواریخ جلد دوم معروف بہ عہد رسالت

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱	امت عاصی کا سلام	۵۵
واقعہ فیل اور اسکے بعد قریش کے حالات	۲	صُحفِ انبیا علیہم السلام مین حضور کی بشارت	۵۷
حضرت خواجہ عبدالمطلب کی مناجات اور		بیان رضاعت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و	
قریش کا پہاڑون مین جاچھپنا	۹	اصحابہ وسلم	۶۸
قریش کے حالات	۱۴	مثال قلب شریف حضور پُرنور صلی اللہ علیہ و	
قریش کی شرمناک رسمون کا منسوخ ہونا اور		آلہ واصحابہ وسلم	۸۱
نمازون مین اچھے کپڑے پہننے کا حکم	۱۶	واقعہ شق صدر شریف	۸۶
مختصر بیان مطیبین اور احلاف کے حلف		حضرتؐ کی عمر کا نوان برس	۹۰
اور بنی عبدالدار سے امارت کا بنی عبد		حضرتؐ کی عمر کا بارہوان برس	″
مناف مین آنا	۲۰	حضور پُرنور کی عمر گرامی کا سترہوان برس	۹۳
ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵	حضور کی عمر گرامی کا بیسوان برس	″
ولادت کی تاریخ اور مکان	۲۶	عمر شریف حضور پرنور کی بیس برس سے متجاوز ہوئی	″
بیان نور شریف	۲۶	حضرتؐ کی عمر شریف کا پچیسوان برس	″
حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اُنکی ذریت		حضرت کی عمر شریف کا اڑتیسوان سال اور انوار	
کا اخراج اور اُن سے میثاق لینا	۳۲	کا مشاہدہ اور شوق خلوت نشینی اور کوہ حرا مین	
حضور پُرنور کا نسب نامہ	۳۴	عزلت گزینی	۱۰۳
ولادت باسعادت حضور پُرنور	۴۹	حضور کی عمر گرامی کا چالیسوان برس اور انوار وحی	۱۰۴

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
سابق الایمان حضرات کا ذکر	۱۲۰	بیان تعلیم نماز روز اول	۲۱۵
چوتھے برس دعوت اسلام کیواسطے عام حکم ہونا	۱۲۳	بیان بعض عجائبات آسمان اول کا ..	۲۱۸
فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۳۳	بیان عجائبات آسمان دوم	۲۲۷
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دردناک حالات	۱۳۴	بیان عجائبات آسمان سوم	۲۲۸
حضرت بلال رضؓ کی آزادی اور حضور پُرنور کی مسرت	۱۳۸	بیان عجائبات آسمان چہارم	〃
حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت اور انکا تواجد	۱۴۶	فائدہ عجایب آسمان پنجم	۲۳۰
حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ..	۱۵۱	بیان عجائبات آسمان ششم	۲۳۱
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا	۱۵۲	بیان عجائبات آسمان ہفتم	۲۳۴
رومیون اور مجوسیون کی جنگ اور قرآن پاک کا		بیان غرائب سدرۃ المنتہیٰ	〃
معجزۂ پیشین گوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا		راویانِ معراج کے اسماے گرامی ..	۲۳۸
اُبی ابن خلف سے شرط جیتنا اور اُن کو خیرات کردینا	۱۵۷	بیان بیعت عقبہ ثانیہ کا جو بارہوین سال	
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق و یقین	۱۶۰	نبوت کے واقع ہوئی	۲۴۰
ابوطالب کا انتقال اور ایمان نہ لانا	۱۶۵	بیان وعظ مصعب ابن عمیر	۲۴۱
مقام بطن نخلہ مین آدھی رات کو قوم جن کا نماز		بیان مدینہ والون کا مکہ معظمہ مین آکر رسول اللہ	
مین قرأت سنکر آپ کو پہچاننا اور اپنی قوم مین جاکر		صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اپنے ملک	
اسکا ذکر کرنا اور ایمان لانا	۱۶۴	کولیجانے اور حمایت کرنیکیواسطے بیعت کرنا	۲۴۲
ذکر معراج شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ		بیان براء کا کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھنا اور	
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم	۱۸۱	قریش کا مسلمانونکو ایذا دینا	۲۴۵
معراج شریف کی روایتین	۱۸۷	بیان اصحاب رسول اللہ کا مدینہ منورہ کو	
حضور پُرنور کا عرش مجید پر پہنچنا اور پروردگار کی ثنا کرنا	۲۱۱	ہجرت کرنا	۲۴۶

مضمون	صفحہ
بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم جو ہشتم ربیع الاول وبقول صحیح بست وہفتم بروز دوشنبہ سنہ چہاردہم نبوت کو واقع ہوئی .. " " "	۲۵۰
بیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتہہ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز تک رہکر مدینہ طیبہ کو روانہ ہونا " " " "	۲۵۲
بیان واقعہ سراقہ ابن مالک " "	۲۶۲
بیان رونق افروزی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین .. "	۲۷۳
حال آبادی مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلواۃ والسلام " " " "	۲۷۹
بیان ایمان ونامہ تبع ابن حمیر بادشاہ یمن کا بنام گرامی حضور پرنور سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم جو اس بادشاہ نے حضور پرنور کی بعثت سے ہزار برس پہلے حسب ہدایت علمائے توریت لکہا تہا اور وہی نامہ مبارک پشت بہ پشت ابوایوب انصاری کے گہر مین چلا آتا تہا	۲۸۲
بیان عبداللہ ابن زبیر کی ولادت کا مہاجرین کے بچون مین۔ یہ پہلی ولادت ہے جو مدینہ طیبہ مین ہوئی " " " "	۲۸۹
بیان انصار رضی اللہ عنہم کی فضیلت حدیث شریف کا ترجمہ " " " "	۲۹۰
بیان فضیلت مہاجرین رضی اللہ تعالے عنہم کا " " " "	"
بیان مہاجرین وانصار کے ملے جلے فضائل کا	۲۹۳
بیان مہاجرین کا جن لوگون نے پہلے ہجرت کی ہے مدینہ کیطرف .. " " "	۲۹۵
بیان سال اول ہجری کے وقایع مین سے تعمیر مسجد مدینہ منورہ ہے " " "	۲۹۸
بیان قبلہ سابق جو شمال کی طرف تہا .. "	۲۹۹
بیان اسماء گرامی اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کا	۳۰۰
بیان گریہ وزاری استن حنانہ کی فراق مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے ..	۳۰۳
حکایت آستن حنانہ " " "	۳۰۴
معجزہ دیگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کہ سنگریزون نے ابوجہل کے ہاتہہ مین حضرت کے رسالت کی شہادت	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اسی سال ماہ محرم مین غزوہ ذات الرقاع		بیان جنگ کرنا حضرت سیدنا امیر المومنین	
واقع ہوا	۴۵۶	اسد اللہ الغالب علیؑ ابن ابیطالب	
سال پنجم ہجری کا حال	۴۵۷	کرم اللہ وجہہ کا	۵۰۱
بیان سبب نزول آیت حجاب	۴۶۱	بیان پیشین گوئی حضور پرنور صلعم	۵۰۸
بیان غزوہ دومۃ الجندل کا	۴۶۵	بیان غزوہ بنی قریظہ	۵۰۹
بیان اسی سال مین نکاح زینب بنت		اہل سنت کا چارا امون کے مذہب کو	
جحش کا ہونا	۴۶۷	حق جاننا	۵۱۱
اسی سال مین قضیہ افک کا واقعہ	۴۷۱	ابولبابہ کا واقعہ	۵۱۴
مثالاً واقعات شہادت حضرت حسینؑ		بیان حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالی	
علیہ السلام	۴۷۹	عنہ کی وفات کا	۵۱۶
بیان حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ		بیان فرضیت حج	″
رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر قرآن پاک		حال سال ششم ہجری	۵۱۸
کی شہادت	۴۸۰	بیان غزوہ غابہ	۵۱۹
بیان چھٹی آیت سورہ نور کا جو خاص مومنین		بیان اسی سال مین آپ کا استسقا فرمانا	۵۲۳
کے لئے ہے	۴۸۳	بیان دعا طلب باران کا	۵۲۹
بیان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی		ذکر حضرت صلعم کے عمرہ کا اور صلح حدیبیہ	۵۴۲
فضیلت کا	۴۸۴	شمار لشکر حدیبیہ کا	۵۴۴
بیان تیمم کا	۴۸۵	بیان بیعت الرضوان کا	۵۷۶
بیان غزوہ خندق کا	۴۸۷	حدیث در شان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۵۹۰
بیان سلمان فارسی کا	۴۸۹	بیان اسی سال بعض اہل سیر کے نزدیک	

مضمون	صفحه
ملوک ایران و روم کے نام نامے روانہ کرگیے	۶۰۳
بیان حضرت صلعم کا مہر کیواسطے انگشترین زرین	
بنوانا پھر ایکدن کے بعد حسب ایما جبریل علیہ السلام	
سونے کی انگوٹھی کو چاندیکی انگوٹھی سے بدلدینا	
اور سونا مردون پر حرام ہونا	۶۰۴
نامہ مبارک آنحضرت صلعم بنام نجاشی بادشاہ حبش	۶۱۱
نامہ نجاشی بادشاہ حبش بجواب نامہ حضور صلعم	۶۱۷
بیان مہاجرین حبشہ کا	۶۲۰
روانگی نامہ مبارک حضور صلعم بدست دحیہ کلبی	
بنام ہرقل قیصر روم	۶۲۷
عبارت نامہ حضور پُرنور صلعم بنام ہرقل بادشاہ روم	۶۲۹
بیان ابوسفیان اور قیصر روم کے مکالمہ کا	۶۳۱
بیان روانہ فرمانا حضور صلعم کا عبداللہ	
بن خذافہ کو کسریٰ کیطرف	۶۴۰
عبارت نامہ شریف	۶۴۱
نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا مقوقس بادشاہ	
مصر کو	۶۴۸
جواب نامہ مبارک حضور صلعم از طرف مقوقس	
شاہ مصر	۶۵۱
روانگی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کیطرف	

مضمون	صفحه
عبد اور جیفر پسران جلند بادشاہ عمان کے	
نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا ہوذہ بن علی	
رئیس یمامہ کو	
عبارت نامہ مبارک	۶۶۰
نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا معرفت شجاع	
بن وہب کے حارث غسانی بادشاہ بلقا	
کے نام	۶۶۱
نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا حارث حمیری	
کے نام	۶۶۴
روانہ کرنا حضور صلعم کا ابوموسیٰ اشعری اور	″
معاذ کو اہل یمن کیطرف	″
حال معاذ بن جبل کا	۶۶۵
نامہ شریف منذر بن ساوی والی بحرین	
کے نام	۶۶۶
دوسرا نامہ والی بحرین کے نام	۶۶۷
نامہ مبارک شاہ غسان جبلہ بن ایہم کے نام	
اسی سال ششم مین خولہ بنت ثعلبہ کے ظہار	
یعنی طلاق جاہلیت کا واقع ہونا	۶۷۲
اسی سال ششم مین مواقعات مسابقت	
یعنی اونٹ گھوڑون کی دوڑ	۶۷۷

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بیان اسی سال میں ام رومان کا وفات پانا	۶۷۹	حال ہم بستری حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ کا	۷۲۴
احوال حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا	〃	ذکر فدک کا	۷۳۷
وقایع سال ہفتم ہجری صلعم	۶۸۶	بیان فوائد و فضیلت لاحول ولاقوۃ کا	۷۳۹
بیان غزوہ خیبر	〃	بیان صلح وادی القری کا	۷۴۰
بیان ترتیب لشکر ظفر پیکر	۶۹۰	بیان عمرۃ القضا کا	۷۴۱
بیان آغاز جنگ خیبر	۶۹۵	بیان ادا کرنے عمرۃ القضا کا	۷۴۲
بیان فضیلت آیۃ الکرسی	۶۹۸	بیان واقعات سال ہشتم ہجری صلعم کا	۷۴۷
بیان حرمت متعہ - اور حرام ہونا گدھے کے گوشت کا	۷۰۱	بیان اسلام عمرو بن العاص کا	۷۴۹
بیان حصار قموص کے محاصرہ کا	۷۰۳	بیان اسلام عثمان بن طلحہ بن عبدالعزی کا	〃
علم دینا حضرت صلعم کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فتح قموص کے روز	۷۰۴	بیان ولادت حضرت سیدنا ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا	۷۵۱
بیان تقسیم غنائم فتح خیبر	۷۱۲	بیان اسی سال میں فتح مکہ کا ہونا	〃
تزوج حضور پرنور صلعم با حضرت صفیہ رض	۷۱۸	بیان روانگی حضور پرنور صلعم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو	۷۵۴
بیان ولیمہ حضرت صفیہ رض	۷۱۹	بیان عقل سلیم کا وخاتمہ کتاب	۷۷۴ تا ۷۷۵
بیان زہر دینا زینب بنت حارث کا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو	۷۲۲		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن۔ وَ اُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

یا اللہ مین تیرا ضعیف اور عاجز بندہ ہون - اے میرے مالک تونے مجھ سے گنہگار بندے سے وہ کام لیا کہ جس کام کو تیرے برگزیدہ بندے کر گئے ہین - الحمد للہ علیٰ احسانہ میرے پروردگار میری جان تیری مہربانیون پر نثار میرا مُنہ ایسا نہ تھا کہ مجھ سے تیرے انبیا علیہم السلام کے حالات لکھے جا سکتے - اے مالک الملک تونے حضرت آدم ع سے لیکر اپنے برگزیدہ بندے عیسیٰ روح اللہ تک تو لکھوا دیا ثم الحمد للہ - تجھ سے میری امید یہ ہے کہ اس کتاب کو قبولِ عام کا خلعت عنایت فرما تو ہم بندون کا حقیقی مالک ہے جب مالکانِ مجازی کا یہ قاعدہ ہے کہ اپنے غلامون کی عزت افزائی کیا کرتے ہین اور اُن کے پاس نہایت قلیل سرمایہ ہے اے دونون جہان کے بادشاہ تو تو تمام جہان کا مالک ہے مجھے اپنے خزانے کے بخشش

کی عزت سے محروم نہ رکھیو مین اپنی التجا پر آمین کہتا ہون تو قبول فرما اللھم آمین یا رب العالمین آمین۔ یا اللہ مین تیرا بندہ ہون جو کچھ مانگنا ہوتا ہے تجھی سے مانگتا ہون ؁

مرے خدا تو مجھے بھیک دے کریم ہے تو	گناہگار ہون ہین بخشندے رحیم ہے تو
کرون سوال نہ تجھ سے تو اور کس سے کہون	خدا ہے تو مرا مالک ہے تو رحیم ہے تو
تجھی کو شرم ہے میری ترا ہی بندہ ہون	کبھی تو رحم تجھے آئیگا رحیم ہے تو
خدا سے مانگنا آتا نہین تجھے اکبر	سوال کرتا ہے اُس سے بڑا العیم ہے تو
تو اُس کا شکر کئے جا وہ آپ دیدیگا	کریم سے کبھی کہتے نہین کریم ہے تو

پروردگار تعالیٰ شانہ تو میرے دل کے حالات اور عرض و معروض پر مطلع ہے پاس ادب لب کھولنے کا حکم نہین دیتا مگر تیری ہزارون نعمتین بندون کے لئے عام ہین اور سب کا لطف اور ذائقہ جدا ہے کس کا شکر کیا جائے ؁

شکر کردن کے توانم درخور نعماے تو	شکر نعمت ہاے توچند انکہ نعمت ہاے تو

لیکن تمام نعمتون سے بڑھکر وہ ہے کہ جو تیرے محبوب حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذریعہ سے ہمین پہونچی اور وہ تمام عزتون کا سرمایہ ہے یعنی تیری توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اے پروردگار تعالیٰ شانہ یہ تیرا ضعیف اور گنہگار بندہ تیرے حضور مین اقرار کرتا ہے کہ بے شک تو واحد لاشریک ہے کوئی تیرا شریک نہین سواے تیری ذات پاک کے ہم مسلمانون کو کسی کے سامنے سر جھکانا یعنی سجدہ کرنا روا نہین اور کوئی ہو وزیر ہو یا بادشاہ اُس سے استعانت چاہنا درست نہین۔ تیرے اولیا تیرے انبیا تیرے بڑے پیارے بندے ہین وہ ضرور ہماری شفاعت کرینگے ہمین پوری اُمید ہے کہ تو اُنکی شفاعت کو قبول فرمائیگا انشاء اللہ تعالےٰ پھر ان اولیا اور انبیا کی غمخواری کا شکر ہم پر واجب ضرور ہے **اولیاے** قدس اسرارہم نے ہم کو تیری توحید بتائے اور تیرے انبیا کی رسالت کا اقرار کرایا اور **انبیا علیھم السلام** نے اولیا کو تیری معرفت کے طریقے

تعلیم کئے جو بجنسہ ہم تک پہونچے کیا یہ احسان بھولنے کے قابل ہین ہرگز نہین ہرگز نہین ہرگز نہین - یا اللہ تیرا وہ مقدس بندہ جسے تو نے عرش پر بُلایا اور اُس سے ہمکلام ہوا اور اُسے اپنا جمالِ جہان آرا دکھایا اُس کو ہماری ہدایت کے سبب سے اُس کی قوم نے وہ وہ صدمے پہونچائے کہ زبانِ قلم پر آنا اُن کا مشکل ہے ہزار صدمون کا تو ایک صدمہ یہ ہے کہ وطن سے جدا کیا اُس کی ساق مبارک کو پتھرون سے مجروح کر کے خون آلود کیا اُس کے دندانِ مبارک کو شہید کیا لیکن اُس اکرم اور مقدس رسول نے اِس رسالت پر ہم سے کوئی اُجرت نہین چاہی صرف تیری رضامندی اور سچا آوری اُحکام کے لئے یہ سب مصیبتین بکشادہ پیشانی گوارا کین صرف اپنی اولاد طیبات کی موودت کے لئے تمنا ظاہر فرمائی یعنی میری اولاد سے محبت رکھو لیکن کور باطنانِ ازلی نے بجاے موودت آپ کے جگر گوشون کو ریگستان کربلا مین بے آب و دانہ شہید کر ڈالا مگر اسکے ساتھ بھی اُس مہربان و مقدس و گرامی ترین مخلوق نے اپنی شفاعت ہم گنہگارون کے واسطے عام کردی حضور پُر نور کا ارشاد ہے شَفَاعَتِی لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ ۱۲ اے پروردگار تعالیٰ شانہ ہم مسلمانون کی حالت بہت ابتر ہو گئی ہے ہم پر رحم فرما اور جیسے ہم رسول اللہ کے زمانہ مین تھے ویسا ہی ہم کو کردے - اے ہم گنہگارون کے بخشنے والے ہمارے دلون کو یہ خوشخبری سُنا دے کہ ہمنے تم پر رحم کیا اور تمہاری بُری حالت کو اچھی حالت سے بدل دیا اَللّٰھُمَّ آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ آمِیْنَ -

یا اللہ تیرے پیارے رسول کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد تیرے رسول کے خلفا اور اصحاب نے اِس دین متین کو اُسی شان سے قائم رکھا جس شان سے

حاشیہ ۱۲ افسوس باوجود اس کے کہ قاتلانِ حسین علیہ السلام کا نتیجہ جو کچھ ہوا سب کو معلوم ہے پھر بھی ہمارے زمانہ مین ایسے لوگ اب موجود ہین کہ جو سادات کے قتل مین اگر موقع وقت ہاتھ آجائے تو ذرا بھی پس و پیش نہ کرین - یزید مردود نے تو ایک بہت بڑی سلطنت کے لئے اپنا مُنہ کالا کیا تھا اور اب تو دس بیس روپیہ کے انعام کے واسطے وہی کام کر گذرین ۱۲

یہ روز اوّل قائم ہوا تھا اور اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے بعد یعنی تابعین کے زمانہ مین بھی خیریت کو بہت غلبہ رہا مگر اب تو اگر تیری قدرت کاملہ اُن بزرگون کی روحون کو پھر دُنیا کی طرف پلٹا دے اور وہ ہم سے ملین تو ہرگز ہم کو نہ کہین کہ یہ مسلمان ہین۔ پروردگار تعالےٰ شانہ ہماری حالتین ہمارے مسلمان امیرون نے خراب کر دین وہ لوگ بے نماز ہوئے اُن کے اثر صحبت سے غریب مسلمان بھی ایک سرے سے بے نماز ہو گئے۔ پروردگار وہی امیر شراب خوار ہوئے غریب فاقہ مست مسلمان بھی اپنی غربت کا خیال نہ کرکے اُنہین اُمرائے اہل اسلام کے ہمرنگ ہو گئے۔ پروردگار تعالیٰ شانہ بڑی مصیبت ہمپر پڑی کہ ہمارے والیان ملک تیرے نافرمان ہو گئے۔ پروردگار اسلامی ریاستین ہین اور اُن کے فرمان روا تیرے حبیب کے احکام نہین مانتے۔ اَے قادر مطلق جب تو نے اتنی بڑی کائنات کو ایک لفظ کُن مین پیدا کر دیا تو ہم مسلمانون کی حالت کو سنوار دینا تیرے نزدیک کیا مشکل ہے پروردگار تعالیٰ شانہ تیرے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دین متین بہت کمزور ہو گیا ہے اِس ضعیف بیمار کو ایسا تندرست کر دے جیسا یہ صحابہ کبار خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین تھا اللّٰہم آمین ثم آمین یا اللہ تو کارساز عالم ہے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مردہ دین کو نئی زندگی بخش اللّٰہم آمین یارب العالمین ثم آمین۔ یا اللہ تو نے ہمین اپنے حبیب حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت مین پیدا کیا ہے تیرے حبیب نے سب سے پہلے ہمین تیری توحید تعلیم فرمائی اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر دی کہ تو واحد لاشریک ہے الحمد للہ کہ ہمارا بچہ بچہ بولنے لگا کہ ہمارے خدا کا کوئی شریک نہین ہمارا خدا واحد ہے واحد ہے واحد ہے پروردگار تمام دنیا جہان کی نعمتین ایک طرف اور یہ اکیلی نعمت ایک طرف یا اللہ ہمین اپنے حبیب کی اس تعلیم کی اور اپنے عطیہ کی شکرگذاری کی توفیق عطا فرما۔

اور ہمارے سب مسلمان بھائیون کو یہ توفیق دے کہ وہ حبب تیرے محبوب کی تعلیم توحید کے شکریہ مین میلاد شریف کی مجلسین کرین تو وہ مجلسین بدعات اور جھوٹی روایات سے پاک ہون اور اے مالک بے نیاز تو اُن مجلسون کو جو ہمارا تحفہ قلیل ہے قبول فرمالیا کر جیسے تیرے برگزیدہ بندہ سلیمان علیہ السلام نے تیری توفیق کے سبب سے مور ضعیف کا تحفہ جو پاے ملخ تھا قبول کرلیا اور تو تو سلیمان اور سلیمان کے باپ داؤد اور جملہ انبیا اور تمام کائنات کا خالق و مالک ہے یا اللہ اب مین اس کا شکر کرتا ہون کہ تو نے مجھے ایک برگزیدہ خاندان مین پیدا کیا اور پھر مجھے روشن ضمیر اور بے ریا پیر و مرشد یعنی حضرت مولٰنا سید شاہ محمد قاسم ابوالعلائی داناپوری قدس سرہٗ بخشا اور میرے مقدس اور مکرم پیر نے جو سب سے پہلے کلمہ مجھے تعلیم فرمایا وہ تیری توحید تھی اور وہ توحید جو توحید ناب ہے پھر طریقہ وہ بخشا جو ابوالعلائیہ نقشبندیہ ہے ۵

شکر کردن کے توانم درخور انعامے تو
شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

اکبر تو شکرانہ صحت تو بھول ہی گیا اپنے مہربان مالک سے ہاتھ جوڑ کے اور سجدہ کرکے معافی کا خواستگار ہو۔ پروردگار تعالےٰ شانہ میری خطا معاف فرما اے میرے مہربان پالنے والے تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے ابتک میری صحت قائم رکھی اور مجھے تیری عنایتون پر پورا بھروسا ہے کہ تو تا دم مرگ یونہین میری صحت قائم رکھے گا۔ پروردگار تعالیٰ شانہ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنے خزانے سے اتنا کچھ عنایت فرمایا ہے کہ مخلوق کا محتاج نہین کیا۔ سلسلہ ملازمت جو ایک بڑی جانکاہ زندگی ہے اُس سے بچا دیا پروردگار تعالیٰ شانہ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے عزت بخشی اور اُسے محفوظ رکھا پروردگار تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے میرے شعور کے زمانہ سے اس وقت تک کسی کا قرضدار نہین کیا۔ پروردگار تعالیٰ شانہ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ میری مادر مشفقہ اور میرے پدر شفیق اور پیر دستگیر قدس اسرارہم مجھ سے خوش رہے آخر وقت تک۔

پروردگار مین تیری نعمتون کے شکر کرنے پر قادر نہین ہون جس جس نعمت کا اظہار شکر بھول گیا ہون تو معاف فرما دے اور ہمیشہ کے لئے شکر کی توفیق کرامت فرما مجھے بھی اور میری اولاد قلبی اور صلبی کو بھی اور سب کو دین و دنیا مین شاد کام رکھیو

اللھم آمین آمین آمین

اس کتاب روشن کو واقعہ فیل اور بعد اُس کے قریش کے حالات سے شروع کرتا ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ علی قدر حسنہ وجمالہ

واقعہ فیل اور اُس کے بعد قریش کے حالات

حضور پرنور کے جد مکرم خواجہ عبد المطلب کے حالات یہین سے آغاز ہوتے ہین اور آپ کے زمانہ کا یہی بڑا واقعہ ہے لہذا اس کتاب مبارک کا سلسلہ یہین سے شروع کیا جاتا ہے۔

واقعہ فیل

جب ابرہہ کی حکومت کو یمن مین بہت زمانہ گذر گیا تو اُس نے صنعا مین ایک کنیسہ بنوایا جو اُس زمانہ مین بے مثل مکان تھا پھر اُس نے نجاشی کو لکھا کہ مین نے تیرے لئے ایک ایسا کنیسہ بنوایا ہے جو اس وقت بے مثل مکان ہے اور اسی پر مین نے قناعت نہین کی بلکہ مین ارادہ کرتا ہون کہ عرب کے حجاج کی زیارت گاہ اسی کو قرار دون جب اس بات کی ملک عرب مین شہرت ہوئی تو نساۃ کے قبیلۂ بنی فقیم مین ایک شخص کو غصہ آیا اور وہ اُس کنیسہ مین آیا اور اُس کو بول و براز سے آلودہ کر گیا اور پھر

اِس بات کی ابرہہ کو خبر دی گئی اور لوگون نے اُس سے کہا کہ یہ کام اُن لوگون مین سے کسی کا ہے جن کے پاس ایام حج مین حُجّاج جا کر ٹھیرا کرتے ہین اِس امر سے ابرہہ کو بہت غصّہ آیا اور اُس نے قسم کھائی کہ مین کعبہ جاؤنگا اور اُسے منہدم کر دون گا۔ چنانچہ حبشیون کی ایک ہزار فوج لیکر اسی قصد سے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور ایک ہاتھی جس کا نام محمود تھا وہ اُس کے ساتھ تھا۔ ایک روایت مین ہے کہ اُس کے پاس تیرہ ہاتھی تھے اور یہ سب کے سب محمود کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک مین فیل کو بصیغہ واحد بیان کیا ہے بعض علما فرماتے ہین کہ مراد اُس سے وہی فیل ہے جس کا نام محمود تھا وہ سب سے بڑا اور نہایت شوکت دار تھا۔ اور ہاتھیون کی تعداد مختلف ہے اور کئی روایتین ہین۔ جب ابرہہ روانہ ہوا تو عربون نے یہ خبر سنکر اُس پر جہاد کرنا ضروری سمجھا لہذا اشراف یمن مین سے ایک شخص جس کا نام ذو نفر تھا وہ اُس کے مقابلہ مین آیا مگر لڑائی مین اُس نے شکست اُٹھائی اور گرفتار ہوا۔ ابرہہ نے اُسے قتل کرنا چاہا تھا مگر پھر اِس مہم کے انجام تک اُسے قید مین رکھا۔ پھر جب آگے بڑھا تو دوسرا شخص نفیل بن الخثعمی اُس کا مقابل ہوا اور اس نے بھی شکست کھائی اور گرفتار ہوا۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ جب ابرہہ طائف مین پہونچا تو ثقیف نے اپنا ایک آدمی جس کا نام ابو رغال تھا راستہ بتانے کے لئے ساتھ کر دیا جب یہ مغمس مین آیا تو وہان مر گیا اور وہان دفن کر دیا گیا۔ وہان ابو رغال کی قبر پر عرب ہنوز پتھر مارا کرتے ہین۔ پھر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف روانہ کیا اور وہ وہان پہونچا اور عرب لوگون کے اونٹ پکڑ لایا۔ اور اِنھین اونٹون کے ساتھ خواجہ عبد المطلب کے بھی دو سو اونٹ پکڑ لایا پھر ابرہہ نے ایک دوسرے آدمی کو جس کا نام حناط الحمیری تھا مکہ معظمہ کو روانہ کیا اور اُس سے کہا کہ قریش کے سردار سے کہیو کہ مین تم سے لڑنے کو نہین آیا ہون مین صرف اِس ارادہ سے آیا ہون کہ بیت

گرادون اگر تم اس کے گرانے مین میری مزاحمت نہ کرو تو مین تم سے کچھ نہ کہونگا جب یہ بات اُس نے خواجہ عبد المطلب ابن ہاشم سے کہی تو خواجہ نے کہا کہ ہم اُس سے لڑنا نہین چاہتے یہ تو بیت اللہ ہے اگر خدا کو اس کی حفاظت منظور ہوگی تو وہ آپ اس کی حفاظت کریگا - یہ بیت مکرم اُس کا حرم ہے - اور اگر اللہ ہی کو اس کی حفاظت منظور نہین ہے تو ہمین اس کے بچانے کی قوت نہین ہے - جب یہ تقریر حناط الحمیری نے خواجہ عبد المطلب کی سنی تو حناط نے خواجہ سے کہا کہ اچھا آپ میرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلیے تو خواجہ اُس کے ساتھ ہوئے اور بادشاہ کے لشکر مین پہونچے اور وہان جاکر ذو نفر کا پتہ پوچھا جو خواجہ کا دوست تھا لوگون نے بتادیا کہ وہ فلان مقام پر ہے - عبد المطلب اُس سے ملے اور مشورہ کیا کہ اس معاملہ مین تم ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو اُس نے کہا کہ ایک قیدی کیا کر سکتا ہے جو ایک بادشاہ کے ہاتھ مین قید ہے جب چاہے اُسے مار ڈالے البتہ جو یہان ہاتھیون کا سردار ہے اور انیس اُس کا نام ہے وہ میرا دوست ہے اُس سے مین کچھ کہتا ہون اور آپ کے درجہ اور عزت کا حال بیان کرتا ہون وہ آپ کو شایستہ تقریب سے بادشاہ کے سامنے پیش کردیگا جو آپ چاہتے ہین وہ اُس سے کہہ لیجیے خواجہ عبد المطلب نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہے چنانچہ اُس نے انیس کو بلایا اور خواجہ کی اُس سے سفارش کی اور کہا کہ قوم قریش کے یہ سردار ہین - انیس نے ابرہہ سے آپ کا ذکر کیا کہ قریش کا سردار آپ کے لشکر مین آیا ہوا ہے ابرہہ نے آپ کو بلا لیا - خواجہ عبد المطلب بڑے تندرست و توانا اور خوبصورت جوان تھے - جب ابرہہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کی عظمت و بزرگی اُس کے دل مین جگہ کر گئی - اور اُس نے آپ کی تعظیم کی اور تخت سے اُتر پڑا اور فرش پر اُن کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور اپنے برابر اُن کو بٹھا لیا اور ترجمان سے کہا کہ پوچھو آپ کیا چاہتے ہین - ترجمان نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ میرے دو سو ناقہ آپ کے آدمی پکڑ لائے ہین وہ مجھے دلوا دیجیے

ابرہہ نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہدے کہ مین نے جب تمہاری صورت دیکھی تھی تو آپ کو بہت اچھا سمجھا تھا لیکن جب آپ سے میری بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی میرے دل مین تھی جاتی رہی آپ نے اپنے اونٹون کا مجھ سے سوال کیا اور جو آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا دین ہے اُس کی نسبت کچھ نہ کہا جس کے گرانے کے لئے مین آیا ہون خواجہ نے فرمایا کہ مین تو اونٹون کا مالک ہون اور اِس بیت کا مالک اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ہے وہ اپنے گھر کی حفاظت خود کریگا - ابرہہ نے کہا کہ وہ تو مجھ سے اُس کی حفاظت نہ کرسکیگا اور حکم دیا کہ اُن کے اونٹ دلا دئے جائین - جب خواجہ نے اونٹ لے لئے تو اُن اونٹون کے گلے مین جوتیان ڈالدین اور اُن کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم مین چھوڑ دیا یہ عرب کا ایک دستور تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر اسمین سے کوئی اونٹ کھو جائیگا تو پروردگار کو غصہ آجائیگا -

حضرت خواجہ عبد المطلب کی مناجات اور قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا

جب خواجہ عبد المطلب ابن ہاشم قریش کی طرف لوٹ کر آئے تو قوم کو اِس معاملہ کی خبر دی اور یہ مشورہ ہوا کہ مکہ مکرمہ سے نکل کر چلے جائین اور پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپین پھر خواجہ عبد المطلب کعبہ کے دروازے کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور اشراف قریش بھی ان کے ساتھ تھے اللہ تعالےٰ شانہ سے دعا مانگی اور ابرہہ کے مقابلہ مین پروردگار تعالےٰ شانہ سے مدد چاہی اور خواجہ نے یہ نظم مناجات حضور مین پروردگار تعالےٰ شانہ کے عرض کی مناجات

یَا رَبِّ لَا اَرْجُوْ لَھُمْ سِوَاکَا	یَا رَبِّ فَامْنَعْ مِنْھُمْ حِمَاکَا
اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا	اِمْنَعْھُمْ اَنْ یُّخَرِّبُوْا فِنَاکَا

لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ	رَحْلَهُ فَامْنَعْ رِحَالَكْ

ترجمہ اے پروردگار مجکو تیرے سوا ان دشمنون کے دفع کرنے کے لئے اور کسی سے اُمید نہین ہے ÷ اے پروردگار توہی اپنی چیزون کو اُن حبشیون سے بچا ÷ بیت کا دشمن وہی ہے جو تیرا دشمن ہے ÷ اس لئے تو اُن کو روک کہ وہ تیرے صحن کو خراب نہ کرین ÷ اور یہ مناجات بھی کی ۔ اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزون کو بچاتا ہے ÷ تو اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کر ÷

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ	وَمِحَالُهُمْ اَبَدًا مِحَالَكْ
وَلَئِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّهُ	اَمْرٌ تَتِمُّ بِهٖ فِعَالَكْ
اَنْتَ الَّذِيْ اِنْ جَاءَ بَاغٍ	نَرْتَجِيْكَ لَهٗ فَذَالِكْ
وَلَمْ يَحُوْزُوْا سِوٰى	خِزْيٍ وَتُهْلِكُهُمْ هُنَالِكْ
لَمْ اَسْمَعْ يَوْمًا مَارِ	جَسٍ مِنْهُمْ يَبْغُوْا قِتَالَكْ
جَدُّوْا جُمُوْعَ بِلَادِهِمْ	وَالْفِيْلَ كَيْ يَسْبُوْا عِيَالَكْ
عَمَدُوْا حِمَاكَ بِكَيْدِهِمْ	جَهْلًا وَمَا رَقَبُوْا جَلَالَكْ
اِنْ كُنْتَ تَارِكَهُمْ	وَكَعْبَتَنَا فَاَمْرٌ بَدَا لَكْ

ترجمہ چوتھا شعر - ایسا ہرگز نہ کر کہ اُن کی صلیب غالب ہوجاے ÷ اور اُن کی قوت تیری قوت پر بھی غالب آجاے ÷ اور اگر ایسا تو نے کردیا تو ظاہر ہے - کہ یہ ایسا کام ہے جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہین ÷ توہی وہ ہے کہ اگر کوئی باغی آلئے - تو اُسکے دفع کرنے کی ہم تجھ سے ہی امید کرسکتے ہین چنانچہ یہ ایسا ہی وقت ہے ÷ اُنہین ذلت وخواری کے سوا اور کچھ نہین ملا - تو اُنہین ہلاک کرڈال ÷ مین نے اُس سے زیادہ نجس کبھی کسی کو نہین سُنا - اور ایسی پلید قوم تجھ سے لڑنے کی خواہش کرتی ہے ÷ اور اپنے تمام ملک کے لوگون کو یہان کھینچ کر لے آئے ہین - اور اُن مین ہاتھی بھی ہین

کہ تیری عیال کو مصیبت مین ڈالین اور لونڈی غلام بنائین۔ اُنہون نے جہالت کے سبب سے تیرے ننگ و ناموس کی تخریب کا ارادہ کیا ہے۔ اور تیرے جلال کا کچھ اندیشہ نہ کیا۔ اگر تو اُنہین اور ہمارے کعبہ کو چھوڑ دیگا کہ جو چاہین وہ اُس کے ساتھ کرین تو جو بات ہو گی وہ تجھ پر ظاہر ہے۔

یہ مناجات تمام کرکے خواجہ عبد المطلب ابن ہاشم نے کعبہ کے حلقہ کو چھوڑ دیا اور وہ اور اُن کے ہمراہی پہاڑون کی گھاٹیون مین جا کر مخفی ہو گئے اور اِس بات کے منتظر تھے کہ دیکھین ابرہہ بیت کے ساتھ کیا کرتا ہے اور اُس کے ساتھ اِس بیت مقدس کا مالک کیا کرتا ہے یہان تک کہ وہ خوفناک رات جو حالت انتظار مین روز قیامت سے بھی زیادہ دراز ہو گئی تھی خدا خدا کرکے قریش نے اُس کی صبح کا مُنہ دیکھا اور یہ صبح دو رخی تھی۔ قریش کی طرف جو اِس کا مُنہ تھا وہ خوف کی حالت مین شاہد نصرت کے جلوے دکھا رہا تھا اور وہ دوسرا رُخ اُس کا جو ابرہہ کی طرف تھا غلبہ اور تسلط کے پہلو مین پیرزن ہزیمت کو دبائے ہوئے تھا۔ آفتاب جہان تاب نے جو جاروب شعاع سے رب البیت کا اسم شریف لیکر کعبہ کو خس و خاشاک سے پاک کرنا شروع کیا اور نصرت قریش کی روشنی چارون طرف پھیلنے لگی تو ابرہہ نے اپنے فیل کو جس کا نام محمود تھا تیار کرنے کا حکم دیا اور اُس محمود کے نا محمود مالک نے مُصمم قصد کر لیا کہ اس بیت مکرم کو منہدم کرکے یمن کو لوٹ جاؤنگا جب ابرہہ کے حکم کے موافق فیل بان نے محمود کو کعبہ مکرم کی طرف ہُولا تو نُفَیل بن حبیب الخشعمی آگے آیا اور اُس کے کان پکڑ کر کہا کہ محمود لوٹ جا جہان سے تو آیا ہے تیرا وہین لوٹنا اچھا ہے یہ اللہ کا شہر اور حرم ہے۔ اور اُس کے کان چھوڑ دئے ہاتھی زمین پر بیٹھ گیا اور نُفیل کو مکہ معظمہ پر اُن کی چڑھائی بہت ناگوار تھی وہ پہاڑون پر چلا گیا اِن لوگون نے ہاتھی کو بہت مارا مگر اُس نے اُدھر کا رُخ بھی نہ کیا لیکن جب یمن کی طرف چلایا تو وہ بڑھ گیا اور دوڑ چلا اور شام کی طرف چلایا تو اُس طرف بھی چلا اور مشرق

کی طرف لیچلے تو اُدھر بھی جانے لگا- پھر جب مکہ معظمہ کی طرف ہُولا تو پھر زمین پر بیٹھ گیا
یہ لوگ اسی حالت مین تھے کہ ناگاہ بحکم ربانی سمندر کی طرف سے آتا ہوا ایک غول پرندکا
دکھائی دیا کہ جسے خطاف (یا پرستو یعنی ابابیل) کہتے ہین اُن کے پاس تین تین پتھر تھے
ایک چونچ مین دلو دونون پنجون مین تھے اُن طائرون نے وہ پتھر ہاتھی اور اُن کے سوارون
پر ڈالدئے کہ اوپر سے نیچے تک تیر گئے اور مقدار اُن کی مسور کی دال کے برابر تھی اُن
سب کا وہین کام تمام ہوا پھر اللہ تعالےٰ شانہ نے اُن پر سمندر سے سیل بھیجی کہ اُن کی
لاشون کو بہاکر سمندر مین لے گئی اور اُس مبارک اور مقدس زمین کو اُن کی نجاست سے
شست وشو کرکے پاک کردیا اور کچھ لوگ جو بچ گئے تھے وہ ابرہہ کے ساتھ بھاگے
اور نُفیل کو پُکارنے لگے کہ اُن کو یمن کا راستہ بتائے نُفیل نے جب اُن پر اللہ تعالیٰ شانہ
کا یہ غضب نازل ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا ؎

اَیْنَ المَفَرُّ وَالْاِلٰہُ الطَّالِب	وَالْاَشْرَمُ المَغْلُوبُ غَیْرُ الْغَالِب

ترجمہ اب کہان بھاگے جاتے ہو خدا تمھین طلب کررہا ہے ÷ اور اشرم مغلوب ہے غالب
نہین ہے

ایضاً

اَلَاحُیِّیْتِ عَنَّا یَا رُدَیْنَا	نَعِمْنَا کُمْ مَعَ الْاِصْبَاحِ عَیْنَا
اَتَانَا قَابِسٌ مِنْکُمْ عِشَاءً	فَلَمْ نَقْدِرْ لِقَابِسِکُمْ لَدَیْنَا
رُدَیْنَۃُ لَوْ رَاَیْتِ وَلَا تَرِیْہِ	لَدٰی جَنْبِ الْمُحَصَّبِ مَا رَاَیْنَا
اِذًا لَعَذَرْتِنِیْ وَحَمِدْتِ رَأیِیْ	وَلَمْ تَاسِیْ لِمَا قَدْ فَاتَ بَیْنَا
حَمِدْتُ اللہَ اِذْ عَایَنْتُ طَیْرًا	وَخِفْتُ حِجَارَۃً تُلْقٰی عَلَیْنَا
وَکُلُّ الْقَوْمِ یَسْئَلُ عَنْ نُفَیْلٍ	کَاَنَّ عَلَیَّ لِلْحُبْشَانِ دَیْنًا

ترجمہ اَے رُدینا (نام معشوقہ شاعر) تو نے ہمین سلام کا جواب کیون نہ دیا ÷ ہمنے صبح کے
وقت کہا تھا انعم اللہ بکم عیناً یعنی اللہ تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے ÷ تمہارا آگ مانگنے والا

ہمارے پاس عشاء کے وقت آیا تھا۔ مگر ہم کو اتنی قدرت نہ ہوئی کہ تمہارے آگ مانگنے والے کا مدعا پورا کرتے + رُدینا جو کچھ ہمنے جنب المُحَصَّب کے مقام پر دیکھا اگر تو اُسے دیکھتی جس کا دیکھنا بڑا مشکل کام تھا + تو تو مجھے معذور سمجھتی اور میری راے کی تعریف کرتی۔ اور جو کچھ ہمارے درمیان گذر گیا اُسپر افسوس نہ کرتی + جبکہ مین نے پرندون کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد کی اور ثنا + اور مجھے خوف ہوا کہ پتھر کہین ہمپر تو نہ گر پڑے + اور سب لوگ اُن حبشیون مین نُفَیل نُفَیل پکارتے تھے کہ راستہ بتا دے + گویا اُن حبشیون کا مجھ پر قرض چاہیے تھا + **الغرض** جب وہ لشکر حبشیون کا بچا ہوا بھاگا تو یہ حالت اُنکی تھی کہ جہان پانی اُن کو نظر آتا وہین گر پڑتے اور ابرہہ کے جسم مین بھی اُس کا اثر ہوا جس سے اُس کے بدن کا ایک ایک عضو جدا ہو کر گرنے لگا اور بمشکل صنعا تک اُس کو لائے یہان وہ ایک مرغ کے بچّے کی طرح ہو گیا تھا یعنی بہت ہی منحنی اور مرنے سے پہلے ہی اُس کا سینہ چر گیا تھا اور دل نکل پڑا تھا۔

کہتے ہین کہ جب اللہ تعالےٰ شانہ نے حبشیون کو ہلاک کر دیا اور اُن کا بادشاہ اور جو کچھ غضب الہٰی سے بچے بچائے لوگ لوٹ گئے تو خواجہ عبد المطلب علی الصباح پہاڑ سے اُترے کہ دیکھین وہ ظالم حبشی کیا کر رہے ہین اس وقت ان کے ساتھ ابو مسعود ثقفی بھی تھا تو ان دونون نے آدمیون کے چلنے پھرنے کی کچھ آہٹ نہ سنی تو خواجہ عبد المطلب حبشیون کے لشکرگاہ مین داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ مرے پڑے ہین پھر عبد المطلب نے دو گڑھے کھُدوائے اور اُن مین جو سونا اور جواہرات اُن کے اور ابو مسعود کے تھے بھروا دئے اور لوگون مین جا کر ندا کی وہ لوگ جو پہاڑون مین پوشیدہ تھے اپنے اپنے گھرون مین آگئے اور جو کچھ مال اُن کا خواجہ نے چھوڑ دیا تھا وہ اور لوگون نے لوٹ لیا اس مال سے خواجہ عبد المطلب کو بہت فراغت اور ثروت حاصل ہو گئی اور آخر عمر تک مالدار رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ شانہ نے سیل کو بھیجا کہ وہ اُن حبشیون کی لاشین

بھاگ گئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اس واقعہ سے عربون کی نگاہ مین قریش کی عزت بہت بڑھ گئی اور تمام ملک عرب مین اُن کی دھاک بندھ گئی اور یہ لوگ اہل اللہ مشہور ہو گئے اور یہ واقعہ عرب کے بچہ بچہ کی زبان پر تھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے عبد المطلب کی دعا کی برکت سے اُس عظیم الشان لشکر کو ابابیلون سے غارت کرا دیا۔ فقیر محمد اکبر ابو العلائی دانا پوری عرض کرتا ہے کہ سب اُسی مبارک نور کے اثر سے تھا جو خواجہ عبد المطلب کی پیشانی پر چمک رہا تھا

ص

محمد عربی کابروے ہر دو سرا است	کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

قریش کے حالات

قریش ایک قبیلہ معروف کا نام ہے اور اس قبیلہ کے جد اعلیٰ نضر بن کنانہ ہین اور وہ ہمارے حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اجداد سے ہین اور یہ لفظ قُریش تصغیر قَرْش کی ہے اور قرش ایک بڑے عظیم الجثہ دریائی جانور کا نام ہے اور وہ بحری جانورون پر غالب ہے اور یہ نام بطور فال نیک رکھا گیا تھا اور یہ لفظ قُریشی اور قُرشی دونون طرح درست ہے یعنی بضم قاف وفتح را اور قُریشی بایاے تحتانی کہ بعد راے مہملہ واقع ہے۔ جب اصحاب فیل کے انتشار سے عرب مطمئن ہوے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے تو قریش جمع ہوے اور اپنی عزت کو پہچانا لہذا مشورہ کیا کہ ہم اولاد ابراہیم خلیل اللہ ہین اور اہل حرم اور بیت مکرم کے مالک ہین کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہین ہے۔ اور عرب ہمارے برابر کسی کو نہین جانتے اس لئے ہم کو چاہئے کہ ایتلاف[۱] اور بھائی چارہ پر اتفاق کرین اور یہ مقرر کرین کہ جو چیزین حِلّ (یعنی بیرون حرم) کی ہین اُنہین ایسا معظم نہ رکھین جیسی حرم کی چیزون کی تعظیم کیجاتی ہے اس لئے کہ جب ہم یہ اصول مقرر کر دینگے تو جو عرب حرم سے باہر کے حِلّ کے ہین وہ ہم سے رتبہ مین کم ہو جائین گے۔

[۱] ایتلاف یعنی میل جول ۱۲

اور کہنے لگے کہ قریش جیسے حل مین معظم ہین ویسے ہی حرم سے محترم ہین - اور اسی لئے اُنہون نے عرفہ مین جو حرم سے باہر ہے (وقوف اور عرفہ سے افاضہ یعنی لوٹ کر آنا چھوڑ دیا لیکن باوجود اسکے کہ وہ اِس بات کو جانتے اور اِس کے مُقر تھے کہ یہ باتین مشاعر اور حج دین ابراہیمی سے ہین اور باقی تمام عرب وہان کے وقوف اور وہان سے افاضہ کو مانتے اور اُسپر عمل کرتے تھے - اور قریش یہ بھی کہتے تھے کہ ہم اہل حرم ہین اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نکرینگے اور ہم حمس یعنی دیندار ہین - حماستہ کے معنی تَشَدُّد کے ہین اور وہ دین کے کامون مین بہت تشدّد کرتے تھے اور اُنہون نے جو حق اپنے بچّون کے لئے رکھے تھے وہی حق اُن عورتون کے پیٹ کے بچّون کو دئے تھے جو حل کے عربون کی نسل سے تھین - اور اسی ولادت کی وجہ سے کنانہ - خزاعہ - عامر قبائل بھی اُن مین داخل ہوگئے تھے - پھر اُنہون نے اور نئی باتین ایجاد کین کہنے لگے کہ حمس اگر حرم مین ہو تو اُسے پنیر نہ بنانا چاہیئے - اور اسی طرح نہ مسکہ سے گھی نکالنا چاہیئے - اسی طرح جب تک وہ حرم مین ہون اُنہین بالون کے گھر مین یعنی کمل کے خیمہ وغیرہ مین نہ رہنا چاہیئے - اور نہ چمڑون کے گھرون کے سوا کسی مکان کے سایہ مین بیٹھنا چاہیئے - اور اُنہون نے ایک یہ نئی بات بھی جاری کردی تھی کہ حل والون کو جب وہ حج یا عمرے کو آئین تو وہ طعام اپنے ساتھ لیکر آئین اُسے حرم مین کھائین اور جب وہ آئین تو طواف بھی حمس کے کپڑون مین کرین - اور اگر حمس کے کپڑے نہ ملین تو برہنہ طواف کرین - اور اگر کسی سردار کو حالت طواف مین برہنہ ہونے کے سبب سے شرم ہو اور حمس کے کپڑے بھی نہ مل سکین تو وہ اپنے ہی کپڑون مین طواف کرے اور جب طواف سے فارغ ہو تو اُنہین پھینک دے اور پھر اُن کپڑون کو نہ تو وہ خود چھوئے اور نہ کوئی دوسرا شخص چھوئے - اور اِن کپڑون کا نام اُن لوگون نے لَقی یعنی پھینکا ہوا رکھا تھا اِن سب باتون مین عربون نے اُن کے احکام کو تسلیم کرلیا

اور جوارکان ان لوگون نے مقرر کر دئے وہ اُسی طرح طواف کرنے لگے اور جو طعام کہ وہ حِل سے لاتے اُسے چھوڑ دیتے اور حرم کا طعام مول لیکر جتنے مرد ہوتے وہ کھاتے رہین عورتین وہ اپنے تمام کپڑے اُتار ڈالتین صرف اپنے زیور پہنے رہتین اور ہاتھ پھیلا دیتین پھر طواف کرتین اور کہتی جاتین

شعر

	وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ		اَلْیَوْمَ یَبْدُوْ بَعْضُہٗ اَوْ کُلُّہٗ	

ترجمہ آج بدن تھوڑا یا بہت کھلجائے تو کُھلجائے کچھ مضایقہ نہین ، لیکن جس قدر کُھل جائے اُسے مین نے حلال نہین کر دیا ہے۔

قریش کی شرمناک رسمون کا منسوخ ہونا اور نمازون مین اچھے کپڑے پہننے کا حکم

زمانہ بزبان حال کہہ رہا ہے کہ اے بندو خدا کا شکر کرو اور خاک ادب پر پیشانی نیاز رکھدو وہ نور روشن جو تمام جہان کی اصل ہے اور روز ازل سے جس کی روشنی ساری دنیا کو روشن کر چکی ہے بہت جلد اس طبقۂ خاک کو پاک کرنے والا ہے کفر کا اندھیرا اور شرمناک واقعات کی ظلمتین جو کسی مصلحت سے دنیا مین چھا گئی تھین کافور ہوا چاہتی ہین طبقۂ خاک کو عالمِ نور بنانیوالا رونق افروز ہوتا ہے ؎

	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر برون		للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست	
	اندکے صبر کن ای دل بتو کارے دارم		شاہ می آید و من فکر نثارے دارم	؎

ارباب روایت اور اصحاب تاریخ پر روشن ہے کہ حضور پر نور سرور عالم و عالمیان محبوب خدا حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے تختۂ عرب پر کیسی دھوان دھار گھٹا کفر و جہالت کی چھائی ہوئی تھی آدمی جنہین انسان کہتے ہین وہ حضرات بہائم کی طرح زندگی

بسر کرتے تھے کعبہ شریف جو اللہ کا گھر ہے اُس کا طواف مرد و عورت برہنہ ہو کر کرتے تھے العیاذ باللہ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ حضور کی تشریف آوری سے پہلے ازواج کی کوئی حد نہ تھی ہزار دو ہزار جہاں تک ہوسکے سب درست تھا باپ کی جوار ہی بیٹا بے تکلف عیش کرتا تھا نہ کوئی روکنے والا نہ ٹوکنے والا۔ خونریزی وہ تو کوئی جرم ہی نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ بہادری کی ایک شان تھی۔ بت پرستی اُس کا یہ حال تھا کہ اللہ کا گھر یعنی کعبہ مکرمہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ بتون سے بھرا ہوا تھا اور ان بتون کے سوا اور شہرون مین بے انتہا بت تھے یعنی ہر قوم کا بُت جدا ہر فرقہ کا بت الگ جس آدمی کی اچھی صورت نظر آئی اُسی کو بُت بنا لیا ؎

وہی ہے بُت جسے خالق نے اچھی صورت دی	بتون کی قوم نہین ہے بتون کی ذات نہین

جس عورت کو اچھا دیکھا اُسی کو حُسن کی دیبی مان لیا جس مرد مین کوئی کمال پایا اوتار سمجھ لیا۔ الغرض گھر مین دس آدمی ہین اُن کے دس مذہب بیس ۲۰ آدمی ہین بیس ۲۰ طریقے اللہ اللہ اس جہالت کی کوئی انتہا ہے آخر کہان تک غیرت الٰہی کو جلال آیا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے نام **فرمان شاہی** **خاتم الانبیا** ہونے کا جاری فرمایا اور وہ فرمان واجب الایقان **جبریل علیہ السلام** آستانہ نبوت کاشانہ پر لیکر حاضر ہوئے الحمد للہ کہ وہی بنائے خلیل جو چند زمانہ کیواسطے بتخانہ بن گئی تھی اُس دلون کے پاک کرنے والے نے حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و دیگر اصحابؓ رسولؐ کے دلون کی طرح پھر اس بنائے مبارک کو پاک کر دیا اور وہ پہلے جیسے توحید کا مقام تھا ویسا ہی ہوگیا اور اب انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک ایسا ہی رہیگا پھر اُس بادشاہِ دوجہان جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے محبوبؐ کے واسطے **دار وزارت** اُس **ایوان شاہی** سے جدا تجویز فرمایا تاکہ اُس کی شوکت اس ایوان شاہی سے علیحدہ نظر آئے اور اُس بادشاہ کون و مکان نے محبوب کے مقام کی زینت اپنے گھر سے زیادہ

کرکے اپنے بندون کو دکھادی باوجودیکہ یہ شاہی مکان ہے مگر شاہ نے مکان محبوب مین ہی قدم رنجہ فرمایا ؏

کعبہ را دیدم دلم از درد تنہائی گداخت	خانہ آرائے کہ ما را خواند خود مہمان کیست

اس فقیر محمد اکبر کا ایک واقعہ ہے اگرچہ سیاق کتاب سے کچھ دور ہے لیکن میرا دل مجھ سے کہتا ہے کہ اُسے یہان ضرور درج کردو میرا واقعہ جب یہ فقیر سنہ ۱۳۱۳ھ مین آستانہ بوس بیت مکرم ہوا ہے تو وہ وقت شب کا تھا اور تاریخ ہشتم ذیحجہ شب نہم تھی جس وقت قافلہ جدہ شریف سے مکہ معظمہ مین داخل ہوا گیارہ بجے رات کا وقت تھا شب ماہ تھی چاندنی نہایت شفاف تھی بیت مکرم کا لباس سیاہ ہے بیت کے چارون طرف مطاف مین سنگ مرمر کا گول دائرہ اُسپر حُجاج کا طواف کرنا عجب لطف دکھارہا تھا میرے خیال مین یہ بات گذرتی کہ یہ ایک لیلیٰ ہے تمام جہان کے لئے اور یہ سب طواف کرنے والے ہزار در ہزار مجنون ہین اور لیلیٰ کا سکوت کی حالت مین کھڑا رہنا اور اپنے عشاق کو عام اجازت طواف کی دیدینا کتنی بلند شان دلبری کی ہے دلبر کا لفظ خاص اسی لیلیٰ کے واسطے ہے مین بھی اپنے مطوف شیخ غلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو سید ہاشم مطوف کے نائب تھے ہمراہ طواف مین مصروف ہوا اور بیخودی کی حالت مین تھا کہ مطوف صاحب نے سب شوط تمام ہوئے پر میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ واجب الطواف کا دوگانہ مقام پر پڑھ لو اور سعی صفا مروہ سے فرصت کرکے عرفات کو روانہ ہوجاؤ قافلہ طیار ہے الغرض جب مین عرفات سے لوٹ کر منا مین آیا اور یہان کے ارکان ادا کرکے پھر مکہ معظمہ مین داخل ہوا تو ایک روز مین خانہ کعبہ کو دیکھ رہا تھا کہ برہمن کا یہ شعر مجھے یاد آگیا ؏

مرا دلیست بکفر آشنا کہ چندین بار	بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم

مین کیا کہون کہ میری کیا حالت ہوگئی تمام بدن لرز گیا رونگٹے بدن کے کھڑے ہوگئے ہرچند مین اس شعر کو دل سے بھلاتا ہون یہ کافر شعر بھولتا ہی نہین دو روز مین نہایت ہی

پریشان رہا آخر کار مین نے ایک دن خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر التجا کی کہ پروردگار میرے حافظہ سے یہ شعر جاتا رہے چنانچہ اُسی وقت یہ دوسرا شعر مجھے یاد آگیا جس کے لطف نے پھر یہ شعر مجھے یاد نہ آنے دیا ؎

کعبہ را دیدم دلم از درد تنہائی گداخت	خانہ آرائے کہ ما را خواند خود مہمان کیست

اور یہ دوسرا شعر نظیری کا بھی مجھے ہمیشہ بیت مکرمہ پر نظر کرنے کے وقت یاد آتا تھا اور میرے دل کی تسکین کا سبب ہوتا تھا ؎

زبعدِ کعبہ نظیری زیارتِ ما کن	کہ دلبرِ نمکین است در مدینۂ ما

المختصر جس زمانہ مین اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تو اُس وقت قریش کی جہالت کی یہی حالت تھی جو اوپر تحریر ہوئی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام جہالت کی باتون کو منسوخ کر دیا اور خود حضرت عرفات سے واپس ہوئے اور حجاج اُنہین کپڑون مین طواف کرنے لگے جو اپنے ساتھ لاتے تھے۔ اور وہی طعام ایام حج مین کھاتے جو حِل سے اپنے ساتھ لاتے تھے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے اس کی اجازت دیدی ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ پھر جب عرفات سے چلو تو اُس جگہ سے چلو جہان سے سب لوگ چلتے ہین اور اللہ سے گناہون کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہان سب لوگون سے مراد عرب ہین۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس لباس اور کھانے کی نسبت جو وہ حِل سے لاتے اور حرم مین اُسے چھوڑ دیتے تھے فرمایا ہے يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ط قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؕ ترجمہ اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے آپ کو آراستہ کیا کرو۔ اور کھاؤ پیو۔ اور فضول خرچیان نہ کرو کیونکہ خدا فضول خرچ کرنیوالونکو دوست نہین رکھتا۔ اے پیغمبرؐ ان لوگون سے پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزین اپنے بندون کے واسطے پیدا کی ہین اُن کو کس نے حرام کیا ہے۔ یہ تو اس کا جواب کیا دے سکینگے تم ہی ان کو سمجھا دو کہ جو لوگ دنیا کی زندگی مین ایمان لائے ہین قیامت کے دن یہ نعمتین خاصکر اُنہین کو دیجائینگی اس طرح ہم اپنے احکام اُن لوگون کے واسطے جو سمجھ رکھتے ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہین۔

مختصر بیان مطیبین اور احلاف کے حلف اور بنی عبدالدار سے امارت کا بنی عبدمناف مین آنا

قصی نے جو کچھ اپنے بیٹے عبدالدار کو دیا تھا۔ اور حجابت۔ سقایت۔ رفادت۔ ندوۃ۔ لوا بھی اُسے عطا کیا تھا اُس کا مفصل حال کتابون مین ہے۔ پھر ہاشم۔ عبدشمس۔ مطلب نوفل بنی عبدمناف بن قصی نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنی ذات کو بنی عبدالدار سے زیادہ تر ان باتون کا مستحق سمجھا اور چاہا کہ یہ کام اُن سے لے لین اس پر قریش جُدا جُدا فریق ہوگئے ایک گروہ تو بنی عبدمناف کا طرفدار ہوگیا اور ایک جماعت بنی عبدالدار کی سی کہنے لگی اور کہنے لگے کہ جو چیزین قصی نے اُنہین دی ہین اُن سے اُن کا لینا مناسب نہین ہے یہ کہنا اُن کا اس لئے تھا کہ وہ قصی کی فضیلت کے معترف تھے یمناً اُس کے حکم کو مانتے تھے اور اُس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبدمناف کے امور کا منتظم عبدشمس تھا اس لئے کہ وہ سب مین بڑا تھا اور ان کے

مقابلہ مین بنی عبدالدار کی طرف سے جو آیا وہ عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار تھا
پھر بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ۔ اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تمیم بن مرہ۔ اور بنی حارث
بن فہر بن مالک بن النضر بنی عبد مناف کے ساتھ ہو گئے۔ اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور
بنی جمح اور بنی عدی بن کعب بنی عبدالدار کے طرفدار بن گئے۔ اور عامر بن لوی اور
محارب ابن فہر الگ ہو گئے کسی فریق سے نہ ملے۔ اب ہر فریق نے آپسمین اقرار کیا
کہ جو کام کرینگے وہ باخودہا کے اتفاق سے کرینگے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے
اور اِس بات پر ہر شخص نے حلف اُٹھایا۔ بنی عبد مناف بن قصیٰ نے اس طرح حلف کیا
کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بھرا جسے ایک عورت اُن کے واسطے لائی تھی پھر
اُس پیالہ کو مسجد مین لاکر رکھا اور اپنے ہاتھ اُس مین ڈبوئے اور باہم عہد و پیمان کیا اور اس
عہد و پیمان کے استحکام کے لئے کعبہ شریف کو جاکر مس کیا یعنی اُسے چھوکر قسم کھائی اُس
طرح کا معاہدہ کرنے والے مُطیّبین یعنی خوشبو والے کہلائے۔ اور اُدھر بنی عبدالدار نے
اور اُن کے ساتھی قبائل نے کعبہ کے پاس جاکر آپس مین عہد و پیمان کیا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر
الگ نہ ہو جاے اور اِس بات پر سب نے حلف کیا لہذا یہ اَحلاف یعنی حلف والے کہلائے
جب یہ دونون فریق اپنے اپنے عہد و پیمان آپس مین کر چکے تو دونون فریق لڑائی کے لئے
میدان مین آگئے اور صف بندی ہو گئی مگر دونون طرف کے دانشمندون نے آپسمین
مشورہ کرکے صلح کی گفتگو شروع کی اور یہ بات قرار پائی کہ سقایت اور رفادت بنی عبد مناف
کو دیجائے اور حجابت اور لوا اور ندوۃ بنی عبدالدار مین رہے پھر اسی بات پر
صلح ہو گئی دونون فریق کے دانشمندانہ کارروائی نے سیکڑون آدمیون کی جانین
بچالین لیکن جن لوگون نے جن سے حلف کر لیا تھا وہ اسلام کی اشاعت تک اُنہین کے
طرفدار رہے پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جاہلیت
مین جو حلف کیا گیا اسلام نے اُسے اَور مستحکم کر دیا اور اسلام مین اس طرح کا حلف

کوئی شے نہین پھر سقایت اور رفادت کا کام ہاشم بن عبد مناف کے سپرد کیا گیا اگرچہ عبد شمس بھائیون مین بڑا تھا مگر وہ اکثر سفر مین رہتا تھا اور قلیل المال وکثیر العیال تھا اور ہاشم مالدار تھے لہذا اس خدمت کے لایق یہی سمجھے گئے اور اصل تو یہ تھی کہ حضور پرنور اسی طرف جلوہ گر ہونے والے تھے اللھم صل علی محمد واٰلہ علیٰ قدر حسنہٖ وجمالہٖ

ولادت باسعادت حضور پرنور فخر عالم و عالمیان باعث تخلیق کون ومکان حضرت سیدنا ومولٰنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید
کزانفاس خوشش بوے کسے می آید

کس ندانست کہ آرامگہ یار کجاست
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے و فریادرسے می آید

زاتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس
موسیٰ اینجا بامید قبسے مے آید

ہیچ کس نیست کہ در کوے تواش کارے نیست
ہر کس اینجا بامید ہوسے مے آید

جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم
ہر حریفے زپے ملتمسے مے آید

خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من
نالۂ می شنوم کز قفسے می آید

دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم است
گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے می آید

یار دارد سر صید دل حافظ یاران
شاہبازے بشکار مگسے مے آید

حضور پرنور کی آمد آمد کا شور از فقیر محمد اکبر ابو العلائی مؤلف کتاب ہذا

آمد آمد ہے رسول اللہ کی
آمد آمد ہے شہ ذی جاہ کی

آمد آمد حق کے پیغمبر کی ہے
آمد آمد شافعِ محشر کی ہے

آمد آمد مالکِ کوثر کی ہے
آمد آمد دین کے سرور کی ہے

آتے ہین دنیا مین ختم المرسلین
ہوگئی روشن ابھی سے یہ زمین

آتے ہین حضرت شفیع المذنبین
ناامیدی عاصیون کو اب نہین

آتے ہین دنیا مین خالق کے حبیب
ہین یہ بیمارانِ اُلفت کے طبیب

دن پھرے دنیا کے آتے ہین حضور
آپ ہی کے نور کا ہے یہ ظہور

آپ ہی کے نور کی یہ شان ہے
آپ ہی کا نور سب کی جان ہے

آپ ہی کا نور مہر و ماہ ہین
آپ ہین جو خاص ظلُّ اللہ ہین

باعثِ کون و مکان ہین آپ ہی
حق تو یہ ہے جانِ جان ہین آپ ہی

یہ زمین مدت سے تھی مُردہ پڑی
آپ کی آمد کو سُنکر جی گئی

یہ زمین جیسی کہ تھی اب وہ نہین
عرش کہتا ہے کہ مین ہوتا زمین

آپ کی آمد ہے بخشش کی خبر
آپ ہی کا ہے لقب خیر البشر

ہین ابھی سے بخششین حضرت کی عام
تذکرہ اب تو اسی کا ہے تمام

شور ہے عالم مین اب ایثار کا
جو ہے وابستہ ہے اس سرکار کا

ہات خالی اور سب کچھ ہات مین
جان ڈالی آپ نے خیرات مین

سر فلک کا آپ نے اونچا کیا
آپ کا مرکب جب اُسپر چڑھ گیا

عرش کو بخشی بزرگی آپ نے
خلد کو بھی تازگی دی آپ نے

نام ہے مشہور جس کا سلسبیل
آپ ہی کے فیض کی ہے وہ سبیل

آپ کی تشریف آئی جس گھڑی
بت پرستون پر بڑی آفت پڑی

بتکدہ تھا کعبہ مسجد ہو گیا
ابرِ رحمت آکر اُس کو دھو گیا

ہاتھ ہر بُت کانون پر دھرنے لگا
یعنی دم توحید کا بھرنے لگا

یہ نجاست سے بتون کی پاک ہے — کعبہ اب قبلۂ افلاک ہے

شانِ حق ظاہر ہوئی باطل گیا — ڈھونڈنے والون کو خالق مل گیا

ہر طرف ہے اللہ اللہ کی پُکار — ہے بتون کا ہر پجاری سوگوار

بُت پڑے ہین اور کافر ہین کھڑے — کہہ رہے ہین دل مین یہ کیون گر پڑے

جوش زمزم کو ہے یہ غل ہے مچا — مرحبا یا مرحبا یا مرحبا

اللہ اللہ سنگ اسود کی چمک — روشنی پہونچی ہے اُسکی عرش تک

اتنا بالیدہ خوشی سے ہے مقام — اُس نے کرسی عرش کی لی جا کے تھام

رکن شامی و عراقی کی صفا — بخشتی ہے اور آنکھون کو جِلا

دل مین یہ نقشہ محبت کا جما — مل گیا مروہ سے خوش ہو کر صفا

چل پڑا مزدلفہ کی جانب مِنا — اور وہ میدان (یعنی عرفات) حج سے ملگیا

مل کے سب آتے ہین کعبہ کی طرف — ہے جہان اصحاب پیغمبر کی صف

کعبہ کو اب دیکھئے کیا شان ہے — بتکدہ تھا مطلعِ ایمان ہے

ہے لباس اُس کا پیمبر کی عبا — اتنی نیچی اور کیسی خوشنما

کیون نہ پہنے یہ لباسِ احترام — ہے اسی کا نام تو بیت الحرام

یہ سیاہی پتلیون کا نور ہے — گرد اِس کے سامنے کافور ہے

مکۂ اقدس ہوا تاج البلاد — اب ہین آباد اسمین خالق کے عباد

اب یہان اللہ اکبر کا ہے شور — بھاگا ہر بت اسطرح جسطرح چور

چھوڑ اکبر ہند کو کعبہ کو چل — یہ ہے دار الحرب اب اس سے نکل

پاک ہو کر کعبہ سے بستر اُٹھا
پھر مدینہ کا پکڑ لے راستا

ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولاوت کی تاریخ اور مکان

قیس بن مخرمہ اور قناث ابن اشیم اور ابن عباس اور اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل ہی کے سال مین پیدا ہوئے ہین ابن الکلبی کہتا ہے کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کسریٰ نوشیروان کے چوبیسوین (۲۴) سال جلوس مین اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بیالیسوین (۴۲) سال جلوس مین پیدا ہوئے ہین۔ اور جب کسریٰ پرویز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت کو بائیسوان (۲۲) سال تھا تو حضورؐ پر نور کو اللہ تعالیٰ شانہ نے خلعت نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا اسی پرویز کی حکومت کے بتیسوین (۳۲) سال حضرتؐ کی ہجرت مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہوئی ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز بارھوین (۱۲) ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور ولادت آپ کی اُس مکان مین ہوئی جسے **دار ابن یوسف** کہتے ہین۔ یہ مکان رسولؐ اللہ نے عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا اور وہ اپنی وفات تک اُسی مکان مین رہے اُن کے بعد اُن کے بیٹون نے محمدؐ ابن یوسف حجاج کے بھائی کے ہاتھ اُس مکان کو بیچ ڈالا اور اُس نے وہان گھر بنایا جو دار ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اُس مکان کو بھی اُس نے اپنے گھر مین داخل کرلیا پھر جب خیزران کا زمانہ آیا تو اُس نے اُس مکان کو اُس کے گھر سے نکال لیا اور وہان مسجد نماز پڑھنے کے لئے بنادی۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ دہم ربیع الاول کو حضورؐ پر نور کی ولادت ہوئی اور ایک روایت مین دوسری ربیع الاوّل بیان کی گئی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات

روایت ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ بی بی آمنہ بنت وہب رسولؐ اللہ کی والدہ ماجدہ

بیان کرتی ہین کہ جب رسول اللہ میرے پیٹ مین تھے تو مین نے ایک خواب دیکھا کسی نے مجھ سے کہا کہ اے آمنہ جو تیرے پیٹ مین ہین وہ اس وقت کے سید یعنی سردار ہین جب وہ تیرے پیٹ سے زمین پر آئین تو کہنا کہ خداے واحد کے حوالہ وہ اُنہین ہر حاسد کی شر سے بچائیگا اور اُن کا نام محمد رکھنا۔ کہتے ہین کہ حضرت بی بی آمنہ خاتون نے اپنے ایام حمل مین دیکھا کہ اُن سے ایک نور نکلا اور اُس سے بُصریٰ کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہوگئے اور اُنہین نظر آئے۔ یہان تک تاریخی واقعات تھے جو تحریر ہوئے۔ اب وہ روایتین لکھی جاتی ہین جن کا ماخذ احادیث شریف ہے اور ثقہ لوگ اس کے راوی ہین ؂

ستارۂ بدرخشید و میر مجلس شد	دل رمیدۂ ما را انیس و مونس شد

بیان نور شریف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اور حضرت مولٰنا مفتی محمد عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی اپنی تصنیفات مین تحریر فرماتے ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اوّل ماخلق اللہ نوری یعنی سب سے اوّل جو چیز اللہ تعالےٰ شانہ نے پیدا کی وہ میرا نور تھا۔ کتب اخبار مین وارد ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کر کے سارے عالم کو آپ کے نور سے جلوۂ ظہور مین لایا۔ آسمان و زمین چاند۔ سورج اور سب ستارے اور انبیا و اولیا اُسی مبارک نور کے پرتو سے ہین۔ اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سب کا منشا ہے **حدیث** مین آیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مین اُس وقت پیغمبر تھا کہ آدمؑ پانی اور مٹی مین تھے۔ اس حدیث کا مطلب محدثین نے یہ سمجھا ہے اور اُنہین کا سمجھنا ٹھیک ہے کہ خداے تعالےٰ شانہ نے سب سے پہلے پیغمبری حضور پُر نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت کی اگرچہ حسب مصلحت خداوندی ظہور آپ کا اس عالم مین

سب کے بعد ہوا۔ ارادۂ ازلی یون تھا کہ آپ اور ادیان کے بعض احکام کے ناسخ ہون
اور آپ کے احکام تا بقیام قیامت جاری رہین اسکا کوئی منسوخ کرنے والا نہو۔
بعد پیدائیش آسمان وزمین وغیرہ جب خداے تعالیٰ کو منظور ہوا کہ زمین کو
آباد کرے تو پہلے اسمین ایک آتشی خلقت بسائی جسے بنی جان کہتے ہین یعنی **جن** اور اُسے
پروردگار تعالیٰ شانہٗ نے آگ کے شعلہ سے جسے مارج کہتے ہین پیدا کیا جیساکہ سورہ رحمان
مین وارد ہوا ہے خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ○ **ترجمہ** پیدا کیا جان کو آگ
کے شعلہ سے۔

فائدہ۔ مارج آگ کے اُس شعلہ کو کہتے ہین جو دھوین سے صاف ہوتا ہے۔ اور بعض کا
قول ہے کہ مارج اُس آگ سے مراد ہے جو سرخ اور سبز اور زرد شعلون سے ملی ہوتی ہے
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد **فتوحات** کے دوسرے سفر کے نوین باب مین مذکور ہے
کہ مارج آگ ہے ہوا سے ملی ہوئی کہ اُس کو ہواے مشتعل یعنی لُو کہتے ہین پس جان مخلوق ہے
دو عنصر سے یعنی آتش و باد سے اور آدم علیہ السلام بھی پیدا ہوے **دو عنصر** سے
یعنی خاک و آب سے جب آب و خاک مختلط ہوتے ہین تو اُس کو **طین** کہتے ہین اور جب
آتش و باد کا امتزاج ہوتا ہے تو اُسے مارج کہتے ہین۔ جس طرح رحم مادر مین آب منی کے
پہونچنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہے اسی طرح رحم مین ہوا کے جانے سے جن کی نسل کی
ترقی ہوتی ہے اور آدم و جان کی پیدائیش مین ساٹھ ہزار برس کی مدت کا فاصلہ تھا الغرض
جب قوم جان نے دنیا مین فساد برپا کئے اور آپسمین قتل وغیرہ کے واقعات کرنے شروع
کئے تو ابلیس نے جو اُس وقت ملائکہ کی صف مین تھا بحکم خداے پاک اس قوم کو اِس
دنیا سے جسپر اب ہم بستے ہین نکالکر اور کسی دنیا مین کہ جسے ہم نہین جانتے ہین بسا دیا اور
اس دنیا کی بادشاہی حضرت آدم علیہ السلام کو دیگئی اور آپ کی پیدائیش کا آوازہ کون و
مکان مین گونجنے لگا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ○

ملائکہ تو بنی جان کی نافرمانیان زمین پر دیکھ ہی چکے تھے اپنا قیاس ظاہر کر دیا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۔ جماعت کی جماعت فرشتون کی گھبرا کر بول اُٹھی کہ پروردگار کیا تو زمین پر ایسے قوم کو خلیفہ کریگا جو فساد کرینگے اور خونریزیان کرینگے حکم پروردگار تعالےٰ شانہ پہونچا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اے میرے ملائکہ بیشک مین نے تم کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور تم عبادت ہی کے سزاوار ہو مگر یہ خلیفہ میرا کچھ اور ہی ہے جس کام کے واسطے وہ خلیفہ پیدا ہوگا اور جب تم اُس کے نتائج پر نظر کروگے تو سمجھوگے کہ یہ اعتراض ہمارا اُس وقت دخل در معقولات تھا حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اور ایک اُردو زبان کے شاعر فرماتے ہین قدیم بندش قدیم زبان ہے مگر مضمون موتیون مین تولنے کے قابل ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

کہان فلک کو یہ دست قدرت کہان زمین مین یہ تاب وطاقت
ہمین اُٹھائینگے بار اُلفت کہ ناز اُن کے اُٹھا چکے ہین

الغرض جب اللہ تعالےٰ شانہ نے فرمایا کہ ہم ایک امانت پیش کرتے ہین ہے کوئی اس کا اُٹھانے والا ۔ آسمان و زمین اور پہاڑ سب لرز گئے اور کانپ اُٹھے اور سب نے انکار کیا ۔ یہ انکار خوف اور دہشت کے سبب سے تھا نافرمانی کی وجہ سے نہ تھا مگر آدم نے اپنے خالق ومالک کی مدد پر بھروسا کر کے تمام کائنات کو مخاطب کیا اور بزبان حال کہا للمؤلفہ ؎

رکھا ہوا ہے سامنے پشتارۂ اُلفت	میدان مین چرخ آئے سکت ہو تو اُٹھا لے

اللہ کا نام لیکر اُس بار عظیم الشان کو اُٹھا ہی لیا الحمد للہ والشکر للہ + بس پھر کیا تھا
آدم علیہ السلام ہمہ تن نور ہو گئے اور پیشانی آدم علیہ السلام پر ایک دائرہ نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہلال کی مانند چمکنے لگا اب خلافت کی مہر اور طغرائے فرمان شاہی
تو خلیفۃ اللہ کی جبین سعادت وشرافت آگین پر لگا دی اور اس طرح لگائی گئی کہ کسی کو
پوچھنے کی ضرورت نہ ہو صورت مبارک کا نظارہ ہوا اور دیکھنے والے نے سمجھ لیا کہ
یہ خلیفۃ اللہ ہین مگر اُس کے خلیفہ کے لئے جو عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے
ایسے وسیع علم کی ضرورت ہے کہ جو ملائکہ کے علم پر غالب آ لئے اب اُس دانائے آشکار
ونہان نے دروازۂ علم لدن کا آدم علیہ السلام پر کھول دیا اور علم اسما بتمامہ تعلیم فرما دیا
وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ
بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ترجمہ سکھا دئے اللہ تعالےٰ شانہ نے
آدم علیہ السلام کو نام جملہ مخلوقات کے اور اُن چیزون کو پیش کیا ملائکہ کے سامنے اور
ارشاد ہوا کہ بتاؤ ان کے نام اگر تم اپنے دعوے مین سچے ہو پھر سوائے معذرت کے
اور کیا جواب ہو سکتا تھا مالک کے حضور مین اِس سے زیادہ مہذب جواب اور
نہ تھا آخر فرشتے ہی تھے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ وہ تو معذرت کر کے سبکدوش ہو گئے اب مستخلف
اپنے خلیفہ کو اُس کے علم کی سند عطا فرماتا ہے قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس خلیفۃ اللہ نے شرف کامیابی حاصل کر لیا
اور ان لفظون سے شاہ باش کے سزاوار ہوے جیسے اساتذہ کامیاب شدہ
شاگردون کی پیٹھ ٹھونکتے ہین اور تعریف وتحسین کرتے ہین اور انعام دیتے ہین
فرماتا ہے پروردگار تعالےٰ شانہ ملائکہ کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

تَکْتُمُوْنَ ۝ ترجمہ کیا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ مجھ کو سب حالات زمین و آسمان کے معلوم ہین اور وہ بھی معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو۔

اب حضرت خلیفۃ اللہ کے لئے وہ وقت آیا کہ جملہ مخلوقات سے اُس کی عظمت و بزرگی کا عہد لیا جاے تاکہ کسی وقت کسی کو اُس کی فرمان برداری سے انحراف نہ ہو اور اسی وقت دوست دشمن کا حال معلوم ہو جاے پروردگار تعالے شانہ اپنے بندون کو عموماً اور اپنے برگزیدہ حبیب اور بندے اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت مرحومہ کو خصوصاً مخاطب فرما کر محبت کے لہجہ مین بیان فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ کہ تم ہوشیار ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ تمھاری رعایا مین سے تمھارے فرمان بردارون کی بہت بڑی جماعت ہے اور اُس جماعت مین بڑے بڑے مقرب ارکان ہین لیکن ایک مفسد مین مادۂ شرارت بھی ہے اُس کے فریب مین نہ آنا ترجمہ اور جب کہا ہم نے فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے مین گر پڑے مگر ابلیس نے قبول نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافرون مین سے۔ **فرمان بردار** بندہ وہ ہے جو مالک کے حکم کو مانے اور اگر کوئی حکم آقا کا بندے کے مزاج کے خلاف ہو اور اُس کی مصلحت سمجھ مین نہ آئے تو طریقہ ادب یہ ہے کہ پہلے حکم بجا لائے پھر موقع وقت دیکھتا رہے جب مالک کے مزاج کو خوش پاوے تو اُس حکم کی مصلحت دریافت کرلے پہلے ہی سے اپنے قیاس کو دخل نہ دے جیسا کہ اُس بے شعور نے عرض کیا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ۔

خالق کی جتنی مخلوقات ہے سب اُسی کی پیدا کی ہوئی ہے جیسے ایک باپ کے دس بیس بیٹے ولدیت مین سب کی ایک حیثیت ہے باپ جس بیٹے کو چاہے اپنا جانشین کرے کسی بیٹے کو باپ پر اعتراض کا حق نہین اور کوئی بیٹا باپ کے انتخاب کردہ بیٹے کے

مقابلہ مین آپ کو پیش نہین کرسکتا۔ یہی ادب پیران طریقت نے اپنے دست گرفتہ کے واسطے مقرر کیا ہے وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان۔
اب آدم علیہ السلام وہان بھیجے جاتے ہین جہان کے واسطے پیدا کئے گئے ہین اور وہ امانت جس کے متحمل ہین واسطہ بواسطہ پہونچاتا ہے اور اُس مقام کا راستہ جنت ہوکر ہے پروردگار تعالیٰ شانہ اپنے بندون سے پیار کی باتین کرتا ہے اور اُن کے ابوالآبا کی حکایت سناتا ہے کہ ہم نے تمہارے دادا کو تمہارے ظہور کے لئے اس طرح سے اور اس راستہ سے بھیجا ہے اور اگر تم ہماری فرمان برداری کروگے تو ہم تم کو اپنے پاس اسی راستہ سے بُلائینگے تم کو یاد رہے کہ اگر تم ہمارے پاس آنے کے قابل ہوے تو بہشت وجنت وفردوس یہ سب تمہاری منزلین ہین اگر اس کی سیر مین اٹک رہے تو وہین رہ گئے اور اگر تمہاری ہمت نے تمھین آگے بڑھا دیا تو پھر ہمارے پاس آجاؤگے وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ترجمہ اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری عورت دونون جنت مین رہو اور کھاؤ اُس مین سے محظوظ ہوکر جس جگہ چاہو اور اس درخت کے پاس تم دونون نہ جانا اور اگر ایسا کروگے تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہوجاؤگے یعنی سیکڑون مشکلون مین گرفتار ہوجاؤگے اور جنت بھی تم سے چھوٹ جائیگی مگر شیطان نے اُن کے قدم پھسلا دئے آخر جنت چھوٹی اور زمین پر دونون کو آنا پڑا۔ آدم علیہ السلام اپنی نافرمانی پر بہت روئے چالیس روز تک کھانا نہین کھایا اور دو سو برس کی مدت رونے کی ہے اور سو برس تک حضرت حوا علیہا السلام سے مخاطبت نہین فرمائی۔ پھر اللہ تعالے شانہ نے آپ کو حج کا حکم دیا جس کا مفصل ذکر حضرت آدم علیہ السلام کے تذکرے مین گذر چکا ہے

اور استغفار کے یہ چند کلمے تعلیم فرمائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّا مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ط اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنے نفس پر اگر تو ہماری خطا کو معاف نہ کریگا اور رحم نہ فرمائیگا تو ہم بالکل تباہ وبرباد ہوجائینگے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اُنکی ذریّت کا اخراج اور اُن سے میثاق لینا

حضرت سعید ابن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ذُرّیت آدمؑ سے عرفہ کے مقام نعمان مین میثاق لیا جس قدر اُن کی ذریت قیامت تک پیدا ہوگی اُن سب کو آدم کی پشت سے نکالا اور اُن کے سامنے سب کو ریگ بیابان کے ذرون کی طرح پھیلا دیا پھر اُن سے سوال کیا قال اللہ تعالیٰ شانہٗ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِیْنَ - اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ ترجمہ کیا مین تمھارا پرور دگار نہین ہون سب بولے ہان ہم اِس بات کے گواہ ہین اور یہ اس غرض سے کیا کہ ایسا نہ ہو کہین قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر ہی رہے یا کہنے لگو کہ شرک ابتدا مین تو ہمارے بڑون ہین نے کیا اور ہم اُن کی اولاد تھے۔ اُن کے بعد دنیا مین آئے جیسا بڑون کو دیکھا ویسا ہی ہم بھی کرنے لگے تو اے خدائے رحیم کیا تو اُن لوگون کے جرم کی پاداشس مین ہلاک کئے دیتا ہے۔ پہلی غلطی تو اُنکی تھی ہم تو اُن کے نقش قدم پر چلنے والے تھے اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اُن سے موضع وحنا مین میثاق لیا۔ الغرض اب بعد عفو تقصیر

حضرت آدم علیہ السلام کو اطمینان ہوا اور کار و بار مین مشغول ہوے سیاق کتاب سے
یہی ظاہر ہے کہ پہلا فرزند آدم علیہ السلام کا قابیل تھا اور دوسرا ہابیل جو بھائی کے ہاتھ
سے قتل ہوا تیسرے فرزند آپ کے حضرت شیثؑ ہین اور اُن کی ولادت اُسوقت
ہوئی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر دو سو پینتیس ۲۳۵ برس کی ہوئی تھی اور ہابیل
کے قتل کو پانچ برس گذر گئے تھے اور کہتے ہین کہ حضرت شیث تنہا پیدا ہوئے اور شیث
کے معنی اللہ کی بخشش کے ہین اور یہی حضرت آدم کے وصی ہین جب حضرت آدم کی
وفات کا وقت آیا تو حضرت آدم نے شیث کو اپنا ولی عہد کیا اور انہین دن رات
کی ساعتین بتائین اور ہر ساعت مین جو عبادت خلوت مین کرتے ہین تعلیم کین اور
طوفان نوح کی بھی خبر دی اللہ تعالےٰ شانہ نے اُن پر پچاس صحیفے نازل کئے اب
جتنے آدمی دنیا مین ہین سب کا نسب حضرت شیث علیہ السلام ہی سے ملتا ہے اور
آپ ہی نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امانت دار تھے حضرت آدم علیہ السلام
کے بعد کہتے ہین کہ جب حضرت شیث بیمار ہوے آپ نے حضرت انوش اپنے فرزند
کو وصی اپنا کیا اور وفات فرمائی اور اپنے پدر بزرگوار کے پاس غار ابو قبیس مین مدفون
ہوے جسے غار الکبیر کہتے ہین حضرت شیث علیہ السلام کی عمر نو سو بارہ ۹۱۲ برس کی تھی۔
آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت انوش وصی اور امانت دار نور محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوے الغرض یہ انوش اُس وقت پیدا ہوئے تھے کہ جب
حضرت شیث علیہ السلام کی عمر کے چھ سو ۶۰۵ پانچ برس گذر چکے تھے اور انوش کی کل
عمر سات سو ۷۰۵ پانچ برس کی ہوئی یہ قول توریت والون کا ہے اور انوش نے اپنے
بیٹے قینان کو جو نعمہ بنت شیث کے بطن سے پیدا ہوا تھا وصی کیا اور قینان نے
اپنی آخر عمر مین اپنے فرزند مہلائیل کو اپنا وصی کیا اور مہلائیل نے اپنے بیٹے یرد کو
جسے یارد بھی کہتے ہین وصی کیا اور یرد کے وصی خنوخ یعنی حضرت ادریس نبی ہین

المختصر نور پاک حضور پر نور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آیا اور آپ کے بعد اس کے امانت دار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہوے تا اینکہ خواجہ عبد المطلب کی پیشانی پر چمکا خواجہ کے فرزندون مین حضرت خواجہ عبد اللہ حضور کے پدر بزرگوار کی جبین فیض آگین اس نور مبارک سے منور ہوے۔

حضور پر نور کا نسب نامہ

حضرت کا نسب نامہ عدنان تک بلا اختلاف ثابت ہے صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ آپ جب نسب اپنا بیان فرماتے تو عدنان تک جب پہونچتے توسکوت فرماتے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے کہ مین عدنان تک پہونچ کر سکوت کرتا ہون کہ اس کے آگے مین نہین جانتا اور ابن مسعود سُہیلی نے کہا ہے جھوٹے ہین جو عدنان سے آگے بڑھتے ہین اہل سیر و تواریخ اسپر متفق ہین کہ حضرت اسمٰعیل و ابراہیم اور نوح اور ادریس اور شیث علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین داخل ہین سنن بیہقی مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب مین سفاح جاہلیت کو دخل نہین — اور امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے اور میرے والدین تک میرے سلسلۂ نسب مین ہرگز سفاح جاہلیت کا لگاؤ نہین ہے۔ اور والدہ ماجدہ حضور کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مُرّہ تھین۔

نسب نامہ حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت محمد مصطفےٰ ابو القاسم بن عبد اللہ بن شیبۃ الحمد ابو الحارث عبد المطلب ابن عمرو الملقب بہ ہاشم ابن مغیرہ عبد المناف بفتح المیم المکنی بابی عبد الشمس ویقال لہ القمر ایضاً لکثرۃ الحسن والجمال بن قُصَیّ بضم القاف و فتح الصاد المہملۃ وتشدید التحتانیۃ بصیغۃ التصغیر ویقال لہ زید

ویزید ویلقب بالمجمع بن[7] کِلاب بکسر الکاف العزلی و اسمہٗ حکیم اَوعروہ بن[8] مُرّہ بضم المیم
وتشدید الراسے المہملہ بن[9] کَعب بفتح الکاف وسکون العین المہملہ بن[10] لُوَیّ بضم اللام
وفتح الواو وتشدید التحتانیہ بن[11] غالب بفتح الغین المعجمہ وکسر اللام بن[12] فِہر بکسر الفا
وسکون الہا ملقب بقریشٍ عند البعض بن[13] مالک بن[14] نضر بفتح النون وسکون الضاد
المعجمہ ملقب بقریش عند البعض بن[15] کِنانہ بکسر الکاف وفتح النونین لقبہٗ قریش عند
البعض بن[16] خُزَیمہ بضم الخاء المعجمہ وفتح الزاء المنقوطہ علیٰ صیغۃ التصغیر بن[17] مُدرِکہ بضم المیم
وسکون الدال وکسر الراسے المہملہ علیٰ صیغہ اسم الفاعل من الاِدراک اسمہٗ عامرؔ اوعمرؔ
بن[18] اِلیاس بکسر الہمزۃ علیٰ قول ابن الانباری وفتحہا عند البعض اشتق من الیاس
ضد الرجا والہمزۃ للوصل ہو قول القاسم ابن الثابت والسہیلی بن[19] مُضَر بضم المیم
وفتح الضاد المعجمہ بن[20] نِزار بکسر النون وفتح الزاسے معجمہ المکنی بابی زمعہ وابی ایاد
بن[21] مُعَدّ بضم المیم وفتح العین المہملہ۔ و بفتح المیم وسکون المہملہ وتشدید الدال کذا
فی الکرمانی بن[22] عدنان بفتح العین المہملہ وسکون الدال کذا فی الوان الادب۔
یہان تک توسب کا اتفاق ہے بعداسکے حضرت آدم علیہ السلام تک بہت اختلاف
ہے لہذا اب آگے کے واسطے سکوت ہی بہتر ہے۔

فائدہ- عدنان سردار قوم تھے اشہر اولاد آپ کی مُعَدّ تھے مُعَدّ کے معنی تر تازہ
کُنیت ابو قضاعہ اور اشہر اولاد اسکی۔ قضاعہ- آباد- نزار- **آثار النبوۃ** مین ہے
کہ نِزار مشتق ہے نزر سے جس کے معنی اندک کے ہین انکی پیشانی پر نور محمدیؐ چمکا
تو مُعَدّ خوش ہوے اور فقرا اور مساکین کو کھانا کھلایا اور کپڑے پہنائے اور کہا کہ
جو کچھ اِس مولود کی خوشی مین صرف کیا جاے وہ قلیل ہے یہ وجہِ تسمیہ نزار کی ہے
اور نِزار کی اولاد مین مشہور تر اور لایق تر مُضَر تھے کہ شریعت ابراہیمی نے انکے
سبب سے رونق پکڑی اول شتر کا فدیہ خانہ کعبہ کے واسطے مُضَر ہی نے جاری کیا

اُن کے فرزند الیاس ہوے باپ مان کی آنکھین بعد زمانہ یاس کے ان کے جمال سے روشن ہوئین لہذا سُمّیٰ بالیاس - اور صحیح یہ ہے کہ ہدیہ کعبہ کو اونٹ پہلے الیاس ہی نے بھیجے تھے یہ بھی مُتّبِع و مُروّج شریعت ابراہیم علیہ السلام تھے - اور الیاس کی اولاد مشہورہ مین مُدرِکہ ہین آپ نے اپنے آباء و اجداد کی بزرگی و شرافت بوجہ کمال حاصل کی ولہذا سُمّیٰ بہٖ اور ہا ہوز مدرکہ مین بنابر مبالغہ ہی کما ہُوَ مُتعارفٌ فی العرب - اور اُن سے خُزَیمہ ہوئے یہ بھی سردار قوم تھے اور مُتّبِع ملت حنفیہ کے تھے ان سے کِنانہ ہوئے موصوف بصفات حسنہ خصوصاً صفت سخاوت اور وسعتِ اخلاق اس درجہ تھی کہ اوقات تنگدستی مین بھی بذل و ایثار مین دریغ نہ کرتے تھے آخرِ زمانہ حیات مین آپ نے اپنی اولاد کو بہت سی وصیتین کین از انجملہ یہ بھی تاکید کی کہ یہ نور جو مُعدّ کی پیشانی پر چمکا تھا اور سلسلہ بہ سلسلہ مجھ تک پہونچا ہے میری اولاد مین جس کی پیشانی پر چمکے وہ زنا سے بچے اور اپنے نطفے اَرحامِ طاہرہ کے لئے محفوظ رکھے یہ ایک بڑے برگزیدہ نبی کا نور ہے جو میری اولاد سے ہوگا - ان کی یعنی خُزَیمہ کی اولاد مشہورہ سے نضر ہین -

روایت ہے نضر بن کنانہ ایک روز سو رہے تھے کہ کسی نے پکارا کہ یا نضر تجھ کو اختیار دیا گیا ہے ملک ظاہری اور عزت سرمدی مین سے کسی کو اختیار کر لے آپ نے کہا اے رب میرے مین نے اختیار کی وہ چیز جو باقی رہے ابد تک اہل تاریخ لقب ان کا قریش بتاتے ہین -

روایت ہے کہ نضر نے اپنی وفات کے وقت جملہ اولاد کو جمع کیا اور مالک کو ولیعہد کیا اور مالک نے اپنی وفات کے وقت فِہر کو نصایح کر کے قوم کا سردار کیا اور فِہر نے اپنے بیٹے غالب کو اپنا وصی کیا اور غالب نے لُوَی کو اپنی قوم کا سردار گردانا اور لُوَی نے کعب کو وصی کیا یہ اپنے وقت مین بڑے سردار اور مرجع جمیع امور تھے

اور ان کی اولاد مین مُرَّہ نامور ہوے یہ جمعہ کے روز قوم قریش کو جمع کرکے وعظ فرماتے
تھے اور یہ خبر دیا کرتے تھے کہ میری اولاد سے ایک پیغمبر اولو العزم پیدا ہونے والا ہی
تم لوگون مین سے جو اُس کا زمانہ پائے وہ اُس کی متابعت کرے اور اُسپر ایمان
لائے کہ یہ بات مجھے آبا و اجداد سے واسطہ بواسطہ پہونچی ہے اور جب اُن کی وفات
کا زمانہ قریب ہوا تو اپنی سب اولاد کو جمع کرکے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی
صیانت کے واسطے وصیت کی کہ ارحام طیبہ و طاہرہ مین تفویض کیا جاے اور
کلاب کو اپنا ولیعہد کیا جب کلاب کی وفات کا زمانہ نزدیک ہوا تو اُس نے
اپنے بیٹے قُصَیؓ کو سردار قوم کیا۔
روایت ہے ایک روز قُصَیؓ نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور تقویٰ اور پرہیزگاری
کی وصیت فرمائی اور غضب الٰہی سے ڈرایا بعد اِس کے ہر بیٹے کو ایک ایک
کام پر معین کیا۔ عبدالدار کو علم داری اور خانہ کعبہ کی دربانی عنایت کی اور خدمت
ضیافت حاجیان ام القریٰ کے سپرد کی۔ اور نقابت و ایالت و سقایت و امارت
عبدمناف سے متعلق کردی۔ **عبدمناف** کے چار فرزند ہوے۔ **ہاشم**
جد خواجہ عبداللہ پدر بزرگوار حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ **عبدالشمس**
جد بنی اُمَیَّہ۔ **نوفل** جد جُبیر بن مطعم۔ **مطلب** جد اعلیٰ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔
روضۃ الاحباب مین ہے کہ ہاشم اور عبدالشمس توام پیدا ہوئے تھے
اور دونون کی پشتین ملی ہوئی تھین تلوار سے جدا کی گئین وہی تلوار دونون مین رہی
ہاشم عبدمناف نے وفات کے وقت اپنی قوم کی سرداری ہاشم کے سپرد کی۔
ہاشم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہَشم کے معنی روٹیون کے ٹکڑے کرنے کے ہین ان کا
دستور تھا کہ قحط کے زمانہ مین دیار شام مین روٹیان اونٹون پر لاد کر لاتے اور
دو اونٹ ذبح کرکے پکاتے اور خشک روٹیون سے ثرید بنا کر لوگون کو کھلاتے تھے

اوّل عرب مین طریقہ ضیافت آپ ہی نے جاری کیا ہے اور سخاوت حضرت کی ضرب المثل
ہے۔ اب آپ کی پیشانی مبارک پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چمکا
نام آپ کا عمرو ہے اور ہاشم لقب ہے آخر عمر مین مسماۃ سلمٰی نجاریہ بنت عمرو نجاری
سے مدینہ مین نکاح کیا اُن سے **عبد المطلب** پیدا ہوے۔ ہاشم نے کسی
ضرورت سے شام کا سفر کیا اور بمقام غزہ۔ یا غرفہ کہ متعلقات دمشق سے ہے
وفات پائی اور وقت نزع اپنے بھائی مطلب سے وصیت کی کہ کمانِ اسمٰعیل
اور علمِ نزار اور کلید خانہ کعبہ یثرب والے لڑکے کو جس کا نام شیبہ ہے دیدینا
بعض کا یہ قول ہے کہ ہاشم نے عبد المطلب کی ولادت سے کچھ دن پہلے وفات
پائی اور وقت رحلت اُن کے تین فرزند جوان موجود تھے۔ ایک اسد حضرت علی
علیہ السلام کے نانا۔ اور دوسرے فضیلہ۔ تیسرے صیفی۔ عبد المطلب ہاشم
کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہین۔ عبد المطلب کو شیبہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ ولادت
کے وقت ان کے سر مین سفید بال موجود تھے اور بعد بلوغ کے کثرت محامد کی وجہ
سے شیبۃ الحمد کہلائے۔ اور عبد المطلب پکارے جانے کی وجہ یہ ہوئی اور جمہور
اس پر متفق ہین ایک شخص قوم قریش کا ہاشم کے انتقال کے بعد مدینے سے
آیا اور مدینہ مین اُس نے ایک لڑکے کو تیر چلاتے دیکھا تھا اور وہ یہ کہتا تھا انا ابن
الهاشم جب وہ شخص مکہ مین آیا تو اُس نے حرم کعبہ مین مطلب بن مناف
سے ملاقات کرکے یہ واقعہ عبد المطلب کا بیان کیا۔ مطلب اُسی مقام سے جہان
اونھون نے مدینہ کے آدمی کی زبان سے یہ واقعہ سنا تھا اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ
کی طرف روانہ ہوا اور وہان پہونچکر شیبۃ الحمد کو بغیر اطلاع اُن کی والدہ کے لے چلا
چونکہ یہ پُرانے کپڑے پہنے ہوے تھے تو جو کوئی راہ مین پوچھتا کہ یہ لڑکا کون ہے
تو مطلب اپنی امارت کی وجہ سے شرما کر کہدیتے کہ یہ میرا عبد ہے جب یہ مکہ مین

پہونچے توان کو نفیس پوشاک پہناکر مجلس قوم مین لائے اور مفصل حال بیان کیا
اُسی دن سے یہ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے۔
روضۃ الاحباب مین ہے کہ ہاشم کی وفات کے بعد شیبہ کو مطلب نے
پرورش کیا اور عرب کا دستور یہ تھا کہ جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرتا تو وہ یتیم اُسکا
عبد کہلاتا اِس سبب سے شیبہ عبدالمطلب کے نام سے پکارے گئے۔
صاحب درج الدرر تحریر کرتے ہین کہ عبدالمطلب کے بارہ فرزند تھے اور چھہ
دختر تھین۔ عبداللہ۔ ابوطالب۔ زبیر۔ عبدالکعبہ اور چار دختر بیضا۔ امیمہ۔
برہ۔ عاتکہ۔ یہ آٹھون اولاد مسماۃ فاطمہ بنت عمر مخزومیہ کے بطن سے۔ اور
حضرت سیدالشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ۔ مقوم۔ حجل بتقدیم الجیم علی الحاء المہملہ اور
بالعکس یعنی حجل اور اسے مغیرہ اور عبدوس بھی کہتے ہین۔ اور مسماۃ صفیہ دختر
بطنِ مسماۃ ہالہ بنت وہب ابن عبدمناف سے۔ اور عباس و ضرار و قثم مسماۃ
منتیلہ بنت حباب سے۔ اور حارث۔ ابولہب جسکا نام عبدالعزیٰ بھی تھا۔
اور مسماۃ اروی۔ مسماۃ صفیہ یا قبلہ بنت جندب سے کذا فی المواہب۔
اور روضۃ الاحباب مین اروی کو سقیہ عبداللہ لکھا ہے۔ اور ابولہب جس کا نام عیذاق
یا عبدالعزیٰ تھا بطن لبنیٰ بنت ہاجر سے شمار کیا ہے اور عیذاق کو تیرھوان بیٹا لکھا ہی
واضح ہو کہ حارث پسر عبدالمطلب سب سے بڑا تھا اور یہی بیٹا چاہ زمزم کے کھودنے
مین اپنے باپ عبدالمطلب کا شریک تھا۔ اور اسی فرزند کے بیٹے۔ ابوسفیان۔
مغیرہ۔ نوفل تھے۔ ان مین سے ابوسفیان اور نوفل ایمان لائے تھے۔ یہ ابوسفیان
دوسرے ہین یعنی یہ بنی ہاشم ہین اور وہ حضرت امیر معاویہ صاحب کے باپ بنی اُمیہ
مین سے ہین ایمان وہ بھی لائے ہین۔ اور ان لوگون مین سے ضرار و قثم و حجل
کے کوئی اولاد نہین ہوئی اور بعض کے نزدیک قثم حارث کا بھائی مان کی طرف سے

تھا وہ صغر سنی مین مر گیا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قبل پیدا ہونے خواجہ عبد اللہ پدر بزرگوار حضور پُر نور سرور عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک دن خواجہ عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ میری پشت سے ایک زنجیر نورانی نکلی اُس مین چار طرفین ہین ایک طرف آسمان کی جانب چلی اور دوسری طرف جانب زمین۔ اور تیسری طرف سمت مشرق۔ اور چوتھی طرف سمت مغرب۔ اور وہ زنجیر ایسی تابان اور روشن اور پر نور ہے کہ نگاہ کو اُس کے دیکھنے کی تاب نہین ہے۔ پھر وہ زنجیر ایسی بڑھی کہ مثل ایک بڑے اونچے درخت کے سرسبز اور شاداب ہوگئی اور اُس مین ہر طرح کے میوے لگے ہوے نظر آئے اور اُس کے سایہ مین دو شخص نہایت متبرک اور نورانی صورت کھڑے نظر آئے۔ مین نے اُن سے پوچھا کہ آپ کون ہین ایک نے کہا کہ مین نوح نبی ہون علیہ السلام۔ اور دوسرے نے فرمایا کہ مین ابراہیم خلیل اللہ ہون علیہ السلام اور کہا کہ ہم اس لئے آئے ہین کہ اِس درخت کے سایہ مین آرام کرین۔ خواجہ عبد المطلب کہتے ہین کہ مین اس جگہ سے اُٹھ کر خوف زدہ گھر سے باہر آیا۔ اور قریش کے کاہنون سے اس کی تعبیر پوچھی۔ کاہنون نے کہا اے عبد المطلب تیرے صلب سے ایسا شخص پیدا ہوگا کہ جسپر اہل سما اور ساکنین زمین ایمان لائینگے اور رحمۃ عالم کے لئے رحمت کا سبب ہوگا اور خدا کی نافرمان قوم کے لئے موجب خرابی کا ہوگا **الغرض** اس خواب کے دیکھنے کے بعد خواجہ عبد المطلب نے مسماۃ **فاطمہ** مخزومیہ بنت عمر بن عاید مخزومی سے نکاح کیا اور اُن کے بطن سے **عبد اللہ** حضور پُر نور سرور عالم حضرت سیدنا و مولٰنا محمد **مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد پیدا ہوے اُن کے جمال ظاہری کو دیکھکر خواجہ عبد المطلب نے جانا کہ میرے خواب کی بشارت والا لڑکا یہی ہے لیکن چونکہ پوتا بیٹے ہی کا حکم رکھتا ہے

ظہور اوس نوید کا حضرت **خواجہ عبد اللہ** کی پشت مبارک سے ہوا جب
عبد اللہ جوان ہوے تو حسن وجمال صوری ومعنوی کے سوا بڑے زور آور
وپہلوان اور تیرانداز بہی ہوے۔ کرم وخلق مین بے مثل اور حسن وجمال مین
لاجواب۔ صنادید قریش مین سے ہر شخص اس بات کا متمنی تہا کہ خواجہ عبد اللہ
کا نکاح اپنی دختر سے کرے اوس زمانہ مین عورات کاہنہ بہت تہین اور علم
کہانت کو بڑا فروغ تہا اونہوا اکثر اس علم کے ذریعہ سے خبرین معلوم ہوا کرتی تہین
وہ جب آپ کو دیکہتی تہین تو آپ سے نکاح کا اور مواصلت کا شوق ظاہر
کرتی تہین مگر اوس نور مبارک کے سبب سے آپ کا دامن عصمت وطہارت
کسی لوث سے آلودہ نہوا مگر **یہود** کو جو تورات کی بشارتون سے معلوم ہوچکا تہا
کہ سرزمین عرب سے ایک نبی ظاہر ہونگے اور اونکو نئی شریعت دی جائیگی اور
اس شریعت کے احکام منسوخ ہوجائینگے تو اونکو بڑا ہی رنج تہا کاہنون سے
آپکی ولادت کی علامات دریافت کرتے رہتے تہے آخر کو معلوم ہوا کہ اوس
برگزیدہ نبی کے والد ماجد کی ولادت تو ہوگئی وہ ناحق شناس قوم خواجہ عبد اللہ
کا پتہ لگاکر اونکے قتل کے اسباب تلاش کرنے لگے اور کئی بار انکے قتل کی
فکر مین اطراف مکۂ مکرمہ تک پہونچے مگر من جانب اللہ ایسے ایسے امور عجیبہ
اون لوگون نے مشاہدہ کئے کہ ناگزیر واپس ہونا پڑا **دوسرا خواب**
خواجہ عبد المطلب کا یہہ ہے کہ جب یہہ اپنے چچا کے بعد سردار کئے گئے
تو ایک دن فناے کعبہ یعنے صحن حرم مین سو رہے تہے کہ ایک شخص نے
خواب مین حکم دیا کہ **چاہ زمزم** کو ظاہر کر۔ زمزم شریف شامتِ اعمال قوم
جُرہم کے سبب سے غائب ہوگیا تہا یعنی عمرو بن حارث سردار قوم جُرہم نے
حجر اسود کو رکن کعبہ سے جدا کرکے مع ہر دو **غزالِ کعبہ** جنکو اسفندیار

فارسی نے بطور ہدیہ بہیجے تہے اور کچھہ ہتیار کہ بیت اللہ مین تہے چاہ زمزم
مین رکھکر پاٹ دیا تہا اور نشان زمزم شریف کا مٹا دیا تہا اور خواجہ عبدالمطلب
مقام زمزم سے واقف نہ تہے کہ وہ کہان اور کس مقام پر ہے لہذا یہہ متوقف
ہوے پھر **دوسری بار** خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ زمزم ذخیرۂ
شیخ اعظم یعنے اسمعیل ہے جب بیدار ہوے تو زیادہ تر حیران ہوے اور پہر
سورہے تو بار دگر کہنے والے نے کہا کہ ما بین سرگین و خون جس جگہہ کوّا اپنی
منقار سے سوراخ کرے اور اوسکے سامنے دو بت سرخ رنگ رکہے ہوی ہین
وہی مقام زمزم ہے ناچار خواجہ عبد المطّلب دوسرے دن بیت الحرام مین
داخل ہوے اور مترصد علامات مرئیّہ کے جو شب کو خواب مین کہہ دے گئے تہی
منتظر ہوکر بیٹہے اتفاقاً گئی مشرک ایک قربانی ذبح کر رہے تہے کہ دفعتہً وہ چہری
کے نیچے سے نکل کر بہاگی اور چشمہ زمزم کے پاس پہونچی جہان دو بت یعنی
آساف - اور نائلہ - قائم تہے اون مشرکون نے اوس قربانی کو وہین پکڑکر
ذبح کردیا اور خون اوسکا اون دونون بتون پر مل دیا اور گوشت و پوست
خود اوٹہا کر لیگئے اور سرگین وغیرہ جو معدیکی کثافت تہی وہ وہین چہوڑ گئے
اوسیوقت ایک کوّا وہان آیا اور اوسنے اپنی منقار سے سوراخ کیا خواجہ
عبد المطلب نے اپنے خواب کا بتایا ہوا نشان ٹہیک پایا تو سمجہے کہ ضرور
یہین چاہ زمزم ہے آپ نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اسی جگہہ کہودنا چاہئے ضرور چاہ
زمزم نکلے گا جب آپ آمادہ ہوکر وہان آئے تو قریش نے روکا - خواجہ عبد المطلب
اور اونکے بڑے فرزند حارث نے مانعین کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالے شانہ
نے انکو قریش پر غلبہ دیا آخر دونون باپ بیٹون نے اوس مقام کو کہودنا شروع
کیا یہانتک کہ زمزم شریف ظاہر ہوا اور وہ چیزین جو اوسمین دفن تہین نکلین

اس واقعہ سے خواجہ کی بڑی شہرت ہوئی اور جتنا اقتدار انکا ملک عرب مین
تہا اوس سے بدرجہا زیادہ ہوگیا۔ اوسوقت خواجہ عبد المطلب نے یہہ
نذر مانی کہ اگر میرے دس بیٹے ہونگے تو مین ایک بیٹے کو اللہ کی راہ مین
قربان کرونگا چنانچہ اللہ تعالے لاشانہ نے دس بیٹے آپ کو عنایت فرمائے
جب یہہ اولاد جوان ہوئین تو خواجہ نے خواب دیکہا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ
اپنی نذر ادا کر خواجہ نے بیدار ہوکر ایک بکری ذبح کی اور فقرا و مساکین کی
دعوت کی پہر دوسری بار خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ قربانی کر اور اس سے
بزرگ تر خواجہ نے ایک گائے قربان کی مگر وہ بہی مقبول نہوئی پہر تیسری
بار خواب مین حکم ہوا کہ قربانی کر اور اس سے بہی بزرگ تر خواجہ نے خواب سے
بیدار ہوکر ایک اونٹ قربان کیا اور فقرا و مساکین کو کہلایا شب کو سوئے تو
پہر چوتہی بار حکم ہوا کہ اس سے بہی بزرگ تر قربانی کر خواجہ نے پوچہا کہ اس سے
بزرگ تر کیا ہے حکم ہوا کہ ایک فرزند اللہ کی راہ مین قربان کر صبح کو خواجہ
عبد المطلب جو خواب سے بیدار ہوئے تو نہایت غمناک تہے ناچار اپنی
اولاد کو جمع کرکے صورت حال بیان کی فرزندان سعادتمند نے بیک زبان عرض کی
کہ ہم سب حاضر ہین چاہے ایک کو راہ خدا مین قربان کیجئے چاہے سبکو ؎

سر در رہِ عشق تو فدا شد چہ بجا شد	این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد

خواجہ عبد المطلب اپنی اولاد کی سعادتمندی سے بہت خوش ہوئے کہ
سب مطیع اور فرمان بردار ہین مگر رائے یہہ قرار پائی کہ قرعہ ڈالا جائے
اوسمین جس فرزند کا نام نکلے وہی قربان ہو۔ قرعہ خواجہ عبد اللہ پدر بزرگوار
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام پر نکلا عبد المطلب بہت
مضطر تہے مگر کیا کرتے ناچار چہری ایک ہاتہہ مین لی اور ایک ہاتہہ سے

فرزند کا ہاتھہ پکڑا اور قربان گاہ مین پہونچے مکہ معظمہ مین شور پڑ گیا ایک تو
آدمی کی قربانی اللہ کی راہ مین اور آدمی بہی کون خواجہ عبداللہ یوسف ثانی
عرب کا ایک آدمی گہر مین نر ہا سب کے سب قربان گاہ مین حاضر ہو گئے اور
خواجہ عبدالمطلب کا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا کہ یہہ تو ہو نہین سکتا کہ ہماری آنکہونکے
سامنے یہہ یوسف وقت ذبح ہو جاے آخر کو بعد ردّ و کد بسیار یہہ بات ٹھہری کہ
سجاح کاہنہ کے پاس انکو لیچلو جو وہ کہے اوسپر عمل کرنا چاہئے سب کے سب
خواجہ عبداللہ کو لئے ہوے اوس کاہنہ کے پاس آے اور اوس سے
صورت حال بیان کی اوس نے کہا کہ آدمی کی دیت تمہارے ہان دس ۱۰
اونٹ ہین پس ایک طرف عبداللہ کو رکہو اور ایک طرف دس ۱۰ اونٹ رکہو اور
قرعہ ڈالو جہان تک عبداللہ کا نام نکلتا جاے دس ۱۰ اونٹ زیادہ کرتے جاؤ
جب اونٹونکے نام قرعہ پڑے سمجہہ لو کہ عبداللہ کا فدیہ ہو گیا چنانچہ اوسکے
کہنے کے موافق کیا گیا برابر قرعہ عبداللہ کے نام پڑتا گیا گیارہوین بار قرعہ
اونٹون کے نام سے پڑا اور سو ۱۰۰ اونٹونکی تعداد پوری ہو گئی خواجہ عبدالمطلب نے
اون سب اونٹون کو اللہ کی راہ مین ذبح کر کے مساکین اور مستحقین کو کہلا دیا
اسوقت عمر عبداللہ کی پچیس برس اور ایک قول کے موافق تیئس ۲۳ برس کی تہی۔
یہہ وجہہ تہی کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمایا کرتے تہے۔
اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْن مین دو ذبیحونکا بیٹا ہون ایک میرے باپ عبداللہ اور
ایک میرے جد اعلیٰ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام۔

روضۃ الاحباب مین ہے کہ جس شب کو عبداللہ پدر بزرگوار حضور پر نور
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے ہین اہل کتاب کو
معلوم ہو گیا کہ پیغمبر آخر الزمان کی ولادت کا زمانہ قریب آگیا اسلیئے کہ اونکی پاس

ایک سفید پیراہن صُوف کا تہا جو حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کے بدن مبارک کا تہا اور یہہ مضمون اونکی کتب سماویہ سے ثابت تہا کہ جب یہہ پیراہن سرخ ہو جاوے اور خون کے قطرے اوس سے ٹپکین تو یہہ علامت پیغمبر آخر الزمانکی ولادت کے قُرب کی ہے خواجہ عبد اللہ کی ولادت کی شب کو یہہ اثار اوس پیراہن سے ظاہر ہوے تہے اور یہہ بہی یہود کو پتا لگ گیا تہا کہ جس شب وہ پیراہن خون آلود ہوا ہے اوسی شب عبد اللہ پیدا ہوے ہین الغرض جب عبد اللہ جوان ہوے تو بڑے شجاع اور پہلوان اور تیر انداز ہوے اور اکثر اوقات شکار مین مصروف رہتے ایک دن عبد اللہ شکار مین مصروف تہے وہان نوّے آدمی اہل کتاب سے گہوڑون پر سوار آپہونچے شام کیطرف سے تلوارین برہنہ اونکے ہاتہون مین تہین اور خواجہ عبد اللہ کیطرف بارادۂ قتل متوجہ ہوے۔ وہب بن مناف بہی اوسی جنگل مین مصروف شکار تہے اونہون نے جو یہہ واقعہ دیکہا تو ادہر بڑہے کہ جلد پہونچکر خواجہ عبد اللہ کی اعانت کرین ناگاہ چند سوار ابلق گہوڑون پر سوار غیب سے ظاہر ہوے اور وہ فرشتے تہے کہ بحکم خداوند آسمان وہان نازل ہوے تہے کہ خواجہ عبد اللہ کو اوس گروہ بے شکوہ کے شر سے بچائین اور یہہ نوّے آدمی تہے طرفۃ العین مین ہلاک کر ڈالا وہب بن مناف نے جو یہہ واقعہ ملاحظہ فرمایا تو خواجہ عبد اللہ کی عظمت و بزرگی اونکے دل مین گہر کر گئی اور خیال کیا کہ اپنی دختر نیک اختر بی بی آمنہ خاتون کا عقد عبد اللہ سے کردون جب مکان پر آئے تو اپنی زوجہ سے کل واقعہ بیان کیا اونکی زوجہ نے بہی انکی راے سے اتفاق کیا تو سماۃ بَرّہ بنت اُمِ حبیبہ بنت بَرّہ بنت قلابہ بنت امیمہ بنت دب بنت لیلی بنت عوف والدۂ بی بی آمنہ زوجہ وہب بن زہرہ بن کلاب بن مُرّہ نے عبد المطلب کو

پیغام بہیجا وہ خود اس تلاش مین تہے کہ اگر کوئی لڑکی نیک بخت صاحب جمال باحسب ونسب ملجاے تو عبد اللہ کا عقد کر دون جب حضرت بی بی آمنہ خاتون کو جملہ صفات حمیدہ سے موصوف پایا فوراً رضامند ہوگئے اور باہم خطبے کا طریق قایم ہوگیا اور بعد چندے شعب ابیطالب مین عقد سے فراغت حاصل ہوئی اہل سیر کے نزدیک شب جمعہ اوسط ایام تشریق قریب جمرۂ الوسطیٰ نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صُلب پدر سے طرف بطن مبارک حضرت والدہ ماجدہ کے متوجہ ہوا یعنے حضرت بی بی آمنہ خاتون باردار ہوئین حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس جمعہ کی شب کو لیلۃ القدر سے افضل جانتے ہین اسلیئے کہ تمام خیر وبرکات کا سرچشمہ آپ ہی کی ذات مبارک ہے جو اوس عالم سے اس عالم کیطرف تعلیم توحید کے لئے بہیجی گئی ہے پہر ایسی برکت تا دور قیامت دنیا مین نازل نہوگی۔ اسی سال کفار عرب نے جمادی الثانی مین حج ادا کیا تہا اونکا معمول تہا کہ جب وہ حج بہول جاتے تہے تو تقدیم وتاخیر کا خیال نہ کرتے تہے غیر ماہ ذیحجہ بہی حج کرلیا کرتے تہے۔ **روایت** ہے کہ اس رات فرشتون کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو منور کر دین رضوان خازن بہشت کو ارشاد ہوا کہ دروازے بہشت کے کہول کر مشام ملکوت وجبروت ولاہوت کو معطر کرے مالک کو فرمان پہونچا کہ آتش دوزخ کو آجکی رات سرد کر دے اور تخت شیطان کہ بین السماء والارض ہوا پر معلق تہا اولٹ دیا گیا اور وہ مردود چالیس شبانہ روز جبل ابو قبیس پر بحالت اضطراب واویلا کرتا رہا اوسکی ذریات نے آکر اوس سے اس فریاد وزاری کا سبب پوچہا اوسنے بیان کیا کہ آجکی شب پیغمبر آخر الزمان کی والدہ باردار ہوئین وہ زمانہ آگیا کہ شرک وکفر بے حقیقت ہوگئے اور لات ومنات کی پرستش دنیا سے

جاتی رہی۔ عُزّیٰ و ہُبل کی پوجا نیست و نابود ہو جائیگی۔ باطل اس جہان سے حرف غلط کیطرح حک ہو جائیگا ہر طرف سے نعرہ الحق والحق کی صدائین بلند ہونگی زنا کاری۔ شراب خواری۔ قمار بازی۔ سود خواری حرام کردیجائیگی ہماری آمد و رفت آسمان پر اب نہو سکے گی۔ عدل و انصاف کا دور ہوگا نہ ظلم رہیگا نہ جور ہوگا تمام روے زمین مسجد ہو جائیگی اوس وحدہٗ لاشریک کی عبادت عام ہو جائیگی۔ **روایت** ہے کہ جس شب نور محمدی نے بطن مبارک والدہ ماجدہ کو مشرف فرمایا ہے اوسکی صبح کو تمام بتخانون کے بت موںہہ کے بل زمین پر گرے ہوے پاے گئے اور شیاطین آسمان پر جانیسے روکدیے گئے اور آسمان و زمین نور محمدی سے روشن ہو گئے وحوش و طیور نے کلام کیا۔
روایت ہے کہ قبل انتقال نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خواجہ عبداللہ مسماۃ رُقَیقہ بنت نوفل کیطرف سے گذرے اور ایک روایت مین مسماۃ قُتَیلہ۔ اور ایک روایت فاطمہ شامیہ اور ایک روایت مین خَثعَمیّہ بفتح خاے معجمہ وسکون ثاء مثلثہ و فتح عین مہملہ یعنی فاطمہ کہ منسوب بقبیلہ خثعم تہی تو وہ آپ کو دیکہکر بیخود ہو گئی اور بولی کہ اے عبداللہ مین تجہے سَو اونٹ دونگی اگر تو میری مراد کے موافق ہو آپنے فرمایا کہ یہہ بات بغیر نکاح ممکن نہین اوسنے بہت اصرار کیا مگر آپکا دامن عصمت و طہارت اوس لوث سے بچا رہا اور آپ نے اوس سے حیلہ کیا کہ مین گہر جاتا ہون وہان سے پلٹ کر ابہی آتا ہون پہر آپ دولت سراے اقبال مین تشریف لائے اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی وقت منتقل ہوا بطن مبارک والدہ ماجدہ کیطرف پہر جو آپ اوسکی طرف ہوکر گذرے تو اوسنے آپکی طرف کچہہ التفات نکیا آپ نے اوس گرم جوشی اور اس بے توجہی کا سبب پوچہا

اوسنے کہاکہ مین علم کہانت مین ید طولی رکہتی ہون مجہے اوس علم کے ذریعہ سے
معلوم ہوا کہ تیرے صلب مین پیغمبر آخر الزمان ہے مینے تمنا کی تہی کہ وہ
میرے بطن سے پیدا ہو مگر میرے مقدر مین نہ تہا ورنہ مین زانیہ اور
بدکار عورت نہین ہون اپنی زوجہ کو میری طرف سے مبارک باد دے کہ وہ
اس دولت سے بہرہ مند ہوئی اور اُسکو یہہ خبر دی کہ تیرے پیٹ مین بہترین
اہل زمین ہے اور بعض اہل سیر کا قول ہے کہ یہہ عورت اُم قتال ورقہ بن
نوفل کی بہن تہی اوسنے اپنے باپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا ذکر سنا تہا کہ وہ بنی اسمعیل سے ہونگے اس لئے نور محمدی
خواجہ عبداللہ کی پیشانی مین جلوہ گر دیکہکر یہہ خواہش کی تہی۔

روایت ہے کہ ان دنون قحط وخشک سالی کے سبب سے قریش پر
بڑی سختی تہی حضور پرنور کی برکت سے خوب پانی برسا اور تمام دنیا سرسبز
ہوگئی اور غلہ بہت پیدا ہوا کاشتکار مالدار ہوگئے اسی ارزانی کی خوشی مین
عرب نے اس سال کا نام سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِهَاج رکہا۔

روایت ہے کہ بی بی **آمنہ خاتون** کے حمل پر دو مہینے گذرے تہے کہ
خواجہ عبداللہ حضور پرنور کے والد ماجد قافلہ قریش کے ساتہہ تجارت کیلئے
ملک شام کو گئے تہے وہان سے جب واپس ہوے تو بیمار ہوکر مدینہ مین
اپنے مامون کے گہر انتقال فرمایا اور **دار نابغہ** مین دفن ہوے **نابغہ**
نُعمان بن منذر کے شاعر کا تخلص تہا دار نابغہ اوسیکا مکان تہا۔

روایت صحیحہ مین ہے کہ حضور پرنور اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین
پورے نو مہینے رہے نہ زیادہ نہ کم اور جیسا کہ عورتونکی عادت ہے کہ زمانہ
حمل مین بدمزگی طبیعت اور ناخوشی خاطر رہا کرتی ہے آپکی والدہ ماجدہ کو

ان مین سے کوئی بات لاحق نہوئی آپ فرماتی تہین کہ زمانہ حمل مین مجھے کبھی یہہ بات نہین معلوم ہوئی کہ مین باردار ہون۔

روایت آپ فرماتی ہین کہ ایک رات مین درمیان بیداری وخواب کے تہی کہ ایک آواز میرے کان مین آئی کہ تو حمل سے ہے اور تیرے حمل مین بہترین خلایق ہے اوسوقت سے مینے جاناکہ مین باردار ہون اور بمدت حمل تک ہر مہینے میرے کانون مین یہہ آواز آتی تہی کہ اے آمنہ تجھے مبارک ہو کہ ابو القاسم کے ظہور کا دن آپہونچا۔

ولادت باسعادت حضور پر نور

روایت ہے کہ بعد نو مہینے کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم طلوع صبح صادق کے بعد اور آفتاب نکلنے سے پہلے دوشنبہ کے دن بارہوین ربیع الاول کو بالاتفاق سراے محمدؐ ابن یوسف نزار مین مختون ومسرور مستقبل قبلہ دونون ہاتہ زمین پر رکہے ہوے اور سر مبارک آسمانکی طرف اوٹہاے ہوسے پیدا ہوے

غزل مولف۔ مطلع اوّل

مقدس ہوگئی دنیا ہوا غل شہ کی آمد کا	۱	بتون نے سر جھکاکر پڑہ لیا کلمہ محمدؐ کا
زبان وہ پاک ہے جسنے پڑہا کلمہ محمدؐ کا	۲	وہ دل روشن ہی جسمین جلوہ ہو انوار احمدؐ کا
ملایک کا وظیفہ ہے فلک پر نام احمد کا	۳	زمین پر پڑہ رہے ہین آدمی کلمہ محمدؐ کا
ملایک چیخ اوٹہی مژدہ سُنا جب شہ کی آمد کا	۴	خدا کا شکر ہی دنیا مین چمکا نور احمدؐ کا
کہا فاران کی چوٹی نے سجدہ شکر کا کرکے	۵	الٰہی تو نے چمکایا ہے بجہپر نور احمدؐ کا
وجودِ پاکِ شاہِ انبیا اوّل ظہور آخر	۶	قیامت تک بس اب ڈنکا بجیگا دینِ احمدؐ کا

۷ حضور اس عالم ظاہر مین اب تشریف لائے / زمین سی عرش پر مژدہ گیا ہی آمد آمد کا

۸ ہوئی ہین جمع روحین انبیا کی آکی مکہ مین / خدا کا شکر ہی وقت آگیا حضرت کی آمد کا

۹ فلک پر ماہ چمکے جتنا بیشک اسکو زیبا ہی / یہہ کہتا ہی کہ اک زرہ ہی مجمہ مین نور احمد کا

۱۰ سبب یہہ ہی جو طوبی اہین ہی اسدرجہ کی رعنائی / یہی تو ہی جو سایہ لے اوڑا ہی آپکے قد کا

۱۱ نظر آتی ہی چادر چاند تارونکی جو یہہ ہمکو / کہنچا ہی چرخ پر نقشہ رسول اللہ کی مسند کا

۱۲ کرہی چار و نظر فسے کیون نہ اسکو آسمان سجدے / زمین کو فخر حاصل ہی رسول اللہ کے مرقد کا

۱۳ نماز صبح پڑہکر پہر گئے طیبہ کی جانب کو / یہین سی طوف کر لیتے ہین عاشق اپنی معبد کا

۱۴ جو کچہہ سامانِ شاہانہ ہی سب موجود ہی آمین / یہہ دنیا اک چاو خانہ ہے سرکار محمدؐ کا

۱۵ نظر کی ہمنی جب اسمین تو وہ روضہ نظر آیا / بحمد اللہ ہمارا دل مدینہ ہے محمدؐ کا

۱۶ فلک گردشمین کیا بیفائدہ ہی مین سمجہتا ہون / طواف اسپر ابد تک فرض ہی حضرت کے مرقد کا

۱۷ ضرور اللہ حل کرتا ہی مشکل اپنی بندونکی / مصیبت مین مجرب ہے وظیفہ یا محمدؐ کا

۱۸ مدار اہل توکل کا ہی اس نام مبارک پر / کشودِ کار کا باعث ہے پڑہنا یا محمدؐ کا

۱۹ جہانتک نخل طوبی اخلد مین ہین اوسکی شاخین ہین / زمین سی اوٹہگیا سایہ رسول اللہ کی قد کا

۲۰ مدینہ کے حرم مین نام جسکا باب رحمت ہے / وہی ہی ایک دروازہ جہانمین فیض سرمد کا

۲۱ نہو اولاد کو اُمید کیون اوس ذاتِ اقدس سے / گنہ حضرت نے بخشا یا ہی اپنے جد امجد کا

۲۲ مجہی اس فن مین شاگردِ خدا کا ہی لقب حاصل / اوسی نے مجہکو بتلایا طریقہ نعت احمد کا

۲۳ مرے زیرِ نگین ملکِ سخن ہی ایک مدت سے / دکہایا نعت نے جوہر مری تیغ مُہند کا

۲۴ فنا فی اللہ علم فقر کی ہے انتہا اکبر / فنا ہی ذاتِ مُرشد نام ہی اس فن کی ابجد کا

۲۵ ملک نے مجہسی پوچہا قبر مین تو کسکا عاشق ہے / کہا مینے محمدؐ کا محمدؐ کا محمدؐ کا

اسی تاریخ اور اسی مہینے مین حرمین شریفین کے عُلما اور اکابر مجلس میلاد شریف کرتے ہین یعنے شب دوازدہم ربیع الاول کو اور آداب و مناسک بجالاتی ہین

اور علماے باتحقیق وقت میلاد تعظیم بھی کھڑے ہوکر بجالاتے ہین اور اہل مکہ
اب تک زیارتِ مقام مولد شریف کرتے ہین اور اس مقام کو متبرک جانتے ہین
اور وہ دولت سراے اقبال مکہ معظمہ کے ایک کوچہ مین واقع ہے کہ اوسکو
رقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین ہے کہ مشہور شعب بنی ہاشم
ہے اور جو بعض کہنے والے کہتے ہین کہ ولادت شریف حضور پر نور رمضان مبارک
مین واقع ہوئی ہے اور دلیل اوسکی یہہ لاتے ہین کہ علوق نطفہ محمدیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شب عرفہ یا اوسط ایام تشریق مین واقع ہوا اور مدت
حمل کے پورے نو مہینے تھے اس حساب سے نصف ماہ ذی الحجہ سے نصف ماہ
رمضان تک نو مہینے ہوتے ہین اس قول کی تطبیق قول اشہر مین یون ہوتی ہی
کہ اگر کسی حادثہ کی وجہ سے ذی الحجہ مین حج نہ کر سکتے تو کسی دوسرے مہینے
مین ارکان حج بجالاتے تھے چنانچہ سال میلاد شریف مین عرب نے جمادی الثانی
مین حج کیا تھا اس تقدیر پر ربیع الاول پورا نوان مہینا ہوتا ہے کذافی روضۃ
الاحباب **فائدہ** شیخ جلال الدین سیوطی کی تحقیق یہہ ہے کہ ۱۷ رسول
پیدایشی مختون ہین - آدم ۱ - نوح ۲ - سام ۳ - شیث ۴ - ادریس ۵ - صالح ۶ - ہود ۷
یوسف ۸ - لوط ۹ - شعیب ۱۰ - موسیٰ ۱۱ - سلیمان ۱۲ - زکریا ۱۳ - حنظلہ ۱۴ - یحییٰ ۱۵ - عیسیٰ ۱۶
محمد ۱۷ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم - اور صاحب دُرِ مختار نے مسائل
شتیٰ جلد اخیر مین لکھا ہے اور کُتب معتبرہ سے اسکا استنباط ہے کہ جس دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے ہین اوس دن واقعہ اصحاب فیل
سے چالیس ۴۰ یا پچیس ۲۵ یا پچپن ۵۵ دن گذرے تھے اور نوشیروان بادشاہ تھا اور
اوسکی سلطنت پر بیالیس ۴۲ برس گذر چکے تھے - اور سکندر رومی کے انتقال کو
آٹھہ سو بیاسی ۸۸۲ برس ہوے تھے - اور ہبوط آدم علیہ السلام سے چھہ ہزار تین سو اکاون ۶۳۵۱

برس قمری اور دو سو انیتس روز ہوے تھے اور اہل حساب کے نزدیک بیسوین یا اٹھائیسوین شہور رومیہ سے تھی اور ستر ہوین دے ماہ فارسی سے تھی جس شب کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے نوشیروان کا محل زلزلے مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور یہ اشارہ اسطرف ہے کہ اوسکی اولاد مین چودہ آدمی اور بادشاہ ہونگے اور پھر یہہ سلطنت قبضہ اسلام مین آجائیگی چنانچہ ایساہی ہوا۔ اور آتشکدہ فارس جسکی آگ ہزار برس سے بجھی نہین تھی وہ شب میلاد حضور پر نور کے دن سرد ہو گئی۔ اور دریاے ساوہ جو بڑے زور وشور سے بہتا تھا خشک ہو گیا۔ اور وہانہ سماوہ جو ہزار برس سے سوکھا پڑا تھا اوسمین سے پانی جاری ہو گیا اس سے یہہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ آتش پرستونکے مذہب کی گرم بازاری سرد ہو جائیگی اور دریاے کفر مین خاک اوڑنے لگے گی اور اسلام کی ترقی کا دریا موجزن ہو جائیگا۔ ان واقعات سے نوشیروان بہت گھبرایا اور بہت دنون تک خائف رہا مگر اس حال کو اوسنے کسی سے بیان نہین کیا یہانتک کہ فارسیونکے قاضی القضات نے جسے اونکی زبان مین موبدان کہتے ہین یہ خواب دیکھا کہ شتران تند و سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے گذر گئے اور بلاد مین پھیل گئے موبدان نے اسکی تعبیر یون کہی کہ عرب کے ملک مین کوئی حادثہ برپا ہوگا جس سے عجم کا ملک مغلوب ہو جائیگا نوشیروان ان واقعات سے بہت پریشان ہوا اور اوسنے نعمان ابن المنذر کو لکھا کہ کوئی عمدہ نجومی میرے پاس بھیجدے کہ اوس سے مین ان واقعات کو دریافت کرون۔ نعمان نے عبدالمسیح ابن عمرو غسانی کو بھیجا۔ نوشیروان نے اوسے ان واقعات سے مطلع کیا اور اسکی تشریح اوس سے چاہی اوس نے کہا کہ یہہ سب واقعات کسی حادثہ عظیم الشان پر دلالت کرتے ہین مگر تعین وقت حادثہ سے میرا ماموں جسکا نام سطیح ہے جواب دیسکتا ہے اور یہہ سطیح وہ شخص تھا کہ جو ایام سیل عرم مین پیدا ہوا تھا عمر اوسکی چھ سو برس کی تھی

اور بڑا کاہن شاطر اپنے علم مین ماہر تہا اور ہیئت ترکیبہ بدن اوسکی قدرت
حق کی ایک اعجوبہ نشانی تہی کہ تمام بدن مین جوڑ بند نہ تہے قدرت نشست
و برخاست نرکہتا تہا مگر جب غضب مین آتا تو ہوا مین بہرتا اور بیٹہتا اور اعضا
مین ہڈی نتہی سوائے استخوان جمجمہ کے اور کنارے ہاتہہ اور اولنگلیون کے
گویا ایک سطح گوشت کی تہی جسوقت اوسکو کہین لیجانا چاہتے تو لپیٹ لیتے
جیسے کپڑے کو لپیٹ لیتے ہین نہ اوسکا سر تہا نہ گردن اور مُنہ اوسکا سینہ پر
تہا جب کوئی غیب کی بات پوچہتا تو اوسکو ہلاتا جیسے دہی کی مشک کو
ہلاتے ہین تو اوسمین دم پڑتا اور وہ جواب دیتا - وہب ابن مُنبّہ سے
روایت ہے کہ ایک جن اوسکا دوست تہا وہ غیب کی خبرین اوسکو بتایا کرتا تہا
اور یہہ وہ جن تہا جس نے طور سینا پر اللہ تعالیٰ شانہ کا کلام جو موسیٰ سے
ہوا تہا سنا تہا الغرض نوشیروان نے عبدالمسیح کو سطیح کے پاس بہیجا
جسوقت عبدالمسیح سطیح کے شہر مین پہونچا تو اوسے سکرات موت مین پایا وقت
ملاقات بعد سلام نوشیروان کی جانب سے پیام پہونچایا سطیح نے جواب نہ دیا
عبدالمسیح نے سطیح کو ہلایا اور چند بیتین جسمین کسریٰ کا سوال نظم تہا پڑہین سطیح نے
جب اونکو سنا تو جنبش کی اور کہا عبدالمسیح آیا ہے سطیح کیطرف تہکے ہوئے اونٹ پر
سوار اور سطیح قریب اسکے ہے کہ قبر مین داخل ہو بہیجا ہے تجہکو ملک ساسان
یعنے نوشیروان نے بہ سبب اضطراب و تزلزل ایوان اور گرپڑنے کنگرونکے
اور بجہنے آتشکدہ فارس کے اور خواب قاضی موبدان کے کہ سرکش اونٹ
عربی گہوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے گذر گئے اور بلاد فارس مین
منتشر ہوے اے عبدالمسیح مین کہتا ہون کہ جسوقت ظاہر ہو تلاوت قرآن کی
اور اوٹہین پیغمبر صاحب عصا - اور دریاے سماوہ مین پانی جاری ہو اور

دریاے ساوہ خشک ہوجاے۔ اور فارس کا آتشکدہ سرد ہو جاے اور
بابل فارسیونکا مقام نرہے اور نہ شام سطیح کا خوابگاہ یعنی سطیح زندہ نہو سلطنت
عجم تمام ہو صرف چودہ آدمی سلطنت کیانی پر تخت نشین ہون اے عبدالمسیح
جو کچھہ ہونے والا ہے ظاہر ہوگا اور واقعات اس زمانہ کے افسانہ ہونگے
چنانچہ یہہ کلام کرکے سطیح مرگیا اور عبدالمسیح نے یہہ جواب کسریٰ سے بیان کیا
کہ چودہ کنگرے جو گرے ہین وہ چودہ آدمی تمہارے خاندان کے ہین جب
یہہ آدمی بادشاہی کر چکین گے تو سلطنت تمہارے خاندانکی تمام ہوجائیگی
مگر اسکو مدت مدید چاہیئے لیکن تقدیر الٰہی سے غافل تھا دس بادشاہ تو صرف
چار ہی برس مین مرگئے اور بادشاہونکی حکومت حضرت خلیفہ ثانی عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک رہی اور خلافت خلیفہ ثالث مین وہ بھی
جاتی رہی۔ جو باتین سطیح نے کہین تھین وہ سب واقع ہوئین اور یزدجرد
کا ملک سال اکتیس ۳۱ ہجری مین بسرکردگی حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ
تعالےٰ عنہ فتح ہوا۔ اور یزدجرد آخر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین
ایک آسیابان کے ہاتھہ سے مرو کے جنگل مین مارا گیا پھر اونمین کوئی بادشاہ
نہوا فن تاریخ کے محققین فرماتے ہین کہ بعد سطیح کے کوئی کاہن راست گو ثابت
نہین ہوا۔ اور عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے روایت ہے کہ اہل شام
مین ایک درویش عیص نام اکثر کہا کرتا تھا کہ اے اہل مکہ تم مین ایک لڑکا
پیدا ہوگا جسکے مطیع عرب و عجم ہونگے اور قریب تر ہونے والا ہے چنانچہ
جب کوئی لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تو وہ اوسکے حالات پوچھتا حتیٰ کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے تو عبدالمطلب نے اوسکو آگاہ کیا
تو اوسنے کہا کہ یہہ وہی لڑکا ہے تم نے اسکا نام کیا رکھا ہے عبدالمطلب نے کہا

محمدؐ نام ہے اوسنے کہا کہ مجھکو اسکی تین۳ علامتین معلوم ہین ایک تو یہہ کہ شب گذشتہ مین ستارا اسکا طالع ہوا - دوسری علامت یہہ ہے کہ دوشنبہ کو پیدا ہوا - تیسری علامت یہہ ہے کہ اسکا نام محمدؐ رکھا گیا - اور فاطمہ ثقیفہ بنت عبداللہ مادر عثمان ابن ابی العاص کہتی ہین کہ تولد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت مین آمنہ کے پاس موجود تہی تو مجھکو ایک نور ایسا نظر پڑا جس سے تمام گہر روشن ہو گیا - اور ستارہ آسمانی ایسے نزدیک آ گئے کہ مجھے گمان ہوا کہ مجہپر یا آمنہ پر گر پڑینگے - ۹

حضور آئے زمین پر زمین ہوئی روشن
زمین کو چوم رہے ہین فلک کے سیارے
زمین فخر کرے جسقدر وہ زیبا ہے
تلاش جسکی فلک کو تہی ایک مدت سے
ہوے سلام کو حاضر فرشتگانِ خدا
سلام آپکو کرتا ہے آپ کا جبریل
حضور حاضرِ خدمت ہوا ہے اسرافیل
فرشتگان خدا کی کہڑی ہوئی ہی صف
اب اپنی امت عاصی کا بہی لین سلام حضور

عرب کا ملک کا ملک آج ہو گیا گلشن
زمین ہی عرش پر اب انبساط کی مارے
بلند عرش سے بہی آج اسکا رتبا ہے
وہ انجمن مین نکل آیا آج خلوت سے
کہ وہ خدا سی نہین ہے کسی جگہہ بہی جُدا
سلام کرنیکو حاضر ہوا ہے میکائیل
سلام لیجئے اسکا بہی یا نبی جلیل
سلام کرتے ہین وہ آپ دیکہین اونکی طرف
نگاہ لطف ادہر بہی ہو وای خدا کے نور

امت عاصی کا اسلام

السّلام اے شفیع روز نشور
یا رسول خدا اسلام علیک
آپ پر یا حبیب حق ہو سلام

السّلام اے خدائے پاک کے نور
یا نبی النور اسلام علیک
آپ مالک ہمارے ہم ہین غلام

ہو گنہگارونکا سلام قبول — یا نبی آپ ہین ہمارے رسول
آپ کی شان شانِ رحمت ہے — ہم گنہگارون پر عنایت ہے
شافع مذنبین سلام علیک — خواجہ راستین سلام علیک
مرحبا مرحبا سلام علیک — یا حبیب خدا سلام علیک
دلبرِ یارِ غار تمپہ سلام — ہر گہڑی لاکہہ بار تمپہ سلام
ہو عمر کے شفیق تمپہ سلام — یا غنی کے رفیق تمپہ سلام
مرتضیٰ کے برادرِ پُرنور — ہو وظیفہ مرا سلام حضور
اپنے اکبر کے حال پر ہو نگاہ — کہولدو اسیر اب خدا کی راہ

جب حضور پرنور نے فرش زمین پر قدم ناز رکہا پروردگار نے ارشاد فرمایا۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ دنیا مین آپ کی تشریف آوری اللہ کیطرف سے بندونپر خاص احسان ہے چنانچہ وہ مالک الملک خود ارشاد فرماتا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ترجمہ۔ ہر آئینہ بے شک اللہ کا مومنین پر احسان ہے جسوقت پیدا کیا اونہین لوگون مین سے رسول۔ بہائیو سنو اور غور سے سنو

حضور پرنور کی تشریف آوری سے پہلے تمام دنیا خصوصاً ملک عرب کی جو کیفیت تہی ظاہر ہے بیان کرنیکی ضرورت نہین کعبہ شریف جو تمام جہانین خدائے لاشریک کی عبادت کے لئے بنایا گیا تہا اوسکے اندر تین سو ساٹہہ بتونکی پوجا ہو رہی تہی عرب کے رہنے والے کسی ایک مذہب کے پابند تہے جتنے آدمی اوتنے ہی مذہب تہے ہر آدمی اپنے مالک حقیقی کو بہولا ہوا تہا سوائے اپنے ہاتہون کے بنے ہوے بتون کے کوئی خالق زمین و آسمان کو پہچانتا ہی نتہا کتنا بڑا احسان اللہ تعالے شانہ کا اپنے بندونپر ہوا کہ

اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذریعہ سے اوس ٹوٹے
ہوے رشتہ کو نئے سرے سے جوڑ دیا اور ہر دل مین اپنی محبت کی لاگ
لگادی اور اوس برگزیدہ نبی نے اپنی جان مبارک کو خطرے مین ڈالکر
ہمین کفر و شرک کی اندہیری کوٹہری سے نکالکر نہایت روشن انجمن مین
لاکر بٹہادیا الحمد للہ علی احسانہٖ

صحف انبیا علیہم السلام مین حضور کی بشارت صحیفہ آدم
علیہ السلام مین آپکی بشارت یہہ ہے کہ مین مکہ کا خداوند ہون وہانکے
رہنے والے میرے ہمسایہ ہین اوسکی زیارت کرنے میرے مہمان جاتے ہین
اوسکی تعمیر بلند کرونگا ابراہیم سے اور آبادی اوسکی منتہی کرونگا تیرے ایک
فرزند پر جسکا نام محمدؐ ہے اور وہ خاتم النبیین اور میرے گہر کا خاص والی ہوگا
صحیفۂ ابراہیم مین ہے کہ مینے تیری دعا اولاد اسمعیل کے حق مین
قبول کی اور اوسکی اولاد مین سے محمدؐ نام میرا مقبول اور درجہ دیا ہوا
پیدا ہوگا وہ میری وحی پہونچائیگا ایسی امت کو جو سب امتون سے
بہتر ہے **توریت** مین ہے کہ محمدؐ بیٹا عبد اللہ کا پیدا ہوگا مکے مین اور
ہجرت کریگا مدینہ مین اور ملک شام مین اوسکا راج ہوگا اوسکی امت کے
لوگ شکر گذار ہونگے اور ناف تک کمر بند باندہینگے۔ اور اطراف بدن پر
وضو کرینگے اور بلندی پر اذان کہینگے اور نماز مین صف سیدہی کرینگے
حیقوق پیغمبر جو دانیال پیغمبر کے ہمعصر تہے اونکی کتاب مین ہے کہ
لایا اللہ برکت اور پاکیزگی مکہ کے پہاڑ و نپر اور بہر گئی زمین تقدیس اور
تحمید احمدؐ سے اور اوسی کتاب مین ہے کہ نورانی ہوگیا آسمان روشنی محمدؐ
سے اور بہر گئی زمین اوسکی تعریف سے اور **صحیفۂ اشعیا** مین ہے

کہ میرا پیارا بندہ کہ مین اوس سے خوش ہون ڈالتا ہون اوسمین روح اپنی بھیجتا ہون اوسپر وحی اپنی دونگا اوسکو وہ دونگا جو کسیکو نہین دیا وہ احمدؐ ہے وہ میرا نور ہے اوسکے تابع ہونگے جن وانسان انتہیٰ۔ زبور مین چند مقام پر آپ کے اوصاف جمیلہ مذکور ہین کہ کسی نبی پر سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منطبق نہین ہوسکتے۔ انجیل مین ہی کہ خدا تمکو فارقلیط دیگا وہ روح صادق ہے وہ تمکو سب چیزین سکھلا دیگا اب واقع ہونے سے پہلے تمکو خبر دیتا ہون تاکہ تم اسوقت یقین کرو وہ تمکو تمام سچے حکم بتلا دیگا اور اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا بلکہ جو خدا سے سنیگا وہ کہے گا اور آیندہ کی تمکو خبر دیگا یہہ مختصر خلاصہ ہے یوحنا کی انجیل کی عبارت کا۔ اسکے سوا اور بہت سی روایتین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ آپکا تذکرہ قدیم الایام سے اہل کتاب مین جاری تھا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ سلف مین تُبّع نام ایک شخص تھا مدینہ والون نے اوسکے بیٹے کو مار ڈالا تھا وہ اس قصد سے آیا کہ مدینہ کو اوجاڑ دے اوسوقت یہود کے جو بڑے بڑے علما تھے وہ مجتمع ہوکر اوسکے پاس گئے اور اوسے کہا کہ ہرگز ایسا نہ کیجیو اس لئے کہ یہہ شہر نبی آخر الزمان کا مقام ہجرت ہے اور اپنی کتابون سے آپکی بشارتین اوسکو سُنائین وہ بہت مشتاق ہوا اور غائبانہ آپ پر ایمان لایا اور ایک خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام مبارک سے لکھا اور اوسمین اپنے ایمان کی شہادت تحریر کی اور شموئیل یہودی کو جو یہود کے علما مین سب سے بڑا عالم تھا دیا اور وصیت کی کہ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو یہہ میرا خط اور میرا اسلام حضرت کو پہونچانا اور اگر تمہارے زمانہ مین آپ کا ظہور نہو تو

اپنی اولاد کو وصیت کرجانا کہ یہہ خط اور میر اسلام جو حضرت کا زمانہ پائے
وہ پہونچا دے چنانچہ شامول یعنے شموئیل کی اولاد مین اوس نامہ مبارک
اور سلام حضور کی وصیت پشت در پشت ہوتی چلی آئی آخر کو اکیسوین پشت
مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ پیدا ہوے اور وہ خط
حضور پر نور کے سامنے پیش کیا اور ایمان لاے اور اجل صحابہ مین شمار
کئے گئے محمدؐ ابن اسحاق نے کتاب المغازی مین لکھا ہے کہ اوسوقت
چار سو علمائے توریت عہد باندھکر مدینہ مین ٹھہرے کہ نبی آخرالزمان کی
صحبت کے شرف سے مشرف ہون اور اس تبعؔ نے ہر ایک کے واسطے
ایک ایک گھر بنادیا اور مال کثیر اونکو عنایت کیا اور جبیر ابن مطعم
روایت کرتے ہین کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کا مکہ معظمہ مین شہرہ ہوا مین ملک شام کو گیا ہوا تھا جب بصرے مین پہونچا
تو وہان لوگون نے مجھہ سے پوچھا کہ تو حرم سے آتا ہے مینے کہا ہان تو وہ
بولے کہ تو پہچانتا ہے صورت اوس شخص کی جو مکہ مین دعوی نبوت کر رہا ہی
مینے کہا کہ ہان وہ میرا ہاتھہ پکڑکر کلیسا مین لے گئے اور بہت تصویرین
دکھائین مینے کہا اونکی تصویر انمین نہین ہے پھر وہ لوگ مجھکو ایک بڑے
کلیسا مین لے گئے اور بہت سی تصویرین دکھائین مینے آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شبیہ مبارک پہچانی اور حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ کی بہی تصویر دیکھی کہ وہ آنحضرت کا زانوے مبارک
پکڑے ہوے ہین اون لوگون نے مجسے پوچھا کہ تم نے اونکی تصویر پہچانی
مینے کہا ہان پہچان لی مگر اونکو نہ بتایا تا کہ اونکی معلومیت کا امتحان
ہوجاے تو وہ لوگ خود بیان کرنے لگے کہ وہ تصویر یہہ ہے مین سنے

اون لوگون سے کہاکہ ہان یہی ہے پہر اون لوگون نے پوچہاکہ یہہ دوسرا
شخص کون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زانوے
مبارک پکڑے ہوئے ہے مینے کہاکہ یہہ آپ کے مصاحب ہین اور سب سے
پہلے آپ کی نبوت کی تصدیق آپ ہی نے کی ہے **الغرض** ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو خواجہ عبدالمطلب
نے ساتوین دن آپکا عقیقہ کیا اور نام نامی آپکا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم رکہا لوگون نے دریافت کیا کہ تم نے اس فرزند کا نام اپنے
آبا واجداد کی وضع پر کیون نہین رکہا محمدؐ نام کیون رکہا خواجہ عبدالمطلب
نے جواب دیا۔ اَرَدْتُ اَنْ یُّحْمَدَ ہُ اللّٰہُ فِی السَّمَاۗءِ وَیُحْمَدَہُ النَّاسُ
فِی الْاَرْضِ ترجمہ یعنے مینے اس فرزند کا نام محمدؐ اسلئے رکہا ہے تاکہ
تعریف کرے اسکی اللہ تعالے آسمان مین اور آدمی تعریف کرین اسکی
زمین مین انتہی چنانچہ یہہ مراد عبدالمطلب کی اللہ تعالے نے پوری کی
یعنی خاص اللہ تعالی نے کتب مقدسہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی تعریف فرمائی اور انبیاء علیہم السّلام نے اپنی امتون کو
آپکی توصیف سنائی پس چرچا ہوگیا آپکی خوبیونکا زمین وآسمان مین۔ اور
تمام ملائکہ اور جن وانسان مین۔ **حاکم** نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت کی ہو کہ شہر مکہ مین ایک یہودی تاجر تہا اوسنے
قریش سے کہا رات کو ایک لڑکا تم مین پیدا ہوا ہے قریش نے کہا
ہمکو خبر نہین وہ بولا بے شبہ ہوا ہے اور اوسکے شانون کے بیچ مین
بال مجتمع ہین جسطرح گہوڑے کی رگین چنانچہ قریش نے اسکی جستجو کی اور
پتا لگا تو وہ اوس یہودی کو لیکر حضرت بی بی آمنہ خاتون کے دروازے پر

لیکر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دکھلایا تو وہ علامت
پائی گئی۔ یہودی بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو بے اختیار چلایا
کہ واللہ نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہوئی۔ اور عبدالرحمن بن عوف اپنی والدہ
سماۃ شفا سے روایت کرتے ہین کہ جس رات آمنہ کو دردزہ ہوا ہے
تو آمنہ کی قابلہ مین تہی جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لبطن مادر سے
میرے ہاتہو نپر آئے ہین تو مینے سُنا کہ کوئی کہتا ہے یرحمک ربک اور شرق
سے غرب تک ایسی روشنی ہوگئی کہ مین نے بعضے قلعے روم کے اپنی
آنکھون سے دیکھے۔ اور آمنہ فرماتی ہین کہ جب میرے درد شروع ہوا
تو مینے ایک آواز سنی کہ جس سے ڈر گئی پہر مینے دیکہا کہ ایک پیالہ سفید شربت
سے بھرا رکھا ہوا ہے مین اوسے دودہ سمجھی چونکہ مین بہت پیاسی تہی اوکو
پی لیا میرے دل کو اطمینان ہوا۔ اور محدثین اور اہل تاریخ کی تحقیق یہہ ہے
کہ جس شب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے ہین تو آمنہ خاتون
تنہا تہین اسی سبب سے ترسان اور ہراسان ہوئین کہ غیب سے ملائکہ
نے نزول کیا تو دل مبارک آپکا مطمئن ہوا۔ اس روایت مین اور اُس
روایت مین جسمین حاضر رہنا فاطمہ ثقفیہ اور مادر عبدالرحمن ثابت ہے
تعارض واقع ہے اور وہ تعارض یون رفع ہوتا ہے کہ جب دردزہ ہوا
تو آمنہ تنہا تہین اور وہ اول شب تہی اور آپ کی ولادت باسعادت
صبح صادق مین واقع ہوئی اوسوقت یہہ سب خبر پاکر آگئی ہونگی۔ اور حضرت
آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوے اوسی وقت سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمانکی جانب
اوٹھائی ایسا قیاس ہوتا ہے کہ حضور پرنور نے پیدا ہوتے ہی اقرار

پرورد گار تعالیٰ شانہ کی الوہیت کا اور اوسکی توحید کا فرمایا۔ آمنہ خاتون
فرماتی ہین کہ اسکے بعد ایک ابر سفید آیا اور اوسنے حضرت کو چھپا لیا اور
میرے کانون مین آواز آئی کہ آپ کو مشرق و مغرب مین پھرالاؤ تاکہ سب
مخلوق آپکی برکت سے فیضیاب ہون اور ہدایت سے کامیاب ہون۔
اور آپ کو حضرت ابو البشر آدم علیہ السّلام کا خلق اور حضرت
شیث علیہ السّلام کی معرفت اور حضرت نوح علیہ السّلام کی شجاعت
اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی خُلّت اور حضرت اسمعیل علیہ السّلام کی
زبان اور حضرت اسحٰق علیہ السّلام کی رضا اور حضرت صالح علیہ السّلام
کی فصاحت اور حضرت لوط علیہ السّلام کی حکمت اور حضرت یعقوب
علیہ السّلام کا بشریٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی شدت اور حضرت
ایوب علیہ السّلام کا صبر اور حضرت یونس علیہ السّلام کی طاعت اور
حضرت یوشع علیہ السّلام کا جہاد اور حضرت داؤد علیہ السّلام کی آواز
اور حب حضرت دانیال علیہ السّلام کا اور وقار حضرت الیاس علیہ السّلام کا
اور عصمت حضرت یحییٰ علیہ السّلام کی اور زہد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا
عطا ہوا۔ اور آپ دریاے اخلاق انبیا علیہم السّلام مین غوطہ
دئے گئے۔ حضرت بی بی آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ مینے یہہ آواز سُنی کہ
آپ کو انبیاء علیہم السّلام کے دریاے اخلاق مین غوطہ دو چنانچہ آپ
اوس دریا مین غوطہ دئے گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ صاحبہ
فرماتی ہین کہ جب مین یہہ آواز سن چکی تو وہ ابر کھل گیا اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک سبز پارچہ مین لپٹے ہوے پائے گئے
اور اوس حریر سبز سے پانی کی بوندین ٹپک رہی تھین اور کوئی کہنے والا

کہہ رہا تھا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاکم ہوے تمام دنیا پر
اور آپ کا روے مبارک ماہ شب چہار دہم کیطرح روشن تھا اور آپ کے
جسم مبارک سے خوشبو مشک اذفر کی آتی تھی اور تین شخص نظر آئے ایک کے
ہاتھہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے ہاتھہ مین طشت زمرد اور تیسرے
کے ہاتھہ مین حریر سفید۔ ایک نے انگشتری نکالی اور سات مرتبہ دہوکر
بین الکتفین مہر کردی اور ایک ساعت اپنی گود مین رکھکر میری گود مین دیدیا
اور خواجہ عبد المطلب سے منقول ہے کہ حضرت کی ولادت کی رات کو
مین خانہ کعبہ کی مجاورت مین تھا جب نصف شب گذری تو مینے دیکھا کہ
کعبہ مقام ابراہیم پر جھکا اور سجدہ کیا اور در و دیوار سے یہہ آواز آتی تھی۔
اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمدؐ ن المصطفی الآن قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام
وارجاس المشرکین۔ یعنی اللہ بزرگ ہے جو پروردگار محمدؐ مصطفی کا ہی
اب اوسنے مجھے بتون کی نجاست اور مشرکونکی خباثت سے پاک کردیا۔
اور غیب سے آواز آئی کہ کعبہ مقبول ہی اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کا مسکن قرار دیا گیا اور خواجہ عبد المطلب کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھونسی
دیکھا کہ جو بت خانہ کعبہ مین گرداگرد رکھے ہوے تھے پارہ پارہ ہوگئے اور
ہُبُل جو سب بتون مین بڑا تھا مُنہ کے بھل گر پڑا اور غیب سے آواز آئی کہ
محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطن مبارک آمنہ سے پیدا ہوے
اور سحاب رحمت آیا عبد المطلب یہہ احوال مشاہدہ کرکے حضرت بی بی
آمنہ خاتون کیطرف متوجہ ہوے تو تمام گہر کو انوار سے منور پایا عبد المطلب
نے بی بی آمنہ خاتونکی طرف دیکھا تو نور تابانِ مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم پیشانیِ حضرت بی بی آمنہ خاتون پر نظر نہ آیا خواجہ عبد المطلب نے

بی بی آمنہ خاتون سے پوچھا کہ تیری پیشانی کا نور کیا ہوا فرمایا کہ مین نے
وضع حمل کیا خواجہ نے فرمایا کہ جلد مجھے اوس بچہ کو دکہا حضرت بی بی آمنہ خاتون
نے فرمایا کہ آپ اوسکو ابہی نہین دیکہہ سکتے آپ نے پوچھا کہ کیون نہین
دیکہہ سکتا حضرت بی بی آمنہ خاتون نے فرمایا کہ جسوقت یہہ بچا پیدا ہوا ہی
تو ایک بڑا طویل القامت اور نورانی شخص آیا اور کہا کہ تین دن تک اس
بچہ کو کسی کو نہ دکہانا خواجہ نے اس امر مین مبالغہ کیا حضرت بی بی آمنہ خاتون
نے فرمایا کہ جاؤ اوس گہر مین ہین آپ جو اوس گہر کیطرف چلے تو ایک مرد
باشان و شوکت جسکی صورت سے نہایت ہیبت ظاہر ہوتی تہی سامنے آیا
اور خواجہ کو روکدیا اور کہا کہ اے عبد المطلب جب تک فرشتگانِ آسمان
اس فرزند ارجمند کی زیارت سے فراغت حاصل نہ کرلین گے کسی بشر کو
اجازت زیارت نہوگی خواجہ اس بات کو سُنکر فورًا واپس ہوے محمد
بن اسحٰق رحمت اللہ علیہ نے لکہا ہے کہ ان دنون خواجہ عبد اللہ یعنے
آپ کے والد بزرگوار کی وفات ہوچکی تہی موضع ابواءمین۔
مولٰنا اصیل الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ بعد معاملہ
نکاح و زفاف آمنہ خاتون خواجہ عبد المطلب نے اپنے فرزند عبد اللہ کو
تجارت کا مال لیکر ملک شام کیطرف روانہ کیا تہا جب خواجہ عبد اللہ نے
وہان سے معاودت کی تو مدینہ منورہ مین بیمار ہوکر قبیلہ بنی نجار مین
ٹہر گئے جب قافلہ دو چار روز کے بعد مکہ معظمہ کو روانہ ہوا تو اکو وا مین
پہونچکر خواجہ عبد اللہ نے وفات پائی اور اوسوقت عمر آپ کی پچیس۲۵ برس
یا بائیس۲۲ برس کی تہی اور دار النابغہ۔ یا دار النابلہ مین
مدفون ہوے یہہ روایت دوسرے طرق سے اوپر بہی تحریر ہوچکی ہے

صاحب مدارج النبوت تحریر فرماتے کہ عبداللہ اور آمنہ سی سواے حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور کوئی اولاد نہین ہوئی۔
محمدؐ بن اسحٰق کے نزدیک خواجہ عبداللہ کے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شکم مادر مین تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ گود مین تھے سات مہینے کے یا اٹھائیس ۲۸ مہینے کے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ آپ دو مہینے کے تھے اور یہہ قول اقوال صحیحہ سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جب وفات پائی تو فرشتون نے افسوس سے کہا کہ اے معبود بحق تیرا پیغمبر محمدؐ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یتیم ہو گیا ارشاد ہوا کہ مین اوسکا حافظ و ناصر اور کفیل ہون اور تم اوسپر صلوٰۃ و سلام بھیجا کرو اور دعا کیا کرو بالجملہ جب عبدالمطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا تو بہت خوش ہوے اور بیت اللہ مین لیگئے اور پناہ خدا مین سونپ دیا اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑے ہو کر خدا کا شکر ادا کیا بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بحفاظت تمام خاتون کے پاس لاے اور محافظت کے واسطے نہایت تاکید کر دی اور کہا کہ ای آمنہ آگاہ ہو کہ میرے اس فرزند سعادت مند کی شان بہت بلند ہوگی اور اوسکو مرتبہ ارفع عنایت ہوگا۔ الصلوٰۃ السّلام علیک یارسول اللہ۔ الصلوٰۃ السلام علیک یاحبیبَ اللہ۔ الصلوٰۃ السّلام علیک یاسیّدَ المرسلین۔ الصلوٰۃ السلام علیک یاشفیع المذنبین۔ **فائدہ** واضح ہو کہ حضرت کا اسم شریف محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اشہرِ اسمارِ مبارک سے ہے اور یہ لفظ مبارک اسم مفعول کا صیغہ ہے باب تفعیل ہے اور تکریر اور تکثیر اسکا خاصہ ہے محمدؐ کے معنی خاصہ باب تفعیل کے قاعدہ کے موافق ستودہ بکرر و بسیار ہے ولنعم ماقیل ؎

مقام تو محمود و نامت محمدؐ		بدینسان مقامی و نامی کہ دارد

مطالع المسرات مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے خلقت خلق سے پہلے
حضرت کا اسم مبارک محمدؐ رکہا تہا یہی وجہ تہی کہ خواجہ عبد المطلب کی زبان پر
منجانب اللہ یہ نام گرامی ترین اسما جاری ہوا بعض قریش نے خواجہ عبد المطلب سے
پوچہا کہ تمہارے آبا و اجداد مین سے یہ نام کسیکا نہ تہا تمنے اس فرزند ارجمند کا
یہ نام کیون رکہا خواجہ نے جواب دیا کہ مینے یہ نام اسلیئے رکہا ہے کہ ہر شخص اس
فرزند ارجمند کو اس نام سے پکارے اور خدا ے تعالیٰ اسکو ایسا ہی کردے
کذا فی مزرع الحسنات اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ حضرت آمنہ خاتون نے
خواب مین دیکہا کہ کوئی کہتا ہے اَنْتِ حَامِلَةٌ بِسَیِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِذَا
وَضَعْتِ فَسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا یعنے اے آمنہ تیرے شکم مین اس امت کا سردار ہے
پس جب یہ پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ رکہنا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک
مین چار مقام پر اسی مبارک نام سے یاد فرمایا ہے۔ اول مقام وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوْلٌ۔ دوم مقام مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ تیسرا مقام وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
چوتہا مقام مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اور ذکر شریف حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کتب سابقہ اور السنہ انبیاے گذشتہ مین باسم محمدؐ و احمدؐ
بیشتر تہا اور ان دونون اسماے گرامی کو اللہ تعالیٰ شانہ نے ایسا پوشیدہ رکہا تہا
کہ کوئی شخص قبل حضرت کے اس نام سے موسوم نہین ہوا لیکن احمدؐ پس بالاتفاق
کوئی اس نام کا مسمیٰ نہین ہوا اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بہی ویسا ہی ہے مگر جب
زمان ظہور ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم قریب تر ہو نچا اور علماے تورات و انجیل اور کاہنان قریش نے

اس بشارت کو اطلاع دی کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نام کا ایک
فرزند قریش مین پیدا ہونے والا ہے تو بعض نے اپنے لڑکون کا نام محمدؐ رکہا اس
اُمید سے کہ شاید اس نام کی برکت اس مولود مین اثر کرے اور یہی فرزند نبی اخر الزمان ہو
لیکن عجائب حکمت آلہیہ سے یہ بات ہوئی کہ جتنے نام اس تمنا مین رکہے گئے اُنمین
سے کسی نے بہی دعوی نبوت نہ کیا کہ باعث التباس واشتباہ ہوتا حافظ
ابن حجر اور سخاوی نے پندرہ آدمیون کے نام گنوائے ہین جنکا نام محمد رکہا گیا
وھو ھذا - محمدؐ[1] ابن عدی ابن ربیعہ تمیمی سعدی - محمدؐ[2] ابن احیحہ اولیسی بصیغہ
تصغیر دو ہرزہ حاے مہملہ - محمدؐ[3] ابن اُسامہ - محمدؐ[4] ابن البراء بکری - محمدؐ[5] ابن حارث
محمدؐ[6] ابن حرمان یعمری - محمدؐ[7] ابن حرمان جنفی - محمدؐ[8] ابن خزاعی سلمی - محمدؐ[9] ابن خولی
ہمدانی - محمدؐ[10] ابن سفیان - محمدؐ[11] ابن یحمد ازدی - محمدؐ[12] ابن یزید - محمدؐ[13] ابن الاسدی
محمدؐ[14] ابن الفقیمی - اور قاضی عیاض نے محمدؐ[15] ابن مسلمہ انصاری کو بہی انہین مین شمار
کیا ہے اور غرایب قدرت سے یہ ہے کہ یہ نام پاک یعنی احمدؐ و محمدؐ بعض اوراق
وشمار پر بخط قدرت لوگون نے لکہا ہوا دیکہا ہے کہ اون کا ذکر قاضی عیاض نے
شفا مین اور قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کیا ہے جنکو شوق ہو وہ ان کتابون کو
ملاحظہ کرین - اور عبد اللہ نوزری کہتے ہین کہ غرۂ رجب سنہ ۸۷۴ھ مین ایک بچہ بکری کا
پیدا ہوا تو اوسکی پیشانی پر محمدؐ رسول اللہ بخط قلم قدرت لکہا ہوا تہا مینے اوسکو
اپنی آنکہون سے دیکہا اور صاحب فتح المتعال فرماتے ہین کہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین فقیر
نے بلدۂ فارس مین ایک پتہر ایک عورت کے پاس دیکہا اوسکی ایک جانب
قلم قدرت سے سیاہ حرفون مین لا الہ الا اللہ لکہا تہا اور دوسرے پہلو مین
محمدؐ رسول اللہ تحریر تہا مینے اوس عورت سے وہ متبرک پتہر لینا چاہا اور اوس
پتہر کے دو وزن برابر سونا اوس عورت کو دیا تہا مگر وہ رضامند نہوئی -

حدیث شریف مین ہے کہ اللہ تعالی شانہ اوس شخص کو دوزخ مین نہ ڈالیگا
جسکا نام احمدؐ یا محمدؐ ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے گھر مین تین نام ہون محمدؐ۔ احمدؐ۔ عبداللہ۔
تنگی یعنی افلاس نہ آئیگا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بیٹے کا نام
میری محبت کے واسطے میرے نام پر رکھے قیامت کے دن وہ اپنے بیٹے کیساتھہ
بہشت مین داخل ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مومن
اپنے بیٹے کا نام محمدؐ رکھے اور جب اوسکو بلاوے اور کہے اے محمدؐ تو تمام حاملان
عرش اوسکے جواب مین کہین لبیک یا ولی اللہ۔ پھر کہین کہ خوشخبری ہو تجھہ کو یا
ولی اللہ ہماری عبادت اور طاعت مین تو شامل ہے اور ہماری عبادت کے
اجر کی برابر اللہ تعالے شانہ تجھکو اجر عنایت فرمائیگا کذا فی الرکن الثانی من المعارج
النبوت ملا عباد حاشیۂ صدرا مین تحریر کرتے ہین کہ نام مبارک
رسول الثقلین کا بضم میم بولنا چاہیئے یعنی محمدؐ اور حضور کے سوا دوسرے کا نام
بفتح میم اعنی مَحمّد لینا چاہیئے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہمتو یہہ سمجھتے ہین کہ یہہ قاعدہ
اہل ادب نے ایجاد کیا ہے اور بہت درست ہے نبی اور امت کے نام کیواسطے
مابہ الامتیاز کوئی حرکت ہونی چاہیئے۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ

بیان رضاعت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عالم بطون سے عالم ظہور مین

تشریف لائے تو اول سات دن حضرت بی بی آمنہ خاتون نے اپنے فرزند کو دودہ
پلایا پہر ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودہ پلایا یہہ وہی لونڈی ہے جسنے آپ کی
ولادت کی خوشخبری ابولہب کو دی تہی اور اس خوشخبری کے صلہ مین ابولہب نے
اوسے آزاد کر دیا تہا اور یہہ کہدیا تہا کہ تو جاکر دودہ پلا تو اوسنے حضرت کو دودہ پلایا
اور حمزہ ابن المطلب اور ابوسلمہ عبداللہ ابن عبدالاسد مخزومی اور عبداللہ جحش
اسدی نے بہی اوسی کا دودہ پیا۔ اوسوقت ثویبہ کا جو لڑکا تہا اوسکا نام مسروح تہا
اگرچہ ثویبہ کے اسلام مین اختلاف ہے لیکن حضور پر نور اوسکا احترام کرتے تہے
اور مدینہ منورہ سے حضور پر نور اکثر انکے واسطے تحفہ و تحائف بہیجا کرتے تہے
ثویبہ نے سنہ ہجری مین خیبر کے واقعہ کے بعد وفات پائی کیا عجب ہے
انکی مغفرت ہوئی ہو۔

فقیر محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے

کہ جب مین ثویبہ کی مغفرت کے لفظ پر پہنچا ہون تو خودبخود میری آنکھین بند ہوگئین
اور دیر تک یہہ حالت رہی جب مجہے افاقہ ہوا تو یہہ بات میرے دل مین
آئی کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا دسترخوان حضور کے انگشتان
مبارک کے مس کرنے کے سبب سے آگ مین نجلا تو جس بی بی کا دودہ
حضور پر نور کے جسم اطہر کا جزو ہوا ہے وہ کیونکر اللہ تعالی شانہ کی بخشش کی
سزاوار نہوئی ہونگی۔ یہی خیال میرا حضور پر نور کے والدین کی طرف ہے
موتی جس صدف مین ہوتا ہے اوسکی آبداری کو دیکہئے حضور کی ذات پاک تو
وہ گوہر باآب و تاب تہی جسنے تمام دنیا کو روشن کر دیا کیا حیرت کی بات ہے کہ
ذات مبارک باعث آفرینش عالم ہوا اوسی دُرِ دریائے نبوت کے ماں باپ
نجات کے محتاج ہون ہذا العجب ہذا العجب جو لوگ حضرت رسول صلعم

کے والدین کی نسبت معذب ہونیکا گمان رکھتے ہین اونکے پاس اسکے ثبوت کا
کیا سرمایہ ہے کیا ان دونون حضرات نے ہمارے حضور پر نور کی نبوت کا زمانہ
پایا تھا اور حضرت کی نبوت سے انکار کیا تھا والد ماجد نے تو اوسوقت انتقال
فرمایا کہ آپ بطن مادر مشفقہ مین تھے اور مادر مہربان نے اوس زمانہ مین رحلت
فرمائی کہ حضور پر نور چھہ برس اور بروایتے سات برس کے تھے اور یہ زمانہ نبوت
سے خالی سمجھا جاتا ہے پھر کس دلیل سے یہ حضرات معذب سمجھے جاتے ہین
باوجودیکہ **ابوطالبؑ** نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا
زمانہ پایا بھی اور حضور پر نور نے اونکو نبوت کی تلقین بھی کی لیکن اونھون نے
اقرار نبوت نہ کیا اور موت اونکی کفر پر واقع ہوئی مگر صاحب قرۃ العیون نے لکھا ہے
کہ دنیا مین تین ۳ آدمیون کی موت کفر پر ہوئی ہے مگر قیامت کے دن وہ مسلمان اٹھائے جاینگے
نوشیروان انصاف کے سبب سے حاتم سخاوت کے سبب سے ابوطالبؑ خدمت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سبب سے **الغرض** حضرت عباس
ابن عبدالمطلب فرماتے ہین کہ مین نے اپنے بھائی ابولہب کو خواب مین دیکھا کہ
وہ بہت بُری حالت مین ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے
اوس نے کہا کہ بس یہی حالت ہے جو تم دیکھ رہے ہو مگر شب دوشنبہ کو عذاب
مین تخفیف ہوتی ہے سوائے اس روز کے ہمیشہ اسی حالت مین مبتلا رہتا ہون
حضرت عباس ابن عبدالمطلب کہتے ہین کہ مینے اس تخفیف کا سبب پوچھا تو
جواب دیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوئے اور ثویبہ نے
مجھے اونکی ولادت کی خوشخبری پہونچائی تو مینے اوسکو اوس مژدہ کے انعام مین
آزاد کیا اور وہ رات دوشنبہ کی تھی یہ سبب ہے کہ شب دوشنبہ کو میرے
عذاب مین تخفیف ہوتی ہے

نماند لعصیان کسے در گرد		که دارد چنین سید پیش رو	

کتاب صحیح بخاری شریف مین بھی اسکا ذکر آگیا ہے جو حضرات کہ حضور پر نور کی ولادت کی شب میلاد شریف کی مجلسین کرتے ہین وہ ضرور عند اللہ ماجور ہین اور مسلمان بھائی ضرور ان مجالس کا اہتمام کیا کرین مگر میری عرض یہ ہے کہ میلاد خوان اسکا بہت زیادہ خیال رکہین کہ وہ پاک ذکر غیر مستند روایات سے پاک ہو سچی سچی روایتین اور صحیح صحیح حدیثین بیان کی جائین کہ موجب زیادتی ثواب کا ہو ثویبہ کے بعد حضور پر نور کی پرورش حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب کے دودہ سے ہوئی اور مفصل روایتین اسکی یون ہین جنکو طبرانی - اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ محدثین نے حلیمہ سعدیہ سے روایت کی ہے کہ حلیمہ فرماتی ہین کہ جب مین قبیلہ بنی سعد ابن بکر کی عورتون کے ساتھ جو شیر خوار بچون کی تلاش مین نکلین تہین مکے مین آئی اوس سال بڑا قحط پڑا تھا اور میرے پاس ایک مادہ خر تہی جو لاغری سے چل نہ سکتی - اور ایک اونٹنی تہی جو ایک قطرہ بھی دودہ نہ دیتی تہی اور میرا لڑکا اور خاوند میرے ساتھ تھے اور عسرت یعنی تنگدستی کی تکلیف سے نہ رات کو نیند آتی تہی نہ دن کو چین پڑتا تھا فاقون کے سبب سے نہایت ضعف لاحق ہوگیا تھا جب قوم کی عورتین مکے مین پہونچین تو سب نے اچہے اچہے امرا کے لڑکے دودہ پلانے کے لئے لے لئے صرف حضور پر نور کو یتیم ہونے کے سبب سے کسی نے نہ لیا مینے اپنے شوہر سے مشورہ کیا کہ مجھے مکہ سے خالی جاتے ہوی بہت شرم آتی ہے خیر جو کچھہ ہو اسی یتیم بچے کو لے لون چنانچہ اس مشورہ کے بعد حلیمہ سعدیہ بی بی آمنہ خاتون کے پاس گئین وہ فرماتی ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ ایک سفید کپڑے مین لپٹے ہوئے سوتے ہین اور تنفس جاری ہے

یعنی آہستہ آہستہ سانس لینے کی آواز آرہی ہے اور یہہ عادت محمود ہی اور
جو بعض نے خراٹا لینے کی روایت کی ہے وہ صحیح نہین ہے بلکہ یہہ ثابت
ہے کہ حضور کبھی خراٹا نہ لیتے تھے۔ خراٹا ایک ناپسند آواز ہے اور اللہ تعالی شانہ
نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تمام ناپسندیدہ باتون سے پاک
اور منزہ رکھا تہا یہہ تقریر حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
قدس سرہٗ کی ہے بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ بدن مبارک سے مشک کی
خوشبو آرہی ہے اور سارا مکان معطر ہے میرا دل آپکی صورت پر فریفتہ ہوگیا مین
آہستہ آہستہ آپ کے قریب گئی اور سینہ مبارک پر مین نے اپنا ہاتہہ رکھا آپنی
آنکھین کہولدین اور مجھے دیکھکر تبسم فرمایا مینے بہت پیار سے حضور کی دونون
آنکھین چومین اور گود مین لیکر پستان راست دہن مبارک مین دی حضرت نے
دودہ پیا پھر مینے پستان چپ دینے کا ارادہ کیا مگر آپ نے منہ اوس طرف سے
پھیر لیا اور تا زمان رضاعت کبھی پستان چپ سے دودہ نہین پیا۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ حق تعالی شانہ نے ابتدای حال سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر عدالت اور انصاف کا وصف کہولدیا
تہا آپ نے دودہ پینے مین بہی سررشتہ عدالت وانصاف ہاتہہ سے نہ دیا
ایک طرف سے آپ دودہ پیا کرتے اور دوسری جانب اپنے رضاعی بہائی
کے واسطے چھوڑ دیتے۔ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مین حضرت کو
گود مین لیکر اپنے فرودگاہ پر آئی اور اپنے خاوند کو دکہلایا وہ بہی آپ کو دیکھتے ہی فریفتہ
ہوگیا۔ اور میری اونٹنی جو ایک قطرہ دودہ نہ دیتی تہی اور فاقہ کشی سے لاغر ہوگئی
تہی اوسکے تہن دودہ سے بہر گئے میرے شوہر نے اونٹنی کا دودہ دوہا اور
خود پیا اور مجھکو پلایا اور اللہ تعالی شانہ نے وہ تکلیف فاقہ کشی کی مجھہ سے

دور کر دی اور رات کو نیند آئی اور آرام سے سوئی صبح کو میرے خاوند نے کہا کہ اے حلیمہ یہہ لڑکا تجھے مبارک ہو کہ اسکا تشریف لانا ہمارے لئے دفع عسرت کا سبب ہوا آخر چند روز کے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت بی بی آمنہ خاتون سے رخصت ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے آگے گود مین بٹھالیا یا تو وہ مرکب نہایت لاغر اور کم رفتار تھا یا سب مرکبون سے آگے جاتا تھا۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ چپ و راست مجھے آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ اب تو غنی ہو گئی اور جس منزل پر اوترتی تھی وہ منزل سرسبز ہو جاتی تھی حالانکہ قحط کے سبب سے صحرا مین سبزی کا نام بھی نہ تھا۔ جب اپنے گھر پہونچی تو ایک عجیب رونق اور آبادی ہو گئی اور حضور پر نور کے قدم مبارک کی برکت سے ہر چیز مین برکت پائی جاتی تھی اور بکریان بہت بہت ساد و دہ دیتین اور گانون کے لوگ اپنے اپنے چرواہون سے کہتے کہ جس چراگاہ مین حلیمہ کی بکریان چرتی ہین تم بھی اوسی چراگاہ مین اپنی بکریان چرایا کرو والغرض برکت نے حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر مین ہمیشہ کے واسطے اپنا قیام مقرر کر لیا۔ پھر جب حضرت کو طاقت گفتار پیدا ہوئی تو مین نے سنا کہ اکثر آپ کی زبان مبارک پر یہہ الفاظ جاری ہوا کرتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ اور کبھی کپڑون پر بول و غایط نہ فرماتے تھے اور بول و غائط کا ایک وقت مقرر تھا۔ اور جب طاقت رفتار ہوئی تو آپ خرامان خرامان گھر کے دروازہ پر جاتے اور وہان لڑکون کو کھیلتے ہوے دیکھتے تو ارشاد فرماتے کہ انسان لہو ولعب کے واسطے مخلوق نہین ہوا ہے وہ کام کرو جسکے واسطے تم پیدا کئے گئے ہو اور خود حضور پر نور اونکے زمرے مین شریک نہ ہوتے ؎

سالے کہ نکوست از بہارش پیدا است

حضور پر نور کا نشو۔ نما اسطرح پر تھا کہ آپ ایک مہینے مین اتنا بڑھتے جتنا اور بچے سال بھر مین

اور رونا مچلنا - روٹھنا اور لڑکونکی طرح آپکی عادت مین نتھا - اور کوئی چیز بائین ہاتھہ مین آپ نہ لیتے تھے اور جس چیز پر آپ دست مبارک رکھتے پہلے بسم اللہ فرما لیتے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مین کبھی آپ کو اپنے پاس سے جدا نکرتی تھی مگر ایکدن غافل ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی رضاعی بہن مسماۃ شیما کے ساتھہ دہوپ مین باہر چلے گئے مین آپ کو ڈہونڈتی ہوئی نکلی تو مین نے آپ کو شیما کے ساتھہ پایا مینے شیما سے خفا ہو کر کہا کہ تو ایسی گرمی اور دہوپ مین آپ کو کہان لے گئی تھی اوسنے کہا کہ انہین دہوپ سے کچھہ بھی مضرت نہوئی ایک ٹکڑا بدلی کا انکے ساتھہ ساتھہ تھا اوسکا سایہ اونپر تھا **فائدہ** قبیلہ بنی سعد ابن بکر عرب مین نہایت فصیح و بلیغ تھا اور جہان وہ لوگ رہتے تھے وہانکی آب ہوا بھی بہت اچھی تھی اس سبب سے مکہ معظمہ کے لوگ جو دولت مند تھے اپنی اولاد کو وہانکی عورات سے دودہ پلواتے اور اس خیال سے کہ بچونکی تندرستی اچھی رہے گی اونکے سپرد کر دیتے تھے لہذا وہانکی عورات سال مین دو بار یعنی فصل ربیع اور خریف مین وہان سے مکہ معظمہ آتین اور بچون کو دودہ پلانیکے لئے لیجاتین اسی تقریب سے حضور پر نور بھی اوس قبیلہ مین رونق افروز ہوے - اور جب عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تین ۳ یا چار ۴ برس کی ہوئی تو واقعہ شق صدر پیش آیا **واقعہ شق صدر** واقعہ شق صدر ایک ایسا واقعہ ہے کہ اصحاب عقل جزئی جب یہہ واقعہ سنتے ہین تو بہت حیرت ظاہر کرتے ہین کہ جس آدمی کا دل نکال لیا جاوے تو وہ کیونکر زندہ رہ سکتا ہے اور جب ڈاکٹرونکی چیر پھاڑ کے حیرت انگیز واقعات گوش زد ہوتے ہین تو پھر نکچھہ تعجب ہے نہ حیرت آمنّا وصدقنا کہنے کو موجود ہین - جی ہان ڈاکٹر صاحب ایسے ہین اور ڈاکٹر صاحب ویسے ہین - خیر جو کچھہ ہو ہمین اونکی زرق زرق وبق لبق سے کچھہ غرض نہین ہمتو اپنے مذہب کے اصول سے

اس روایت پر پورا اعتبار کرتے ہین ہمارے علماے کرام اس روایت مین کچہہ شک و شبہہ ظاہر نہین کرتے اور ہمکو اون سے ہی غرض ہے ۱۲

تو و طوبیٰ و ما و قامتِ یار		فکر ہر کس بقدر ہمت اوست	

روایت ایک دن حضور پر نور نے حضرت حلیمہ سعدیہ سے استفسار فرمایا کہ میرے بہائی دن کو کہان رہتے ہین حلیمہ سعدیہ نے کہا کہ اے جان مادر تیرے بہائی دن کو بکریان چرانے جایا کرتے ہین اور رات کو گہر آجاتے ہین چونکہ یہہ فعل انبیا علیہم السّلام کی سنّت مین سے تہا حضور نے بہی اسکی خواہش فرمائی اور مادر مشفقہ سے اصرار کیا کہ ہم بہی اپنے بہائیونکے ساتہہ بکریان چرانے جائینگے ناگزیر حضرت حلیمہ سعدیہ نے صبح کیوقت آپکا روے مبارک دہویا دست و پاکی شست و شو فرمائی موئے مبارک مین شانہ کیا چشمان نرگسین مین سرمہ لگایا اور برادران رضاعی کے ہمراہ کر دیا اور ایک ہار مہرہ ہاے سلیمانی کا حضور کے گلوئے مبارک مین دفع نظر بد کے لئے ڈالدیا حضور نے اوس ہار کو فی الفور گردن سے اوتار کر مادر مہربان کو واپس کیا اور فرمایا کہ میرا پروردگار میری حفاظت فرمائیگا۔ اور عصا دست مبارک مین لیکر برادران رضاعی کے ہمراہ چراگاہ کو روانہ ہوے اور اون بے زبانونکی نگاہبانی مین مشغول رہے ناگاہ دوپہر کے وقت ضمرہ حلیمہ سعدیہ کا فرزند افتان و خیزان روتا چلاتا اپنی مادر مشفقہ کے پاس آیا اور کہا اے مادرِ مہربان دوڑ او بہائی محمّد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر لے قریب ہے کہ تو اوسی زندہ نہ پاے اور کام تمام ہو جاے حضرت حلیمہ سعدیہ نے پوچہا کہ کیا ہوا ضمرہ نے کہا کہ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک مقام پر کہڑے تہے کہ دو آدمی آئے اور اونکو اوٹہا کر ایک طرف لے گئے پہر لٹا کر پیٹ چاک کیا اُسکے بعد کیا ہوا یہہ ہمین نہین معلوم یہہ واقعہ سنتے ہی حلیمہ پریشان ہو گئین اور اپنے شوہر کو ہمراہ لیکر

چراگاہ کیطرف دوڑین جب پہاڑ پر گئین تو دیکھا کہ حضور پرنور صحیح وسالم بیٹھے ہین اور آسمانکی طرف دیکھہ رہے ہین لیکین چہرۂ مبارک متغیر ہے حضور نے اپنی عادت کریمہ کے موافق تبسم فرمایا حضرت حلیمہ سعدیہ نے پیشانی نورانی کا بوسہ لیکر عرض کی کہ میری جان آپ پر فدا۔ کیا معاملہ گذرا حضور نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی سفید کپڑے پہنے آئے ایک کے ہاتھہ مین چاندی کی چھُری اور دوسرے کے پاس زمُرد کا طشت تھا جو برف سے بھرا تھا وہ دونون مجھے وہان سے اوٹھاکر یہان پہاڑ پر لے آئے اور ایک نے نہایت مہربانی سے لٹاکر میرا سینہ ناف تک چاک کر ڈالا مگر مجھے کچھہ درد یا الم محسوس نہوا پھر پیٹ مین ہاتھہ ڈالکر رودے نکالے اور اوسی برف کے پانی سے دہوکر پھر اونہین اپنی جگہہ پر رکھدیا دوسرے نے دل کو نکالا اور چاک کیا اور نقطۂ سیاہ خون آلود نکالکر پھینکدیا اور کہا ھٰذا حظ الشیطان منك یا حبیب اللہ اور ایمان واثق و عرفان حق و ایقان صادق میرے دل مین بھرے پھر دل کو اوسی مقام پر رکھدیا اور ایک انگشتری نورانی نکالکر دل پر مُہر کردی بس میرا دل حکمت و نبوت کے انوار سے بھر گیا اور ایسی خنکی اور تازگی دل مین سماگئی کہ اوسکا اثر ہنوز جوڑ اور بند مین باقی ہی ؏

دلم خزانہ اسرار بود دست قضا	درش ببست و کلیدش بہ دلستانی داد

پھر اوسی شخص نے میرا سینہ برابر کردیا۔ اور اوسکا نشان باقی رہگیا حضور پُرنور فرماتے ہین کہ پھر وہ مجھے چھوڑکر پرواز کر گئے اوس خط مبارک کی صفت سراپائے رسول اکرم مین مولوی محسن صاحب کاکوروی یون فرماتے ہین ؏

خط مو سینہ سے تاناف جو ہی مشک سیاہ	رشتۂ جان سے شیرازۂ مکتوب الٰہ
یا رُخ حور پہ ہے گیسوی مشکین سیاہ	یا مصلے پہ رکھا سُبحہ ہے سبحان اللہ
جسکے ہر دانہ سے دانائی جہان ہی آگاہ	یا شب تار مین ہی وادیٔ ایمن کی راہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اوس زخم کا نشان
شکم مبارک پر دیکھا تو ایک نشان لنبا باریک خط سا تھا۔ الغرض جب حضرت تمام
شق صدر فرما چکے تو حلیمہ سعدیہ آپ کو گود مین لیکر گھر مین آئین وہان لوگون نے
کہا کہ انکو کاہن کے پاس لیجاو حلیمہ سعدیہ آپ کو کاہن کے پاس لیگئین اور پوری
سرگذشت کہنے کا سلسلہ شروع کیا اوسنے کہا کہ تم ٹھہرو یہہ بچہ اپنا حال آپ ہی کہیگا
چنانچہ حضرت نے تمام واقعہ بتفصیل تمام ظاہر کیا کاہن نے حضرت کو گلے لگایا اور
چلایا کہ اے عرب آؤ اور اس بچہ کا کام تمام کرو یہہ وہی لڑکا ہے جو جوان ہوکر تمہارے
دین کو باطل اور علما کو جاہل کہیگا اور ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ جسکو تم نہ جانتے
ہوگے نہ پہچانتے ہوگے اور ایسے دین کیطرف دعوت کریگا جس سے تم محض ناآشنا
ہوگے حضرت حلیمہ سعدیہ نے کاہن کی یہہ باتین سنکر فوراً حضور پرنور کو اوسکی
گود سے چھین لیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہوگیا ہے اگر مجھے تیری یہہ حالت معلوم ہوتی
تو مین اپنے نور نظر کو تیرے پاس کبھی نہ لاتی یہہ بچہ تو معصوم اور بے گناہ ہے
مگر تو بے شک واجب القتل ہے جو صرف اپنے خیال باطل پر ایک نفس زکیہ
کے قتل کا فتویٰ دے رہا ہے پھر حضرت حلیمہ سعدیہ حضور پرنور کو گود مین لیکر
اپنے دولت خانہ پر تشریف لائین۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ جب یہہ
واقعہ ظاہر ہوا تو میرے شوہر نے کہا کہ اب اس بچہ کا یہان رکھنا مناسب وقت
نہین ہے فوراً عبدالمطلب کے پاس پہونچانا چاہیے ایسا نہو کہ اسکی جان کو
کوئی صدمہ پہونچے لہذا مینے اپنے نور نظر کو مکہ معظمہ پہونچا دینے کا مصمم ارادہ
کرلیا اوسی شب کو مینے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ قبیلہ **بنی سعد** سے
خیر و برکت جاتی ہے **بطحا** مکہ کے رہنے والے خوش ہون کہ اونکی زیب و زینت
کے دن آتے ہین وہ ہمیشہ حفظ و امان مین رہین گے حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ

جب مین مکہ کے قریب پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک محفوظ
مقام پر بٹھا دیا اور خود قضائے حاجت کے لئے گئی جب وہان سے فراغت ہو کر
آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہان نہ ملے ہر چند مینے ادہر اودہر حضور پرنور کی
تلاش کی مگر کچھ پتا نملا اور جس شخص سے مینے دریافت کیا اوسنے کچھ نشان نہ دیا
مین ادہر اودہر حیرانی وپریشانی کی حالت مین روتی پہرتی تہی کہ ناگاہ ایک
بوڑہا آدمی مجھے ملا اور میرا حال اوسنے پوچھا مینے بیان کیا اوس نے کہا چل مین
تجھے ایک جگہہ لیچلون وہان تیرے گم شدہ فرزند کا سراغ مل جائیگا وہ مجھے
ہبل بت کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار اوس بت کا طواف کیا اور نہایت
منت وسماجت اور الحاج وزاری سے کہا کہ محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سراغ بتا اس مبارک نام کا اوس بوڑہے آدمی کی زبانسے
نکلنا تہا کہ وہ بت اوندہے منہ زمین پر گر پڑا اور جتنی اور مورتین اوس بت کے
گردوپیش کھڑی تہین وہ بہی گر پڑین اور اون بتون سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر مرد
یہانسے دور ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام یہان نہ لے وہی ہمارا
خراب کرنے والا اور رسوا کرنے والا ہے وہ بوڑہا آدمی اس آواز کے سنتے ہی
گہبرایا ہوا باہر آیا اور لاٹھی جو اوسکے ہاتھہ مین تہی وہ چھوٹ گئی اور بے ہوش ہو کر
زمین پر گر پڑا جب اوسے ہوش آیا تو اوسنے حلیمہ سعدیہ سے کہا کہ اے حلیمہ تیرے
بیٹے کا حافظ خدا ہے ہرگز اوسکو ضائع نکریگا اگرچہ حلیمہ کو اس تقریر سے فی الجملہ
تسکین تو ہوئی لیکن یہہ سوچی کہ اس راز سربستہ کو کہولنا اور معاملۂ نہفتہ کو
ظاہر کر دینا اور خواجہ عبد المطلب کو اس سے آگاہ کرنا ضروریات سے ہے حلیمہ سعدیہ
فرماتی ہین کہ ناچار مین اس واقعہ کی خبر کرنے خواجہ عبد المطلب کے پاس گئی اور
واقعۂ گذشتہ اور معاملہ پیش آمدہ بیان کیا۔ خواجہ عبد المطلب یہہ خبر سنکر

نہایت مضطر اور پریشان ہوے اور دوڑکر کوہ صفا پر چڑہ گئے اور قریش کو آواز دی کہ اے آل غالب چلو او نکی آواز سنکر سب قوم قریش جمع ہو گرآئی - اعلاے مکہ سے تا اسفل مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سب نے تلاش کیا مگر کسی جگہ حضور کا پتہ نہ لگا - اب خواجہ عبد المطلب بہت زیادہ پریشان ہوے اور مسجد حرام مین آے اور سات بار کعبہ شریف کا طواف کیا پہر دعا مانگی ہاتف غیب نے ندا دی کہ اے عبد المطلب غم نکر **محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم** کا حافظ خدا ہے خواجہ عبد المطلب نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہان ہین ہاتف نے جواب دیا وادی تہامہ مین کیلے کے درخت کے نیچے بیٹھے ہین خواجہ عبد المطلب اودہر چلے راہ مین ورقہ ابن نوفل ملا وہ بہی خواجہ عبد المطلب کے ہمراہ ہوا یہانتک کہ اوس مقام پر جو ہاتف نے بتایا تہا پہونچے دیکہا کہ حضرت کیلے کے درخت کے نیچے جلوہ افروز ہین اور پتے چن رہے ہین خواجہ نے دوڑکر حضور کو گود مین لے لیا اور گہوڑے پر اپنے آگے بٹہا لیا بہت خوشی کے ساتہہ **مکہ معظمہ** مین داخل ہوئے خواجہ نے اونٹ نحر کئے اور سونا خیرات کیا حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مجھکو بہی خواجہ نے بہت کچہہ دیکر رخصت کیا **فایدہ** بزرگون نے بیان کیا ہے کہ معلوم نہین حضور کی گُم شدگی مین کیا حکمت اللہ تعالی شانہ کی مخفی تہی **فقیر حقیر نعلین بردار حضرت صوفیہ کرام محمد اکبر ابو العلائی دانہ پوری غفر اللہ ذنوبہ** دست بستہ عرض کرتا ہے یہہ وہ واردہ ہے جو میرے مالک میرے خالق میرے رزاق میرے ستار میرے غفار کی طرف سے میرے قلب پر وارد ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ جب کسی دوسرے مقام سے اپنے دار السلطنت مین داخل ہوتے ہین تو کیا کچہہ انتظام شہر کی آراستگی وغیرہ کا نہین ہوتا وہ اللہ کا بندہ جو خاتم المرسلین ہونے والا ہے تین چار برس بعد

اپنے وطن مین داخل ہوتا ہے اور یون داخل ہو کہ نہ کوئی پیشوائی کو آئے نہ شہر مین کسیکو خبر ہو اللہ تعالی شانہ کو یہہ بات پسند نہ آئی اس پیشوائی اور اطلاع عام کے واسطے حضرت کو ایک مقام محفوظ مین بٹہا دیا تاکہ تمام مکہ معظمہ کے اصاغر و اکابرین یہین سلام کے واسطے حاضر ہون اور حضور باشان وشوکت تمام حرم محترم مین داخل ہون اور یہہ داخلی فتح مکہ کے دنکی داخلی کی فال تہی الحمد اللہ علی احسانہ شق صدر کے ساتہہ ہی بیان شرح صدر مناسب مقام معلوم ہوتا ہے لہذا ناظرین کتاب ہذا کے انشراح طبیعت کیواسطے ہدیۃً نذر ہے وھو ھذا ؎

کتاب وصفِ ترا آب بحر کافی نیست	کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم

شرحِ صدر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہی ایک خاص فضیلت ہے شاید کوئی نبی سوائے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس فضیلت سے مشرف ہوا ہو اگرچہ بیان اوسکا نہایت طویل ہے مگر بطور اختصار نذر ناظرین ہے روایت تفسیر سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کے تحت مین مفسرین محققین رحمہم اللہ نے بہت سے نکات ولطائف بیان کئے ہین مگر پہر بہی وسعت قلب شریف کی حقیقت سمجہہ مین نہین آتی لیکن یہہ کج مج زبان متقدمین کی تصانیف سے خوشہ چینی کرتا ہے ؎

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم	ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

شرح صدر کے معنی فراخی حوصلہ کے ہین اور ہر شخص کے حوصلہ کی فراخی فطرتاً اوسکی استعداد کے موافق ہوا کرتی ہے اور ہر شخص کے حوصلہ کی فراخی کا ادراک اوسیکو ہوتا ہے جو اوسکا ہم مرتبہ ہو جیسا کہ مشہور ہے لَا یَعْرِفُ الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ پس ایک تو حضور کا حوصلہ فطرتاً فراخ تہا ہی مگر پیدائش کے بعد پہر فراخ کیا گیا اور یہہ فراخی کسی آدمی کو نہین دی گئی لہذا حضور کا ہم مرتبہ کوئی آدمی

خواہ وہ نبی ہو یا غیر نبی پیدا نہیں ہوا اسی قیاس سے یہہ بات سمجھہ لی گئی کہ ادراک شرح صدر مصطفوی غیر ممکن ہے اور یہی وجہہ ہے کہ آپ خاتم الانبیا ہین اور مرتبہ خاتمیت پر حضرت کے سوا کوئی نبی فائز نہیں ہوا اور کوئی آدمی اس قلب کا نہ پیدا ہوا ہے نہ آیندہ کو ہوگا ؎

بصورت تو نگار سے نہ آفرید خدا		ترا کشید و دست از قلم کشید خدا

چنانچہ بیان ابدالان شام مین حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔

روایت ہے کہ تین سو ابدال ہین کہ اونکے دل حضرت آدم علیہ السّلام کے مانند ہین۔ اور چالیس ابدال ہین کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا سا دل رکھتے ہین اور سات ابدال ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا سا دل دئے گئے ہین۔ اور پانچ ابدالونکا دل حضرت جبریل علیہ السّلام کے دل کی مثل ہے۔ اور تین ابدالون نے حضرت میکائیل کا دل پایا ہے۔ اور ایک ابدال حضرت اسرافیل کے دل پر مخلوق ہوا ہے۔ مگر نہین پیدا کیا گیا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل پر اسوجہہ سے کہ کائنات مین کوئی اسکی استعداد نرکھتا تھا کہ حضور پر نور کے دل پر پیدا کیا جاے پس کیونکر کوئی آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قلب شریف کی کیفیت تحریر کر سکتا ہے مگر تمثیلاً جیسے کہ اللہ تعالےٰ شانہ اپنے نور کو شمع وچراغ سے ہمارے سمجھانے کے لئے تشبیہ دیتا ہے۔ اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اسیطرح سنت اللہ کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قلب شریف کی ایک مثال عرض کرتا ہون۔

مثال۔ حضور پرنور کے قلب شریف کو فضاے بے پایان اور میدان وسیع

سمجھنا چاہیئے اور اوس مقدس میدان مین ایک عظیم الشان عمارت قائم ہے۔ اور اوس عمارت مین بارہ نشیمن ہین اونمین سے بعض تو انتظام امور دنیاوی کیساتھہ متعلق ہین اور بعض احکام دینی کے ساتھہ اور کچھہ ان دونون سے جدا۔

نشیمن اول مین ایک بادشاہ عظیم الشان سریر سلطنت پر چار بالش حکومت بچھاے اجلاس فرما رہا ہے اور بادشاہان روے زمین دست بستہ اوسکے حضور مین حاضر ہین اور آئین سیاست اور تدبیر ممالکت کے اسرار و غوامض حل کر رہے ہین چنانچہ توقیعات کسری اور تزک تیموری اور واقعات بابری اور آئین اکبری اور تزک جہانگیری اور کلمات طیبات عالمگیری اس دعوی کے شاہد ہین کہ تمام ضوابط ملکی و مالی اور قواعد فوجی کتاب مستطاب شرع محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے انتخاب کر کے ان کتابون مین درج کیے گئے ہین۔ نظم

سلیمان قدر دارا ملک لولاک	جنیبت ران نہ میدان افلاک
فراز ہفت مسند چار طاقش	حریم حضرت عزت وثاقش

نشیمن دوم مین ایک حکیم ہمہ دان بیٹھا ہوا سیاست منزلی اور تہذیب اخلاق و آراستگی آداب بیان کر رہا ہے اور حکماے جہان و فیلسوفان زمان اوس سے مسائل حکمی استفادہ کر رہے ہین اور جو قواعد وہ ارشاد کرتا ہے ابن سینا و ابن مسکویہ و نصیر طوسی و فخر رازی وغیرہم اوس سے علوم بے شمار استخراج کرتے ہین اور اپنے فنون مین اوسکو صرف کرتے ہین۔ نشیمن سوم مین ایک قاضی القضات مسند عدالت پر متجلس ہے اور طریقہ فیصلہ خصومات و رفع منازعات و رضامندی متخاصمین کیسے کیسے عمدہ طرق سے ارشاد کر رہا ہے کہ قضاۃ عالم اوسکو اپنی لوح دل پر اپنی آیندہ نسلونکے لئے دستور العمل طیار کر رہے ہین۔

نشیمن چہارم مین ایک مفتی متبحر وسادہ افتاد پر متمکن ہے اور ایک دریاے بیکنار القاے ربانی اوسکی زبان معجز بیان سے روان ہے اور ہر واقعہ وقایع جدید کے حکم الٰہی سے موافق کتاب وسنت ومطابق قواعد اصول رسالت استنباط کرکے واضح واضح بیان کر رہا ہے اور مفتیان جہان اور عرایض نویسان دوران گرداگرد اوسکے بیٹھے ہین اور ہر ہر لفظ اوسکا نقل کر رہے ہین اور اپنے واسطے کتاب کافی مرتب کرتے جاتے ہین نشیمن پنجم مین ایک محتسب منصب احتساب کی رونق افروز ہے اور پیادگان مطیع الحکم ارباب مسکرات کو لئے حاضر ہین اور وہ ہر ایک پر حد اور تعذیر اور حسن تادیب کے احکام جاری کر رہا ہے اور محتسبان دنیا قواعد احتساب وتعذیرات وسیاست اہل بدعت اوس سے یاد کر رہے ہین۔ نشیمن ششم مین قاری آہنگ خوش خوانی وطیب الحانی ہفت قرات کو وجوہ در وایات کے ساتھہ از بر پڑھ رہا ہے اور قاریان عالم ظاہر اوس سے ہر وجہ اور ہر روایت کو تحقیق کر رہے ہین وہ ایک کو قاعدہ ادغام ارشاد کرتا ہے دوسرے کو طریقہ تخفیف ہمزہ تعلیم فرماتا ہے کسیکو قاعدہ یرملون واظہار واخفا سکہا رہا ہی نشیمن ہفتم مین عابد اور اد خوان سجادۂ طاعت پر مشغول وظائف ونوافل ہی کہ دنیا ومافیہا سے بیخبر نہین صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت قرآن واذکار نووی وحصن حصین جزری وحزب الاعظم ملا علی قاری واوراد شیخ الشیوخ مین مستغرق ہے اور بسبب کثرت انوار ملایکہ علوی وسفلی اوسکی مجلس نورانی مین حاضر ہوکر موانست قلبی اور تلذذ روحانی حاصل کرتے ہین جسکی وجہ سے لذات نفسانیہ کو خیرباد کہہ چکے ہین پس جو حضرات کہ شایق اوراد خوانی ہین وہ اوس سے اسناد انکی حاصل کرتے ہین نشیمن ہشتم مین عارف کامل صوفی واصل مصلاے تحقیق پر خرقۂ فقر وفنا زیب بدن کئے ہوئے جلوہ گر ہے اور شرح نکات اسرار ذات وصفات

وافعال الٰہی کہ جو ہر ذرّے مین بحکم الاصول یسری فی الفروع سرایت
کئے ہوئے ہے علوم بے انتہا کے ساتھہ بالسنہ مختلفہ ہر مذہب کی اصطلاح مین
زبان گوہر فشان سے بیان فرما رہا ہے اور صوفیانِ عالم فتوحات مکیہ۔ اور فصوص الحکم
عوارف المعارف وغیرہم اوس سے سنکر جمع کر رہے ہین انشیمن نہم مین
واعظ فرشتہ صورت عمامہ اطلس نور وعبائے محبت زیب تن نورانی کیے منبر
عرش منزلت پر بیٹھا ہوا سرگرم وعظ ہے کہ کلمات طیبات کے سُننے سے تمام
قلوب زیر وزبر ہو رہے ہین وہ کسیکو ثواب عظیم کے حاصل کرنیکا طریقہ تعلیم فرماتا
ہے اور کسیکو عذاب الیم سے ڈراتا ہے اور واقعات حشر ونشر وعبور پُل صراط
وعقوبات دوزخ ومراتبات عالیات بصراحت تمام ارشاد کر رہا ہے کہ جسکو سنکر
کفار زُنّار توڑتے ہین اور گنہگار تایب ہوتے ہین سنگ دلونکا جگر پانی ہوتا ہے
ناحق شناس ائتلاف حق سے توبہ کرتے ہین نشیمن دہم مین ایک رسول صاحب
عزم ہے کہ تسخیر قلوب اُمّت کے واسطے دلول وتدبیرات کر رہا ہے کہ گمراہون کو
ضلالت کی راہ سے روکے اور شاہِ راہ ہدایت پر لگا دے اور چند برگزیدہ لوگون کو
اس کام کے واسطے اپنا اصحاب اور رازدار بنایا ہے اور بقدر استعداد ہر ایک کو
تبلیغ رسالت ودعوت کے لئے ہر شہر وملک مین روانہ کیا ہے اور ہر قوم کے
معاملات اپنے رسول کی معرفت سُنتا ہے اور فکر صائب اور عقل سلیم کے ذریعہ
سے اونکا تدارک کرتا ہے نشیمن یازدہم مین مرشد کامل صاحب طریقت
سجادۂ مشیخت پر جلوہ افروز ہے اور بے شمار طالبانِ خدا اوسکے آستانہ
فیض کاشانہ پر دست بستہ حاضر ہین اور بزبان حال یون عرض کر رہے ہین

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

کوئی رفع حجاب ناسوتی کی التجا کرتا ہے کوئی ترقی مقامات کا خواہان ہے کسیکو

طریقۂ شکست نفس تعلیم ہوتا ہے کسیکو ترکیب نسخۂ کحل البصر خاکساری بتائی جاتی ہے

عیب است بزرگ برکشیدن خود را — وز جملۂ خلق برگزیدن خود را
از مردمک چشم بباید آموز — دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را

کوئی حصول مقام وصول الی اللہ کی تمنا مین مٹا ہوا ہے اور بچشم اشکبار عرض کر رہا ہے ؎ لمولفہ

یارب یہہ میرے دل کا مجھے مدعا ملے — تیری تلاش ہے مجھے تو اے خدا ملے

نشیمن دوازدہم مین ایک محبوب نازنین دلربا ے ماہ جبین حسین سراپا ناز حبیب عاشق نواز ہمہ تن نور رشک صد جلوۂ طور مسند زرنگار اطلس قدس پر تکیہ لگائے رونق افروز ہے اور خود حسن ازل مروحۂ گیسو حور ہاتھہ مین لئے منصب خواصی پر پس پشت باادب استادہ ہے اور خود جمال بہ نفس نفیس باایںہمہ کمال بامید سرفرازی عہدۂ مشاطگی عرضداشت خون تمناسے لکھکر گذراننے کو منتظر حکم کہڑا ہے اور ہزارون عشاق جان باختہ اویس رض کردار بے توقع منفعت شوق دیدار مین دور دور سے چلے آتے ہین - اور لاکھون مشتاق لقا مثل بلال رض آستانہ فیض کاشانہ پر پڑے سجدے کر رہے ہین اور یون عرض کر رہے ہین ؎

زمہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحرومان چرا غافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بہ تن در پوش عنبر بوے جامہ — بسر بربند کافوری عمامہ
ادیم طائفی نعلین پا کن — شراک از رشتۂ جانہاے ما کن

مگر یہہ وہ مقام ہے کہ کسیکو اسکی ہوا بھی نہین لگی ہے صرف دو تین اولیاء اللہ

بطفیل محبوب مقبول اس مقام کو فایز ہوئے ہین جیسے حضرت پیر دستگیر سیدنا قطب عالم عبد القادر جیلانی اور حضرت سلطان الاولیا سیدنا نظام الدین زری زربخش محبوب الٰہی اور حضرت قطب دارین محبوب جل وعلا سیدنا **ابو العلا** رضی اللہ تعالیٰ عنہم **واقعہ شق صدر** مین کچھہ اختلاف نہین ہے مگر زمانہ عمر مین علما رحمہم اللہ کو اختلاف ہے۔ **روایات صحیحہ** سے ثابت ہے کہ اول حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو برس قبیلہ بنی سعد مین جلوہ افروز رہے اور مدت رضاعت کے تمام ہونے کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو حضرت بی بی آمنہ خاتون کے حضور مین پہونچا گیئین مگر مکہ معظمہ کی آب وہوا ان دلون کچھہ خراب ہو گئی تہی لہذا باجازت حضرت بی بی آمنہ خاتون پہر حضور پرنور کو اپنے گہر واپس لے آیئن اور دو۲ برس یا تین۳ برس اور اپنے پاس رکہا حاصل کلام حضور کا قبیلہ بنی سعد مین پانچ برس رہنا ثابت ہے بعد پانچ برس کے چھٹے برس کے شروع مین حضرت حلیمہ سعدیہ کو شق صدر کیوجہ سے خوف ہوا کہ کہین پہر یہہ معاملہ واقع نہ ہو آپ کو بی بی آمنہ خاتون اور خواجہ عبد المطلب کے سپرد کر گیئین مخفی نرہے کہ روایات شق صدر مختلف ہین ایک یہہ کہ قبیلہ سعد مین اول بار یا دو بار واقع ہوا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضور چھہ۶ برس کے ہوے اوسوقت شق صدر واقع ہوا اور بعض دس برس کی عمر مین بیان کرتے ہین اور سوا ے انکے احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شق صدر شب معراج مین بہی واقع ہوا پس جمع بین الروایات جس سے تعارض رفع ہوجاے یون ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ عجیب اور حادثہ غریب کئی مرتبہ واقع ہوا **فایدہ** بعض کہتے ہین کہ مکتب اطفال جو ہندوستان مین چار برس چار ماہ چار روز مین مقرر ہے اوسکی توجیہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شق صدر

اسی عمر مین ہوا ہے مگر اس تقریر کو قوت نہین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم کی عمر شریف اوسوقت تین برس کی تہی شرح شرعۃ الاسلام مین بہی یہہ توجیہ بیان کی ہے بعد اوسکے لکہا ہے والمشہور انہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کَانَ عُمْرُہٗ ثلث سنین اور حضرت مولٰنا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اربعین مین لکہا ہے کہ یہہ طریقہ جو ہندوستان مین مکتب اطفال کے واسطے مقرر ہوا ہے بے اصل ہے صاحب **تفسیر حسینی** سورۂ بنی اسرائیل کی آخر آیت کے نسبت لکہتے ہین کہ جو لڑکا اولاد عبد المطلب سے باتین کرنے کے قابل ہوتا تو حضور اوسکو یہہ آیت سکہاتے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ○ **ترجمہ** اور کہہ سراہیئے اللہ کو جسنے نہین رکہی اولاد اور نہ کوئی اوسکا ساجہی سلطنت مین اور نہ کوئی مددگار اوسکا ذلت کے وقت پر اوسکی بڑائی کر بڑا جانکر **تفسیر** اور نہین ہے اوسکے واسطے کوئی دوست یعنی ولی مِنَ الذُّلِّ مذلت کی راہ سے کہ وہ رکہتا ہوتا کہ وہ اوس دوست کی دوستی کے سبب سے عزت دار بنجاے۔ یون سمجہیئے کہ وہ خدا اسلیئے کسیکو اپنا دوست نہین بناتا کہ اوس دوست کے سبب سے عزت دار سمجہا جاے جیسا کہ آدمیونکا دستور ہے کہ بادشاہون اور اُمرا اور وزرا سے ملاقاتین پیدا کرتے ہین اور اوسکو اپنی عزت کا سرمایہ سمجہتے ہین اللہ تعالےٰ شانہ اپنے بندونکو دوست رکہتا ہے اونکی نکوکاری کے سبب سے اور اپنے فضل وکرم کی وجہ سے ۱۲ **المختصر** حضرت حلیمہ سعدیہ کے تشریف لیجانیکے بعد مسماۃ برکہ المشہور اُمِّ ایمن حبشیہ کنیز خواجہ عبد اللہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو میراث والدین مین پہونچی تہین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہواداری وخدمت گذاری مین مصروف ہوئین و

فرماتی ہین کہ مینے بچپن مین بہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہوکہہ
پیاس کا کبہی شاکی نہ پایا بلکہ جب صبح ہوتی تہوڑا پانی نوش فرماتے تہے پہر جب
دوپہر ہوتی اور ہین کہانے کے واسطے کہتی تو ارشاد فرماتے مجہے حاجت نہین
پہر جب چہہ برس اور بروایتے سات برس کے ہوے تو حضرت بی بی آمنہ خاتون
آپ کو مع اُمّ ایمن مدینہ باسکینہ کو لیگئین اور قبیلہ بنی عدی مین اپنے ماموں
کے گہر ایک مہینے کامل مقیم رہین اس اثنا مین یہود مدینہ آپ کو شواہد و علامات
سے پہچانتے اور کہتے کہ نبی موعود آخر الزمان یہی ہین پہر بعد ایک مہینے کے
حضرت آمنہ خاتون مکہ معظمہ تشریف لیچلین اور موضع ابوا مین جو ما بین مکہ معظمہ
اور مدینہ واقع ہے مقام فرمایا اوسی جگہہ اونکی وفات ہوئی اور وہین مدفون
ہوئین اور بعض علمانے اونکی قبر ام القرا مین لکہی ہے اور جمع بین الروایتین
یہہ ہے کہ اول ابوا مین دفن کیا تہا بعد اوسکے مکہ معظمہ مین لاکر دفن کیا فائدہ
متقدمین کو عدم اسلام ابوین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مین یقین واثق ہے اور متاخرین مین ابن حجر اور مولٰنا شاہ عبد العزیز دہلوی
رحمتہ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے مگر بعض متاخرین اہل حدیث نے اسلام ابوین
رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بلکہ جمیع آبا و امہات کا اسلام
حضرت آدم علیہ السّلام تک ثابت کیا ہے اور اثبات اسلام کے تین طریق بیان
کئے ہین۔ **اول** یہہ کہ والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
دین حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام پر تہے۔ **دوم** یہہ کہ دونون زمانہ
فترت مین تہے نہ زمانہ نبوت مین یعنی اونکو کسی نبی کی دعوت نہین پہونچی۔
سوم یہہ کہ اللہ تعالٰے شانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
دعا سے دونون کو زندہ کیا کہ اسلام لائے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللہ تعالیٰ شانہ سے سوال کیا کہ الٰہی میرے
مان باپ کو زندہ کردے اللہ تعالیٰ شانہ نے زندہ کر دیا اور اون دونون نے تصدیق
الوہیت اور نبوت کی فرمائی اور پھر اپنی اپنی قبر وںمین آرام فرمایا اگرچہ بعض نے
اس حدیث کو ضعیف کہا ہے لیکن محققین نے اس حدیث کو اصول سے تقویت
بھی دی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث احیا اون احادیث سے ہے
جنکو متقدمین محدثین نے روایت کیا ہے اور یہہ علم گویا متقدمین سے پوشیدہ تھا
کہ متاخرین پر اللہ تعالیٰ نے کھولا۔ واللہ یَختَصُّ برحمتہٖ مَن یَّشَآءُ مِن فَضلِہٖ۔ اور
شیخ جلال الدین سیوطی نے اس باب مین رسالے تحریر کیے ہین اور مخالفین کو
جواب دیئے ہین کذا قال المحقق الدہلوی فی شرحہ للمشکواۃ۔ الغرض اُمِّ ایمن
بعد وفات حضرت آمنہ خاتون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکہ معظمہ مین
لائین اور خواجہ عبد المطلب آپ کی پرورش مین مصروف ہوے اور اپنی سب اولاد
سے زیادہ حضور پرنور کو دوست رکھنے لگے۔ ایک مرتبہ خواجہ عبد المطلب کو سفر
یمن کا اتفاق پڑا اور قریش بھی ہمراہ تھے جب وہان سے واپس آئے تو قریش پر
قحط مستولی تھا اور اوس قحط کے زمانہ کو بہت طول ہوا اور کئی برس تک رہا آخر
عبد المطلب کو غیب سے آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے استسقا
کراؤ لہذا خواجہ عبد المطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے کندھو نپر چڑھایا اور پہاڑ پر لیگئے اور
دعا کرائی اوسیوقت پانی برسا اور اتنا برسا کہ قحط سالی دور ہوگئی جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
آٹھہ برس دو ماہ دس روز کے ہوئے اور بروایتے آمنہ خاتون کی وفات سے دو برس گذرے تو خواجہ
عبد المطلب نے وفات پائی عمر خواجہ کی ایکسو بیس برس کی تھی اور اوسی سال نوشیروان
اور حاتم طائی نے وفات پائی اور نوشیروان کا بیٹا ہُرمز بادشاہ ہوا۔
اُمِّ ایمن سے روایت ہے کہ جب خواجہ عبد المطلب کا جنازہ باہر نکلا تو حضور پُرنور

جنازے کے پیچھے روتے ہوئے جاتے تھے بالجملہ بعد وفات خواجہ عبد المطلب
ابوطالب نے حضور پر نور کی پرورش اپنے ذمہ لی اور یہہ نعمت غیر مترقبہ
ابوطالب نے قرعہ ڈالکر حاصل کی تھی اور حضور نے بھی اپنے اعمام مین سے آپ ہی
کو قبول فرمایا اور ابوطالب آپ سے نہایت محبت کرتے تھے ہمیشہ اپنے پاس رکھتے
ایک دم بھی جُدا نکرتے اور آپ کی مدح مین اشعار کہا کرتے اور نجو بترین وجہ اونپر
یہہ بات تھی کہ بنی موعود یہی ہین ابن عساکر اپنی تاریخ مین عُرفُطہ بضم الغین وسکون
الراے المہملہ وضم الفار واہمال الطاء سے روایت کرتے ہین کہ مین ابوطالب کے
زمانہ کفالت مین داخل مکہ ہوا تو وہان قحط سالی تھی قریش عبد المطلب کے زمانہ
مین قحط کا پڑنا اور حضرت سرور کائنات کی دعا سے مینہ کا برسنا دیکھہ چکے تھے
ابوطالب سے کہا کہ تم اپنی بھتیجے سے دعا کراو کہ پانی برسے ابوطالب گھر سے نکلے اور
اطفال قریش کا ہجوم اونکے ساتھہ ہوا اون مین ایک لڑکا ایسا نورانی تہا کہ جس طرح
آفتاب ابوطالب نے اوسکو اوٹھاکر پیٹھہ اوسکی دیوار کعبہ سے لگادی اوس نے
آسمان کی طرف اونگلی سے اشارہ کیا تو چارون طرف سے بادل گھر آیا اور پانی برسنے لگا
اور ایسا برسا کہ جنگل بھر گئے حالانکہ حضرت کی اونگلی اوٹھانے کے پیشتر کہین ابر کا نشان
بھی نتھا۔ **حضرت کی عمر کا نوان برس** جب عمر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کی نو برس کی ہوئی تو حضرت اسرافیل ملازمت مین حاضر ہوئے اور
تین برس تک اکثر حاضر ہوا کرتے تھے پھر حضرت جبریل علیہ السلام انتیس ۲۹ برس تک
حضرت کی خدمت بابرکت مین اکثر حاضر رہتے تھے بطریق پوشیدہ۔
حضرت کی عمر کا بارہوان برس جب بارہ برس دو مہینے دس ۱۰ روز کی
عمر ہوئی تو ابوطالب نے شام کا سفر کیا حضور پر نور بھی اوس اپنے چچا ابوطالب
کے ساتھہ تھے جب شہر بصریٰ پر پہونچے تو بصریٰ کے چھہ میل اسطرف موضع کفر مین

ایک صومعہ تہا اوس مین ابو عُداس المقلب بہ بحیرا المشہور بہ جرجیس زاہد نصرانی رہتا تہا اور مدت دراز سے اوسکی سکونت وہان تہی لہذا وہ قریہ دیر بحیرا کے نام سے مشہور تہا اوس نے علامات مندرجہ کتب آسمانی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خوب پڑہا تہا اور وہ زیادہ تر تائید علامات وشواہد یہہ ہوئی کہ اوسنے قریش کے قافلہ پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے دیکہا تو اوسے یقین کامل ہوا کہ اس قافلہ مین پیغمبر آخر الزمان رونق افروز ہین اور یہہ بحیرا راہب مدت سے حضور کا منتظر تہا ہر قافلہ کو نظر غور سے دیکہا کرتا اوس نے اس پورے قافلہ کی دعوت کی چنانچہ ابو طالب مع اہل قافلہ وہان گئے اور حضور پر نور کو وہین ایک درخت کے نیچے چہوڑ گئے لہذا وہ ابر جو قافلہ پر سایہ کئے ہوئے تہا وہ بہی قافلہ سے جدا ہو کر اوسی درخت پر ٹہیر گیا بحیرا نے پوچہا کہ تمہارے ساتہیون مین سے کوئی شخص فرودگاہ پر رہ تو نہین گیا ہے ابو طالب نے کہا ہان میرا یتیم بہتیجا رہ گیا ہے اور اوسی وقت حضور پر نور کو طلب کیا تو وہ ابر آپ پر سایہ کئے ہوئے چلا آیا بحیرا نے آپ کو دیکہکر پہچان لیا اور ابو طالب پر تاکید کردی کہ انکو شام مین ہرگز نہ لے جانا یہود انکے دشمن ہین لہذا ابو طالب نے مال تجارت بصرے مین فروخت کیا اور پلٹ آئے۔

روایت ہے کہ بحیرا نے حضرت کو سوکہی روٹی اور خرمے دئے تہے اور ترمذی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ موٹی روٹی اور روغن زیتون ہمراہ کر دیا اور اہل تحقیق کہتے ہین کہ بحیرا نے دست مبارک پکڑ کر کہا کہ یہہ شخص رسول رب العالمین ہے اہل قافلہ نے کہا کہ تو نے کسطرح جانا اوس نے کہا کہ جب تم لوگ دو پہاڑ و نکے بیچ مین سے نکل کر یہان آئے ہو تو ہر ایک شجر وحجر انکو سجدہ کرتا تہا اور یہہ دونون سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر کو یہہ روایت ہے

ابو موسیٰ اشعری کی الغرض ابوطالب نے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بخوف یہود ملہ معظمہ کو روانہ کردیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ وہ بہی
قافلہ مین تہے حضرت کے ہمراہ گئے۔

ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ اس عرصے مین سات آدمی روم
کے رہنے والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے
آئے تہے بحیرا نے اون سے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو اون لوگون نے کہا کہ
پیغمبر آخر الزمان ان دنون باہر نکلنے والا ہے اوسکی تلاش مین پہرتے ہین کہ اگر
ملجائے تو قتل کرین۔ بحیرا نے اون سے کہا کہ جو امر خدا نے مقدر کیا ہے اوسکو
تم پہیر سکتے ہو وہ بولے کہ کسی بشر کا مقدور نہین کہ اللہ کے حکم کو پلٹا دے بحیرا
نے کہا پہر اس کوشش بے فائدہ کا کیا حاصل ہے تمہارے واسطے یہی بات
بہتر ہے کہ تم اوسپر ایمان لاؤ اور اوسکے ہاتہہ پر بیعت کرو وہ بیشک خاتم المرسلین ہے
اور تم اوسکو ضرر نہ پہونچا سکوگے۔ روایت ہے کہ بحیرا نے ابوطالب سے
تخلیہ مین پوچہا کہ یہہ لڑکا تمہارا کون ہے ابوطالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے
بحیرا نے کہا کہ بالکل غلط ہے اسکی علامات سے ایک علامت یہہ بہی ہے
کہ وہ یتیم ہوگا ابوطالب نے کہا کہ یہہ بہتیجا ہے بحیرا نے کہا یہہ سچ ہے پہر بحیرا
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر کہا کہ تمکو لات وعُزیٰ کی قسم مجہکو
خبر دو کہ تمہارے دونون شانون کے درمیان اس شکل کا نشان ہے حضور نے
فرمایا کہ میرے نزدیک لات وعزیٰ کی کوئی عزت نہین ہے جیسے اور حجر ہین
ویسے ہی یہہ بہی ہین مین انکی قسم کو نہین مانتا تو بحیرا نے کہا کہ تمکو اوس اللہ کی
قسم ہے جو تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے سچ کہو کوئی اس شکل کا نشان ہے
آپ نے فرمایا کہ تو جیسا چاہتا ہے بے شک ہے بحیرا نے اوسے دیکہا اور بوسہ دیا

اور کہا اشہد انک رسول اللہ حقاً **فائدہ** اہل تحقیق کے نزدیک بحیرا بت پرست نہ تہا اوسنے لات وعزیٰ کی قسم امتحاناً دی تہی - پہر حضور پر نور مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور حضرت سترہ برس کے ہوے **حضور پر نور کی عمر گرامی کا سترہوان برس ۱۷** - **روایت** جب حضور کی عمر شریف سترہ برس کی ہوئی تو زبیر - خواہ عباس ابن عبد المطلب حضور کو بامید یمن و برکت ابی طالب کی اجازت سے ملک یمن کو لے گئے اونکو بہی اکثر خوارق عادات حضور پر نور کے نظر آے - **حضور کی عمر گرامی کا بیسوان ۲۰ برس** - جب عمر شریف حضور پر نور کی بیس برس کی ہوئی تو ظہور ملائکہ اور واقعات عجیبہ دیکہے گئے جو کتب تواریخ واحادیث مین موجود ہین - اسی سال مین حلف الفضول واقع ہوا اور حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ زبید یمنی نے اپنا اسباب عاص ابن وایل کے ہاتہہ بیع کیا عاص نے قیمت ندی زبید نے کوہ بوقبیس پر چڑہ کر عاص کے ظلم کی شکایت مین ایک شعر پڑہا اسپر قریش جمع ہوے اور دار الندوہ مین اس بات پر عہد ہوا کہ ظالم کا ظلم دفع کرین زبیر بن عبد المطلب اس مین سرغنہ ہوے بعد اوسکے ایک گروہ نے عبد اللہ ابن جدعان کی حویلی مین ہو کر اختلاف کیا اور کہا ان ہذا حلف الفضول مجلس اول مین حضور پر نور بہی جلوہ فرماتے لیکن عہد وپیمان مین کسی کے شریک نہ تہے - **عمر شریف حضور پر نور کی بیس ۲۰ برس سے متجاوز ہوئی** جب عمر شریف بیس برس سے متجاوز ہوئی تو حضرت نے کوہ اجیاد مین شبانی شروع کی اور جو کچہہ مزدوری مین ملتا مسکینون کو عنایت کرتے اور اپنے واسطے ایک مقدار قلیل رکہہ لیتے - **حضرت کی عمر شریف کا پچیسوان ۲۵ برس** جب حضرت کی عمر پچیس برس کی ہوئی تو ابو طالب پر افلاس غالب آیا پر ایک دن اپنا حال کہکر ملتمس ہوئے کہ قریش کا

قافلہ بقصد تجارت ملک شام کو جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ **خدیجہ بنت**
خویلد کو ایک امین آدمی کی ضرورت ہے اگر اوسکا مال آپ لے جائین تو شاید
ہمکو نفع ہو دفعتہً یہہ خبر خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو پہونچی حضرت خدیجہ نے
نہایت آرزو سے اسبابت کی تمنا کی اور کہلا بہیجا کہ اگر آپ قبول فرمائین تو مین
دوچند اجرت دینے پر رضامند ہون ابو طالب نے قبول کیا حضرت خدیجۃ
الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بے تامل اجرت پیشگی بہیجدی لہذا حضور سرور عالم
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حضرت ام المومنین کے غلام کو جسکا نام میسرہ
تہا ہمراہ لیکر قافلہ کے ساتہہ ملک شام کو روانہ ہوے۔ جب شہر بصریٰ مین
پہونچے تو آپ ایک خشک درخت کے نیچے ٹہرے وہان ایک نصرانی راہب
رہتا تہا جسکا نام نسطورا تہا اوس نے آپ کو درخت کے نیچے اوترا ہوا دیکہکر
کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے پیغمبر کے کوئی نہین اوترا لہذا وہ حضرت
کے حضور مین حاضر ہوا اور اسم شریف دریافت کرکے کہنے لگا کہ آپ خاتم النبیین
ہین اور میسرہ سے حضور کے خوارق عادات سنکر کہا کہ مین اس پیغمبر کے انتظار
مین تہا الحمد للہ کہ زیارت نصیب ہوئی اے میسرہ تجہے وصیت کرتا ہون کہ انسے
ہرگز جدا نہونا اور شام مین نہ لیجانا کہ یہود انکے دشمن ہین اسلیئے کہ یہہ پیغمبر
آخر الزمان ہین میسرہ نے کہا کہ مینے شدت حرارت مین انپر دو مرغ سایہ
کرتے ہوے دیکہے ہین اور اونکے قدم کے نیچے سے پانی جاری ہوتا ہے
اور ایک آدمی کے لایق کہانا انکی برکت سے سو آدمی کہاتے ہین اوس نے
اسکی تصدیق کی چنانچہ میسرہ نے اسباب تجارت وہین فروخت کرایا سہ چند
نفع ہوا۔ اور بعض اس معاملہ کو یون بیان کرتے ہین کہ جب حضرت صلعم کی
عمر شریف چوبیس برس نو مہینے چہہ روز کی ہوئی اور امانت و دیانت

آپ کی تمام ملک عرب مین مشہور ہوئی اور قوم قریش آپ کو امین کے لقب سے پکارنے لگی تو حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواہش اسبابت کی ہوئی کہ حضور پرنور کو اپنی مال تجارت کا نگران قرار دین اور آپ کیساتہ اپنا مال تجارت ملکونمین روانہ کرین اور یہہ پیغام حضور مین روانہ کیا گیا اور ہمارے سرکار بلند اقتدار حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے عمّ مکرم خواجہ ابوطالب کے مشورہ سے قبول فرمایا۔ حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ اور خزیمہ رشتہ دار کو ہمراہ رکاب حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کرکے شام کی طرف روانہ فرمایا یہہ معاملہ حضور پرنور کے نکاح سے دُو مہینے چوبیس دن قبل ہوا بالجملہ جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بصرے مین اسباب فروخت کیا اور مراجعت فرمائی اور جب حرم مکہ معظمہ کے قریب پہونچے تو اُسوقت گرمی کی شدت تھی اور ایک اونٹ پر حضور سوار تہے اور دوسرے پر خزیمہ اور میسرہ اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کوٹھے پر اپنے غرفہ سے دیکھہ رہی تہین اور چند عورات قریش بھی آپ کے پاس بیٹھی تہین دفعتہً حضور پرنور کی سواری نظر آئی تو حضرت اُم المومنین نے دیکھا کہ دو مرغ کہ حقیقت مین دو فرشتے تھے اپنے پرون سے حضور پرنور پر سایہ کئے ہوے ہین اور خُزیمہ اور میسرہ دونون دہوپ مین ہین حضرت ام المومنین اس واقعہ کو دیکھکر متحیر تہین اور عورات قریش کو بھی تعجب تہا یہان تک کہ خزیمہ اور میسرہ دونون حضرت ام المومنین کے پاس پہونچے حضرت ام المومنین نے اونکی خیریت پوچھکر حضرت کا حال اور سایہ کی حقیقت کا سوال کیا اون دونون نے نسطور راہب کا کلام بیان کرکے جو کچھہ خوارق عادات آپ کے ملاحظہ کئے تہے بیان کئے کتاب بہجۃ المحافل مین ہے

کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور میسرہ ملک شام سے
اسباب لیکر آئے تو ام المومنین نے اوسکو فروخت کیا اور دونا فائدہ اوٹھایا
اور اُجرت بھی دونی دی اور اُجرت کے چار اونٹ تھے جوان - حاصل کلام
یہہ ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جب حضرت کے حالات سُنے تو آپکی
عظمت وشان اور محبت آپکے دل مین گھر کر گئی اور آپ نے چاہا کہ مین حضرت کی
زوجیت کا شرف حاصل کرون لہذا آپ نے مسماۃ نفیسہ بنت منیہ کو بلا کر کہا کہ
تو حضرت سے دریافت کر کہ آپ کا میلان نکاح کیطرف ہے یا نہین چنانچہ مسماۃ مذکورہ
حضور مین حضرت ختم المرسلین کے حاضر ہوئی اور اپنا مافی الضمیر عرض کیا آپ نے
فرمایا کہ نکاح کا سازوسامان ہمارے پاس نہین ہے وہ بولی کہ اگر کوئی عورت
اپنی قوم کی شریف اور مالدار ایسی ملے کہ سامان نکاح کی بھی کفالت کرے جب تو
آپ کو کچھہ عذر نہوگا حضور نے فرمایا کہ ایسی عورت کہان مسماۃ نفیسہ نے کہا
خدیجہ بنت خویلد آپ کی تمنا رکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ آپ سے نکاح کرون
اوس نے مجھے استمزاجاً بھیجا ہے حضور پرنور نے ارشاد فرمایا کہ خیر کیا مضایقہ
ہے چنانچہ نفیسہ بی بی خدیجہ کے پاس یہہ مژدہ لیگئین اور حضرت ام المومنین رضی اللہ
تعالی عنہا اونکی ممنون ہوئین اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ
تعالی عنہا کے میسرہ غلام نے اس تقریب میمنت قریب کو انجام دیا - بہر تقدیر
جب حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو معلوم ہوا کہ آپ کو نکاح
سے انکار نہین ہے تو آپ نے اپنے چچا عمرو ابن اسد کو کہ وہ خویلد کے مرجانے
کے بعد وارث اور ولی تھا بلایا اور حالات گذشتہ سے اطلاع دی اور بعض کے
نزدیک یہہ ہے کہ حضرت ام المومنین نے اپنے چچازاد بھائی ورقہ ابن نوفل کو
بلایا تھا - الغرض دونون راضی ہوے - اب ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھی اپنے اعمام سے یہہ حال بیان کیا وہ سب بھی رضامند ہوے چنانچہ حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور ابو طالب وغیرہم حضور پر نور کے ہمرکاب تھے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے پھر روسار قریش کے سامنے ابو طالب نے خطبہ پڑہا **ترجمہ خطبہ** حمد و سپاس اوس خدا کو ہے جس نے ہمکو اولاد ابراہیم و اسمٰعیل سے گردانا اور منبت نشو و نما ہمارا اصل مضر و معد بنایا اور اپنے حرم محترم کا نگہبان کیا اور صنادید عرب اور ارباب فضل و ادب کا مقتدا اور پیشوا کیا اور بعد حمد - میرا بھتیجا محمدؐ ابن عبداللہ وہ شخص ہے کہ اوسکا ہموزن مخلوق خدا مین سے کوئی نہین ہو سکتا بلکہ اگر موازنہ کیا جاے تو محمدؐ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم راجح نکلین اگرچہ کیسہ مال اوسکا مشہور بقلت ہے لیکن مال کا اعتبار نہین ہے یہہ تو سایہ ہے معرض زوال مین اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وہ ہے جسکی قرابت تمکو معلوم ہے حالانکہ اوس نے خواہش کی ہے خدیجہ بنت خویلد کی اور اوسکو نکاح مین لاتا ہے بعوض مہر جسکا مؤجل و معجل میرے مال سے متعلق ہے اور خدا کی قسم کہ محمدؐ کو بعد اس معاملہ کے مرتبہ عظیم عطا ہوگا بعد اسکے ورقہ ابن نوفل نے یہہ خطبہ پڑہا **ترجمہ خطبہ ورقہ ابن نوفل** یہہ ام المومنین کے چچازاد بھائی تھے -

ترجمہ خطبہ ورقہ ابن نوفل حمد و سپاس اوس خدا کو ہے جسنے ہمکو اون فضائل مین گردانا جو تم نے بیان کئے پس ہم سردار عرب ہین اور تم ان کمالات کے اہل ہو کوئی آدمی اور کوئی فرد افراد قبائل و عشائر عرب سے تمہارے فضل کا منکر نہین ہے اور نہ کوئی متنفس تمہاری شرافت کو رد کر سکتا ہے اور حقیقۃً مجھکو اس خطبہ کے قبول کرنے مین خوشی ہے -

اسکے بعد ابو طالب نے کہا کہ اے ورقہ مین چاہتا ہون کہ عمرو بن اسد بھی تیرا شریک ہو تو عمرو ابن اسد نے کہا کہ اے گروہ قریش تم گواہ رہو کہ مین نے خدیجہ بنت خویلد کو

محمدؐ ابن عبداللہ کے نکاح مین دیا بالجملہ نکاح طرفین کی ایجاب و قبول سے
منعقد ہوا۔ اور بعد تمامی قواعد عقد صحیح کے ابوطالب نے کئی اونٹ ذبح کرکے نحر
کراکے اشراف قوم کو کہانا کہلایا اور باپیاے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
تعالےٰ عنہا لونڈیون نے دف بجاکے رقص کیا اور دوپہر کے وقت اوسی دن زفاف
واقع ہوا **فائدہ** مہر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ایک روایت مین
چارسو مثقال طلا تہا اور مثقال کا وزن ساڑہے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک
روایت مین پانچ سو درہم اور درہم کا وزن ساڑہے تین ماشہ ہے اور ایک روایت
مین بیس ۲۰ اونٹ ہین یہہ جو کہانا ابوطالب نے کہلایا طعام **ولیمہ** تہا ولیمہ مشتق ہے
التیام سے اور التیام کے معنے اجتماع کے ہین چونکہ اجتماع زوجین کے وقت یہہ
کہانا کہلایا جاتا ہے اسلیئے اسکو ولیمہ کہتے ہین پس ولیمہ وہ طعام ہے جو نکاح مین
کہلایا جاے اکثر علما اس کہانیکو سنت کہتے ہین اور بعض مستحب بتاتے ہین اور ایک
جماعت واجب کہہ رہی ہے اور وقت ولیمہ کا بعد وصال زوجین ہے۔ بعض کا
قول ہے کہ عقد کے وقت بہی اور بعد وصال بہی۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے
دعوت ولیمہ مین زیادہ دو دن سے اور ایک گروہ نے علما کے مکروہ کہا ہے اور
مالکیہ نے ہفتہ تک اسے مستحب کہا ہے اور مختار یہہ ہے کہ ولیمہ بقدر حال شوہر کے
ہونا چاہیئے **صاحب مجمع البحار** کہتے ہین کہ دعوت کی آٹہہ قسمین ہین۔ ولیمہ نکاح
کے لئے۔ خُرس وہ دعوت ہے جو لڑکا پیدا ہونیکی خوشی مین ہو۔ اعذار بچہ کے ختنے
کی خوشی مین۔ وکیرہ تعمیر مکان کے واسطے جو خوشی کی جاتی ہے۔ نقیعہ مسافر کے
آنیکی خوشی مین۔ وضیمہ مصیبت کے وقت احباب کو اور متقی لوگون کو کہانا کہلانا
کہ اوسکی وجہہ سے اللہ تعالےٰ اوسکو دفع کردے۔ عقیقہ بچہ کے نام رکہنے اور موتراشی
کی خوشی مین۔ مأدبہ بالہمزہ وضم الدال وباے موحدہ وہ کہانا ہے جو احباب کی

یا متقی لوگونکی دعوت کی جاتی ہے بغیر کسی سبب کے اور یہہ سب اقسام مستحب ہین
مگر ولیمہ کہ یہہ بعض علما کی تحقیق مین واجب ہے اور صحیح یہہ ہے کہ سنت ہے اسلیئے
کہ خود حضور پرنور نے ہر نکاح کا ولیمہ کیا اور صحابہ کیا کرتے تھے اور بعض علما کے نزدیک
ولیمہ مین جانا واجب ہے جو نجاے وہ گنہگار ہے اور ایک جماعت کے نزدیک
مستحب ہے کہانا ضرور نہین اگر کچھہ عذر ہو تو نکہاے۔ **فایدہ** حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولًا ورقہ ابن نوفل ابن اسد سے منسوب ہوئی تہین
مگر کسی وجہہ سے نوبت نکاح کی نہین پہونچی پہر عتیق ابن عاید مخزومی نے خواہش کی
اوس سے اول نکاح ہوا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی پہر عتیق مرگیا تو نباش ابن زرارہ
تمیمی سے نکاح ہوا اوس سے بہی ایک بیٹا ایک بیٹی عالم وجود مین آئے اور ایک
روایت مین ہے کہ ہند و ہالہ و زینب پیدا ہوے پہر وہ بہی مرگیا تو آپ حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نکاح مین آئین تو حضور پرنور سے قاسم
وعبداللہ وطاہر تین فرزند پیدا ہوے۔ اور زینب ورقیہ وام کلثوم و فاطمہ
چار بیٹیان پیدا ہوئین مگر تینون صاحبزادے حالت شیرخوارگی ہی مین داخل بہشت
ہوے۔ اور زینب ورقیہ وام کلثوم نے حضور پرنور کے سامنے ہی وفات فرمائی مگر
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات شریف
کے چہہ ٦ مہینے بعد رحلت فرمائی اور سب اولاد حضور کی حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا سے ہوئی جنکا ذکر اوپر ہوا ہے صرف حضرت ابراہیم آپکے فرزند ماریہ قبطیہ سے
تہے اور وہ بہی عالم صغرسنی ہی مین جنت کو تشریف لے گئے اور جب حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ حضور کے نکاح مین آئی ہین تو بعض کے نزدیک عمر حضرت ام المومنین کی
اٹہائیس ٢٨ برس کی تہی اور حضور پرنور کی عمر شریف پچیس برس کی تہی۔ مگر مولنا
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خدیجہ رض کی عمر نکاح کے وقت

چالیس برس کی لکھی ہے وہو الصحیح اور باقی حالات حضرت ام المومنین کی ازواج مطہرات
کے حالات مین مفصل بیان ہونگے انشاء اللہ اور ایک بہت بڑی فضیلت آپ کی
اس مقام پر بیان کی جاتی ہے بعد نکاح حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت
سرور عالم کے حضور مین عرض کی کہ پروردگار تعالے شانہ خدیجہ کو سلام فرماتا ہی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدیجہ یہہ جبرئیل امین ہین تیرے
رب کا سلام تجھکو کہتے ہین حضرت ام المومنین نے فرمایا ان اللہ ہو السلام ومنہ السلام
وعلی جبرئیل السلام وعلیک یا رسول السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پینتیس ۳۵ برس کی ہوئی تو قریش نے
بنائے کعبہ اور بقولے تعمیر کعبہ شروع کی اور چاہا کہ مسقف کرین قبل کی بنا خرابی کے
قریب تھی اور بلندی دیوار کی قد آدم کے برابر تھی اسی عرصہ مین اتفاقیہ ایک کشتی کہ
روم سے براہ دریا جاتی تھی تباہ ہوئی اوس کشتی کے آدمیون مین سے ایک شخص فن
تعمیر مین اوستاد پختہ کار باقوم نام تھا اپنے ہمراہیون کے ساتھہ جدہ شریف مین مقیم ہوا
قریش نے یہہ خبر سنی تو ولید ابن مغیرہ نے جدہ مین جاکر کشتی کی لکڑی خرید کی اور
باقوم معمار کو حرم شریف مین لایا اور تعمیر کعبہ پر متعین کر دیا اور فہمایش کی مطابق بنار
ابراہیم علیہ السلام کے بنانا بدین شرط کہ اجزاے دیوار مین کسی طرحکا خلط نہو باقوم
معمار نے کہا کہ یہہ بات حیز امکان سے خارج ہے دو باتین اختیار کرو یا تو اجازت دو
کہ پتھر اور مٹی ملا کر بنایا جاوے یا مقدار بیت سے کچھہ کم کیا جاوے قریش نے شق ثانی
اختیار کی اور موضع حجر کو بیت سے قطع کیا اسی موضع کو حجر اور حطیم اب کہتے ہین بعد
اسکے چارون رکن قبائل قریش مین تقسیم ہوے اور تعمیر شروع ہوئی اور سب مل کر
پتھر لانے لگے ہمارے آقا ہمارے مولا ہمارے دستگیر ہمارے شفیع ہمارے ماں
باپ سے بڑھکر مہربان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی پتھر

لانے مین اپنی قوم کے شریک تھے یہانتک کہ دیوارین تیار ہوئین اور آستانہ بیت مکرم
بلند کیا گیا تاکہ سیل آب سے بیت اللہ محفوظ رہے اور بغیر اذن بواب کوئی شخص بیت اللہ
مین داخل ہونے پائے جب حجر اسود کے رکھنے کی نوبت آئی تو بطون قریش
یعنی بنو ہاشم و بنو امیہ و بنو مخزوم و بنو زہرہ وغیرہم مین مخالفت پیدا ہوئی بلکہ بنو عبد الدار
نے اتفاق کیا کہ جب تک ہم سب قتل ہو جائینگے ہرگز دوسرے قبیلہ کو وضع حجر مین دخل
نہ دینگے چنانچہ اسی سبب سے نام اس عہد کا عقد الدم قرار پایا جب یہ فساد ظاہر ہوا تو ولید
ابن المغیرہ نے سب لوگون کو منع کر کے یہ بات قرار دی کہ جو شخص کل باب بنی
شیبہ سے اول داخل ہو وہی اس قضیہ کا فیصلہ کرے اور اوسکے حکم کو سب
مانین چنانچہ اوس روز سب سے اول باب بنی شیبہ سے ہمارے دستگیر حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم داخل ہوئے چنانچہ جملہ متخاصم حضرت کو دیکھکر خوش ہوئے
کہ ضرور ہم سب اپنے اپنے مقاصد مین کامیاب ہونگے اور سب نے حضور سے عرض
کی کہ اس قضیہ مین جو آپ ارشاد کرینگے وہ ہمین منظور ہے حضور نے اپنی چادر دوش
مبارک سے اتاری اور زمین پر بچھادی اور دست اقدس سے حجر اسود کو اوٹھا کر اوس چادر
مبارک پر رکھدیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی چارون گوشے چادر کے پکڑ کر اوٹھائے
اور مقام حجر تک اوس چادر کو لائے تاکہ سعادت و برکت سے کوئی قبیلہ محروم نرہے بعد ازان
سب لوگ حجر اسود کے رکھنے مین مجھے اپنا اپنا وکیل کردین قریش نے قبول کیا اور عتبہ
ابن ربیعہ و ابو زمعہ و ابو حذیفہ ابن المغیرہ و قیس ابن عدی نے چارون کونے چادر کے
پکڑے اور اوٹھا کر موضع حجر تک لے گیے اوسوقت حضور نے اپنے دست مبارک سے
حجر کو اوٹھا کر موضع حجر مین رکھدیا اور بطون قریش اسپر رضامند ہو گئے اسی عرصہ مین یہ ہوا
کہ بیت اللہ کے اندر ایک کنوان تھا اوسمین سے ایک بڑا سانپ طلوع آفتاب کے
وقت نکلتا اور دیوار پر بیٹھتا تھا اور سب لوگ اوسے دیکھکر ڈرتے تھے مگر حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایک دن اوسے عقاب اوٹھا کر لے گیا کہ سب
لوگون کا خوف جاتا رہا فائدہ - بیت اللہ شریف کی خرابی کے مورخین نے دو سبب
بیان کئے ہین کہ بیت اللہ کے اندر کنوان تھا حکامان ماضیہ نے چند زیور مع آہو برہ طلائی مکلل
بجواہر جو اسفندیار فارسی نے بطور ہدیہ نذر کعبہ کئے تھے اوسمین دفن کر دیے تھے چند اوباشون
نے اوسکو کھود کر نکال لیا اس سبب سے چار دیواری کم زور ہو گئی تھی بیت اللہ شریف قریب
بہ انہدام ہو گیا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ سیل کے صدمہ سے بنا کعبہ مین تزلزل پیدا ہو گیا
اور جمع بین القولین یون ہے کہ اول اوباشون نے کھود کر وہ خزانہ نکال لیا اور پہر سیل
کے صدمہ نے اور زیادہ کمزور کر دیا انہین دونون صدمون نے خانہ کعبہ کی بنیاد ہلادی تھی
کہ اوسے قریش نے پہر از سر نو بنایا حاصل کلام یہ ہے کہ اسی سال سے آثار خیر و برکت
ام القری مین ظاہر ہونے لگے - اور لوائح نبوت روشن ہو چلے اور اخبار راہبین اور
کاہنین کی پیشین گوئیون کا ظہور شروع ہوا کہ وقت بعثت نبی قریب آ گیا پس زید ابن
عمرو ابن نفیل و ورقہ ابن نوفل و عثمان ابن الحویرث و عبداللہ ابن جحش ملکر قوم قریش
کو بت پرستی پر لعن وطعن کرنے لگے اور دین قویم ابراہیم علیہ السلام کی طلب مین گھر سے
نکلے اور شہرون مین متفرق ہوئے چنانچہ زید ابن عمرو کو اطراف شام مین ایک عالم توریت
ملا اوس سے زید ابن عمرو نے طریقہ عبادت پوچھا اوس نے کہا جس شہر سے تو آیا ہے
اوسی شہر مین خاتم المرسلین رسول رب العالمین جلد تر مبعوث ہونے والا ہے اوسیکے
ہاتھہ پر دین ابراہیمی از سر نو عروج پکڑے گا پہر زید ابن عمرو اوسی مقام سے کہ جوارض بلقا
سے تھا پہرا گر بلاد لخم مین دشمنون کے ہاتھہ سے مارا گیا اور ورقہ ابن نوفل نصرانی ہوا اور کتابین
بنی اسرائیل کی پڑھ کر صفات حضرت خاتم المرسلین سے بخوبی آگاہ ہوا اور اوسنے یہ جانا کہ نبی
جلد تر مکہ معظمہ مین ظاہر ہونے والا ہے اور اسی انتظار مین عمر اپنی بسر کرتا اور حضرت
ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کرتا کہ وہ حضرت کے صفات بیان کرتین

تو ورقہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھتا تو حضور کے چہرۂ مبارک پر بوسہ
دیتا اور کہتا کہ لاریب تمہین پیغمبر آخرالزمان ہونے والے ہو چنانچہ ابتداے نبوت تک یہ شخص
زندہ رہا پہر مرگیا بعض اوسکے ایمان کے مقر ہین اور بعض محل تردد مین ہین
فقیر محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری عرض کرتا ہے جسنے خود حضور کو خاتم المرسلین ہونیکی
بشارت دی اوسکا دل حضرت کی رسالت کی تصدیق کرچکا تہا اور یہ تصدیق قوی سے فعل
مین بہی آچکی تہی اور ایک بار نہین بلکہ بارہا یعنی جب وہ حضور سے ملتا تہا پیشانی مبارک
کو بوسہ دیتا تہا اور حضور پُرنور نے بہی ارشاد فرمایا ہے رَأیتُ بورقہ ابن نوفل جَنّتہ او جنتین
پس اگر وہ مومن نہ تہا تو بہشت مین وہ کیونکر پہونچا = اور عثمان ابن الحویرث روم مین جاکر
نصرانی ہوا = اور عبداللہ ابن جحش اول اسلام لایا پہر حبش مین جاکر مرتد ہوگیا اور حالت
ارتداد ہی مین مرا - اور اسی سال مین حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا علیہا
السلام پیدا ہوئین = حضرت کی عمر شریف کا اڑتیسوان ۳۸ سال اور انوار کا
مشاہدہ اور شوق خلوت نشینی اور کوہ حرا مین عزلت گزینی جب حضور
پرنور کی عمر مبارک کا اڑتیسوان برس شروع ہوا تو آپ کو انوار نظر آنے لگے اور غیب کی
آوازین کانون مین آنے لگین اور دل کو گوشہ گزینی اور خلوت نشینی کا شوق پیدا ہوا
کوہ حرا پر تشریف لیجاتے اور بیت اللہ کو دیکھا کرتے اور ذکر حق مین مشغول رہتے
فائدہ یہ پہاڑ جسکو حِرا بکسر حاو فتح را مہملہ کہتے ہین مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر
واقع ہے اور اسیکو جبل ثور بہی کہتے ہین اسمین ایک غار ہے چار گز لنبا اور ایک
تہائی گز چوڑا ہے اور وہان سے بیت اللہ شریف نظر آتا ہے اسلیے وہ مقام حضور پُرنور کو
پسند آیا = اور ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری مین تحریر کرتے ہین کہ ان دنون حضور والا
متشرع بشریعت ابراہیمی تہے وہوالصحیح اور جو بعض حضرات یہ فرماتے ہین کہ طریق عبادت
حضور کا کسی دین سے اخذ نہین کیا گیا تہا اوسکا مطلب یہ ہے کہ یا تو عقل سلیم جو ابنیا کو دی جاتی

ہے اسکے ذریعہ سے طریقہ عبادت اخذ فرماتے تھے یا بہ الہام اسلیئے کہ ابتک وحی کا نزول
تو ہوا نہین تھا یا بروپاے صادقہ وہو المختار = اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ
مین متوقف ہین - اور عبادت مین اختلاف ہے بعض فکر کی طرف گئے ہین اور بعض ذکر
کیطرف - و ہو الصحیح لِاَنَّ الذِّکرَ اَعلیٰ مِنَ الفِکرِ = اور اس مسئلہ مین اتفاق ہے
جملہ علما کو کہ حضور پُر نور نے مادر و پدر کی کوئی جاہلیت اختیار نہین فرمائی بلکہ جمیع صغایر و کبایر
سے معصوم تھے الغرض خلوت سے یہ بات پیدا ہوئی کہ شجر و حجر سے آپکو سلام کی آواز
آتی تھی ان لفظون سے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ چنانچہ حضرت فرماتے تھے
کہ مین پہچانتا ہون جو کہ مین مجکو قبل نبوت سلام کیا کرتا تھا سفر السعادت مین ہے کہ
نزول وحی سے پہلے صرف یا محمّد کی آواز آتی تھی لیکن آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا =
اور سات برس صرف انوار نظر آئے اور حضور پُر نور اسی مشاہدہ مین مسرور رہتے تھے -
حضور کی عمر گرامی کا چالیسوان برس جب عمر گرامی حضور والا کی چالیس
برس کی ہوئی یا ایک دن زیادہ تو انوار وحی کا مشاہدہ شروع ہوا اور بقول صحیح ظہور اس
انوار کا تاریخ ہشتم یا سوم ربیع الاول یوم دوشنبہ ۴۱ عام الفیل کو ہوا صحیح بخاری
مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ علامات وحی مین رویاے
صالحہ و صادقہ ہوے کہ جو کچھ حضور شب کو مشاہدہ فرماتے یعنی خواب مین وہ صبح بعینہ ہوتا
اسکے بعد خلوت پسند آئی تو اوسکا یہ طریقہ مقرر فرمایا گیا کہ چند روز کا کھانا ہمراہ لیکر حضور غار ثور
مین تشریف لیجاتے اور تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا مین مشغول رہتے جب کھانا ختم ہوتا تو آپ
دولتخانہ پر تشریف لاتے اور دو چار روز آرام فرما کر پھر وہین تشریف لیجاتے اور غار کے قیام
کی مدت ایک ماہ سے کم ہوتی تھی الغرض ایک دن حضور پُر نور جسد مبارک کی شستشو
فرمانے کو غار سے باہر تشریف لائے تھے کہ دفعۃً حضرت جبرئیل امین نے ہوا سے
آواز دی یا محمّد حضرت نے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا پھر دوسری بار جبریل امین نے آواز دی -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متحیر ہوکر دائین بائین دیکھا تو ایک نورانی شخص نورانی تاج
سر پر اور حلہ سبز پہنے ہوئے تشریف لائے اور ایک ٹکڑا حریر کا دیکر حضور سے کہا پڑہو
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین پڑہا نہین ہون تو جبریل علیہ السلام نے آپ سے معانقہ
کیا اور حضرت کو دیر تک دبوچے رہے کہ حضور کو عرق آگیا پھر حضرت کو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑہو
پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین پڑہا نہین ہون پھر حضرت جبریل نے اوسیطرح معانقہ قلبی
دیا اور چھوڑ دیا اور پھر کہا کہ پڑہو یہ تیسرا معانقہ تھا پھر سورہ اقرا، مالم یعلم تک پڑہایا اور ایک
روایت مین ہے کہ اول نعوذ اور بسم اللہ کہلائی پھر یہ آیت پڑہائی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کو یاد ہوگئی چنانچہ تفسیر واحدی مین ہے کہ اول تعلیم جبریلؑ کی یہ
ہوئی کہ یا محمد استعذ باللہ ثم قل بسم اللہ اور ایک روایت مین ہے کہ بعد تعلیم
آیات مذکورہ حضرت جبریلؑ نے اپنا پاون زمین پر مارا کہ ایک چشمہ جاری ہوگیا پھر طریق
استنجا اور مضمضہ اور استنشاق اور کل ارکان وضو تعلیم کئے یعنی وضو کرکے دکہا دیا
اسلئے کہ ایسے افعال مین تعلیم فعلی زیادہ تر مفید ہوتی ہے بعد اسکے جبریل علیہ السلام
نے ایک چلو پانی لیکر حضور کے روے مبارک پر چھینٹا دیا اور خود آگے بڑہکر دو رکعت نماز پڑہی
اور ہمارے حضور نے اقتدا جبریل علیہ السلام کی فرمائی بعد نماز جبریل علیہ السلام نے عرض کی
کہ یون وضو ہوتا ہے اور اسطرح نماز پڑہی جاتی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت بعد نزول
سورۂ فاتحہ صحیح ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام بعد تعلیم آیات خود جانب آسمان
روانہ ہوگئے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے
راہ مین جو درخت یا پتھر ملتا تھا اوس سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور حضرت
کا دل مبارک کانپتا تھا اوسی حالت مین داخل دولت سرا ہوئے اور حضرت نے ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنی مجھے چھپاؤ
مجھے چھپاؤ حضرت ام المومنین نے بالاپوش اوڑہایا اور ٹھنڈا پانی چھڑکا جب افاقہ ہوا تو آپ

نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ خدا آپ کو ضایع نکرے گا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم غریبون کی مدد کرتے ہو اور محتاجون سے سلوک اور ایسے کامون مین جنسے حق کی تائید ہو اعانت کرتے ہو پہر تم مستحق رحمت الہی ہو نہ غضب الہی پہر آپ کو ورقہ **ابن نوفل** کے پاس لے گئین جو حضرت خدیجۃ الکبری کے برادر عمزاد تھے ورقہ نے حضور سے کہا کہ اے میرے بہائی کے بیٹے تمنے کیا دیکہا آپ نے تمام کیفیت بیان فرمائی ورقہ کتب سماوی پڑہے ہوئے تھے اونکو بہت بڑی معلومات تہی ورقہ نے کہا کہ یہ ناموس اکبر تہا جسے جبریل کہتے ہین یہی فرشتہ موسی علیہ السلام کے پاس آیا تہا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش مین جوان ہوتا اون دنون مین جب کفار تمہین نکالینگے آپ نے ورقہ سے پوچہا کہ کیا یہ لوگ مجھے مکہ سے نکال دینگے ورقہ نے کہا کہ انبیا پر اونکی امت نے اکثر ظلم کیے ہین اور آپ بہی نبی ہین آپ کی خبر عیسی علیہ السلام نے دی ہے آپ اس بات سے خوف نکرین یہی امر آپ کی ترقی کا سبب ہوگا پہر اوسی زمانہ مین ورقہ نے انتقال کیا **فائدہ** حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے ایکدن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ورقہ کا حال پوچہا یہ استفسار اوپر گذر چکا ہے کہ حضور ورقہ کی نسبت کیا فرماتے ہین اوس نے آپ کی تصدیق کی تہی مگر زمانہ ظہور نبوت اور اتباع احکام اوسکو نصیب نہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ مینے ورقہ کو سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکہا ہے اگر اوسکی نجات نہوئی ہوتی اور مسلمانون مین محسوب نہوتا تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا - یہ حدیث شریف اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مردہ مسلمان کو سفید کپڑے پہنے ہوئے خواب مین دیکہے تو یہ دلیل اوسکی نجات کی ہے اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسْنَا لِبَاسَ الْاَخْیَارِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **فائدہ** جسطرح ورقہ ابن نوفل زمانہ نبوت سے پیشتر ایمان لائے تھے اسیطرح

حبیب نجار وغیرہ ایمان لائے تھے چنانچہ سعد ابن کریب الحمیری حضرت کی بعثت
سے دو برس قبل ایمان لائے ہین اور انہین سعد نے اول کعبہ شریف کو لباس پہنایا
ہے اور قیس ابن ساعدہ ایادی حکیم العرب جسکی عمر سات سو برس کی کہی جاتی ہے اور
زید ابن نفیل ابن عم حضرت عمر ابن خطاب اور آمیہ ابن الصلت شاعر۔ اور بحیرا راہب
اور نسطورا راہب وغیرہم قبل ظہور نبوت ایمان لاچکے تھے فائدہ نبوت اور رسالت
محض عنایت اور موہبت الہی ہے اسمین کسب کو اصلا دخل نہین ہے کوئی یہ نہ سمجھے
کہ ریاضت ومجاہدے کا نتیجہ نبوت ورسالت ہے اس معاملہ مین حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فراست واضح ہوا کہ حقایق امور کی معرفت تامہ اونکو
حاصل تھی اور اگرچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت اور جبریل علیہ السلام کے پہچاننے
مین شک وشبہہ نہ تھا مگر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنی راے کے موافق ورقہ
ابن نوفل کے پاس لیجانا مناسب سمجھا کہ حضور پرنور کو عین الیقین حاصل ہوا اور جو خود حقیقت
حال مفصل بیان کرتین تو بیان نہو سکتا کیونکہ حالات کتب سابقہ اونکو معلوم نہ تھے = اور
ورقہ نے جو حضرت کو برادر زادہ کہا تو یہ بات محاورہ عرب کے موافق تھی اور ورقہ جناب
عبداللہ کے ہم عمر تھے اس قصہ مین کئی نکتے ہین اول یہ کہ بنی آدم کی تربیت وتعلیم مین
طریق تدریج جاری ہے خصوصاً ایسے بار عظیم کے اوٹھانے مین تدریج واجبات سے
ہے کیونکہ اگر اول ہی بار حضرت پر بذریعہ وحی قرآن شریف نازل ہوتا تو از روے قاعدہ
فطرت انسانی اوسکا تحمل دشوار تھا لہذا اول خواب مین علوم جزئیہ کی تعلیم شروع ہوئی تاکہ
حضور مرتبہ بمرتبہ علوم عالم غیب سے خوگر ہون پھر بحالت بیداری وہوشیاری خلوت کی
محبت دل مین ڈالی کہ زن وفرزند کے تعلقات سے طبیعت یکسو ہوجاے اور عالم غیب سے
اونس پیدا ہو اور اس خلوت نشینی کے لئے ایک مکان بتادیا گیا کہ وہان جنس بشر سے
کوئی نہو تاکہ بروقت نزول وحی کسیکو گمان تلقین وتلمذ کسی بشر سے دل مین کبھی نہ گذرے

بوقت نزول وحی ایک صدمہ سخت قلب شریف پر ڈالا کہ دیکھنے والون کو توہم تلبیس اور تصنع پیدا نہو اور اس سے پہلے حضرت جبریل کو یہ ارشاد ہوا کہ تم حضرت پر نمودار ہوا کرو اور تسلی دیا کرو تاکہ بمقتضائے بشریت بار نبوت سے گہرا نہ جائین = دوسرا یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے معانقہ سے جو روحانی قوت سے تہا روح مبارک حضور پُر نور کی کامل ہوگئی اور فوراً طاقت قرات آگئی اسیکو معانقۂ قلبی کہتے ہین اور حضرات صوفیہ کرام کے خاندان مین شایع ہے اور یہی معانقہ تہا جو حضور پُر نور نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو دیا تہا جسکی وجہ سے جتنا تفسیر کے بیان مین اونکو ملکہ تہا کسی اور صحابی کو بیان تفسیر قرانی مین یہ قوت حاصل نہ تہی - اور **توجہ** کا طریقہ حضرات صوفیہ کرام کے خاندان مین چار طرح پر جاری ہے **اول** تاثیر انعکاسی مثلاً ایک شخص عطر لگا کر مجلس مین آئے اور اوسکی خوشبو سے اہل مجلس مستفید ہون یہ استفادہ اوسی وقت تک رہتا ہے جب تک وہ شخص مجلس مین ہے لہذا یہ طریقہ تاثیر مین ضعیف تر ہے -

دوسری تاثیر القائی مثلاً کوئی شخص تیل اور بتی ایک چراغ مین رکھ کر لائے اور اور ایک اور آدمی آگ لئے بیٹہا ہے اوسکو روشن کردے کہ چراغ جلنے لگے یہ طریقہ اوس اول طریقہ سے فی الجملہ تاثیر مین قوی ہے کہ صحبت کے بعد بہی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن ہوائے تندکی تاب نہین لاسکتا فوراً بجھہ جائیگا اس صورت مین نفس کو تہذیب نہین حاصل ہوتی جسطرح بے روغن وفتیلہ شعلۂ آتش اصلاح نہین کرسکتا - **تیسری** تاثیر اصلاحی مثلاً کسی دریا یا چاہ سے پانی لیکر کسی خزانہ مین جمع کرین اور فوارہ حوض تک راستہ بخوبی صاف کردین اور پانی کو اوسی راہ سے جاری کردین کہ فوارہ جوش و خروش سے چہوٹنے لگے اسکا اثر بہ نسبت تاثیر بالا کے قوی ہے اور اصلاح نفس و تہذیب ولطایف بہی ہوتی ہے لیکن بقدر استعداد خزانہ و مسافت راہ نہ بقدر دریا و چاہ باانیہمہ اگر خزانہ پر کوئی آفت آجائے تو نقصان مین شک نہین **چوتھی** تاثیر اتحادی کہ مرشد کامل

اپنی روح پر کمال کو مسترشد کی روح سے ایسا ملادے کہ مرشد کی روح کا کمال مسترشد
کی روح مین مل کر شیر و شکر ہوجاوے اور یہ نسبت انواع تاثیر مین قوی تر ہے اور دونون
روحین واحد ہوجاتی ہین بار بار حاجت استفادہ کی نہین پڑتی اتحاد روحی اسیکا نام ہے
اور اس قسم کی تاثیر نادر الوقوع ہے مگر اولیاے امت مصطفوی سے یہ بھی واقع ہوئی
ہے اس نسبت کے صاحب اول تو حضرت یار غار صاحب لاتحزن انّ
اللہ معنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور صدی ششم و ہفتم
ہجری مین حضرت امیر خسرو و حضرت مولنا مظفر بلخی قدس اسرارہما گذرے
ہین حاصل کلام تاثیر حضرت جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مین اتحادی
تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی روح لطیف کو حضور کے جسد اطہر کے مسامات سے
داخل بدن مبارک کیا کہ روح مبارک حضور پرنور سے مثل شیر و شکر کے ملگئی اور ایک عجیب
حالت بشریت اور ملکیت کی پیدا ہوگئی ؎

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل   سلماے حدوث تو و لیلیٰ قدم را

اور شرح اس نسبت اتحادی کی بیان مین نہین آسکتی اگرچہ کہنے کو تو شہیدی نے کچھ کہا ہے
مگر حقیقت یہ ہے کہ کچھ نہ کہہ سکا ؎

ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کے شامل   خواص اوس برزخ کبری مین ہے حرف مشدد کا

محققین فرماتے ہین کہ ورقہ ابن نوفل نے حضرت کی تشفی کی اور نزول وحی پر
گواہی دی اور حضرت جبریل امین کو پہچان لیا اور خود نصرت و اعانت پر مستعد ہوگیا مگر خدا تعالی
شانہ نے اوسکو بہت جلد اس عالم سے اوٹھا لیا کہ کسیکو یہ گمان نہو کہ اوسی نے قصص
ادیان اور شرایع سابقہ سے حضرت کو مطلع کیا ہے اور یہ بھی منظور الہی تھا کہ کسی اہل کتاب
کے سبب سے نصرت حضور کی نہو اور بہر نوع استقلال رہے۔ اور ایسا کلام لسان جبریل
علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جس سے دغدغہ امّی محض ہونے کا جاتا رہے یعنی ارشاد

ہو اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ مَالَمْ يَعْلَمْ ترجمہ یعنی پڑہ اپنے رب کا کلام اوسی کے نام سے اور اوسی کی مدد سے اسواسطے کہ آدمی کلام قدیم کو اپنے نفس کے زور سے نہین پڑہ سکتا اور اگر اس بات کا دغدغہ ہو کہ ہمارا پڑہنا حادث ہے اور یہ کلام قدیم ہے تو خیال کرو اوسی پروردگار نے پیدا کیا ہے اشیا کو اپنے اسما کی صورت مین پہر وہی کلام قدیم کو حرف کی صورت مین تصویر کر کے خیال مین ڈالے گا کیونکہ دنیا کا انتظام اسی اسباب کے ساتہہ متعلق ہے اور اسی طریقہ سے اسماے قدیمہ کو صور حادثہ مین ظاہر کیا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ کلام قدیم بمرتبۂ عزت مین ہے اور یہ خاک کا پتلا مرتبۂ ذلت مین ہے تو ایسی چیز جو اسقدر عزت رکہتی ہو اوسکو اتنے پست مقام مین اوتارنا قیاس سے بعید ہے - یہ بات غور اور فکر کرنے سے سمجہہ مین آئیگی کہ انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا اور وہ خون بستہ اوس قطرۂ آب سے بنا جسپر نجاست کا شرعی حکم ہے اور رفتہ رفتہ اوسی خون بستہ سے صورت بنی اور اوس صورت مین روح پہونکی گئی اور جب اوس خون کے پتلے مین روح آئی تو اوسنے اپنی پرورش کے لیے غذا طلب کی ماں کے پیٹ مین کوئی باورچی خانہ تو موجود ہی نہ تہا وہی خون طمث جو ہزارون نجاست کی ایک نجاست سمجہی جاتی ہے اوس پتلے کی غذا قرار دی گئی لیکن یہ دہن جسسے اب ہم غذا کہاتے ہین اسکو اوسنے اپنا نام لینے کے لیے بنایا تہا اوسکو اوس نجس غذا سے پاک رکہا اور ناف کے ذریعہ سے اوس ناپاک غذا کو تمام بدن کی پرورش کا سبب کیا اور پہر اوسکو وہ عزت بخشی کہ اسرار حقہ کا حامل کیا انتہی یہ کہ اسی جسد مین ایک مکان بناکر اپنی تجلیون کے لیے خاص کیا اور اوس خلوت سرا کا نام دل رکہا ؎

کعبہ بنگاہ خلیل آذر است　　　دل گذرگاہ جلیل اکبر است

اور اعضاے مختلفہ سے اپنے افعال ظاہر فرمائیے اور روح لطیف ذوالطف کو جسم

کثیف کے ساتھہ وہ ربط بخشا کہ کچھہ فرق باقی نرہا اور قدرت اسکو کہتے ہین کہ باوجود ایسے وصل کے پہر فصل ایسا کہ لطافت روحیہ اپنے مقام پر اور کثافت جسمیہ اپنے مقام پر ۵

نہ جوہر مین ہے وہ نہ ہے سنگ مین — ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین

سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمدِهٖ اور ان سب اعضا اور روح کو ایک ہی مادہ کثیف بخس و ذلیل سے پیدا کیا اور کچھہ حصہ کو تو طاہر و مطہر اور لطیف و الطف کر دیا اور کچھہ حصہ کو نجس و کثیف و ذلیل ہی رکھا اور لطف یہ ہے کہ ایک ہی مقام مین دونون کی سکونت اور طرز معاشرت علیحدہ اور ایک ہی غذا سے دونون کی پرورش اور دونون کے مزاج مین آسمان و زمین کا تفاوت اور لطافت و کثافت کی یہ حالت کہ ایک جسم اور ایک جوہر ایک کا ہر جزو قابل قسمت اور ایک غیر منقسم بالکل ایک کے مزاج کی ماہیتین معلوم اور ایک کی حقیقت نامعلوم پہر اگر جس قادر مطلق نے ان اضداد کو جسم مین جمع کر دیا ہے تو کیا تعجب ہے کہ وہ اپنے کلام قدیمہ کو صوت و حروف کے ذریعہ سے قوت متخیلہ اور آلات نطقیہ مین القا فرمائے اور کلام کو بے تغیر اوسی لطافت پر قائم رکہے جیسے کہ جسم فانی فنا ہوگیا اور روح باقی رہ گئی اِنَّ اللهَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ چونکہ حضور پر نور کو قبل حصول علم لدُنی اِقرَء کا لفظ مشکل معلوم ہوتا تہا اور دشوار خیال فرماتے تہے ناموس اکبر کہہ رہے ہین کہ پڑہیے اور آپ فرماتے ہین کہ مین پڑہا ہوا نہین ہون اس سکوت کو دیکہہ کر پہر ناموس اکبر نے کہا کہ اِقرَء بِاسمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ پڑہیے اپنے پروردگار کے نام پاک کی استعانت سے وہ پڑہا دیتا اور پڑہوا تا ہے اوسکو امی کا عالم کر دینا اور جاہل کو عاقل بنا دینا سہل ہے کیونکہ امی کو مانع تحصیل علم یہ سبب ہے کہ اوسکے پاس اسباب تحصیل علم نہین اور یہ تمام افراد انسانی مین بہ نسبت بعض علوم کے موجود ہے باایں ہمہ وہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے اون علوم کو بعض مخلوقات کے ذریعہ سے پہونچا دیتا ہے چنانچہ قلم کو کہ جو چیزین حواس و عقل کے وسیلہ سے دریافت نہین ہوسکتین لکہنے سے معلوم ہو جاتی ہین جیسے احوال قرون گذشتہ و کیفیات سنین ماضیہ و حالات انبیاء و اولیا اور اس تاکید کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و

واصحابہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ اپنے ثواب نفس کے واسطے قرآن پڑہو ہیرا ورون کو ہونچاؤ
اسلئے کہ نبی صلعم کو تبلیغ ضروریات سے ہے جسطرح امت کو ثواب اور تزکیہ نفس کے واسطے
قرات لازمی امر ہے اور اگر نبی تبلیغ نفرماے تو امت کو قرات میسر نہو لہذا خداے کریم
کو یہ منظور ہوا کہ ہمارا نبی اپنی امت کو اونکی استعداد کے موافق کارخانہ الوہیت کے اسرار
سے مطلع فرماے اور قلم کے ذریعہ سے تعلیم کرے جیسے سلاطین کی عادت جاری ہے کہ
اپنی رعایا اور ملازم کو اپنے احکام قلم کے ذریعہ سے پہونچاتے ہین اور زبانی گفتگو بہت کم
کرتے ہین یہی آداب سلطنت ہے کہ بادشاہ وزرا سے کلام کرے اور وزرا نوابون
سے اور نواب اپنے ماتحتون سے اور وہ ماتحت رعایا کو وہ احکام پہونچاتے ہین مثلاً اہل محل
شاہی کے لوگون کی فہرست اسما دفتر نظارت سے دستیاب ہوتی ہے۔ اور تعداد امکنہ
یعنی مکانات قلم بیوتات سے۔ اور شمار ملازمین مواجب مقرری قلم دفتر بخشی گری سے۔
اور حالات مستحقین اور وجوہ خیرات دفتر صدرات سے۔ اور عرض وطول بلاد وشہور
وقریات قلم دفتر تقسیم سے۔ اور شمار جاگیر وخالصہ قلم دفتر وزرات سے۔ تعداد قیدیان
ومحبوسان قلم دفتر اطلاق سے۔ اور تعداد خزانہ قلم دفتر میر سامانی سے **فائدہ** یہ خیال
نکرنا چاہیئے کہ حضرت تو امی تہے تو پہر حضرت کو تکلیف پڑہنے کی کیون دی گئی یہ تکلیف
تو مالایطاق ہے اسکو یون سمجہنا چاہیئے کہ یہ حکم تکلیفی نہین ہے بلکہ تلقینی ہے جسطرح
اوستاد نے بچہ کو مکتب مین لیجا کر کہتا ہے کہ پڑہ حالانکہ وہ بچہ ابہی مکتب مین داخل ہوا
ہے وہ کیا جانے کہ قرات کیا چیز ہے اور کیونکر پڑہتے ہین حالانکہ اوستاد کا مطلب
یہ ہوتا ہے کہ مین پڑہتا ہون تو سن اور پڑہنے کے لئے آمادہ ہوجا نہ یہ کہ خواہ مخواہ پڑہ
اور اسیطرح لفظ اِقرَأ اور چارون سورتون کی قُل داخل قرآن ہین ان سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے جسطرح اور اوامر ونواہی سے پس یہ الفاظ بطور سرنامہ
فرمان وخطوط ہین جیسے بآید شناخت۔ وبدانند۔ وبشناسند۔ الغرض اسی عرصہ مین

ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام پھر درمیان آسمان و زمین کے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے - حضور کو پھر وہی حالت پیش آئی زملونی زملونی فرمانے لگے جسطرح غار ثور میں واقع ہوئی تھی اور وحی ہوئی یا ایہا المدثر قم فانذر یعنی اے لحاف میں لیٹے ہوئے کھڑا ہو پھر قوم کو ڈرا - بعضے علما فرماتے ہین کہ نبوت حضور پرنور کی رسالت پر مقدم تھی اسلئے کہ اہل حدیث کے نزدیک رسالت کیواسطے تبلیغ اور انذار ضرور ہے پس تکمیل و تزکیہ نفس کیواسطے اور نیز تعلیم و تلقین کے لیئے سورہ اقرء نازل ہوئی اور تبلیغ و انذار کے واسطے سورہ مدثر اول نبوت ہے اور دوسری رسالت سے **فائدہ حضرت جبریل علیہ السلام کا** مرتبہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے کہ روح القدس اور روح الامین انکا خطاب ہے سب پیغمبرون کے پاس وحی لائے اور اللہ تعالیٰ شانہ کے وکیل رہے شرایع کا پہونچانا عابدون کا مددگار رہنا اور کافرون کو ہلاک کرنا اور فتح و شکست کا ظاہر کرنا انہین کا کام ہے - انکا احسان آدمیون پر زیادہ ہے مگر فضیلت مطلقہ نہین ہے بلکہ بالخصوص بلاحظہ کار ہاے نافع نوع انسانی **مرتبہ حضرت اسرافیل** حضرت اسرافیل علیہ السلام اطلاع مکنونات لوح محفوظ اور قرب و منزلت مین پیش قدم بلکہ حضرت جبریل و میکائیل و عزرائیل پر حاکم و فرمان روا ہین **اقسام وحی** واضح ہو کہ نزول وحی حضور پرنور پر کئی طرح سے ہوتا تھا ایک یہ کہ حضور پرنور سچے خواب دیکھا کرتے تھے مکہ معظمہ مین اسکی ابتدا ہوئی یعنی جتنے خواب دیکھے اوسکا ظہور فی الفور ہو گیا

حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اول ما بدی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ واصحابہ وسلم من الوحی الرویا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری الا جاءت مثل فلق الصبح یعنی اول جو بات اقسام وحی مین سے آپ پر ظاہر ہوئی وہ سچے خواب تھے پس رسول اللہ جو خواب دیکھتے تھے اوسکی تعبیر صبح کے وقت فوراً ہو جاتی تھی دوسری قسم یہ تھی کہ آپ کے قلب شریف پر حضرت جبریل علیہ السلام احکام الٰہی القا کر دیتے تھے اور خود ظاہر نہوتے تھے اور نہ کوئی آواز آپ سنتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ نزل بہ روح الامین علیٰ قلبک اور اس قسم

کو نفث کہتے ہین - تیسری قسم یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام مرد کی صورت مین متمثل ہو کر آتے اور حکم خدا پڑہکر سناتے اور اکثر حضرت جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت مین حاضر ہوتے تھے چنانچہ گاہ گاہ بعض اصحاب نے اونکو اسی صورت مین دیکھا ہے - اہل تحقیق فرماتے ہین کہ رویت جبریل علیہ السلام حالت نزول وحی مین بصارت کے زوال کا سبب ہے جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو یہ واقعہ پیش آیا روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھا جب وہ چلا گیا تو پوچھا کہ یہ کون آدمی تھا حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے دیکھ لیا آپ نے عرض کی کہ ہان مینے دیکھا حضور نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اب تیری آنکھون کی روشنی جاتی رہے گی مگر حضور کی صحبت سراپا برکت کے سبب سے ظہور اسکا آخر عمر مین ہوا اور حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ اگرچہ میری بصارت ظاہری زائل ہو گئی ہے لیکن زبان وقلب مین روشنی ہے - اور حضرت شیخ عبد الحق شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین کہ جسنے جبریل کو سواے پیغمبر کے دیکھا اوسکی بینائی جاتی رہی اور بینائی تیری بھی جانے والی ہے لیکن تیرے وفات کے دن یہ روشنی پھر آنکھون مین آجائیگی کہتے ہین کہ جب حضرت ابن عباس کا انتقال ہوا اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک سفید جانور آیا اور کفن مین غایب ہو گیا ہر چند لوگون نے تلاش کیا مگر نہ ملا تو عکرمہ حضرت ابن عباس کے غلام آزاد نے کہا کہ اے لوگو یہ اونکی بینائی چشم ہے جسکا وعدہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا اور جب اونکو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی - یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَرْضِیَّه -

اگر کوئی اور شخص یہ شبہہ کرے اور صحابہ نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا کبھی اعرابی کی صورت مین کبھی حضرت دحیہ کلبی کی صورت مین جیسا جلال الدین سیوطی نے تحقیق کیا ہے کہ حضرت عایشہ صدیقہ اور آبی ابن کعب اور عبد الرحمن ابن عوف اور عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہم نے بھی دیکھا ہے - اور ابی داود ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ مناجات حضرت

جبرئیلؑ کی پیغمبر خدا کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی ہے پہر اونکی بصارت
کیون نہ زایل ہوئی تو رفع اسکا یون ہوتا ہے کہ وہ وقت نزول وحی کا نہ تہا اس سببسے زوال
بصر ہوا - اور بعض علما فرماتے ہین کہ یہ ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم
کا عام نہ تہا بلکہ خاص ابن عباسؓ ہی کیواسطے تہا کیونکہ یہ حضرت اوسوقت صغیر سن تہے اور
امور غیبیہ کے مشاہدہ کی طاقت نرکہتے تہے لہذا صدمہ شدید پہونچا جب تک قوت رہی
بصارت رہی جب انحطاط عمر کا شروع ہوا تو بصارت کو وہی صدمہ عارض ہوا لیکن یہ توجیہ
رکیک ہے صحیح یہ ہے کہ برکت صحبت حضور پرنور نے اوسے روکا اور زمانہ پیری پرا وسے
ہٹا دیا اور جب حضرت ابن عباسؓ کی آنکہین محسوسات ظاہری کی طرف سے بند ہوئین تو اوسوقت
صور خیالیہ اور اعیان مثالیہ سے مشغول ہوئین - اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اور صحابہ نے جو حضرت جبرئیلؑ کو دیکہا تو اوسوقت اونکے چہرۂ مبارک پر
ناسوتی انوار تہے جسکے وہ متحمل ہوئے اور جب حضرت ابن عباسؓ نے دیکہا ہے تو اوسوقت
آپکے روے مبارک پر ملکوتی انوار ہوگئے لہذا نظر متحمل نہ ہوئی اس سببسے زوال
بصارت ہوا - علامہ ترمذی فرماتے ہین کہ حضرت ابن عباسؓ نے جبرئیل علیہ السلام کو
دوبارہ دیکہا ایک مرتبہ تو دحیہ کلبی کی صورت مین چنانچہ سیوطی نے جوامع مین لکہا ہے کہ فرمایا
ابن عباس نے کہ ایک مرتبہ گذرا مین پیغمبر خدا پر پارچہ سفید پہنے ہوئے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دحیہ کلبی سے کچہ باتین کر رہے تہے سخنان راز کی طرح اور وہ دحیہ نہ تہے بلکہ جبرئیلؑ
تہے تو حضرت جبرئیلؑ نے حضور پرنور سے کہا یہ ابن عباسؓ ہے اگر سلام کرتا تو ہم جواب دیتے
اسکے کپڑے خوب سفید ہین اور بعد اسکے اسکی اولاد سیاہ کپڑے پہنے گی اور جب چڑہ
گئے جبرئیلؑ آسمان پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کس نے منع کیا تہا
تجکو سلام سے مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ دحیہ کلبی سے باتین کر رہے تہے مینے
اس بات کو طریقۂ ادب کے خلاف سمجہا کہ اوسوقت آپکی توجہ کو اپنی طرف پہیرون فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ وہ جبریل تھے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے اور ترمذی
نے کہا کہ یہ قصہ دوبار ہوا کذا فی جامع الاصول معلوم ہوا کہ ایک بار عالم ناسوت کے انوار دیکھے
چہرہ پر تھے اور دوسری مرتبہ عالم ملکوت کے جسکا تحمل اونکو نہوا اور یہی رویت ثانیہ سبب فقدان
بصارت ہوئی۔ **شرح سفر السعادت** مین لکھا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا بشر
کی صورت مین نازل ہونا اسواسطے تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو انس پیدا ہو
جنسیت کی وجہ سے **اہل تحقیق** فرماتے ہین کہ جسوقت افادہ واستفادہ مین مناسبت
وجنسیت شرط ہے توجب کبھی بشریت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضرت
جبریل علیہ السلام کی ملکیت پر غالب آتی تہی توجبریل علیہ السلام صورت بشری مین ظاہر ہوتے
تھے۔ اور جب ملکیت حضرت جبریل علیہ السلام حضور پرنور کی بشریت پر غالب ہوتی تہی تو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وجود بشری سے غایب ہوکر عالم ملکوت مین جلوہ افروز ہوتے
تھے اور صورت اولیٰ وحی کی بوعدۂ بشارت ہوتی تہی اور صورت ثانیہ بوعید ونذارت یعنی اومین
جنت اور نعماے جنت کی خوشخبری دی جاتی تہی اور دوسری مین بیان عذاب اور تخویف
ہوتی تہی۔ **مواہب لدنیہ** مین ہے کہ وحیہ کلبی نہایت حسین وجمیل وخوش اندام تھے
حتیٰ کہ جب سفر سے پلٹ کر آتے تو مرد وعورت برادری اور غیر برادری کے دیکھنے کو آتے
تھے۔ **صاحب تفریح الاذکیا** فرماتے ہین کہ اسی مناسبت سے حضرت جبریل علیہ السلام
اکثر وحیہ کلبی کی صورت مین تشریف لاتے تھے کہ حسن صوری سبب مسرت وفرحت
روح انسانی کا ہے **چوتھی**[۴] صورت وحی کی یہ تہی کہ آواز مانند آواز جرس گوش مبارک مین
آتی کہ بجز حضور پرنور کے اور کوئی اوسکے الفاظ اور معانی نہ سمجھہ سکتا تہا اور اسی وحی مین جبین
روشن پر عرق آجاتا تہا اور اگر آپ کسی مرکب پر اوسوقت سوار ہوتے تھے تو وہ بیٹھہ جاتا تہا چنانچہ حضرت
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سردترین ایام زمستان مین جب
وحی حضرت پر نازل ہوتی تہی تو اوس موسم مین بہی جبین روشن پر عرق آجاتا تہا اور قطرات عرق

ٹپکنے لگتے تھے اور گھوڑے یا اونٹ وغیرہ کی سواری کے وقت وحی کا نزول ہوتا تو وہ مرکب
گر پڑتا مگر مادہ شتر جو خاص حضور کی سواری کی تھی عضبا۔ اور قصوا ان دونون کے ہاتھہ پاؤن
تو خم ہوجاتے تھے مگر گرنے سے محفوظ رہتے اور اگر کسی صحابی کی ران پر حضور تکیہ کرکے
بیٹھتے اور اوسوقت نزول وحی ہوتا تو ران کی ہڈی کے ٹوٹنے کا خوف ہوتا تھا اور حضور پُر نور
کا چہرۂ مبارک سرخ ہوجاتا تھا اور انفاس شریف کی آواز بلند ہوجاتی تھی کہ دور کے لوگ
سُن لیتے تھے۔ اور بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ ایک مرتبہ حضور پُر نور زید ابن ثابت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی ران پر سر رکھے لیٹے تھے کہ دفعتہً وحی کا نزول ہوا تو اونکی ران گرانی سے ٹوٹنے
لگی۔ اور جب سورۂ مایدہ نازل ہوئی ہے تو حضور پُر نور ناقہ پر سوار تھے قریب تھا کہ اوسکا بازو
ٹوٹ جاے۔ اور اہل تحقیق کہتے ہین کہ مطلق وحی کے نزول مین حضرت پر ایک نوع کی
شدت ہوتی تھی اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا کچھہ صلصلۃ الجرس کی تخصیص نہین تھی
کما اشار الیہ تعالیٰ شانہٗ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً **پانچوین** صورت وحی کی یہ تھی کہ
حضرت جبریل علیہ السلام اصلی صورت مین تشریف لاتے تھے اور حکم خداوند تعالیٰ شانہٗ بیان
کرتے تھے جیساکہ سورۂ نجم مین واقع ہے۔ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِندَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهَىٰ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ترجمہ یعنی اوسکو دیکھا ہے ایک دوسرے نزول مین بیری
یعنی سدرہ کی اوس حد مین اوسکے نزدیک ہے بہشت رہنے کی جگہہ۔ اس آیت سے صاف
ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر
دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک بار اول نبوت مین جب وہ سورۂ مدثر لائے ہین اوسوقت کرسی
پر بیٹھے تھے اور آسمان کے دونون کنارے اون سے بھرے ہوے تھے۔ اور دوسری
بار شب معراج مین فلک ہفتم سے آگے سدرۃ المنتہیٰ پر اور اوسوقت اونکے چھہ سو بازو
تھے کذا حققہ الشیخ فی تکمیل الایمان۔ **انبیا علیہم السلام کے پاس جبریل
علیہ السلام کا آنا**۔ روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے

پاس بارہ مرتبہ آئے - اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس چار مرتبہ - اور حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پچاس مرتبہ - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیالیس مرتبہ - اور حضرت موسی کلیم اللہ کے پاس چارسو مرتبہ - اور حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس دس بار اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت بابرکت مین چھبیس ہزار مرتبہ لیکن صورت اصلی مین دو بار - یوسف علیہ السلام کے پاس بھی چاہ کنعان مین جبریلؑ کا آنا بیان ہوا ہے مگر صاحب تفریح الاذکیا نے اوسکا ذکر اپنی کتاب مین نہین کیا ہے -

چھٹی صورت وحی کی یہ تھی جو شب معراج مین حضور پر نازل ہوئی - ساتوین صورت یہ ہے کہ حضرت حق نے بیواسطہ جبریلؑ اپنے حبیب سے کلام کیا - آٹھوین صورت یہ ہے کہ شب معراج مین بیواسطہ وبے حجاب حضرت حق سے کلام ہوا اور ظاہر ہے کہ وحی فوق السماوات اسی قبیل سے ہے نوین صورت وحی یہ ہے کہ حضور پُرنور نے حضرت حق کو خواب مین دیکھا اور کلام کیا چنانچہ حدیث زہری مین وارد ہے جَاءَنِی رَبِّی فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ وَقَالَ اَتَعْلَمُ فِی اَیِّ شَیْءٍ یَخْتَصِمُوْنَ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی ترجمہ یعنی آیا میرا پروردگار میرے خواب مین اچھی صورت مین اور فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کس چیز مین جھگڑتے ہین ملاء اعلی دسوین وحی القائی کہ فیصلہ خصومات کے وقت جو حکم حضور پُرنور کو حضرت حق کی طرف سے قلب شریف پر القا ہوتا تھا - گیارہوین طرح وحی کی یہ تھی کہ ایک آواز شہد کی مکھی کی آواز کی طرح گوش حق نیوش مین آتی تھی اوس سے حضور الفاظ اور مطلب سمجھ لیتے تھے بارہوین وحی استنشاق نفحات الٰہیہ تھی جیسا کہ حضور نے حضرت اویس قرنی کے حال سے خبر دی اِنِّی اَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ تیرہوین طرح وحی کی بطریق ملامسہ ہوتی تھی چنانچہ حضور فرماتے ہین وَضَعَ اللّٰہُ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - ترجمہ رکھا اللہ تعالی شانہ نے اپنی ہتھیلی کو میرے دونون شانون کے بیچ مین تو پائی مینے ٹھنڈک اوس مبارک

ھتیلی کی اپنی چھاتی کے بیچ میں پس حاصل ہوا مجھے وہ علم کہ جو کچھ آسمان و زمین مین ہے
سب مجھے معلوم ہونے لگا چودھوین وحی بواسطہ حضرت اسرافیل علیہ السلام تھی
چنانچہ صحاح مین عامر شعبی سے روایت ہے کہ اول معین ہوے حضرت اسرافیل علیہ السلام
اور تین برس تک نظر آئے نور وحی لایا کئے پھر موکل ہوے حضرت جبریل علیہ السلام اور قرآن
شریف لائے۔ اور طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ نازل ہوئے مجھپر اسرافیل اور بولے کہ
مین رسول خدا کا ہون اور حکم خدا کا لایا ہون کہ آپ چاہے پیغمبری اختیار فرمایئے اور عبداللہ
ہو جیئے اور چاہے پیغمبری بادشاہی کے ساتھ اختیار فرمایئے تو مینے جبریل کی طرف دیکھا
تو اونسے کہا کہ تواضع اور بندگی اختیار فرمایئے۔ اور اسی حدیث مین ہے کہ اسرافیل علیہ السلام
کسی پیغمبر اور نبی پر نازل نہین ہوئے کذافی المواہب اور یہ بھی اسی کتاب مین ہے۔ کہ
حضور پر طریق نزول وحی چھیالیس ۴۶ طور پر تھا۔ اور ملا علی قاری نے فتح الباری مین لکھا
ہے چھیالیس ۴۶ طور وحی کے باعتبار اختلاف حامل وحی کے تھے **فائدہ** لغت مین
وحی کے معنی مخفی طریقہ سے آگاہ کرنے کے ہین جسطرح پر ہو خواہ کلام کے ذریعہ سے
یا کتابت کے طور پر یا رسالت و اشارت کے طریقہ پر۔ اور کبھی لفظ وحی سے اسم مفعول کے
معنی قصد کرتے ہین جیسا کہ خلق سے مخلوق اور یہ کلام الٰہی ہے کہ جو کچھ انبیا پر نازل ہوتا ہو
اوسمین سے ہمارے حضور پر نور پر ہر قسم کی وحی ہوئی اور انبیائے سابقین پر بتوزیع یعنی بہ تفریق
کچھ کسی نبی پر کچھ کسی نبی پر ؏

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

فائدہ - نزول وحی کے تاریخ و ماہ مین اختلاف ہے محمد ابن اسحٰق فرماتے ہین کہ نزول
وحی رمضان شریف مین ہوا اور اوسوقت چھ ہزار تینتیس ۶۰۳۳ برس ہبوط آدم
علیہ السلام سے گذرے تھے۔ اور کتاب جامع الاصول مین اختلافات کے بیان کرنیکے

بعد تصحیح کی ہے کہ نزول وحی تیسری یا آٹھوین ربیع الاوّل کو ہوا اور عمر شریف حضور پُر نور کی سوقت
اکتالیس برس کی تھی اور کتاب بہجۃ المحافل مین ہے کہ جبریل علیہ السلام اول بروز
شنبہ شب کے وقت تشریف لائے - اور یکشنبہ کو بھی آئے اور پھر بروز دوشنبہ تاریخ
ہشتم یا دہم ربیع الاوّل کو مخاطب بالرسالۃ کر گئے - اور اوسوقت قتل کسریٰ سے سات
مہینے گذرے تھے ؏

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست		آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر بردن

الغرض حضور پُر نور نے اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھے تشریف نبوت سے سرفراز
فرمایا مین خدا کا پیغمبر اور خاتم الانبیا ہون سابق الایمان حضرات کا ذکر
اوّل حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف
بایمان ہوئین بعد ازان اوسی دن آخر وقت یا دوسرے روز اوّل وقت حضرت امیر المومنین
یعسوب الدین والمسلمین علی ابن ابیطالب رضی اللہ ایمان لائے چنانچہ حضرت کا ارشاد ہے
صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِی قَبْلَ النَّاسِ آپکے بعد زید ابن حارثہ پھر حضرت امیر المومنین امام المتقین
بالتحقیق ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور بعض کا قول ہے کہ جسوقت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کوہِ حرا سے تشریف لائے اور احوال وحی بیان فرمایا اوسی وقت
حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائین فقد ذھبت الیہ جماعۃ
من الصحابۃ والتابعین اور کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ اوّل حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ایمان لائے - اور ایک جماعت کا بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے ورقہ ابن نوفل
ایمان لائے - اور شیخ ابن الصلاح کے نزدیک احوط یہ ہے کہ طایفہ عورات سے اوّل
حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائین اور گروہ اطفال سے اوّل
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جوانون مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - اور موالی مین زید ابن
حارثہ اور غلامون مین بلال حبشی رضی اللہ عنہم - اور ابن عبد البر نے دعویٰ کیا ہے کہ بالاتفاق

ثابت ہے کہ اوّل علیؓ ابن ابی طالب ایمان لائے ہین لیکن صغیر سن تھے اور ابوطالب
کے خوف سے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے - اور صدیق اکبر نے فوراً بے تامل وتردد
اپنا ایمان ظاہر کر دیا - اور دلیل اونکی یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے
سُنا اپنے باپ سے وہ فرماتے تھے کہ صدیق اکبر مجھسے چار باتون مین سابق ہین ایک
افشائے اسلام مین دوسرے ہجرت مین تیسرے مصاحبت غار مین - چوتھے اقامت
صلوٰۃ مین اور مین براہ خوف اظہار اسلام اور ادائے صلوٰۃ مین اخفا کرتا تھا - اور حضرت
ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ آیہ کریمہ سورۂ احقاف حتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ شان مین
حضرت ابوبکر صدیق نازل ہوئی ہے - اور قصہ اسکا یون ہے کہ جب عمر حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیس۲۰ برس کی ہوئی تو ہمرکاب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہٖ
وسلم بقصد تجارت شام کو گئے اور ایک مقام پر بیر کے درخت کے نیچے نزول فرما ہوئے
اوسکے قریب ایک درویش کتابی رہتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس گئے اوسنے آپ سے
پوچھا کہ بیر کے درخت کے نیچے کون ہے حضرت ابوبکر نے جواب دیا محمدؐ ابن عبد اللہ
بن عبد المطلب - اوس راہب نے کہا واللہ یہ نبی ہین بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے
اس درخت کے سایہ مین کوئی نہین بیٹھا مگر محمدؐ نبی اللہ پس یہ کلام اوسی وقت سے حضرت
صدیق اکبر کے دل مین جم گیا اور اوسی روز سے حضرت صدیق اکبر نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یہانتک کہ چالیس برس کے ہوئے اور ابوبکر صدیقؓ
اسلام لانے کے وقت اڑتیس۳۸ برس کے تھے **الغرض** حضرت صدیقؓ اکبر کے ایمان
لانے سے **دعوت اسلام** شروع ہوئی اور آپ کی فہمایش سے اکابر عرب ایمان
لانے لگے **حضرات سبّاقؓ** چنانچہ حضرت عثمان ابن عفان رئیس بنی عبد الشمس -
زبیر العوام سردار بنی اسد - عبد الرحمن ابن عوف - وسعد ابن ابی وقاص افسران بنی زہرہ - طلحہ ابن عبد اللہ
امیر بنی تیم حضرت کے حضور مین حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوے - اور قبایل قریش کی شوکت

شکست ہوئی انہین بزرگوار کو سبّاق کہتے ہین - پہر دوسرے روز عثمان ابن مظعون
اور ابو عبیدہ ابن الجراح و ابو سلمہ ابن عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی - اور ارقم بن ابی الارقم -
اور عبد اللہ ابن مسعود ہذلی ایمان لائے - کنیت ابن مسعود کی ابو عبد الرحمن ہذلی بضم ہا و
کسر ذال نسبت جانب قبیلۂ ہذیل کے ہے اور یہ قبیلہ قبائل قریش سے جدا ہے بعض کی
تحقیق یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چندروز پیشتر ایمان لائے ہین اور ایک
جماعت یہ کہتی ہے کہ یہ بعد پانچ آدمیون کے چھٹے شخص ہین - سفر مین حضور پرنور کی پاپوش
اور مسواک اور آب طہارت انہین کی حفاظت مین رہتا تہا اور آئمہ حنفیہ کے نزدیک بعد
خلفاے اربعہ کے ان سے زیادہ کوئی فقیہہ نہ تہا یہ نحیف البدن کوتاہ قامت گندمی
رنگ تہے ساٹہہ برس سے کچہہ عمر زیادہ ہوئی وفات سال سی و دوم ۳۲ھ ہجری مین ہوئی
اور بقیع مین مدفون ہین - اور بعد ان حضرات کے سعید بن زید اور اونکی زوجہ فاطمہ بن خطاب
اور بلال اور خباب ابن الارت اور صہیب رومی ایمان لائے - یہ صہیب رومی بن سنان
غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تمیمی کے ہین کنیت انکی ابو یحیی اور مسکن زمین موصل واقع میان
دجلہ و فرات اہل روم کی لوٹ مین ہاتہہ آئے تہے اس وجہ سے رومی کہلائے اور رومیون
سے قبیلہ کلب نے خرید کیا ان سے عبد اللہ بن جدعان نے مول لیا اور آزاد کیا اور بعض
کہتے ہین کہ روم سے مکہ معظمہ مین بہاگ کر آئے تہے اور کم عمر تہے جب جوان ہوئے تو عبد اللہ
بن جدعان سے ہم قسم ہوئے اور اسلام لائے عمر شریف آپکی ستر برس کی ہوئی سنہ ۳۸ھ
ہجری مین وفات پائی بقیع مین مدفون ہوئے - اور انکے بعد عمار یاسر اور مسماۃ سمیہ عمار کی والدہ
اور ام سلمہ اور خولہ بنت حکیم ایمان لائین اور ان سب کے ایمان لانے ہین حضرت صدیق اکبر محرک ہوئے
اور اللہ تعالی شانہ نے حضرت صدیق اکبر کی دعوت کو اثر بخشا - اور ابن سعد کہتے ہین کہ بعد
حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے سب عورتون سے پہلے ام الفضل
زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما و اسما بنت حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ایمان لائین

حاصل کلام تین برس تک دعوت اسلام پوشیدہ اور مخفی طریقہ سے ہوتی رہی اور
ضُعفا و غربا ایمان لاتے گئے چوتھے برس دعوت اسلام کے واسطے
عام حکم ہوا - آیہ کریمہ نازل ہوئی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ترجمہ
یعنی ظاہر کرو اوس کام کو جسکا تمہین حکم ہوا ہے اور پھیر لو اپنا منہ مشرکون سے - بس حکم کی دیر
تھی علی رؤس الاشہاد دعوت اسلام شروع ہوگئی یہانتک کہ سورہ شعرا مین ارشاد ہوا -
انذر عشیرتک الاقربین واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین - ترجمہ
یعنی ڈرا اپنے قریب رشتہ دارون کو اور تواضع کر ایمان لانے والونکی جو تیری پیروی کرین -
جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے تمام قریش کو پکار کر سنایا
اور اپنے چچا اور پھوپھی اور بیٹی سے فرمایا کہ اللہ کے یہان اپنی فکر کرو مین تمہارا خدا کے یہان
ایمان نہ لانے کی حالت مین کچھ سامان نکر سکونگا جب دعوت اسلام عام ہوئی تو ولید بن مغیرہ -
اور عاص بن وائل اور زمعہ الاسود بن المطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس
بن حنظلہ شرارت وخباثت باطنی سے بدگوئی کرنے لگے کہ ایک ہی دن مین اللہ تعالی شانہ
نے پانچون کو جو حقیقت مین پنج عیب شرعی تھے کئی بیماریون مین مبتلا کر کے داخل جہنم کردیا -
بعض کا یہ قول ہے کہ عاص اور ولید ہجرت کے بعد مرے ہین - اسی عرصہ مین یہ معاملہ ہوا
کہ ایک دن وقاص چند آدمیون کے ساتھ کعبہ شریف مین نماز پڑھنے گئے تو مشرک آکر مانع ہوئے ایک
مشرک کو ان لوگون نے قتل کیا یہی پہلا خون ہے جو اسلام مین واقع ہوا - ابن اسحق فرماتے ہین
کہ اول چالیس آدمی مسلمان ہوئے پھر تو عورت و مرد اسلام کیطرف دوڑے اور دین اسلام
کا اظہار ہونے لگا قریش نے تعرض موقوف کیا مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی زبان مبارک پر بتونکی نکوہش ظاہر ہوئی تو مشرک اوسوقت درپے ایذا ہوئے اور آپس مین
یہ عہد کیا کہ جو اسلام لائے اوسے مارو ابوطالب اور دیگر بنی ہاشم سوائے ابی لہب کے حضور
پُرنور کے کھلکر معین و مددگار ہوگئے ایک روز اشرف قریش جمع ہوکر ابوطالب پر چڑھ آئے

اور کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا ہمارے بتون کو بُرا کہتا ہے اور ہمارے آباد اجداد کو عیب
لگاتا ہے اور ہمارے دین کو باطل جانتا ہے اوسکو منع کرو اسلیئے کہ تم بھی اوسی دین مین ہو
جسمین ہم ہین ابو طالب نے ملایمت اور حلم سے اونکو سمجھا دیا اسی طرح دو تین مرتبہ وہ سب
مجتمع ہو کر آئے پھر ایک روز عمّارہ وابن ولید وابن مغیرہ کو لاکر کہا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا عوض ہے ابو طالب نے کہا سبحان اللہِ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔
مجکو ہرگز منظور نہین پھر تو کفار قریش لڑائی پر آمادہ ہو گئے ابو طالب نے بنی ہاشم و بنی مطلب
و بنو عبد الشمس و بنی نوفل کو اعانت کے واسطے طلب کیا تو باستثناے ابی لہب سب بنی ہاشم و
بنی مطلب حاضر ہوئے مگر بنی عبد الشمس اور بنی نوفل نہ آئے لیکن فتنہ فرو ہو گیا **فائدہ** اسی
باعث سے بنی مطلب ذوی القربی مین داخل ہین **بخاری** مین جبیر ابن مطعم سے روایت
ہے کہ جب حضرت صلعم نے سہم ذو القربیٰ تقسیم کیا تو مین نے اور عثمان بن عفان نے
کہا یا رسول اللہ ہم اور بنی مطلب قرابت و بزرگی مین برابر ہین آپنے انکو حصہ دیا اور ہمکو نہ دیا
حضور نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی ایک ہی چیز ہے **واضح ہو** کہ عبد مناف کے
چار بیٹے ہاشم ۔ مطلب ۔ عبد شمس ۔ نوفل ۔ تو نوفل سے جبیر اور عبد الشمس سے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہما پس جسوقت حضور پُرنور نے خیبر کا پانچوان حصّہ تقسیم فرمایا اور بنی ہاشم
اور مطلب کو دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تو اون دونون نے التماس کیا کہ
یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت کے ہم قایل ہین لیکن کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو
آپ نے حصہ دیا اور ہم کو نہ دیا اگر برادری کی حالت پر نظر کی جاے تو ہم اور وہ برابر ہین اوسوقت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِنّمَا بَنُو ہاشم وَ بَنُو المطلب شیءٌ
واحدٌ و شبّک بین اصابعہ خلاصہ یہ ہے کہ ان دونون کی اولاد کبھی جدا نہین رہی
رنج وغم راحت و الم کفر و اسلام مین شریک ہی اونکی خصوصیت کا یہ سبب ہے **اجتہاد حضرت امام شافعی**
رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف سے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اجتہاد فرمایا

که بنو المطلب کو آل مین شمار کرتے ہین - الغرض حسب فرمان وانذر عشیرتک الاقربین حضور
پرنور کوہ صفا پر جلوہ فرما ہوئے اور اپنے اقارب کو ایک ایک کا نام لیکر پکارا اکثر سردار آئے
اور بعض نے اپنی طرف سے کسی آدمی کو بہیجا جب یہ لوگ مجتمع ہوگئے تو حضور پُرنور نے فرمایا
کہ اے اہل قریش اگر مین تم سے کہون کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے نیچے اوترا ہوا ہے اور
تم پر تاخت کرنے کا ارادہ رکہتا ہے تو تم اوسے سچ سمجھوگے یا جہوٹ مانوگے وہ سب کے سب
بولے کہ ہم بیشک آپ کی بات کو سچ مانین گے اسلیئے کہ ہم نے کبہی تمکو جہوٹ بولتے ہوئے
نہین دیکہا اور نہ کسی سے سُنا تو حضور والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین تمکو
عذاب خدا سے ڈراتا ہون تمہین لازم ہے کہ تم میرا کہنا مانو کمبخت ناحق شناس ابولہب بولا
تبًّا لّک سائر الیوم الھذا جمعتنا یعنی تو ہلاک ہوجیو کیا اسی واسطے تو نے ہمکو
بُلایا تہا حضور پُرنور جو سراپا شان رحمت تہے ساکت ہوگئے اور اوسکی بیہودہ گوئی کا کچہہ جواب
نہ دیا جواب جاہلان باشد خموشی مگر پروردگار تعالیٰ شانہ کو اوسکی گستاخی پسند نہ آئی اور اپنے
حبیبؐ کی دل شکستگی پر خیال فرماکر اوسکے کلام کو اوسیکی طرف پہیر دیا تبّت یدا ابی لھبٍ
وّ تبّ یعنی ٹوٹ جاوین دونون ہاتہ ابی لہب کے اور وہ ہلاک ہو - نام ابی لہب کا عبد العزیٰ مگر
اوسکے چہرے کا رنگ سرخ زیادہ تہا لہذا عبد المطلب نے اوسے ابی لہب کے لقب سے
پکارا - مردے کی اچہی بُری علامت جہان بیان کی ہین اوسمین نامحمود علامت مردے کے
چہرے کی سرخی ہے اور سبزی وزردی علامت محمود سے ہے لہذا وہ ناعاقبت اندیش
زندگی ہی مین دوزخیون کے زمرے مین شامل ہوچکا تہا اور اوسکی زوجہ کا نام ام جمیل تہا وہ بہی اپنے
شوہر کی طرح حضور کی دشمن جان تہی اور حضور عالی کے راستہ مین ببول کے کانٹے بچہا دیا
کرتی تہی وہ بہی بڑی خرابی سے مری اور حطب جہنم ہوئی اللہ تعالیٰ شانہ نے اوسے حمالۃ الحطب
فرمایا ہے یعنی لکڑیون کا بوجہ اُٹہانے والی خست وبخل کے سبب سے جب سورہ تبت یدا
نازل ہوئی تو ایک دن حمالۃ الحطب ایک پتہر لیکر مسجد الحرام مین آئی جہان حضور پرنور اور صدیق اکبر

بیٹھے ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ شانہ نے حضور پُرنور کے جمال کے لاحظہ سے اوسکی آنکھون
کو اندہا کر دیا اوسنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اون سے کہا کہ مینے
سنا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میری ہجو کہی ہے اگر مین اونکو پاتی تو یہی پتہر
اونکے سر پر مارتی - حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتے تھے حضور پُرنور
کہ مین دو ہمسایون کے بیچ مین تہا ایک ابولہب اور دوسرا عقبہ ابن معیط یہ دونون
گوبر جمع کر کے حضور پُرنور کے راستے مین بچھا دیا کرتے تھے کہ حضرت کو تکلیف ہو راستہ
چلنے مین اور حلم حضرت کا یہ تہا کہ جب آپ دولتسرا سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے کہ
اے بنی عبد مناف یہ کیا حق ہمسایگی ہے جو تم ادا کر رہے ہو اور خود بنفس نفیس
اوس نجاست کو علیحدہ فرما دیتے کہ اور کسی راستہ چلنے والے کو اوس نجاست کا اثر نہ پہونچے
بڑون کی بات بہی بڑی ہوا کرتی ہے - اور قریش کا یہ حال تہا کہ جو شخص مکے مین داخل ہوتا
تو اوس سے کہتے کہ محمدؐ کی نہ سُننا اور سُنا تو اوسکو مت ماننا ورنہ فتنہ مین پڑ جاؤگے اور کسی سے
کہدیتے کہ یہ شخص ساحر ہے اور کبہی کسی سے کہدیتے کہ یہ شاعر ہے یا کاہن اور کسی سے
کہدیتے کہ یہ مجنون ہے غرض جو جسکے دل مین آتا وہ کہتے مگر حضور کسی کا جواب نہ دیتے
چنانچہ ایک مرتبہ یہ اتفاق ہوا کہ ولید ابن مغیرہ بڑا قابل اور طویل العمر تہا قریش سے کہنے لگا کہ
موسم حج مین کہ جسکا زمانہ اب قریب ہے قبایل عرب اطراف وجوانب سے سمٹ کر
زیارت بیت اللہ کو آئینگے اور آوازہ لیاقت محمدؐ ابن عبد اللہ سُن چکے ہین بے شبہہ
وہ لوگ ایمان لاوینگے ایسی کوئی بات تجویز کرنی چاہیئے جسمین اونکے دل پہر جائین مگر
ایک ہی بات تجویز کرو اور وہ ایسی بات ہو کہ جسمین پہر اختلاف نہ واقع ہو رُوساے قریش
نے کہا کہ اے عبد الشمس تو ہی کچھہ فکر کر ولید نے کہا تم لوگ اول تجویز کرو پہر مین بہی اپنی
عقل کے موافق بتلاونگا تو ایک شخص نے کہا کہ محمدؐ کو کاہن کہنا چاہیئے اوسنے کہا کہ واللہ
مینے بہت کاہن دیکھے ہین مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام ہرگز کاہنون کے

سجع اور رموزون سے مناسبت نہین رکہتا کیونکہ کاہن کبہی سچ کہتا ہے اور کبہی جہوٹ لیکن
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہرگز جہوٹ نہین بولتے اگر یہ تجویز کروگے تو عرب کے لوگ
تمکو جہوٹا کہینگے تو ایک دوسرا نامعقول بولا کہ اچہا تو یہ کہین کہ یہ مجنون ہین ولید ابن مغیرہ
بولا کہ یہ اوس سے زیادہ کم فہمی کی بات ہے کہ ایک اعلی درجہ کے دانشمند کو دیوانہ کہدین کیا
وہ لوگ اوس سے ہمکلام نہونگے سلسلہ کلام ہی تو وہ معیار ہے کہ عاقل و دیوانہ کا فرق ظاہر
کر دیتی ہے واللہ مین تو اسمین جنون کا کوئی شعبہ نہین پاتا یہ تو وہ شخص ہے کہ تمام دنیا کے
عاقل اسکی صحبت سے فیض اوٹہائین دیوانون کا کلام ہذیان ہوتا ہے اور سلسلہ کلام دیوانون
کا جابجا سے منقطع اور ناتمام اور بے معنی ہوتا ہے ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے ربط نہین ہوتا
اسکا کلام تو وعظ و نصایح اور حکمی مسایل سے بہرا ہوا ہے - کچھہ اور عقل کے اندہے بول
اوٹہے کہ ہم شاعر کہین گے ولید ابن مغیرہ نے کہا کہ شاعر بھی نہین ہے مین نے عبد ابن الابرص
اور امیہ ابن الصلت اور دیگر شعراے متقدمین کے اشعار سنے ہین اور خود بہی فن شعر سے
خوب ماہر ہون اوسکے کلام کا سیاق اصلا شعرا سے مناسبت نہین رکہتا اور نہ اوسکو
شاعری کی طرف توجہ ہے - کچھہ اور بیجا نین مادرزاد یہ بڑہا نکنے لگے کہ بس یہ بات تحقیقی ہے
کہ اسکو ساحر کہین ولید ابن مغیرہ نے کہا کہ واہ یہ بات سب سے زیادہ مہمل ہے مینے بہت سے
ساحرون کو دیکہا ہے اور اون سے ہم صحبت رہا ہون اسمین اونکی سی کوئی بات نہین ہے
اسواسطے کہ کلمات سحر بے معنی اور مہمل ہوتے ہین اور ساحر ہمیشہ اپنے سحر کے ذریعہ سے
کسب معیشت دنیوی کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام پُر از معنی ہے
اور اسکو مال کی ہرگز پروا نہین ہے اس تقریر کے بعد اوسکو ایک سکوت ہوگیا اور بہت
دیر تک وہ حالت اوسپر طاری رہی قریش اوسکی یہ حالت دیکہکر گہبراے اور کہنے لگے کہ اچہا تو ہی
بتلا کہ کیا کہین ولید ابن مغیرہ بولا - جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بولتے ہین اوسمین
عجیب حلاوت و فصاحت و تونر و قبول ہے کہ کسی کلام مین یہ باتین نہین پائی جاتین اور وہ خود

بذات خاص ایسا نہین ہے کہ اوسے کوئی پہچانتا ہو کیونکہ نسب مین سب سے افضل ہے یعنی
عبد المطلب کا پوتا ہے اور فصاحت و بلاغت مین بے نظیر ہے پھر جو بات تم تجویز کروگے
وہ اوسکی ملاقات کے بعد بے اصل ثابت ہوگی مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ سحر بابل ہے جو محمدؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بسند صحیح کہین سے پہونچا ہے - اور سحر بابل اس سحر سے
جدا ایک چیز ہے اور دلیل قوی اوسکے سحر ہونے پر یہ ہے کہ محمدؐ صلعم کے کلام مین ایک خاص
تصرف ہے اور وہ ظاہر ہے کہ اوسکے حکم سے باپ بیٹے اور زن و شوہر مین جدائی ہو جاتی
ہے اس حیثیت سے فی الجملہ سحر سے مشابہت ہے ناگزیر اگر کچھ کہا چاہتے ہو تو ساحر ہی کہو
اگرچہ یہ بھی تمہارے مطلب کے واسطے کافی نہین ہے - غرضکہ اسی پر سب لوگ متفق ہوئے
اور تمام شہر مین منادی کروادی کہ اب محمدؐ صلعم کو ساحر کہا کرو اور کوئی شخص شاعر اور مجنون اور
کاہن نکہے پھر موسم حج مین جو شخص حضور کے پاس آتا اوس سے یہی کہتے کہ محمدؐ صلعم ساحر
ہین چنانچہ اسی ولید کے حال مین سورۂ مدثر مین ارشاد ہوا ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ
وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝
اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ ترجمہ اوسنے سوچا اور دل مین ٹھیرایا
پس لعنت کیا گیا ہو جیو کیسا اندازہ کیا پھر ملعون ہو جیو (وہی ولید) کیسا اندازہ کیا - پھر نگاہ کیجیو -
پھر تیوری چڑہائی اور منہ تھتھایا پھر پیٹھ پھیری اور غرور کیا پھر بولا نہین یہ جادو ہے جو چلا آتا ہے ساحرون
مین سلسلہ بسلسلہ - اور نہین یہ آدمی کا سا - اب اوسکو مین ڈالونگا آگ مین اور تو کیا سمجھا کیسی
ہے وہ آگ - نہ باقی رکھے نہ چھوڑے نظر آتی ہے پنڈے یعنی بدن پر عجب اتفاق
ہے کہ ولید ابن مغیرہ کے عناد کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن ولید مسجد مکہ مین بیٹھا تھا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی وہین رونق افروز تھے کہ سورہ حٰم سجدہ نازل ہوا آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حسب عادت شریف اوسکو بآواز بلند تلاوت فرمایا
تو ولید نے بھی توجہ سے اوسے سنا جب حضور نے دیکھا کہ یہ شخص بہت توجہ سے سن رہا ہے
تو دوبارہ اوسکی تلاوت فرمائی اوسنے تامل کرکے اپنی قوم سے کہا کہ انصاف تو یہ ہی کہ جو کچھ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا ہے وہ ہرگز آدمی کا سا کلام نہین ہے اور اسمین
ایسی شیرینی ہے جو کسی کلام مین پائی نہین جاتی اور یہ کلام ضرور سب کلام پر غالب رہیگا
پھر جب وہ اوس مجلس سے اوٹھا تو یہ خبر ابوجہل کو پہونچی کہ ولید آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے کلام معجز نظام پر شیفتہ ہوگیا لہذا وہ مردود ازلی بہت گھبرایا اور قریش کے رئیسون کو
ہمراہ لیکر ولید کے گھر گیا اور اوس سے کہا کہ تجھے سخت تعجب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا اثر تجھپر پڑگیا اور تجھکو بھی رغبت اون کھانون کی ہوئی جو ابوبکر
رضی اللہ عنہ اپنے صاحب کے لیے لاتا ہے ولید اس بات پر نہایت برافروختہ
ہوا اور کہنے لگا کہ تو میرا عیش اور تنعم جانتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور پسر
ابوقحافہ اب تک میرے دروازے کے فقیر کے برابر بھی نہین ہین مجھکو اونکے کھانے
کی کیا پروا ہے - ابوجہل مردود نے کہا کہ اگر یہ بات ہے جو تو کہتا ہے تو مسجد حرام مین چلکر
قبایل قریش کو بلوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے معاملات مین مشورہ کر - ولید
مسجد حرام مین آیا اور سب سردار قریش کے جمع ہوئے - ابوجہل - ابولہب - ابوسفیان - نضر
بن الحارث - امیہ ابن خلف - عاص ابن وایل سب کے سب ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور
کہنے لگے کہ سخت مشکل درپیش ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دعوی نبوت
کرتے ہین اور جو کلام وہ پڑھتے ہین اوسکو خدا کا کلام بتاتے ہین اور موسم حج قریب ہے
بہت آدمی جمع ہونگے اور جو اون سے ملیگا وہ اونکا کلمہ پڑھنے لگیگا لہذا کچھ انتظام کرنا چاہئے
ولید نابکار کفر مین بہت شدید تھا اسلئے کہ وہ حقیقت قرآن اور نزول قرآن اور اوسکی
فصاحت وبلاغت سے خوب واقف تھا یعنی یہ سمجھتا تھا کہ یہ فصاحت وبلاغت حد معجزہ

کو پہونچی ہوئی ہے اور خود اقرار کرتا تھا کہ بشر کا کلام نہین ہے اور باوجود اسکے ابطال حقیقت
مین کوشش کرتا تھا اور اس کا فرشدید الکفر کی بہت سی اولاد ذکور تھین لیکن سات آدمی
بہت مشہور ہین اوّل ولید ابن الولید دوم حضرت خالد ابن الولید سیف اللہ یا اللہ
تو پاک ہے اور تیری قدرت کاملہ تک عقل بشر کو رسائی نہین کہان ولید سا کافر اور اوسکا بیٹا
خالد سیف اللہ۔ اسے پروردگار تو قادر علی الاطلاق ہے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے گا وہ کریگا
تعالیٰ اللہ شانہٗ سوم عمارہ ابن الولید چہارم ہشام ابن الولید پنجم عاص ابن الولید ششم
قیس ابن الولید ہفتم عبد الشمس ابن الولید انمین سے چار شخص مشرف باسلام ہوئے۔ ولید۔
خالد۔ عمارہ۔ ہشام اور تین شخص کافر رہے۔ لیکن عمارہ کا اسلام باسناد صحیح ثابت نہین
ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ انکی شجاعت کے کارنامون سے اسلامی فتوحات کی کتابین بھری ہوئی
ہین آفتاب نیمروز کی طرح انکی سچی روایتین مشہور عالم ہین۔ یہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم ہی کے حکم سے منصب امیر الامرائی پر مقرر ہوئی اور حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آپکو خطاب سیف اللہ سے مخاطب فرمایا اور بعد تشریف بری
حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین بھی
یہ عہدہ آپ کی ذات پاک سے شرف یاب رہا فتوحات شام وعراق کے فاتح آپ ہی ہین
اور بیشتر مہم مرتدین کو آپ ہی نے انجام دیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کے قاتل اگرچہ وحشی ہین جو حضرت
امیر حمزہؓ کے قاتل ہین زمانہ کفر مین مگر اوس لشکر کے امیر حضرت خالدؓ ہی تھے ولید بن الولید
یہ حضرت خالدؓ کے دوسرے بھائی ہین انکو اسکے باپ ولید بن مغیرہ نے اسلام لانے کی
خبر سنکر مکہ معظمہ مین قید کیا تھا اسلئے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
حضور مین حاضر نہونے پائین حضور پُرنور نے انکی خلاصی کے واسطے نماز صبح مین قنوت فرمائی
اور بآواز بلند کہ جملہ حاضرین نماز سنتے تھے مگر انکی رہائی کے بعد اوسے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ترک فرمایا اور یہ شخص دعائین اسلام کے اوّل مین تھین اور بعد

شیوع اور غلبۂ اسلام کے ثابت نہین اور وہ قنوت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الولید بن الولید و عباس ابن ابی ربیعہ و سلمۃ ابن ہشام و المستضعفین من المؤمنین یہانتک کہ یہ لوگ اون ظالمون کے ہاتھ سے رہا ہو کر فیض یاب صحبت بابرکت ہوئے - ولید ابن مغیرہ کو اللہ تعالیٰ شانہ نے مال بھی بہت دیا تھا یعنی مال زراعت - مال مواشی - مال تجارت - کہ ان قسمون کے مال سے جو کچھ حاصل ہوتا خرچ سے بہت زیادہ پس انداز ہوتا تھا اسکے سوا قابلیت اور لیاقت شعر و سخن و تبحر و کمال ہر فن اللہ تعالیٰ شانہ نے اوسے عنایت کیا تھا اسی جامعیت کے سبب سے وہ ریحانۂ قریش کہلاتا تھا باوصف ان امور کے ایسا ناشکر گذار تھا کہ کبھی کلمہ شکر زبان پر نہ لایا اور سوائے بت پرستی یعنی عبادت لات و عزیٰ کے کسی اچھے کام مین مصروف نہوا آخر کار یہ نوبت پہونچی کہ پے در پے نقصان مال و جاہ لاحق ہونے لگا یہانتک کہ فقیر ہو کر مرا اور آخرت مین کندۂ دوزخ بنا اور ان شبہات واہیہ کو اللہ جل شانہ نے رفع کیا ہے اس واقع کو سورۂ ذاریات مین اوس پاک پروردگار تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ یعنی اسیطرح ان سے پہلون کو جو رسول آیا ہے کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ آیا ہی کہہ مرے ہین ایک دوسرے کو کوئی نہین پر یہ لوگ شریر ہین اور سورہ طور مین ارشاد ہوتا ہے فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ - ترجمہ یعنی اب تو سمجھا کہ تو رب کے فضل سے نہ کاہن ہے - نہ مجنون کیا کہتے ہین یہ شاعر ہے ہم راہ دیکھتے ہین اسپر گردش زمانہ کی تو کہہ کہ تم راہ دیکھو کہ مین بھی تمہارے ساتھ تمہاری راہ دیکھتا ہون روایت صحیح ہے کہ عروہ ابن زبیر نے عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے پوچھا کہ مجھکو خبر دے اوس سخت تکلیف سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کو قریش سے پہونچی تھی اوسنے کہا کہ ایک دن قریش صحن کعبہ مین تھے اور مین بھی وہین تھا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ واللہ ہمنے کبھی ایسا صبر نہین
کیا جیسا اب کرتے ہین یعنی جو کچھ چاہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہمکو ہمارے
باپ دادا کو کہتے ہین اور ہمارے دین کو برا جانتے ہین استنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم تشریف لائے اور طواف کعبہ مین مشغول ہوئے تو اثنائے طواف مین قریش پر یہی گذر ہوا قریش نے
ایک بات سخت ایسی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ کا چہرۂ مبارک مین نے متغیر دیکھا پھر دوسرے اور تیسرے
طواف مین بھی وہی کلام کیا تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کھڑے ہوکر ارشاد کیا کہ اے
قریش سنو اور خوب متوجہ ہوکر سنو مین تمپر ذبح لایا ہون اگر میرا کلام نہین سنتے اور میری متابعت نہین کرتے
تو مین تمکو بکری کیطرح ذبح کرونگا اور تم آگاہ ہو جاؤ کہ میری لڑائی مین تم سب برباد اور خانہ خراب ہو جاؤگے
اس کلام کے سنتے ہی سب کی آوازین بند ہوگئین اور بدن پر لرزہ پڑگیا آخر معذرت پیش لائے - دوسرے دن پھر سب
جمع ہوئے تو اوسوقت مین بھی موجود تھا پھر آنحضرت تشریف لائی اور طواف مین مشغول ہوئے کہ یکایک سب کافر باہم کرکے حضور
پرنور پر کتون کی طرح دوڑ پڑے اور کہنے لگے کہ توہی ہمارے اور ہمارے بتون کے
حق مین بد زبانیان کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ہان وہ
مین ہی ہون اوسوقت ایک کافر نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چادر مبارک کا کنارہ پکڑا
اور گردن مبارک پر ڈالکر کھینچنے لگا کہ حضور پرنور کی سانس رکنے لگی حضرت سیدنا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ حال دیکھتے ہی دوڑ پڑے اور کافرون سے حضور پرنور کو چھوڑایا
وہ لوگ حضرت صدیق اکبر سے لپٹ گئے اور مارنے لگے یہانتک کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی
بیہوش ہوگئے اور آپ کے سر مبارک کے بال ٹوٹ گئے اور بہت چوٹ آئی تو بنو تمیم نے چھوڑایا
جب تھوڑی دیر مین ہوش آیا تو کہنے لگے أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ
جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ - یعنی تم ایسے شخص کو قتل کیا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب
اللہ ہے اور تمہارے پاس خدا کی نشانیان لایا ہے صحیح بخاری مین روایت ہے ابن عمر
سے کہ وہ کافر عقبہ ابن معیط تھا اور تکلیف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو غش آگیا

تھا اور حضرت صدیق نے حالت بیہوشی مین چھوڑ ایا ہے **فضیلت صدیق اکبرؓ**
ارباب **تحقیق** فرماتے ہین کہ مومن آل فرعون سے حضرت صدیق اکبر افضل تھے اس
لئے کہ اوسنے زبان ہی سے حضرت موسیٰ کی خدمت کی تھی اور حضرت صدیق اکبر نے زبان
اور ہاتھہ سے کی اور قول اور فعل سے نصرت کی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جو فریفتگی
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تھی وہ انہین جان نثاریون سے
ظاہر ہے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بھی واقعات اپنی چشمان مبارک سے ملاحظہ فرماکر
سیدنا صدیق اکبر کی شجعیت کے قایل تھے۔ عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیت اللہ کے نزدیک نماز مین مشغول تھے اور اس
امت کا فرعون یعنی ابوجہل ملعون ایک جماعت قریش کے ساتھہ بیٹھا ہوا تھا اوسنے قوم سے
کہا دیکھو یہ کیا کر رہا ہے کوئی ایسا ہے کہ فلان مقام سے اونٹ کا شکنبہ یعنی اوجھ اوٹھا لاے
اور جب یہ مرد سجدے مین جاے تو اسکے شانون پر رکھدے عقبہ علیہ اللعنۃ گیا اور اونٹ کا
شکنبہ اوٹھالایا جب حضور پُرنور سجدے مین گئے تو اوس ملعون نے وہ شکنبہ حضور پُرنور کے
دونون شانون کے بیچ مین رکھدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سجدے ہی مین رہگئے
اور سر مبارک نہ اوٹھایا اور جماعت قریش تمسخر کرنے لگی ایک دوسرے کو کہتا کہ یہ کام اسنے کیا ہے
یہانتک کہ حضرت خاتون قیامت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام کو خبر ہوئی
وہ تشریف لائین تو اوسی حال مین حضور پُرنور کو سجدے مین پایا اور اوس آلایش کو جدا کرکے
کافرون کو ملامت کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ
نے اونکے واسطے دعاے بد فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اس کلمہ کو حضور پُرنور نے
تین بار فرمایا پھر نام لیکر فرمایا اللھم علیک بابی جہل ابن ہشام وعتبہ ابن ربیعہ وشیبہ ابن ربیعہ
وولید ابن عقبہ وامیہ ابن خلف وعقبہ ابن معیط وعمارہ ابن الولید رواہ الشیخان عن عبداللہ
ابن مسعود۔ پس عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہین کہ واللہ جس جس کا نام حضرت نے دعا مین لیا تھا

وہ جنگ بدر مین مارا گیا اُمیہ ابن خلف مردود حضور کے دست مبارک سے زخمی ہو کر مکے
مین آیا اور مر گیا - عَمارہ کے نام مین شک ہے - مولف مشارق الانوار کے نزدیک یہی شخص
تھا جسکو راوی بھول گیا مگر اس قول پر وثوق نہین کیونکہ عمارہ بن ابو لید کی موت مورخین نے
حبش مین بیان کی ہے شاید کوئی اور کافر ہو گا جسکا نام حضور پُر نور نے لیا مگر راوی بھول گیا
ابن اسحٰق فرماتے ہین کہ جب قریش کو حضرت پر کچھہ دست رس نہوئی تو باہم یہ عہد و پیمان
کیا کہ جو کوئی مسلمان بے قوم و قبیلہ اور درماندہ و عاجز ہو اوسکو ایذا مین دو تاکہ اورون کو عبرت ہو
چنانچہ حضرت عمار ابن یاسر اور اونکی والدہ اور ہمشیرہ کی تکلیف دہی مین مشغول ہوئے
ایک دن گرم ریت پر لٹائے مار رہے تھے اور وہ مظلوم آہ و بکا اور گریہ و زاری کر رہے تھے -
اتفاقاً حضور پُر نور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کا گذر او سطرف سے ہوا آپ کی خاطر مبارک بہت غمگین ہوئی آپ نے
فرمایا اِصْبِرُوا یَا آلَ یَاسِرْ فَاِنَّ مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّۃ آخرکار ابو جہل مردود نے یاسر
و سُمیّہ کو مارتے مارتے مار ڈالا کہ ابتداے اسلام مین درجہ شہادت انہین کو نصیب ہوا یہ سُمیّہ
دختر حباط مُعتقہ ابو حذیفہ تھین اور مہاجرین اولین کے ساتھہ حبش کو تشریف لیگئین تھین
جب وہان سے مراجعت کی تو اس مردود نے ہلاک کیا - اور ایک روایت یہ ہے کہ آپکے
قُبُل یعنی پیشاب گاہ مین نیزہ مارا لعنۃ اللہ عَلَیہِ وعَلیٰ مَن تبعہ - اور انکے سوا حضرت بلال رضؓ
کو بڑی تکلیفین دین - **حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دردناک
حالات** حضرت بلال رضؓ عاشق خداے ذو الجلال - اُمیّہ ابن خلف کے غلام تھے
اور مخفی طریقہ سے زیور ایمان اور لباس ایقان سے آراستہ و پیراستہ ہو چکے تھے اور عبادت
حق حسب فرمودہ رسول برحق کیا کرتے تھے جستہ جستہ یہ خبر ابن خلف نا خلف کو پہونچی اوسنے
اپنی خدمت سے آپ کو جدا کیا اور کلید خزانہ و بت خانہ آپ سے چھین کر دوسرے غلام کے
سپرد کی اور بلال رضؓ سے پوچھنے لگا کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خدا پر ایمان لایا ہون وہ یہ سنتے ہی شعلہ آتش کی طرح بہڑک اوٹہا اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو اس مذہب سے دست بردار ہو نہین تو مارا جائیگا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مرنا گوارا ہے مگر یہ نہین ہوسکتا کہ مین اس پاک مذہب سے توبہ کرون پس پہر کیا تہا یہ جواب سنتے ہی حضرت بلال رضؓ کی تعذیب پر آمادہ ہوگیا اور غلامون کو حکم دیا کہ ہر صبح بلال رضؓ کو ببول کی خاردار چہڑیون سے خوب مارا کرو کہ تمام بدن اوسکا مجروح ہوجاے اور جب آفتاب خوب گرم ہوجاے تو اسکو دہوپ مین چت لٹاکر تمام بدن کو پتہر کے گرم ٹکڑون سے چہپادو تاکہ زخم پر اوس کے چہنکے لگین اور گرداگرد آگ روشن کردیا کرو کہ حرارت بالاے حرارت پہونچتی رہے اور جب شام ہوجاے تو ہاتہ پاؤن باندہ کر اندہیری کوٹہری مین بند کردیا کرو جب تک یہ اس نئے مذہب سے توبہ نکرے اسی عذاب مین مبتلا رکہو؀

عاشقی رنج است و مردان را بسینہ راحتے	سلسلہ بند است شیران را بگردن زیور است

یہان دل مین وہ حرارتِ عشق موجود ہے کہ سب حرارتین اوسکے سامنے برف آب سے زیادہ ٹہنڈی ہین حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکار پکار کر فرما رہے ہین اَحَدٌ اَحَدٌ یعنی میرا معبود ایک ہے وہی تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسکے مثل کوئی شے نہین نہ کوئی تشبیہ اوس تک پہونچے نہ کوئی صفت۔ کچہ عرصہ تک یہ ایذا دہی قایم رہی مگر عشق خداے لایزال اونکے دل مین ایسا جاگزین تہا کہ اوسنے اپنی جگہہ نچہوڑی وہ اپنے خدا کے عشق مین محو تہے کہان کی حرارت آتش اور کہان کی زخمون کی ایذا جس قادر علی الاطلاق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وہ آتش گلزار کردی تہی اوسی قادر توانا نے انکی آگ کو بہی انکے بدن پر سرد کردیا تہا ایک روز شب کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اوس گہر کی طرف سے ہوا جسمین حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ بند تہے اور اَحَدٌ اَحَدٌ پکار رہے تہے آپکے گوش مبارک مین جو یہ آواز ایک سچے عاشقِ خدا

کی پہونچی تو اوسنے آپکے دلِ مبارک کو بیقرار کردیا ایک تو سچے عاشق کی آواز دوسرے ایسے صدمہ کے وقت کی جو کچھہ اوسکا اثر ہوسکتا ہے ہر آدمی اسکو جانتا ہے آپ وہان ٹھیر کر اوس آواز کو سننے لگے اور لوگون سے پوچھا کہ اس گھر مین کیا ہوتا ہے جو واقفِ راز تھے اونہون نے **حضرت بلال رضی اللہ عنہ** کا دردناک واقعہ مفصل کہہ سنایا حضرت صدیق رضی سے عاشق کا دل اور بیتاب ہوجاے اسکے کیا معنی جتنی چیزین دنیا مین نازک پیدا کی گئی ہین اون سب سے بہت زیادہ **نازک عاشق کا دل** ہے اور اون نازک دلون مین اور سب سے زیادہ **حضرت صدیق اکبر کا دل تہا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عاشق کا شعر ہی اوس نے ایک مصرعہ اپنے واسطے کہا ہے اور ایک مصرعہ اپنے محبوب خوش اسلوب کے واسطے **ع**

سراپا مین صعوبت کش مگر نازک ہے دل میرا	وہ سر پا دن تک نازک مگر اک دل ہی پتھر ہے

اوسوقت تو آپ اپنی دولت سرا مین تشریف لاے مگر تمام رات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دس حصہ زیادہ بیقرار رہے صبح ہوتے ہی آپ اوس یہودِ پلید یعنی اُمیّہ بن خلف کے مکان پر تشریف لائے اور اوس خدا ناشناس کو نصیحت فرمائی کہ او سنگدل خدا سے ڈر اور اللہ کے بندون پر ناحق ظلم نکر اوسنے سچا دین اختیار کیا ہے اسکو غنیمت سمجھہ اور اوسکے ساتھہ باحسان پیش آ تاکہ یہ احسان آخرت مین تیرے کام آئیگا اور قیامت کی سختیون سے بچائیگا اوس مردود نے یادہ گوئی کی کہ آخرت کہان ہے اور کیونکر معلوم ہوا کہ یہ دین سچا ہے اور اگر ہم مان بھی لین کہ یہ دین سچا اور آخرت مین یہان کی نیکیون کا اجر ملیگا تو مجکو ییہین کس چیز کی کمی ہے جو وہان کی محض خیالی وہمی چیزون پر فریفتہ ہوجاون حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سُن ہر شے کے واسطے ظاہر و باطن ہے یہ مسئلہ مسلّم ہے یا تجھے اسمین کچھہ اختلاف ہے کہاں حکیمانہ تقریر کا اوسکے پاس سواے اقرار کے اور کیا جواب تہا اوسنے کہا ہان ہے آپنے فرمایا کہ یہ عالم شہادت جو ہمارے پیشِ نظر ہے عالمِ ظاہر

ہے یا باطن اوسنے کہا کہ ظاہر ہے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسکا کوئی باطن ہونا چاہیئے یا نہین بس سکوت کے سوا کیا جواب تھا آپ نے فرمایا کہ تجھے اب یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اوس عالم باطن کے بھی دنیا مین دیکھنے والے موجود ہین یہ باتین خیالی نہین ہین تو بلالؓ ہی کی حالت کو دیکھہ اور غور کر کہ اسکی عقل کا اندازہ کتنا ہے ایسا آدمی خیالی باتون پر فریفتہ نہین ہوا کرتا جب تک وہ کچھہ نہ کچھہ آنکھون سے دیکھہ نہ لے اقرار نہین کرتا آخر کو جب وہ نامعقول معقول ہوگیا تو جل کر کہنے لگا کہ بس مجھے ترے حکمی مسائل سے کچھہ غرض نہین تیرا دل اسکے مصایب دیکھنے کا متحمل نہین ہے تو تو اسے خرید لے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اچھا مین طیار ہون اسکے عوض مین تو جو طلب کرے گا مین دونگا اوسنے کہا کہ تو اسکو نہ خرید سکے گا آپ نے فرمایا کہ اللہ میری مدد فرمائے انشاءاللہ تعالیٰ مین اسے ضرور خریدون گا۔ اوسنے کہا کہ اچھا تو اپنا نسطاس غلام رومی جسکے پاس دو ہزار کا سرمایہ بھی ہے مجھے دو اور اس حبشی غلام کو لے لو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً رضامندی ظاہر کر کے بیع کامل کر لی کہ مبادا یہ اپنے قول سے پھر نہ جاسے یا بلال رضی اللہ عنہ اوس قید و ضرب کے صدمہ سے مر نجائین جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلالؓ کو اپنے ہمراہ لیکر چلے ہین تو وہ کافر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ صدیقؓ باوجود اس فطانت و زیرکی کے اس مقام پر دھوکا کھا گیا مین تو بلالؓ کو ایک دانق کے بدلے بھی نہ لیتا دانق درم کا چھٹا حصہ ہے۔ اوسکا یہ کلام سنکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسے بے وقوف اس غلام کا یہ رتبہ ہے کہ اگر تو اسکے بدلے مین تمام یمن کی بادشاہی مانگتا اور وہ میرے قبضہ مین ہوتی تو مین بے تکلف بے سوچے سمجھے دیدیتا اور اسے لیتا صدیقؓ اکبر کو اسی تصدیق نے صدیق اکبر کیا یہ بلالؓ کے ایمان کی تصدیق نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کی تصدیق ہے اور آپکے ارشادات کا ایقان ہے ؎

	تصدیق نخستین ز دل صدیق است	

الغرض حضرت صدیق اکبرؓ بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر لائے اور تمام احوال گذشتہ عرض کیا اور پہر حضور پُرنور مین دست بستہ عرض کی کہ آپ گواہ رہیئے کہ مینے بلالؓ کو اللہ تعالیٰ شانہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کیا۔

بلال رضی اللہ عنہ کی آزادی اور حضور پُرنور کی مسرت جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین آکر آزاد کیے گئے ہین تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارغ البال ہوکر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت کرنے لگے سُبحان اللہ وبحمدہٖ

مالدار ہو تو ایسا ہو اور مال ہو تو ایسا ہو۔ مکہ معظمہ کے دو مالدار آدمی اور اونکی دولت کا صرف مکہ معظمہ کے رئیسون مین سے دو آدمی بڑے مالدار تہے ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور دوسرا آدمی اُمیّہ ابن خلف یہ وہی شخص ہے کہ حضرت بلالؓ جسکے غلام تہے ان دونون کا معاملہ مال کے صرف کرنے مین مختلف ہوا۔ اُمیّہ نے بارہ غلام لئے اور ہر ایک کو تربیت کرکے ایک ایک کام مین لگادیا کسیکو کاشتکاری کی تعلیم کی اور کسیکو باغبانی اور میوہ جات کی حفاظت اور کسیکو قیمتی اموال کی تجارت۔ کسیکو فن تعمیر۔ غرضکہ اسی طریقہ سے اوسنے بہت مال جمع کرلیا تہا مگر اس ثروت کے ساتہہ بہی محتاج اور فقیر کو ایک حبّہ بہی نہ دیتا تہا اور اگر اوسکا غلام کسی محتاج کو کچہہ دیتا تو وہ اوس سے ناراض ہوکر اوسکے عہدہ سے معزول کردیتا۔ اور اگر قوم کا آدمی اوسے کچہہ نصیحت و پند کرتا اور آخرت کا ذکر آتا تو کہتا کہ اوّل تو آخرت کا وجود نہین ہے اور اگر بفرض محال ہے بہی تو مجھکو اوسکی ضرورت نہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **حضرت صدیق اکبرؓ کا مال اور اوسکا صرف** یا اللہ تو مجیب الدعوات ہے تیرے آگے کوئی مشکل مشکل نہین ہے اگر تو ہم مسلمانون کو دولت عنایت فرمائے تو ایسی ہی پاک دولت عطا فرما کہ جیسی حضرت صدیق اکبرؓ کو دی تہی اللہم آمین تاکہ اوس کا بہی صرف ایسا ہی ہو۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتداے زمانہ اسلام سے کہ مسلمان نہایت ضعیفی اور شکستگی کی حالت مین تھے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ شانہ کی رضامندی مین صرف کیا یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مصارف مین اور مسلمانون کی آزادی مین یا اور کسی نیک کام مین صرف کیا اور ذخیرہ آخرت کا جمع کر لیا جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ مین ظاہر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض کے نزدیک ابو عبد اللہ کی اور بعض کے نزدیک ابو عبد الکریم ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کے باپ کا نام رَباح ہے اور انکی والدہ کا نام حمامہ ہے اور انہین کے ہاتھ اُمیّہ بن خلف جمحی غزوہ بدر مین مارا گیا اور حضرت بلال رض سخت گندمی رنگ طویل القامت اور کثیر الشعر تھے ساٹھہ برس بروایتے ستر برس کی عمر مین سنہ ۲۰ بستم ہجری مین مقام دمشق مین **وفات** پائی انکے فضائل بہ ہین اور بڑی تعریف انکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ سابقین چار ہین۔ مین سابق عرب ہون اور بلال رض سابق حبشہ اور صُہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور یہ بھی حضرت نے فرمایا کہ بلال رض کو مین نے اپنے آگے بہشت مین دیکھا۔

حضرت مولانا ے روم قدس سرہٗ نے حضرت بلال رض کا واقعہ مثنوی شریف مین نظم فرمایا۔ ناظرین کتاب کے ملاحظہ کے لیئے یہان درج ہوتا ہے

مثنوی

تن فدا ے خار میکرد آن بلال
خواجہ اش میزد براے گوشمال
کہ چرا تو یاد احمد میکنی
بندۂ بد منکر دین منی
میزد اندر آفتابش او بخار
او احد میگفت بہر افتخار
تاکہ صدیق آن طرف میگشت تفت
ان احد گفتن بگوش او برفت
چشم او پر آب شد دل پر عنا
زان احد می یافت بوی آشنا
بعد از ان خلوت بدیدو پند داد
کز جہود ان خفیہ میدار اعتقاد

عالم السّر اوست پنہان دار کام	گفت کردم توبہ پیشت اے ہمام

حضرت صدیق اکبرؓ کا دل مبارک جو اس واقعہ سے دردآگین ہوا تو آپ نے حضرت بلالؓ کو خلوت مین نصیحت کی کہ اے بلال اللہ تعالیٰ شانہٗ عالم السّر ہے وہ باطن کے حالات کو جانتا ہے جب تک تیرے واسطے کشود کار کا وقت نہ آئے تو اپنے اعتقاد کو مخفی رکھہ حضرت بلالؓ نے آپکے ارشاد کو قبول کیا لیکن جب عشق عاشق کے دل کے پردون مین گھر کر لیتا ہے پہر اوس سے پردہ نشینی محالات سے ہے اگرچہ زبانِ حضرت بلالؓ کی اقرار کر چکی تہی مگر دل چپکے سے یہ کہہ رہا تہا ۵

عاشق سے بہی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل	وہ بات تو کہتا ہے جو آئی نہین مجہکو

روز دیگر از پے صدیق تفت	آن طرف از بہر کارے می برفت ۵
بازاحد بشنید و زخم ضرب خار	برفروزید از دلش شور و شرار
باز پندش داد و بازاد توبہ کرد	عشق آمد توبہ او را بخورد
توبہ کردن زین نمط بسیار شد	عاقبت از توبہ او بیزار شد
فاش کرد اسپرد تن را در بلا	کاے محمّا سے عدوے توبہا
اے تن من وے رگ من پر ز تو	توبہ را گنجا کجا باشد درو
توبہ را زین پس زدل بیرون کنم	از حیات خلد توبہ چون کنم
عشق قہار است و من مقہور عشق	چون قمر روشن شدم از نور عشق
برگ کاہم پیش تو اے تند باد	من چہ دانم تا کجا خواہم فتاد
گر ہلالم ور بلالم مید وم	مقتدی بر آفتابت مے شوم
ماہ را با زفتی و زاری چہ کار	در پے خورشید پو بد سایہ دار
کاہ برگے پیش باد آنگہ قرار	رستخیزے و انگہانے فکر کار
گریہ ورا بنالم اندر دست عشق	یکدمے بالا و یکدم پست عشق

اوہمی گرداندم برگردِ سر / سنے بزیرِ آرام دارم نے زیر
عاشقان در سیلِ تند افتادہ اند / بر قضاے عشق دل بنہادہ اند
باز آمد شاہ در کوے ما / باز آمد آبِ جان در جوے ما
می خرامد بخت دامن میکشد / نوبتِ توبہ شکستن میرسد
توبہ را بارِ دگر سیلاب برد / فرصت آمد پاسبان را خواب برد
ہر خماری مست گشت و بادہ خورد / رخت را امشب گرو خواہیم کرد
زان شرابِ لعل و لعلِ جانفزا / لعل اندر لعل اندر لعل ما
باز خرم گشت و مجلس دلفروز / خیزند و دفعِ چشمِ بد اسپند سوز
نعرہ مستانہ خوش مے آیدم / تا ابد جانان چنین مے بایدم
نک ہلالے با بلالے یار شد / زخمِ خارِ او گلِ گلزار شد
گر ز زخمِ خار تن غربال شد / جان و جسمم گلشنِ اقبال شد
تن بہ پیشِ زخمِ خارِ آن جہود / جانِ من مست و خرابِ آن ودود
بوے جانے سوے جانم میرسد / بوے یارِ مہربانم میرسد

المختصر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلالؓ کی توبہ سے ہاتھ دہویا اور ان کا سب مفصل حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین عرض کیا اور اونکو اوس یہودی سے خرید کرکے آزاد کر دیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی مسجد مبارک کا موذن انکو مقرر فرمایا اور اونکے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تھا جیسا کہ اپنی اولاد سے کرتے ہین **مسلمانون** کے مذہب مین یہ حکم بڑی تاکید کا ہے کہ غلامون کو تکلیف نہ دو اور غلامون کے آزاد کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے عرب بات بات مین لونڈی غلام آزاد کیا کرتے تھے جب اون غلامون کو جو حیوانی حالت مین خریدے جایا کرتے تھے مہذب ہوکر حیوان سے آدمی ہوئے تو آزاد کر دیا یہ تو اونکے ساتھ کمال احسان ہوا کرتا تھا عرب کی غلامی سے ہزارون حبشی آدمی

ہو گئے ۵

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ	

الغرض اسی طرح کے سات نفر غلام وکنیز اور بھی مبتلاے بلا تھے اونکو بھی حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافرون سے خرید کرکے آزاد کردیا ازانجملہ عامر بن فہیرہ
تھے کہ انکو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رطل سونا دیکر بنی جذعان سے مول لیا
اور اللہ کے واسطے آزاد کیا یہ ہجرت کے روز حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
ہمراہ تھے اور بیرمعونہ کے روز شہید ہوئے یہ بڑے اولیا اللہ سے تھے اور انہین مین سے
زہیرہ تھین کہ بڑی ایمان داری مین کافرونکی تکلیف دہی مین بسر کرتی تھین جب انکو حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مول لیکر آزاد کیا ہے تو انکی آنکھین جاتی رہین تو ان کے
سابق مالکون نے طعنہ دیکر کہا کہ لات وعزیٰ کا کرشمہ دیکھ لیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا خیال ہے اور
غلط خیال ہے ان بتون کو نفع وضرر پہونچانے کی طاقت نہین ہے یہ تو اپنی جگہہ سے حرکت
نہین کرسکتے انمین روح نہین ہے چل پھر نہین سکتے ہاتھہ پاؤن حرکت نہین کرتے جو انکو
پوجتے ہین وہی جہان چاہین اوٹھاکر رکھدین آدمی کے ہاتھہ کے بناے ہوئے ہین آدمی
ہے جو ذی شعور ہے یہ بات کس قدر حیرت ناک ہے کہ ایک پتھر پر ہزار دن چوٹین مارکر ایک
صورت درست کرین اور پھر اوسیکے آگے ناک رگڑنے لگین مین ان تراشیدہ پتھرون
کی مورتونکی معتقد نہین ہون میرا خدا تو واحد لاشریک ہے پرستش کے قابل وہی ہے اوسکو
بقا ہے اور تمام جہان فانی ہے خداوند تعالیٰ شانہ نے انکو صحت دی اور بصارت انکی عود کرآئی
اور انہین مین سے نہدیہ اور اونکی بیٹی ہین یہ دونون بنی عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیان
تھین وہ عورت ان دونون کو نہایت ایذا دیتی تھی حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یہ خبر سُنکر اوس عورت کے پاس گئے اور اوس کو بہت نصیحت کی اور کہا کہ جو کچھہ قیمت
ہو مجھسے لے اور ان دونون کو مجھے دیدے چنانچہ جو کچھہ قیمت اوس نے مانگی آپ نے

سب بے عذر دیدی اور حضرت صدیقؓ نے اون دونون عورتون سے کہا کہ خوشخبری ہو تمھین بیٹے
تم دونون کو مول لیکر اللہ کی راہ مین آزاد کیا او ٹھو چلو وہ آٹا پیس رہی تھین کہنے لگین کہ ہمنے
ایک مدت تک اس بی بی کا نمک کھایا ہے ہم اسکا کام ادھورا چھوڑینگے حضرت صدیق اکبرؓ
نے اوسکی بہت تعریف کی اور اجازت دی سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ دنیا مین حضرت
محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سا نبی پیدا نہوا اور حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کا ساجان نثار صحابی پیدا نہوا حق تو یہ ہے کہ ایسے نبی کو ایسے ہی صحابی کی
ضرورت تھی اسے پروردگار توسچا اور تو نے اپنے رسولون کو خصوصاً حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سچا پیدا کیا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو تو نے وہ آل پاک عنایت کی کہ جنکا سلسلہ نسب قیامت تک منقطع نہوگا
اور اصحاب وہ بخشے کہ جو آسمان اسلام کے روشن ستارے ہین خصوصاً حضرت صدیق اکبرؓ
جنکی مردون مین تصدیق پہلے اور جنکے پاکیزہ مال نے اسلام کو ہر زمانہ مین مدد دی چنانچہ ابتدائے
زمانہ اسلام مین جو مدد پہونچی وہ اسی مقام پر موجود ہے اور اکثر جہاد مین جو اپنی مالی مدد فرمائی ہے
پوشیدہ نہین تعمیر مسجد نبوی زادہا اللہ شرفاً وتعظیما کے وقت جو مدد فرمائی ہے وہ
بھی اسی کتاب کے پہلے حصہ مین موجود ہے انھین مین سے ایک عورت بنی مومل کی لونڈی
تھی یہ بھی بنی عدی کا ایک فرقہ ہے اوس عورت کو لوگ بہت اذیتین دیتے تھے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوسے بھی خرید کرکے آزاد کیا حضرت ابو عبیدہ کو بھی خرید
کرکے آزاد کیا اور سوا اسکے جنکا مذکور ہوا ہے اور بھی بہت غلامون کو آزاد کرایا ہے
روایت ہے کہ جب آپ کا بہت مال غلامون کے آزاد کرانے مین صرف ہوا تو آپکے
والد بزرگوار حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر ان لوگون کے
آزاد کرنے سے کیا فائدہ ہے اگر چیت و چالاک غلام لیکر آزاد کرتے تو کسی وقت ہماری بہ
معین و مددگار ہوتے حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ اِنَّمَا اُرِیۡدُ مَا اُرِیۡدُ پھر آیہ

قرآن شریف مین نازل ہوئی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ترجمہ پس جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو ہم رفتہ رفتہ پہونچا دینگے اوسکو آسانی مین اور یہ آیت بھی نازل ہوئی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ترجمہ اور کسیکا نہین اسپر احسان جسکا بدلا دے مگر رضامندی اپنے پروردگار کی جو سب سے اوپر اور آگے ہی وہ راضی ہوگا۔ تفسیر۔ پہلی آیت کی۔ پس جس شخص نے دیا اپنا مال راہ خدا مین اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے اور بہت تصدیق کی نیک کلمہ کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے مفسرین فرماتے ہین کہ یہ سورت کچھہ تو حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مین ہے اور کچھہ اُمیّہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت مین ہے کشف الاسرار مین ہے کہ دو آدمیون کی شان مین یہ سورت ہے ایک اتقیٰ جو صدیقون کا پیشرو ہے اس امت مین سے یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسرا اشقیٰ یعنی بڑا شقی کہ پیشواز ندیقون کا ہے اہل ضلالت مین سے یعنی ابوجہل اور ابتدائے سورہ مین خداوند تعالیٰ شانہ نے جورات اور دن کی قسم کھائی ہے اوسمین اشارہ ہے اشقیٰ کی ظلمت اور اتقیٰ کی نورانیت کی طرف یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی۔ اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر نہوا جو خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُمیّہ بن خلف کے غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین پہونچاتا تھا اور کہتا تھا کہ اسلام سے پھر جا مگر ہر وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دل مین محبت کی آگ بھڑکتی ہی جاتی تھی ایک روز خلیفہ اوّل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اُمیّہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالدیا ہے اور گرم پتھر اونکے سینۂ مبارک پر رکھدیے ہین اور وہ اس حالت مین بھی اَحَدٌ اَحَدٌ کہہ رہے ہین یہ واقعہ دیکھکر حضرت صدیق اکبر بیقرار ہوگئے اور کہا اے اُمیّہ افسوس ہے

تجھپر اس خدا کے دوست کو کہا تک عذاب کرے گا اُمیّہ نے کہا کہ اے ابوبکرؓ اگر تجھکو
اوس سے محبت اور دلسوزی ہے تو اوسکو مجھسے خرید لو آپ نے اوس سے پوچھا
کہ کتنے کو فروخت کریگا اوس نے کہا کہ نسطاس رومی سے بدلتا ہون یہ شخص
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دس ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو جو مال کہ تیرے
پاس ہے اور تو اوس سے تجارت کرتا ہے سب تجھے بخشدونگا مگر وہ مسلمان نہین ہوتا تھا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے یہ کلمہ اُمیّہ سے سُنا آپ نے فوراً نسطاس رومی کو مع اوسکے سب مال کے اُمیّہ
کے حوالہ کیا اور حضرت بلالؓ کو لے لیا اور اوسیوقت اللہ کی راہ مین آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ
شانہ نے یہ سورت نازل فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے خبردی -
بعض کفار کہتے تھے کہ بلالؓ کا کچھ حق ابوبکرؓ کے ذمہ تھا اس سبب سے حضرت صدیقؓ
نے اونکو خرید کرکے آزاد کیا اسکی پروردگار تعالیٰ شانہ نے نفی فرمائی کہ کافر جھوٹے ہین
اوسکے ذمہ کسیکا حق نہین ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ○ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ○ اور نہین کسیکا اوسپر احسان
جسکا بدلا دے مگر چاہکر مونہہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے یہ وہ راضی ہوگا -
القصہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اکثر مال ایسے نیک کامون مین صرف ہوچکا
تو اب فقط چالیس ہزار درم سرمایہ رہا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اور دوسرے
مسلمانون پر حسب ارشاد فیض بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم پر نثار کردیا
اب ہنگی چھہ ہزار درم باقی رہے اوسکو سفر ہجرت اور تعمیر مسجد نبوی مین صرف کیا یہی
وجہہ تھی کہ حضور پر نور فرماتے تھے کہ جیسا ابوبکرؓ کے مال نے مجھے فائدہ دیا ایسا کسیکے
مال نے مجھے فائدہ نہین دیا کیونکہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور ابوطالب

اور عبد المطلب کا مال تو حضرت کی خاص ضرورتون اور صلہ رحم اور مہمانون کی ضیافت اور محتاجون
کی اعانت مین صرف ہوا اور حضرت ابو بکرؓ کا مال خاص شوکت اسلام اور اعانت وخلاصی
اہل اسلام مین صرف ہوا پس ان دونون مصرف مین فرق بین ہے ۔ **حضرت**
صدیق اکبرؓ کی فضیلت اور اونکا تواجد رضی اللہ عنہ سبحان اللہ وبحمدہٖ
ایمان والے مالدار اس شان سے تہیدست ہوتے ہین جب سب مال حضرت صدیقؓ
اکبر کا صرف ہوچکا تو اب کچھ اونکے پاس نرہا تو ایک روز آپ کمل کا کرتہ پہنے حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اوسوقت حضرت جبریل علیہ السلام
حاضر مجلس تھے آپنے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ صدیقؓ تو بڑا مالدار تھا اسکا کیا حال
ہوگیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ نے ارشاد فرمایا کہ اسنے اپنا سب مال مجھپر صرف کیا جبریلؑ نے
فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے ابو بکرؓ کو سلام کہا ہی کہ اس سکینی محتاجی مین بہی مجھسے راضی ہی حضرت صدیقؓ اکبر
یہ کلام سُنکر وجد مین آئے اور تواجد کیا اور بار بار یہ فرماتے تھے کہ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ
اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اسیکا اشارہ کلام پاک مین ہے **وَلَسَوْفَ یَرْضٰی** ۔
یہ پہلا **تواجد** ہے جو اسلامی دنیا مین واقع ہوا ہے اور اس سے پہلے جو **تواجد** پایا جاتا
ہے وہ **تواجد ابراہیمی** ہے فرشتے اللہ کا نام خوش الحانی سے پڑہتے تھے اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام تواجد فرماتے تھے جب فرشتے چُپ ہوجاتے تو فرمائش ہوکہ ایک
بار تو میرے مالک کا نام اورسناؤ فرشتے طالب انعام ہون اور ادہر بخشش کا دروازہ کھلجاے
چند بار مین تمام گھر بار دیدیا اور تواجد کا سلسلہ کم نہوا آخر بڑی مشکل سے غریب فرشتے اپنی
جان بچا کر بھاگے ورنہ **خلیل اللہ** کا سلسلہ تواجد تا بقیامت ساکن نہوتا خلیل اللہ کی سُنت
حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی اور حضرت صدیق اکبرؓ کی سنت تمام اولیاے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سنت تا قیام قیامت باقی رہے گی ۔
الغرض جب کفار ناہنجار نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حد سے

زیادہ تکلیف دی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ تم لوگ **حبشہ** کو چلے جاؤ وہان کا سلطان مرد عادل ہے وہ تمہاری خاطرداری کرے گا **ہجرت اوّل جانب حبشہ** چنانچہ ماہ رجب نبوت کے پانچوین سال گیارہ یا بارہ مرد اور چار عورتین پوشیدہ روانہ ہوئے اونکی فہرست یہ ہے۔ حضرت[۱] عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت[۲] رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ زبیر[۳] ابن العوام۔ عبد[۴] اللہ ابن مسعود۔ عبد[۵] الرحمٰن ابن عوف۔ مصعب[۶] ابن عمیر۔ ابو[۷] سلمہ ابن عبد الاسد۔ ام[۸] سلمہ ابو سلمہ کی زوجہ۔ عثمان[۹] ابن مظعون۔ عامر[۱۰] ابن ربیعہ۔ لیلیٰ[۱۱] زوجہ عامر۔ طالب[۱۲] ابن عمر۔ سہل ابن بیضا۔ ابو حذیفہ[۱۴] ابن ربیعہ قرشی۔ سہلہ[۱۵] بنت سہیل ابن عمر زوجہ اونکی مشہور یہ ہے کہ ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے ذو قبلتین اور ذو ہجرتین ہین اور قبل دار ارقم اسلام لائے اور بدر مین حاضر ہوئے اور بروز یمامہ شہید ہوئے عمر چون[۵۴] یا ترپن[۵۳] برس کی ہوئی جب یہ لوگ حبشہ مین پہونچے تو اواخر رمضان سال مذکور مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ مشرکین سے صلح ہو گئی تو مہاجرین نے بہ مقتضائے حب وطن مراجعت فرمائی اور شوال مین ام القریٰ کے قریب آ گئے وہان ایک قافلہ ملا اوس نے اوس خبر کو غلط کہا ناچار مہاجرین بہ امان داخل ہوئے چنانچہ عثمان ابن مظعون جوار ولید ابن مغیرہ مین اور سلمہ ابن برہ بنت عبد المطلب جوار ابیطالب مین اسیطرح اور لوگ بھی اپنے شناساؤن کے امان مین داخل ہوئے مگر عبد اللہ ابن مسعود بلا طلب جوار خدمت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے پھر دوسری مرتبہ بعدم تحمل ایذائے قریش جانب حبشہ گئے اور اس بار اور اصحاب بھی ہمراہ مہاجرین اولین کے ہوئے چنانچہ **جعفر ابن ابیطالب** رضی اللہ عنہ بھی اونہین مین تھے اور بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ اس ہجرت ثانیہ مین اسّی نفر سے زیادہ مرد تھے اور گیارہ عورات قرشیہ اور سات اور بھی لڑکون کے سوا۔ اور جو حبشہ مین پیدا ہوئے وہ اس سے علاوہ **فائدہ** یہ دونون ہجرتین پہلی ہجرتین ہین انکے بعد **ہجرت کبریٰ** ہے جو مدینہ منورہ کی طرف ہوئی اور یہ حکم

باقی ہے اور یہ حکم اور اسکا ثواب قیامت تک باقی رہے گا جب اوسکی وجہ پائی جائے
یعنی فرار بالدین و عجز از مقاومت مشرکین و ملحدین یعنی بہاگنا دین کی خرابی کے سبب سے
کہ دینی احکام جاری نہونے پائین نماز و روزہ و حج و زکاۃ کے ادا کرنے مین روک ٹوک ہو
یا مشرکین و ملحدین کے ہاتھون سے ایذا پہونچتی ہو اور مفصل وجوہ ہجرت کتب فقہ و حدیث
مین تحریر ہین شائقین ملاحظہ فرمائین **الغرض** مہاجرین حبشہ با امن و امان گذران کرنے
لگے یہ خبر قریش مکہ کو پہونچی - ابن اسحق کی روایت سے ثابت ہے کہ قریش مکہ نے
براہ حسد و بغض عمارہ ابن الولید - اور عمرو ابن عاص سہمی کو تحف و ہدایا دیکر شاہ حبشہ کے پاس
اس غرض سے روانہ کیا کہ مہاجرین کو وہان سے نکلوا دین - عمارہ کے بارہ مین اختلاف ہے
بعض نے عمارہ کی جگہہ پر عبداللہ ابن ربیعہ کا نام لیا ہے اور کچہہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہ تینون گئے
تہے اور صحیح یہ ہے کہ ایک بار عبداللہ عمرو کے ہمراہ گیا اور دوسری بار عمارہ گیا اور وہان ایک
عورت سے متہم ہو مگر نجاشی نے کسیطرح یقے سے اوسے ہلاک کر دا اذالاخیر جسطرح پر ہو عمارہ
وہین مرا جب یہ لوگ حبشہ مین داخل ہوئے تو اول نجاشی کو سجدہ کیا اور قریش کے تحایف
و ہدایا پیش کیئے اور وزرا کو بہی رشوتین دیکر اپنا معین و مددگار کر لیا اور اون سے کہا کہ ہمارے
ہی اغلام اپنا وطن قدیم چہوڑکر یہان آئے ہین اور عقیدہ اونکا یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو غلام کہتے ہین اور یہ عقیدہ اونکے بادشاہ کا بہی ہے لہذا انکو ہمارے ساتہہ کر دیجیے
نجاشی بادشاہ اگرچہ اوسوقت تک نصرانی تہا مگر اس تقریر سے نہایت ناخوش ہوا اور
قریش سے کہا کہ یہ امر میری شان کے لایق نہین ہے کہ جو لوگ میری پناہ مین آئے ہین اونکو
مین دشمنونکے حوالے کر دون پہر مسلمانون کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوئے اور برسم اسلام
بادشاہ کو سلام کیا اہل دربار نے کہا کہ تم لوگون نے سلام کیا مگر آداب شاہی بجا نہ لائے تمکو
بادشاہ کو سجدہ کرنا تہا جیسا کہ دربار کا دستور ہے **جعفر ابن ابیطالب** رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ ہم لوگ سوائے اپنے معبود حقیقی کے کسی آدمی کو سجدہ نہین کرتے اور نہ ہم کسیکو اس

لایق سمجھتے ہین کہ اوسکو سجدہ کیا جاوے ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ نصیحت ہے کہ سواے اللہ جل جلالہ کے معبود حقیقی وہی ہے اور کسی کو
سجدہ کرنا گناہ عظیم ہے بعد ازان اپنے دین مقبول یعنی اسلام کے اکثر احکام بیان کئے اور
کفار قریش کی شرارتین اور خباثتین ظاہر فرمائین کہ ان لوگون نے اسطرح کی تکلیفین مسلمانون
کو دی ہین کہ بیان اونکا بادشاہ کے دل کو بہت دردناک کرے گا اور ہمکو فی الحال کفار قریش
سے مقابلہ کی طاقت نہین ہے اسی وجہ سے ہم بادشاہ کے شہر مین بھاگ کر آئے ہین اور
آپکو عادل اور با انصاف سمجھتے ہین نجاشی نے بہت خوف کھایا اور کہا اے جعفرؓ
جو کچھ کلام الہی تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوتا ہے اوسمین سے
کچھ میرے سامنے پڑھو تاکہ مین اوسکی حقیقت سے آگاہ ہو جاون چنانچہ حضرت جعفر ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کا شروع پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ
رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي
وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ
مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ
مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ترجمہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہربانی کا
اپنے بندے ذکریا پر جب پکارا اپنے رب کو چھپی پکار بولا اے میرے رب بوڑھی ہوگئین
ہڈیان اور ڈہک نکلی سر سے بڑھاپے کی اور تجھسے مانگ کر اے رب مین محروم نہین رہا اور
مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے اور عورت میری بانجھ ہے تو بخش مجھکو اپنے
پاس سے ایک کام اوٹھانے والا جو میری جگہہ بیٹھے آل یعقوب سے اور کر اوسکو اے
رب مین مانتا. نجاشی فصاحت کلام سے رونے لگا اور اوسکے آنسو اوسکی ڈاڑہی پر
بہنے لگے اہل دربار متحیر ہوئے نجاشی نے کہا واللہ یہ کلام اور توریت کا کلام ایک ہی مقام
کا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان سے ہمکو اسی طرح پہونچا ہے مجکو کسیطرح شبہ اور

شک نہین نجاشی کا ایمان مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم رسول برحق ہین اور عیسیٰ روح اللہ نے انہین کی خبر دی تہی بعد اسکے نقد جنس
دہدایا قریش واپس کیا اور عمرو عاص اور عمارہ کو صاف جواب دیا کہ واللہ مین مسلمانون کو تمہارے
سپرد نکرون گا اور یہ امور بادشاہی اگر مجہسے متعلق نہوتے تو مین خود اونکی خدمت مین حاضر
ہوکر شرف نعلین برداری حاصل کرتا اور مسلمانون سے کہدیا کہ تم بخوشی خاطر یہان رہو کوئی
تمہارا مزاحم نہوگا کافرون نے کہا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہتے ہین نجاشی نے
اہل اسلام سے پوچہا - جعفر ابن ابیطالب نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین
یہ کہتے ہین کہ وہ خدا کے بندے ہین اور صرف کلمہ کُنْ کے ذریعہ سے حضرت مریم
علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور وہ پیغمبر والا قدر ہین
نجاشی نے کہا کہ انجیل مین صفت اونکی یہی ہے تم سچے ہو الغرض ایلچی قریش کے دربار
نجاشی سے مردود ہوے اور خائب وخاسر و روسیاہ پہر گئے اور اہل اسلام وہین رہے
جب حضرت سرور عالم صلی اللہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کو سکینہ کو رونق بخشی تو تینتیس
مرد اور آٹہہ عورتین داخل اُم القریٰ ہوئین یعنی مکہ معظمہ مین ازانجملہ دو شخص فوت ہوئے
اور سات آدمی قید رہے اور چوبیس غزوہ بدر مین حاضر ہوئے اور بقایا سے مہاجرین
بروز فتح خیبر ہمراہ حضرت جعفر ابن ابی طالب تشریف لائے اور حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے روایت ہے کہ دوسری ہجرت مین حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہی شریک تہے مگر مالک ابن الدغنہ سردار قبیلہ قارہ برک الغماد
سے اپنی پناہ مین لیکر واپس لایا فائدہ دُغنہ اہل لغت کے نزدیک بضم دال مہملہ وغین
معجمہ وتشدید نون ہے وہو المشہور - اور بخاری مین بفتح دال مہملہ وکسر غین معجمہ ونون مفتوحہ
اور نام اسکا حارث ابن زید اور عند البعض مالک ہے اور دغنہ نام اسکی مان کا ہے اور
قارہ بفتح قاف اور تخفیف راے مہملہ ایک قبیلہ ہے قبائل مضر سے اور برک الغماد بفتح باے موحدہ

وسکون را مہملہ وکسر غین معجمہ ومیم خفیفہ ایک موضع ہے ام القریٰ سے پانچ میل کے
فاصلہ پر یمن کی راہ پر اور بعض نے بکسر موحدہ وضم غین معجمہ بھی پڑھا ہے الغرض ابن دُغنہ
نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنی پناہ مین لیا اور اونکے مکان پر پہونچا دیا اور خبر اپنی پناہ دہی
کی شرفاے قریش سے کہلا بھیجی ان لوگون نے کہا کہ ہمین اس شرط پر پناہ منظور ہے
کہ یہ قرآن گھر سے باواز بلند نہ پڑھا کرین اسلئے کہ اوسکو سنکر ہمارے لڑکے بالے فریفتہ ہوتے
ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چند روز ایسا ہی کیا اسلام کی تمام مسجدون
سے پہلی مسجد دنیا بھر مین یہی ہے پھر بیرون صحن خانہ ایک مسجد بنائی اور
نماز تہجد اور دوسری نمازون مین بھی قرآن مجید باواز بلند پڑھنا شروع کیا اور عادت حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ جب قرآن شریف پڑھتے تو بے اختیار روتے تھے ہمسایہ کی
عورتین اور لڑکے مجتمع ہو کر سننے لگے کافرون نے ابن الدغنہ سے کہلا بھیجا اوسنے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ عہد کے خلاف کرتے ہین میری پناہ قایم نرہے گی
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سواے خدا کے کسیکی پناہ مین رہنا منظور
نہین ہے وہ اپنی پناہ توڑکر چلا گیا اور حضرت صدیق اکبر با امان خدا محفوظ رہے عینی
شرح صحیح بخاری مین ہے کہ اول مسجد اسلام مین یہ ہے کہ جسکو صدیق اکبر
نے تعمیر کیا۔ جب سال ششم نبوت کا آیا تو حضرت امیر حمزہ ابن
عبد المطلب ایمان لائے لقب آپ کا سید الشہدا اور اسد اللہ
بھی آیا ہے یہ حضرت بڑے شجاع اور بہادر وغیور قوی جوان تھے آپکی والدہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ بی بی آمنہ خاتون کی بہن تھین تو آپ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا بھی ہین او خالہ زاد بھائی بھی ہین آپکی
والدہ ماجدہ کا نام ہالہ بنت وہب تھا حضرت امیر حمزہ کا ایمان لانا
راویان راست گفتار یون بیان کرتے ہین کہ ایک دن ابوجہل ملعون نے حضرت سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بہت کچھ بے ادبانہ کلمات استعمال کیئے مگر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہایت تحمل فرمایا اور کچھ جواب نہ دیا لیکن عبداللہ بن جدعان
کی لونڈی نے حضرت امیر حمزہ سے یہ واقعہ بیان کردیا کہ ابوجہل تمہارے بھتیجے کو بہت سخت
و درشت کہہ رہا ہے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اوسوقت شکار سے آئے تھے اور طواف
کعبہ کر رہے تھے سنتے ہی غصہ مین بھر گئے اور ابی جہل پاس آئے اور اس زور سے
کمان اوسکے سر پر ماری کہ سر اوس ملعون کا پھٹ گیا اور کہا کہ اے نامعقول تو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گالیان دیتا ہے تجھے معلوم نہین کہ مین اونکے دین مین ہون اور
اوسی وقت حضور اقدس مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضرت کو بڑی خوشی ہوئی
اور اب اونتالیس ۳۹ اہل اسلام حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ ہوئے
اوسوقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے اور اصحاب باصفا
بھی کفش برداری مین حاضر تھے مگر پوشیدہ رہتے تھے اور قریش مین دو آدمی بڑے سردار تھے
ایک ابوجہل ابن ہشام اور دوسرے عمر ابن الخطاب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے دونون کے لیئے دعا فرمائی کہ یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر ابن الخطاب
یا ابوجہل ابن ہشام سے لہذا یہ دعا آپکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق
مین قبول ہوئی **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا** دعا حضرت کی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین قبول ہوئی راوی یون بیان کرتا ہے کہ حضرت امیر حمزہ
رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے
ہین اور وہ نبوت کا شروع چھٹا سال تھا اور صورت اسلام لانے کی یون بیان کی ہے
کہ جب آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ
نازل ہوا تو ابوجہل لعین نے ایک مجمع علیحدہ جسمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے متصل خانہ
کعبہ کے کھڑے ہو کر کہا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سر کاٹ کر لا دے

مین سنو اونٹ اور چالیس ۴۰۰۰ ہزار درہم دون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کام
مین کر سکتا ہون ابو جہل نے لات وعزیٰ کی قسم کہائی اور کعبہ مین جا کر ہبل کو گواہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی قصد سے مسلح ہو کر روانہ ہوئے راہ مین ایک شخص نعیم ابن عبداللہ
ابن النحام سے ملاقات ہوئی وہ مسلمان تہے اونہون نے پوچہا یا عمر کہان جاتے ہو آپ نے
کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سر کاٹنے نعیم نے کہا کہ بنی ہاشم کے قبیلہ سے
کیونکر بچو گے حضرت عمر نے کہا کہ شاید تو نے اونکا دین اختیار کیا ہے اگر ایسا ہے تو پہلے
تیرا ہی کام تمام کر دون نعیم نے کہا کہ مین آبائی دین پر ہون اور نیت یہ رکہی کہ دین ابراہیمی پر ہون
پہر دونون باہم ملکر چلے کہ آگے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے اونہون نے
کہا کہ یا عمر کہان جاتے ہو اونکو بہی وہی جواب دیا حضرت سعد ابن ابی وقاص نے کہا
اونکی قوم سے کسطرح نجات ملے گی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کہینچی قریب تہا کہ
باہم محاربہ واقع ہو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پہلے اپنی بہن فاطمہ خواہ آمنہ اور اپنے بہنوئی
سعید کو جو اسلام لا چکے ہین قتل کر لو پہر اور کو دیکہنا حضرت عمر نے کہا کیونکر معلوم ہو کہ
وہ اسلام لا چکے ہین کہا کہ وہ تمہارے ہاتہہ کا ذبیحہ نہ کہاینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام
غضب کی حالت مین اپنی ہمشیر کے گہر مین گئے اوسوقت اونکے گہر مین خباب ابن الارث
صحابی تہے اور سورہ طٰہٰ کہ اونہین دنون مین نازل ہوئی تہی سعید و فاطمہ کو پڑہا رہے تہے اور
کیواڑ دروازے کے بند تہے حضرت عمر نے کان لگا کر سُنا اور آواز دی خواہ دستک دی
خباب صحابی تو مع صحیفہ چہپ رہے کیواڑ کہولدئے حضرت عمر گہر مین آئے اور پوچہا کہ کیا
پڑہتے تہے اونہون نے کہا کہ باتین کرتے تہے پہر حضرت عمر نے ایک بکری ذبح کی اور اوسکا
گوشت بہون کر بہن اور بہنوئی کو دیا اون لوگون نے نہ کہایا حضرت عمر نے سمجہ لیا کہ سعد کی بات
درست ہے اور غصہ ہو کر بہن کو ایسا مارا کہ تمام سر اور مُنہ خون آلود ہو گیا اور بہنوئی کو بہی مارا آخر کو
اون لوگون نے صاف کہدیا کہ چاہے ہمارے ٹکڑے کر ڈالو ہم تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم پر ایمان لائے ہین اور اونکی نبوت کی تصدیق کر چکے ہین حضرت عمرؓ نے دین اسلام
مین اِن لوگون کو مضبوط پایا اور بہن کے سر اور مُنہ کو خون آلودہ دیکہکر رحم کیا اور الگ ہو بیٹہے
تہوڑی دیر کے بعد کہا کہ جو تم پڑہتے تہے میرے پاس لاؤ تو اوس صحیفہ کو جسمین سورہ طٰہٰ تہی
نکالا حضرت عمر نے چاہا کہ ہاتہہ مین پکڑ ہین اونکی خواہر معظمہ نے فرمایا کہ تم نجاست شرک سے
آلودہ ہو اور صحیفہ مقدس کے واسطے یہ حکم ہے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ترجمہ نہین ہاتہہ
لگاتے اوسکو مگر پاکیزہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوٹھے اور غسل کیا محدثین علیہم الرحمہ
فرماتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ طٰہٰ ہاتہہ مین لیکر شروع سے پڑہا جب یہانتک پہونچے
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى تو بے طاقت ہو گئے اور بولے کہ جس خدا کا یہ کلام ہے
اوسکی پرستش مین تقصیر کرنا گناہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اب حضرت خباب رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے ہوئے باہر نکلے
اور فرمانے لگے کہ مینے سُنا تہا کہ کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ
الْاِسْلَامَ بِاَبِی الْحَکَمِ ابْنِ الْهِشَامِ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاللّٰهَ اللّٰهَ یَا عُمَرُ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لے چلو حضرت
خبابؓ نے کہا کہ حضور پُرنور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے گہر مین جلوہ افروز ہین **فائدہ**
روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے اصحاب کبار یا خود حضور
پُرنور کی شان مین کسی طرح کا کلمہ خلاف شان ایام جاہلیت مین استعمال نہین کیا اور نہ کسیطرح
کی ایذا دی ہے

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست		آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر برون

حضرت عمرؓ خباب صحابی اور اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتہہ بعزم اسلام حاضر ہوتے ہین
اور اللہ تعالیٰ شانہ کی رحمت آپ کو ہر طرف سے گہیرے ہوئے ہے حضور پُرنور کی
اجابت دعا حضرت عمرؓ ابن الخطاب کا مبارک ہاتہہ پکڑے ہوئے ہے اور آپ حضرت

امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ فیض کاشانہ پر پانچون ہتیار سے آراستہ حاضر ہین
کسی صحابی رضؓ نے دروازے کے شگاف سے آپ کو مسلح دیکھکر کہا کہ عمرؓ مسلح آئے ہین یہ سنکر
سب ڈر گئے مگر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر بارادۂ خیر آئے
ہین تو چشم ما روشن دل ماشاد اور اگر دوسرے قصد سے آئے ہین تو ہم بنی ہاشم ہی تلوار کے
سایہ ہی مین پلے ہین چنانچہ دروازہ کھول دیا اور خود بنفسِ نفیس حضور سرورِ عالم خواجہ کائنات
مفخر موجودات شفیع المذنبین خاتم المرسلین حضرت سیدنا و مولٰنا محمد صلعم مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور پیشوائی باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو معانقہ سے
مشرف فرمایا اور خوب دبایا کہ اونکا یعنی حضرت عمرؓ کا بند بند ہل گیا اور فرمایا کہ یا عمرؓ
اگر بہ نیت خیر آیا ہے تو خیر ہے ورنہ جیتا نہ جائیگا حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ مین جان نثارون کی
فہرست مین نام لکھوانے آیا ہون اور تلوار اپنے ہاتھ سے ڈالدی اور بآواز بلند کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ مین اقرار کرتا ہون
اور اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ یہ تمام بت باطل ہین اور ہرگز سوائے اوس واحد لاشریک
کے جو سب کا خالق ہے پرستش کے قابل نہین ہین وہی اللہ ہے جو تمام جہان کا
مالک وخالق ہے اور لاشریک ہے اور بیشک وشبہہ آپ اوسکے برگزیدہ رسول ہین
اور آپ ہی کی ذات پاک پر نبوت کا خاتمہ ہوا۔ سب مسلمانون نے تکبیر بآواز بلند کہی حضرت
عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تک کتنے آدمی مسلمان ہوئے ہین حضور پُرنور سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا عمرؓ تمسے چالیس کا عدد کامل ہوا ہے
حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جب عمرؓ نے حضور کے جان نثارون کی فہرست مین
نام لکھوایا ہے تو مسلمان چھپ کر عبادت کیون کرین اوسیوقت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو لیکر باہر نکلے داہنی طرف حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور بائین طرف حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آگے آگے

اسد اللہ الغالب امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور اونکے آگے
امیر المومنین فاروق اعظم عمرؓ ابن خطاب مسلح اور تیار اور پیچھے پیچھے اور اصحاب
سید ابرار رضوان اللہ علیہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اوسوقت مشرکین
قریش حضرت عمرؓ ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتظار مین حجر کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ حضرت عمرؓ نظر آئے مشرکین نے پوچھا کہ تمہارے پیچھے کیا ہے آپ نے فرمایا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر کسی نے اس مقام سے جنبش کی تو تہ تیغ ہوگا چنانچہ
کفار نابہنجار فوراً وہان سے اوٹھے اور دبے پاون چلدیے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کعبہ شریف مین داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑہی اوسی روز وحی آئی
یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین الغرض حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے دن سے غلبۂ اسلام شروع ہوا -
صحیح بخاری مین عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے مازلنا اعزۃ منذ اسلم عمر
ترجمہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ باعزت
رہے جب سے عمرؓ اسلام لائے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب جو اسلام کو غلبہ ہوا اور کفار
قریش نے جان لیا کہ جبشہ اصحاب کا ہجرت گاہ ہوا تو یہ مشورہ کیا کہ سب اہل مکہ اتفاق
کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حملہ کرین مگر بنی ہاشمیون کے خوف سے
کوئی تدبیر اونکی کارگر نہوتی تھی وہ جانتے تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
نصیب دشمنان کوئی چشم زخم پہونچا تو بڑا کشت وخون ہوگا اور ہزارہا آدمیون کے قتل پر
بھی اہل اسلام کا جوش فرو نہوگا تو آخر کار ایک روز جملہ کفار قریش نے جمع ہوکر خواجہ ابوطالب سے
کہا کہ اب ہم تمسے لڑینگے نہین تو اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
ہمارے حوالے کردو خواجہ ابوطالب نے یہ بات قبول نکی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کو اپنے ساتھ لیکر مع بنی ہاشم وبنی مطلب واصحاب ایک پہاڑ کی گھاٹی یا اپنے احاطہ

مین پوشیدہ ہوگئے اور بحفاظت رہنے لگے۔ کفار نے برادری قطع کردی اور یہ کوشش کی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے کوئی شخص کسی طرح کا سلوک نکرے بلکہ بنیون اور سوداگرون کو منع کردیا کہ ان لوگون کو سودا سلف ندین اور کسی قسم کا لین دین نکرین اور بنی ہاشم سے رشتہ وقرابت قطع کرنیکا ایک عہدنامہ لکھکر اور سب نے اوسپر دستخط اپنے اپنے کرکے خانہ کعبہ مین آویزان کردیا کاتب اسکا منصور ابن عکرمہ تھا اوسکے ہاتھہ شل ہوگئے یہ سال ہفتم نبوت کا واقعہ ہے اور جنگ بُعاث بھی اسی سال مین واقع ہوئی بُعاث ایک قلعہ ہے جسکے مالک اَوس تھے اون سے اور خزرج سے لڑائی ہوئی یہ لڑائی آخری تھی پھر آٹھوین برس نبوت کے مابین فارس و روم عراق پر لڑائی ہوئی۔

رومیون اور مجوسیون کی جنگ اور قرآن پاک کا معجزہ پیشین گوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ابی ابن خلف سے سواونٹ کی شرط جیتنا اور اونکو خیرات کردینا۔

فارسی مجوسی تھے اور رومی نصاریٰ تھے اہل اسلام نصاریٰ کی فتح چاہتے تھے اور قریش مجوسیون کی مگر خبر آئی کہ فارس روم پر غالب آئے کافر خوش ہوئے مسلمان رنجیدہ کافر کہنے لگے کہ آج ہمارے بھائی تمھارے بھائیون پر غالب ہوئے ہین کل ہم تمپر غالب ہونگے خداے تعالی شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ط لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ط وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ترجمہ دب گئے ہین روم لگتے ملک مین یعنی جس ملک کی سرحد اونکے ملک سے ملتی ہے اور وہ اس دبنے کے پیچھے پھر غالب ہونگے کئی برس مین اللہ کے ہاتھہ مین ہین کام پہلے اور پچھلے اور اوس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہی ہے زبردست رحم والا۔ وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ

اللّٰہِ وَعۡدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ○ اللہ کا وعدہ ہوا لیکن بہت
لوگ نہین جانتے ۔ يَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۖۚ وَهُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ
غٰفِلُوۡنَ ○ اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ
لَكٰفِرُوۡنَ ○ ترجمہ جانتے ہین ظاہری باتون کو دنیا کا جینا اور وہ لوگ آخرت سے
خبر نہین رکھتے ۔ کیا فکر نہین کرتے اپنے جی مین اللہ نے بنائے آسمان و زمین اور جو
کچھہ اونمین ہے مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھہ یعنی پرورد گار نے انکو عبث
نہین پیدا کیا ہے ہر شے کی آفرینش مین بڑی بڑی حکمتین ہین کہ عقل انسانی اونکے
سمجھنے سے عاجز ہے لیکن اوسیقدر کہ جتنا پرورد گار نے سمجھا دیا ہے اور سمجھا دے
اور وہ سب ایک وعدے پر ٹھیرے ہوے ہین اور بہت لوگ اپنے رب کا ملنا نہین
مانتے ۔ تفسیر ابو الجوزا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ حروف
مقطعہ آیت ربانیہ مین ہر حرف اشارہ ہے ایک صفت کیطرف کہ اوسکے ساتھہ خدا کی
ثنا کرتے ہین چنانچہ ان کلمات مین الف کنایہ ہے الوہیت سے اور لام لطف سے
اور میم مُلک سے اور بعض کے نزدیک الف اشارہ ہے نام پاک اللہ سے کہ اسم ذات
ہے واحد لاشریک کا ۔ اور لام طرف جبرئیل کے اور میم طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ
وسلم کے یعنی اللہ تعالیٰ شانہ نے وحی بھیجی جبرئیلؑ کے واسطے سے طرف حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے غُلِبَتِ الرُّوۡمُ مغلوب ہوے روم اور فارس
اونپر غالب آئے فِىۡۤ اَدۡنَى الۡاَرۡضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہے عرب سے
زمین روم کی بہ نسبت اور وہ شہر اذرعن یا فلسطین تھا یا کشکر یا اذرعات اور بصرے کا
درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کو کہ اوسکے دو امیر تھے
اونکو بڑے لشکر کے ساتھہ بھیجا اور ولایات روم مین سے اون دونون نے کچھہ فتح کر لیا اور روم

کی فوج کو شکست ہوئی اور بقول احسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
مبعوث ہونیکے **نوین ۹ برس** یہ خبر مکہ معظمہ مین پہونچی کفار خوش ہوئے اور مسلمانون
سے بدخواہی کے طور پر کہنے لگے کہ تم اور نصاریٰ دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی
دونون اُمّی ہین پس فارس جو روم پر غالب ہوا تو ہم اس سے یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بہی
تمپر غلبہ پاینگے حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اوس آیت مین ظاہر کیا
کہ وَهُمْ اور روم والے مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ بعد اپنے مغلوب ہونیکے سَيَغْلِبُوْنَ ۝
قریب ہے کہ غالب ہونگے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۵ تہوڑے برسون مین کہ تین ۳ اور نو ۹ برس
کے درمیان ہوتے ہین حضرت صدیقؓ اکبر نے بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا
کہ تمہاری آنکہین روشن نہون قسم ہے خدا کی روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے
چند سال مین اُبی ابن خلف نے کہا ایسا نہین ہے اور ہم تمسے شرط کرتے ہین پس مدت
تین ۳ سال کی مقرر کر کے دس جوان اونٹونکی شرط لگائی اور پہر حضرت صدیقؓ اکبر نے یہ
حال حضور مین عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بضع سنین درمیان
تین ۳ اور نو کے ہے تم جاؤ اور مال اور مدت بڑہاؤ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہر گئے
اور نو ۹ برس کی مدت مقرر کر کے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت کی جنگ بدر کے دن
جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غالب ہونے کی خبر
بہی پہونچی - اور بعض کا قول ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی ہے اور حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو اونٹ موافق قول اوّل کے اُبی ابن خلف سے لیے
اور موافق قول ثانی کے اوسکے ضامن سے لیے کیونکہ اُبی جنگ احد مین مارا گیا تہا -
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے صدیقؓ ان اونٹون کو صدقہ
دیدو خدا کی راہ مین یہ آیت **شریفہ معجزہ پیشینگوئی** ہے جو اہل تاریخ کے سچے
راویون اور صحیح اسناد سے ثابت ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہے حکم اور فرمان

مِنْ قَبْلُ قبل غالب ہونے فارس کے روم پر وَمِنْ بَعْدُ اور بعد غالب ہونے روم
کے فارس پر یعنی ہر وقت حکم اوسکا جاری ہے اور سب کام اوسکے قبضۂ قدرت مین ہین
کشف الاسرار مین ہے کہ قبل سے مراد ازل ہے اور بعد سے مراد ابد ہے یعنی امر ازلی
وابدی اوسی کے واسطے ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ ازلی وابدی ہے وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط اور جب روم والے فارسیون پر غلبہ کرینگے تو خوش ہونگے
مومن اللہ تعالیٰ شانہ کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کو مدد دے گا اور فتح اوس قوم پر
جو کتاب نہین رکھتے کیونکہ اس صورت مین اولٹ جانا فارس کی فتح کا نیک فال ہے مسلمانون
کے واسطے اور ایمان والون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا ظاہر
لیتا ہے اور یقین صحابہ رضی اللہ عنہم کا زیادہ ہوتا ہے پس البتہ مومنین خوش ہون گے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق اور یقین - اسی یقین نے تو حضرت
ابوبکر ابن ابو قحافہ رضی اللہ عنہما کو عام وخاص کی زبان پر **صدیق** رضہ **کر دیا** اور پروردگار تعالیٰ شانہ
نے اپنے کلام مین فرمادیا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝
ترجمہ بے شک عزت اللہ کے ہان اوسیکی بڑی ہے جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہے
اور سب سے خبردار **تفسیر** تحقیق کہ بہت بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک بڑا پرہیزگار تمہارا ہے
اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال رتبہ حاصل ہوتا ہے جو پرہیزگاری مین بہت بڑھکر
ہو اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہے کہ الشرف بالعلم والادب لا بالاصل والنسب
تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے تمہاری اصل اور تمہارا نسب آگاہ ہے تمہارے علم وادب
سے **مفسرین** کا مذہب یہی ہے کہ اتقیٰ سے یہان حضرت صدیق اکبر رضہ ہی مراد ہین جیسا
سورۃ اللیل مین وارد ہوا ہے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى اور دور
کیا جائیگا اوس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر رضہ کہ دیتا ہے مال اپنا اور چاہتا ہے
اوس سے پاکی اور نیکنامی چنانچہ اسکی مفصل تفسیر اوپر تحریر ہو چکی ہے غرضکہ ان دونون مقام مین

التقی سے مراد حضرت صدیق اکبر ہی کی ذات پاک ہے سورہ روم کی پانچوین
آیت کی تفسیر بنصر اللہ ط ینصر من یشآء ط وھو العزیز الرحیم ○ اللہ کی
مدد سے مدد کرے جسکی چاہے وہی ہے زبردست رحم والا غلبہ دیتا ہے ایک گروہ
کو دوسرے گروہ پر۔ وعد اللہ ط لا یخلف اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون ○ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے غلبہ روم کا یا مسلمانونکی خوشی کا وعدہ
اور وعدہ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ کے لئے جھوٹ اوسپر منع ہے وہ ہمیشہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے
ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے اوسکے وعدے کی صحت اور سچائی کو یعلمون ظاہرا من
الحیوٰۃ الدنیا ج وھم عن الاٰخرۃ ھم غٰفلون جانتے ہین چیزین ظاہر کی دنیا
کی زندگانی سے یعنی دنیا کے مال و متاع جاہ و دولت یا اسباب معیشت و تجارت اور
کتاب تیسیر اور وسیط مین لکھا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا ہے اور
کھیتی کرنا اور نہرین جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لاتا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ
اسکے قواعد جانتے ہین وھم عن الاٰخرۃ ھم غٰفلون ○ اور وہ امور آخرت سے
کہ غایت مقصود ہے ھم غٰفلون وہ غافل ہین یہان ھم کی ضمیر جو مکرر واقع ہوئی
ہے تاکید کے لئے ہے اور اسمین کمال فصاحت ہے اسکا لطف کچھ فصحاے عرب
ہی جانتے ہین سبحان اللہ بحمدہٖ وہ پاک پروردگار غافل بندون کو ہوشیار
کرکے ارشاد فرماتا ہے اور وہ بات فرماتا ہے جو تزکیہ نفوس کی جڑ ہے اور کس مہربانی سے
فرماتا ہے اے میرے مالک اے میرے خالق میری جان تجھپر فدا
تو بڑا مہربان مالک ہے میری جملہ امیدون کو برلا اور مجھے اپنا دیدار دکھا۔
یارب ارنی ۔ یارب ارنی ۔ یارب ارنی ارشاد خداوندی اولم یتفکروا
فی انفسھم ما خلق اللہ السمٰوٰت والارض وما بینھما الا بالحق
واجل مسمّی ط وان کثیرا من الناس بلقآئ ربھم لکٰفرون

تفسیر آیا تفکر نہین کرتے اپنے دلون مین کہ مرایاے ممکنات یعنی جو چیزین کہ نظر آتی
ہین اور وہ آفاق مین ہین اور انکی نمود نفسون مین پا سکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین
کیون تفکر نہین کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن
اوٹھنے پر دلیل پکڑین یعنی جو لوگ اسکے منکر ہین کہ قیامت مین آدمی اپنی قبرون سے کیونکر
نکلینگے گوشت پوست سب سڑ کر نیست و نابود ہوگیا ہوگا استخوان ریزہ ریزہ ہوکر خاک
کے ذرون مین مل گئے ہونگے پہر دوبارہ پیدا ہونے کی کیا صورت ہے تو انکو اپنی پہلی خلقت
پر نظر کرنی چاہیئے کہ پہلے انکا مادہ کہان تہا اور اوس خالق نے انکو پیدا کیا اور کیسے تنگ و
تاریک مکان مین یعنی شکم مادر مین نو مہینے رکہا اور ایسے آرام سے کہ نہ کبہی درد سر ہوا
نہ بخار آیا نہ آنکہین دکہین نہ کسی قسم کی شکایت ہوئی اب تو کسیکو ایسے تنگ مکان مین بند
کر دیجیے دیکہیے تو ایک منٹ مین مرجاتا ہے کہ نہین یہ باتین ہیشہ نظر کرکے انہین ذکر کرے
اور اللہ پاک کے وعدون اور احکام کو سچا اور واجب الادا سمجہے اور یہ خیال کرے کہ اوسنے
اتنا بڑا آسمان اور ایسی وسیع زمین جسمین ہزارون بڑے بڑے سر بلند پہاڑ اور دریا اور
سمندر اور سر سبز باغات اور ہرا بہرا جنگل پہر اوسمین طرح طرح کی خوبصورت مخلوقات کہ ہر مخلوق
اپنے حسن و جمال مین ایک جدا شان رکہتی ہے پیدا کئین کیا یہ کام کسی آدمی کا ہے پہر
ستارون کی طرف نظر کرو اونکی روشنی اونکی رفتار اونکی تاثیرین پہچانو کیا یہ حیرت ناک
مشاہدہ ہمکو یہ بات نہین بتاتا کہ بالیقین جسمین کہی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے ضرور ان
تمام مخلوقات کا ایک خدا ہے کہ دارا سے خلق اوسیکا نام پاک ہے اور عربی زبان
مین اوسیکو اللہ کہتے ہین اور ہر چیز پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی قدرت کاملہ
نے کیا کیا صناعیان کین ہین ابو العلائی طریقہ مین دو چیزین ہین اور اشغال و
اذکار کے سوا ایک تو فکر ہے - اور دوسری چیز توجہ یعنی ہے فکر کرنے کے اور
توجہ یعنی لینے اور دینے کے طریقے جدا جدا ہین توجہ یعنی شب کے وقت نہایت

تخلیہ مین ہوتی ہے اور منکر ہوتی ہے اور بدن کو ایسا سادہ بنا ہوتا ہے کہ ذرا بھی جنبش نہ ہو
توجہ دینے کے لئے اور لینے کے لئے تین روز پہلے سے تیار ہوتا ہوتا ہے اور یہی حالت ہے
طریقہ کلمۃ الحق کی اور یہ طریقہ اتنا چھپایا گیا ہے کہ اسمین ندرت آگئی ہے
اور اسکو بھی ابو العلائی طریقہ والون نے بہت مشق کیا ہے اگرچہ روز بروز اسلام کو ضعف
ہوتا جاتا ہے مگر اللہ کا شکر ہے کہ کچھ تھوڑے سے لوگ ایسے باقی رہ گئے ہین کہ جنکی زبان
سے یہ تذکرے سنے جاتے ہین واللہ اعلم ان حضرات کے بعد پھر ان باتون کا زندہ کرنے والا
کون پیدا ہوگا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تفسیر وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ط اور واسطے
نام رکھے ہوئے وقت کے کہ جب وہ زمانہ آوے گا تو یہ سب چیزین نہایت کو ہو پہنچ
جاوینگی اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اور تحقیق کہ
بہت لوگ آدمیون مین سے یعنی کفار بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ اپنے پروردگار کی لقا یعنی دیدار سے
منکر ہین لَکٰفِرُوْنَ یعنی نہین مانتے یعنی قیامت کے دن کہ وہ دیدار الٰہی کا وقت
البتہ کافر سخت منکر ہین انتہی۔ الغرض۔ نبوت کا یہ نوان۹ برس ہے۔
نبوت کے نوین برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ
محاصرے سے نکلے اور عہدنامہ توڑا گیا اور اوسکے ٹوٹنے کی یہ صورت ہوئی کہ ہشام
ابن عمر عامری اور زہیر ابن ابی امیہ مخزومی۔ اور والدہ اوسکی مسماۃ عاتکہ
بنت عبد المطلب۔ اور مطعم ابن عدی نوفلی۔ اور ابو البختری ابن ہشام
اور زمعہ ابن اسود اسدی۔ یہ پانچون سردار قریش کے رات کو ایک جگہ جمع ہوئے
اور باہم مشورہ ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب پر حد سے زیادہ تکلیف ہے حمیت قومی اسکی
مقتضی نہین کہ ہمارے خاص قرابتی ایسی سخت تکلیف مین رہین اور ہم راحت و آرام سے
گھر مین پاؤن پھیلا کر سوئین اور خوب آسودہ ہو کر کھانا کھائین اب اس عہدنامہ کو توڑ دینا چاہیے
غرضکہ یہ پانچون سردار باہم ہم قسم ہوئے کہ صبح کے وقت عہدنامہ چاک کرینگے جب صبح ہوئی

تو زبیر ابن ابی امیہ بیت اللہ شریف مین آیا **عہدنامہ کا چاک ہونا اور ابوجہل سے**
اور ان پانچون سردارون سے مخالفت کا ہونا زبیر ابن ابی امیہ بیت اللہ
شریف مین آیا اور طواف کر کے کہنے لگا کہ ہم اہل مکہ بعیش و نشاط کہانا کہائین اور
بنو ہاشم ہلاک ہون واللہ مین یہان نہ بیٹھون گا جب تک وہ عہدنامہ نہ توڑا جاے اور
عہدنامہ چاک نہ کیا جاے ابوجہل نے کہا واللہ تو کاذب ہے یہ عہد کبھی نہ ٹوٹے گا زمعہ
ابن اسود نے کہا اے ابوجہل تو بڑا کاذب ہے یہ صحیفہ جس وقت لکھا جاتا تہا ہم رضامند نہ تہے
پہر مطعم ابن عدی نے کہا کہ تم دونون سچے ہو جو شخص تمہارے خلاف ہے وہ جہوٹا ہے
ہم بہی اس قول و قرار اور عہدنامہ سے بیزار ہین پس مطعم ابن عدی نے دوڑ کر وہ عہدنامہ اوتار لیا
تو کیڑے اوسے سب کا سب کہا گئے تہے صرف اللہ کا نام باقی رہ گیا تہا اوسنے اوس
بقیہ کرم خوردہ کو مل دل کر پہینک دیا ابوجہل نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشورہ رات کو ہوا
ہے اب قریش مین خصومت اور نزاع پڑی فائدہ قبل اس معرکہ کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ازروے وحی ابوطالب سے فرمایا تہا کہ اس صحیفہ مین سواے اللہ
کے نام کے جو باتین ظلم و جور کی لکہی ہین کچہ بہی باقی نہ رہینگی کیڑے کہا جائینگے چنانچہ
جس دن وہ پانچون سردار کعبہ مین آئے ہین اتفاقاً ابوطالب بہی کچہ احباب اپنے
ہمراہ لیکر گہاٹی سے باہر نکلے تہے اور کعبہ مین آکر بیٹہے اور قریش سے کہا کہ اے قوم
قریش یہ صحیفہ بہری ہے قریش نے کہا ہان بہری ہے ابوطالب نے کہا کہ مجہسے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے کہا ہے ازروے وحی کہ اس عہدنامہ مین سواے اللہ
کے نام کے اور کچہ باقی نہ رہے گا پس اس صحیفہ کو دیکہو اگر یہ قول اونکا سچ ہے تو مضمون
سے صحیفہ کے درگذرو اور اگر اونکا قول غلط ثابت ہو تو اونکو مین تمہارے سپرد کر دونگا
قوم کا ہر فرد اسپر متفق ہوا اور کہنے لگا کہ سخن انصاف یہی ہے جو ابوطالب نے کہا ہی چنانچہ جب
عہدنامہ کہولا گیا تو حقیقتہ بخبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر مین سر مو فرق نہ تہا کافر سر در گریبان

ہوگئے مگر ابوجہل اور اوسکے ہمخیال ہمراہی اوسی عہد پر رہے خواجہ ابوطالب اون لوگون کے حق مین دعا سے بدفرما کر چلے آئے۔ الغرض اون پانچون سردارون نے وہ عہد توڑا اور مطعم ابن عدی نے عہدنامہ چاک کیا اور بنوہاشم و بنومطلب حصار سے باہر نکلے۔ اب عمر شریف حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی اونچاس برس کی ہے۔

ابوطالب کا انتقال پرملال اور ایمان

روایت ہے کہ نبوت کے دسویں برس بعد گذرنے نو مہینے اکیس روز کے ابوطالب نے وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو بڑا غم ہوا پھر اس واقعہ کے تین دن بعد **حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر جنت** اختیار فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو ملال بالائے ملال ہوا آپ نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا خواجہ ابیطالب کی عمر ستاسی برس کی ہوئی اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کی پینسٹھ برس کی ہوئی تھی آپ بعد نکاح چھبیس برس زندہ رہین **صحیحین** مین سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کو مرض موت لاحق ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے۔ ابوجہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ دونون کافر وہان موجود تھے **کیفیت انتقال خواجہ ابوطالب** روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے چچا ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ لو اسکے ذریعہ سے قیامت کے دن مین تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ شانہ سے عرض معروض کرون گا اور شفاعت کہ میری میرا مالک منظور کرے گا سب مجھکو اوسکی ذات پاک سے امید ہے ابوطالب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے اگر مجھے قریش کی طعنہ زنی کا خوف نہوتا کہ یہ کہین گے کہ موت کے خوف سے ڈر پڑا تو مین بے تامل یہ کلمہ پڑھ لیتا اور تمکو خوش کر دیتا

اور وہ شقی ابوجہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ ابوطالب کو روک رہے تھے اور کہہ رہے تھے
کہ اے ابوطالب تو اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پہرے گا روایت ہے
کہ ابوطالب نے اوسوقت کچھہ شعر پڑہے جنکے مضمون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی رسالت کی تصدیق اور دین اسلام کا حق ہونا ظاہر ہوتا تھا اور یہ مضمون بہی
تہا کہ اگر مجھکو خوف طعنہ قریش کا نہوتا تو مین ضرور اس دین کو قبول کرتا یہ سنتا تہا کہ کفار قریش
چلائے کہ اے ابوطالب تو دین اباکی سے پہر گیا ابوطالب نے کہا کہ نہین مین دین آبا کی
پر ہون خلاصہ یہ ہے کہ ابوجہل وغیرہ کے روکنے سے اونکے منہہ سے یہ نکلا علیٰ ملّۃ عبدالمطّلب
اوسوقت حضور پرنور خاتم المرسلین شفیع المذنبین سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین بخشش مانگا اگر منع نہ کیا گیا چنانچہ بعد موت ابوطالب کے حضرت
نے اونکے لئے استغفار کیا صحابہ کرام نے بہی اپنے آباواجداد کے لئے استغفار
کرنا شروع کیا اوسپر یہ آیت اوتری سورہ توبہ مین مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ترجمہ یعنی نہین پہونچتا ہے نبی کو اور ایمان والون کو کہ بخشش
مانگین مشرکین کی اگرچہ وہ ہون قرابتی جب کہل چکا اونپر کہ وہ دوزخی ہین تفسیر نظم الجواہر
مین مفتی ولی اللہ فرخ آبادی لکھتے ہین کہ سدی سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کی
وفات قریب ہوئی تو قریش نے مشورہ کیا کہ چلو اوس شخص سے درخواست کرین کہ اپنے
برادرزادے کو منع کردے اور ہمکو حیا آتی ہے کہ ابوطالب کی موت کے بعد اوسکو قتل
کرین اسلئے کہ اہل عرب کہینگے کہ جب ابوطالب کی حمایت نرہی تو مارڈالا۔ چنانچہ ابوسفیان
وابوجہل ونضر ابن حارث وامیہ وابی پسران خلف وعقبہ ابن معیط وعمرو بن عاص
واسود بن بختری ابوطالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ تو ہمارا بزرگ ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمکو اور ہمارے بتون کو ایذا دی بہتر ہے کہ اوسکو فہمایش کر

کہ ہمارا اور ہمارے بتون کا ذکر نہ کیا کرے ابوطالب نے حضرت کو بلوایا اور کہا کہ یہ لوگ
تمہاری قوم اور تیرے بہائی ہین حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا چاہتے ہین حاضرین نے
کہا کہ تم ہمکو اور ہمارے بتون کو چہوڑ دو اور ہم تمکو اور تمہارے خدا کو چہوڑ دین - ابوطالب نے
کہا یہ بات تو انصاف کی ہے قبول کرو فرمایا کہ پہر کہو جب ان لوگون نے مکرر کہا فرمایا کہ
اگر مین ایسا کرون تو مجکو تم ایک کلمہ کہدو گے ابوجہل نے کہا قسم تمہارے باپ کے دین کی دو تم بہی دو مانند اوسکے اور کہو وہ بات
فرمایا تم کہو لا الہ الا اللہ وہ سب کے سب بگڑ گئے ابوطالب نے کہا کچہہ اور کہو حضرت نے فرمایا کہ اگر لائین آفتاب
کو اور رکہین میرے ہاتہہ پر نکہون ہین مگر یہی کلمہ - اور صحیحین مین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون
نے کہا اے محمدؐ ابوطالب تمہارا اچہا تہا تمہارے واسطے قریش سے لڑتا تہا اور تمہاری
حمایت مین سعی وافر بجا لاتا تہا تم بہی کچہہ اوسکو نفع پہونچاؤ گے آپ نے فرمایا کہ وہ ضحضاح آتش
مین ہے کہ دونون ٹخنون تک پہونچتا ہے جس سے ام الدماغ کہولتا ہے اور جو مین نہوتا
تو وہ درک اسفل دوزخ مین ہوتا **فائدہ** - ضحضاح آب قلیل کہ زمین مغاک مین جمع ہو
اور شتالنگ تک ہو یا اوس سے بہی قلیل **المختصر** اور روایات سے بہی ابوطالب کی موت
ملت آبائی پر ثابت ہے **فقیر محمد اکبر ابوالعلائی دانا پوری** عرض کرتا ہے کہ حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین عرض
کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابوطالب تمہارا اچہا تہا تمہارے واسطے قریش سے
لڑتا تہا تمہاری حمایت مین سعی وافر بجا لاتا تہا تم بہی کچہہ اوسکو نفع پہونچاؤ گے - حضرت کی اس
عرض پر قربان جواب تو وہی تہا جو کونین کے بادشاہ نے ارشاد فرمایا اس سے بڑہکر کوئی کیا
جواب دے سکتا ہے مگر مین بہی عرض کرتا ہون کہ خواجہ ابوطالب کے چہوٹے فرزند حضرت
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو آپ نے اپنی دختر نیک اختر حضرت سیدۃ النسا خاتون قیامت
فاطمہ الزہرا علیہا السلام عنایت فرمائی اس سے زیادہ حسن سلوک کیا ہو سکتا تہا خود حضرت
کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا دی کہ اونکی اولاد مین سلطنت آگئی اور

کئی پشت تک قایم رہی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید الشہدا کا درجہ
پایا وہ کون تہا کہ جسنے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے تنکے کے برابر سلوک
کرکے ہزار گونہ اوسے زیادہ بدلہ نپایا ہو ہم اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کے بعد درجہ
صحابہ کا ہے اور صحابہ کے بعد تابعی کا اور تابعی کے بعد تبع تابعی کا پہر انکے بعد سب
امت برابر ہین ہمکو نہین پہونچتا کہ ہم صحابہ کے اقوال پر نظر کرین ایک بات تہی جو زبان قلم
پر آگئی بعض اہل تاریخ نے خواجہ ابو طالب کا ایمان بہی نقل کیا ہے چنانچہ ابن اسحاق
نے کہا ہے اِنَّہٗ اَسْلَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ روایت ایک روایت مین یون
بیان ہوا ہے جب وفات ابوطالب قریب ہوئی تو عباس ابن مطلب نے دیکہا کہ
دونون لب ابوطالب کے ہلتے ہین تو لگائے دونون کان اوسکی طرف اور کہا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کہ اے بیٹے میرے بہائی کے قسم خدا کی کہا
میرے بہائی نے اوس کلمہ کو جو تلقین کیا تہا تمنے کما فی الدلائل لیکن اہل تحقیق اس قول
کی تضعیف کرتے ہین۔ اور ظاہرا یہ قول اوس قول کے خلاف ہے جو صحیحین سے
پہلے اسی قول کے اوپر بیان کیا گیا ہے اور طایفہ اثنا عشری کہتے ہین کہ ابوطالب مسلمان
تہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ جو کچہ عنایت وحمایت ومحبت وشفقت طرفداری وجان نثاری
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواجہ ابوطالب نے کی ہے وہ سب کتب سیر
مین مفصل مذکور ہین اور جو کچہ نزع کے وقت خواجہ نے حضور کی شان مین اشعار پڑہے
ہین وہ بہی ادن کتابون مین ہین ہمکو اس کے باب مین بحث کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا
اسکا کون انکار کرسکتا ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جان نثار نہ تہے
اور ضرور تہے لَا شَکَّ فِیْہِ الغرض بعد وفات خواجہ ابوطالب کے کفار قریش
نے طرح طرح کی ایذائین دینی شروع کین کہ ابوطالب کی زندگی مین یہ نوبت کبہی نہ پہونچی
تہی چنانچہ ایک دن کسی کافر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر مٹی ڈالی آپ نے

صبر کیا اور اپنی دختر پاکیزہ گہر کے گھر مین تشریف لے گئے اون جنت کی بی بی نے حضرت
کو غسل کرایا اور پدر مہربان کی حالت پر بہت روئین آپ نے فرمایا کہ صبر کر اللہ تعالیٰ شانہٗ
اونکی شر سے مجھے محفوظ رکھیگا جب تک ابو طالب زندہ رہے کسی نے حضرت کو علانیہ
اسطرح ایذائین نہین دین بعد ابو طالب کے کچھ دن ابو لہب نے بھی حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حمایت و اعانت کی مگر کفار قریش نے ابولہب کو اپنی
طرف ملالیا اوسنے اپنی حمایت و اعانت اوٹھالی یہ عجب اتفاق تھا کہ سب تکلیف دینے والے
حضور کے جوار ہی مین، تھے اور کوئی اونمین سے مسلمان نہوا مگر حکم ابن ابی العاص اور وہ بھی
مضطرب ہوکر **فائدہ** یہ سب ایذائین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوٹھاتے
تھے اور صبر فرماتے تھے اور حکمت الٰہی یہ تھی کہ جو مرتبہ آپ کو عطا کیا جاے وہ پورا ہو ناقص
نہو تو نفس مبارک حضور کا صبر کا بھی خوگر کیا گیا لہذا جسقدر ایذائین قوم نے دین اور حضور
پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صبر فرمایا تو مرتبہ و مقام صبر کامل ہوتا گیا اور ایسا کامل
ہوا کہ اپنی پوری حد کو پہونچ گیا چنانچہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جگر پارہ سیدنا
حسین علیہ السلام نے جو ترکہ اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سے وراثتاً پایا تھا دنیا کو دکھا دیا کہ انبیا علیہم السلام کا ترکہ مال و زر - زمین و جائداد نہین ہے
یہ ترکہ ہے جو ہمین ملا ہے اور یہ وہ مقام صبر تھا کہ کوئی **صحابہ** اولیا اللہ مین سے ایسا
نہین گذرا کہ جسنے اس استقامت کے ساتھ اس مقام مشکل کو طے کیا ہو بے شک و شبہہ
حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سید الصابرین والشاکرین ہین اَللّٰھُمَّ صل و سلم علی سیدنا و
مولٰنا محمد سید الصابرین و امام الکاظمین **الغرض** بعد وفات ابو طالب کے کئی طریقہ
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعوت اسلام فرمائی لیکن کسی نے قبول نکی
بلکہ سب نے انتہا ایذا دی ناچار مجبور ہوکر حضور پُرنور نے یہ قصد فرمایا کہ اب بیگانون کو اسلام
کی طرف بلاؤنگا چنانچہ ابو طالب کے انتقال کے تین مہینے بعد قبیلہ بنی بکر مین تشریف

لیجاکر دعوت اسلام فرمائی لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے یہان
ٹھیرنے ندیا تو آپ نے قبیلہ قحطان کا قصد کیا یہ قوم بھی بہ شرارت پیش آئی پھر حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم طائف - اور ثقیف کی طرف متوجہ ہوئے اور زید
ابن حارثہ حضور کی خدمت مین تھے اوسوقت بنی ثقیف مین تین۳ سردار تھے۔
عبدیالیل - مسعود - وحبیب یہ تینون عمرو ابن عمرو کے بیٹے تھے انکو اور اس قوم کے
جملہ اکابر کو دعوت فرمائی ہر ایک بدسلوکی سے پیش آیا اور مہمان کے طریقے پر بھی کسی نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت نفرمائی اور ایسی ایسی ایذائین حضرت
صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دین کہ وہ دن حضور پرنور پر یوم احد سے زیادہ سخت تھا
صحیحین مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا یا حضرت یوم احد سے بھی سخت دن
کوئی آپ پر گذرا ہے آپ نے فرمایا سخت ترین ایام یوم عقبہ تھا جب مین نے ابن
عبدیالیل ابن کلال کو دعوت کی اوسنے قبول نکی لہذا مین رنجیدہ ہوکر چلا اور ہوش مین
نہ آیا مگر اوس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جب موضع قرن الثعالب مین پہونچا
اور وہان مینے آسمان کی طرف سر اوٹھایا تو ایک ٹکڑا ابر کا مجہپر سایہ کیئے ہوئے نظر آیا وہان
سے حضرت جبریل ؑ نے کہا اے محمد ؐ صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم اللہ تعالی شانہ نے
تمہاری قوم کے حالات ملاحظہ فرما کے ملک الجبال کو بھیجا ہے آپ جو حکم اوسے دیگے وہ بجا لائیگا ملک الجبال نے
سلام کرکے عرض کی کہ اگر آپ حکم فرمائین تو مین ان دونون پہاڑون کو جنکے بیچ مین کہ ہے اس جفا کار قوم
پر لاکر ڈال دون کہ انکے استخوان تک پس کر سرمہ ہوجائین حضور پرنور نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے
منظور نہین مین اپنے مالک وخالق سے امید رکہتا ہون کہ انکی پشت سے ایسی اولاد کا ظہور
ہو کہ جو خدائے لاشریک کو واحد لاشریک سمجھین اور یہی سمجھکر اوسکی عبادت کرین یہ ظلم کرین اور مین
صبر کرون کبھی تو یہ اپنی خطا کو خطا سمجھینگے باوجود سیکڑون تکالیف شاقہ کے آپ نے اپنا

رحم وکرم نہ چہوڑا اس آیت شریفہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ نے حضور پُرنور کے کرم ورحم کی غایت بتادی ؂

عذر خواہ چون محمد ہرم بخش چون ! لا			گر بترسند از گنہ روے گنہگاران سیاہ

عُقْدَۃُ الرَّسُوْلِ خیر خواہ دشمنان اسی مقام سے حل ہوتا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ سرداران بنی ثقیف نے بڑی بڑی شرارتین کی ہین یعنی لڑکون اور شہدون اوباشون کو اشارہ کردیا اونہون نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ناز یبا باتین کہین اور پتہرون سے حضرت کی ساق مبارک کو مجروح کردیا مگر حضرت سید الصابرین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے بہی دعاے بد نفرمائی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید الصابرین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دس دن طایف مین رہے بعد اسکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے پہرتے وقت آپ کو نہایت تشویش ہوئی اور زید ابن حارثہ اس سفر مین ہمراہ رکاب تہے اثنا سے راہ مین ایک باغ عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ کا ملا اوسمین حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ٹھہرے عتبہ وشیبہ دونو موجود تہے اون لوگون نے آپکو پریشان خاطر دیکہکر بلحاظ قرابت وخویشی رحم کہاکر عداس نام غلام نصرانی المذہب کے ہاتہ انگور کے خوشے طبق مین رکہہ کے بہیجے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر تناول فرمائے عداس غلام نے کہا کہ مینے یہ کلمہ اس بستی مین آج کے سوا کبہی نہین سُنا حضور پُرنور نے فرمایا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے اور کس دین مین ہے اوسنے عرض کی کہ مین نینوی کا رہنے والا ہون اور دین میرا نصرانی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو یونس ابن متی کے گانون کا ہے وہ بولا کہ آپنے یونس کو کیونکر جانا حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا بہائی تہا یعنی وہ پیغمبر تہا اور مین بہی پیغمبر ہون اور جملہ انبیا آپس مین علاتی بہائی ہین عداس نے پوچھا آپ کا اسم شریف کیا ہے حضرت نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اوسنے کہا کہ مین زمانہ دراز سے انجیل مقدس مین حضرت کے اوصاف حمیدہ پڑہتا ہون اور توریت مین لکہا ہے کہ آپ کو خداے تعالیٰ پیغمبر کرے گا گر قوم کے لوگ قبول نکرینگے اور اپنے شہر سے ہجرت کرنے پڑے گی آخر کار نصرت الٰہی شامل حال ہوگی اور تمام روے زمین پر آپ کا دین شایع ہوگا چونکہ فضل الٰہی عداس کے شامل حال تھا وہ حضرت پر ایمان لایا اور قدمبوس ہوا عتبہ و شیبہ نے جو عداس کی یہ کیفیت دیکہی تو کہا اس شخص نے تجہکو فریب دیا اوسنے کہا کہ نہین آپ پیغمبر ہین اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے راہ مین ایک باغ یعنی بطن نخلہ ملا جو مکۂ معظمہ سے رات بسے کی راہ ہے وہین منزل فرمائی آدہی رات کو جب آپ نماز پڑہنے لگے تو اوسوقت سات نفر جن اور برواییتے نو نفر جن آپکی قرات سنکر حضور پرنور کے پاس آئے اور پہچانا اور اپنی قوم مین جاکر اسکا چرچا کیا۔ **مقام بطن نخلہ مین آدہی رات کو قوم جن کا نماز مین قرات سُنکر آپ کو پہچاننا اور اپنی قوم مین جاکر اسکا ذکر کرنا اور ایمان لانا**۔ مورخ محتاط اس روایت کو تحریر کرکے یہ لکہتا ہے کہ روایت ابن اسحاق اور اونکے توابع کی ہے **اور صحیحین** سے ثابت ہے کہ یہ معاملہ بازار عکاظہ کا ہے جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اصحاب کے ساتھہ نماز صبح پڑہتے تھے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ جب حضور طائف شریف سے پلٹے تو بازار مذکور مین جلوہ فرما ہوئے اور یہ بازار ایسا تہا کہ اسمین ہر جنس کے تاجر موجود ہوتے تھے بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک وہان قیام کرتے تھے اسی سبب سے چند اصحاب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وہان مل گئے اونکے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان شب باش ہوئے وہ مقام مکۂ معظمہ سے رات بسے کی راہ ہے جب صبح ہوئی تو حضور پرنور اصحاب کے ساتھہ نماز مین مشغول ہوئے اوس حال مین **نو نفر جن** شہر نصیبین متعلقات شام کے رہنے والے **فرقہ بنی شیصان** سے کہ سادات قوم مذکور سے تھے

ادس طرف گذرے اور قرأت حضور پرنور کی سُنی ازانجملہ ربیعہ و عمرو دو نفر سردار عظیم الشان تھے اونہون نے اپنی قوم کی دعوت اسطرح شروع کی کما قال اللہ تعالیٰ شانہ فی سورۃ الاحقاف یاقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق والی طریق مستقیم یاقومنا اجیبوا داعی اللہ وآمنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ومن لا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال مبین ترجمہ اسے ہماری قوم ہمنے سُنی ہے ایک کتاب جو اُتری موسیٰؑ کے بعد سچا کرتی ہے سب اگلون کو سوجہاتی ہے سچا دین اور ایک راہ سیدہی اسے ہماری قوم مانو اللہ کی طرف بلانے والے کو اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھہ تمہارے گناہ اور بچادے تمکو ایک دکھہ کی مار سے اور جو نہ مانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تمکا سکے گا بہاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے مددگار وہ لوگ صریح گمراہ ہین ۔ جب یہ باتین قوم جن نے سُنین اور بہت لوگ ایمان لائے مگر اس مرتبہ جنّون سے ملاقات نہین ہوئی جیسا مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ملاقات ہوئی یہ بات ہے کہ قوم جن مین بہی مومن اور کافر ہین کافر کو عذاب نار ہے بالاتفاق مگر مومن مین اختلاف ہے مالک ۔ وابن ابی لیلیٰ وابو یوسف ۔ ومحمد کہتے ہین جسطرح مسلمان آدمی کو جنت مین ثواب ملیگا اسیطرح جن کو بہی ۔ قاضی ۔ اور صاحب کشاف کا مختار یہی قول ہے ۔ اور ضحاک کہتے ہین کہ جن بہشت مین کہلاینگے پیئن گے ۔ مختار اکثر مشائخ کا یہی ہے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ جسطرح آدمی نعمت سے لذت پائینگے وہ یعنی قوم جن تسبیح و ذکر سے لذت اوٹہائینگے ۔ علماے باخبر فرماتے ہین کہ کئی دن حضور پرنور نے اوس مقام مین اقامت فرمائی پہر عازم مکہ ہوئے زید ابن حارثہ نے عرض کی کہ یاحضرت جن لوگون نے آپکو نکالا ہے اونہین لوگون مین آپ پہر تشریف لئے جاتے ہین حضور پرنور صلی اللہ علیہ و

آله واصحابه وسلم نے فرمایا نا امید ہنو اللہ تعالیٰ شانہ مدد کرے گا الغرض مکہ مکرمہ کے
قریب جاکر ایک صحابی کو قریش کے پاس بطلب جواب روانہ فرمایا اور بلا تامل اس جہہ
سے داخل ہنو سکے کہ شاید اہل مکہ طائف کے حالات سنکر اوسی طرح پیش آوین۔کسی
مشرک نے حضور کا جوار پسند نکیا مگر مطعم ابن عدی نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کعبہ مین تشریف لائے اور طواف فرمایا اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دو رکعتین ادا کرکے
دعا مانگی کہ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ایسا سبب کر کہ ایسی قوم ایمان لائے جو تیرے
دین صادق کی مدد کرے بعد اوسکے باعانت ظاہری مطعم ابن عدی کی اپنی منزل خاص
مین جلوہ فرما ہوے اور مطعم مع اپنے توابع ولواحق کے مشغول بحراست وحمایت ہوا اور
لوگون کو بنا بر متابعت دین اسلام لانے لگا اور ابولہب اوسکے پیچھے ہوا ہر جگہ کہتا جاتا کہ مطعم
جہوٹا ہے اپنے دین آبائی سے پہر گیا ہے اُسی سال طفیل ابن عمرو دوسی کہ
اشراف قوم سے تہا حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون
کہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کرون لیکن کوئی نشان ایسا ہو کہ اوسکے سبب سے قوم مین صورت
امتیاز پیدا ہوجاوے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ شانہ نے
ایک نور چراغ کیطرح دونون آنکھون کے بیچ مین روشن کردیا یہ نشان لیکر طفیل دوسی قوم
کیطرف روانہ ہوا پہر اوسکے دل مین یہ خطرہ پیدا ہوا کہ شاید اس علامت کو قوم کے لوگ کوئی
بڑی بیماری خیال کرین اور کہین کہ اسلام لانے سے اس بیماری مین مبتلا ہوا ہے لہذا دعا
مانگی کہ یا اللہ یہ نشان متغیر ہوجائے اوس مجیب الدعوات نے اوس نشان کو اوس کے
تازیانے کی نوک پر جہکا دیا وہ قندیل کیطرح چمکنے لگا طفیل اس نشان کے ساتھ قوم مین داخل
ہوا اور دعوت اسلام شروع کی چند نفر ایمان لائے طفیل ناراض ہوکر حضور پر نور مین حاضر ہوئے
اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میری قوم ہلاک ہونے کے قابل ہے
آپ اوسکے واسطے دعاے ہلاکی فرمائے حضور نے دعا فرمائی الٰہی دوس کی قوم صراط مستقیم

اختیار کرے اور طفیل سے کہا کہ تو قوم مین نہایت نرمی اور تواضع سے بسر کر۔ طفیل رخصت
ہوئے اوس دعا کی برکت سے ستر یا اسی خاندان کے آدمی ایمان لائے۔ اور بعد فتح خیبر
اور بروایتے قبل فتح داخلِ مدینہ طیبہ ہوئے اور جب تین مہینے دخول مکہ پر گذر رہے تو
نوے ۹۰ نفر جن شہر نصیبین و نینوا کے رہنے والے مع توابع بنا بر ملازمت حضور پُر نور بیرون
مکہ حاضر ہوئے ازانجملہ روبعہ سردار جن نے حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
مین حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ جنات ملازمت کو حاضر ہین جس وقت حکم ہو شرف پابوس
حاصل کرین فرمایا کہ شعب الحجون [۵۷] مین جمع ہون اگر یہان آوینگے تو شہر کے لوگ ڈرینگے
چنانچہ روبعہ نے اسی مقام مین سب جنات کو جمع کیا اور بعد ادائے صلوٰۃ عشا مع عبد اللہ
ابن مسعود حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لے گئے تو حضور پُر نور کو ایک فوج
نظر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کو
شعب حجون کے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور ایک خط محیط مدور انکے گرد کھینچ دیا اور فرمایا اسی مین
قایم رہ اور آنحضرت صلعم خود بنفس نفیس درہ کوہ مین داخل ہوئے اور جنات نے حضرت صلعم
کے شوق دیدار مین ازدحام کیا حضرت عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہین کہ مین نے جنات کو
دیکھا بعض بصورت کرگس اور بعض بصورت قط یعنی میمون - بوزینہ جو متصل بصرہ کے رہتے
ہین اور سب برہنہ سر اور برہنہ پا اور سیاہ رنگ اور ایک پارچہ سفید بطور لنگ ستر عورت کے
واسطے باندھے ہوئے تھے اسی طرح اس فرقہ کے لوگ مختلف صورتون مین نظر آئے اونکی
تلقین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تا سحر مشغول رہے۔ اوسی عرصہ مین قوم
جن مین ایک قتل واقع ہو گیا اوس قوم نے اپنی رضا و رغبت سے آنحضرت صلعم کو حکم مقرر
کر دیا حضور پُر نور نے خدا کے حکم کے موافق فیصلہ کر دیا کہ سب قوم رضامند ہو گئی۔
عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار جن جزیرہ موصل کے رہنے
والے جراپہاڑ مین کہ جسکو اب جبل نور کہتے ہین جمع ہوئے اور حضور پُر نور تن تنہا وہان

[۵۷] یہ مقام قریب مکہ واقع ہے ۱۲

تشریف لے گئے اور تمام شب اوسی جگہہ مقیم رہے وقت صبح اصحاب رسول اللہ نے
آثار اونکے دیکھے اور جو کچہہ اسباب کی قسم مین سے چھوڑ گئے تھے ملاحظہ فرمائیے یہ قصہ
صحیح مسلم مین موجود ہے۔ اسی طرح احادیث **صحیحہ** سے حاضر ہونا جنات کا کئی بار حضور
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ثابت ہے اور یہ بہی ثابت ہے کہ قوم جن
نے حضور سرور عالم سردار بنی آدم ہادی کونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سے امور دینیہ مین تحقیقات کی ہے اسمین کچہہ شک نہین ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم جسطرح عالم انسان پر مبعوث برسالت ونبوت تھے اسی طرح عالم جنات پر بہی
تھے۔ از روے **حدیث صحیح** متواتر ثابت ہے کہ جب حضرت رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ رحمن فرقہ جن پر تلاوت فرمائی تو اس قوم نے نہایت
ادب سے سُنی اور آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کو سُنکر عرض کرنے لگے کہ اے
پروردگار ہم تیری کسی نعمت کے ساتہہ ناشکری نہین کرتے **فائدہ** اول بار فرقۂ جنات
کے حاضر ہونے کا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین یہ سبب تہا کہ جب
حضور پُرنور صلعم نبی ہوئے تو نزول وحی کا شور تمام عالم مین پڑ گیا اور شیاطین وجنات کا آسمان
پر جانا اور اخبار غیبیہ کا سُننا قطعاً بند ہوا ابلیس اور اوسکے توابع جو آدمیون کو گمراہ کرتے پہرتے
تہے سخت ذلیل وخوار ومجبور ہوئے اونکے سب مکر اور حیلے جو اونکے گمراہ کرنے کے ذرایع
تہے بیکار ہو گئے تو اوس قوم نے باہم یہ مشورت کی کہ تمام دینا کی سیاحت کرو اور پتہ لگاؤ کہ دنیا
مین ایسی کون سی بات ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم اخبار غیبیہ کے سننے سے منع کر دیے
گئے اگر کچہہ بہی معلوم ہو جاوے تو درصورت امکان اوسکا تدارک کیا جاوے چنانچہ قوم شیاطین
اور جنات نے عالم کا گشت شروع کیا۔ ازانجملہ نو نفر جن قبیلۂ بنو شیصان کے جو قبایل جن
سے عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تھے وادی تہامہ سے پہرے ہوئے
وادی نخلہ مین وارد ہوئے اور وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قرآن پڑہنا سُنکر

یقین لاسئے کہ بے شک یہ کلام معجز نظام ملکِ علّام کی طرف سے اوترتا ہے اسیکی ہوشیاری وخبرداری ہورہی ہے کہ اسکو کوئی چُرانے نپاسے پہر اوس قوم نے اپنے لوگون مین اسکا تذکرہ کیا اور اوس قوم کے اشراف جماعت کثیر کے ہمراہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور بے تامل بہ آواز بلند منادی کردی کہ اب قوم جنات عہدہ خبررسانی اور سفارت سے معزول ہوئی اور خاتم المرسلین پیغمبر اولوالعزم پیدا ہوئے سب کے سب چلکر اونکی پیروی کرو چنانچہ اکثر جنات نے جو عرب کے جزائر مین رہتے تھے یہی دیترہ اختیار کیا کہ خود حاضر ہوکر ایمان لاتے تھے کہ اکثر حکایات انکی کتب حدیث مین منقول ہے ازانجملہ صحیح بخاری وغیرہ مین حضرت امیرالمومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین ایکدن اپنے بتون کے پاس بیٹھا تھا اوسوقت ایک آدمی گاے کا بچہ لایا اور بت کی نذر کے واسطے ذبح کیا ایک اوسکے پیٹ سے آواز بہت سخت نکلی کہ ایسی آواز مینے کبھی نہین سنی تھی اور ہر خاص وعام نے اوس آواز کو سُنا ۔ یاجلیح امرٌ نجیحٌ رجلٌ فصیحٌ یقولُ لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ ترجمہ اے زورآور آدمی ایک کام کی بات ہے ایک شخص پکار کر کہتا ہے لا الہ الا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان موجود تھے سب بھاگے لیکن مین کھڑا رہا کہ دیکھون یہ آواز کسکی ہے چنانچہ مین نے دوسری تیسری بار بھی وہی آواز سنی مجکو نہایت حیرت ہوئی اس بات کو کچھہ تھوڑاہی زمانہ گذرا تھا کہ حضرت کی نبوت کی خبر عام ہوئی اور لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمائی ہے ۔ اور اسیطرح ایک بوڑھے آدمی سے مجاہد رضی روایت کرتے ہین کہ وہ کہتا تھا کہ ایکدن مین ایک گاے ہانکنے لئے جاتا تھا دفعۃً مینے ایک آواز سنی کہ یاذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ یعنی اے ذریح بات ابھی کُھلی ہے کہ ایک شخص پکار کے کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ پہر مین کہ مین آیا وہان سنا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہوئے ہین وہ یہ کلمہ فرماتے ہین فائدہ ذریح یعنی یہ رقبیلہ لمعنی لشتمادتما ابھی آتا ہے اسیطرح بیہقی

نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وہی کہتے تھے کہ ایام جاہلیت مین ایک جن
میرا آشنا تہا کہ اخبار آیندہ سے وہ مجہے مطلع کرتا رہتا تہا اور وہی مین لوگون سے کہتا تہا اور
نذر و نیاز بہی لیتا تہا ایک دن رات کو مین سوتا تہا وہی جن آیا اور کہنے لگا کہ اوٹہہ اور سمجہہ اگر عقل
ہے ایک نبی لوئی بن غالب کی اولاد مین سے ظاہر ہوا ہے اور اسی بیان کے چند
شعر پڑہے حاصل اون اشعار کا یہ ہے کہ ہمارے قوم کے سردار کے کو جاتے ہین ایمان
لانے کو تو بہی چلکر مسلمان ہو سواد کہتا ہے کہ مین چونک پڑا اور تمام شب مشوش رہا پہر دوسری
اور تیسری رات کو بہی یہی معاملہ گذرا بس خیال اسلام کا شوق میرے دل مین پیدا ہوا اور
مین سامان سفر کر کے مکہ معظمہ کو روانہ ہوا وہان پہونچکر مجہے آپکا حال معلوم ہوا اور مین حضرت کے
حضور مین حاضر ہوا آپ نے مجہے دیکہتے ہی فرمایا مرحبا سواد بن قارب مجہے معلوم ہے جو امر تیرے آنے
کا سبب ہوا ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ مینے چند بیتین آپکی مدح مین موزون کی ہین اول انکو سن لیجئے
سواد نے قصیدہ بائیہ یعنی جسکے قافیہ کا حرف روی ب ہے جیسے قارب
کی ب پڑہا جسکا آخر شعر یہ ہے ؎

فکن شفیعا یوم لا ذو شفاعة ۔۔۔ سواک بمغن عن سواد بن قارب

یعنی ہو جا میرا شفیع اوس دن کہ نہو گا تیرے سوا کوئی کام آنے والا سواد ابن قارب کا
ازانجملہ امام احمد نے جابر سے اور ابو نعیم نے ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ اول خبر
آنحضرت کی بعثت کی مدینہ مین اسطرح ہوئی کہ ایک جن ایک عورت پر جو مدینہ ہی
مین رہتی تہی عاشق تہا وہ جن شب کو اوسکے پاس آیا کرتا تہا ایک روز وہ آیا اور اوس عورت
سے دور آ کر بیٹہا اوسنے کہا تو میرے پاس کیون نہین آتا اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی
ہوئی اوس عورت نے سبب پوچہا جن نے جواب دیا کہ مکہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے
اوسنے زنا کو حرام کیا ہے اور بیہقی نے بطور ارسال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
سے روایت کی ہے اور حضرت عثمان نے رضی اللہ تعالی عنہ اسی طرح کا ماجرا شام مین

دیکھا تھا چنانچہ ابونعیم نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم ایک مرتبہ ملک
شام کو گئے تھے وہان ایک کاہنہ فن کہانت مین سرآوردہ تھی ہم بھی اوسکے پاس اپنے
سفر کا حال پوچھنے گئے اوسنے کہا کہ اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا وہ جن جس سے مجھے
رابطہ نسبت تھا اور اوسکے ذریعہ سے اخبار آیندہ کی اطلاع ہوا کرتی تھی ایک دن میرے دروازہ
پر آکر کہہ گیا کہ ہم رخصت ہوتے ہین مینے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ ظاہر ہوئے محمد ﷺ مکہ مین
جنکے مقابلہ کی طاقت ہم مین نہین ہے اور وہ حکم خدا کا لیکر آئے ہین اور وہ فوراً چلا گیا
جب سے پھر نہین آیا ازانجملہ اسحٰق بن شاہین وغیرہ محدثین نے وناب بن حارث
سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھسے اور ایک جن سے ملاقات تھی اور رابطہ اتحاد بڑھ گیا
تھا وہ مجھسے اخبار غیبیہ کہا کرتا تھا ایک دن وہ آیا مینے حسب معمول اوس سے خبر آسمانی دریافت
کی اوسنے حسرت سے میری طرف دیکھکر کہا محمد ﷺ نبی موعود مکہ مین پیدا ہوئے ہین وہ
صاحب کتاب ہین مخلوق کو اللہ کی طرف بلاتے ہین اور اونکی بات کوئی نہین سنتا
وناب کہتا ہے کہ مینے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا تھوڑے دنون مین میری بات سمجھ مین
آجائیگی اور یہ کہکر وہ چلا گیا چند روز کے بعد حضرت ﷺ کی پیغمبری کی خبرین متواتر مینے سنین
ازانجملہ فاکہی نے تاریخ مکہ مین عامر بن ربیعہ سے اور ابونعیم نے ابن عباس سے
روایت کی ہے ایک دن جبل ابوقبیس پر ایک جن نے سخت آواز سے چند اشعار
دین اسلام کی ہجو مین پڑھے اور یہ مضمون بھی تھا کہ اہل اسلام کو جلد قتل کرنا چاہیے اور شہر سے
باہر نکال دو اور بت پرستی بدستور سابق جاری رکھو کفار مکہ اس مضمون کے شعر سنکر بہت خوش
ہوئے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ دیکھو تمھارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے
بھی آیا مسلمانون کو بہت رنج ہوا حضور پُرنور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔
حضرت نے فرمایا کہ تم سب مطمئن رہو یہ آواز ایک شیطان کی تھی کہ اوسکا نام مسعر ہے اوس کو
بہت جلد اللہ تعالیٰ شانہ سزا دیگا تیسرے دن حضور پُرنور نے فرمایا کہ آج ایک جن

کہ جسکا نام شحج ہے مسلمان ہوا اور بیٹے اوسکا نام عبداللہ کہا اوسنے مجھسے اجازت لیکر شعر کو قتل کیا اور شام کے وقت اوسی پہاڑ سے ایک سخت مہیب آواز سنی گئی ان لفظون سے کہ مین وہ ہون کہ جسنے سعر کو قتل کیا اسلیے کہ اوسنے غرور کیا اور حق کی تکذیب کی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجو کی ازانجملہ ابن سعد نے کتاب شرف المصطفے مین جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور پُرنور سے عرض کی کہ یارسول اللہ ایک جن میرا دوست تھا غیب کی خبرین مجھسے کہا کرتا تھا ایک رات کو وہ مضطرب الحال میرے پاس آیا اور مجھے سوتے سے جگایا اور آپ کے حضور مین حاضر ہونے کو موکد ہوا الغرض اس قسم کی بہت سی سچی روایتین کتابون مین درج ہین تطویل کتاب کے خیال سے وہ قلم انداز ہوئین - اسی سال کے ماہ شوال مین حضور پُرنور نے حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے نکاح فرمایا اور اسی سال مین کہ سال یازدہم نبوت تھا موضع عقبہ مین ایک جماعۃ خزرج مدینہ سے آئی اون مین سے چند مرد ایمان لائے - ابوامامہ[1] اسعد ابن زرارہ - وعوف[2] ابن حارث ابن عفرا - رافع[3] ابن مالک ابن العجلان - قطبہ[4] ابن عامر - عقبہ[5] ابن عامر - جابر[6] ابن عبداللہ ابن رباب یہ چھہ بزرگ اہالیان مدینہ سے ہین یہ حضرات سباق اسلام کے جاتے ہین انہین کے سبب سے مدینہ مین ذکر حضور پُرنور کا مشہور ہوا اور ایسا مشہور ہوا کہ ہر گلی کوچہ مین اسلام کا چرچا ہونے لگا یہانتک کہ کوئی گھر باقی نہ تھا جسمین روزانہ حضور پُرنور کا ذکر شریف نہوتا ہو یہی لوگ انصار ہین اور اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہین اسلیے کہ عقبہ کے نزدیک جو منا کے متصل واقع ہے اول یہی بیعت واقع ہوئی ہے اب یہان ایک چھوٹی سی مسجد ہے ؏

بر زمینے کہ نشان کف پای تو بود	سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

زمین نے تو بے انتہا سرمایہ سعادت اور شرف عظمت حاصل کرلیا غریب وبیچارہ آسمان

اس غم مین الیسا غمگین ہوا کہ یا غم سننے کم ختم ہوگئی پروردگار سے عرض کی کہ یارب تو تو اپنی کل
مخلوقات کا کارساز ہے مخلوق ہونیکی حیثیت سے نظر مین سب برابر ہونے چاہئین زمین کو تو
نے یہ عزت بخشی کہ اپنے حبیب کو تونے وہین پیدا کیا اور جس شہر مین تیرا حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوا اوسکو یہ شرف حاصل ہوا کہ تو نے اوسکی قسم کھائی لا اقسم
بہذا البلد میری کیا تقصیر ہے کہ مین اس شرف سے محروم رکھا جاتا ہون التجائے
آسمان قبول ہوئی۔

ذکر معراج شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم معراج شریف کی روایتین ہر قرن اور ہر زمانہ مین اسقدر کی گئی ہین کہ حد تواتر سے گذری
ہوئی ہین اور معراج کی حدیث کے راوی بڑے بڑے ثقہ حضرات ہین اور صحابی جلیل الشان
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے سب سے پہلے معراج کی تصدیق
فرمائی ہے ؎

	تصدیق نخستین ز دل صدیق است	
راه معراج شاه باریک تر است	رباعی	پر سید ز صدیق که او باخبر است
از منزل غار تا مقامات دنی		والله که با صاحب خود همسفر است
از نکتهٔ معراج عقول است جهول	رباعی	این عقده شده است حل العشاق رسول
زین آمد و رفت هست سالک آگاه		چون شد بعروج و چون درآمد بنزول
گویند بشب رفت بر افلاک رسول	رباعی	زان سان که نقش فرو ماند عقول
گویم من آنکه بهر معراج درس		خود عرش خدای اکبر آمد به نزدل

معراج اسم آلہ ہے یعنی بلندی پر چڑھنے کی شے جیسے نردبان فارسی مین کہتے ہین اور
ہندی مین سیڑھی اوسکا نام ہے مگر اب محاورے مین اوس مبارک سفر کو کہتے ہین جو حضور پرنور

سرور عالم حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نبوت کے
گیارہوین سال رجب شریف کی ستائیسوین تاریخ رات کے وقت مکہ معظمہ سے
بیت المقدس تک اور قدس شریف سے عرش تک گیا ہے اور اوسی رات کو مراجعت فرمائی
چنانچہ خود پروردگار تعالےٰ شانہ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ سبحان
الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ترجمہ پاک ہے
وہ اللہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو ایک شب مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف
یہانتک کی سیر کا منکر تو کافر ہے اسلئے کہ یہ سفر تو آیت محکم سے ثابت ہے جسمین کوئی تاویل
نہین ہے اور جو شخص بیت المقدس سے عرش تک جانے کا منکر ہے وہ فاسق ہے اسلئے
کہ وہ احادیث صحیحہ کا منکر ہے - اور یہ نیچری معراج کے بالکل منکر ہین وہ کہتے ہین کہ ہماری
عقل مین یہ بات نہین آتی کہ آدمی آسمان پر جاوے اور طرفۃ العین مین واپس آئے ۹

	برین عقل و دانش بباید گریست	

واقعی عقل بہت تھوڑی اور بات بہت بڑی کیونکر سمجھ مین آئے یہ مسئلہ وہی آدمی سمجھے گا جسے
اللہ تعالیٰ شانہ اپنی طرف سے سمجھ عطا فرمائے کا مین ان حضرات سے پوچھتا ہون کہ آفتاب زمین
سے کتنی دور ہے لاکھون کوس کا شمار ہے مگر اوسکی روشنی روزانہ دنیا مین آسمان چہارم سے
چند منٹ مین پہونچتی ہے جو قادر و توانا آفتاب کو زمین تک اتنی جلدی پہونچاتا ہے اوسی کا
حکم زمین سے عرش بریں تک آپ کو بھی لے گیا اسمین تعجب ہی کیا ہے یہ مسئلہ بھی مانا ہوا
ہے کہ آسمان پر ایک مخلوق بستی ہے یعنی ملائکہ جو محض نوری ہے اور وہ فرشتے آسمان سے
زمین پر آن واحد مین چلے آتے ہین اور طرفۃ العین مین چلے جاتے ہین وہی نوری فرشتہ
اگر اللہ کے کسی برگزیدہ بندے کو وہان تک لیجاوے تو کیا تعجب ہے یہ خوب بات ہے
کہ صاحب یہ بات ہماری عقل مین نہین آتی - ان کے پیٹ مین ایک قطرہ آب سے اتنا
دراز قد آدمی بنجاتا ہے اب اونکے بدن کی ساخت اعضا کا جوڑ بند رگون کا جال استخوان کی

ساخت اور انمین اونکا جوڑ توڑ کیونکر ہوا یہ نظم جن باتون مادہ مین درست ہوئی کیا کسی آدمی کی
سمجھہ مین آسکتی ہے ہرگز نہین پہر اسکا انکار کیونکر کروگے تم کیا تمہاری عقل کیا ابہی بے انتہا
علوم ایسے ہین جنکا ظہور دنیا مین ابہی ہوا ہی نہین کسی زمانہ مین ضرور ہوگا۔ تار برقی۔
ریل۔ ٹیلیفون۔ فوٹوگراف۔ فانوگراف۔ جب تک یہ خبرین ایجاد
نہین ہوئی تہین کبہی عقل مین آنے کی قابل تہین اگر کسی سے کہا جاتا ایک منٹ مین دلی
سے لندن کو خبر پہونچتی ہے اور تم ہندوستان مین بیٹھے بیٹھے لندن والون سے باتین
کرلو تو اوسوقت کے لوگ یہی کہتے کہ بہئی انکی ذرا فصد کہلوادو انہین جنون ہوا چاہتا ہے
اور اب تو بچہ بچہ کہہ رہا ہے کہ یہ بات کیا مشکل ہے یہ حیرت انگیز ایجادین اب حیرت انگیز
نہین ہم اہل مذہب خصوصاً اہل اسلام کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ شانہ ہمارے دلون
کے حالات کو جانتا ہے تو لامذہب اس بات کو سنکر ہنستے ہین اب ایک آلہ اللہ کے بندے
نے ایجاد کیا ہے کہ صندوق مین سیکڑون چیزین رکہدو اور اوسے مقفل کردو اور وہ آلہ لگاکر
دیکہہ لو ایک ایک چیز نظر آجائیگی چنانچہ یورپ مین محکمہ چونگی اسی آلہ کے ذریعہ سے مال کے
صندوقون کی تلاشی لیتی ہے سبحان اللہ جن لوگون نے یہ ایجادین ظاہر کین ہین اونہین
کے سمجھہ مین خداوند تعالیٰ شانہ کا علم اور قدرت نہین آتی یہانتک کہ وجود باریتعالیٰ شانہ کے منکر
العلم حجاب الاکبر دنیا مین جتنے آدمی بستے ہین انمین لامذہبون کی نسبت مذہبی
آدمی بہت زیادہ ہین اونکو اس مسئلہ سے انکار نہین مذہبی عیسائی بہی بہت ہین وہ خود حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مرفوع ہونے کو مان رہے ہین ہندو بہی اسے محالات عقلی سے
نہین جانتے جن لامذہبون کو خدا کی نشانیان نہین سوجہتین وہی گمراہیون کی باتین کرتے ہین
لہذا ہمین اس قلیل جماعت کے انکار کی کچہہ پروا نہین ہے ہم خداپرستون اور دوسرے مذہبی
آدمیون کی بڑی جماعت ہے جس سے تمام دنیا بہری پڑی ہے وہ لوگ اپنے خدا کو اپنے
اپنے لغت مین پکار رہے ہین

ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد	که مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

آدمی اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوقات مین سب سے اعلیٰ و افضل ہے اور اشرف ہے جتنے علوم و فنون اسوقت تک دنیا مین ظاہر ہو چکے ہین وہ سب آدمی ہی کے دل سے نکلے ہین اور جو ایجادین آیندہ کو نکلین گی وہ بہی اس مشت خاک کے دل سے نکلین گی بجلی کی قوت کس نے ظاہر کی اسی آدمی نے ہوا کی قوت کو کسنے قید کیا اسی آدمی نے مقناطیسی قوت کا کسنے پتا لگایا اسی ادمی نے ہوا پر تخت کسکا اڑا اسی آدمی کا اتنا بہاری تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین اسی آدمی کا علم لے آیا الغرض جتنی قوتین ہین سب انسان ہی مین ہین اور اس انسان کا دل اون قوتون کا خزانہ ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے اون قوتون کو دل انسان مین جمع کر رکہا ہے جب جس قوت کے ظہور کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے کسی بندہ کے دل سے نکالکر اپنی مخلوقات مین اونکی رفع ضرورت کے لیئے ظاہر کر دیتا ہے حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین وہی قوت موجود تہی جو جسم ناز نین حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو زمین سے آسمان اور آسمان سے عرش تک لیگئی لمولفہ غزل

آدمی جانِ جہان ہے مجہے معلوم ہوا	خاک مین گنج نہان ہے مجہے معلوم ہوا
مینے پہچانا ارے خاک کے پتلے تجہکو	لا مکان تیرا مکان ہے مجہے معلوم ہوا
ہے شجر دانے مین مخفی تو شجر مین دانہ	یو نہین ترکیب جہان ہے مجہے معلوم ہوا
کوئی ظاہر نہین ایسا نہو جس کا باطن	بے نشان کا یہ نشان ہے مجہے معلوم ہوا
پیرہن جسکا ہے یہ جسم وہ ہے اور کوئی	یار پردے مین نہان ہے مجہے معلوم ہوا
ادہی جانب سے سکون و حرکت ہے اپنی	وہی رشتۂ جان ہے مجہے معلوم ہوا

شکل انسان مین نہ ڈہونڈ دن اوسے کیون اے اکبر
معنی صورت مین نہان ہے مجہے معلوم ہوا

لمولفہ ابیات

کیا کہون مین کیا ہے اکبر آدمی / مظہرِ اسرار ہے ہر آدمی
آدمی ہے بادشاہِ کائنات / ہے پناہ خلق وعالم اسکی ذات
آدمی کا جلوہ ہے خورشید مین / لطفِ نظارہ ہے اسکی دید مین
شاہی اسکی ہے نبوت اسکی ہے / حسن اسکا ہے وجاہت اسکی ہے
ہے یہ دنیا مین شریفون کا شریف / نازپروردہ طبیعت ہے لطیف
آدمی ہے سب فرشتون کا امام / اس سے بڑھکر کون ہے عالی مقام
ہے جو مسجودِ ملک انسان ہے / خاک ہے لیکن سراپا جان ہے
دیکھو تم ساکنِ افلاک کو / کر رہے ہین سجدہ مشتِ خاک کو
نورِ احمدؐ سے منور ہے یہ خاک / ذرہ ذرہ اسکا اب ہے تابناک
اب تو یہ اللہ کا محبوب ہے / سب سے بہتر ہے یہ سب سے خوب ہے
آدمی مورد ہے صلی اللہ کا / ہے یہ تمغا احمدؐ ذیجاہ کا
چومے نعلین اوسکے عرش پاک نے / کیا ترقی کی ہے مشتِ خاک نے

معراج شریف

خوابِ نوشین مین تھے شاہ انبیا / پر مقدر آپ کا بیدار تھا
آئے جبریل امین لیکر براق / خوبیان تھین جتنی سب مین تھا وہ طاق
دست بستہ عرض کی چومین زمین / ہو جیئے بیدار خیر المرسلین
یا محمدؐ مصطفے بیدار ہو / یا نبی الانبیا بیدار ہو
یا شفیع المذنبین بیدار ہو / رحمۃ للعالمین بیدار ہو
صاحبِ جود و کرم بیدار ہو / ماحیِ ظلم و ستم بیدار ہو

صاحبِ صدیقِ اکبر جاگئے — آپ پر ہے فضلِ داور جاگئے
مالکِ فاروقِ اعظم جاگئے — رات کم ہے جانِ عالم جاگئے
حضرتِ عثمان کے مالک جاگئے — عرش کی منزل کے سالک جاگئے
مرتضیٰ کے مصطفےٰ بیدار ہو — خلق کے مشکلکشا بیدار ہو
آپ کا جبریل ہون آیا ہون مین — آبِ کوثر غسل کو لایا ہون مین
حُلۂ خلدِ برین موجود ہے — دیکھئے یہ خلعتِ معبود ہے
ہوگئے بیدار شاہِ انبیا — آبِ کوثر غسل کو حاضر کیا
غسل کرکے حُلّہ زیبِ تن کیا — پیکِ حق نے سامنے توسن کیا
کولنا توسن براقِ باد پا — دونون عالم جسکا جولانگاہ تھا
طے ہوئی دم بھر مین دوریِ فلک — اب ہوے خدمت سے رخصت ملک
بیٹھے رفرف پر جنابِ مصطفےٰ — وہ وہان سے برق بنکر اڑ گیا
پہونچے فوراً آپ عرشِ پاک پر — مرحبا کا شور تھا افلاک پر
حق کو دیکھا آپ نے پھر بے حجاب — کُھل گئے علمِ لدن کے جملہ باب
علم جتنے تھے وہ حاصل ہوگئے — کاملون کے آپ کامل ہوگئے
مانگا جو کچھ آپ نے سب مل گیا — انتہی اس پر ہوئی رب مل گیا
واہ امت کی بھی قسمت جاگ اُٹھی — اوسکو بھی معراجِ خمسہ ملگئی
تحفہ لائے بہرِ امت یہ نبی — مومنون کے گھر مین شادی رچ گئی
پہونچا ہر مومن کو خالق کا سلام — مومنون کا گھر ہوا دار السلام
ہر نمازی کے لئے آیا سلام — مین ترے قربان اے میرے امام

اپنی امت کو نہ بھولا تو کہین
آفرین صد آفرین صد آفرین

معراج شریف کی روایتین

روایت ہے کہ جب بارہوان سال نبوت کا ہوا اور عمر شریف حضور پرنور کی اکاون برس
نو ماہ کی ہوئی تو اکثر محدثین کے نزدیک حضور پرنور اُم ہانی کے گھر مین رونق افروز تھے اور
وہ گھر صفا و مروہ کے بیچ مین واقع تھا نماز عشا ادا فرما کر آپ مصلے پر بیٹھے تھے اور آرام
فرمانے کا تہیہ تھا کہ ناگاہ اوس مکان کی چھت شق ہوئی اور جبریل علیہ السلام تشریف لائے
اور بہت ادب سے عرض کی کہ حق تعالیٰ شانہ طلب فرماتا ہے چلئے شرف لقاے پروردگار
تعالیٰ شانہ سے سرفرازی حاصل فرمائیے آپ کو اللہ تعالیٰ شانہ وہ بزرگی دیا چاہتا ہے
جو آج تک کسی نبی کو نہین ملی اور نہ کسیکے کانون نے سُنی نہ کسیکی آنکھون نے دیکھی نہ
کبھی کسیکے دل مین اسکا خطرہ گذرا حضور والا ارشاد فرماتے ہین کہ مینے طہارت کی اور
دو رکعت نماز پڑھی اور باہر آیا اور ایک **روایت** مین ہے کہ مینے طہارت کا ارادہ کیا
تھا کہ رضوان بہشت دو ابریق یاقوت آب کوثر سے بھرے ہوئے لایا کہ اوس سے
حضور پرنور نے غسل کیا بعد اسکے حُلّہ نور زیب جسم نازنین فرمایا اور عمامہ سر مبارک پر رکھا
اور جبریل ع نے چادر نور اوڑھائی اور نعلین سبز زمرد کی پہنائی اور پٹکا یاقوت سرخ کا کمر سے
باندھا اور تازیانہ زمرد کا دست مبارک مین دیا اور حضور پرنور کا ہاتھ پکڑ کر بیت الحرام مین لائے
وہان حضور ص نے پھر تازہ وضو کیا آب زمزم سے اور سات مرتبہ طواف الوداع ادا فرمایا پھر
مقام حجر مین کہ حطیم کے پاس ہے تھوڑی دیر توقف فرمایا یا آرام کیا وہان جبریل ع نے آپ کو
لٹایا اور طشت سونے کا لائے جسمین اور انبیا کے دل دھوئے گئے تھے اور صدر
مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مطہر کو باہر نکالا اور میکائیل نے طشت زرین مین آب زمزم
سے اوسکی شست و شو فرمائی اور دل مبارک کو شق کرکے اوسمین انوار حکمت و عرفان بھر دئیے
پھر اوسے اپنے مقام پر جسطرح تھا اوسی طرح رکھدیا یونہین ہے صحیحین مین بعد اسکے

جبرئیلؑ دست مبارک تھام کر مسجد حرام سے بطحا سے مکہ مین لائے وہان میکائیل و اسرافیل فرشتگان مقرب ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ کھڑے تھے حضور پُر نور ارشاد فرماتے ہین کہ انہون نے مجھپر سلام کیا اور تعظیم بجالائے مین نے جواب سلام کا دیا پھر اونھون نے مجھے انعام الٰہی سے بشارت دی وہان مینے ایک مرکب کھڑا ہوا دیکھا میانہ قد گھوڑے کے برابر اوسکے اعضا مختلف حیوانون کی صورت کے تھے مگر ایک حدیث مین بُراق کی تعریف اتنی ہے کہ ایک دابہ تھا گھوڑے سے چھوٹا خچر کے برابر اور رنگ اوسکا سفید تھا مگر نہایت رخشان کہ اوسکے دیکھنے سے نگاہ خیرگی کرتی تھی برق کی تصغیر براق ہے مینے وہ تعریف براق کی قلم اندازکی جو کتاب حیرت الانسان مین ہے وہ اس کتاب کے شان کے لایق نہین اوسکی پیشانی پر بخط نور لا اله الا الله محمد رسول الله لکھا تھا پھر جبرئیلؑ نے رکاب تھامی اور میکائیل نے بُراق کی باگ پکڑی اور حضور پُر نور کو سوار کرایا اور مسجد اقصیٰ کی طرف لیچلے اور بہت بڑی جماعت فرشتونکی حضور پُر نور کے یمین و یسار تھی روایتاً بیان ہے کہ آپ اوسکی دونون باگین کھینچتے تھے حضرت جبرئیل نے کہا یا حبیب الله اسکی باگین ڈھیلی رکھیئے یہ مامور ہے جہان جانا ہے اوس مقام کو جاتا ہے حضرت نے باگین ڈھیلی کردین وہ ایسا جلد چلا کہ حضرت نے فرمایا ان ترکتھا سارت وان حرکتھا طارت جب باگین چھوڑدین تو زمین کو چشم زدن مین طے کرتا تھا اور جہان اوسے حرکت دی تو اوڑنے لگتا تھا اور حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا محمدؐ اگر راہ مین کوئی پکارے تو التفات نہ فرمایئے گا اور نہ جواب دیجئے گا اور مین آگے چلتا ہون بیت المقدس مین ملونگا القصہ حضرت سرور عالم صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم فرماتے ہین کہ جب مین تھوڑی سی راہ چلا تو کسی نے داہنی طرف سے آواز دی یا محمدؐ لا تعجل فانک اخطات الطریق یعنی اے محمدؐ جلدی نکرو تم راہ بھولے ہو ٹھیرو تو مین رہبری کرون مین ملتفت نہوا پھر بائین طرف سے بھی آواز آئی مگر مین نے التفات نکیا پھر ایک عورت عمدہ لباس اور انواع زیورات سے

آراستہ سامنے آئی اور بولی کہ یا محمدؐ ذرا ٹھیرو تو راز کی بات آپ سے کرون مینے نظر نہ ڈالی اور براق کو جلد آگے بڑہا دیا جب جبریلؑ ملے تو انکا حال پوچہا جبریل علیہ السلام نے کہا پہلا پکارنے والا تو یہود تہا اگر آپ جواب دیتے تو بعد آپکے امت یہود ہوجاتی اور دوسرا پکارنے والا نصرانی تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے تو امت آپکی آپ کے بعد نصرانی ہوجاتی اور وہ عورت دنیا تہی اگر آپ اوسکی طرف توجہ فرماتے تو امت آخرت کو چہوڑ کر دنیا اختیار کرتی -

روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول کریم نے جبریل علیہ السلام سے کہ بعد اسکے مینے ایک پتہر دیکہا اوسمین ایک باریک سوراخ تہا اوس سے پانی نکلتا پہر وہ پانی اوسی سوراخ مین جانا چاہتا تہا مگر وہ جا نہ سکتا تہا جبریل علیہ السلام نے کہا اسکی یہ مثال ہے کہ جیسے آدمی کا مُنہ اور سوراخ آدمی کی زبان اور پانی نشان سخن اسمین یہ اشارہ ہے کہ جو بد بات آدمی کے مُنہ سے نکلی پہر بعد پشیمانی وہ ہٹ نہین سکتی - پہر فرمایا کہ تین شخص آگے آئے ایک جوان ایک بوڑہا ایک ادہیڑ عمر کا مینے جوان کی طرف دیکہا اور کہل اور بوڑہے کو نہ دیکہا جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ افضت یہ مطلب رسیدی یعنی دولت و بخت پر آپ نے نظر نہ فرمائی عاقبت کو اختیار کیا بہت خوب کیا دولت دنیا کی بے اعتبار ہے اور بخت ناپائدار ہے اور عاقبت کو قرار ہے آپ کو خوشخبری ہو کہ آپکی امت کو عاقبت ہی پسند رہے گی پہر فرمایا کہ دو پیالے آگے لائے ایک مین دودہ تہا اور ایک مین شراب - مینے دودہ کا پیالہ اختیار کیا اور اوسمین سے کچہ مینے پیا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ نے راہ مستقیم بتائی اپنی امت کو اور شراب کو حرام کیا - پہر دو پیالے اور میرے سامنے لائے ایک مین پانی دوسرے مین شہد مینے دونون مین سے تہوڑا تہوڑا پیا - جبریل علیہ السلام نے کہا خوب کیا شہد مین شفا ہے اور پانی پائدار ہے امت کے واسطے قیامت تک اور پانی سبب ہے امت کی طہارت اعمال بد کا آپ فرماتے ہین پہر مین تہوڑی دور آگے چلا تو جبریلؑ نے کہا کہ یا محمدؐ یہ یثرب یعنی مدینہ ہے آپکی ہجرت گاہ آپ یہان اوترکر نماز پڑہیے چنانچہ مینے

وہان نماز پڑہی حضور فرماتے ہین کہ مین پہر سوار ہوا اور چلا اور مدین کے نواح مین مقام طور سینا
جو تجلی گاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے اور بیت اللحم جو مقام مولد عیسیٰ علیہ السلام ہے پہونچا
تو وہان بہی جبریلؑ علیہ السلام کے اشارہ سے نماز پڑہی پہر بیت المقدس مین پہونچا
تو ایک جماعت ملائکہ کرام میرے استقبال کو حاضر تہی اوس جماعت نے مجہبر ان لفظون سے
سلام کیا السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر پہر جبریل نے مجہے براق سے
اُتارا اور براق کو رسن حریر بہشت سے میدان مسجد اقصیٰ مین جہان اور انبیا کے مرکب بندہے
تہے باندہ دیا ایک روایت کے موافق مسجد کے حلقۂ در سے باندہا پہر جبریلؑ مجہے مسجد مین
لائے تو ارواح مقدسہ انبیا علیہم السلام کہ استقبال کے واسطے آئی ہوئی تہین شرف و ادب کے
شرایط بجالائین اور رسم تحیۃ و سلام ادا کی مینے دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور انبیا اور ملایکہ مقتدی
ہوئے مینے اوّل رکعت مین فاتحہ اور الم ترکیف اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور لایلاف پڑہا جب
نماز سے فراغت ہوئی تو خواص انبیا نے پروردگار کی ثنا کی اوّل حضرت آدمؑ علیہ السلام نے
کہا - الحمد للہ الذی اتخذنی صفیا وجعل خلیفۃ وللملائکۃ مسجوداً وجعل
حوّا زوجتی صالحۃ وعفیفا واباح لنا الجنۃ انہاراً وقصوراً ونعیما طرد
عنادی شیطاناً رجیما - ترجمہ تعریف ہے اوس خدا کو جسنے مجکو برگزیدہ کیا اور اپنا
خلیفہ بنایا اور فرشتون سے سجدہ کروایا اور حوا نیک بخت پاکیزہ کو میرا جفت کیا اور مباح کیا
مجہبر بہشت کی نہرون اور بہشت کے محلون کو اور مردود کیا میرے دشمن شیطان رجیم کو
پہر حضرت نوحؑ علیہ السلام نے کہا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے مجکو نبی کیا اور دعوت کی
مینے اپنی قوم کو ہزار برس رات دن لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بہاگتے رہے
اور ایمان نہ لائے وہ قوم پہر اور اُلٹا مجہ پر مگر تہوڑے اور قبول کیا خدا نے میری دعا کو اور بہیجا اونپر
طوفان اور غرق کر دیا اونکو پہر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے کہا حمد ہے اوس خدا کو جسنے مجکو
اپنی دوستی مین قبول کیا اور پیشوا اور امام بنایا اور میری ذات واحد کو امت کیا اور ملک عظیم

ارزانی فرمایا اور نمرود کی آگ سے بچایا - پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے مجھے کلیم اپنا کیا اور سات معجزے ظاہر عطا فرمائے - ایک پتھر سے بارہ چشمے پانی کے نکالے - دوسرا میری امت پر من و سلوی بھیجا - تیسرا ابر نے سایہ کیا - چوتھا دریا نے راستہ دیا - پانچوان فرعون اور اوسکی قوم کو ہلاک کیا - چھٹا مجھپر توریت نازل فرمائی ساتوان میری امت کے حق مین نازل فرمایا یھدون بالحق و بہ یعدلون - پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے مجکو علم زبور کا دیا اور احسانمند کیا اپنے کرم سے اور آواز خوش عطا فرمائی اور نرم کیا آہن سخت کو میرے ہاتھ مین اور مسخر کیا میرا پہاڑون اور جانورون کو اور ہلاک کیا میرے ہاتھ سے جالوت کو اور فضل و خلافت و حکومت اور خطاب عنایت کیا - پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے ہوا کو میرا مسخر کیا اور لشکر دیو و پری کو میرا فرمان بردار کیا اور زبان طیور مجھے سکھائی اور ملک عظیم عنایت فرمایا بے حساب - پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ حمد و سپاس خدا کو جسنے مجکو کلمہ اپنا کہا اور روح اپنی فرمایا اور آدم کی طرح بے پدر پیدا کیا اور بطن مادر مین اپنی کتاب سکھلائی اور خزانہ حکمت جو توریت و زبور اور انجیل مین مخفی تھا مجکو دیا اور میرے دم مین تاثیر دی کہ جب مٹی سے صورت مرغ بناکر اوسمین اپنا دم پھوکون جان پڑجاے اور میرے ہاتھہ مین شفا دی کہ میرے چھونے سے کوڑہی اندہے لنگڑے لولے اچھے ہوتے تھے اور مجکو آسمان پر بلاکر سب آلایشون سے پاک کیا اور میری مان کو اور مجھکو شر شیطان سے پناہ مین رکھا - پھر ہمارے حضور پُرنور سرور عالم شفیع المذنبین خاتم المرسلین سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اظہار احسانات خداوندی مین یون گہر افشانی فرمائی کہ جب سب انبیاء محامد کبریائی جل شانہ و جل جلالہ سے فارغ ہوئے مینے بھی حمد الٰہی اور ثناے بادشاہی اسطرح شروع کی - حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے مجکو تمام عالم کا رحمت لکھا اور مجموع

خلایق کی ہدایت پر مامور فرمایا اور سب کے واسطے بشیر و نذیر کیا اور قرآن جسمین ہر چیز کا بیان
ہے مجھپر نازل فرمایا اور میری امت کو بہترین امم کیا اور سب کے لئے مجھے وسط عدل کیا
اول و آخر صفت میری بیان فرمائی ۔ سینہ میرا کھول دیا خطرات دل کے دور کئے ۔
میرے نام کو بلندی بخشی مجکو فاتح اور خاتم کہا اور سپاس خاص اوس جناب کبریا کو ہے
جسنے تمام زمین کے میدانون کو میرے واسطے مسجد کیا اور تمام زمین کی خاک کو حکم پانی
کا دیا اور فتوحات و ہدایا وغنایم مجکو کرامت فرمائی اور خواتیم سورہ بقر سے مکرم کیا اور سبع مثانی
یعنی سورہ فاتحہ ارزانی فرمائی اور مجھپر علم توحید اور بیان قرآن کا بہت آسان کیا اور ملایک میری
مدد کو بھیجے اور قیامت تک توبہ کا دروازہ میری امت پر کھلا رکھا اور حوض کوثر مجھے دیا مجکو
گناہ کبیرہ کی شفاعت مین ذخیرہ قبولیت دعا کا عنایت کیا ۔ حضور پر نور نے فرمایا کہ جب مین
نے یہ خطبہ تمام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا کی طرف اشارہ فرما کر کہا بھذا
افضلکم محمد ۔ حضرت فرماتے ہین کہ پھر پیغمبرون نے مجھسے کہا اے محمد حق تعالی نے
آج کی رات تمکو وہ شرف دیا ہے کہ ہرگز انبیا سے اولین و آخرین کو نصیب نہین ہوا
اب آپ کو لازم ہے کہ جہان تک ہوسکے امت کیواسطے تخفیف ورفاہت
طلب کیجیےگا پھر جبریل نے دست مبارک حضرت کا اپنے ہاتھ مین لیا اور صخرہ سے
پر لائے وہ ایک سنگ معلق مابین آسمان و زمین بیت المقدس ہے ۔ ابوبکر ابن عربی
شرح موطا سے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مین لکھتے ہین کہ یہ سنگ اعجوبہ قدرت
الہی سے ہے غبار و گرد آلود درمیان مسجد بیت المقدس بے سہارے معلق اودہر مین
ہے کسی طرف سے اوسکو علاقہ نہین ہے وہی اوسکو ٹھیرائے ہوئے ہے جسنے
آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے اوسمین اوپر کیطرف جانب جنوب نشان
قدم حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا ہے جب آپ معراج کی شب
مین وہان براق پر سوار ہوئے تھے اور وہ حضرت کی تعظیم کے واسطے جھکا تھا اور دوسری

طرف اوسکے فرشتون کی انگلیون کا نشان ہے کہ جھکتے وقت اوسکو تہام لیا تھا ۔
سیرت حلبی مین لکھا ہے فقد اثر فی صخرة بیت المقدس لیلة الاسری وان ذالک الاثر
موجود الی الآن ۔ اور اسیکے موافق حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی نے بھی معراج نامہ
مین تحریر فرمایا ہے اور فتح المتعال مین لکھا ہے ۔ قد رایت حجر فیه اثر قدم بقبه
الصخر الشریفه بالبیت المقدس والناس یعظمونه ویتبرکونه یعنی مینے
دیکھا پتھر اوسمین نشان تھا آپکے قدم مبارک کا صخرہ شریف مین بیچ بیت المقدس کے
اور آدمی تعظیم کرتے تھے اوسکی اور تبرک سمجھتے تھے اوسکو المختصر حضور محبوب خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بروایت صحیحہ براق پر سوار ہوکر معراج کے راستے سے
آسمان پر تشریف لے گئے اور جبریل علیہ السلام ہمراہ تھے ۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جب مین معراج سے آگے بڑہا تو ایک دریا بہت گہرا جس کا
نام فاصنہ تھا ہوا مین معلق نظر آیا ایک قطرہ اوس دریا کا زمین پر نہین گرتا اور رنگ اوس کا
بہت زیادہ گہرا ہونے کے سبب سے نیلا ہے اور اوسکے عکس سے آسمان بھی نیلا نظر
آتا ہے پہر وہان سے بڑہا تو خزانہ ہوا پر پہونچا وہان سے فلک پردہ ایک دریا ہے آسمان
پر کھنچا ہوا دامن اوسکا سراپردہ کے مانند زمین مین ہے اور ہر آسمان کا ایسا ہی ایک
فلک ہے ستارے اوسمین تیرا کرتے ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ کل فی فلک یسبحون
یعنی تیرتے ہین ستارے فلک مین ۔ پہر فرمان آلہی پہونچا اوس فرمان کے پہونچتے ہی
میری تمکین کے لیئے فلک حرکت دوری سے ٹھیرا تو براق اوس پر قدم رکھکر آگے چلا
یہانتک کہ آسمان دنیا کے دروازے پر جسکا نام باب الحفیظ ہے پہونچا اوس کے
دربان کا نام اسمعیل ہے اور ایک بہت بڑی فوج فرشتون کے لیئے ہوئی وہان مقیم
ہے اور یہ فوج صرف شوکت کی وجہ سے ہے کسی غنیم کے خیال سے نہین ہے اوس
مقام پر کسی غنیم کو کب دخل ہوسکتا ہے اور وہ دروازہ ایک دانہ یاقوت سرخ کا ہے اوسپر جڑا ہوا ہے کیا

قفل لگا تھا جبرئیلؑ نے پکارا اوسنے کہا کون جبریل علیہ السلام نے کہا مین جبرئیلؑ ہون اوسنے
جبرئیلؑ سے پوچھا تیرے ساتھہ کون ہے اوسنے کہا محمدؐ رسول اللہ اوسنے دروازہ کھول دیا
اور کہا کیا خوب آئے آپ اور کیا ہی اچھا آنا ہے آپئے تشریف لایئے - اسمٰعیل اور توابع
اسمٰعیل کی تسبیح یہ ہے سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس
کمثلہ شی فائدہ جبرئیلؑ کو اسمٰعیل نے پوچھا اور یہ کہا کہ تیرے ساتھہ کون ہین اسکا سبب
یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے بہت دروازے ہین جبرئیلؑ کے آنے جانے کا دوسرا
دروازہ ہوگا اور یہ دروازہ خاص حضرتؐ ہی کے تشریف لانے کے واسطے ہوگا -
روایت ہے کہ آسمان زمرد سبز کا ہے نام اسکا رقیعا ہے الغرض دروازہ کھولا گیا اور حضور پرنور
اوسمین داخل ہوئے تو حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضور نے حسب
ایما سے جبریل علیہ السلام رسم سلام وتحیۃ ادا کی حضرت آدم علیہ السلام نے کمال مسرت سے
جواب سلام دیا اور شکر کیا اور کہا مرحبا یا ابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی
اکرمات وجعلت من نسلی اور تسبیح حضرت آدمؑ کی یہ تھی سبحان الجلیل الاجل
سبحان الواسع الغنی سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ
پہر آپ نے دروازے دیکھے ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف - حضرت آدم علیہ السلام
جب داہنی طرف دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور جب بائین طرف دیکھتے تھے تو روتے
تھے - حضور فرماتے ہین کہ مینے جبریل علیہ السلام سے استفسار کیا کہ اس مسرت وحزن
کا کیا سبب ہے جبرئیلؑ نے عرض کی دست راست کی طرف بہشت کا دروازہ ہے
کہ آپ کی نیک اولاد کی روحین ادہر سے بہشت برین مین جاتی ہین جنکو دیکھکر آپ خوش
ہوتے اور بائین ہاتھہ کی طرف دوزخ کا دروازہ ہے ادہر سے آپکی اولاد بدکردار کی روحین دوزخ
کو جاتی ہین اون لوگون کو دیکھکر حضرت کو صدمہ ہوتا ہے اور آپ گریہ فرماتے ہین فائدہ
حضرت آدم علیہ السلام آسمان اوّل پر اس سبب سے ہین کہ آپ انبیا مین سے پہلے شخص ہین

اور اول کو اول سے نسبت ہے تما یہ ظاہر ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس آسمان کا نام آسمان دنیا ہے اور دنیا مین آپکی اولاد بستی ہے اوسکی محبت نے آگے نہ جانے دیا۔ **سیر آسمان** دوم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ جب مین آسمان دوم پر پہونچا تو اوسکو نہایت نورانی پایا فقیر مولف محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری عرض کرتا ہے ؏

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی

اسی دنیا مین مشاہدہ کرلو دور کیون جاؤ جو لوگ اللہ والے ہین اور دنیا کو ترک کرکے فرش خاک پر گرد وغبار مین بیٹھے ہین اونکے نورانی جمال کو دیکھیے کہ دیکھنے والون کی آنکھین خیرگی کرنے لگتی ہین اور نور جمال کے ساتھ جلالت کی وہ شان ہے کہ اون سے آنکھین نہین ملائی جاتین اور وہ بادشاہ جو لاکھون روپیہ کا تاج جواہر ین سر پر رکھے ہوئے کرورون روپیہ کے **تخت** پر جلوس کررہا ہے اون خاک نشینون کی غلامی کررہا ہے ؏

اسے ہما پیش فقیری سلطنت کیا مال ہے	بادشاہ آتے ہین پابوس گدا کے واسطے

(اکبر بادشاہ نور اللہ مرقدہٗ حضرت خواجہ ہندالولی غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ کے مزار پر حاضر تھا اور بادشاہ کے ساتھ حضرت **شیخ سلیم چشتی** قدس سرہٗ بھی تھے اور فیضی بھی تھا اسنے اکبر بادشاہ سے کہا کہ حضور حضرت شیخ سے دریافت فرمائین کہ **حضرت خواجہ** کا کیا مرتبہ ہے آپ نے برجستہ جواب دیا کہ خواجہ کا مرتبہ ظاہری تو یہ ہے کہ اکبر سا بادشاہ جنکی خاک بوسی کے واسطے آگرہ سے پیادہ پا حاضر ہوا ہے اور باطنی مرتبہ یہ ہے کہ سلیم غریب اس تربت شریف کو اللہ تعالیٰ شانہ کے حضور مین اپنی نجات کا واسطہ گردانتا ہے) لہذا آسمان دنیا کی شوکت بسبب قربت دنیا کم ہے اور آسمان دوم کی نورانیت دنیا کی دوری کی وجہ سے زیادہ ہے اور دوسری وجہ فقیر مولف کے خیال مین یہ بھی گذرتی ہے کہ آسمان دوم کو دنیا سے دوری ہے اور عرش سے نزدیکی ہے **المختصر** ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ آسمان زرسرخ کا ہے اور نام اوسکا قیدوم ہے اور دربان اوسکا اسرافیل ہے دولاکھ فوج ملایکہ کی اوسکی

مطیع ہے جبریل علیہ السلام نے بڑہکر دروازہ کھولا تو اوسی فرشتے نے جو دربان ہے کہا کون
ہے جبریل نے کہا مین جبریل ہون اور میرے ساتھہ محمدؐ ہین اوسنے پوچھا کہ محمدؐ پیدا ہوگئے
جبریل نے کہا کہ ہان دربانون نے کہا الحمد للہ مرحبا اہلاً وسہلاً آپ داخل ہوئے۔ حضرتؐ
ارشاد فرماتے ہین کہ جب مین آگے بڑہا تو مجھے دو جوان ملے یحییٰؑ و عیسیٰؑ اور یہ دونون
خالاتی بہائی ہین آپ نے یہ ایماے جبریل علیہ السلام انکو سلام کیا اون دونون نے
جواب سلام کا دیا اور کہا مرحبا یا ابن الصالح والنبی الصالح ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مجھسے مصافحہ کیا اور خوشخبری سنائی اور تسبیح اونکی یہ تھی۔
سبحان الحنان المنان سبحان الابد الابد سبحان المبدء المعید **فائدہ** حضرت عیسیٰؑ اور
حضرت یحییٰ علیہما السلام دونون خالاتی بہائی ہین اور درحقیقت ایک ہی شعبہ سے ہین
اسی سبب سے ایک مقام مین دونون ملے اور چونکہ من حیث الزمان عیسیٰ علیہ السلام
حضورؐ سے قریب تھے اور بشارت یاتی من بعدی اسمہ احمد کی دی تھی اور زمانہ آخر مین
قواعد شریعت محمدیہ پر دعوت بہی فرماینگے اس لئے آسمان دوم پر ملے **فائدہ** حضرت
یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام الیشاع ہے اور وہ دختر فاقودا کی ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی مادر محترمہ مریم ہین وہ بیٹی حنہ کی ہین اور حنہ بیٹی ہین فاقودا کی لہذا دونون حضرات
برادر خالاتی ہوئے **سیر آسمان سوم** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ یہانسے آگے بڑہا مین اور آسمان سوم پر پہونچا حسب معمول سابق جبریل نے دروازہ کہلوایا اور مین
دروازہ مین داخل ہوا یہ آسمان آسمان دوم سے بہی زیادہ روشن اور تابان ہے اور مروارید درخشان
کا ہے نام اسکا زیلون ہے اور دربان اسکا نہایت مقتدر ہے اسکے تحت مین وہان سے
زیادہ فوج ہے تین لاکہہ فرشتے ہین تسبیح اونکی یہ ہے سبحان المعطی الوہاب سبحان الفتاح
العلیم سبحان المجیب لمن دعاہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ وہان بہائی یوسفؑ سے ملاقات
ہوئی اونکو ملا تہا پارہ حسن اور عابد اونکی امت کے اونکے ساتھہ تہے مینے اونکو سلام کیا

یوسفؑ نے جواب سلام دیکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح یعنی کیا ہی اچھا نیک
بھائی اور نیک پیغمبر آیا - اور مجھسے معانقہ کیا اور کرامت الٰہی سے بشارتین دین تسبیح
انکی یہ ہے سبحان الجلیل الاجل سبحان الفرد الوتر سبحان الابد الابد ایک روایت مین ہے
آگے بڑہکر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام ملے اونہون نے میرے
سلام کا جواب دیکر بشارتین دین اور کہا کہ آج کی رات امت کی شفاعت خواہی مین کوتاہی
نکرنا تسبیح حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ تھی سبحان الخالق النور سبحان التواب الوہاب سبحان الشدید
العقاب اور تسبیح حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ تھی سبحان المالک الملوک سبحان القاہر الجبار
سبحان من الیہ تصیر الامور روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب آگے بڑہا مین
تو ایک دریاے عظیم ملا اسی کو بحر النقم کہتے ہین تہوڑا سا پانی اسکا زمانہ نوح علیہ السلام
مین زمین پر پہونچا تہا طوفان برپا ہوا اور جب اوس دریا سے آگے بڑہا تو آسمان چہارم پر پہونچا -
سیر آسمان چہارم یہ آسمان مروارید سے زیادہ سفید ہے نام اسکا ازلیون ہے
موکل عزرائیل - اور دروایتے موضیائیل دبروایتے مومیائیل ہے تسبیح اسکی سبحان الخالق
الظلمات والنور سبحان الشمس والقمر المنیر سبحان الرفیع الاعلی - چار لاکہ فرشتے اوسکے تابع ہین
اور کلیہ اوسکے تفویض ہین - اور یہ آسمان اتنا بڑا ہے کہ ہفت طبقہ اور ہر سہ آسمان اوسکے
مقابلہ مین ایک طبقہ کے برابر ہین وہان ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونکو مینے سلام
کیا اونہون نے جواب دیکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح - اور بعض لوگون نے ملاقات
موسیٰ علیہ السلام بہی اسی آسمان پر بیان کی ہے فائدہ حضرت ادریس علیہ السلام کا محل موت
بقول بعض آسمان چہارم ہے اسی سبب سے یہان ملاقات ہوئی بعد اسکے اسی آسمان پر
حضرت عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ جدا کرتا ہے دوست کو
دوست سے اور بیٹے کو باپ سے اور باپ کو بیٹے سے اور ویران کرتا ہے گہر ون کو اور
اوجاڑتا ہے شہر ون کو روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ عزرائیل مجھے دیکھکر مسکرایا اور تعظیم کو

اوٹھا اور کہا مرحبا بک حق تعالی نے تمہارے برابر کوئی بزرگ اور عزیز خلق پر نہین بہیجا اور امت تمہاری بہترین امم ہے اور مین اونپر اونکے مادر و پدر سے زیادہ رحم کرتا ہون پہر بعد ملاحظہ عجائبات چہارم مین آسمان پنجم پر آیا ایسا یتقون اسکا نام ہے سیر آسمان پنجم دربان اسکا سقطائیل ہے تسبیح اُسکی قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربی الاعلی الاعظم قدوس قدوس رب الملایکة والروح اور پانچ لاکہ فرشتے اوسکے زیر حکم ہین اوسنے خوشخبری کرم حق کی سنائی بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ اس آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام ملے اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق اور حضرت لوط اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو بہی دیکہا حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا مرحبا بک اور دعاے خیر کی - پہر آپ وہان کے عجائبات ملاحظہ کرکے آسمان ششم پر رونق افروز ہوئے - سیر آسمان ششم فرمایا حضرت نے کہ دربان اسکا روعائیل ہے اوسے مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور دعا دی - بارک اللہ فی حسناتک وزاد فی کراماتک وبوزک فیک مین نے آمین کہی چہ لاکہ فرشتے اوسکے فرمانبردار ہین تسبیح اوسکی یہ ہے سبحان اللہ الکریم سبحان اللہ النور المبین سبحان اللہ من فی السموات ومن فی الارضین بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب مین اوسکے آگے بڑہا تو حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونکو مینے بہ ایماے جبریل سلام کیا موسی نے جواب دیا اور معانقہ کیا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر کہا - الحمد للہ الذی ارانی وجہک پہر کرامت الہی سے خوشخبری دی اور کہا کہ آج کی رات اپنی امت کو نہ بہولنا اور جو کچہہ خدمت امت پر فرض ہو اوسمین تخفیف چاہنا اور تسبیح اونکی مینے یہ سُنی - سبحان اللہ یہدی من یشاء ویضل من یشاء وہو الغفور الرحیم روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین آگے بڑہا تو موسی علیہ السلام رونے لگے اون سے رونے کا سبب ملایکہ مین سے کسی نے پوچہا تو کہا مین روتا ہون اس بات پر کہ ایک کم عمر صاحبزادہ میرے بعد نبی ہوا یا یون کہا کہ ایک جوان کو نبی کیا اور پیدا کیا

میرے بعد اور داخل ہوگی اوسکی امت بہشت مین میری امت سے بہت زیادہ اور
ایک روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے سُنا مین نے کہ موسیٰ علیہ السلام کہتے تہے اکرمتہ
وفضلتہ بزرگ کیا اوسکو تونے اور فضیلت دی اوسکو سب پر کہا مین نے کہ جبرئیلؑ موسیٰ علیہ السلام
کسپر غصہ اور عتاب کر رہے ہین جبرئیلؑ نے کہا آپ کے پروردگار پر آپکی بزرگی کے سبب
سے کہا مینے کہ جہڑک جہڑک کر بولتے ہین اپنے رب سے کہا جبریل علیہ السلام نے
کہ خداوند تعالیٰ شانہ نے اسکو معاف کیا ہے ابتک انکو یہ گمان تہا کہ مین سب انبیا مین
بزرگ تر ہون اب انکو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہین فائدہ گریہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا از روے حسد نہ تہا معاذ اللہ منہا اسلیئے پیغمبر صغیرہ اور کبیرہ سے پاک ہین
وہ معصوم ہین اونکو اپنی امت پر افسوس تہا اور یہ گریہ امت کی حالت پر کمال شفقت کا
سبب تہا جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ آپکی امت خیرامم ہے اور انکی عمرین تہوڑی ہین مگر
فضل آلہی جو انکے شامل حال ہے تو بہشت مین انہین کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور
حضور کو جوان کا کہا معاذ اللہ وہ از روے حقارت نہ تہا بڑے لوگ کم عمرون کو پیار کے
سبب سے یونہین کہا کرتے ہین اور فی الحقیقت یہ جملہ تعریف کا ہے کہ ایک کم عمر نبی
اس مرتبہ بلند کو پہونچا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوا القصہ حضرت آسمان ششم کے
عجائبات ملاحظہ فرماکر آسمان ہفتم پر تشریف لے گئے سیر آسمان ہفتم فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ یہ آسمان پانچسو برس کی راہ ہے اور ہر ایک
آسمان کو دوسرے آسمان سے اتنا ہی تفاوت ہے یہ آسمان جوہر سفید یا نور تابان سے
بنا ہے نام اسکا اسماقائیل ہے اور اسکے دربان کا نام روحائیل ہے توابع اسکے سات لاکھ
ہین تسبیح اسکی یہ تہی سبحان الذی بسط السمٰوات فوقہا سبحان الذی سطح الارض فرشہا
سبحان الذی اطلع الکواکب وازہرہا سبحان الذی ارسٰی الجبال فیہا۔ حضرت فرماتے ہین کہ
اوسکو مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور خوشخبری کرامت کی سنائی اور بعد معاینہ عجائبات

آسمانِ ہفتم جبریلؑ مجکو آگے لے گئے مینے ستر ہزار پردے طے کیے کہ جو آتشین تھے پہر ستر ہزار حجاب سونے کے پہر ستر ہزار حجاب ابرق کے پہر ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے پہر ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ہر حجاب مین پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ تہا پہر ستر ہزار حجاب نور کے پہر ستر ہزار حجاب پانی کے طے کیے پہر داخل ہوا مین حجب سلطانی مین پہر پہونچا حجب قربت مین پہر حجب عظمت مین پہر حجب کبریا مین پہر حجب ملکوت مین پہر حجب جلال مین پہر حجب عزت مین پہر حجب فردانیت مین پہر سایہ سدرۃ المنتہی مین یعنی نشیمن جبریل مین

فائدہ - سدرہ - بیری کے درخت کا نام ہے یہ درخت نہایت بلند ہے اور بیر ایسے بڑے ہوتے ہین جیسے ہجر کے مٹکے عرب مین ہجر ایک مقام کا نام ہے جسکے مٹکے بہت بڑے بڑے ہوتے ہین اور اوسکے پتے ایسے بڑے ہوتے ہین جیسے ہاتہی کے کان اور جڑ اوسکی آسمان ششم مین ہے وہی درخت تحت و فوق کی حد واقع ہوا ہے کہ نیچے کی مخلوق اوپر نہین جاسکتی اور اوپر کی مخلوق نیچے نہین آسکتی اور اوس درختون پر فرشتون کا ہجوم ہے جدا جدا سب کے آشیانے ہین اور اس کثرت سے ہین کہ شمار اونکا سواے خدا کے کسیکو نہین معلوم اوسکے وسط مین حضرت جبریل کا آشیانہ ہے اور اوسکو سدرۃ المنتہی اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلق اللہ وہین تک پہونچتے ہین اوس سے آگے کوئی نہین گیا سواے حبیب خدا حضرت سیدنا ومولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور اوسکے پاس بہشت ہے اور بعض کا قول ہے جو تحت سے فوق کو جاتا ہے وہان منتہی ہوتا ہے - اور بعض کا یہ قول ہے کہ شہیدون کی روحین وہان تک پہونچتی ہین اور یہ مقام شہیدون کی ارواح کی سیر کا منتہا ہے اور سدرہ کی وجہ تسمیہ شارع کے علم پر موقوف ہے - کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ سدرہ ایک درخت ہے بیرکا کہ بیر اوسکے زرد سرخ کے ہین اور شاخین مروارید کی جڑ سے شاخون تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے ایک پتہ اوسکا سایبان تمام خلق پر

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اوس درخت کی جڑ مین چار ندیان ہین دو
ظاہر دو پوشیدہ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ پوشیدہ نہرین سلسبیل کوثر ہین کہ بہشت کو جاتی
ہین اور دو نہرین ظاہر ہین نیل مصری اور فرات کوفہ ان دونون نہرون کا پانی
اون دونون نہرون کا نمونہ ہے یہ دونون نہرین وہین سے بہکر دنیا مین آئی ہین یا یہ بات
ہے کہ فرات و نیل کو اون سے مدد پہونچتی ہے ہمکو نظر نہین آتا - مسلم شریف مین روایت
ہے کہ چار نہرین دنیا کی بہشت سے ہین - نیل - فرات - سیحان - جیحان - اور طریق جمع
یہ ہے کہ جڑ سدرہ کی بہشت مین ہے پھر جب نہرین اوس سے نکلین تو بہشت سے ہوئین
اور جو شریک نام راوی نے کہا ہے کہ آسمان دنیا مین حضرت کو دو نہرین ملین اور حضرت
جبریل نے کہا کہ یہ نیل مصر و فرات کوفہ ہین تو یہ امر بلحاظ کمال اشتبار اون نہرون کے
تہا اور سوا اسکے اور بھی نظر آئی ہین - فرمایا حضرت صلعم نے ثم رفع الی البیت المعمور
یعنی پہر اوٹھایا گیا طرف بیت المعمور کے یہ گہر فرشتون کا کعبہ ہے کہ ہر لحظہ اون سے بہرا
رہتا ہے اور وہ مقابل کعبہ معظم کے آسمان ہفتم پر رکہا ہے اگر بیت المعمور اپنی جگہ سے
نزول کرے تو ٹہیک کعبہ پر آکر ٹہیرے وہان حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور
سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹہے تہے اور بعض روایت مین ہے کہ دروازہ بہشت مین کرسی پر جلوہ فرما
تہے سینے اونکو سلام کیا آپ نے جواب سلام کا دیکر مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے محمد آج کی رات
امت کو یاد رکہیو اور جہانتک ہو سکے تخفیف طلب کیجیو اور تسبیح اونکی یہ تہی سبحان من لا یصف
الواصفون عظمتہ ولنتاؤ و سبحان من خضعت لہ الرقاب وذلت لہ للصواب - بعد اوسکے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت وصیتین فرمائین منجملہ اوسکے یہ
ہین کہ اے محمد زمین بہشت کی پاک اور قابل زراعت ہے اپنی امت سے فرماؤ کہ اومین
درخت بو دین حضور نے پوچہا کہ کس طرح بو دین حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بہت پڑہا کرین - روایت ہے کہ بیت المعمور کے پاس تین پیالے

لائے گئے ایک مین شراب دوسرے مین دودہ تیسرے مین شہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسی قدر شہد پیا اور شراب کو نہ لیا اور دودہ کو اختیار کیا جسطرح پہلے دودہ لیا تہا حضرت جبرئیل ع نے کہا دودہ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہے جسپر آپ ہین اور آپکی امت - بعض روایت مین چار پیالے بیان ہوئے ہین اونمین سے ایک پیالہ پانی کا تہا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دودہ کو اختیار کیا فرشتون نے بہت آفرین کی اور کہا اگر آپ پانی اختیار فرماتے تو آپکی امت غرق ہوجاتی اور اگر شہد اختیار فرماتے تو امت لذت دنیا مین مبتلا ہوجاتی اور اگر شراب آپ قبول فرمائے تو امت تمامتر نشہ باز ہوجاتی دودہ کے اختیار کرنے مین آفات وبلیات سے بچی لیکن چونکہ تہوڑا دودہ حضور نے چہوڑ دیا تہا اس سے امت پر تہوڑا گناہ باقی رہا تو حضور نے فرمایا کہ اب مین اسے پی لون جبرئیل علیہ السلام نے کہا تقدیر پلٹتی نہین چونکہ حضور کو اپنی امت سب کی سب پیاری ہے نہایت رنج ہوا فقیر مولف عرض کرتا ہے وہ گناہ جو امت پر باقی رہا وہ نہایت بکار آمد ہے حضور کو جو مرتبہ شفاعت عطا ہوا ہے اوسکا نفاذ کس پر ہوتا اور حضور کے اس مرتبہ سے اہل حشر کو کیا خبر ہوتی دوسری بات یہ ہے کہ ارباب کرم کا دستور ہے کہ اپنے حصہ مین سے اپنے خدام کے لئے ضرور چہوڑ دیا کرتے ہین یہ حضور نے اپنی عادت کریمہ کے موافق عمل فرمایا اور دستور ہے خواجگان بندہ نواز کا ؎

خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش

فائدہ دودہ کا اختیار کرنا فال نیک ہے اس بات کی کہ آپ کی امت علم وہدایت کو کہ اوس سے اسلام مراد ہے اختیار کرے گی اس قیاس سے کہ عرب کو دودہ نہایت مرغوب ہے اور وہ محبوب ترین اشیا سمجہتے ہین اونکو اسمین بہت نفع اور اونکی اولاد کی پرورش اور مہمانون کی تواضع اسی پر منحصر ہے لہذا جو کوئی خواب مین دیکہے کہ اوسنے دودہ پیا ہے تو از روے احادیث صحیحہ کے اوسکی تعبیر حصول علم وحکمت ہے الغرض حضور پرنور فرماتے ہین

کہ جبرئیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے مقام سے سدرہ پر لایا اور مجھے رخصت کیا میں نے اوس وقت
کہا کہ مجھے تنہا کیون چھوڑتا ہے کہا یا رسول اللہؐ مجھے یہان سے آگے بڑھنے کی طاقت نہین
ہے یہان تک مین آپکے ساتھ تھا اب آپ تشریف لیجائیے خواجہ عالم سیاح لامکان
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا تھا میرے ساتھ رہنے کا اور کہا تھا ما نحن ما ملت
الی اللہ پھر کیون یہان ٹھیرتے ہو یہ کہکر حضور پر نور نے جبرئیلؑ کا ہاتھ پکڑا اور ایک قدم اپنی طرف
کو کھینچا تو مشاہدہ تجلیات عظمت الہی سے متغیر اور بدن اونکا عصفور کی مانند چھوٹا ہو گیا
اور وہ کمال مضطرب الحال ہو کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ مجھکو میرے
مقام پر رہنے دیجیے اگر مین یہان سے ذرا بھی آگے بڑھا تو جلال عظمت کبریائی سے جلکر
خاکستر ہو جاؤن گا اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب سدرہ
سے مین آگے بڑھا تو جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ آگے چلین مینے کہا کہ تم چلو جبرئیلؑ نے کہا کہ یا محمدؐ
تقدم فانک اکرم عند اللہ منی لیس مین آگے بڑھا اور چلا اور جبرئیلؑ پیچھے پیچھے چلے پھر مین پہونچا
حجاب زر بفت تک پھر اوسکو ہلایا تو آواز آئی کون ہے کہا جبرئیلؑ نے کہ مین ہون جبرئیلؑ
اور میرے ساتھ محمدؐ ہین فرشتہ نے حجاب کے اندر سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حجاب کے اودہر
سے آواز آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر۔ پھر فرشتہ نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا حجاب کے
اودہر سے آواز آئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا پھر فرشتہ نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ
پھر حجاب کے اودہر سے آواز آئی صدق عبدی انا ارسلت محمدا پھر فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حجاب کے اودہر سے آواز آئی صدق عبدی ودعا الی عبادی پھر سنا مینے کہ
آواز آئی یا محمدؐ اکمل اللہ بک الشرف علی الاولین والآخرین پھر اوس فرشتے نے پردے کے اندر سے
میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوٹھالیا جبرئیلؑ وہین کھڑے رہ گئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ تم ایسے
مقام مین مجھسے کیون جدا ہوتے ہو جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ وما منا الا لہ مقام
معلوم اس سبب سے کوئی فرشتہ اپنے مقام سے بڑھ نہین سکتا مگر آج کی رات آپکے سبب سے مین

یہان تک پہونچا ہون نہین تو کبھی سدرہ سے آگے نہین بڑہا فائدہ جبریلؑ کے قول سے معلوم
ہوا کہ ہر فرشتہ کے لئے مقام معلوم معین ہے لیکن افضل ترین بشر کو مقام معین کی قید
نہین ہے اسلئے کہ حضرت سرور انبیا حبیب خدا حضرت محمدؐ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو مقام معلوم پر حصر نہین رہا فرمایا حضرت نے پہر مین وہان سے تنہا روانہ ہوا
اور ہزارون حجاب نور وظلمت طے کئے اب براق بہی تنگ کر رہ گیا اور رفرف نورانی سر آیا
اوسپر بیٹھکر مین عرش کے نیچے تک گیا - ایک روایت یہ ہے کہ بعد جبریلؑ کے
میکائیلؑ آئے حضرت اونکے پرون پر بیٹھ کر چلے اور کئی دریا میکائیل نے اپنے بازو کے زور
سے طے کئے پہر پردے آئے ہر پردہ پانچسو برس کی راہ تہا اونکو بہی طے کیا پہر حجاب
آئے ہر حجاب ہزار برس کی راہ تہا پہر میکائیلؑ بہی تہکے یا یہ بات تہی کہ وہ اونکا مقام تہا اب
اسرافیلؑ حاضر ہوئے اور اپنے پرون پر بٹہا کر حضرت کو لیچلے اسرافیلؑ نے چند حجابات
طے کئے پہر حجاب قدرت آیا وہ بہی طے ہوا پہر حجاب عظمت آیا اور اسرافیلؑ بہی تہکے
یہ انکا مقام معلوم ہوتا ہے یہ بہی عذر شایستہ کرکے لوٹ گئے پہر ایک اور رفرف آیا حضرت
فرماتے ہین کہ وہ گوہر تابندہ درخشان سے بنا ہوا تہا اوسنے سلام کیا اور اوسکی تسبیح وتہلیل
کا آوازہ ملکوت مین پڑا ہوا تہا رفرف فرش کا نام ہے حضرت فرماتے ہین کہ مینے اوسپر
قدم رکہا اوسنے ایک حرکت مین ساق عرش پر پہونچا دیا اور اُسنے حجاب زمرد و یاقوت و نور
وظلمت بہت سے طے کرائے اور پردہ داران عرش مین پہونچایا وہان پردے دیکہے بعض
یاقوت کے بعض مروارید کے بعض اور جواہرات کے جب ایک پردہ رہگیا تو رفرف قدم
کے نیچے سے غایب ہوگیا اور ایک گہوڑا اسفید موتی کا نظر آیا مین اوسپر سوار ہوا اوسنے
وہ حجاب طے کرایا جب حجاب کبریا آیا تو وہ بہی غایب ہوا اب کوئی سواری میرے
پاس نرہی مین اوس نور کے میدان مین حیران تہا خطاب ہوا اے میرے حبیب آ
اور اس پردے کو طے کر اوس طرف نگاہ کی مینے وہ حجاب طے ہوا اور کئی قدم نیچے رہا

پہر خطاب آیا اُدۡنُ مِنّی میرے پاس آ ہر بار مین اسی خطاب سے مشرف ہوتا تہا
اور قدم آگے رکہتا تہا جسقدر دوری زمین سے وہان تک تہی وہ دوری یہان ہر قدم مین طے
ہوتی تہی حضرت فرماتے ہین کہ مین ہزار بار خطاب ادن منی سے مشرف ہوا فائدہ ۔
اُدۡنُ امر کا صیغہ ہے لہذا بکسر نون پڑہنا چاہیئے دنی سے ہے ۔ حضرت فرماتے ہین کہ
آخر مینے اوس مقام سے ترقی کی اور مرتبہ او ادنی پر پہونچا اور وہان سے فیاض ازل نے
مجہے فتدلی کے مقام پر شرف عروج بخشا اور وہان خلوتخانہ وحدت کا شانہ فکان قاب
قوسین اَوۡ اَدۡنیٰ سے کامیاب ہوا ۔ پہر محرم اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے شرف
اختصاص حاصل ہوا تنبیہ اون فقرا کے لئے کہ جو اپنا شمار صف ارباب تصوف مین
فرماتے ہین اتباع شرع شریف سے محروم ہین اب اس سے مقام بالاتر کوئی مقام
نہین ہے یعنی جبریلؑ ۔ میکائیلؑ ۔ اسرافیلؑ سب کے سب تہک کر رہگئے تو جب ان حضرات
کا وہان گذر نہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سوا دوسرا کون اوس مقام پر پہونچ سکتا
ہے مگر اس کتاب کے اس مقام کے سیر کرنے والے اس لفظ کو نہایت غور سے پڑہین
اور سمجہین قال اللہ تعالیٰ شانہ فاوحی الی عَبۡدِہٖ ما اوحی جل جلالہ وتعالیٰ شانہ اوس
پروردگار نے اپنی شان سلطانی کا اظہار بہ پیرایہ بلند مقام تہا اوسی بلندی اور عظمت کے ساتہ
ظاہر فرمایا الی عبدہ ما اوحی جب تک عبد کا رتبہ ہے وہ دایرہ شرع شریف کے
اندر ہے کوئی شرع کا حکم ایسا نہین ہے کہ عبد کی ذات پر جو صادق نہ آتا ہو داسب فقیر
نیازمند محمد اکبر ابو العلائی داناپوری عرض کرتا ہے کہ الی عبدہٖ تو مقام رسالت ہے
اور ما اوحی مقام محبوبیت ہے اور یہ مرتبہ حضرت ہی کی ذات مبارک پر ختم ہوا اب باوجود اس
مقام بلند محبوبیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے افعال پر نظر کی جائے
کہ کبہی نماز حضرت کی فوت ہوئی ہرگز نہین تا دم وصال حضور نے اپنے یار غار صدیق اکبرؓ
کی امامت سے نماز ادا فرمائی اسے مسلمانان ہا ئیہ یہ جو مینے عرض کیا ہے اسکو

اسکو تحقیق کرلو اگر یہ صحیح نکلے تو مانو اور نہین تو تمہین اختیار ہے میرے اعتقاد مین کوئی
بے نماز مرد فقیر نہین ہو سکتا بے شک وہ جوگی یا راہب کے لقب کا سزاوار ہے میری
اس عرض و معروض کا برا نمانو انصاف کرو قرآن پاک اسیواسطے نازل ہوا ہے کہ
ہمکو اللہ کی سیدھی راہ بتاوے اور گمراہی سے بچاوے اور پیر اور مرشدان طریقت
اسواسطے ہین کہ ہمکو قرآن پاک کے احکام کے غوامض و اسرار سمجھا دین اور وہ اسطرح سمجھا دین
کہ جمہور کے خلاف نہو صرف ایک اونہین کی راے نہو بلکہ تمام صوفیہ کرام کی اور یہ مسلم الثبوت
ہے کہ جو احکام فرض ہین اونپر سب کا اتفاق ہے علماے ظاہر اور دانشمند اسرار باطن کسیکو
اوس سے خلاف نہین اور جو فرض کی فرضیت کا منکر ہے وہ بالاتفاق جمہور کافر ہے
جس فقیر نے اپنے شیخ کا شرف صحبت حاصل کیا انشاء اللہ تعالی وہ ان گمراہیون
سے محفوظ رہیگا اسلئے کہ اولیاء اللہ معصوم تو نہین ہین مگر محفوظ ضرور ہین اللہ کا فضل
اونکا حافظ ہے اور جو فقیر صورت اتباع شرع سے محروم ہے اوسکے ہاتھ مین ہرگز
ہاتھ نہ دینا چاہیے مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست

مضمون تنبیہ کا تمام ہوا اب اصل مطلب معراج کیطرف عنان قلم پھرتی ہے روایت آخر
حضور ایسے مقام پر پہونچے جہان جہات ستہ کا نشان تہا یعنی تحت فوق جنوب و
شمال مشرق و مغرب کا پتہ نہ ملتا تہا وہان اللہ تہا اور اوسی اللہ کے محبوب بندے جو
شرف رسالت سے مشرف تہے اوس مقام مین جو مابین عبد و معبود کلمہ و کلام و حرف
و حکایات واقع ہوئی اوسکا بیان نہ زبان سے ہو سکتا ہے نہ قلم لکھ سکتا ہے فاوحی
الی عبدہ ما اوحی حضور نے خواہش ظاہر فرمائی کہ اسی مقام پر مجھے مداومت ہو
اور دنیا کی طرف میری مراجعت نہو حکم ہوا یا محمد تو اپنی امت کی غمخواری اور ہدایت کیواسطے
واپس بھیجا جاتا ہے اور جب تجھے خلق سے ملال ہو پہونچے تو روے نیاز قبلہ گاہ نماز کی طرف کر

اوسوقت تواسی مقام پر ہوگا چنانچہ جب کبھی حضور کو کچھ رنج ہوتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے یعنی صلوٰۃ خمسہ کے سوا **روایت** ہے کہ جب حضرت عرش معلی کے نیچے ہونچے تو کچھ خوف لاحق ہوا اوسی وقت ایک قطرہ شیرین بامزہ عرش سے آپ کے دہن مبارک مین ٹپکا کہ علم اولین وآخرین حضرت پر منکشف ہوگیا - **روایت** ہے کہ فرمایا حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کہ مین نے ایک روز حضرت سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ سے کیا کیا کلام فرمائے آپ نے ارشاد کیا کہ اللہ نے میری امت کی چند شکایتین کین کہ مین اونکے رزق کا ضامن ہون اور وہ میری اس ضمانت پر اعتماد نہین کرتے دوسری یہ کہ تیری امت کے واسطے مینے جنت بنائی ہے مگر وہ اسطرف رغبت نہین کرتی - تیسری یہ کہ دوزخ اونکے دشمنون کے واسطے ہے مگر وہ خود دوزخ مین جانے کی کوشش کرتے ہین - چوتھے یہ کہ خلوت مین گناہ کرتی اور مجھسے نہین ڈرتی اور بندون سے بخوف ملامت ڈرتی ہے - پانچوین مین کل کا کام اون سے آج نہین لیتا اور وہ ہفتون اور مہینون اور برسون کا رزق مجھسے طلب کرتی ہے - چھٹی مین اوسکی روزی دوسرے کو نہین دیتا اور وہ میری عبادت وطاعت غیر کو دیتی ہے یعنی ریا کے طور پر عبادت کرتی ہے اور میری بندگی و وطاعت مین دوسرے کو شریک کرتی ہے - ساتوین تیری امت غیر سے عزت چاہتی ہے حالانکہ عزت دینے والا مین ہون - آٹھوین نعمت دینے والا مین ہون اور یہ شکر اورکا کرتی ہے - نوین مین اونکی نافرمانی کی شکایت اپنے فرشتون سے نہین کرتا اور تیری امت ذرا سا بھی رنج پہونچنے سے میری شکایت لوگون سے کرتی پھرتی ہے **روایت** ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے التماس کیا کہ یا رسول اللہ معراج کے سخنان پوشیدہ سے کوئی بات ارشاد فرمایئے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمد امت سابقہ جو گناہ کرتی تھی مین اونپر عذاب نازل کرتا تھا اور تیری امت جو گناہ کرتی ہے تو مین اسکی پردہ پوشی کرتا ہون -

روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے اے محمدؐ تیری امت دو قسم کی ہے مطیع اور عاصی مطیعون کی طاعت میری رضا سے ہے اور عاصیون کی معصیت قضا سے پھر جو میری رضا سے ہے مقبول ہے کہ مقتضاے کرم یہی ہے اور جو قضا سے ہے وہ لایق عفو ہے کہ یہی مقتضاے رحمت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ کچھ طلب کر کہ مین عنایت کرون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کی الٰہی تو میرے مطلب سے واقف ہے فرمایا تو تقصیرات امت سے غمگین رہتا ہے لہذا التقصیرات فرایض مین تو شفیع ہے اور تقصیرات سنن مین مین شفیع ہون روایت بعض ثقات سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ مجھے وحی ہوئی کہ اے محمدؐ مجھ مین اور تیری امت مین کئی شرطین ہین۔ اول جو کوئی اطاعت کرے گا اوسے رد نکرونگا اور بقدر استطاعت اوس سے اطاعت چاہونگا نہ اپنی شان کے لایق اور جزا اوسکی اپنے کرم کے موافق دونگا۔ دوسری جو کوئی گناہ سے توبہ کرے گا قبول کرونگا۔ تیسری ہفت اندام پر نظر کرونگا اگرچہ عضو گناہ سے ملوث ہونگے اور ایک مشغول بہ طاعت تو عضو مطیع کے طفیل سے سب کو بخشدونگا۔ چوتھی مین دل کو دیکھتا ہون اگر گناہ کرکے پشیمان ہوتا ہے تو عفو کرتا ہون۔ پانچوین جب میرا بندہ گناہ پر اصرار نہین کرتا اور نادم ہوتا ہے تو اوسکو درد و بیماری دیتا ہون تاکہ کفارہ گناہ ہو جاے۔ چھٹی تیری امت کے افعال کا شمار اپنے فضل سے کرتا ہون نہ عدل سے اگر طاعت زیادہ ہوتی ہے تو اوسکی جزا دیتا ہون اور جو معصیت زیادہ ہوتی ہے تو اوسکے ظلم کرنے والے پر رکھتا ہون۔ ساتوین تیری امت کا حساب کرم سے کرونگا اور گناہ اونکے اپنے فضل سے بخشونگا اور جنت مین رحمت سے لیجاونگا روایت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی امت کو میرے پانچ پیغام پہنچادو۔ پیغام اول اگر تم کسی کو کسی احسان کے سبب دوست

رکھنا تو مجھی کو دوست رکھنا کیونکہ مینے تجہپر بہت احسان کیئے ہین - دوسرا پیغام اگر کسی سے خوف کرو تو مجھی سے خوف کرو کہ مین اوس سے زیادہ قدرت رکھتا ہون تیسرا پیغام اگر کسی سے امید رکھو کہ تم اوسکی وجہ سے مراد کو پہنچو تو میری ہی امید واری کرنا کہ مرادین دینے والا مین ہون اور حاجتین برلانے والا مین ہون اگر دعا مانگو تو مجھی سے مانگو اور التجا کرو تو مجہہ سے مین تمہاری سب حاجتین اور مرادین اور التجائین برلاؤنگا چوتہا پیغام اگر کسی سے شرم رکھو جفا کرنے مین تو بہتر ہے کہ مجھسے رکھو کہ تمسے جفا کاری ہوتی ہے اور مجہہ سے وفاداری پانچوان پیغام اگر کسی کی خدمت کرو جان و مال سے تو بہتر ہے کہ مال کو میری راہ مین صرف کرو اور جان و تن کو میری خدمت مین حاضر کرو کہ مین خلف و کذب سے منزہ اور طمع اور غرض سے مبرا ہون حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے دیکھا مینے اپنے اللہ کو نہایت اچھی صورت مین اور مجھسے حق تعالی نے پوچھا کہ کس بات مین ملائکہ جھگڑتے ہین مینے عرض کیا کہ یا اله العالمین تو عالم الغیب ہے تو ہی جملہ آشکار و نہان سے خبردار ہے تو رکھی میرے اللہ نے اپنی کف مبارک میرے دونون شانون کے درمیان مین یعنی بین الکتفین پس پھر پایا مینے اثر رحمت و راحت کا درمیان دونون پستانون کے اور جو کچہہ آسمان و زمین کے مغیبات تہے مجہپر کھل گئے پھر پوچھا مجھسے میرے خالق نے کہ اے محمد کچہہ جانتا ہے تو فرشتے کیا کہتے ہین مینے کہا کفارات یعنی عبادت مین کلام کرتے ہین فرمایا حق تعالی شانہ نے کیا ہین کفارات مین نے عرض کیا الکفارات اسباغ الوضوء فی المکارہ والمشی بالاقدام الی الجماعت انتظار الصلواۃ بعد الصلواۃ یعنی پوشیدہ کرنے والی گناہونکی تین چیزین ہین پہونچانا وضو کے پانی کا مقامات وضو مین جاڑون کے موسم مین اور شداید نفس کے وقت اور مسجد مین جماعت کی شرکت کے لیئے پاپیادہ جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا جو کوئی ان تین چیزون پر قیام کرے زندگانی اوسکی بوجہ احسن بسر ہو اور اس عالم ناپائدار سے

نیکنامی کے ساتھہ عالم پایدار کو جاے اور گناہون سے بچے اور پاک رہے۔

تنبیہ - کیون بے نماز فقیر و کیا کہتے ہو ان روایتون کی نسبت یہ تو وہ باتین
ہین جو شب معراج مین اللہ تعالیٰ شانہ سے اور اوسکے حبیب مکرم سے ہو رہی ہین یا
اس روایت کے ملاحظہ کے بعد بھی جوگی اور راہب بنے رہوگے اگر تم حضرت
محمد مصطفیٰ کو سچا رسول اللہ کا سمجھتے ہو تو اس ڈہکوسلے کی ساڑہی کو جو ہندوؤنکی عورتین پہنتی
ہین اوتار کر پہینکدو اور اہل اللہ جو مردان خدا کہے جاتے ہین اونکا لباس پہنو تاکہ جوانانِ
بہشت کے ساتھہ اوٹہاے جاؤ یارو کہنا ہمارا کام ہے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے خدا نے
تمہین مرد بنایا ہے بڑے شرم کی بات ہے کہ تم عورت بنتے ہو اے بہادرو شیرون کا
شکار کرو اس پردے مین عورتون کا شکار مت کرو۔ ایک اور روایت مین ہے کہ جب
کف دست پروردگار تعالیٰ شانہ نے حضور کے بین الکتفین رکہدیے تو جملہ مغیبات ارض و
سما حضور پر منکشف ہوگئے تو حضرت حق نے آپ سے پوچھا فیم یختصم الملاء الاعلیٰ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کی فی الکفارات والمنجیات
والدرجات والمہلکات حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا صدقت یا محمد
سچ کہا تمنے اے محمد پہر فرشتون کو خطاب ہوا کہ اے ملایکہ تمنے حلال مشکلات کو پایا اب
پوچہو اس سے جو مشکل ہو اسرافیلؑ نے پوچہا کہ اے محمد کیا ہین کفارات حضرت صلی اللہ ۲
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اسباغ الوضوء الخ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے فرمایا حضرت
حق نے سچ کہتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم - پہر میکائیلؑ نے پوچھا
کیا ہین درجات یعنی جس سے بندون کے درجہ بلند ہوتے ہین جواب دیا حضور نے اطعام ۳
الطعام و افشاء السلام و الصلوٰۃ باللیل و الناس نیام یعنی کہانا کہلانا اور سلام
ظاہر کرنا اور نماز تہجد پڑہنا کہ لوگ سوتے ہون حق تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمد پہر جبریلؑ
نے پوچہا کیا ہین منجیات یعنی نجات دینے والی چیزین عذاب الہی سے کہا حضرت صلی اللہ ۴

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ والقصد فی الفقر والغناء والعدل فی الغضب والرضاء یعنی ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر اور میانہ روی درویشی و تونگری مین اور راستی غضب وخوشی مین یا یہ مطلب ہون کہ ظاہر و باطن مین اللہ سے اور تنگی و فراخی مین رضامند رہنا اور غصہ مین حد سے تجاوز نکرنا فرمایا حق تعالیٰ نے صدقت یا محمد۔ پہر عزرائیل نے پوچھا کیا ہین مہلکات اے محمد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شح مطاع وھواء متبع واعجاب المرء بنفسہ یعنی بخیلی اطاعت کی گئی کہ جو کہے اوسپر عمل کرے یا شیطان کے کہنے پر چلنا اور ہوائے نفس کی پیروی کرنا اور اپنے نفس کو اچھا جاننا حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا صدقت یا محمدؐ نقل ہے کہ مدت ہائے دراز سے یہ چار فرشتے ان چار مسئلون مین گفتگو کر رہے تھے اور درست جواب ندے سکتے تھے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس شب ان چارون کی تسکین کردی۔ **حضور پر نور کا عرش مجید پر پہونچنا اور پروردگار کی ثنا کرنا** - روایت ہے کہ جب حضور سید المرسلین عرش مجید پر پہونچے تو پروردگار تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ میری ثنا کر حضرت نے عرض کی التحیات للہ والصلوات والطیبات حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہ رتبہ ملاحظہ کیا تو ایکبارگی سب کے سب پکار اوٹھے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اوسوقت حضرت کا التحیات آخر تک کہنا گویا حضور بادشاہی مین تعظیمی سلام کرنا ہے اور خداوند تعالیٰ کا سلام تا آخرت ایسا ہے جیسے ایک مہربان بادشاہ اپنے مقرب بارگاہ کا سلام نہایت مہربانی سے عزت کے لفظون مین لیتا ہے - پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا السلام علینا آخر تک فرمانا ایسا ہے جیسے عالی ہمت مقربان بارگاہ بادشاہی

جب حضرت سلطان کی مہربانی اپنے حال پر مشاہدہ کرتے ہین تو وہ اپنے خدام کو بھی
مورد و مراحم سلطانی بنا دیتے ہین اور ملایکہ کا اشہد ان لا الہ کہنا گویا حضرت سلطان کے مراحم
خسروانہ کی تعریف ہے اور مقرب بارگاہ کے عالی حوصلگی کی تعریف ہے کہ وہ حضور سلطانی
کی توجہ کے وقت اپنے خدام کو نہ بھولا اور اسکا پڑھنا قعود نماز مین اسواسطے مقرر ہوا کہ یہ
رکن جملہ ارکان مین زیادہ عزت و توقیر کا رکن ہے اور ان خدام پر بھی نماز کی حالت مین
فیضان معراج طاری ہو - روایت ہے کہ پھر حضرت پر پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور
پھر عرض معروض کے بعد پانچ وقت کی رہگیی مگر پروردگار تعالی شانہ نے اپنے کمال فضل و
کرم سے فرمایا کہ اگرچہ نماز مین تخفیف ہوئی مگر اپنے بندون کو ثواب پانچ وقت مین پچاس ہی
وقت کا دونگا - مواہب صوفیہ مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی تین صورتین تھین - بشری - ملکی - حقی - کما قال اللہ تعالی - انما انا بشر مثلکم
وقال علیہ السلام انی لست کاحدکم ابیت عندہ ربی وھو یطعمنی ویسقینی
ولی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل - اور حق تعالی
شانہ نے ہر صورت مین حضرت سے کلام کیا ہے - صورت بشری مین کلمات مرکبہ جیسے
قل ہو اللہ احد اور صورت ملکی مین بحروف مفردہ جیسے کہیعص اور حمعسق - اور صورت حقی مین بطریق
ابہام جیسے فاوحی الی عبدہ ما اوحی اور دلیل صورت ثالثہ پر ایک یہ بھی ہے کہ
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے من رانی فقد راء الحق الحاصل
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جبریلؑ کے ہمراہ ام ہانی بنت ابی طالبؑ کے گھر
تشریف لائے حضرت عمار کی روایت مین تین ساعتین اس سفر مین گذرین اور وہب ابن
منبہ وابن اسحق کے قول پر چار ساعتین گذرین ارباب سیر فرماتے ہین کہ حضرت نے وقت
معاودت صحراے ذی طوی مین جبریلؑ سے کہا کہ قریش اس واقعہ کا انکار کرینگے جبریلؑ نے
کہا کچھ ڈر نہین ہے ابوبکرؓ صدیق تصدیق کرے گا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کی **فضیلت** اِس مقام سے اس بات کا پورا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ اشانہ نے یہ سب حالات صدیق اکبر کو مشاہدہ کرا دیے تھے چنانچہ **مواہب صوفیہ** مین ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی رب اول مین جلال کبریائی سے متوحش تھا جب آواز ابو بکر کی اسطرح آئی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی تو مجھے اطمینان ہوا اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ مینے اسی واسطے تجھے آواز ابو بکر کی سنائی تھی کہ وہ تیرا بڑا دوست ہے تو اوسکی آواز سنکر مطمئن ہوجائے گا - اور مراد صلواۃ سے اس جگہہ رحمت خدا ہے **روایت** اُم ہانی سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب کو میرے گھر مین تھے صبح ہوئی تو ارشاد کیا کہ جبریل رات کو مجھے بیت المقدس مین لے گئے وہان سے افلاک پر اور صبح ہونے سے پہلے مجھے واپس لائے - اُم ہانی کہتی ہین کہ مینے کہا یارسول اللہ اس راز کو منکرون کے سامنے بیان نکیجیے گا وہ جل کر اور دشمنی کرینگے حضور نے فرمایا واللہ اے ام ہانی مین کہونگا - **روایت** حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم موضع حجر مین جلوہ فرماتے تھے کہ ابوجہل لعین آیا اور از روے تمسخر ومضحکہ بولا کہ کچھ نیا استفادہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہان رات کو مینے سفر کیا اوسنے کہا کہان کا سفر کیا حضرت نے بالتفصیل معراج کا حال بیان فرمایا اوسنے کہا رات کو گئے صبح پھر آئے بھلا اورون سے بھی بیان کروگے حضرت نے فرمایا ہان سب سے کہونگا ابوجہل نے بنی کعب بنی لوی کو آواز دی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی تقریر کو مفصل دوبارہ بیان کیا اون لوگون نے سر اپنے پیٹے اور ہاتھ ملے بعد اسکے ابوجہل اور بنی کعب و بنی لوی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور تمام احوال جو حضرت کی زبان مبارک سے سنا تھا بیان کیا حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ جو کچھ حضرت نے ارشاد کیا ہے سب سچ ہے سر مو تفاوت نہین خدا کی قدرت سے ہرگز بعید نہین ہے دیکھو جبریل آسمان سے

سے چشم زدن مین آتے ہین اور پہر جاتے ہین وہ مردود شرمندہ ہوکر چپ ہورہا بعد اوسکے
بعض قریش جوکہ بیت المقدس دیکہہ چکے تہے وہ وہان کے مقامات پوچہنے لگے
حضرت نے باعانت حضرت رب العزت وہ تمام مقام بتفصیل بیان کردیے پہر قریش
نے پوچہا کہ قافلے راہ مین ہین کسیکو دیکہا فرمایا حضرت نے کہ آیا مین روحا مین ایک
قافلے پر گذرا تو اوسکا اونٹ کہو گیا تہا اونسے ڈہونڈتے تہے اور منزل پر پانی کا پیالہ
بہرا رکہا تہا مین نے اوسکا پانی پیا جب وہ تلاش کرکے پہرے تو پیالہ ویسا ہی پُر ملا وہ
سب آوین تو پوچہ لینا - اور فرمایا کہ جب پہونچا مین ذی مر مین ایک قافلہ پر تو دو مرد ایک
اونٹ پر سوار ملے اونکا اونٹ میرے براق کو دیکہکر بہڑکا ایک آدمی گر پڑا اوسکا ہاتہہ ٹوٹ
گیا وہ آجائین تو اون سے دریافت کرلینا پہر قریش نے پوچہا کہ ہمارے گہر کا قافلہ کہان
دیکہا فرمایا تنعیم مین اور جتنا اونکے پاس اسباب تہا اور جتنے آدمی تہے ایک ایک کا نام
بتا دیا اور فرمایا دو اونٹ خاکستری رنگ کے تہے مخطط غرارے لدے ہوے وہ دونون
قافلہ کے آگے آگئے تہے - اور فرمایا کہ یہ قافلہ پرسون طلوع آفتاب کے وقت آجاویگا
پہر وہ لوگ حضرت کے پاس سے گئے اور کہا واللہ لقد قص محمد شیئا نبیۃ
یعنی قسم ہے خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیان کی ٹہیک بات مگر اپنے
دل مین پیچ وتاب کہاتے تہے اور کہتے تہے جہان تک ہوسکے ان سب باتون کو تحقیق
کرنا ضرور ہے کوئی بات توخلاف نکلے گی اوسی کو ذریعہ تکذیب ٹہیراوینگے چنانچہ بروز موعود
بعض منکر فجر کے وقت گہر سے نکلکر راہ مین بیٹہے اور طلوع شمس کے منتظر ہوئے اور
قافلے کو تاکنے لگے اور اپنے ٹہاکرون کے نام لیکر دعا مانگنے لگے کہ قافلہ نہ آوے
استنے مین کسی نے آواز دی کہ وہ قافلہ آیا سب نے اودہر دیکہا تو قافلہ آرہا ہے جب پہونچ گیا
تو وہ باتین پوچہین جو حضرت نے فرمائین تہین سب ٹہیک تہین قریش مغموم ہوئے لیکن
پہر بہی اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور کہنے لگے ھذا سحر مبین -

تعلیم نماز روز اوّل

روایت ہے کہ جس شب حضور سفر مبارک معراج شریف سے واپس تشریف لائے ہین علی الصباح جبریل علیہ السلام آئے اور صبح سے عشا تک پانچ وقت کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تعلیم فرمائی اور جمہور صحابہ کے ساتھ اول وقت بہ امامت جبریلؑ ادا کی دوسرے دن پہر نماز کے آخر وقت آئے اور اسی طرح آخر وقت بہ امامت نماز پڑہی تو حضور کو اول و آخر وقت ہر نماز کا معلوم ہو گیا اور ہر نماز مین سوا مغرب کے دو دو رکعتین فرض ہوئی تہین پہر ظہر و عصر و عشا مین دو دو رکعتین شکرانہ کی اور زیادہ ہوئین اسیواسطے سفر مین قصر کا حکم آیا اور چونکہ مغرب مین تینؔ رکعتین فرض ہوئی تھین وہ سفر مین اپنی حالت پر رہین یعنی صبح کی فرض جو دو رکعتین ہین ان مین بہی قصر نہین ہے اور مغرب کی تین رکعتون مین بہی قصر نہین ہے ظہر اور عصر اور عشا مین فرض چار رکعتین ہوئین ان مین دو رکعتین قصر کی گئین **مسئلہ** جب کوئی مقیم کسی مسافر کا مقتدی ہو تو مسافر امام اپنی قصر کی دو رکعتین پڑہکر سلام پہیر دے اور مقتدی مقیم اپنی دو رکعتین پوری کرلے اور جب کہڑا ہو تو سورہ فاتحہ کے مقدار سے کہڑا رہے مگر سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور رکوع و سجود اور قعدہ مین جو پڑھتا ہے وہ پڑہے - **فائدہ** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر آیۃ کریمہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ - مین فرماتے ہین کہ دنیٰ یعنی نزدیک ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے پروردگار سے بے کیف - فتدلیٰ - پس اوٹہا حجاب کو اور حضرت اوس حجاب کے اندر گئے پہر اوس حجاب کو بدستور چہوڑ دیا وہان کسی ملک مقرب کی گنجایش نہ تہی اور حضرت کو پہر کسی نے نہین دیکہا اور حضرت نے حجاب بے نہایت طے کئے حتیٰ کہ کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین یعنی یہانتک کہ فرق تہا درمیان حبیب و محبوب کے بقدر دو قوس کے - اور شرح تعرف مین لکہا ہے کہ جب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سے جدا ہوئے تو ساٹھ مقام اور سطے کیے کہ ان مقامات
مین سے جبریل کو ایک مقام سے بھی خبر نہ تھی پس اس آیۂ کریمہ کے معنی مشکل ہین نگامتعذر
ارباب اسرار - بعض ارباب حال فرماتے ہین کہ قوسین سے مراد حاجبین ہین
یعنی دونون ابرو جسطرح ابرو پیوستہ کو باہم اتصال ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ اور ادنی
سے عبارت ہے آنکھونکی سفیدی و سیاہی سے یعنی قرب حضرت کا جناب الٰہی مین ایسا
تھا جسطرح قرب دونون ابرون کا باہم بلکہ اس سے بھی نزدیک تر جسطرح آنکھ کی سفیدی و
سیاہی ملی ہوتی ہے اور بعض اہل اسرار نے کہا ہے - ترلٹ نفسه فی السماء
فتدلی - وترلٹ قلبه فی سدرة المنتهی - وترلٹ روحه - بقاب قوسین
او ادنی - فبقی سرہ فی ربه ترجمہ یعنی چھوڑا آپنے اپنے نفس کو آسمانون پر پھر آگے
بڑھے اور چھوڑا دل مطہر کو سدرة المنتہی پر پھر آگے بڑھے اور چھوڑا روح مبارک کو قاب قوسین
اور ادنی کے مقام پر باقی رہا سر اوسکا اور پروردگار اوسکا - تو کہا نفس نے کہان ہے دل - اور
کہا دل نے کہان ہے روح - اور کہا روح نے کہان ہے سر - اور کہا سر نے کہان ہے
دوست - فرمایا پروردگار نے اے نفس تیرے واسطے نعمت ہے اور مغفرت - اور اے
دل تیرے واسطے عشق ہے اور محبت ہے - اور اے روح تجھکو بزرگی ہے اور نزدیکی
ہے اور اے سر تیرے واسطے مین ہون اور میرے واسطے تو فذلك قوله او ادنی
یہ اسواسطے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قرب دریافت ہو - حضرت
ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے معنی دنی فتدلی کے پوچھے آپ نے
فرمایا جسمین جبریل کو گنجایش نہین ہے پھر بیچارہ نوری کی کیا حقیقت ہے اور کیا ہستی ہے نوری
کی جو اس سر کا انکشاف کرے پھر آپ یون گوہر فشان ہوئے سبحان اللہ وبحمدہ
دنی بُعد کے پیچھے ہوتا ہے وہان بُعد کہان اور تدلی مکان مین ہوتا ہے مکان کا
وہان کیا امکان - اور فکان زمانہ سے عبارت ہے زمانہ وہان کہان - اور قاب اشارہ

مقدار کا ہے مقدار کا وہان کیا شمار ہے۔ اور قوسین کنایہ ہے مثال سے وہان مثال کا
کیا خیال۔ او کلمہ ہے شک کا شک خود وہان معدوم ہے۔ اور ادنی مبالغہ ہے دنو
مین یعنی نزدیک تر یہان نزدیک تر کی کیا گفتگو ہے۔ یہ مقام اظہار و بیان سے دور ہے
اور علم جمیع خلایق اس آیت کی تفسیر مین معترف بقصور ہے۔ اور بعض حضرات تفسیر اس آیتہ
کی یون فرماتے ہین دنی عبداً یعنی گیا پروردگار تعالیٰ شانہ کے پاس حالت عبودیت
مین۔ فتدلی فرداً آیا وہان سے مالک مقام فردانیت ہوکر دنی مکیا مکہ کا رہنے والا۔
فتدلی ملکیاً۔ دنی قرشیاً۔ فتدلی عرشیاً۔ دنی مجاهداً۔ فتدلی مشاهداً
یعنی آیا وہان سے فرشتہ خو ہوکر۔ جاتی دفعہ قرشی تہا آتی دفعہ عرشی ہوا۔ گیا تو مجاہد تہا آیا تو مشاہد
۔ دنی طالباً فتدلی واصلاً۔ یعنی گیا اہل طلب کی حالت مین اور آیا اہل وصل ہوکر
دنی ومعہ الزحمۃ۔ فتدلی ومعہ الرحمۃ یعنی گیا تو اوسکے ساتھہ مشقت تہی اور آیا
تو اوسکے ساتھہ رحمت تہی۔ دنی افتقاراً فتدلی افتخاراً یعنی گیا حالت فقر مین اور
آیا مفتخر ہوکر۔ دنی منادیاً فتدلی مناجیاً یعنی گیا ندا کرتا ہوا اور آیا بنجات پاکر۔ دنی
مادحاً فتدلی ممدوحاً یعنی گیا مدح کرتا ہوا اور آیا ممدوح ہوکر۔ دنی شاکراً فتدلی
مشکوراً گیا شکر کرتا ہوا اور آیا مشکور ہوکر۔ **حکمت ذکر قوسین** اہل عرب
جب باخود ہا کسی سے اتحاد قایم کرتے تہے تو اونکا معاہدہ کرنے کا یہ طریقہ تہا کہ عہد
باندہنے والے دونون آدمی اپنی اپنی کمانین لاتے اور کمانون کو ملاتے اور ایک دفعہ
ایک ہی ساتھہ اونکے قبضے پکڑتے اور ایک ہی ساتھہ اونکے قبضے کہینچکر تیر چلاتے چونکہ
عرب ہمیشہ سے ایک بہادر قوم ہے اونکے خیالات بہی بہادرانہ تہے اور باخود ہا عہد کرنیکا
طریقہ بہی بہادرانہ طریقہ پر قایم ہوا کرتا تہا پس جب ان دونون نے ایک ساتھہ برابر تیر چلائے
تو یہ بات مستحکم ہوگئی کہ تمہارا دوست ہمارا دوست اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن پس یہ عہد
پشت ہا پشت قایم رہتا تہا اور یہی لوگ حلیف یعنی ہم قسم ہین اور اس قسم کے بہی اقسام ہین

چنانچہ اس حصہ کے اول مین اسکا بیان ہوچکا ہے الغرض اس آیتہ کریمہ مین قوسین کا
اشارہ اسی عہد کی طرف ہے یعنی خدا تعالی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قرب ہے
بلکہ اس عہد سے زیادہ جسے رسول نے قبول کیا وہ اللہ تعالیٰ کا بہی مقبول ہے اور جو بارگاہ
رسالت کا مردود ہے وہ بارگاہ خداوندی کا بہی مردود ہے بعض اہل اسرار یون فرماتے
ہین کہ دنی اشارہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے مقام کا - اور فتدلی
اشارہ ہے مقام قلب سے - اور قاب قوسین اشارہ ہے مقام روح سے - اور او ادنی
اشارہ ہے سر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے - ان چار مقام پر ذات اور دل
اور روح اور سر ہر ایک اپنے مطلب کو پہونچے - مثلاً ذات مطہر آپ کی مقام خدمت
مین - اور دل نورانی مقام محبت مین - اور روح شریف مقام قرب مین - اور سر لطیف
مقام مشاہدہ مین -

بیان بعض عجائبات آسمان اول

جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آسمان اول پر ملاحظہ فرمایئے - اونمین سے
ایک یہ ہے کہ ایک گروہ فرشتون کا نظر آیا صفین باندہے اور سر جہکائے ادب سے کہڑے
ہوئے یہ تسبیح پڑہتے تہے - سبوح قدوس رب الملائکة والروح - مینے
جبریل سے پوچہا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے جبریل نے کہا کہ ہان جس دن سے
آسمان بنا ہے اوس دن سے قیامت تک انکی عبادت یہی ہے حق تعالیٰ شانہ سے
آپ بہی سوال کیجئے تا یہ طریقہ آپکی امت پر بہی لازم ہو لہذا مینے سوال کیا خداوند تعالیٰ شانہ
نے اوسی وقت یہ عبادت قیام بطور بخشش میری امت کو عنایت فرمائی اور قیام نماز مین فرض
ہوا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قیام کو نماز مین خوب اچہی طرح ادا کرے اور تعہد اسکا یاد رکہے
یعنی آسمان اول کے فرشتون کی یہی نماز ہے حضرت نے جبریل سے پوچہا کہ یہ فرشتے نماز مین
کتنے ہونگے جبریل نے کہا کہ انکا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے وما یعلم جنود ربك الا ہو

یعنی نہین جانتا کوئی تمہارے رب کے لشکر کا شمار لیکن وہی اللہ - بعد اسکے حضرت آدمؑ
سے ملاقات کرکے آپ آگے بڑہے تو ایک مرغ سفید عظیم الشان نظر آیا کہ ایک بازو اوسکا مشرق
مین اور دوسرا مغرب مین پاون اوسکے تحت الثرا مین اور سر عرش سے لگا ہے سر یاقوت
کا اور پر نور کے وظیفہ اوسکا حمد خدا ہے حضرت نے جبریل علیہ السلام سے اوسکی نسبت
سوال کیا جبریلؑ نے اوسکا نام بتایا کہ یہ طاؤس الملایکہ ہے یہ وہ فرشتہ ہے کہ جب رات
آخر ہوتی ہے تو یہ فرشتہ مرغ صورت پھاپٹہ مار کر کہتا ہے سبحان الملک القدوس
الکبیر المتعال لا الہ الا ھو الحی القیوم اسکی آواز سے تمام دنیا کے مرغ ہوشیار
ہوکر آواز دیتے ہین فائدہ اس زمانہ مین جو اہل عقل کہے جاتے ہین وہ مذہب کے
پابند نہین ہین لہذا مذہبی روایتون پر تمسخر کرتے ہین چنانچہ ایک صاحب فرمانے لگے اتنا
بڑا مرغ بیٹ کتنی کرتا ہوگا پہر اوسے صاف کون کرتا ہوگا - مینے عرض کیا کہ جناب من آپ
کو اس مرغ کی روایت پر تعجب ہوا آسمان پر تو اور بہت سے جانور ہین - خیر ہے جسکے نام
سے برج اسد مشہور ہے - سرطان ہے اسکے نام سے برج سرطان مشہور ہے بیل ہے
جسکے نام سے برج ثور مشہور ہے علی ہذا القیاس اور بہی جانور ہین جو انکا فضلہ اور بول و براز
صاف کرتا ہوگا وہی اسکی بیٹ بہی صاف کرتا ہوگا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
پہر حضرت نے ایک فرشتے کو دیکہا کہ وہ نصف بدن سے آگ کا ہے اور نصف بدن سے
برف کا ہے آگ برف کو نہین گلاتی اور برف آگ کو نہین بجہاتی - میرے بہولے دوست کو
اسپر بہی تعجب ہوا مینے عرض کی کہ یہ تو دو ہی جز سے مرکب ہے اور آپکو اتنا تعجب ہے آپ کو اپنی
ترکیب بدن سے خبر نہین اسمین تو چار عنصر ہین **قطعہ**

مردن ما چہ عجب زندگی ما عجب است	زانکہ جمعیت ما از سبب اضداد است
خانۂ خاکی ما بر سر آب است بنا	چون چراغ سحری منتظر یک باد است

دوست نے اس قطعہ کو پسند کیا اور لکہ لیا مینے بہی اسکے مسودہ کو جب صاف کیا تو اپنے

دوست سے کے خدشات اور اپنی ٹوٹی ہوئی تقریر کو اسمین اضافہ کردیا الغرض جبرئیلؑ نے کہا یارسولؐ اللہ اس فرشتہ کا نام رعد ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے اسے ابر پر موکل کیا ہے جب یہ ابر کو چلاتا ہے اور وہ آپسمین ٹکر کہا جاتے ہین تو آواز مہیب پیدا ہوتی ہے جب اظہار عنف کرتا ہے برف پیدا ہوتی ہے طبرانی اور براء نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب حضور پُرنور آگے بڑہے تو ایک جماعت کہیتی کرتی ہوئی نظر آئی وہ اُسیوقت تخم افشانی کرتے ہین اور فوراً کاشت اونکی پیدا ہوئی اور سبز ہوکر پختہ ہوئی اور کہیتی کرنے والون نے کاٹ لی اور ایک ایک دانے مین سات سات سو دانے حاصل ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی کہ یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہین اور منفقین بعدہین کما ورد فی القرآن العظیم فی سورۃ البقرہ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃٍ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ یعنی مثال اونکی جو خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین جیسے ایک دانہ اوس سے اوگین سات بالیان ہر بالی مین سَو سَو دانے پہر کچہہ لوگ نظر پڑے کہ فرشتے اونکے سر پتہرون سے کچلتے تہے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ نماز مین سستی کرتے تہے اور رکوع وسجود کو باطمینان ادا نہین کرتے تہے اور نماز بیوقت پڑہتے تہے قال اللہ تعالیٰ شانہ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون یعنی پہر خرابی ہے اون نمازیون پر جو اپنی نماز سے بیخبر ہین - پہر حضور ایک اور جماعت پر گذرے کہ بہوکے پیاسے ننگے دوزخ کے کہانے پینے کی طرف چارپایون کی طرح جاتے ہین فرشتے اونکو ہانک رہے ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہین جنہون نے زکوٰۃ نہین دی فقیر پر رحم نہین کہایا اور صدقہ فطر اور قربانی سے انکار کیا کما ورد فی القرآن العظیم والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اللہ کی راہ مین پس بشارت دے اونکو عذاب سخت کی - پہر حضور ایک اور جماعت پر گذرے

کہ اونکے آگے اچھی اچھی نعمتین رکھی ہین وہ نہین کہاتے ایک دیگ مین گوشت پختہ اور لطیف رکھا ہے اور دوسری دیگ مین گوشت خام اور مردار ہے وہ اوسی مردار گوشت کو کہاتے ہین جبریلؑ نے حضور سے عرض کی کہ یہ وہ مرد ہین کہ اپنی منکوحہ بی بی کو چہوڑ کر غیر منکوحہ عورت کی طرف رغبت کرتے ہین اور یہ وہ عورتین ہین کہ اپنے شوہرون کو چہوڑ کر غیر مردون سے تعلق پیدا کرتی ہین یہ وہ ہین کہ باوجود اسکے کہ مال حلال انکے پاس موجود ہے مگر خیانت پر کمربستہ ہین الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات یعنی گندی عورتین گندے مردون کے لئے ہین اور گندے مرد گندی عورتون کے لئے ہین **روایت** ہے کہ ایک عورت حضور کو نظر آئی کہ زبان اوسکی نکل ہوئی ہے اور وہ اوسی سے بندہی لٹک رہی ہے اور ایک عورت چہاتی سے بندہی ہوئی ہے اور ایک عورت کے ہاتہ بندہے ہین اور ایک کے پاون اور وہ لٹک رہی ہین حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ اول عورت زبان دراز ہے اور دوسری وہ کہ جسنے بغیر حکم شوہر کے کسی کے بچہ کو دودہ پلایا۔ اور تیسری وہ ہے کہ جسنے اپنے شوہر کا مال اپنے ہاتہون سے بے ضرورت کے تلف کیا اور چوتہی وہ کہ جو بغیر حکم اپنے شوہر کے کسیکے گہر مین گئی۔ پہر اور ایک شخص نظر آیا کہ جسکی پشت پر اسقدر بوجہہ رکہا تہا کہ ہل نہ سکتا تہا مگر وہ کہتا تہا کہ اور بوجہہ لاکے رکہدو جبریلؑ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو امانت مین خیانت کرتا ہے اور باوجود اسکے کہ لوگونکے حقوق اسکی گردن پر ہین مگر ظلم کیے جاتا ہے۔ پہر اور ایک قوم نظر آئی کہ ایک آگ کی قینچیون سے اونکے لب و زبان تراشی جاتی ہین اور پہر فوراً وہ بدستور سابق درست ہوجاتی ہین اور پہر تراشی جاتی ہین جبریلؑ نے کہا کہ یہ لوگ خطیب فتنہ پرداز ہین - اور ایک روایت مین ہے کہ یہ وہ لوگ ہین جو دربارشاہی مین جاتے ہین اور اونکی جہوٹی باتون کی تصدیق کرتے ہین اور امر بالمعروف نہین کرتے اور منکرات سے روکتے نہین سورہ ہود مین فرمایا پروردگار تعالیٰ شانہ نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی مت جھکو اونکی طرف جو حد سے گذر گئے

ہین کہ چہوٹے نمکو آگ - پہر ایک چہوٹا سا پتھر نظر آیا اوسمین سے ایک گائے نکلی جو بہت بڑی تہی پہر اوسنے پتہر مین جانے کا قصد کیا جسمین سے نکلی تہی مگر اوس پتہر مین نہ داخل ہو سکی جبریلؑ نے کہا یہ وہ آدمی ہے جسنے بڑی بات مُنہ سے نکالی اور اوسکی وجہ سے پشیمان ہے اب چاہتا ہے کہ اوس بات کو پہر دل مین چہپا رکہے مگر اب وہ دل مین نہین جا سکتی جو نکلی سو نکلی - پہر ایک جنگل مین گذر ہوا وہ جنگل نہایت خوش آیند خوشبو سے معطر ہے اور نہایت دلکش آوازین وہان سے آرہی ہین حضرت جبریلؑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ بوے خوش اور آواز دلکش جنت کی ہے وہ کہہ رہی ہے یا الہی اپنا وعدہ وفا کر اور اپنے نیک بندون کو میرے قصرون مین رہنے کو اور میرے باغات مین سیر کرنیکو بہیجدے اونکے واسطے مینے ہر طرح کی عمدہ عمدہ نعمتین مہیا کر رکہی ہین پروردگار تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ اے بہشت تیرے ہی واسطے ہین مسلمان مرد اور مسلمان عورتین بہشت کہتی ہے یا اللہ مین راضی ہوئی تجہسے ارشاد پروردگار تعالیٰ شانہ - انا اللہ لا الہ الا انا لا اخلف المیعاد و قد افلح المومنون و تبارک اللہ احسن الخالقین - پہر ایک اور جنگل ملا وہان بوے بد اور آوازہاے ناخوش محسوس ہوئی جبریلؑ نے کہا کہ یا حبیب اللہ یہ دوزخ کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے کہ پروردگار تعالیٰ اپنا وعدہ وفا کر اور اون نافرمانون اور اشقیا لوگون کو بہیج جن لوگون نے تیرے حکم کی عزت نہین کی اور تیری توحید سے انکار کیا تیرے برگزیدہ بندے جو تیری طرف سے اونپر رسول ہوکر گئے تہے اونکی تکذیب کی اور اون سے استہزا اور تمسخر کیا اونکے لئے عذاب الیم موجود ہے اوسکے سوال کے جواب مین پروردگار تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ تیرے ہی واسطے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور ہر کافر وکافرہ اور وہ جبار جو منکر قیامت ہے دوزخ نے کہا پروردگار مین راضی ہوئی - بعض روایات مین ہے کہ بوے بہشت و دوزخ حضرت کو آسمان ششم پر معلوم ہوئی تہی -

رسالہ **معراجیہ** مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک جماعت پر گذرے

کہ وہ لوگ آگ کی سولیون پر چڑہے ہین اور وہ سولیان ایسی ہین جیسے خاردار درخت کہ راہ
چلنے والون کے دامن جسمے الجھہ کر پھٹ جاتے ہین جبریل ؑ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جو
راہون مین بیٹھہ کر مسافرون کو ایذا ئین پہونچاتے ہین اور اشارون اور کنایون مین گالیان
دیتے ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ نے - ویل لکل ھمزۃ یعنی عذاب ہے واسطے
ہر سخن چین اور بدزبان کے اور فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ - ولا تقعدوا بکل صراطٍ
توعدون وتصدون عن سبیل اللہ یعنی مت بیٹھو جس راہ مین ڈراتے ہوا ور
باز رکھتے ہو خدا کی راہ سے اور واذا مروبھم یتغامزون یعنی جب مسلمان کافرون
کے پاس نکلتے ہین تو کافر اونکی طرف بحقارت ابروسے اشارہ کرتے ہین **روایت**
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک جماعت ایسی دیکھی کہ اونکے منہ سیاہ
اور آنکھین ازرق اوپر کے ہونٹھہ سرون پر اور نیچے کے ہونٹھہ پانون پر اور پیپ لہواون سے
بہہ رہا ہے اور گدہون کی طرح چیخ رہے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ حضور کی امت کے
میخوار ہین پہر ایک گروہ پر گذر ہوا کہ زبانین اونکی سرون کی طرف کہنچتی ہین اور صورت
مانند خوک کے ہے اوپر سے عتاب نیچے سے عذاب ہو رہا ہے جبریل ؑ نے کہا یہ لوگ جھوٹی
گواہی دینے والے ہین - اور بیہقی نے ابو سعید خدری سے **روایت** کی ہے کہ
ایک قوم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھی جنکے پیٹ پہولے ہوئے رنگ زرد
ہتکڑیان ہاتھون مین طوق گردنون مین اوٹھتے ہین تو اوندہے مُنہ گر پڑتے ہین جبریل ؑ نے
کہا یہ لوگ **سود خوار** اور **مرتشی** ہین یعنی رشوت لینے والے ہین کما قال اللہ تعالیٰ
شانہ الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان
من المس یعنی جو لوگ سود کہاتے ہین نہین کہڑے ہوتے مگر جیسا کہڑا ہوتا ہے وہ شخص
جسکو دیوانہ کر دیا ہے شیطان نے مسلط ہو کر **فائدہ** اس آیت سے تسلیط شیاطین اور
تصرف قوم جن بدن آدمی مین روح ہوا پر جایز و ممکن ہے اسیکو صرع الجن اور آسیب عرف

ہین بولتے ہین اور نزدیک اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ۔ زیادہ کرے اللہ تعالےٰ
اونکی جماعت کو بلکہ نزدیک اکثر فرق اسلام کے مسلم ہے بلکہ **تفسیر نیشاپوری** وغیرہ مین
اسی آیت کی تفسیر مین مذکور ہے کہ و اکثر المسلمین علی ان الشیطان قادر علی
الصرع و القتل و الایذاء بتقدیر اللہ تعالیٰ اور سواے فرقہ معتزلہ کے کوئی مخالف
نہین اور معتزلہ نے کچھہ رکیک سی توجیہین اپنی تفسیرونمین لکھی ہین اونکا ذکر کرنا اس مقام پر
بیفائدہ ہے اور اناجیل اُربعہ مین دس پندرہ قصے آسیب جن کے لکھے ہین اور
احادیث مین قدر کثیر اس مقدمہ کا مذکور ہے ہرگز جاے انکار نہین مگر علماے اہل سُنت
اس باب مین مختلف ہین کہ آدمی بعد مرگ یہ کام کرسکتا ہے یا نہین اکثر اہل تحقیق قائل
بجواز ہین اور بعض منع کرتے ہین دلیل صاحبان انکار کی یہ ہے کہ انسان تین حال سے
خالی نہین یا صالح و متقی ہے یا فاسق و فاجر یا کافر ہے پس اگر انسان صالح و متقی ہے تو
تو ایذا و اضرار کی اوس سے توقع نہین کہ خلاف صلاح و تقوی ہے۔ اور فاسق و کافر ہے
تو موکلین عذاب کے ہاتھہ سے اونکو فرصت کہان کہ یہ عمل کرسکین ولہذا مجوزین کے
دو گروہ ہوگئے۔ ایک جماعت اسطرف گئی ہے کہ یہ بات از باب انقلاب نہین ہے
بلکہ از قسم مسخ اخروی ہے کہ اصل اوسکی آخرت مین مابعد الموت احادیث کثیرہ سے ثابت
ہے اور جب یہ معاملہ از قسم مسخ اخروی ہوا تو خلاصی عذاب سے نسبت فاسق و کافر کے
کسطرح لازم آتی ہے بلکہ یہ بہی از قسم تعذیب ہے کہ اوسمین گرفتار ہے علماے
ماتریدیہ کا یہی مسلک ہے **ملا معین** شرح برزخ مین فرماتے ہین کہ انسان کیون
جن ہوجاتا ہے عالم برزخ مین بالمسخ اور یہ تعذیب و غضب ہے خدا کی طرف سے
جسپر وہ چاہے جسطرح کرے اُمم سابقہ و قرون ماضیہ مین سور اور بندر ہوجاتے تہے مگر اللہ
تعالی نے عالم شہادت مین اس عذاب سے اُمت مرحومہ محمدیہ کو محفوظ رکہا ہے
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا کی برکت سے لیکن یہ ثابت ہے کہ

قیامت کے قریب اس امت مین بھی مسخ و خسف واقع ہوگا فقیر محمدؐ اکبر ابو العلائی
دانا پوری مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ بے شک آثار قیامت مین سے یہ
بات ثابت ہے مگر یہود و نصاریٰ کا وجود باقی رہے گا معدوم نہوگا اوسی قوم مین سے وہ
لوگ ہونگے جو مسخ ہوجاینگے یا اسی امت کے بعض لوگ ایسے گنہگار ہونگے جو اپنے
شامت اعمال کے سبب سے اُس امت سے خارج ہو جاینگے لہذا وہ اس امت
مرحومہ مین شمار نکیے جاینگے جسطرح بعض روایت سے ثابت ہے کہ خلفاے راشدین
رضی اللہ عنہم کے سبّ کی وجہ سے بعض آدمی بندر کی صورت مین مسخ کردیے گئے
یا یہ قوم نیچری جو آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے مگر وہ حقیقت مین مسلمان نہین ہے جو
اُنکی زندگی کا اصول ہے وہ صرف اتباع خواہشات نفسانی پر مبنی ہے وہ شرم کی وجہ سے
اپنے عقاید کا اظہار نہین کرتے ورگرنہ اُنکا اصول زندگی بہایم کی مطلق العنانی سے کم نہین ہے
اگر کوئی ایسا ملک ہوکہ اس قوم کے سوا دوسرے مذہب کا کوئی آدمی نہو تو یہ کسی حلال و حرام
مین فرق نکرین اور بالکل وہی طرز معاشرت ہو جو حیوانون کا ہے اگرچہ بعض مصلحت سے
اپنے آپ کو یہ مسلمان کہین مگر فی الحقیقت مسلمان نہین ہین اور کیا عجب ہے کہ رفتہ رفتہ
یہ کھلے بندون ویسے ہی آزاد ہوجائین جیسے بعض یورپین ہین۔ الغرض
اسکے بعد فرماتے ہین کہ انسان کا عالم برزخ مین جن کی صورت مین مسخ ہونا غالباً کفار کے
واسطے ہو یا جو مومنین ظالمین اور زانئین و مغلمین مرے ہون مارے گئے ہون حالتِ
جنابت مین اسی طرح مرتدین غیر تائبین یعنی جن لوگون نے توبہ نہین کی مگر یہ ضروری امر
نہین ہے اسلیئے کہ اسکی کہین خبر نہین ہے کہ ایسے لوگ ضرور مسخ کیے جائینگے۔ اور
صلحا اور اولیا مین مسخ کو دخل نہوگا اگرچہ وہ کسی وجہ سے ناپاک مرے ہون رحمتِ حق
اُنکی طہارت فرمائیگی مگر یہ ثابت ہے کہ مسخ قیامت مین ہوگا ضرور۔ چنانچہ روایت ہے کہ
اصحاب کہف کا کُتا بلعم باعور کی صورت مین داخل بہشت ہوگا اور بلعم باعور سگ اصحاب کہف

کی صورت مین داخل دوزخ ہوگا - اور یہ روایت ہے کہ جو نمازی سجدے کی حالت مین اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاے قیامت مین اُسکا سر گدہے کا ہوگا - اور اسی قبیل سے رشوت لینے والون کا اور جہوٹی احادیث بنانے والون کا مسخ انتہی - اور دوسری جماعت اسطرف گئی ہے کہ یہ صورت نہ از باب انقلاب ہے نہ قسم مسخ اخروی سے ہے بلکہ بطور تشبیہ کے ہے اور ہر قوم کی بلاغت و فصاحت اُسکے طریقہ علم ادب یعنی انشاپردازی پر منحصر ہے جس آدمی کی حرکات وسکنات جس حیوان سے ملتی ہوتی ہے اُسکی تشبیہ اُسی سے دی جاتی ہے جیسے مرد قوی و دلیر کو شیر کہتے ہین اور آدم بسیار خوار کو بیل سے نسبت کرتے ہین اور انسان کم عقل کو گدہا کہتے ہین انتہی - الغرض منجملہ عجائبات آسمان اول کے ایک قوم حضور پرنور کو ایسی نظر آئی کہ لب اُنکے اونٹون کے سے ہین اور آگ اُنکی غذا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے یتیمون کا مال ناحق کہایا ہے یہ بیہقی کی روایت ہے ابی سعید خدری سے - ازانجملہ ایک اور قوم دیکہی گئی کہ اُنکے بدن کا گوشت کاٹ کر اُنکو کہلاتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ چغلخور اور نمام اور غماز اور غیبت گو اور عیب جو ہین حدیث شریف میں ان باتون کی مذمت بہت آئی ہے پروردگار تعالی شانہ کتاب مجید و فرقان حمید مین فرماتا ہے ایۃ شریفہ سورۃ الحجر ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ یعنی تم لوگون مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے برادر مردہ کا گوشت کہاے اور پہر اسکو برا جانے - ازانجملہ ایک قوم نظر آئی کہ مابین دنیا و آخرت کے قید تہی اور معلق ہوا مین لٹک رہی تہی جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ منافق ہین کما قال اللہ تعالی شانہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار - بعد حساب و کتاب جہنم مین بہیج دئے جاینگے اور منافقین کے لئے دوزخ مین جو طبقہ سب طبقون کے نیچے ہے اور اُسمین سب سے زیادہ عذاب ہے وہ ہے ازانجملہ ایک گروہ حضور کو نظر آیا دوزخ کے جنگل مین اونپر

ایسا شدید عذاب ہوتا تھا جسکے صدمہ سے اُنکی روح فنا ہو جاتی تھی اور پھر وہ از سر نو زندہ کیے جاتے تھے اور اُسی عذاب مین مبتلا کیے جاتے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ مان باپ کے نافرمان ہین - **ازانجملہ** ایک گروہ عورتون کا نظر آیا کہ اُنکے مُنہ سیاہ اور آنکھین کرنجی آگ کا لباس پہنے ہوئے ہین اور گرز آتشین سے وہ ماری جاتی ہین اور اور مانند سگ وخوک کے وہ شور کرتی ہین جبریلؑ نے کہا یہ وہ عورتین ہین جو اپنے شوہرون کی نافرمان بردار ہین اور اُنکو ایذائین دیتی ہین - ازانجملہ ایک گروہ نظر آیا کہ اُنکو فرشتگانِ عذاب آگ کی چھریون سے مار رہے ہین اور خون سیاہ اُنکے بدن سے جاری ہے اور ہر بار مرتے ہین اور پھر زندہ ہوتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے خون ناحق کیے ہین اور مسلمانون کو قتل کیا ہے بغیر کسی بدلہ کے - **فائدہ** یہ امور عجیبہ جو حضور نے ملاحظہ فرمائے ہین اُنکا ذکر کتب تاریخ مین ہے مگر احادیث مین مذکور نہین ہے - **کتاب الرؤیا مشکوٰۃ المصابیح** مین بروایت بخاری ایک احادیث ہے جس سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ مشاہدات خواب ہین جنکا کسی وجہ سے بعض نے شب معراج مین ذکر کر دیا ہے -

عجائبات آسمان دوم

ازانجملہ ایک جماعت ملائکہ کی نظر آئی کہ صف بستہ رکوع مین مشغول تھی اُنکی تسبیح یہ تھی - سبحان الوارث الوسع سبحان الغنی الذی یدرک الابصار ولا یدرکہ الابصار سبحان العظیم العلیم جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی طلب کیجیے حضرت نے دعا کی تو رکوع نماز مین فرض ہوا - ازانجملہ ایک فرشتہ نظر آیا کہ اُسکے ستر سر ہین اور ستر مُنہ ہین اور ہر مُنہ مین ستر زبانین ہین اور ہر زبان سے اللہ تعالیٰ شانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے - سبحان الخالق الاعظم سبحان العظیم الاعظم جبریلؑ نے کہا کہ اس

فرشتہ کا نام قاسم ہے اسکو اللہ نے بندونکی رزق رسانی پر معین کیا ہے ہر ایک کو رزق پہونچاتا ہے حدیث شریف مین ہے کہ جس بندے کو رزق کی تنگی ہو وہ اس تسبیح کو نماز فجر کی فرض و سنت کے درمیان مین پڑھ لیا کرے ایک تعداد مقرر کر کے اللہ تعالیٰ شانہٗ اُسکے رزق مین کشایش و فراخی عطا فرمائے گا۔

عجائبات آسمان سوم

اس آسمان کے عجائبات بہی بہت ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ متعدد صفین فرشتون کی نظر آئین کہ سب سجدہ مین اور یہ تسبیح پڑہ رہے ہین سبحان الخالق الذی لا مفر و لا ملجاء الا الله سبحان العلی الاعلیٰ جبریلؑ نے عرض کی کہ انکی ازل سے ابد تک یہی عبادت ہے یا رسولؐ اللہ آپ بہی اللہ تعالیٰ شانہٗ سے یہ عبادت طلب کیجیے آپ نے درخواست فرمائی اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول کی سجدہ نماز مین فرض ہوا اور چونکہ ان فرشتون نے جواب سلام کا سر اُٹھا کر حضرت کو دیا تہا اور پہر سجدہ مین گر پڑے تہے اسلیئے دوسرا سجدہ فرض ہوا۔

عجائبات آسمان چہارم

اس آسمان کے عجائبات بہی بہت ہین اُنمین سے بعض بیان کیئے جاتے ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ حضور نے ایک گروہ فرشتون کا دیکہا کہ سب کے سب قعدہ مین تہے اور یہ تسبیح اُنکی تہی سبحان الروف الرحیم سبحان النور المبین سبحان الذی لا یخفی علیہ شی سبحان رب العالمین جبریلؑ نے حضرت سے کہا کہ ان فرشتون کی یہی عبادت ہے آپ بہی اپنی امت کیواسطے طلب کیجیئے حضور نے یہ عبادت بہی مانگی اور مل گئی قعدہ نماز مین فرض ہوا۔ از انجملہ حضرت بی بی مریم پاک دامن والدہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام - اور حضرت نوخاندہ اسیتے نو خاندہ مادر موسیٰ علیہ السلام - اور حضرت آسیہ
بنت مزاحم زوجہ فرعون اُنھون نے استقبال کیا حضرت مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے
تھے - اور بی بی نوخاندہ مادر موسیٰ علیہ السلام کے ستر ہزار محل زمرد سبز کے تھے - اور آسیہ
خاتون کے ستر ہزار محل یاقوت سرخ کے تھے اور ستر ہزار مرجان کے تھے - حضور نے ایک
فرشتہ کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا نہایت غمگین اور آزردہ اُس کرسی کے چار گوشے تھے
اور ساٹھ لاکھ پاسے اور اُسکے گرداگرد فرشتے کھڑے ہوئے تھے داہنی طرف کے فرشتے
نہایت خوبصورت اور لباس سبز پہنے ہوئے اور بائین طرف کے فرشتے بدصورت اور خشم آگین
گرز آتشین ہاتھ مین لئے کھڑے ہوئے تھے اور ایک دفتر عظیم اُسکے سامنے رکھا
تھا اور ایک لوح اُسکے ہاتھ مین تھی اُسی پر نظر جماے ہوئے تھا اور سامنے کرسی کے ایک
درخت تھا نہایت عظیم الشان اور اُسمین بے شمار پتے تھے اور ہر ایک پتے پر نام لکھا ہوا تھا
اور ایک طشت سامنے رکھا ہوا تھا وہ کرسی نشین فرشتہ بہت جلد جلد اُس طشت کیطرف
اپنا ہاتھ دراز کرتا تھا اور کچھ اُسمین سے لے لیتا تھا کبھی داہنے ہاتھ سے نورانی فرشتون کو دیدیتا
تھا اور کبھی بائین ہاتھ سے ظلمانی فرشتون کو دیدیتا تھا جبرئیل ؑ نے کہا یا رسول اللہ یہ کرسی نشین
فرشتہ عزرائیل ہے جو موکل قبض ارواح ہے پہر اُسنے حضرت کی تعظیم کی حضور نے پوچھا
کہ تو مغموم اور اندوہگین کیون ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ خدا نے مجکو قبض ارواح کا عہدہ
دیا ہے لہذا مین سیاست کبریائی سے نہایت مخوف ہون حضور نے پوچھا کہ یہ طشت کیا ہے
کہا یہ مثال تمام دنیا کی ہے اس سرے سے اُس سرے تک میرا تصرف ہے پہر حضور نے
پوچھا کہ یہ لوح کیسی ہے اُسنے کہا اُسمین سب کی اجل لکھی ہے اور یہ دفتر روزنامچہ ہے بندون
کا پہر حضور نے استفسار فرمایا کہ یہ درخت کیا ہے کہا کہ یہ نشان ہے نیک و بد کی زندگی کا اسکے
پتون پر ایک طرف نام لکھا ہے اور دوسری طرف سعادت و شقاوت لکھی ہے جب کوئی بندہ
مرض الموت مین مبتلا ہوتا ہے تو اُسکے نام کا پتہ زرد ہو جاتا ہے اور جب اجل آ پہونچتی ہے

تو وہ پتّہ درخت سے جہڑکر لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اُسکا لوح سے مٹ جاتا ہے یہان سے مین ہاتہہ بڑہا کر روح اُس بندہ کی قبض کر لیتا ہون اگرچہ وہ کسی مقام پر ہو جو نیک بخت ہے اُسکی روح تو ابعین اہل رحمت کو دیتا ہون اور جو بدبخت ہے تو اُسکی روح فرشتگان عذاب کے حوالہ کرتا ہون پہر حضور نے پوچہا کہ کتنے فرشتے تیرے ماتحت ہین اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا اللہ کو اسکا علم ہے حضرت نے پوچہا کہ اے ملک الموت تو خود جا کر روح قبض کرتا ہے یا تیرے توابع اُسنے کہا کہ مین اپنے توابع کو بہیجتا ہون جب وہ روح قبض کر کے حنجرۂ حلق تک لاتے ہین تو مین یہین سے ہاتہہ بڑہا کر اُس روح کو قالب سے باہر لاتا ہون پہر حضور پُرنور نے ملک الموت کا ہاتہہ پکڑا اور اپنی امت کیواسطے سفارش فرمائی۔

حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ العزیز نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ایسا کوئی گہر نہین جسمین موت کا فرشتہ دن مین پانچ وقت نہ آتا ہو جسکی موت آتی ہے اُسکی روح کو قبض کرتا ہے اور اُسکے گہر والے روتے ہین اور واویلا کرتے ہین اور وہ موت کا فرشتہ کہتا ہے کہ افسوس ہے تمہاری گریہ وزاری پر مینے تمہارا رزق نہین کم کیا اور کسیکو اُسکے عوض نہین مارا اور بغیر حکم خدا یہان نہین آیا اور یاد رکہو کہ مین پہر آؤن گا پہر آؤنگا پہر آونگا یہانتک کہ کسیکو نچہوڑون گا۔ پہر آپ نے دریاے برف ملاحظہ فرمایا اسکا ذکر اور بحر النقم کا ذکر اوپر معراج مین گذر چکا ہے۔ ازانجملہ آپ نے آفتاب کو ملاحظہ فرمایا ابن عباس سے روایت ہے کہ میدان آفتاب کا اسّی ہزار برس کی راہ ہے۔ اور بعض مفسرین نے قرارگاہ خورشید زیر عرش لکہی ہے کذا فی العرایس

فائدہ عجایب آسمان پنجم

آسمان پنجم کے عجائبات بہی بہت ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ ملایکہ کا بہت بڑا گروہ مصروف عبادت نظر آیا کہ وہ قیام مین ہین اور پشت پا پر نظر جمی ہوئی ہے اور تسبیح اُن کی یہ ہے

سبحان القاضی الاکبر سبحان العدل الذی لا یجور۔ حضرت جبریلؑ نے کہا انکی عبادت یہی ہے یارسولؐ اللہ آپ بھی اپنی امت کیواسطے طلب کیجیے تو آپ کو اور آپکی امت کو عنایت فرمائی جاوے حضرت نے دعا مانگی اور ملی لہذا نماز مین حضور قلب اور عجز و نیاز لازم ہوا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب۔ ازانجملہ حضور نے ایک دریا آگ کا ملاحظہ فرمایا اور گرداگرد اُسکے فرشتگان تندخو و بدمزاج تھے جبریلؑ نے کہا یہ بحر الصعق ہے کہ برق سوزندہ و جہندہ اسی سے نکلتی ہے۔

عجائبات آسمان ششم

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مشاہدہ کیے بے انتہا ہین منجملہ اُنکے کچھ بیان کیے جاتے ہین ایک گروہ فرشتون کا حضور نے ملاحظہ کیا کہ کمال عجز و نیاز سے عبادت مین مشغول تھے اور اُنکی تسبیح یہ تھی سبحان من یسبح لہ الاہوام فی امکنۃ سبحان من یسبح لہ الانعام فی صحاریہا سبحان من یسبح لہ الوحوش فی بر اسیہا سبحان من یسبح لہ الدیدان فی ضیقہا و ضنکہا۔ ازانجملہ ایک دروازہ کافور کا نہایت عظیم الشان نظر آیا اُسمین دو کیواڑ تھے اُسمین قفل لگا تھا جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ باب **الامان** ہے اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ جب دوزخ کو باریتعالے شانہ نے پیدا کیا تو ایک دن اُسکی آگ بھڑکی کچھ پتنگے اُس آگ کے جھڑے تو جو مخلوق کہ اُسوقت دنیا مین بستی تھی وہ سب جلکر خاک ہوگئی ملایک افلاک اور باقیماندگان ساکنان کُرہ خاک مین الامان الامان کا شور برپا ہوا اُسوقت پروردگار تعالی شانہ نے اس دروازے کو درمیان دوزخ اور کائنات کے کھڑا کر دیا بس کائنات مین امن ہوگیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک کے اشارے سے اُسے کھولا جب دروازہ کھلا تو دھوان اور اندھیرا اور غبار دوزخ کا ظاہر ہوا پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

دوزخ مین نظر کی تو دیکھا کہ ایک فرشتہ نہایت طویل القامت عظیم الجثہ سیاہ لباس پہنے ہوئے لوہے کے منبر پر بیٹھا ہے اور اُسکی صورت نہایت خوفناک ہے اور اُسکے سامنے بہت سے فرشتے ویسے ہی ترش رو اور ہیبت ناک گرز آتشین ہاتھون میں لئے کھڑے ہین اور وہ سر جھکائے یہ تسبیح پڑھ رہا ہے۔ سبحان الذی لایجور هوملک جبار سبحان المنتقم من اعدائہٖ سبحان المعطی من یشاء سبحان من لیس کمثلہٖ شیٔ اور اُسکے مُنہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اور ناک کے دونون نتھنے بھی آتش بار ہین اور دونون آنکھون سے بھی آگ بھڑک رہی ہے جبریلؑ نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ اس فرشتے کا نام مالک ہے اور یہ نگہبان دوزخ ہے یہ جس دن سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہین نہ کبھی خوش ہوا ہے حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُسے سلام کیا اُسنے کچھ جواب ندیا اور وہ اپنی تسبیح مین ایسا مشغول تھا کہ اُسے بالکل خبر نہوئی جبریلؑ نے کہا کہ اے مالک یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اُسوقت اُسنے سر اُٹھایا اور جواب سلام کا دیکر تعظیم کو اُٹھا اور حضرتؐ کا دست مبارک پکڑا اور کہا یا محمدؐ صلی اللہ علیک وسلم اللہ جل جلالہٗ وتعالیٰ شانہٗ کے کرم ورضا کی آپ کو بشارت ہے اور آتش دوزخ آپ پر حرام کی گئی ہے۔ جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا آتش دوزخ سے پناہ مین رہے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دوزخ کے فرشتے ہزار برس دوزخ کی پیدایش سے پہلے پیدا ہوئے ہین اور ہر روز اُنکی قوت بڑھتی رہتی ہے۔ ازانجملہ ایک فرشتہ کُرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا اور اُسکے سامنے بہت بڑی ترازو استادہ ہے اور اعمال نامے بےشمار اُسکے پاس رکھے ہوئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ میکائیلؑ ہے حضرت نے اُسے بڑھکر سلام کیا اُسنے جواب دیا اور معانقہ کیا اور کہا زادک اللہ کرامۃ وفرحا پھر کہا یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ آپکی امت کی برابر خیر وبرکت کسی امت کو نصیب نہین ہوئی اور اُسکے

عمل کا پلہ سب اُستون کے پلہ سے بھاری ہے زہے نصیب اُسکے جسنے آپکی شریعت
کی پیروی کی اور آپ کا حکم مانا اور دوستدار ہوا اور افسوس ہے اُسپر جسنے آپ کی اتباع نکی
اور آپ کی نافرمانی کے سبب سے آپ کا دشمن قرار پایا اور میکائیل ؑ کے بہت خادم تھے اُسنے
عرض کی یا رسول اللہ یہ سب آپ کے خادم ہین آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پچیس
ہزار برس پہلے سے آپ پر درود بھیج رہے ہین اُنہین خادمون مین سے ایک فرشتہ
موکل ہے مینہ کی بوندون پر اور برف پر اور گھاس پر جو زمین سے اُگتی ہے اور تسبیح میکائیل
کی یہ ہے سبحان رب کل مومن و کافر سبحان من یضیع من ھیبۃ
ما فی البطون الحوامل ازانجملہ ایک دریا نظر آیا کہ اُسمین بے شمار فرشتے ہین اور اُنکی
تسبیح یہ تھی سبحان القادر المقتدر الکریم الاکرم سبحان رب الجلیل الاعظم
جبریل علیہ السلام نے کہا یہ بحر اخضر ہے۔ ازانجملہ پھر ایک اور دریا نظر آیا کہ اُسکا پانی نہایت
سیاہ اور تاریک تھا اور اُسمین بھی بہت فرشتے تھے اور وہ یہ تسبیح پڑہ رہے تھے۔ سبحان
من علی قصر سبحان المطلع علی من ضاقت و جھر جبریل ؑ نے کہا کہ مین نہ ان فرشتون
کو جانتا ہون نہ اس دریا کو اسکی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے ازانجملہ ایک میدان نظر آیا
جو نہایت معطر تھا جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ سب خوشبو جنت کی ہے
اور بہشت سے آواز آئی تھی۔ یا رب آتنی بما عدتنی فقد کثر عبقری و استبرقی
و حریری و سندسی یعنی اے پروردگار میرے عنایت کر مجکو جسکا تونے وعدہ فرمایا ہے
بڑہ گئے ہین فرش نفیس میرے اور لباس دیبا و حریر کے جو نہک اور نازک ہین جبریل علیہ السلام
نے کہا یا حبیب اللہ یہ آواز بہشت کی ہے پھر اُسکا جواب پروردگار تعالیٰ شانہ نے دیا ھولک
کل مسلم و مسلمۃ و مومن و مومنۃ یعنی تیرے لئیے ہین سب ایماندار زن و مرد نہین
ہے خدا سوا سے میرے اور مین جھوٹا وعدہ نہین کرتا بہشت نے عرض کی قد رضیت
ازانجملہ ایک صحرا حضور نے ملاحظہ فرمایا نہایت بدبو اسمین تھی جبریل ؑ نے عرض کی یا رسول اللہ

یہ جہنم کی بو ہے اور اُسمین سے یہ آواز آتی تہی کہ یا خدا جو شخص میرے لایق ہے اور جسکا
تو نے وعدہ کیا ہے اُسکو میرے پاس پہونچا میری زنجیرین میرے طوق میرا گرم پانی میری
غار دار گھاس وغیرہ طیار ہین۔ پروردگار نے جواب مین ارشاد کیا تیرے واسطے ہین سب مشرک
و مشرکہ و کافر و کافرہ دوزخ نے عرض کی مین راضی ہوئی۔

عجائبات آسمان ہفتم

بہت ہین کتاب مختصر مطالب کثیر اکثر عجائبات قلم انداز ہوئے ازانجملہ ایک عظیم الشان
کمال نورانی فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا تسبیح اُسکی یہ تہی سبحان المتحجب من خلقہٖ
سبحان السمیع العلیم۔ سبحان ربنا وتعالیٰ۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی یہ
اسرافیل علیہ السلام صاحب صور ہے۔ ازانجملہ ایک گروہ عابدون کا نظر پڑا کہ باادب کہڑے ہوئے
پکار پکار کر پڑہ رہے تہے۔ سبحان الجلیل الکریم الحلیم من لا یصف الوصفون
کنہہ عظمتہ وصفتہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً۔ ازانجملہ ایک فرشتہ
نظر آیا کہ اُسکے بہت سے سر تہے اور ہر سر مین بہت سے چہرے اور ہر چہرے مین بہت سے
مُنہ اور ہر مُنہ مین بہت سے زبانین اور ہر زبان مین جداگانہ لغات اور ہر لغت مین یہ تسبیح
پڑہ رہا ہے سبحان ما اعظم شانک سبحان یاسیدی ما اعلیٰ مکانک سبحان
یاسیدی ما ارحم بخلقک۔

غرایب سدرۃ المنتہیٰ

سدرۃ المنتہیٰ کے عجائبات بھی بے شمار ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حضور نے ایک نہر
دیکھی جسکے کنارے پر یاقوت و مروارید و زمرد کے خیمے کہڑے تہے اور سبز پرندون کا
جسکے گرد اگرد خوشنما جُہرمٹ تہا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ حوض کوثر یہی ہے جو آپ کو

ملا ہے اسکے سنگ ریزے یاقوت و زمرد کے ہین پانی اسکا جیسا سفید ہے ویسا ہی
شیرین ہے شہد سے بہت زیادہ شیرین اور لطیف ہے اور اسپر جو بے شمار ستارے
چمک رہے ہین یہ آبخورے ہین ہر مومن کے نام پر جُدا جدا رکھے ہین حضرت سرورعالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک آبخورہ اُٹھایا اور اُس مبارک حوض سے جو آپ کو
پرور دگار کے حضور سے عطا ہو چکا تہا پانی لیکر پیا واقعی وہ ایسا ہی تہا جیسی اُسکی تعریف
حضرت جبریل علیہ السلام نے کی تہی ازانجملہ اُسی سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلا ہوا ایک اور
چشمہ حضور نے ملاحظہ فرمایا جسکا نام **سلسبیل** تھا **فائدہ** وہ عجائبات آسمانی جو حضور نے
معراج سے مراجعت کے وقت ملاحظہ فرمائے ہین کتب حدیث مین مفصل مذکور ہین مگر یہان
بطور مختصر بیان ہوتے ہین **ازانجملہ** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جبریلؑ مجکو
بہشت مین لے گئے منازل و درجات بہشت کے دکہلائے حور و قصور و غلمان و درخت
و میوہ و باغ و سبزہ و نہر و حوض اور جو کچہ بہشت مین ہے مینے دیکہا حضرت فرماتے ہین
کہ جب مین بہشت کی سیر کر چکا تو جبریلؑ نے میرا ہاتہ پکڑا اور مجھے مالک کے پاس لایا اور
کہا اپنے قیدیون کو دکہلاو اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ آپ
اپنے قدم مبارک کے نیچے نظر کیجیے حضور فرماتے ہین کہ مینے نظر کی تو آسمان و زمین شق
ہوے اور بیت المقدس نظر آنے لگا وہان ایک شخص ہیبت ناک نظر آیا مالک نے اُسکو پکارا
اُسنے باواز سخت لبیک کہا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یہ خازن دوزخ ہے اِس کا
نام صرصائیل ہے دوزخیون پر سختی کرنا اور اُنکو سزا دینا اسکا کام ہے پہر اُسنے درکات دوزخ
کے دکہلائے مفصل بیان اسکا کتب احادیث مین ہے طوالت کا خیال مانع تفصیل ہے
اوّل طبقہ دوزخ پر لکہا ہے فویل للمصلین الذینھم عن صلوتھم ساھون
اسے تارک الصلوٰۃ مسلمانون یہ حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ
وسلم کی چشمان خدا بین کا مشاہدہ ہے اب آپ حضرات نماز کے نسبت کیا کہتے ہین اب

بھی نماز آپ پر فرض ہوئی یا نہیں ۔ ۹

سر نوشت دوزخ گون را راست میسازد نماز   عکس معکوس نگین در سجدہ میگردد درست

طبقہ دوم دوزخ پر لکھا ہے ویل للمشرکین طبقہ سوم دوزخ پر لکھا ہے ویل للمکذبین طبقہ چہارم دوزخ پر لکھا ہے ویل للمطففین۔ طبقہ پنجم دوزخ پر لکھا ہے ویل للقاسیۃ قلوبہم عن ذکر اللہ طبقہ ششم دوزخ پر لکھا ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ طبقہ ہفتم دوزخ پر لکھا ہے ویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ویقولون ھذا من عند اللہ فائدہ معراج اسم آلہ ہے عروج سے مراد اس سے نردبان ہے کہ اُسکے ذریعہ سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عروج کیا اور ساتون آسمانون سے گذر گئے اُس معراج کے دو عارض تھے یعنی بانس جو دو بڑے بڑے بانس ہوتے ہین جنپر زینہ قایم کیا جاتا ہے ایک یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا اور اُسکے پرتے زمرد سبز کے بہت عریض وطویل یہ معراج راستہ ہے اُن فرشتون کا جو آسمان سے زمین پر آتے ہین اور جاتے ہین۔ روایت ہے کہ حضرت عزرائیل کے توابع اسی راہ سے انسانون کی قبض ارواح کے لئے آتے جاتے ہین الغرض یہ معراج وہ ہے کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عروج فرمایا اور مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک تو براق زمین پر گیا اور بیت المقدس سے اسی معراج پر براق پر سوار حضرت تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک کے مبارک سفر کا نام اسرا ہے جو شخص اسرا کا منکر ہے وہ کافر ہے لنزول القران فیہ اسلیئے کہ قرآن اسپر ناطق ہے اور بعض محققین یون فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک جنت الماوی اور عرش وکرسی تک حضور کا تشریف لیجانا قرآن سے ثابت ہے اور وہ آیت کریمہ قال فما خطبکم کے چوتھے رکوع مین ہے محقق علام صاحب تفریح الاذکیا فرماتے ہین کہ میرے نزدیک اس سفر مبارک کا منکر بھی کافر ہے اور جو کچھ اس باب مین احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اُسکا منکر مبتدع اور خیال ہے اور جو کچھ احادیث غریبہ مین وارد ہے

اُسکا منکر جاہل ہے۔ **تنبیہہ** بعض عیسائی کہتے ہین کہ **مسجد بیت المقدس**
چھہ سو برس پیشتر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نیست ونابود ہو چکی تھی پھر وہان حضرت
کسطرح تشریف لے گئے **جواب** اُسکا یہ ہے کہ نہ تو کسی تفسیر اور نہ حدیث اور نہ تاریخ سے
یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیت المقدس نیست ونابود کیا گیا تھا عمارت موجود تھی مگر خاک سے
مٹی بھر دی گئی تھی اور بیت المقدس کی یہ بیحرمتی اوّل تو بخت نصر مجوسی نے بنی اسرائیل کے
مقابلہ کے دفعت کی تھی مگر کورش ہمدانی نے بعد اس خرابی کے تیس ہزار معماروں سے ولایت
ایلیا کو آباد کیا اور عمدہ طرح سے اُسکی ترمیم کی بعد اسکے پھر طیطوس رومی نے اس مبارک مقام
کی تخریب کی اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اور لوٹا مگر عمارت مسجد کا نیست ونابود کرنا کہین ثابت
نہین ہوتا اور نہ یہ ثابت ہے کہ عرصہ چھہ سو برس مین پھر اس مسجد کو کسی نے باوصف اسکے
کہ قبلہ سلاطین اور امراے بنی اسرائیل تھی درست نہین کیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بیت المقدس
مکہ معظمہ سے بہت دور کے فاصلہ پر نہ تھا عرب تجارت کے ذریعہ سے ہمیشہ آتے جاتے رہتے
تھے اور پھر جب معجزہ معراج شریف واقع ہوا تو وہ تمام شکوک رفع ہو گئے اور یہ بات ثابت ہوگی
کہ بیت المقدس موجود تھا کفار مکہ کو اسکا بڑا خیال تھا جو قافلہ شام سے آتا تھا وہ بیت المقدس
کے آثار وعلامات اُن سے پوچھتے تھے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
بیان کے مطابق پاتے تھے اور بعض نے تو مزید تحقیق کے لئے اپنے اپنے قاصد روانہ
کئے تھے جس سے اُنکا اطمینان ہوگیا تھا۔ ولیم پل انگریز کی ایک کتاب ہے جس کا نام
مفتاح التواریخ ہے اور وہ فارسی زبان مین ہے اُسکی عبارت یہ ہے۔

مسجد اقصیٰ در شہر اورسلیم است کہ آنجا بیت المقدس در ایام سلف استادہ بود چون یکے از
قیاصرہ روم کہ اصنام پرست بود در سنہ ہفتاد عیسوی بیت المقدس را از بیخ وبن برکندہ
مسمار ساخت بعد ازین سہ سال قیصر روم بسبب آنکہ آن مکان مولد حضرت عیسیٰ است
مسجد اقصیٰ را تعمیر ساختہ بود حضرت عمر بن خطاب در ایام خلافت خود سنہ ۶۳۷ عیسوی آن شہر را تسخیر نمود

انتہی بلفظہٖ اس عیسائی مورخ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ بناے جدید مسجد اقصیٰ تین سو برس معراج شریف سے پہلے ہوئی ہے **بعض حضرات** نے یہ بیان کیا ہے کہ واقعہ معراج شریف نبوت کے بارہوین سال واقع ہوا اور سال و ماہ و یوم و تاریخ مین بھی کچھ اختلاف ہے مگر مین اُن اختلافات کو چھوڑتا ہون کہ ناظرین کتاب ہذا کی طبیعت پریشان نہو اُسی قول کو لکھتا ہون کہ جسپر اب علماے حرمین شریفین کا عمل ہے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت شب بست و ہفتم ماہ رجب حسب قول مشہور لکھی ہے اور یون معراج کی نسبت ابن دحیہ کا قول ہے کہ انشاء اللہ شب دوشنبہ ہی ہوگی تاکہ موافق مولد و مبعث و ہجرت و وفات کے پڑے اور بعض نے شب جمعہ بھی بیان کی ہے۔ کچھ لوگ شب شنبہ کی روایت بھی کرتے ہین۔ اس مقام پر بہت ضروری بات یہ ہے کہ کن کن بزرگون نے معراج کی روایت کی ہے اُنکے اسماے گرامی کیا ہین اور یہ اسما یاد رکھنے کے قابل ہین۔

راویان معراج کے اسماے گرامی

۱ متصدق اول حضرت خلیفہ اول خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲ حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۳ حضرت جامع القران سیدنا عثمان ابن عفان ذی النورین رضی اللہ عنہ ۴ حضرت مشکلکشا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۵ حضرت عبد اللہ ابن عباس ۶ عبد اللہ بن عبد المطلب۔ ۷ عبد اللہ بن عمر ابن الخطاب ۸ عبد اللہ بن زہیر۔ ۹ عبد اللہ ابن مسعود۔ ۱۰ عبد اللہ بن اوفی۔ ۱۱ عبد اللہ بن عام۔ ۱۲ ابو ہریرہ انصاری۔ ۱۳ انس ابن مالک ۱۴ جابر ابن عبد اللہ انصاری۔ ۱۵ بلال ابن سعید۔ ۱۶ بلال حبشی مولاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ ۱۷ مالک ابن صعصعہ۔ ۱۸ حذیفہ بن الیمان۔ ۱۹ ابو سلمہ۔ ۲۰ ابو ایوب انصاری۔ ۲۱ ابو امامہ باہلی۔ ۲۲ عمران ابن الحصین۔ ۲۳ اسامہ ابن زید۔ ۲۴ ابو ذر غفاری۔ ۲۵ ابی ابن کعب۔

٢٦ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ٢٧ ابو سعید خدری ٢٨ عبد الرحمن بن عوف ٢٩ ابو درداء —

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ٢٦ عبد الرحمن بن عوف ٢٨ ابو درداء ٢٩ ابو سعید خدری

٣٠ ام ہانی بنت ابی طالب - ٣١ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم -

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دو معراجین علم ازلی مین مقدر تہین ایک معراج علوی دوسری معراج سفلی معراج علوی مین تن تنہا تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبرؓ کی آواز سے مانوس ہوئے اور معراج سفلی مین جو غار ثور ہے اپنے یار غار کی رفاقت مین رہے اور وہ مکہ معظمہ سے ڈہائی کوس کے فاصلہ پر ہے معراج علوی مین براق پر سفر کیا اور اس معراج مین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوش پر اللہ تعالیٰ شانہٗ نے صدیق اکبر کو کیسا خوش قسمت پیدا کیا تہا سبحان اللہ وبحمدہٖ یہ معراج حضرت کو چہار شنبہ کے دن ماہ صفر کی اٹہائیسوین تاریخ کو حاصل ہوئی اُسی دن مہتاب ظاہر ہوا اور صبح غرہ ربیع الاوّل قرار پایا **رویت باری تعالیٰ شانہ** تفسیر شاہی مین ہے کہ آیتہ لاتدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار یعنی نہین دیکہہ سکتین اُسکو آنکہین اور وہ دیکہتا ہے آنکہون کو اس آیت سے نفی ادراک ہے رویت کی نفی نہین ہے ادراک کے معنی ہین واقف ہونا اور پر جوانب وحدود شئے مرئی کے اور رویت صرف دریافت کرنا ایک شئے کا بینائی کے ذریعہ سے نفی ادراک سے نفی رویت لازم نہین آتی اور ابصار سے کافرون کی آنکہین مراد ہین جو یہان اور وہان دونون جگہہ رویت حق سے بی نصیب رہینگی - انسؓ اور ابن عباسؓ اور حسنؓ اور عکرمہ رضی اللہ عنہم اس مسئلہ کے قائل ہین کہ حضرتؐ نے اپنے رب کو اپنی چشمان مبارک سے دیکہا چنانچہ ترمذی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ دیکہا محمدؐ نے اپنے پروردگار کو چشم سر سے مین نے کہا کہ لاتدرکہ الابصار کے کیا معنی ہین ابن عباس نے کہا کہ افسوس ہے تجہپر اوسوقت فرمایا ہے کہ جب حضرت حق بنور ذات تجلّی فرما ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہلا بہیجا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہؐ نے معراج مین اپنے رب کو دیکہا یا نہین آپ نے کہا کہ ہان دیکہا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے خُلّت ابراہیم علیہ السلام کو دی اور کلام موسی علیہ السلام کو اور رویت حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو - **قاضی عیاض** نے شفا مین لکہا ہے

که نقاش نے امام احمد سے حکایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے مین بملاحظہ حدیث ابن عباس
کہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو چشم سر سے دیکھا اور اس کلام کو اتنا تکرار سے
فرمایا کہ اُنکی سانس رُکنے لگی - اور امام ابو الحسن اشعری اور امام حسن بصری سے منقول ہے
کہ قسم کہائی اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے رب کو دیکہا ہے اکثر صحابہ
اس پر متفق ہین اور یہی مذہب ہے عروہ ابن زبیر اور کعب احبار اور زہری اور صحابہ وتابعین
اور تبع تابعین کا رضوان اللہ علیہم - اور مسلم نے ابو العالیہ سے اور اُسنے ابن عباس سے
تفسیر آیت کریمۂ ماکذب الفواد ما رای آ مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت حق کو دو مرتبہ دیدۂ دل سے اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ دیدۂ دل سے اور
دوسری مرتبہ چشم ظاہر سے دیکھا - لیکن سعید ابن جُبیر کہتے ہین کہ اس مقام مین توقف اولی
ہے اسلئے کہ دلائل فریقین باہم متعارض ہین اور یہ عملیات مین نہین ہے کہ دلیل ظنی پر اکتفا
کیجاے فافہم الغرض بعد اس واقعۂ عجیبہ کے **اسی سال یعنی نبوت کے بارہوین
سال بیعت عقبہ ثانیہ** واقع ہوئی بارہ آدمی قبیلۂ اوس وخزرج کے اُن چہہ نفر مسلمانون
کے ساتھہ آئے جو **عقبہ اولی** مین بیعت کر گئے تھے اور اُسی مقام مین حاضر ہوئے اُنکے
اسماے گرامی یہ ہین - اسعد ابن زرارہ وعوف ومعاذ پسران عفرا ورافع ابن العجلان
وذکوان ابن عامر وعبادہ ابن صامت ویزید ابن ثعلبہ وعباس ابن عبادت وعقبہ ابن عامر
از قبیلۂ خزرج وابو الہیثم ابن التیہان وعویم ابن ساعدہ اور ایک شخص اور جسکا نام کتب حدیث
وسیر مین صحیح سے اختلاف نہین ملتا یہ قبیلۂ اُس سے تھے ان حضرات نے اس طریقہ
سے بیعت کی کہ ہم کسیکو اللہ تعالی شانہ کا شریک نہ ٹھیرائینگے اور چوری اور زنا نکرینگے اور اولاد
کو قتل نکرینگے اور کسی پر بہتان نہ باندہین گے یعنی کسی پر جہوٹا دعوی نہ کرینگے اور جہوٹی گواہی
نہ دینگے یا کسی معاملہ مین جہوٹی قسم نہ کہائین گے اور آپؐ کی نافرمانی نکرینگے اور اسی طریقہ پر عورات
مومنات کی بیعت واقع ہوئی جسکا ذکر پروردگار تعالی شانہ نے سورۂ ممتحنہ مین فرمایا ہے اور اس

اور اس بیعت مین اقرار جہاد اس سبب سے نہین لیا گیا کہ اس وقت تک جہاد فرض نہین ہوا تھا بیعت کے بعد ان حضرات نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ایک شخص ہمارے ساتھ کردین جو ہمین قرآن کی تعلیم کرے اور احکام **شرع** بتلاسے حضورؐ نے مصعب ابن عمیر عبدری کو رخصت کرتے وقت اونکے ہمراہ کر دیا انہین لوگون نے مصعب کا نام مقری یعنی قرات سکہانے والا رکہا تہا اور انہین مصعب نے اول مدینہ طیبہ مین **نماز جمعہ** پڑہی اور انہین نے دعوت اسلام مدینہ منورہ مین جاری کی اور کلمہ اسلام انہین کے سبب سے بعنایت حق مدینہ سکینہ مین شایع ہوا کہ اشراف و اکابر سب ایمان لائے اور سب نے اپنے اپنے **بت توڑ** ڈالے اور ہر گہر مین کوئی نہ کوئی مرد یا عورت مسلمان ہو گئے **بیان وعظ مصعب ابن عمیر** ایک دن مدینۂ پاک مین مصعب ابن عمیر بنی عبد الاشہل کے باغ کے دروازہ پر قرآن شریف پڑہ رہے تہے کہ سعد ابن معاذ کو جو اسعد ابن زرارہ کے خالاتی بہائی تہے خبر ہوئی وہ نیزہ لیکر غصہ کی حالت مین آئے اور کہا کہ یہان سے چلے جاؤ نہین تو مین تمکو بہت سخت سزا دونگا مصعب ابن عمیر وہان سے اوٹہہ گئے دوسرے دن پہر اسعد ابن زرارہ کے ساتہہ اوسی جگہہ آکر وعظ فرمانے لگے پہر کسی نے یہ خبر معاذ کو پہونچائی وہ پہر آ پہونچے مگر بہ نسبت روز اول کے کچہہ نرمی سے گفتگو کی سعد ابن زرارہ نے کہا کہ اے بہائی یہان بیٹہہ کر سنو تو کہ یہ کہتے کیا ہین اگر انکا کلام تمہین پسند نہ آئے تو تم اس سے بہتر کہکر ہمین سناؤ اور جو انکے کلام مین ہدایت ہو تو مانو سعد ابن معاذ نے مصعب ابن عمیر سے کہا کہ اچہا آپ کیا فرماتے ہین مصعب نے کہا کہ یہ جو مین پڑہتا ہون اللہ تعالیٰ شانہٗ کا کلام ہے آپ بیٹہہ جائین اور اطمینان سے سُنین وہ بیٹہہ گئے حضرت مصعب نے سورہ حم کی اول آیت اونکو پڑہ کر سنائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حم والکتاب المبین انا جعلنا قرانا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم آخر تک سعد ابن معاذ سُنکر کمال محظوظ ہوئے اور متغیر الحال ہو گئے اگرچہ اونہون نے اوسیوقت کلمہ شہادت

نہین پڑہا مگر اونکا دل نور ایمان سے روشن ہوگیا اور اپنی قوم مین آکر بنی عبد الاشہل کو بلایا اور خود مسلمان ہوکر اونکو دین اسلام کی دعوت کی اور کہا کہ اے صغیر وکبیر جسکو اس امر مین شک ہو وہ اس سے بہتر کچہہ سمجہے آ ہے بنی عبد الاشہل تم لوگون مین میرا مرتبہ کیسا ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ انت سیدنا وافضلنا فرمایا کہ مجہے تمسے کلام کرنا حرام ہے جبتک تم ایمان نہ لاؤ گے چنانچہ اوسیوقت سب کے سب ایمان لائے۔

یہ عبارت جو مینے اوپر تحریر کی ہے تفریح الاذکیا کے مصنف علام کی ہے اور یہ جواب لکھتا ہون بتحقیق محقق کامل ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے وہ یون تحریر فرماتے ہین -

مدینہ والون کا مکہ معظمہ مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے اپنے ملک لیجانے اور حمایت کرنے کے واسطے بیعت کرنا

جب انصار مین اسلام پہیل گیا تو کچہہ لوگون نے جمع ہوکر یہ ارادہ کیا کہ اسطرح چہپ کر حضور رسالت پناہ مین حاضر ہون کہ کسیکو خبر نہو - چنانچہ یہ پاک جماعت موسم حج یعنی ذی الحجہ کے مہینے مین اپنی قوم کے کفار کے ساتہہ مکہ کو آئی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور آپ سے وعدہ کیا کہ ایام تشریق کے وسط مین ہم آپکے جمال باکمال کی زیارت عقبہ کے مقام پر کرینگے جب اوس وعدہ کی شب ہوئی تو دو ثلث شب گذرنے کے بعد ایک ایک آدمی فرداً فرداً اپنی جماعت سے نکلا اور عقبہ مین جاکر سب جمع ہوئے یہ سب ستر آدمی تہے اور اون مین دو عورتین تہین - نسیبہ بنت کعب - عمارہ کی مان اور اسماء عمرو بن عدی کی مان جو بنی سلمہ سے تہی - حضور پُرنور بہی وہان رونق افروز ہوئے

اور آپ کے ہمراہ حضرت عباس آپکے چچا تھے اگرچہ اوسوقت تک آپ ایمان نہین لائے تھے مگر حضرت کے ساتھہ عہد و پیمان کی توثیق کرنے کو گئے تھے - اور اسی وجہ سے اوس مجلس مین سب سے اوّل حضرت عباس ہی نے کلام کیا اور کہا - یا معشر الخزرج - (عرب کا قاعدہ تہا کہ جب ان دونون قبیلونکے آدمی ایک مجلس مین جمع ہون تو خزرج ہی کا نام لیکر خطاب کیا کرتے تھے اور مخاطب دونون سمجھے جاتے تھے) اسی واسطے خزرج ہی کے نام سے خطاب کیا حالانکہ اونمین اوس بھی شریک تھے) جیسا کہ تم جانتے ہو محمدؐ ہم مین بعزت وبحفاظت تمام رہتے ہین مگر تمہاری خوشی کیواسطے یہ چاہتے ہین کہ تمہارے پاس چلے جائین اسلئے اگر تم اوس وعدہ کو پورا کرو جو اون سے کرتے ہو اور آپ کی حمایت اچھی طرح کرو تو تم اور وہ خوش رہو فہو المراد بس یہی ہمارا مقصد ہے اور اگر تم اونہین کسیوقت چھوڑ دو تو اسی وقت چھوڑ دو کہ وہ ہمارے پاس بعزت وحرمت رہین گے اور ہم بہت اچھی طرح حفاظت کرین گے - مگر انصار نے انکی باتون پر بہت توجہ نہ کی بلکہ کہا کہ ہان ہان جو تمنے کہا وہ ہمنے سن لیا اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے مخاطب ہوکر عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ آپ ارشاد فرمائین جو آپ چاہتے ہین اور جو حکم خدا کا ہے اوس سے ہمین مطلع کیجئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے گفتگو شروع فرمائی اور قرآن سنایا اور اُنہین اسلام کی ترغیب دی پہر ارشاد فرمایا کہ میری ایسی حفاظت کرنا جیسے تم اپنی عورتون اور بچون کی کرتے ہو - پہر براء بن معرور نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا قسم ہے اوس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا نبیؐ کرکے بہیجا ہے آپ کی ایسی حفاظت کرینگے جیسی ہم اپنی بچون کی کرتے ہین یا رسولؐ اللہ ہمسے آپ بیعت لیجئے ہم لوگ اہل حرب ہین اور جنگ وجدال کے عادی ہین - اسی اثنا مین ابوالہیثم بن التیہان درمیان مین بول اوٹھا اور کہا یا رسولؐ اللہ ہمارے قبیلے سے اور دوسرے قبایل سے رسیون کے سے بندہن بندہے ہوئے ہین اور ان سے یعنی یہود معاہدے ہین آپ سے بیعت کرکے

بعد اون سب کو توڑنا پڑے گا اگر اللہ تعالی آپ کو فتح عنایت فرمائے اور اوسوقت آپ اپنی قوم کی طرف پھر تشریف لیجائین تو پھر ہم لوگون کو سخت دقتین پیش آئین گی اوسکا چارہ کار کیا ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور متبسم ہوکر فرمایا بل الدم الدم والھدم الھدم انتم منی وانا منکم اسالم من سالمتم واحارب من حاربتم یعنی ایسا ہرگز نہو گا بلکہ میرا خون تمہارا خون ہے اور میرے کپڑے تمہارے کپڑے مین تم میرے ہو مین تمہارا ہون جس سے تم صلح کروگے مین بھی صلح کرونگا جس سے تم لڑوگے اوس سے مین بھی لڑونگا - پھر حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لوگون مین سے بارہ نقیب منتخب کرو کہ وہ اپنی قوم کی نگرانی کرین اسلیے اون سب نے نو آدمی تو خزرج سے اور تین آدمی اوس مین سے نکالے - عباس بن عبادہ بن نضلۃ الانصاری نے کہا یا معشر خزرج تمہین معلوم ہے کہ آپ سے جو تم بیعت کرتے ہو وہ بیعت احمر واسود یعنی عرب وعجم کی لڑائی کے لئے ہے اگر تم اوسوقت جب تمہارے اموال پر مصیبت آئے اور تمہارے اشراف قتل ہوجائین تو آپ کو چھوڑ دو تو ابھی چھوڑ دینا بہتر ہے کیونکہ اوس وقت چھوڑ دینا دنیا وآخرت کی خرابی ہے - اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم اپنے عہد وپیمان کو پورا کرینگے تو بیشک آپ کا ہاتھہ پکڑ لو اور آپ کو اختیار کرلو یہی دنیا وآخرت کی سب سے اچھی نعمت ہے - اون سب نے کہا کہ کچھہ ہو ہمارے اموال جائین ہماری جانین جائین ہمنے آپ کو لے لیا - پھر حضور سے مخاطب ہوکر عرض کی یا رسول اللہ ہمین اسکے عوض مین کیا ملے گا - حضور پرنور نے ارشاد فرمایا جنت - سب نے بالاتفاق التجا کی کہ دست مبارک ہماری طرف دراز فرمائیے اور ہماری بیعت قبول کیجیے کے بعد دیگرے سب نے اوسی جلسہ واحد مین بیعت کرلی - عباس بن عبادہ کی تقریر نہایت پر معنی تھی اوسکا مقصد تھا کہ عہد وپیمان کمال استحکام کے ساتھہ ہو گویا قوم کو اوسنے عہد وپیمان کے استحکام پر تشویق دلائی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول بھی آجائے تاکہ قوم کو اوسکے آنے سے قوت زیادہ

حاصل ہوجاے - اسمین اختلاف ہے کہ اِن لوگون مین سے سب سے اول کس نے بیعت کی بعض
تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کا نام لیتے ہین اور ایک جماعت آبو الہیثم بن التیہان کو لکھتے ہین
تیسرا گروہ برار بن معرور کی اولیت کا مقر ہے آنکی بیعت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اب آپ لوگ اپنی منازل مین چلے جائین - عباس بن عبادہ
نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپکی مرضی ہو تو ہم صبح ہی اہل منا پر اپنی تلوارین کھینچین حضور نے
ارشاد فرمایا کہ ابھی مین مامور بالجہاد نہین ہون لہذا سب کے سب اپنی اپنی جگھون مین
چلے گئے اور مجلس برخاست ہوئی -

براء کا کعبہ شریف کی طرف نماز پڑہنا اور قریش کا مسلمانون کو ایذائین دینا

جب یہ پاک جماعت بیعت کے بعد اپنے اپنے مقام پر گئی اور اوس متبرک شب
کی صبح ہوئی تو دو آدمی قریش کے مدینہ والون کے پاس آئے اور کہا ہمنے سُنا ہے کہ
تم لوگ ہمارے آدمی کے پاس آئے ہو کہ تم اوسکو ہمارے شہر سے اپنے ہمراہ لیجاؤ
اور تمنے اوس سے ہماری لڑائی کے واسطے بیعت کی ہے جتنے قبایل عرب کے ہین
اونمین سے کسی کی لڑائی ہمکو اس قدر بُری نہین معلوم ہوتی جتنا ہم تم سے لڑنے کو بُرا
سمجھتے ہین وہان انصار کے ساتھ کچھ مشرکین بھی تھے اون لوگون نے کہا کہ یہان تو
اس قسم کا کوئی معاملہ نہین ہوا - جب انصار مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ مین واپس ہو کر پہونچے
تو براء بن معرور نے کہا کہ اے بنی خزرج میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ مین اپنی
نماز مین کعبہ کی طرف پشت نکرون لوگون نے کہا کہ رسول اللہ تو شام کی طرف مُنہ کیا کرتے
ہین ہم آپ کے خلاف نہین کرسکتے مگر براء نے نہین مانا اور کعبہ ہی کی طرف نماز پڑہتے رہے

جب وہ مکہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ ہان وہی قبلہ تہا تو اوسی پر صبر کرتا تو بہتر ہوتا پہر وہ رسول اللہ کے قبلہ کی طرف نماز پڑہنے لگے مگر آخرکار کعبہ ہی قبلہ ہوگیا اور عین نماز مین آپ کو کعبہ کیطرف پہر جانے کا حکم ہوا جب آپ کعبہ کیطرف پہر گئے تو اور لوگ متوقف ہوئے مگر دس اصحاب آپ کے ساتہہ فوراً پہر گئے وہی **عشرہ مبشرہ** ہین یعنی یہ دس اصحاب قطعی جنتی ہین حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان - حضرت علی - حضرت زبیر - حضرت طلحہ - حضرت ابوعبیدہ - حضرت سعد - حضرت سعید - حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم الغرض جب انصار نے آپ سے بیعت کرلی اور مدینہ کو لوٹ گئے تو ذی الحجہ ہی کے مہینے مین وہان پہونچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بقیہ ایام ذی الحجہ اور محرم وصفر تک مکہ مین رہے اور ربیع الاول کے مہینے مین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور بارہوین تاریخ ربیع الاول کو داخل مدینہ طیبہ ہوئے - جب قریش کو یہ امر بہ تحقیق معلوم ہوگیا کہ انصار مسلمان ہین تو انکی عداوت اہل اسلام سے بہت بڑہ گئی اور جو مسلمان مکہ معظمہ مین تہے اونپر انتہا سے زیادہ جفائین کرنے لگے اور طرح طرح کی ایذائین دینے لگے اور اس ایذادہی سے قریش کا مطلب یہ تہا کہ یہ لوگ گہبراکر اسلام سے پہر جائین لیکن یہ حضرات تو آفتاب نبوت کی روشنی اپنی آنکہون سے دیکہہ رہے تہے بہلا تاریکی کفر مین کب آنے والے تہے ہر طرح کی تکلیف برداشت کی اور رسول اللہ کا دامن مبارک ہاتہہ سے نچہوڑا یہ غریب مسلمانون کے لئے آخری فتنہ تہا اور انکی مصیبت کی راتون کی صبح صادق تہی اور پہلا وہ فتنہ تہا کہ جسمین بعض اصحاب نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تہی - یہ جو عقبہ ثانیہ کی بیعت تہی اسکی وہ شرطین نہ تہین جو عقبہ اولی کی شرطین تہین عقبہ اولے کی بیعت عورتونکی سی بیعت ہوئی تہی اور بیعت عقبہ ثانیہ احمر واسود عرب وعجم کی جنگ کے لئے ہوئی تہی

اصحاب رسول اللہ کی ہجرت مدینہ منورہ کیطرف

جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بے انتہا جفائین ہونے لگین تو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت
کرجانے کا حکم دیا اصحاب نے ہجرت کا ارادہ مصمم کرلیا سب سے اول ابو سلمہ بن عبد الاسد
روانہ ہوئے یہ اس بیعت سے ایک سال پہلے ہی چلے گئے تھے انکے بعد عامر
بن ربیعہ حلیف بنی عدی نے اپنی زوجہ مسماۃ لیلی بنت ابی حشمہ کے ساتھہ ہجرت کی
پھر عبد اللہ بن جحش اور اونکے بھائی ابو احمد اور اونکا کنبہ کا کنبہ ہجرت کرگیا انکے بعد
پے درپے یکے بعد دیگرے اصحاب رسول اللہ مدینہ کو روانہ ہونے لگے۔ پھر حضرت
عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور عباس بن ابی ربیعہ بھی روانہ ہوگئے صاحب
تفریح الاذکیا رحمۃ اللہ علیہ واقعہ ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یون تحریر فرماتے ہین
کہ اسی سال یعنی نبوت کے تیرہوین سال بعض اصحاب جانب مدینہ روانہ
ہوئے مثل عمر ابن الخطاب زید ابن خطاب عباس ابن ربیعہ حمزہ ابن عبد المطلب -
عبد الرحمن ابن عوف طلحہ ابن عبد اللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر -
عبد اللہ ابن مسعود صہیب رومی بلال حبشی سعد ابن ابی وقاص مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم
اب کبار صحابہ مین سے حضور پُر نور کے ساتھہ سوائے حضرت صدیق اکبر اور حضرت
علی مرتضی کے اور کوئی باقی نہ رہا صاحب معارج تحریر کرتے ہین کہ اکثر اصحاب کی
ہجرتین پوشیدہ ہوئین مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یون ہجرت کی کہ آپ مسلح ہوکر کعبہ مین
آئے اور سات طواف کئے اور مقام ابراہیم مین دو رکعتین واجب الطواف کی ادا فرمائین اور
باواز بلند فرمایا کہ اونکے اوقات ضایع ہون جو پتہرونکے ٹکڑون کو خدا جانتے ہین اور قریش
مجتمع تھے کسی نے کچھہ جواب ندیا۔ اسی سال حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
حضور باریتعالی شانہ مین ہجرت کی اور ہجرت کے مقام دریافت ہونے کی التجا کی تو تین مقام
آپ کو دکھائے گئے ایک مقام بلاد بحرین سے دوسرا مقام ارض شام مین سے تیسرا

مقام یثرب زمین حجاز مین مگر یہی تیسرا مقام پسند خاطر شریف ہوا لیکن تعین وقت اور میعاد
تشریف بری مین تامل رہا اب جو پے درپے صحابہ کی ہجرتین ہونے لگین تو قریش نے
سمجھ لیا کہ یہ پروانے شمعِ حرم قدس سے جدا ہو کر جس طرف گئے ہین اونکا جاذبِ عشق
شمع کو بھی اپنے ہی پاس بُلالے گا اونکو معلوم ہو گیا کہ بہت جلد سرزمین مکہ مکرمہ فراقِ
حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ہجرت زدہ ہو کر صفِ ماتم قایم کرنے والی ہے
اس خیال سے کفار قریش ابو جہل وغیرہم نے **دار الندوہ** مین جو خانہ کعبہ کے پاس
عرب کے مشورہ کرنے کا ایک گھر بنا ہوا تھا نشست کی اور اونکے سربرآوردہ اشخاص
جمع ہوئے اور دروازہ مکان کا بند کر کے مشورہ کرنے لگے ایک شخص جو نجد کے شیخ
کے لباس مین تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ شیطان علیہ اللعن تھا اور اس لباس مین متمثل ہو کر
آیا تھا اوس مکان مین داخل ہوا وہ لوگ اوسے دیکھکر متعجب اور مشوش ہوئے اور اوسے
اپنی انجمن کا مخالف سمجھے اوسنے اُن لوگون کو تشفی دی اور کہا کہ تم پریشان نہو مین بھی تمہاری
ہی جماعت اور خیال کا آدمی ہون اور نجد کا رہنے والا ہون جو بات میری سمجھ مین آیگی
مین بھی کہونگا اگر تمہین اچھی معلوم ہو قبول کرنا سمجھے یہ آدمی ہمین مشورہ دینے کیلیے غیب سے آیا ہے
اور اوسکا شکریہ ادا کر کے اوس انجمن مین داخل ہونے اور راے دینے کی اجازت دی
اور بڑی گرمجوشی سے مرحبا و اہلاً و سہلاً کہہ کر بٹھایا - قریش نے اوسکے سامنے تقریر کی کہ
ہمین **محمدؐ** نے بہت تنگ کیا ہے ہمنے انکے واسطے کوئی بات سوچنے کو یہ انجمن قایم کی
ہے ہمارے معبودون نے ہمپر بڑی عنایت کی کہ آپ کو ہمارے پاس مشورہ دینے کو بھیجدیا
ہم آپکے شکریہ کے ساتھ اپنے معبودون کا بھی شکریہ ادا کرتے ہین اب آپ ہمین مشورہ
دیجیے کہ ہم اس شخص کو کیونکر اپنے ملک سے جدا کرین اوسنے کہا کہ تمہاری جماعت مین
بھی بڑے دانشمند لوگ ہین پہلے آپ اپنی راے ظاہر کیجیے اگر وہ ماننے کے قابل ہوگی
تو بیشک وہ مانی جائیگی نہین تو اوسکی اصلاح کیجائیگی پہلے قریش مین سے جسنے کلام کیا اور

شاید وہ ہشام بن عمر تہا یون اوس موذی نے زہر اُگلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک تنگ وتاریک مکان مین قید کرو شیخ نجدی نے کہا کہ آخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تنہا نہین ہین اونکا جتہا ہے اونکے ہمراہ مطیع اور فرمان بردار لوگ ہین وہ بغیر جدال وقتال کے کیونکر تمہارے ہاتہہ مین قید ہونے دینگے ایک آدمی کے قابو مین کرنیکے لئے اتنی خونریزی قرین مصلحت نہین ہے۔ پہر دوسرا شخص بولا اس مین بہی راوی کو شک ہے کہ شاید وہ ابو النجری تہا کہ انکو یہان سے دوسرے ملک مین پہونچا دو کہ اس شہر کے لوگون کو تو پناہ ملجائیگی نجدی نے جواب دیا کہ یہہ رائے بہی پسندیدہ نہین ہے یہہ بات سب کو معلوم ہے کہ یہہ سحر بیان آدمی ہین جس ملک مین جائینگے وہین لوگ انکے دام تقریر مین اسیر ہوکر انکا کلمہ پڑہنے لگین گے پہر انکو بہت قوت ہوجائیگی پہر یہہ ایک بڑی فوج لیکر تمپر چڑہ آئینگے اور تمکو ان سے مقابلہ کرنیکی قوت نہوگی آخر ابو جہل مردود نے تقریر کی کہ عرب کے جتنے قبیلے ہین ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی لے لیا جاے اور وہ سب ملکر محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو قتل کرین بنی ہاشم کو تنہا سب قبیلون سے لڑنیکی قوت نہوگی ناچار یہہ لوگ دیت پر راضی ہوجائینگے بس دیت دیدی جائیگی شیخ نجدی نے اسی رائے کو پسند کیا اور یہی رائے قایم رہی چنانچہ پانچ قبیلونکے پانچ نوجوان سردار اس کام کے واسطے مقرر ہوے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آستانہ ملایک آشیانہ حضرت محبوب رب العالمین پر حاضر ہوے اور یہہ سب سرگذشت عرض کردی جیسا کہ قرآن پاک مین وارد ہوا ہے واذ یمکر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين یعنی جب فریب بنانے لگے آپس مین مشورہ کرکے

کہ تجھکو نظر بند کرین یعنی قید کرکے اپنے نگرانی مین رکھین یا قتل کرین یا شہر مکہ سے جدا کردین اور مکر یعنی داؤن کر رہے ہین اور اللہ ان مکارون کے مکر کو خوب سمجھتا ہے ۱۲ اور یہہ بہی حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ آپ **مدینہ منورہ** کو ہجرت فرمائین **صحیح بخاری شریف** اور **مسلم شریف** مین ہے کہ جب سب اصحاب ہجرت کر گئے تو حضرت **صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ نے بہی ہجرت کی اجازت چاہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھہر جاؤ جلدی نکرو مین امید رکھتا ہون کہ مجھے بہی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے لہذا حضرت **صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہمرکابی کے منتظر رہے اور آپ نے دو اونٹ چار ماہ پہلے سے خوب اچھی طرح سے کہلا پلا کر طیار کر رکہے تہے چنانچہ حضور پرنور کو بہی اجازت ہوئی آپنے اوسی روز دوپہر کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مطلع فرمایا حضرت صدیق اکبر رض نے عرض کی کہ مین بہی ہمرکابی کی دولت سے بہرہ اندوز رہون حضور نے اجازت دی اور حضور پرنور نے بہی ایک ناقہ جسکا نام قصوی تہا چار سو درم کو مول لیا اور عبداللہ ارلیقط دیلی کو نوکر رکہا تاکہ تین روز بعد دونون اونٹ ہمراہ لیکر **جبل ثور** مین حاضر ہو یہہ شخص اگرچہ امام نووی کی تحقیق مین مسلمان نتہا مگر امین تہا۔

بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو ہشتم ربیع الاول وبقول صحیح بست وہفتم صفر بروز دوشنبہ سنہ چہاردہم نبوت کو واقع ہوئی

الغرض جب ابوجہل کی راے پر شیخ نجدی متفق ہوا تو اور لوگون نے بہی بہی

راے پسند کی رات کے وقت ابوجہل ابن ہشام حکم ابن ابی العاص عقبہ
ابن معیط نضر ابن حارث امیہ ابن خلف طلحہ بن عدی حکیم ابن خرام وغیرہ ہم
سب کے سب ہتھیارون سے مرتب ہوکر آستانہ فیض کاشانہ پر حاضر ہوے۔
جبرئیل علیہ السلام آپ کو ان واقعات سے مطلع کر گئے تھے اور یہہ بھی عرض
کر دیا تھا کہ آج شب کو آپ اپنے بستر پر آرام نفرمائین لہذا حضور پرنور نے اپنی
رداے مبارک جو سبز رنگ کی تھی حضرت **شیر خدا علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو
عنایت فرمائی اور کہا کہ تم اسکو اوڑہکر سو رہنا کافر تمکو کچہہ ایذا نہ پہونچا سکینگے
اور تم سب اسباب امانت جن لوگون کے میرے پاس رکھے ہین وہ سب اون
لوگون کو سپرد کر کے مدینہ کو چلے آنا حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ وہ چادر مبارک
اوڑہکر سو رہے اور حضور پرنور بہ نفس نفیس ایک چادر اوڑہکر دروازے سے
باہر آئے اور سورہ یسین شریف کا پہلا رکوع لا یبصرون تک پڑہ کر ایک مٹھی
خاک اوٹھاکر کفار کی جماعت پر پہینک ماری وہ خاک ہر کافر کے سر اور منہ اور
آنکھون پر پڑی اور حضور پرنور وہان سے تشریف لے گئے جب حضور اونکی حد نظر
سے بہت دور نکل گئے اور ان کفار نے حضور پرنور کو ندیکھا اور ہنوز منتظر تھے
کہ ایک شخص قریش کے پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ تم کسکے انتظار مین کھڑے ہو
وہ بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوسنے کہا کہ تمہین خدا
غارت کرے وہ تو تمہارے سامنے سے ابھی ابھی چلے گئے ہین کیا تم نے
نہین دیکھا اوسنے اونکی طرف دیکھکر کہا کہ تمہارے سرونپر خاک کیسی پڑی ہوئی
ہے اون لوگون نے دیکھا تو واقعی اونکے سر اور چہرے بالکل خاک آلودہ ہو رہے
تھے جب وہ لوگ حضرت کی دولتسرا مین داخل ہوے تو ایک شخص کو سبز چادر
اوڑہے ہوے سوتا پایا جب اوٹھانے گئے تو کہنے لگے یہہ تو علی ابن ابیطالب

ہین پہر اون لوگون نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہان ہین آپ نے کہا مجھے معلوم نہین مگر اون لوگون نے حضرت علیؓ کو پکڑا اور
بہت سخت تکلیفین دین آخر کو چھوڑ دیا اسطرح اللہ تعالی شانہ نے اپنے حبیب کو
دشمنون سے بچایا پہر حضرت علیؓ نے وہ سب امانتین جو آپ کے پاس لوگون کی
رکہی ہوئی تہین جُون کی تون جنکی تہین اونکو پہونچا دین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتہہ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز رہکر مدینہ طیبہ کو روانہ ہونا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صبح یا شام کیوقت روزانہ میرے باپ کے مکان پر ایک
مرتبہ تشریف لایا کرتے تھے لیکن جس روز آپ کو ہجرت کا حکم ہوا ہے تو آپ دوپہر کو
تشریف لائے میرے باپ نے آپ کی تشریف آوری خلاف عادت دیکھکر عرض کی
کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون اسوقت کسوجہہ سے تشریف لانا ہوا جب آپ
مکان کے اندر تشریف لائے اور چوکی پر بیٹھے تو فرمایا کہ اگر یہان کوئی غیر آدمی
ہو تو اوسے جدا کر دو میرے باپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہی میری دونون لڑکیان ہین انکے سوا کوئی اور دوسرا
آدمی نہین ہے حکم ہو تو انکو جدا کر دون۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی شانہ نے
مجھے ہجرت کا حکم دیدیا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی
کہ مجھے کیا حکم ہوتا ہے فرمایا کہ تم بہی میرے ساتہہ چلو۔ حضرت ام المومنین

عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہین کہ میرے باپ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط مسرت سے
رونے لگے اور عبداللہ بن اریقط کو جو قبیلہ بنی الدیل بن بکر سے تھا اور وہ
مشرک تھا اوسے اُجرت پر راستہ بتانے کے لئے ہمراہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجرت فرمانیکا حال سوائے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے اور اونکی آل یعنی دختر ونکے اور کسیکو معلوم نہتھا۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ کے مکان کی کھڑکی سے جو اوس مکان کی پشت کی طرف واقع تھی تشریف
لے گئے تاکہ کسیکو خبر نہو اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہمراہ تھے دونون خادم
و مخدوم **جبل ثور** کے غار مین رونق افروز ہوے اس ایک برج مین آفتاب
و ماہتاب کا قران ہوا ہمارے علامہ ابن اثیر نے اکثر مقامات مین اختصار کیا
ہے لہذا مجھے اور کتابونکی طرف بھی رجوع کرنی پڑی **روایت** معتبر روایتونسے
ثابت ہے کہ جو خاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ یسین کا
پہلا رکوع پڑھکر اون کافرونکی طرف پھینکی تھی اور وہ اون لوگون کے سرونپر
اور چہرون پر پڑی تھی اوسکا یہہ معجزہ ہوا کہ جس جس کافر پر وہ خاک پڑی وہ
غزوہ بدر مین بحالت کفر مارا گیا سوائے حکیم ابن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام
ہوے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے ساٹھہ برس کافر رہے اور ساٹھہ
برس اسلام کی حالت مین یہہ صحابی ہین اور اونکا بیٹا تابعی ہے حزام بکسر
حاء حطی و فتح زاء معجمہ **روایت** ہے کہ جب حضور پرنور اپنی دولتسرا سے آنحضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر پر تشریف لائے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے پانچ ہزار دینار لئے اور حضور کے
ہمراہ ہوے اور دونون خادم و مخدوم پا پیادہ روانہ ہوے نعلین بھی حضورﷺ
نے پائے مبارک سے نکال ڈالین تھین تاکہ زمین پر نشان رفتار معلوم نہو

اونگلیون کے بہل حضور چلتے تہے جب پاے مبارک پر اثر جراحت کا پہونچا
تو حضرت صدیق اکبر نے حضور پرنور کو اپنے دوش پر سوار کرلیا اور غار ثور تک
لیگئے یہہ سیدنا صدیق اکبر کی معراج تہی - یہہ غار مکہ معظمہ سے تخمیناً دو کوس
کے فاصلہ پر ہے - چونکہ پہاڑون کے غار مین اکثر حشرات الارض کا مسکن ہوتا
ہے لہذا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت کو اوسمین داخل ہونیسے
روکا اور خود اوسمین داخل ہوے اور اوسے خوب صاف کر ڈالا اور اوسمین
کئی سوراخ تہے اپنی چادر کو پہاڑ پہاڑ کے سب سوراخ بند کر دیئے صرف
ایک سوراخ باقی رہگیا تہا اوسمین اپنے پاون کا انگوٹہا لگا دیا اور بعض روایت
مین ایڑی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ کے زانو پر سر رکہکر سو گئے جس سوراخ مین حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی ایڑی یا انگوٹہا لگا یا ہوا تہا اوسمین سانپ تہا اوسنے انگوٹہے
مین کاٹا مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت بیدار
نہو جائین جس سے آپکے آرام مین خلل واقع ہو اپنے پاون کو ذرا جنبش ندی
لیکن شدت تکلیف سے آپکے آنسو نکل آے اور کچہہ قطرے اشک کے حضور
کے رخسار مبارک پر ٹپکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آنکہین
کہول دین حضرت صدیق اکبر نے عرض کی کہ میرے پاون مین سانپ نے کاٹ لیا
حضور نے آب دہن مبارک اوس مقام پر مل دیا جسکے سبب سے اثر زہر دفع ہوگیا
تین شبانہ روز حضرت نے اسی غار مین قیام فرمایا - القصہ کفار حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے در دولت سے پلٹ کر حضرت صدیق اکبر
کے گہر پر آئے دروازہ پر حضرت اسماء یعنی حضرت صدیق اکبر کی دختر کہڑی تہین
اونسے مردود ابوجہل نے پوچہا کہ تیرا باپ کہان ہے آپ نے کہا کہ مین نہین

جاتی اوس شقی نے ایک طمانچہ زور سے حضرت اسما کے چہرہ پر مارا کہ جسکے
صدمہ سے آپکے کانون کے گوشوارے نکل پڑے پہر اون کفار نے ایک راہبر کو
اپنے ساتھہ لیا اور نشان قدم پر چلے اور جبل ثور تک پہونچ گئے راہبر نے کہا کہ
تمہارا مطلوب یہان سے آگے نہین گیا ہے اور یہہ لوگ غار کے کنارہ پر
کہڑے تہے حضرت صدیق اکبر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر یہہ لوگ اپنی قدم پر
نظر ڈالین گے تو ہمین دیکہہ لینگے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا یا ابا بکر ماظنك باثنین اللہ ثالثہما یعنے
اے ابابکر تو کیا گمان کرتا ہے اون دو کی نسبت جنکا تیسرا خدا ہے یعنی ہم
دونون تنہا نہین ہین ہمارے ساتھہ خدا ہے جو تیسرا ہے وہ ہمین انکے شر
سے محفوظ رکہیگا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا
تحزن ان اللہ معنا یعنی غمگین نہو اللہ ہمارے ساتھہ ہے اوس غار کے
منہ پر کبوتر نے انڈے رکہے تہے اور وہ بیٹہا ہوا انڈے سے رہا تہا کہ ان
لوگون کو دیکہہ کر کبوتر اوڑا اور مکڑی کا جالا بہی اوس غار کے منہ پر اون کافرونکو
نظر آیا اون لوگون نے کہا یہان ہرگز کوئی آدمی نہین آیا اگر کوئی شخص اسمین
داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا بالکل ٹوٹ جاتا اور یہہ جنگلی کبوتر بہی یہان نہ ہوتے
بعض کفار نے کہا کہ ہمنے یہہ مکڑی کا جالا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کی پیدایش سے پہلے دیکہا ہے ناچار کفار نگونسار بے نیل و مرام وہان سے
واپس گئے سبحان اللہ و بحمدہ اللہ کے خاص بندے جو صرف اوسی پر
بہروسا کر لیتے ہین وہ ہر طرح اونکا معین اور مددگار رہوتا ہے اور اون کو
کسیطرح کسی آفت مین مبتلا نہین ہونے دیتا یہہ لوگ تو دنیا کے منتخب
لوگون مین ہین انکا تو ذکر ہی کیا اگر آپکی ذات پاک محفوظ نرکہی جاتی تو اوس

پاک پروردگار تعالیٰ شانہ کے کلمہ پڑھنے والون کا زمین پر نشان نرہنے پاتا
خیر جو فضائل اور بزرگیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہین
وہ تو ہم کیا جانتے ہین ؏

	محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی		خدا سے پوچھیئے شان محمدؐ

ہمین صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے دنیا اور ما فیہا کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے پیدا کیا اور آپ کی ذات پاک کو اپنے واسطے پیدا کیا پھر جسقدر حفاظت وہ پاک پروردگار آپکی فرماتا وہ کم تھی وہ مالک حقیقی اون گناہگارون کی جان و مال وایمان وآبرو کی حفاظت کرتا ہے جو اوسپر پورا بھروسا کر لیتے ہین چنانچہ اسی ۱۳۲۲ھ ہجری کا واقعہ ہے جو مجھپر اس شہر اکبرآباد مین گذرا ہے اور میرے مالک نے میری مدد کی ہے ۱۲ فقیر محمدؐ اکبر ؏

	پوچھنا کیا ہے جو ہی مرتبہ ابرارونکا		سامنا ہوگا پراک روز گنہگارونکا
	اپنی معصومی پر افسوس ملک کرتے ہین		نازاوٹھاتا ہے جب اللہ گنہگارونکا
	یہہ وہ ہین جنکے سبب سے ہی نزول رحمت		ایک عالم پہ ہے احسان گنہگارونکا
	ہوگی گلگونۂ رخسار شفاعت اکدن		کیون ہوا جاتا ہی منہ زرد گنہگارونکا
	ہاتھہ مین لیکے وہ گیسوی رسا کہتا ہون		یہہ وسیلہ ہی قیامت مین گنہگارونکا
	جا بجا ذکر ہی قرآن مین انکا واعظ		بے وضو ہو تو نہ لی نام گنہگارونکا
	جتنے اوصاف ہین سب تجھہ مین ہین زاہد لیکن		دل ہی دیدے تجھے اللہ گنہگارونکا
	حشر مین پوچھی گئے پہلے ہمین ای اکبر		حق مقدم ہی رہا سب سے گنہگارونکا

پھر وہی ہجرت کا با برکت واقعہ اس ہجرت کے واقعہ مین اللہ جل جلالہٗ وتعالیٰ شانہ نے اس اُمت مرحومہ مین سے دو بزرگون کو وہ فضیلت

عنایت فرمائی کہ سوائے اونکے اورکسیکو یہہ شرف حاصل نہوا حضرت سیدنا صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کو غار ثور مین تین دن ملے اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ایک شب
جو آپنے بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر استراحت فرمائی ہے اور مرتبہ
وقدر مین یہہ دونون شرف برابر ہین زیادتی وکمی کا ذکر نہین ہے اگرچہ حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی شان مین بہت وضاحت کے ساتہہ نزول اس آیت کا ہے اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی شان پاک
مین جو آیت نازل ہے اوسکو بہی مفسرین نے آپ ہی کی شان مین سمجہا ہے ومن
الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔
ترجمہ اور بعض آدمی بیچتے ہین اپنی جان خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ
بہت مہربان ہے اپنے بندون پر ۱۲ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
اس سفر ہجرت مین جو حق رفاقت ادا کیا ہے کسیطرح وہ شایگان خدمت نظر انداز کرنیکی
قابل نہین ہے یہہ ضرور ہی کہ کہنے والا یہہ کہیگا کہ یہہ خدمت جو آپ بجالائے تو کسی پر
احسان کیا جو کچہہ کیا اپنی ذات کے واسطے کیا اور اوسکا فائدہ اوٹہایا صدیق اکبر رض
ہو گئے بعد وفات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کے خلیفہ ہو گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پہلو مین دوش بدوش دفن ہوے
بے شبہ ہر انسان جو کوئی نیک کام کرتا ہے اوسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ مجہے اسکا اچہا
بدلہ ملے اور ضرور حضرت صدیق اکبر رض کی بہی یہی خواہش تہی مگر یہہ تفصیلی حالات اونکو
نہین معلوم تہے کہ اس خدمت کے صلہ مین مین حضرت کا خلیفہ ہوجاونگا اور بعد
انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پہلوے مبارک مین دوش
بدوش مجہے جگہہ ملجائیگی کوئی شخص کوئی نیک کام کرے اوسکو کیا معلوم ہے اللہ
تعالی شانہ نے وہ نیکی اوسکی قبول کی یا نہین حضرت صدیق اکبر رض جو خدمت حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بجالائے وہ اوس سبب سے تھی کہ جو اللہ تعالیٰ شانہٗ نے روز ازل سے تخم محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونکی مزرعۂ دلین بو دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عنایتون نے جب اوس مزرعۂ دل کی آب پاشی فرمائی تو اوس نخل مبارک نے یہہ برگ و بار پیدا کئے الحمد للہ

اے عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

دل خوش رکھو کہ عشق رسول اللہ زینہ ہے اللہ کی عشق کا اور عشق مرشد زینہ ہے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اور ان تینون عشق کی معیار یعنی کسوٹی شریعت غرا ہے اگر کوئی سالک اپنے مرشد کے عشق کا دعویٰ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمان مبارک یعنی شریعت مصطفوی اوسکے پاس نہو تو دعوی عشق مرشد غلط اور یہہ دعویٰ اوسکا گمراہی ہے اور جس سالک نے دعویٰ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کیا اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے احکام کی بجا آوری کا اوسے خیال نہین ہے تو دعویٰ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غلط ہے مرید ۔ سالک ۔ صوفی ۔ وہی سمجھا جائیگا جو ان اصول کا پابند ہو اب یہہ بات رہی کہ پیر کون اور کیسا ہونا چاہیئے مولانائے روم فرماتے ہین ؎

پیر تابستان و خلقان تیر ماہ
کردہ ام بخت جوان را نام پیر

خلق مانند شب اند و پیر ماہ
کو ز حق پیر است نہ از ایام پیر

ہر کہ در رہ بے قلاوزی رود
پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر

ہر دو روزہ راہ صد سالہ شود
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

بعض حضرات یہہ کہتے ہین کہ پیر کے حکم کی اطاعت ہمپر واجب ہے ہمنے اپنے پیر کو نماز پڑھتے نہین دیکھا نہ ہمین ہمارے پیر نے نماز کا حکم دیا جن باتو نکا

حکم دیا ہے وہ کر رہے ہین شریعت غرا ے مصطفوی اسکا جواب دیتی ہی کہ تمہارا پیر پیر نہین ہے اسلئے کہ دفتر رسول اللہ صلعم مین اوسکا کہین نام نہین ہے اور نہ تمہارے پیر کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مہری فرمان ہے لہذا تمہاری بیعت اوسکے ہاتھہ پر درست نہوئی نہ تم اوس کے مرید نہ وہ تمہارا پیر ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست

پھر وہی ہجرت کا بابرکت واقعہ مشکواۃ شریف مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہہ روایت ہے روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر ابوبکر صدیق رضؓ میری ساری عمر کی اعمال حسنہ لے لین اور اوسکے بدلے مین ایک شب اور ایک دن اپنا مجھے دیدین مین بہت راضی ہون رات تو شب ہجرت کی اور دن حضور کی وفات کا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے اصحاب رسولؐ اللہ کی یہہ بزرگوار ایک ہی گلبن کے پہول ہین جو انکی رنگت وہی اونکی جو انکی خوشبو ہے وہی اونکی مگر اپنی بزرگی اور فضیلت کا کوئی مقر نہین ہر صحابی اپنے سے اچھا دوسرے کو سمجھہ رہا ہے جب تو اللہ تعالیٰ شانہ نے یہہ مرتبہ بلند انکو عنایت فرمایا کہ بڑے بڑے الوالعزم اور فاتحان ملک کے نام ونشان مٹگئے مگر انکی نام پاکیزہ کتابون مین اور قبرین طاہر ومطہر زمینومین باقی ہین او قیامت تک یہہ نام ونشان باقی رہینگے انشا اللہ تعالیٰ راویان پاک سرشت بیان کرتے ہین کہ ابوجہل بدبخت نے منادی کرادی کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرکے لائیگا اوسے دوسو اونٹ انعام مین ملینگے اور جوان دونون مین سے کسی ایک کو لائیگا اوسے ایک سو اونٹ ملینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تین روز

غار مین رونق افروز رہے عامر بن فہیرہ تو آپ کو دودہ پلا جاتے تہے اور حضرت اسما بنت ابی بکر کہانا کہلا جاتی تہین اور عبد اللہ ابن ابی بکر کہ اوسوقت جوان تہے شب کو آتے تہے اور قریش کے اخبار بیان کرجاتے تہے جب تیسری رات کی صبح ہوئی تو پنجشنبہ کا دن تہا اور صاحب مدارج النبوۃ کے قول کے موافق غار مین تشریف آوری تو بست ہفتم صفر کو ہوئی اور تشریف بری یکم ربیع الاول کو عبد اللہ ابن اریقط دلی دونون اونٹ موافق قرارداد روز و تاریخ کے لایا ناقہ قصوا پر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سوار ہوے اور دوسرے اونٹ پر عبد اللہ اور عامر سوار ہوکر سواحل کے راستہ سے تاریکی مین روانہ مدینہ منورہ ہوے اثنائے راہ مین ایک سنگ کلان کے سایہ مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا پوستین بچہا کر حضرت کو بٹہایا اور خود صحرا مین گشت کرنے لگے قریش کا ایک چرواہہ جو حضرت صدیق اکبر رض کا شناسا تہا ملگیا وہ دودہ کے دو پیالے بہر لایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پانی ملا کر تہوڑا سا دودہ نوش فرمایا اور وہان سے روانہ ہوے اور منزل قدید مین ام معبد عاتکہ خزاعیہ بنت خالد کے خیمہ پر پہونچے

معجزہ آپ نے اُم معبد سے کہا کہ تہوڑا دودہ چاہیئے ام معبد نے کہا کہ خیمہ مین ذرا بہی دودہ نہین ہے جو بکریان دودہ دیتی ہین وہ چرنے کو گئی ہین اوس خیمہ کے گوشے مین ایک بکری بندہی ہوئی تہی حضور نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم اسکا دودہ لے لین اُم معبد نے عرض کی کہ یہہ بکری تو بہت بوڑہی ہوگئی ہے اسکا دودہ خشک ہوگیا ہے حضور نے فرمایا کہ ہم اسمین سے دودہ نکال لینگے اوسنے عرض کی بہت خوب بکری حاضر ہے حضور نے بسم اللہ کہکر اوسے دوہنا شروع کیا حضور کے ہمراہ جو ظروف تہے وہ سب بہر گئے اُم معبد کے گہر مین

جو برتن تھے وہ سب بھر گئے **مشکوٰۃ شریف** مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غار مکہ سے مع صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وعامر ابن فہیرہ اور عبد اللہ لیثی جانب مدینۂ باسکینہ تشریف لیچلے راہ مین خیمہ اُم معبد خزاعیہ پر گذرے یہہ عاقلہ کہن سالہ قویہ عورت تھی اور اپنے خیمہ مین تکیہ لگا کر بیٹھتی اور فقیرون کو کھانا دیتی تھی جس روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان پہونچے ہین تو وہ اپنے دستور کے موافق وہان بیٹھی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکو دیکھکر فرمایا کہ اگر تیرے پاس گوشت اور خرمے ہون تو ہم کو بقیمت دے اوسنے قحط سالی کا عذر کیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک بکری اوسکے خیمہ مین بندہی ہوئی دیکھی اوسسے ارشاد فرمایا کہ اس بکری کا کیا حال ہے کیون چراگاہ مین نہین گئی اوسنے کہا یہہ بہت لاغر ہے اس سے چلا نہین جاتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ یہہ دودہ دیتی ہے اُم معبد نے کہا اسکے تھن تو سوکھے پڑے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر تو اجازت دے تو مین اسکے تھنون سے دودہ نکال لون اوسنے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا اگر اسکے تھنو نمین دودہ ہو تو آپ نکال لین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا فرمائی اور اپنا دست مبارک اوسکے تھنون سے لگا دیا بکری نے دودہ دینا شروع کیا ایک بڑا برتن لبریز ہو گیا آپنے اُم معبد کو پلایا پھر اپنے ہمراہیونکو اور سب کے پیچھے آپ نے نوش فرمایا پھر دوبارہ اوسی دوہا اور ام معبد کی سب برتن بھر دیے اور بیعت اسلام لی اور وہان سے جانب مدینہ تشریف لیچلے **کذا فی شرح السنۃ البغوی** روایت ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد اکثم ابن ابی الجون ابو معبد شوہر ام معبد کا آیا اور گھر کے برتنو نمین دودہ بھرا ہوا دیکھکر حیران ہوا اور اپنی عورت سے پوچھا کہ اسقدر دودہ کہان سے آگیا اوسنے وہ تمام قصہ بیان کر کے رسول صلعم کی اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بھی ظاہر کرے

اور کہاکہ اونکے ہاتھہ کی برکت سے اس بکری کے دودہ پیدا ہوا ہے اوس نے
کہاکہ واللہ یہہ مرد قریش کا صاحب تہا جسکو وہ تلاش کرتے ہین اور جسکا شہرہ
تمام عالم مین ہو رہا ہے اگر مین اوسوقت ہوتا تو اونکی ہمراہی کی درخواست کرتا
بعد اوسکے ابو معبد اور اُمّ معبد نے ہجرت کی اور اپنا اسلام اوسے دن سے شمار کیا
روایت ہے کہ وہ بکری اٹھارہ برس جیتی رہی اور صبح وشام دودہ دیتی تہی
زمانہ قحط مین کہ ایک بڑا قحط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین ہوا تہا
صبح وشام دودہ دیتی تہی اور تمام عرب کے شیر دار جانورون کے تہن سوکہہ گئے
تہے۔ الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُمّ معبد کے خیمہ سے
تشریف لیچلے تو **سُراقہ ابن مالک** کا معاملہ پیش آیا روایت صحیح سے یہ
واقعہ یون بیان کیا گیا ہے **بخاری** مین عبدالرحمٰن ابن مالک مُدلجی سے روایت
ہے کہ سراقہ ابن مالک ابن جعشم کا بہتیجا تہا کہا اوسنے کہ میرے باپ نے مجہسے
تذکرہ کیا کہ سراقہ کہتا تہا کہ قریش کے ایلچی ہمارے قبیلہ مین آے اور حضرت
کی تشریف بری مدینہ منورہ سے ہمکو مطلع کیا اور کہا کہ جو شخص اونکو گرفتار کرے
اوسکو اتنا انعام ملیگا چنانچہ اس معاملہ کو مُستند المحدثین جناب مفتی محمد عنایت احمد
بعثہ اللہ فی زمرۃ الصالحین اپنی کتاب **تاریخ حبیب الہ** مین یون تحریر
فرماتے ہین **سراقہ بن مالک کا واقعہ**۔ سراقہ بن مالک بن جعشم سرداران
عرب مین سے ایک شخص تہا اوسکا گہر ایک جہیل کے کنارے پر تہا اوس نے
مضمون شہرہ کفار قریش سنا تہا کسی نے اوسسے جاکر کہا کہ ابہی چند آدمی اونٹونپر
سوار ادہر سے گئے ہین شاید یہہ وہی ہون جنکی قریش کو تلاش ہے **سُراقہ**
نے بطمع انعام قریش ارادہ اونکے تعاقب کا کیا اور اس خیال سے کہ کوئی اور
انکی گرفتاری مین پیش قدمی نکرے قوم کے دہوکا دینے کو کہاکہ یہہ لوگ

وہ نہین ہین فُلان قبیلے کے آدمی ہین بعد اسکے گھوڑا طیار کرا کے ایک ٹیلے
کے نیچے منگوایا اور کمان و ترکش سے مسلح ہوکر روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کر
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قریب پہونچا حضرت سیدنا ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت کے
خیال سے ہر طرف نظر کرتے ہوے جارہے تھے آپکی نظر مبارک سُراقہ پر پڑی
عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک واصحابک وسلم ایک سوار آپہونچا
آپ نے اوسے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی فوراً زمین نے سراقہ کے
گھوڑیکو اوسکے پیٹ تک نگل لیا گھوڑا چارون پاؤن سے زمین مین گھس گیا
سراقہ نے کہا کہ مین سمجھہ گیا کہ آپ دونون صاحبونکی بد دعا سے میرے گھوڑیکا
یہہ حال ہوا ہے آپ مجھے اس بلا سے بچاوین اب مین عہد کرتا ہون کہ جو شخص
مجھے آپ کی تلاش مین آتا ہوا ملیگا مین اوسے پھیر دونگا تا کہ وہ آپ تک نہ پہونچے
آپ نے دعا کے لئے اپنے دست مبارک بلند فرمائے زمین نے فوراً گھوڑیکو
چھوڑ دیا سُراقہ کہتا ہے کہ مجھے اوسیوقت یہہ خیال ہوا کہ اللہ تعالی شانہ آپکو غلبہ
اور ظفر عنایت فرمائیگا مین آپ کے قریب گیا اور مینے عرض کی کہ آپ مجھے امان نامہ
لکھہ دیجئے کہ جب اللہ تعالی شانہ آپ کو قوم پر فتحمند کرے تو مین محفوظ رہون آپنے
حضرت **عامر بن فہیرہ** کے ہاتھہ سے امان نامہ لکھوا دیا سُراقہ اگرچہ اوسوقت
مسلمان نہوے لیکن اسکے بعد وہ ایمان لاے اور اصحاب کے زمرہ مین داخل
ہوے سراقہ نے جب مراجعت کی تو حسب وعدہ جو شخص اونکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تلاش مین جاتا ہوا ملا اوسکو پلٹا دیا اوس سے کہا کہ
مین دیکھہ آیا ہون اب تمہارے جانیکی ضرورت نہین ہے **معجزہ** یہہ معجزہ
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معجزہ **موسوی** کا ہم پہلو ہے

فرق دونون معجزون مین رحمت و غضب کا ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معجزہ سراپا رحمت ہے کہ وہ سراقہ کے لئے سبب ایمان کا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ قارون کے واسطے سبب ہلاکت کا ہوا اور باوجود اقرار اسلام اوسکا اسلام رد کر دیا گیا۔ ہ

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا ۔ ہم گنہگاران دل شکستہ عرض کرتے ہین یہہ اللہ تعالے شانہ کا قول ہے اور ہم اسی قول محکم کو اپنا ذریعہ شفاعت قرار دیتے ہین۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہ

یا رسول اللہ انظر حالنا	یا حبیب اللہ اسمع قالنا
انني في بحر غم مغرق	خذ يدي سهل لنا اشكالنا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ رحمۃ للعالمین ہین ہم گنہگار ہین اور گنہگارونکی صفت مین اپنے قصور طاعت پر ماتم نشین ہین اگر آپ کی شانِ رحمت نے دستگیری نفرمائی تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین آپکا معبود و مقصود اور ہمارا خالق و رازق فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

نظم

زمہجوری برآمد جانِ عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی	زمحرومان چرا غافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
ادیم طایفی نعلینِ پا کن	شراک از رشتۂ جانہاے ما کن
برون آور د سر از بردِ یمانی	کہ روے تست صبح زندگانی
شبِ اندوہِ ما را روز گردان	ز رویت روز ما فیروز گردان
بہ تن در پوش عنبر بوے جامہ	بسر بر بند کافوری عمامہ

فرود آویز از سر گیسوان را فگن سایه بپا سرو روان را
جهانے دیده کرده فرش راهند چو فرش اقبالِ پابوس تو خواهند
زچهره پاے در صحن حرم نه بفرقِ خاکِ ره بوسان قدم نه
بده دستے زپا افتاده گان را بکن دلداری دل داده گان را
اگرچه غرق دریاے گناهم فتاده خشک لب برخاک راهم
تو ابر رحمتے آن به که گاهے کنی برحالِ لب خشکان نگاهے
خوشا کز گردِ ره سویت رسیدیم بدیده گرد از کویت کشیدیم
بمسجد سجدهٔ شکرانه کردیم چراغت را زجان پروانه کردیم
بگرد روضه ات گشتیم گستاخ دلم چون پنجره سوراخ سوراخ
زدیم از اشک ابرِ چشم بیخواب حریم آستانِ روضه ات آب
گهے رفتیم زان ساحت غبارے گهے چیدیم زو خاشاک و خارے
ازان نور سوادِ دیده دادیم وزان برریشِ دل مرهم نهادیم
بسوے منبرت ره برگرفتیم زچهره پایه ات در زر گرفتیم
زمحرابت بسجده کام جستیم قدم گاهت زخون دیده شستیم
بپاے هر ستون قد راست کردیم مقام راستان درخواست کردیم
زداغ آرزویت با دلِ خوش زدم از دل بهر قندیل آتش
کنون گر تن نه خاکِ آن حریم است بحمد الله که جان آنجا مقیم است
بخود در مانده ام از نفسِ خود رای به بین در ماندهٔ چندین به بخشاے
اگر نبود چو لطفت دستیارے زدستِ ما نیاید هیچ کارے
قضا می افگند از راه ما را خدارا از خدا درخواه ما را
چو هول روز رستاخیز خیزد به آتش آبروے ما نریزد

کند با اینهمہ گمراہیِ ما		ترا اذنِ شفاعت خواہیِ ما	
چو چوگان سر فگندہ آوری رو		بمیدانِ شفاعت امتی گو	
بحُسن اہتمامت کار جامی		طفیل دیگران یا بد تمامی	

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ شانہٗ
قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین اے رسولؐ اے حبیبؐ ہمنے تمکو دنیا مین تمام عالم کیواسطے رحمت مجسم کرکے بہیجا ہے یہہ خطاب تو حضور پرنور کیطرف ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کے مرتبہ سے آپ کو اسی آیت کے ذریعہ سے مطلع فرمایا کہ آپ خود بہی اپنی بزرگی وشرافت سے مطلع ہوجاوین کہ آپکی کیا شان ہے جل شانہ وجل جلالہ وعم نوالہ اور اپنی امت کو بہی آگاہ فرماوین پہر اُمت پر یہہ بات واجب ہے کہ وہ اپنے اون بہائیون کو جو اس بشارت سے مطلع نہین ہین اطلاع بخشین اور یہہ امت مرحومہ بہی اپنی بزرگی وشرافت سے واقف ہوجاے اور اس نعمت کا شکریہ بطور وجوب بجالایا کرے چنانچہ جیسا خطاب مستطاب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف ہے ویسا ہی حکم اظہار احسان امت مرحومہ کیطرف ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ فی القران العظیم
لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین اللہ جل جلالہ وعم نوالہ اپنے مومنین بندونکو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ بہ تحقیق احسان کیا اللہ نے مومنین بندون پر جبکہ اوٹہایا اون مین سے ایک رسولؐ کہ جو اونہین کے قبیلہ مین سے ایک نہایت برگزیدہ بندہ ہے اور وہ کیسا برگزیدہ بندہ ہے کہ تلاوت کرتا ہے

ہمارے مومنین بندون پر ہماری آیتین اور سکہاتا ہے کتاب اور حکمت اور
اونکے قلوب کا تزکیہ کرتا ہے اور اونکے نفوس کو اخلاق رذیلہ سے پاک کرتا ہے
اور آراستہ کرتا ہے اوصاف حمیدہ سے اور یہہ لوگ اسّے پہلے نہایت گمراہی
کی حالت مین پہنسے ہوے تہے **احسان کا بدل بجز احسان کے**
نہین چنانچہ یہہ ارشاد فیض بنیاد موجود ہے احسن کما احسن اللہ
الیك نیکی کر جیسی نیکی اللہ نے تیرے ساتہہ کی اللہ تعالی شانہ نے مومنین
بندونکے ساتہہ یہہ احسان کیا کہ اونکے آراستہ کرنے کے لئے اپنا رسولؐ بہیجا
اوس رسولؐ نے اپنی جان مبارک کو ہزارون خطرونمین ڈالا بڑی بڑی مصیبتین
اوٹہائین قوم سے ناگوار باتین سنین قوم کی جفا سہی دندان مبارک شہید ہوگیا
ایسی پتہر برسائے طایف کے نخلستان مین وہان کے لوگون نے کہ ساق مبارک
خون آلود ہوگئی اور وہان کے باغ مین ٹہرنے ندیا پہر وطن سے جدا کیا اعوان
والصار کو طرح طرح کی ایذائین دین مگر اوس اولو العزم رسولؐ نے سوا اسکے
اور کچہہ نہ فرمایا کہ یا اللہ اس قوم کی ہدایت فرما اور انکے صلب سے ایسی اولاد
پیدا کر کہ جو تیری توحید کا اقرار کرین - لہذا ہمکو ایسے رحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ
واٰلہ واصحابہ وسلم کے احسان کا شکریہ **واجب ہے** اور وہ شکریہ
یہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اپنی قوم کو کسی پاک گہر مین جمع کرکے جو کچہہ ماحضر موجود ہو اوسّی
اونکی دعوت کرین پہر اوس برگزیدہ رسولؐ کے سچے سچے حالات جو ہمارے
بُرے اخلاق کو سنوارین اوس جماعت اخوان الصفا کے سامنے پڑہین اور
جس مبارک روز و ماہ مین بطن مادر سے زمین پر اوس نے قدم ناز رکہا ہے
اوس سے اپنے بہائیون کو مطلع کرین کہ ایمان اونکا تازہ ہوتا رہے اور اوس
رسولؐ مکرم کی امانت دیانت تقوی اور اخلاق کریمہ کے بیان ہمارے

کانون مین پڑے رہین تاکہ وہ ہمکو بُری باتون سے ہمیشہ بچا یا کرین اور یہہ بہی اللہ جل جلالہ کے کلام مین موجود ہے کہ انبیا کی زندگی اور موت اور مصایب کا بیان سب ہمارے واسطے سلامتی اور رحمت کا سبب ہے کما قال اللہ تعالیٰ شانہ فی سورۃ المریم + والسلم علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً یہہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے جو اپنے قوم کے سامنے فرمایا تہا کہ میرے واسطے وہ دن سلامتی اور مبارکی کا ہے جسدن مین پیدا ہوا اور وہ دن بہی میرے سلامتی اور مبارکی کا ہے جس دن مین دنیا سے رحلت کرونگا اور وہ دن بہی جسدن مین اپنی آرامگاہ سے پہر زندہ ہوکر اوٹہونگا سلامتی کا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ نے یہہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی کتاب کریم مین بیان فرمایا اور پہر اوسکی تصدیق فرمائی کہ یہہ قول سچا ہے جسکو شبہہ ہو وہ سورہ مریم مین اس مسئلہ کو دیکہہ لے ہمارے میلاد خوان اس آیت کو اپنی نظر کے سامنے رکہین مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ ایسی پاک مجلس مین جہوٹی من گڑہت روایتین نہ پڑہی جائین اور جب ولادت کا بیان ختم ہوجاے اور سلام پڑہ چکین تو حضور کے اخلاق کریمہ اور اوصاف حمیدہ کا بیان کیاجاے جو سیر کی معتبر کتابون سے اور علماے متقدمین کی تصنیفات سے منتخب کئے ہوے ہون اور مجلس کو بہت طول ندین کہ جو سننے والونکی گرانی طبیعت کا سبب ہو اور اگر سُننے والے شوقین ہون اور وہ فرمایش کرین تو مضایقہ نہین جبتک اہل مجلس کا دل نگہبراے پڑہین اور جب دیکہین کہ اب لوگون کو بیٹہنا گران ہے فوراً بیان کو تمام کرکے فاتحہ پڑہ دین پروردگار تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين عرب اور ملک عرب کی آپکی تشریف آوریکے پہلے جو حالت تہی اہل تاریخ پر مخفی نہین ہے

کعبہ شریف کے اندر تین سو ساٹھہ بت رکھے ہوے تھے اور جو بت کہ فضای حرم مین تھے وہ اسکے علاوہ تھے اور جو بت کہ اپنے گھرون مین تھے وہ فضای حرم کے بتون سے جدا تھے غرض یہہ کہ عربستان جواب ملک اسلام ہے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رونق افروزی سے پہلے ہندوستان سے بہت زیادہ وسیع ٹھاکر دوارہ تھا اوسکو ملک اسلام اوسی برگزیدہ نبی نے بنایا جسکو اوسی برگزیدہ نبی کے خدا نے رحمۃ للعالمین کہکر پکارا اہل انصاف اپنے اپنے دلونین انصاف فرمائین کہ ایام جہالت مین عیسیٰ علیہ السلام کے مرفوع ہونیکے بعد سے آپکے ظہور تک کسی اور کی بھی صدا توحید اور نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا تھا تمام دنیا اللہ کو اسطرح بھول گئی تھی کہ جیسے کبھی کسی نے یہہ نام پاک سنا ہی نہتھا تمام دنیا کو اپنے اپنے ہاتھون کے ترشے ہوے بتون سے سروکار تھا معاذ اللہ منہا اونکے خیال مین وہی اونکے ہاتھون کی گڑہی ہوئی مورتین قاضی الحاجات تھین معاذ اللہ منہا مارین وہ جلائین وہ پانی وہ برسائین قحط وہ ڈالین غرض یہہ کہ ہر شے پر وہی پتھر کی مورتین جنکو اونکے پوجاری ادہر سے اودہر اوٹھاکر رکھدیا کرتے تھے قادر تھین اونکو سجدے ہوتے تھے اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تھین اوس اللہ کے پہچاننے والے نے بہت تھوڑے دنون مین اللہ کو پہنچوا دیا اور پھر صرف عرب نے ہی نہین پہچانا تمام دنیا نے پہچان لیا دیکھہ لو دنیا کے اس کنارے سے اوس کنارے تک کونسا ملک ایسا ہے جس مین کسی خدا شناس کا گھر نہین ہے پھر آپ رحمۃ للعالمین نہین ہین تو کون ہے قتل نفس ہر مذہب مین اس سے بڑہ کر کوئی گناہ نہین عرب اور ہندوستان وغیرہ مین یہہ گناہ عام طور پر شایع تھا کہ لوگ اپنی دخترون کو قتل کر ڈالتے تھے

اسلام کی برکت نے اس بلا کو تمام دنیا سے دفع کر دیا عہد شاہجہانی
مین اسکا انتظام ہو گیا تہا اور ستی ہونیکا جو ہندون مین دستور تہا اوسکا بہی
انتظام شاہجہان بادشاہ نے کر دیا اکثر عیسائی مرد و عورت کوارے رہا
کرتے تہے اور اب بہی عیسائیون مین ایک قوم کیتہولک ہے جو اس شعار سے
باز نہین آئی مگر اسلام نے اونکی برائیان اونپر ثابت کر دین مخبر صادق صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمادیا کہ اسلام کی پاک وصاف چپا در مین
رہبانیت کا داغ یا دہبا نہین ہے شمراب جوام الخبائث ہے
اسلام نے اوسکی برائیون کو روز اول ہی سمجھہ لیا تہا اور عیسائیت نے اب
اٹہارہ سو برس بعد اوسے سمجہا ہے پہر بہی ویسا نہین سمجہا جیسا اسلام نے
روز اول سمجہا تہا اور یہہ بہی اسلام ہی کی برکت ہے جتنا کچہہ سمجہا ہے سبحان اللہ
وبحمدہ کیا سچا قول ہے حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
الاسلام یعلوا ولا یعلی یعنی اسلام خود بلند شان رکہتا ہے کسیکے بلند
کرنے سے وہ بلند نہین ہوتا یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تونے ہمین
مسلمان پیدا کیا الحمد للہ اب مین اس کتاب کے اصل مطلب کیطرف
رجوع کرتا ہون یعنی بیان ہجرت جب حضور پر نور مدینہ منورہ کے
قریب پہونچے تو بریدہ بن الخصیب اسلمی ستر سوار ونکی جماعت سے آپ کو
ملے آپنے اون سے پوچہا کہ تم کون ہو اونہون نے جواب دیا بریدہ بن الخصیب
آپ نے تفاول کیطرح فرمایا برد امرنا خنک اور ٹہنڈا ہوا کام ہمارا اور
اونکے قبیلہ کا نام اسلم سنکر حضور نے ارشاد فرمایا سلمنا سلامت رہے
ہم پہر حضور نے دریافت کیا قبیلہ اسلم مین سے کس قوم کے ہو اونہون نے
کہا بنی سہم کی قوم سے آپ نے فرمایا خرج سہمک یعنی حا صل ہوا حصہ

تیر الیعنی اسلام سے تجھے حصہ ملا بریدہ آے تو تہے دوسرے ارادہ سے کہ حضرت کو مکہ معظمہ کفار قریش کے پاس لیجائین اور انعام موعودہ اون سے حاصل کرین لیکن جمال مبارک سے جو مشرف ہوے خود اسیر کمند الفت ہوگئے اور گویا بزبان حال یون عرض کرتے تہے ع

غلام نرگس مست تو تاجداران اند	خراب بادۂ لعل تو ہوشیاران اند
تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من	پیادہ میروم وہمرہان سواران اند

بریدہ نے عرض کی کہ میرا اور میرے ہمراہیونکا اسلام قبول ہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لیجئے کس کام کو آئے تہے اور کیا ہوگئے پہر بریدہ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ مین داخل ہونیکے وقت آپکے آگے نشان ہو بریدہ نے اپنے عمامہ مین سے کپڑا پہاڑ کر ایک نیزہ مین باندہ کر نشان بنایا حضور نے اونہین کو نشان برداری کا حکم دیا حلیمہؓ سعدیہ کے گہر سے جب آپ مکۂ معظمہ آے تہے تو شہر مین داخل ہونیکی دوسری شان تہی جیسا کہ اسی کتاب مین اوپر بیان ہوچکا ہے شائقین کتاب ہذا مین ملاحظہ فرمالین مدینہ منورہ مین داخل ہونیکی یہ شان ہے آپ ہین بہی تو خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ کے لوگون کو جو حضور کی تشریف آوری کی خبر پہونچ چکی تہی تو روزانہ بخیال استقبال مکہ معظمہ کے راستہ پر آتے اور دوپہر تک انتظار کرکے واپس چلے جاتے چنانچہ رونق افروزی مدینہ کے روز بہی ایک جماعت کثیر استقبال کو حاضر ہوئی تہی دیر ہوجانیکے سبب سے واپس ہونیکا ارادہ کر رہے تہے کہ ایک یہودی کی نظر جو ایک ٹیلہ پر سے دیکہہ رہا تہا پرچم نشان رسالت پر پڑی جو بریدہ کے ہاتہہ مین تہا چلایا اور واپس ہونے والی جماعت کو روکا اور کہا

یا معاشر العرب ھذا جدکم یعنی اے گروہ عرب یہہ مطلب تمہارا ہے یہہ سنتے ہی وہ جماعت مشتاقانِ لقاے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کمال جوش مسرت مین یکبارگی پلٹ پڑی اور گویا بزبان حال اون مشتاقان جمالِ کی زبان پر یہہ ترانہ تہا غزل

سایہ رحمت گیسوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانِ جہان یہہ نور کی صورت صلی اللہ علیہ وسلم

فرض ہے ہمپر عشق نبیؐ کا شغل ہی یہہ ہر ایک ولی کا
آپکی الفت عین عبادت صلی اللہ علیہ وسلم

سرو کی ہستی کیا ہو وہان پر خاک قدم طوبیٰ ہو جہان پر
عرش سے اونچی رفعتِ قامت صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ موسیٰ نام ہے جسکا حال ہمین معلوم ہی اسکا
تہا وہ فروغ عارض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حُسن محمدؐ حُسن ازل ہے آپکی الفت حسنِ عمل ہے
پڑہ یہہ وظیفہ تا ہو زیارت صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ مرا سر ہے پاے نبیؐ پر کہتی ہین عاشق اسکو مقدر
کیون نہ پڑہو نین آپکی مدحت صلی اللہ علیہ وسلم

کہتے ہین سب دنیا کو ضعیفہ نام ہی اس مردار کا جیفہ
پڑہ تو اسے چھوڑ اُسکی محبت صلی اللہ علیہ وسلم

عشق نبیؐ نے کام کیا ہی گرتے ہوی کو تہام لیا ہی
سیدہی ہی اکبر اب تو یہہ قسمت صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے سب حضور کے ہمراہ مدینہ باسکینہ مین داخل ہوی الصار

کی لڑکیان حضور کی جلوہ افروزی کی خوشی مین یہہ شعر گا رہی تہین اور دف بجا رہی تہین حضرت نے اون لڑکیون سے کہا واللہ مین تمکو دوست رکہتا ہون یہہ دختران بنی نجار یعنی انصار کی تہین شعر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ترجمہ چودہوین رات کا چاند طالع ہوا ہم لوگون پر ثنیات الوداع کی طرف سے ÷ واجب ہوا شکر ہمپر جب تک دعا کرے اللہ سے کوئی دعا کرنے والا ÷ **فائدہ** ثنیات الوداع کے معنی ہین رخصت کرنیکی گہاٹیان اہل مدینہ کا یہہ دستور تہا کہ مکہ جانے والے مسافر کو ان گہاٹیون تک پہونچانیکو جایا کرتے تہے اور جو کسی مکہ سے آنے والے کی خبر ہوتی تو اوسکے لینے کو یہانتک آیا کرتے تہے ÷ قاموس مین یونہین ہے اور بعض اہل لغت اور محدثین نے لکہا ہے کہ ثنیات الوداع مدینہ سے شام کیجانب ہے نہ مکے کی جانب اور یہہ شعر مدینہ کی لڑکیون نے اوس وقت گایا ہے جب آپ نے غزوہ تبوک سے معاودت فرمائی تہی اور صحیح بخاری سے ثنیات الوداع کا شام کی ہی جانب ہونا ثابت ہے فقیر محمد اکبر عرض کرتا ہے کہ گہاٹیان پہاڑونکی مکہ معظمہ کے ہرطرف ہین مسافر اس طرف سے بہی پہاڑون کی گہاٹیون تک پہونچانے جاتے ہین اور اوسطرف سے بہی

رونق افروزی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **بارہوین ربیع الاول دوشنبہ** کے دن دہم ماہ ایلول رومی سنہ ۹۳۳ اسکندری مین رونق افروز مدینہ طیبہ ہوے اور محلہ **قبا** منازل بنی عمرو بن عوف مین ٹہرے اور بخانہ سعد بن خثیمہ قوم بنی عمرو بن عوف بن کلثوم بن الہدم کہ والدہ عبد المطلب اسی قوم سے تہین جلوہ فرما ہوے اور حضرت **ابو بکر** رضی اللہ تعالی عنہ عوالی مدینہ محلہ

شیخ قبیلہ بنی الحارث بن الخزرج بن حبیب بن لساف مین فروکش ہوئی روایت
صحیحہ ہے کہ حضرت ایک درخت کے سایہ مین خاموش بیٹھے تھے اور حضرت صدیق اکبر
آنے جانے والونکی تعظیم کے لئے کھڑے تھے وہ انصار جن لوگون نے حضرت کا
جمال جہان آرا اسّے پہلے نہین دیکھا تھا اونکی آمد شروع ہوئی اونکو حضرت صدیق اکبر
پر رسول اللہ ﷺ کا دہوکہا ہوا وہ حضرت صدیق اکبر رض کو سلام علیک کرتے تھے اور جانتے
تھے کہ رسول اللہ ﷺ آپ ہی ہین جب درخت کا سایہ ڈہلا اور دہوپ آگئی تو حضرت
صدیق اکبر رض نے اپنی چادر آپ پر تان دی اور دہوپ کا بچاو کیا اب انصار نے
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہچان لیا سبحان اللہ اس ادب کے
قربان خدام باادب آقا اور مالک کو یون پہچنوایا کرتے ہین ؏

کردم از عقل سوالے کہ بگو ایمان چیست	عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است
لیے ادب را بسموات بقا منزل نیست	بسموات بقا منزل پاکان ادب است
چند روزے تو درین خانۂ تن مہمانی	باادب باش کہ خاصیت مہمان ادب است

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو صدیق اکبر کا خطاب کسنے دلوایا
اسی ادب نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو مرتبہ صحابیت
کسنے بخشا اور ممدوح مدح لا تحزن ان اللہ معنا کسنے کیا اسی ادب نے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو خلیفہ اول رسول مقبول کسنے کیا
اسی ادب نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو بعد وفات
رسول ﷺ اللہ کے پہلو مین کسنے جگہہ دی اسی ادب نے ؏

ادب تاجے است از فضل آلہی	بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

کتب معتبرہ مین یون مرقوم ہے کہ پہلی نصیحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے انصار کو فرمائی وہ یہہ ہے۔ ظاہر کرو اسلام کو اپنی اور بیگانون مین

اور کہانا کہلاؤ یعنی مواسات فقرا کرو۔ اور صلہ رحم ادا کرو یعنی پیوند کرو اہل قرابت سے اور رات مین نماز پڑہو یعنی کثرت کرو نوافل کی جسوقت آدمی سوتے ہون داخل ہوگے جنت مین سلامتی کے ساتھہ **کیون بے نماز بہائیو** کیا ارشاد فرماتی ہو یہہ وہ نصیحت ہے کہ جب آپ مدینہ طیبہ مین داخل ہوے ہین اوسوقت جو کلمات طیبات آپکی زبان مبارک سے پہلے نکلے ہین وہ یہہ ہین راوی فرماتے ہین کہ **عبداللہ ابن سلام** بہی اس نصیحت کے سامعین مین سے تہے اس جگہہ حضور نے چودہ روز قیام فرماکر **مسجد قبا** باعانت خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم تعمیر کراکے اسمین **نماز پڑہی** نماز کے جواہرات ہین وہ تو مجہپر کہلکے نہین ہین مگر مجہے یہہ تعلیم روز اول ہوئی جب مینے اپنے **پیر و مرشد حضرت مولنا سید شاہ محمد قاسم قدس سرہٗ دانا پوری** کے حضور مین بتاریخ ۱۹ شعبان المعظم ۱۲۸۳ھ حاضر ہوکر غلامی کا شرف حاصل کیا ہے **ارشاد فیض بنیاد** حضرت پیر و مرشد قدس سرہٗ اے نور نظر نماز معراج المومنین ہے جس صوفی فقیر سالک نے نماز کی حفاظت نکی خوب سمجہہ لو کہ نور ایمان اوسکے دل مین نہین ہے اسوقت تمہاری استعداد کے مناسب یہہ بات ہے کہ نماز پنجگانہ تمہارے مہربان مالک کے دربار کا پنج وقتی سلام ہے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مالک کے دربار مین تمہاری حاضری پانچون وقت ہو پنجگانہ نماز کا اہتمام کرو اور اگر یہہ چاہتے ہو کہ **شاہی دربار** مین اُمرا و وزرا کی صف پر کہڑے ہو **تہجد** ناغہ نکرو والحمد للہ علی احسانہ **یا اللہ** نہ مجہے اپنی نماز پر بہروسا ہے نہ تہجد پر مجہے اگر امیدواری ہے تو تیرے **فضل** کی اور فی الحقیقت یہی چیز بہروسے کی ہے

بر کریمان کارہا دشوار نیست

جسنے اپنے ایمان کی پھٹی پرانی چادر کے کونے مین کوئی چیز گرہ باندہ کر رکھی ہے
اور وہ یہی شے ہے یعنی تیرا **فضل** یا اللہ مین تیرے **عدل** کے سامنے
لرزہ براندام اور سربسجود ہون مجھے تو تیرا **فضل** درکار ہے جو میرے ایمانکی
چادر کے کونے مین بندہا ہوا ہے **یا اللہ** اس چادر کے کونے کی گرہ قیامت
کے دن تیری سامنے کہلے اور تو اپنے ہاتہہ سے کہولکر نقد فضل وکرم مجھے عطا فرماکر
یہہ ارشاد کرے کہ ہمارے فضل نے تجھے بخشا اللہم آمین اللہم آمین اللہم
آمین **الغرض** یہہ آیت سورہ توبہ کی اسی **مسجد قبا** کی شان مین نازل ہے
لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ **ترجمہ** یعنی
بے شک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقویٰ پر پہلے ہی دن سے لایق ہے اسبات کے
کہ تم اوسمین نماز پڑہو۔ قبا مین یہہ مسجد شریف بنی اور جب تک آپ وہان رہے
اوسمین نماز پڑہتے رہے۔ اسی مسجد قبا کی تعریف ہے فیہ رجالٌ یحبون
ان یتطہروا یہہ **اول مسجد ہے کہ عہد اسلام مین بنائی گئی**
اسکے فضائل احادیث مین بہت ہین اور بڑی فضیلت یہہ ہے کہ حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دوشنبہ اور پنجشنبہ کو وہین نماز پڑہتے تہے
اسی مسجد کے مقابلہ مین منافقین نے ایک مسجد بنائی تہی جسکی مذمت سورہ توبہ
مین ہے قصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابوعامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج مین سے
تہا اوسنے پچہلی کتابین پڑہی تہین اور وہ نصرانی ہوگیا تہا اوّل حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر اہل مدینہ سے بیان کرتا تہا جب آپ
رونق افروز مدینہ ہوے تو اوسکا مادہ حسد جوش زن ہوا جسنے اوسے ایمان
لانے سے روکا اب وہ سرگرم عداوت ہوگیا وہ **غزوہ بدر** کے بعد مدینہ سے
بہاگ گیا اور قریش کے ہمراہ **جنگ احد** مین آیا اور سب سے پہلے تیر

لشکر ظفر پیکر اسلام پر اوسنے چلایا غزوہ حُنین مین شریک قوم ہوازن رہا پھر روم کو چلا گیا کہ لشکر روم کو چڑہا لاوے یہہ اوسکا خیالِ خام خام ہی رہا چکنے نہ پایا اوسنے پھر مدینہ مین آنیکا قصد کیا اور منافقان مدینہ کو کہلا بہیجا کہ ایک مسجد مسجد قبا کے قریب بناوین مین اوسمین بیٹھہ کر تعلیم وتلقین کرونگا اور مشورت کے لئے بھی ایک خاص جگہہ ہو جائیگی چنانچہ + منافقون نے مسجد قبا کی قریب مسجد ضرار بنائی اور نفاق کے چھپانے کے لئے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہو کر مستدعی ہوئے کہ آپ اوسمین چلکر نماز پڑہین آپ نے فرمایا کہ ابتو ہم تبوک کیجانب جہاد کو جاتے ہین جب وہان سے مراجعت کرینگے تو دیکھا جائیگا جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مراجعت فرمائی تو کچھہ لوگ حاضر خدمت ہوے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین عرض کرین اور مسجد ضرار کی رونق کے لئے اوسمین لائین اللہ تعالیٰ شانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا ۱۲ اور اون کے فریب سے حضور کو مطلع فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی حضور نے اوس مسجد کو کہدوا ڈالا اور جلا دیا۔ اس مقام سے علما رحمہم اللہ نے استنباط کیا ہے کہ جس مسجد کی بنا مین ریا وسمعہ یا اور کوئی غرض اللہ تعالیٰ شانہ کی خواہش کے سوا یا مال حرام مثل سود اور رشوت وغیرہم سے تعمیر کی گئی ہے وہ مسجد ضرار مین داخل ہے اوسمین نماز پڑہنا درست نہین ہے حضرت مولٰنا شاہ **عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتوی ہے کہ مسجد زنِ رقاصہ** مین نماز ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے مگر مسجد کا ثواب نہین ہوتا اسلئے کہ وہ مسجد مال حرام سے تعمیر کی گئی ہے اور آیتہ کریمہ فیہ رجالٌ یحبون ان یتطہروا سے علما نے استنباط کیا ہے کہ استنجا کرنا پانی سے افضل ہے مگر اوّل

کلوخ سے کرنا چاہیئے کیونکہ مسجد قبا کے لوگ اسی طرح کرتے تھے کہ ممدوح
حق ہوے علماے اصول نے اخذ کیا ہے کہ مسّ ذکر سے وضو نہین جاتا اسواسطے
کہ اللہ تعالی اشانہ نے مستنجی بالما کو موصوف طہارت سے فرمایا اگر مسّ ذکر
ناقض وضو ہوتا تو طہارت سے کبھی موصوف نہوتا **الغرض** حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم محلہ قبا مین تشریف فرما تھے کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
تیسرے دن بروایت صحیحہ تشریف لاے اور چودہ روز محلہ قبا مین قیام فرما کر
شہر کے اندر اقامت کا ارادہ فرمایا شہر کے لوگ اسبات کی تمنا کرتے تھے کہ
آپ ہماری محلہ مین ٹہرین جب آپ سوار ہوے تو ہر قبیلہ کے لوگ ہمراہ رکاب
تھے اور یہی درخواست زبان پر تھی آپنے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہان
وہ بیٹھے گی وہین ٹہرونگا اونٹنی جب وہان پر پہونچی کہ جو مقام مسجد نبوی
کے دروازہ کے محاذی ہے اور وہان خانقاہ شہامہ ہے اور صحیح یہہ ہے
کہ منبر مسجد شریف کی جگہہ بیٹھہ گئی پہر حضرت نے اوٹھایا پہر اوٹھی چند قدم
چلکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھی پہر اوٹھی
اور مقام اول پر آکر بیٹھہ گئی اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
فرمایا ہذا المنزل انشاء اللہ **فایدہ** یہہ ابو ایوب انصاری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دادی صاحبہ سے قرابت قریبہ رکہتے تھے اور **تبع**
حمیری بادشاہ یمن کا مکتوب بنام حضور جو ایمان نامہ تہا وہ ابو ایوب
انصاری ہی کے گہر مین پشت ہا پشت سے چلا آتا تہا قصہ مختصر حضرت ابو ایوب
انصاری نے حضرت کا اسباب اوتارا اور گویا بزبان حال یون فرماتے جاتے
تھے۔ **شعر**

ہماے اوج سعادت بدام ما افتد	اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہی چاہتے تھے کہ مین بنی نجار مین اوترون تو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواہش کے موافق آپکے ناقہ کو یہین بیٹھنے کا حکم دیا حضرت اونکے گھر مین اوسوقت تک جلوہ افروز رہے جبتک مسجد نبوی اور حجرات شریفہ تعمیر ہوے درج الدرر مین ہے کہ حضرت سات مہینے اونکے گھر مین رہے اور صحیح یہہ ہے کہ اوّل ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور کو نیچے کے مکان مین اوتارا اور خود مع اہل وعیال بالاخانہ مین رہنے لگے پھر سو ادب کا خیال ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بالاخانہ پر لے گئے اور آپ نیچے اوتر آے

حال آبادی مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

بنا اس بقعہ متبرکہ کی یون واقع ہوئی ہے کہ بعد طوفان حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اہل کشتی نواح بابل مین اوترے اور اولاد احفاد کی کثرت ہوئی نمرود ابن کنعان بن حام بن نوح نے اپنی ذات کو یعنی اپنے تئین امیر اور رئیس قرار دیا اور اپنی شوکت وحشمت ظاہر کرنے لگا نہایت ظلم خلق اللہ پر کئے کفر وفسق کا بازار گرم ہوا۔ اولاد سام بن نوح کی ایک جماعت اس ظلم وستم سے تنگ دل ہو کر وہان سے جدا ہوئی اور وہ اس زمین مین آکر آباد ہوئی اور اس مقام کے اطراف وجوانب مین اپنا تصرف کیا اور زراعت کرنے لگے اسی گروہ کو عمالقہ کہتے ہین یعنی عملاق بن ارفخشد بن سام بن نوح ہین اور جبابرہ شام اور فراعنہ مصر انہین سے ہوے ہین انکے بعد یہود زمین مدینہ پر متصرف ہوے اسکی دو صورتین ہوئین ایک صورت یہہ کہ ابن زبالہ نے عبداللہ ابن حنظلہ اور عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین

نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ مع طوایف بنی اسرائیل حج بیت اللہ کو تشریف لائے تو مراجعت کیوقت زمین مدینہ طیبہ پر اونکا گذر ہوا تو علمائے توریت نے اس بلدہ شریفہ کو اون علامات اور نشانات سے متصف پایا کہ جو پیغمبر ذیشان آخر الزمان کی ہجرت گاہ کے واسطے کتب سماویہ مین بیان کیئے گئے تھے وہ لوگ حضرت کلیم اللہ کی رفاقت ترک کرکے اس پاک زمین مین بس گئے دوسری صورت یہہ ہے کہ ابن زبالہ نے عروہ ابن زبیرؓ سے روایت کی ہے کہ جب عمالقہ کا جور و ستم حد سے متجاوز ہوا تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا و علیہ السلام کو خبر پہونچی اوسوقت آپ فرعون کی تنبیہ مین مصروف تھے لہذا توقف فرمایا جب اس مہم سے فراغت حاصل ہوئی تو ایک لشکر عظیم الشان عمالقہ کے استیصال کے لیئے روانہ کیا اوسنے بادشاہ عمالقہ کو جسکا نام ارقم ابن الارقم تھا قتل کیا اور اوسکی قوم کو باستثناے صبیان و نسوان تہ تیغ کیا جب اس لشکر نے مراجعت کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کی خبر پہونچی تو سرداران لشکر نے مدینہ منورہ ہی مین قیام کیا اور **تاریخ طبری** کا مولف لکھتا ہے کہ یہود کا تسلط مدینہ مین بخت نصر کے عہد مین ہوا ہے مگر تعارض روایات یون رفع ہوجاتا ہے کہ اول جماعۂ یہود یہان رہی اور لشکر کے آنے پر متسلط ہوئی پھر جب بخت نصر نے یہود کو شام سے نکالا تو بعض یہود یہان آئے اور بعد یہود کے انصار نے اس بلدہ مبارک مین قیام فرمایا اور معاملہ انکے قیام کا یون ہوا کہ ایک قوم نسل یعرب ابن قحطان سے ارض سبا مین آبادتھی اور جس شہر مین رہتی تھی اوسکا نام بلدہ طیبہ تھا یہہ لوگ عیش و عشرت مین غرق تھے چونکہ کفران نعمت لازمہ بنی آدم ہے ایکدن دعا مانگنے لگے کہ یا الٰہی آبادی ویرانہ ہوجاے تو ہم سفر کرین اور دوسرے شہرونکی

ہوا کہا ہین خدا نے ایک فوج بہیجی اوسنے اکثر شہرون کو ویران کیا اور پانی ایسا برسا کہ
تمام مکانات گر گئے یہان تک سد لقمان اکبر عادی بہی ٹوٹ گئے سب لوگ ڈوب کر
مر گئے صرف چند آدمی نسل سبا سے اور ایک عمرو ابن عامر رئیس اولاد گیلان کا اپنی
تیرہ ۱۳ بیٹیون سمیت بچا سو یہہ بہی قبل نزول عذاب شہر سے نکل گیا تہا اور اوسنے
اپنی اولاد سے کہا کہ جس جگہہ تم چاہو سکونت اختیار کرو **ازانجملہ** ثعلبہ عمرو ابن عامر کا
بڑا بیٹا جو اوس اور خزرج کے قبیلہ کا مورث اعلی ہے کہنے لگا ہمکو زمین حجاز پسند
ہے وہ اپنی اولاد و اتباع کو لیکر یثرب مین آیا کہ اسوقت یہہ نام **مدینہ طیبہ** کا تہا
اون دنون قوم یہود یہان رہتی تہی اونہین کے پاس یہہ بہی مقیم ہوا اور اللہ تعالے
شانہ نے اسے ثروت عطا کی تہی یہود تو قدیم سے حاسد قوم ہے وہ اسکی ثروت
کو دیکہہ نہ سکے آتش رشک مشتعل ہوئی اور باخود ہا مقدمہ جنگ قایم ہو گیا یعنی
بنو قریظہ و بنو نضیر کہ قبائل یہود سے تہے لوٹ مار کرنے لگے اور یہہ مرتبہ جور و ظلم کا
پہونچا کہ ہرگز کوئی عورت نوعروس اپنے شوہر کے پاس نہ جانے پاتی جبتک یہہ
کمبخت قوم اوسکو بے آبرو نہ کرلیتی ناچار اوس و خزرج نے **ابوجبلہ** سلطان
شام کو لکہا اور استغاثہ کیا اوسنے ایک لشکر غدار بہیج کر اونکو اس سرزمین سے
نکلوا دیا اور اونکا سب مال و متاع اور خانہ باغ و زراعت اوس و خزرج کے ہاتہہ
آیا چند روز یہہ دونون بہائی میل جول کے ساتہہ رہے آخر بمقتضائے اصول
زمانہ انمین بہی نزاع و فساد کی بنیاد پڑ گئی اور آپس مین ایک سو بیس ۱۲۰ لڑائیان ہوئین
جنکے مقتولین کی لاشون سے ساری زمینین جو آباد ہوکر ہزارون من میوہ جات
اور غلہ پیدا کرتین مُردونکی بستیان بنگئین مگر **عہد کرامت مہد حضرت**
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین یہہ بیسون ۲۰
برس کی اُلجہی ہوئی گتہی سلجہہ گئی اور وہ خونخوار و خونریز قبائل باخود ہا شیر و شکر ہو گئے

انہین کی اولاد انصار رضی اللہ عنہم ہین اور بعض اہل تاریخ لکھتے ہین
جب تبع بادشاہ یمن تسخیر ممالک مشرقیہ کے قصد سے نکلا تو مدینہ منورہ
مین گذر اوسکا ہوا اور اپنے بیٹے کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے مدینہ مین چھوڑا اور
خود شام و عراق کیطرف روانہ ہوا اوسوقت جو قوم مدینہ مین بسے ہوئی تہی اون
لوگون نے سلطان کی روانگی کے بعد اوسکے خلیفہ کو قتل کر ڈالا جب سلطان کو
یہہ دردناک خبر پہونچی تو وہ غضبناک ہو کر انتقام کے لئے پلٹا اور یہان پہونچکر
قتل عام کا حکم دیا اتفاق سے اوسیوقت اوسکی سواری کا گھوڑا جو اوسے بہت
محبوب تہا مارا گیا اوسنے قسم کہائی کہ جب تک اس شہر کو غارت نکر لونگا آگے
نہ بڑہونگا علماے یہود نے کہا کہ یہہ شہر پیغمبر آخر الزمان کا
دار الہجرت ہے تیرا حکم اسپر ہرگز جاری نہوگا ناچار تبع اپنے ارادے سے
باز رہا اور یمن کیطرف چلا گیا اوسوقت چار سو عالم توریت جو بادشاہ کے ہمراہ
تہے بامید ملازمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ مین رہگئے
اور تبع نے ہر شخص کے واسطے گہر بنادئے اور اونکی خدمت کے واسطے لونڈی
غلام دئے اور گہرون کو ضروری اسباب وسامان سے مرتب کر دیا اور بہت کچھہ
زر نقد اونکو عنایت کیا اور اپنی طرف سے ایک خط لکھکر شامول یہودی کو
دیا اور وصیت کی اگر تجہسے پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سے ملاقات ہو تو یہہ میرا خط اونکو دینا اور اگر تیرے زمانہ مین اونکا ظہور نہو تو یہہ
خط تیری اولاد کے پاس رہے تیری اولاد مین سے جس سے ملاقات ہو وہ یہہ
خط میری طرف سے اونکی خدمت بابرکت مین گذرانے اور ایک پر تکلف
دولتخانہ تعمیر کرا کے وصیت کی کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
وقت نزول مدینہ باسکینہ اسی مکان مین تشریف فرما ہونگے چنانچہ حضرت

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ اوسی عالم کی اولاد مین سے تہے اور آپ ہی نے تبع بادشاہ یمن کا عریضہ حضور مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گذرانا تہا اور نامہ شریف مین یہہ شعر بہی لکہا ہوا تہا شعر

شهدت علی احمد انه رسول من الله باری النسم

فلو مد عمری الی عمره لکنت وزیرا له وابن عم

ترجمہ یعنی مین گواہی دیتا ہون احمدؐ پر کہ وہ خدا کے رسول ہین ایسا خدا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے آدمیونکا + پس اگر دراز ہوتی میری عمر اونکی عمر تک تو مین اونکا وزیر ہوتا اور ابن عم معارج النبوة مین ہے کہ یہہ نامہ شریف حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی لیلی کے واسطہ سے اوسوقت حضور مین پیش کیا ہے کہ جب آپ قبیلہ بنی سلیم مین جلوہ فرما ہوئے ہین اور عبارت اوس نامہ مبارک کی یہہ تہی۔

ایمان نامہ تبع ابن حمیر بادشاہ یمن کا بنام گرامی حضور پرنور سرور عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو اس بادشاہ نے حضور پرنور کی بعثت سے ہزار برس پہلے حسب ہدایت علمای توریت لکہا تہا اور وہی نامہ مبارک پشت بہ پشت ابوایوب انصاری کے گہر مین چلا آتا تہا

اما بعد یا محمدؐ فانی آمنت بك وبكتابك الذی انزل الله علیك

وانا علی دینك وسنتك وامنت بربك ورب كل شی وبكل ماجاء
من ربك من شرایع الایمان والاسلام وانا قبلت ذالك فان
ادركتك فیها وان لم ادركك فاشفع یوم القیامة ولا تنسی
فان من امتك الاولین وبایعتك قبل مجیئك وقبل ارسال الله
تعالی ایاك وانا علی ملتك وملة ابیك ابراهیم خلیل الله علیه السلام
اور اوس نامہ پر اپنی مہر کی اور مہر مین یہہ کندہ تہا لِلّٰہ الامر من قبل ومن
بعد یومئذ یفرح المومنین ۔ تفسیر حسینی مین سورہ دخان کی تفسیر کی تحت
مین ہے کہ جب حضرت ابوایوبؓ نے نامہ تبع پیش کیا تو حضرت نے تین مرتبہ
فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور یہہ نامہ لکھا ہوا ایکہزار چالیس برس قبل نبوت کا
تہا درج الدرر سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار
رضی اللہ عنہم اولاد اونہین عالمونکی ہین جو تبع کے ساتہہ سے مدینہ مین بس گئے
تہے اور اوسنے بہت خوشی سے اون علما کو مدینہ مین بسنے کی اجازت دی تہی
مکانات رہنے کو بنوا دیئے خرچ کافی دیا جیسا کہ ہم اسکے اوپر لکھہ چکے ہین ۔
تفسیر معتبرہ سے ثابت ہے کہ تُبَّعْ حمیری کا نام اسعد بن ملکی کرب ہے اور کنیت
اوسکی ابوکرب ہے کثرت توابع کے سبب سے تُبَّعْ اسکا لقب ہوگیا جیسا کہ تفسیر
ابن عباس مین ہے بعض تبع کو نبی کہتے ہین اور بعض مرد صالح جیسا کہ تفسیر
جلالین مین بحث کریمہ اہم خیرٌ ام قوم تبع سورہ الدخان مین لکھا ہے ۔
اوسکا اسلام مشکوک نہین ہے **موضح القران** مین ہے کہ تبع بادشاہ یمن
تہا اوسکی قوم بت پرست تہی اوسکو توریت پر یقین آیا اپنی قوم کے سامنے آزمایا
کہ سچا دین کونسا ہے آگ جلوائی دو عالم توریت اپنی کتاب توریت کو بغل مین
لیکر اور دو بت پرست اپنے بتون کو لیکر آگ مین گہسے عالم توریت آگ کے اندر سے

سلامت نکلے بت پرست جل گئے یا آگ کی سوزش کی تاب نہ لاسکے اولٹے قدم بہاگ آئے **فائدہ** پہلا نام مدینہ طیبہ کا یثرب ۔ اثرب ۔ اثاربتہا حضور پرنور نے اسکا نام مدینہ رکہا بعضے کہتے ہین یثرب نام اوس زمین کا ہے جو احد کے غربی سمت کیطرف واقع ہے اور وہان نہرین اور نخلستان بکثرت ہین ابن زبالہ جو اصحاب امام مالک سے ہین اور اہل تاریخ کے سرحلقہ سمجہے جاتے ہین روایت کرتے ہین کہ اب مدینہ کو یثرب کہنا منع ہے ۔ اور امام بخاری اپنی تاریخ مین لکہتے ہین کہ جو شخص ایک مرتبہ یثرب کہے تو ادائے کفارہ کے لیئے دس بار مدینہ کہہ لے اور امام احمد و ابو یعلی سے روایت ہے کہ استغفار کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسکا نام طائبہ وطابہ رکہا ہے اور اس نام کی کراہت کی وجہہ یہہ ہے کہ یثرب مشتق ہے یثرب سے کہ بمعنی فساد لغت مین آیا ہے یا تثریب کہ بمعنی عقاب ہے یا نام ایک کافر کا ہے اولاد نوح علیہ السلام سے کہ اول وہی اسجگہہ رہا تہا جب اللہ تعالی شانہ نے عہد اسلام مین اسے خس و خاشاک کفر وفساد سے پاک کردیا تو اب یہہ نام اوسپر صادق نہین آتا اور کلام الٰہی مین جو یا اھل یثرب لامقام لکم وارد ہے وہ بطریق حکایت ہے جیسے اکثر کفار کے نام قرآن مین آے ہین اور جو حدیث مین آیا ہے وہ قبل از نہی ہے کذا فی جذب القلوب القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابو ایوب انصاری کے گہر مین رونق افروز ہوے تو عبد اللہ ابن سلام سب سے پہلے حاضر خدمت ہوئے اور کلمات ہدایت آیات سنکر چلے گئے چونکہ اسلام کا ذائقہ زبان پر آچکا تہا تخلیہ کے وقت پہر آئے اور عرض کی یا حضرت میرے تین سوال ہین اور سوائے پیغمبر کے کوئی اوسکا جواب نہین دے سکتا اوّل یہہ ہے کہ علامت قیامت کی کیا ہوگی دوسرا بہشت مین اول طعام کیا ملے گا

تیسرا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر پیدا ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ اوسنے پوچھا جو کچھہ پوچھا اور مجھکو علم تھا لیکن اللہ تعالیٰ شانہ نے علم دیا پھر فرمایا اول علامت قیامت کی آگ ہوگی جو لوگون کو شرق سے غرب کو لائیگی۔ اور بہشتیون کو اول مچھلی کے کلیجہ کا گوشت ملیگا۔ اور جب منی مرد کی غالب ہوتی ہے لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر ماں کی منی کو غلبہ ہوا تو بچہ ماں کی صورت قبول کرتا ہے۔ **عبداللہ ابن سلام کا اسلام** یہہ جواب سنکر عبداللہ بن سلام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ ؐ

مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم	لاجرم روے ترا دیدم واز جا رفتم

عبداللہ ابن سلام نے عرض کی یا رسول اللہ قبل اسکے کہ میرے اسلام لانیکی خبر کو شہرت ہو آپ یہودیون کو بلا کر اونکی اعتقاد کا امتحان لیجئے کہ آپ کی نسبت اونکا خیال کیسا ہے مین علٰحدہ ایک گوشہ مین ہو جاونگا چنانچہ حضور نے یہود کو بلایا اور فرمایا کہ تم خوب جانتے ہو اور اچھی طرح پہچانتے ہو کہ مین رسول خدا ہون پھر ایمان کیون نہین لاتے وہ کمبخت کہنے لگے کہ واللہ ہم آپ کو رسول نہین جانتے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین عبداللہ بن سلام کا کیا رتبہ ہے یہود نے کہا ہو سیدنا وابن سیدنا واعلمنا وابن اعلمنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جاوے اور میری رسالت ونبوت پر گواہی دے تو تم اسلام قبول کروگے یا نہین یہود بولے خدا نکرے کہ وہ مسلمان ہو اللہ اوسکو اسلام سے بچاتا رہے تین بار حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہی کلام فرمایا اور وہ اپنی شقاوت ازلی سے ایک ہی جواب دیتے رہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن سلام کو

آواز دی وہ کلمہ پڑہتے ہوئے نکل آے اور اپنی قوم کے لوگون سے متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ تم خوب جانتے ہو کہ آپ رسول برحق ہین کیون انکار کرکے ہاویہ شقاوت مین داخل ہوتے ہو وہ بولے کہ تو جہوٹا ہے ہم انکو کاہنون مین کا ایک شخص جانتے ہین پہر کہا ہوا شرنا وابن اشرنا واجہلنا وابن اجہلنا پہر یہہ معاملہ اتنا بڑہا کہ رد و بدل کی نوبت آگئی اور عبد اللہ بن سلام کے دشمن ہوگئے اور حضرت سے نہایت دشمنی اس قوم کو ہوگئی نصاریٰ سے پہلے اللہ تعالیٰ شانہ نے انپر لعنت فرمائی ہے ابن سلام نے عرض کی یا رسول اللہ انکو دفع کیجئے مجہے ان سے ڈر معلوم ہوتا ہے حضرت نے انکو نکلوا دیا۔ **تفسیر ابن جریر و ابن حاتم** وکتب طبرانی و بیہقی و سند امام احمدؒ و مسند ابن حمید مین **روایت** ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین جلوہ فرما ہوے تو عبد اللہ ابن صوریا جو احبار فدک سے تہا مع ایک جماعہ یہود حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوا اور بطور امتحان حضور سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین عرض کی کہ آپ اپنے خواب سے مجہکو مطلع فرمائین کہ ہم نے پیغمبر آخر الزمان کی علامات اپنی کتاب مین دیکہی ہین حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکہین سوتی ہین اور میرا دل جاگتا ہے اگر یہی علامت ہے تو مجہہ مین موجود ہے اوس نے کہا سچ ہے پہر اوس نے کہا کہ اور کئی سوال ہم کرتے ہین انکا جواب وہی دیگا جو پیغمبر ہوگا آپ نے کہا کرو لیکن وہ اقرار کرو جو یعقوب نے اپنے بیٹون سے کیا تہا کہ اگر مین تمہارے سوالات کا جواب دون تو بعد تمہین ایمان لانا ہوگا اور میری متابعت اختیار کرنی پڑیگی سب نے کہا کہ ہمین یہہ شرط منظور ہے اوسنے پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ بچہ کبہی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور

کبھی ماں سے آپنے اسکا وہی جواب دیا جو عبداللہ ابن سلام کو دیا تھا پھر اوسنے
پوچھا کہ کون عضو مرد کی منی سے بنتا ہے اور کون عضو عورت کی منی سے حضرت
نے فرمایا کہ استخوان و پّے یعنی پٹھے وغضروف باپ کی منی سے بنتے ہین اور
گوشت وخون وبال وناخن ماں کی منی سے یہود نے کہا بہت درست ہے
پھر سوال کیا کہ اہل جنت کی مہمانی جنت مین داخل ہونیکے وقت کس کہانیسے
ہوگی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کے دل کے کباب سے اوسنے کہا درست ہے پھر
سوال کیا کہ حضرت یعقوب اسرائیل نے کونسا کہانا اپنے نفس پر حرام کیا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کا دودہ اور
گوشت اور اسکا سبب یہہ ہوا کہ آپ کو مرض عرق النسا عارض ہوا تو آپنے
نذر مانی کہ اگر مجھے صحت ہوجای تو جو کہانا مجھے مرغوب ہے اوسکو مین اپنی
ذات پر حرام کردونگا اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کو صحت عطا فرمائی تو آپ نے
یہہ دونوں چیزین جو آپ کو مرغوب تہین ترک کردین بعد اسکے آپ کی اولاد پر بہی
حرام ہوگئین اوسنے کہا بہت درست ہے آپ نے فرمایا اب ایمان کیون
نہین لاتے اوسنے کہا کہ ایک بات اور باقی ہے یہہ فرمائیے کہ آپ پر وحی کون
فرشتہ لاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جبرئیل جو ہر نبی اور پیغمبر کے پاس وحی لاتے
تہے تو وہ بدبخت جماعت کہنے لگی کہ ہمین آپکی متابعت منظور نہین اگر کوئی اور فرشتہ
وحی لاتا تو ہم آپ پر ایمان لاتے یہہ فرشتہ تو ہمارا دشمن ہے اسنے بخت نصر کو
بچالیا تھا **فائدہ** قوم یہود دنیا بھر کی قومون مین نہایت **شقی** اور خبیث
قوم ہے جب تو انکے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صاحب جلال پیغمبر
بھیجے گئے تہے وہ چند روز اس قوم سے جدا ہوے اور اپنے بڑے بہائی
حضرت ہارون کو انپر اپنا وصی کرگئے تھے بس یہہ ناپاک قوم گوسالہ پرست ہوگئی

جب موسی علیہ السلام تشریف لائے تو قوم کا یہہ حال دیکھکر غضبناک ہوگئے
جب ایک دن مین اسّی ہزار آدمی قتل ہوئے تو توبہ و فریاد ہونے لگی آخر اللہ
جل جلالہ نے توبہ قبول کی چند روز کچھہ ٹھیک طور پر رہے اور پھر اکڑ گئے یہہ لوگ
اچھی طرح حضرت کو جانتے تھے کہ آپ نبی ہین مگر اونکا حسد اتنا بڑہا ہوا تھا کہ
راہ ہدایت پر آنے نہ دیتا تھا **الغرض** ایسی ایسی شرارتین اونکی خباثتین یہود نا بہبود
کی بہت ہین حق یہہ ہے کہ انکا خلقی شعار ہے **واضح** ہو کہ مشاہیر مہاجرین رضی اللہ
عنہم یہہ حضرات ہین مصعب ابن عمیر عبدری عبداللہ ابن ام مکتوم ۔ ابو عبیدۃ الجراح
بلال ابن رباح ۔ سعد ابن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین ۔ عمار ابن
یاسر عمر ابن خطاب ۔ عثمان ابن عفان ۔ غراب ۔ بنو جحش ۔ زبیر ابن العوام ۔
اسما بنت ابی بکر زوجہ زبیر ۔ عبدالرحمن ابن عوف ۔ طلحہ ابن عبیداللہ ۔ ابو سلمہ
ام سلمہ زوجہ ابو سلمہ ۔ عیاش ابن ابی ربیعہ ۔ عثمان ابن مظعون ۔ زوجہ عثمان مذکور
زید ابن خطاب ۔ حمزہ بن عبدالمطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید ابن حارثہ
ابو بکر صدیق ۔ عتبہ ابن غزوان ۔ عبیدہ ابن الحارث ابن المطلب ۔ طفیل حصین
برادر طفیل ۔ مسطح ابن اثاثہ ۔ علی ابن ابیطالب ۔ غزوان پدر عتبہ ۔ انہین
حضرات کے فضائل مین یہہ آیہ کریمہ قرآن مین نازل ہوئی للفقراء المہاجرین
الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم تا اولئک ہم الصادقون اور انہین
حضرات کو انصار نے اپنی حویلیون مین رکھا چنانچہ اوس ابن ثابت برادر حسان
ابن ثابت نے حضرت عثمان رض کو اپنے گھر مین اوتارا اور نہایت خاطر کی اور
تا زیست اونسے ویسی ہی محبت رکھی بہجۃ المحافل مین ہے کہ بعد شہادت حضرت
عثمان اوس ابن ثابت اونکے وارث بہی ہوئے ۔ غراب رضی اللہ تعالے عنہ
سعد ابن خیثمہ کے گھر مین رہے اور بنو جحش عاصم ابن ثابت کی حویلی مین ٹھہرے

زبیر مع اسما بنت ابی بکر سفیان ابن حارث کے گہر مین اوترے۔

عبداللہ ابن زبیر کی ولادت مہاجرین کے بچونمین یہہ پہلی ولادت ہے جو مدینہ مین ہوئی

وہین عبداللہ ابن زبیر پیدا ہوئے انہین کے منہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا ہی اور یہہ مہاجرین کی اول اولاد ہین جو مدینہ مین پیدا ہوے اور سب مسلمانون کو نہایت خوشی ہوئی اسلیئے کہ یہہ بات مشہور ہوئی تھی کہ یہودی نے سحر کیا ہے ان مہاجرین کے کوئی اولاد نہوگی۔ اور مصعب ابن عمیر اسعد ابن زرارہ کے پاس فروکش ہوے۔ اور عبدالرحمن ابن عوف سعد ابن ربیع کے گہر مقیم ہوے۔ اور سعد ابن ابی وقاص سعد یمانی کے پاس اوترے۔ اور طلحہ ابن عبداللہ عمیر ابن معبد کے گہر مین رہے۔ اور ابوسلمہ مع اپنی زوجہ ام سلمہ کے عیادت کے مکان مین سکونت پذیر ہوے۔ اور عیاش نے ابولبابہ کے مکان مین قیام کیا۔ اور عثمان ابن مظعون معہ زوجہ خود ابن جبیر کی حویلی مین رہے۔ اور عمر ابن خطاب مع زید اور اپنی توابع کے ساتہہ رفاعہ ابن رافع انصاری کے گہر مین جلوہ فرما رہے۔ اور حمزہ وزید ابن حارثہ مع توابع ولواحق کلثوم ابن الہدم کے پاس اوترے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مع توابع خارجہ ابن زید کے گہر مین رہے علی مرتضی عویم ابن ساعدہ کی حویلی مین رونق افروز رہے۔ اور عتبہ ابن غزوان معہ پدر عباد ابن بشر کے گہر مین رہے۔ عبیدہ بن الحارث مع طفیل وحصین برادران اور مسطح ابن اثاثہ وغیرہ عبداللہ ابن سلمہ کے مکان مین رہے انہین انصار کی شان مین یہہ آیۃ جلیل الشان سورہ حشر مین نازل ہوئی ہی

والذین تبوء الدار والایمان من قبلہم یحبون من ھاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتو ویوثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ یعنی جو گھر پکڑ رہے ہین اس گھر مین اور ایمان مین ان سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آئے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا اور مقدم رکھتے ہین اونکو اپنی جان پر اگرچہ وہ خود بھوکے ہون۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس قوم کا نام دین کی نصرت دہی کے سبب سے انصار رکھا اور یہہ حدیث انکی شان مین فرمائی

انصار رضی اللہ عنہم کی فضیلت حدیث شریف کا ترجمہ

انصار کی محبت ایمانکی نشانی ہے اور نفاق کی علامت انصار کی دشمنی ہے بخاری ومسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور مسلم نے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے الٰہی بخش انصار کو اور اونکے بیٹون اور پوتون کو چنانچہ پہلے درجہ والے اصحاب ہوے اور دوسرے درجہ والے تابعین اور تیسرے درجہ والے۔ تبع تابعین لفظ حدیث کے یہ ہین اللھم اغفر للانصار ولابناء ابناء الانصار بعید نہین ہے کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اولاد ابنار انصار ہو قیامت تک۔

فضیلت مھاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یہہ جو اوپر کی آیت انصار کی شان مین ہے وہ انصار کی علوی شان اسلامی دنیا کے بسنے والون کو دکھارہی ہے اس آیت کے اوپر کی ایک اور آیت ہے

اس سے نہایت مفصل فضیلت مہاجرین کی ظاہر ہوتی ہے اسپر بہی اگر کوئی شخص
ان حضرات کی فضیلت کا خیال نکرے تو ایسا خیال اوسیکے واسطے مبارک رہے
وہ آیت کریمہ یہہ ہے للفقرآء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم
واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله
اولئك هم الصدقون ترجمہ از تفسیر حسینی قسمت براے یتیمان ومسکینان
وابناے سبیل است و درویشان ہجرت کنندہ انانکہ بیرون کردہ شدہ اند
از سراہاے ایشان کہ در مکہ داشتند و دور افتادند از مالہاے خود می طلبند
بخشش وبخشایش از خداوند خود وخشنودی حضرت او یعنی ہجرت ایشان براے
تجارت واغراض دنیوی نبودہ بلکہ طالب رحمت ورضاے حق بود وبدوستی
خدا ورسول ترک دیار واموال خود نمودند ویاری میکنند دین خداے را
بنفس ومال خود ونصرت می نمایند پیغمبر او را بیاری وہواداری آن گروہ مہاجران
ایشانند راستان در دین اسلام ہم بقول وہم بفعل **فقیر محمد اکبر ابو العلائی**
غفر اللہ ذنوبہ عرض کرتا ہے مہاجرین کے سردفتر حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ ہین آپ کو سردفتر اسلیئے کہا گیا ہے کہ ایک تو آپنے ہجرت کا
ثواب پایا دوسرا بہت بڑا شرف اور ثواب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کی شرف ہمرکابی کا حاصل کیا پروردگار تعالے شانہ نے جملہ مہاجرین
کی شان مین یہہ آیت نازل فرمائی ہے جنمین بروایت صحیحہ حضرت عمر اور حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بہی ہین انکی ایمان کی تصدیق مین **شہادت اللہ**
کافی ووافی ہے ع

آنکس کہ شد متابع راے تو قد نجا	وانکو خلاف امر تو ورزید قد ہلک

یا اللہ مین تیری شہادت پر ایمان لایا اور مہاجرین وانصار کی بزرگی اور

اور اونکے ایمان کی دل سے اور زبان سے تصدیق کرتا ہون جیسا تو نے ارشاد فرمایا ہے بے شک وشبہ یہہ حضرات ایسے ہی ہین انکی قبرین ہمیشہ تیری رحمت کے باغ کے پہولون سے بہری رہین یا اللہ اوسی باغ رحمت کے پہول میرے پیران طریقت اور اجداد کرام کے مزارون پر بہی برسادے رضی اللہ عنہم **فائدہ** اوپر والی آیت شریفہ مین جو جملہ تبوؤا الدار والایمان واقع ہے یعنی جگہہ پکڑی اون مہاجرین نے سراے ہجرت اور دار ایمان مین یعنی **مدینہ** مین صاحب تفسیر حسینی سورۂ حشر کی تفسیر مین تحریر کرتے ہین کہ تفسیر امام ابی بکر نقاش مین ہے کہ مدینہ کا نام **ایمان** ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ نام رکہا ہے پس معنی اس آیت کے یہہ ہوے کہ اقامت اختیار کی مہاجرین نے مدینہ مین **فائدہ** حضور پرنور کی **ہجرت** کی مصلحتون مین سے ایک بات فیاض ازل نے اس گنہگار کے دل پر یہہ بہی کہول دی کہ اگر اللہ کے پاس ہی اوسکے محبوب کا گہر ہوتا تو ایک ہی سفر مین دونون برکتین حاصل ہوجایا کرتین زایرین کو وہ شوق اور ولولہ نہوتا جو اب پیدا ہوتا ہے اور ایک ہی مقام پر دونون سلام ہوجاتے اور اب پہلا سلام تو خالق ومالک جو تمام شاہان روے زمین کا پیدا کرنے والا ہے اوسکے دربار مین حاضر ہوکر بجالاے یہان اوس سلام کے صلہ مین کیا درجہ اور کیا انعام ملا کہ پروردگار نے کہا مرحبا تمہاری حاضری لکہی گئی اب ہماری خوشنودی کی سند تمکو ہمارے محبوب کی سرکار سے ملیگی اگر بندے اپنے مالک کے محبوب کے دربار مین حاضر ہوکر اپنی سند کو طغراے قبولیت سے مسجل کرلاے پس پروانہ خوشنودی ونجات حاصل ہوگیا اب سے قیامت تک سب راہین نجات کی اوسپر کہلی ہوئی ہین اور توفیق ازلی ہر جگہہ اس کے ساتہہ ہے وہ **توفیق ازلی** کیا ہے

اتباع شرع اب بندہ سچا نمازی بہی ہوگیا اور پے ریا روزہ دار بہی اپنے
مالک سے ڈرنے لگا کہ اب اسّے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہی نہین ہر وقت اوس مالک
الملک کی جلالت پیش نظر ہے جہان خطرات نفسانی نے کسی گناہ کی جرات دلائی
اور مالک کی جلالت نے تنبیہ فرمائی اور یہہ بندہ ہوشیار ہوگیا اور اسکی سند مین
کوئی دہبہ نہ لگنے پایا بس معلوم ہوگیا اس بندہ کو کہ میری سند محکمہ وزارت کے
طغراسے مسجل ہے الحمد اللہ علی احسانہ **مہاجرین وانصار کے ملے جلے**
فضایل قال اللہ تعالیٰ شانہ ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما
اوتوا ترجمہ اور نہین پاتے اپنے دلون مین حسد یا حقد یا دغدغہ اوس سبب سے
جو انپر بخشش کی گئی۔ مراد اس سے یہہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونکی اعانت وامداد در احسان واسعاد کا
ذکر فرمایا یعنی جو انصار نے مہاجرین کے ساتہہ حسن سلوک کئے تہے حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ انصار تم چاہتے
ہو کہ بنی نضیر کی غنیمت تم سب لوگون کو مین تقسیم کردون اور اگروہ مہاجرین اوسی
دستور کے موافق تمہارے گہرون مین رہین۔ یا تم اس مین راضی ہو کہ یہہ سب
مال مہاجرین کو دیدیا جاے اور وہ لوگ تمہارے گہرون سے باہر آجائین۔
اور اپنے امور معیشت مین مشغول ہون۔ بیان کرو سعد ابن وقاص سعد بن معاذ
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم نے جو پیشوایان اہل مدینہ تہے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمارا دل یہہ چاہتا ہے کہ اموال غنیمت تو
حضور مہاجرین کو تقسیم فرمائین اور یہہ بزرگوار حسب دستور سابق ہمارے گہرون مین
رہین کہ انکے سبب سے ہمارے گہر کی رونق اور برکت ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انصار کے واسطے دعاے برکت فرمائی اللہ تعالیٰ

شانہ انکی شان مین فرماتا ہے کہ ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرین کو
اپنے نفس پر یعنی خود نہین لیتے اور اونکو دیتے ہین اگرچہ یہہ خود محتاج ہین
قال اللہ تعالےٰ شانہ ویوءثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ
اس آیت کے نازل ہونیکا سبب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
یون بیان کیا ہے کہ ایک شخص بکریکا بھنا ہوا سر کسی صحابی کے واسطے کہ جو
مساکین صحابہ مین سے تھے لایا اون صحابی نے ایک دوسرے صحابی کو جو
اون سے زیادہ حاجتمند تھے وہ سر بریان بھیجدیا اون حضرت نے رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ایک تیسرے صحابی کیخدمت مین پیش کیا اسی طرح اوس بریان کو
نو صحابی نے ایک دوسرے پر ایثار کیا لہذا پروردگار تعالیٰ شانہ نے اس
آیت شریفہ مین اونکا ذکر فرمایا حکما اسبات پر متفق ہین کہ وہ چھ خصلتین کہ مشتمل جود
ہین اون مین سے صفت ایثار اکمل وافضل ہے۔ **ایثار** یہہ ہے کہ کوئی
شخص کسی شے کا حاجتمند ہوا اور وہ شے اوسے حاصل ہوگئی اور ہنوز اوسکے
صرف مین نہین آئی کہ اوسنے دوسرے شخص کو اوسی شے کا محتاج پایا اور فوراً
اوسے دیدیا یعنی اوسکی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھا قطعہ

کریم کامل آنرا میشناسم اندرین دوران زاستغنائے ہمت باوجود فقر و بی برگی	کہ گرنانے رسد از آسیائی چرخ گردانش زخود وا گیرد و سازد نثار پے نوایانش

پروردگار تعالےٰ شانہ اب جملہ مومنین کو انصار و مہاجرین کے طریقہ
تعلیم فرماتا ہے اے سالکان راہ طریقت اس تعلیم کو سمجھو اور اسپر
عمل کرو نور چشم محمد محسن مد اللہ عمرک تمہارے سمجھنے اور عمل کرنیکی یہہ
بات ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ ومن یوق شح نفسہ اور جو شخص کہ
نگاہ رکھا جاے نفس اوسکا بخل سے ھم المفلحون وہی گروہ ہے جسنے فلاح

پائی اس آیت مین جو مَن کا لفظ واقع ہے عمومیت کے واسطے ہے جو شخص
ان افعال حسنہ کا عامل ہوا زمرہ مہاجرین و انصار مین داخل ہوگیا یہہ نہ
سمجہا کہ باب فیض بند ہوگیا ہ

ہنوز آن ابر رحمت دُرفشان است	خم و خمخانہ با مُہر و نشان است

والذین اور وہ لوگ جو آے اور آئینگے من بعدھم مہاجرین اور انصار کے
بعد مراد اس سے تابعان صحابہ ہین قیامت تک یقولون کہتے ہین ربنا
اغفر لنا اے پروردگار بخش ہمکو ولاخوننا اور ہمارے بہائیون کو جن
لوگون نے دین مین ہم سے سبقت کی ہے ایمان لانے مین الذین سبقونا
بالایمان وہ لوگ جو سبقت لے گئے ہین ہمپر ایمان مین ولاتجعل اور نہ کر
فی قلوبنا ہمارے دلون مین غلاً کینہ و حسد و خیانت للذین امنوا اون
لوگون کو کہ ایمان لاے ہین ہمسے پہلے یعنی اصحاب پیغمبر ربنا اے ہمارے
پیدا کرنے والے انک رءوف بے شک تو مہربان ہے ہماری دعاون کو قبول فرما
رحیم تو ہمارا بخشنے والا ہے اپنی رحمت سے ہمکو زمرہ سابقین مین داخل فرما
علمار رحمہم اللہ علیہم فرماتے ہین کہ جبکو کسی صحابی سے بغض اور کینہ
ہے وہ اس آیت کا اہل نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار
فرماتے ہین کہ اللہ تعالی ارشانہ نے مومنین کے تین درجہ کئے ہین مہاجرین و
انصار و تابعین اور یہہ موصوف ہین سادگی دل اور پاکی طینت کی صفت سے
پس جو شخص کہ ان صفات سے متصف نہین ہے وہ مومنین کے زمرہ سے
خارج ہے بیان مہاجرین کا جن لوگون نے پہلے ہجرت
کی ہے مدینہ کی طرف صحیح بخاری شریف مین برار ابن عازب سے
روایت ہے کہ اول ہمارے گہر مصعب ابن عمیر و ابن ام مکتوم آئے پہر بلال

وسعد و عمار ابن یاسر اور انکے آنے سے بیس دن بعد حضرت عمر ابن خطاب آے اور انکے بعد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم رونق افروز ہوے تو مینے اہل مدینہ کو کبھی ایسا خوش نہ دیکھا تھا جیسا اوس دن دیکھا الحاصل بعد تشریف فرما ہونے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے ہوا مدینہ منورہ کی ردی ہوگئی جس کی وجہہ سے اکثر مہاجر بیمار ہوگئے بلکہ حضرت صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ اور بلال رضی اللہ عنہم کو اتنا ضعف ہوگیا کہ نماز مین قیام نہ کر سکتے تھے یہہ حال دیکھکر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالی شانہ نے ہوا کی روایت کو مدینہ سے جحفہ مین بدل دیا۔ جُحفہ ایک موضع ہے مدینہ سے چھہ کوس وہان یہود رہتے تھے اوسی دن سے مدینہ طیبہ ہوا سے وبائی سے آجتک محفوظ ہے مصابیح مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مکہ سے مدینہ مین آئے تو بلال اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما عارضہ تپ مین مبتلا ہوے اور بلال رض مکہ جانیکے اشتیاق مین اشعار پڑھنے لگے یہہ حال مینے حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہہ دعا فرمائی اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکہ او اشد اللھم صححھا و بارك لنا فی مدھا و صاعھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفہ ترجمہ یا اللہ محبوب کر دے ہمارے مدینہ کو جسطرح مکہ کو دوست رکہتے ہین یا اوس سے زیادہ اللہ صحت بخش کر دے مدینہ کی ہوا کو اور برکت عطا کر ہمارے لئے اوسکے مُد اور صاع مین اور بدل اوسکی تپ کو یہان سے جحفہ مین **فائدہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی ہجرت کرنے کے بعد کسیکا اسلام بے ہجرت قبول نہوا مگر اونکا جو معذور تھے عیاش ابن ابی ربیعہ کہتے ہین کہ مین مع والدہ کے معذورین مین

معدود تہا چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قنوت مین یون
فرماتے تہے اللهم انج عیاش ابن ابی ربیعه والولید وسلمه
ابن هشام اللهم انج المستضعفین من المومنین مگر جب مکہ فتح
ہوا تو یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور ارشاد ہوا۔ لا هجرة بعد الفتح لیکن مہاجرین
کو رخصت رجوع نہ دی بلکہ یون فرمایا کرتے تہے اللهم امض لاصحابی
هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم عیاش مانکی طرف سے ابوجہل ملعون
کے بہائی تہے قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ اور مدینہ مین انکا شمار ہے جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتہہ مدینہ مین آئے تو ابوجہل انکو منانے آیا اور
کہا کہ تیری مان نے قسم کہائی ہے کہ مین سایہ مین نہ بیٹہونگی جب تک عیاش کو
نہ دیکہون عیاش مکہ کو اوسکے ہمراہ گئے جب یہہ مکہ مین پہونچے تو ابوجہل مردود
نے اونکو قید کرلیا پہر بہاگ کر مدینہ مین آگئے اور جنگ بتوک مین شہید ہوے
ولید ابن الولید۔ خالد ابن ولید کے بہائی ہین قوم مین قریشی مخزومی ہین
انکو عبد اللہ ابن جحش نے جنگ بدر مین گرفتار کیا تو خالد اور ہشام دونون
بہائی چار ہزار درہم فدیہ دیکر مدینہ سے چہڑا لیگئے پہر وہ بلا دعوت مسلمان
ہوگئے لوگون نے ان سے کہا کہ تم قبل ادائے فدیہ کیون نہ ایمان لائے
فرمایا کہ تم لوگ کہتے کہ بے صبری سے ایمان لایا ہے چنانچہ اسلام لانیکی وجہہ سے
انکے دونون بہائی یعنی خالد بن الولید اور ہشام بن الولید انپر ظلم کرنے لگے
یہانتک کہ انکو قید کردیا جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
انکے واسطے دعا کی اللہ تعالی شانہ نے اپنے پیغمبر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور انکو حضور کے پاس بہیجدیا۔ سلمہ
یہہ ابوجہل ملعون کے برادر حقیقی تہے قدیم الاسلام اور اخیار صحابہ مین انکا شمار ہے

ان کو بھی کافرون نے قید کیا تھا وہ بھی بھاگ کر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آملے اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مین جہاد ملک روم مین شہید ہوے۔

سال اول ہجری کے وقایع مین سے تعمیر مسجد مدینہ منورہ ہے

حدیث شریف مین وارد ہے۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی شانہ نے مجکو حکم دیا ہے کہ مین ایک عریش حضرت موسیٰ کے عریش کی مثل بناؤن کہ اوسکی بلندی سات گز سے زیادہ نہو عریش اوس مکان کو کہتے ہین کہ جسکی پوشش کھجور کے پتون اور لکڑی سے ہو اور اس عریش مبارک یعنی مسجد نبوی کی طیاری کے قبل یہہ دستور تھا کہ جس مقام پر نماز کا وقت کسی نمازی کو ہوجاتا تھا وہ وہین نماز پڑہ لیا کرتا جب حکم آلہی تعمیر عریش کیواسطے جاری ہوا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی تعمیر اوس مقام پر تجویز فرمائی جہان ناقہ حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پہلی بار بیٹھا تھا اور پہر اوٹھا اور چند گام چلا اور پہر پلٹ کر اوسیجگہہ پر آیا وہ مقام ایک روایت کے موافق مشرکین کا گورستان یا خرابہ نخیل کا تھا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ ایک میدان تھا محوظ قبیلہ بنی نجار کا مالک اوسکے دو یتیم تھے اون لوگون نے اوسکو مِرْبَدْ بکسر میم و باے موحدہ مفتوح جاے نشانیدن شتر وجاے جمع کردن خرما ا بنایا تھا مُرْبُدْ وہ مقام ہے جہان خرما کا خرمن ہوتا ہے یعنی خرما خشک کرکے تمر بناتے ہین الغرض حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اون دونون یتیمون سے جنکا نام سہیل اور سُہیل تھا اور

اونکی پرورش کرنے والون سے جنکانام اسعد ابن زرارہ اور دوسری روایت کے موافق معاذ ابن عفرا ہے کہا کہ اگر تم یہہ زمین بیچو تو ہم خرید لین اور اسمین مسجد بنالین وہ بولے کہ ہم بغیر قیمت کے یہہ زمین نذر کرتے ہین حضرت نے انکار فرمایا مگر بہت کچھہ عرض ومعروض کے بعد وہ زمین دس اشقال طلا پر بکی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ قیمت اپنے خاص جیب سے ادا کی بعد اسکے درخت کہود کر زمین کو ہموار کیا اور گورستان کو پست کردیا اور اصحاب رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ اینٹین طیار کرو اصحاب نے حکم کی تعمیل کی وہ جانب بقیع ابتک موجود ہے پھر دیوارین کچی خشتون سے بنائین اور چھت خرمے کی شاخون اور ستون چوب خرما سے مرتب ہوئے **فائدہ** اس مقام سے معلوم ہوا کہ تعمیر مسجد کے واسطے قبرستان کو ہموار کردینا جائز ہے **شیخ عبد الحق** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہہ حکم مشرکین کی قبرون کیواسطے مخصوص ہے صاحب تفریح الاذکیا کا قول ہے کہ یہہ تاویل اوسوقت کرنی پڑتی ہے کہ اوس مقام کو خرابہ اور گورستان قرار دین جب اوسے مربد قرار دیا جاے تو اس تاویل کی ضرورت نہین بلکہ صاحب بہجۃ المحافل نے اس مقام کو میدان یا نخلستان روایت کیا ہے۔

بیان قبلہ سابق جو شمال کی طرف تھا

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین رونق افروز ہوے تو نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتے تھے تو اوسوقت خرمے کی لکڑیون سے ایک بلند مقام عرش کی مانند بنالیا تھا پندرہ یا سولہ مہینے کے بعد جب تحویل قبلہ کا حکم جناب احدیت جل جلالہ سے صادر ہوا تو اوس مکان کو بطور خود

چھوڑ کر اوسکے مقابلہ مین جنوب کی جانب مسجد تعمیر فرمائی اوس مکان کا نام صُفَّہ
ہوا اوس مکان مین اصحاب بے خانمان جو دن کو فکر قوت مین بسر کرتے اور شب
کیوقت استراحت کرتے تھے اور بعد تشریع جہاد اکثر غازیونکے ساتھہ تشریف
لیجاتے تھے یہی بزرگوار اصحاب صفہ کے لقب سے مشہور تھے بعض راویونکی
نزدیک سیہ شمار مین ستر ہین اور باختلاف روایت زیادہ بھی شمار کئے گئے ہین
اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ بہ تحقیق ثابت ہوا ہے کسیوقت اصحاب صُفَّہ
کی تعداد چار سو تک ہوجاتی تھی اور کبھی کم اور پہر کبھی زیادہ ہوجاتی تھی چنانچہ
غزوہ معونہ مین ستر آدمی ان مین سے شہید ہوے بالجملہ اصحاب صُفَّہ
کی تعداد پر بخوبی اطلاع نہین ہوئی چند اسما تفسیر نظم الجواہر مین ہین وہ
اس مقام پر درج کئے جاتے ہین۔

اسماے گرامی اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم

اوس[1] بن اوس ثقفی براء[2] بن مالک انصاری بشیر[3] بن معبد اسلمی ابوبرزہ[4] اسلمی
ثابت[5] بن ضحاک خزرجی ثابت[6] بن ودیعہ خزرجی ابوثعلبہ[7] انصاری حارثہ[8] بن جمیل
اشجعی جعیل[9] بن سراقہ ضمیری حذیفہ[10] بن اسید غفاری حبیب[11] بن زید انصاری
حارثہ[12] بن نعمان انصاری حازم[13] بن حرملہ غفاری حنظلہ[14] بن عامر غسیل ملائکہ حکم[15]
بن عمیر یمانی حرملہ[16] بن ایاس تمیمی حبیش[17] بن حذافہ قرشی خالد[18] بن زید انصاری
حزم[19] بن مالک اسلمی خریم[20] بن اوس طائی خبیب[21] بن اساف انصاری دکین[22] بن
سعید مزنی رفاعہ[23] بن عبداللہ انصاری ربیعہ[24] بن کعب اسلمی ابوالرزین[25] عقیلی ابوالبیسہ[26]
مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زید[27] بن خطاب عدوی
سفینہ[28] مولی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سعید[29] بن مالک

ابو سعید خدری سالم بن علیند اشجعی سالم بن عمیر بن ثابت سائب بن خلاد انصاری شقران مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شداد بن اسید صفوان بن بیضا فہری طخفہ بن قیس غفاری طلحہ بن عمرو بصری عبد اللہ بن اسود سدوسی عبد اللہ بن حوالہ ازدی عبد اللہ بن ام مکتوم عبد اللہ بن عمرو بن خرام سلمی عبد اللہ بن حبشی خشعمی عبد اللہ ابن انس جہنی عبد اللہ بن بدر جہنی عباد بن خالد غفاری عمرو بن عوف انصاری عمرو بن طلق سلمی عمرو بن ثعلبہ انصاری عویم بن ساعدہ عبید مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عکاسہ بن محصن اسدی عرباض بن ساریہ سلمی عیینہ بن المنذر سلمی عبادہ بن قرص لیثی عیاض بن حمار مجاشعی ابو عبید مولی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابو عیب فرات بن حبان عجلی فضالہ بن عبید انصاری ابو فراس اسلمی قرہ بن ایاس مزلی کنانہ بن حصین غنوی ابو کبیسہ مولی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معاویہ سلمی مسعود بن الربیع فاری مسطح بن اثاثہ قرشی ابو موہبہ مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بلال مولی مغیرہ بن شعبہ ابو ہریرہ دوسی واثلہ بن شفع لیثی والفتہ بن معبد جہنی لیسار مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وقت تعمیر مسجد نبوی فرماتے تھے اللہم فارحم الانصار والمہاجرہ یا اللہ رحم کر انصار اور مہاجرین پر الغرض بلندی مسجد شریف کی اوس وقت سات گز کی تھی اور طول قبلہ سے شمال تک چودہ گز اور مغرب سی مشرق تک تریسٹھ گز مسجد نبوی کا ابتدا مین اتنا عرض وطول تھا جو اوپر تحریر ہوا اور اوسمین کسی طرح کا تجمل وتکلف نتھا یہانتک کہ ستون بھی چوب خرما کے تھے اور چھت کا پٹاؤ بھی اوسیکی لکڑی سے تھا جب پانی برستا تھا

چہت ٹپکتی تہی اور پانی سے ملی ہوئی مٹی گرتی تہی اور تین در تہے فتح خیبر تک اسی قدر طول مسجد رہا بعد اسکے از سر نو تعمیر ہوئی توآن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اور زمین لیکر داخل مسجد فرمائی کہ دونون طرف سے صد در صد ہوگئی الحاصل ابتدًا تو اسمین تکلف نتہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عریش کے مثل تہی اور یہہ وہ زمین ہے جسکو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دس ہزار درم کو خرید اتہا اور قصر جنت کے بدلہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتہہ فروخت کیا طبرانی نے یہہ حدیث نقل کی ہے ایک انصار مسجد کے ہمسایہ تہے اون سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنا گہر دیسکتا ہے کہ ہم اسے مسجد مین داخل کردین اور اسکے بدلہ مین اللہ تعالیٰ شانہ تجہے جنت مین ایک قصر عنایت فرماے وہ انصار بہت غریب تہے اور عیال دار تہے اونکی محتاجی نے اونکو اس سعادت کے حاصل کرنے سے روکا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قسمت مین یہہ سعادت تہی آپنے فورًا دس ہزار درم کو یہہ زمین خریدی اور حضور پرنور مین بطور نذر پیش کی حاصل کلام اس مسجد مبارک مین اول اینٹ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رکہی پہر حضرت ابوبکر صدیق پہر حضرت عمر فاروق پہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے ۔ امام احمدؒ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مینے دیکہا کہ حضرت کے آگے بہت سی اینٹین رکہی ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے دین تو مین پہونچا دون حضور نے فرمایا تو بہی لا یہہ میرے واسطے چہوڑ یا اباھریرہ لا عیش الا عیش الاخرۃ ۔ کتب حدیث مین وارد ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک

پتھر رکھکر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد کیا کہ ایک پتھر تم بھی اس
پتھر سے ملا کر رکھدو اور ایک پتھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پتھر کی برابر رکھوایا اسیطرح ایک پتھر حضرت عثمان رضی
اللہ تعالے عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پتھر کے برابر رکھوایا
اور فرمایا ھؤلاء الخلفا من بعدی **بیان قبلہ سابق** بعد بناء مسجد سولہ[16]
یا سترہ مہینے قبلہ بیت المقدس کیطرف رہا جب **تحویل قبلہ** کا حکم ہوا تو جبریل
علیہ السلام نے جبال و اشجار جو مسجد شریف اور بیت اللہ کے بیچ مین مدینہ سے
مکہ معظمہ تک حایل تھے اونھین دور کر دیا اور بناء مسجد جانب میزاب رحمت
ٹھیک درست کر دی اور چودہ[14] یا پندرہ[15] روز تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم امامت کیواسطے مختلف اسطوانہ کے پیچھے قیام فرماتے تھے کہ جسکو
اب **اسطوانہ عایشہ** رض کہتی ہین پھر وہان محراب قرار دی لیکن محراب کی کوئی
علامت نہ تھی ابتدا اسکی عمر ابن عبد العزیز کے وقت مین ہوئی اور منبر شریف
ہجری کے سال ہفتم یا ہشتم مین رکھا گیا اس سے پہلے حضور پر نور صلے اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم غربی جانب سے ملے ہوے محراب کے قریب کھڑے ہوتے
تھے۔ **استن حنانہ کا بیان** اوسی مقام پر ایک لکڑی گڑی تھی جب
طول کے قیام کے سبب سے حضور کو تکلیف ہوتی تو اوس سے ٹیک لگا لیا
کرتے تھے ایک روز کسی مدنی نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو یہان منبر بنجائے
حضور نے قبول فرمایا اوسنے تین درجہ کا منبر طیار کیا اور اوسپر خطبہ فرمانے لگے

گریہ وزاری استن حنانہ کی فراق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین

روایت ہے ایک روز وہ لکڑی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوسوقت رونق افروز منبر تہے اور خطبہ فرمارہے تہے یہہ صدا اسے حزین ایسی دردناک تہی کہ تمام صحابہ سنکر بیقرار ہوگئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر شریف سے اوترے اور اوسپر دست مبارک رکہا اور فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہو تو تجہے اسیطرح اپنی مسجد مین رہنے دون اور اگر پہلنا پہولنا منظور ہو تو تجہے بہشت برین مین جگہہ اللہ تعالی شانہ سے عرض کرکے دلوادون اوسے اس دنیاے فانی کی آب وہوا پسند نہ آئی جنت کے باغ مین رہنا پسند کیا اور باغ ارم کے پیڑون مین ملگیا **قاضی عیاض** کہتے ہین کہ یہہ حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے کہ صحابہ کی جماعت کثیر نے اسکی روایت کی ہے **حضرت حسن بصری** رحمت اللہ علیہ جب اس حدیث کو سنتے تو بہت روتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے خدا کے بندو چوب خشک تو فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین شق ہوگئی اور شور گریہ وزاری اوس سے بلند ہوا یہانتک کہ صحابہ کی ایک جماعت اکثیر نے سنا تم انسان ہوکر اوس چوب خشک سے معرکۂ عشق مین بازی ہارے جاتے ہو۔

حکایت ستون حنانہ

استنِ حنانہ از ہجرِ رسول	نالہ میزد ہمچو اربابِ عقول ؛
درمیانِ مجلسِ وعظ آنچنان	کز وے آگہہ گشت ہر پیر وجوان
در تحیر ماند اصحابِ رسولؐ	کز چہ مینالد ستون با عرض وطول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان	چون ننالم بیتو اے جانِ جہان
مسندت من بودم از من تاختی	بر سرِ منبر تو مسند ساختی ؛

پس رسولش گفت کای نیکو درخت　　ای شده با سرّ تو همراز بخت
گر همی خواهی ترا نخلی کنند　　شرقی و غربی ز تو میوه چنند
یا در آن عالم حقت سروی کند　　تا تر و تازه بمانی تا ابد
گفت آن خواهم که دایم شد بقاش　　بشنو ای غافل کم از چوبی مباش
آن ستون را دفن کرد اندر زمین　　تا چو مردم حشر گردد یوم دین
تا بدانی هر کرا یزدان بخواند　　از همه کار جهان بیکار ماند
هر کرا باشد ز یزدان کار و بار　　یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار
وانکه او را نبود از اسرار داد　　کی کند تصدیق ناله از جماد
گوید آری نی ز دل بهر وفاق　　تا نگویندش که هست اهل نفاق
گر نیندی واقفان امر کن　　در جهان رد گشته بودی این سخن
صد هزاران ز اهل تقلید و نشان　　افگندشان نیم وهمی در گمان
که بظن تقلید و استدلالشان　　قایم است و جمله پر و بالشان
شبهه می انگیزد آن شیطان دون　　درفتند این جمله کوران سرنگون
پای استدلالیان چوبین بود　　پای چوبین سخت بی تمکین بود
غیر آن قطب زمان دیده ور　　کز ثباتش کوه گردد خیره سر
پای نابینا عصا باشد عصا　　تا نیفتد سرنگون او بر حصا
آن سواری کو سپه را شد ظفر　　اهل دین را کیست سلطان بصر
با عصا کوران اگر ره دیده اند　　در پناه خلق روشن دیده اند

یعنی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم

گر نه بینایان بدندی و شهان　　جمله کوران خود بمردندی عیان

نی ز کور اکشت آید نه درود — نی عمارت نی تجارتها و سود

گر نکردی رحمت و افضال شان — در شکستی چوب استدلال شان

این عصا چه بود قیاسات و دلیل — آن عصا که دادشان بینا جلیل

او عصاتان داد تا پیش آمدید — آن عصا از خشم هم بر وی زدید

چون عصا شد آلت جنگ و نفیر — آن عصا را خورد بشکن ای ضریر

حلقه کوران بچه کار اندرید — دیده بان را در میانه آورید

دامن او گیر کو دادت عصا — در نگر کآدم چها دید از عصی

چون عصا شد مار و استن با خبر — معجز موسی و احمد در نگر

از عصا ماری و از استن حنین — پنج نوبت میزنند از بهر دین

گر نه نامعقول بودی این مزه — کی بدی حاجت بچندین معجزه

هر چه معقول است عقلت میخرد — بی بیان معجزه بی جزر و مد

این طریق بکر نامعقول بین — در دل هر مقبلی مقبول بین

آنچنان کز بیم آدم دیو و دد — در جزائر در رمیدند از حسد

هم ز بیم معجزات انبیا — سر کشیده منکران زیر گیا

تا بناموس مسلمانی زیند — در تسلس تا ندانی که کیند

همچو قلابان بر آن نقد سیاه — نقره می مالند و نام پادشاه

ظاهر الفاظشان توحید و شرع — باطن آن همچو در نان تخم صرع

فلسفی را زهره نی تا دم زند — دم زند دین حقش برهم زند

دست و پای او جماد و جان اوست — هرچه گوید آن دو در فرمان اوست

با زبان گر چه که تهمت می‌نهند
دست و پاهاشان گواهی میدهند

معجزہ دیگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ سنگ ریزوں نے ابوجہل کے ہاتھہ مین حضرت کی رسالت کی شہادت دی اور وہ کافر پہر بہی دولت ایمان سے بے نصیب رہا

حکایت

سنگہا اندر کف بوجہل بود / گفت ای احمد بگو این چیست زود
گر رسولی چیست در دستم نہان / چون خبر داری ز راز آسمان
گفت چون خواہی بگویم کان چہاست / یا بگویند آن کہ ما حقیم و راست
گفت بوجہل آن دوم نادرتر است / گفت آری حق ازان قادرتر است
گفت شش پارہ حجر در دست تست / بشنو از ہر یک تو تسبیحی درست
از میان مشت او ہر پارہ سنگ / در شہادت گفتن آمد بی درنگ
لا الہ گفت و الا اللہ گفت / گوہر احمد رسول اللہ سفت
چون شنید از سنگہا بوجہل این / زد ز خشم آن سنگہا را بر زمین
گفت نبود مثل تو ساحر دگر / ساحران را سر توئی و تاج سر
چون بدید آن معجزہ بوجہل تفت / گشت در خشم و بسوی خانہ رفت
رہ گرفت و رفت از پیش رسول / اوفتاد اندر چہ آن زشت سفول
معجزہ آن دید و شد بدبخت و زفت / سوی کفر و زندقہ سر تیز رفت
خاک بر فرقش کہ بد کور و لعین / چشم او ز ابلیس آمد خاک بین

روایت ہے کہ وہ شاخ باذن آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اوسی جگہہ دفن کردی گئی حضرت شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ شرح سفرالسعادت مین اور کتاب جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین کہ
منبر شریف کا طول بقول صحیح دو گز تہا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ
ایک بالشت کا یہہ منبر تا زمان حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اوسی مقام پر
رہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اوس منبر شریف کو جامہ قبطیہ پہنایا تہا
آثار باقیہ سے یہہ ہے کہ امیر معاویہ رضہ نے اپنی امارت وسلطنت کے زمانہ
مین چاہا تہا کہ اوس منبر شریف کو شام مین لیجائین جب اوسے اپنے مقام
سے جنبش دی تو آفتاب منکسف ہوا یہانتک کہ ستارے نظر آنے لگے
آپ نے اوسی جگہہ اوسکو رہنے دیا آخر کار چہہ درجہ اوسکے اور زیادہ کرکے
اوسکو اون درجوں کے اوپر رکہدیا بعد اسکے خلیفہ مہدی نے اوسے اور
زیادہ کرنا چاہا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پہر سنہ ۶۵۴ھ
مین یہہ منبر جل گیا تہا بادشاہون نے منبر بنائے حتی کہ سلطان مراد
ابن سلطان سلیم نے سنہ ۹۹۸ ہجری مین کہ حضرت محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
وہان موجود تہے پتہر کا منبر بنوایا بروایت صحیح ثابت ہے کہ بنائے مسجد
نبوی کے ساتہہ ہی دو حجرے بہی بنائے گئے ایک حجرہ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا حضرت
ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کا پہر جب حضور پر نور نے اور
ازواج طیبات سے نکاح فرمایا تو اونکے لئے جدید حجرے تعمیر ہوے
فائدہ اکثر ناواقفانِ فن تاریخ یہہ بات کہتے ہین کہ حضرت ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ وفات اور قبر مبارک کا مقام نہین معلوم ہے

لہذا اس مقام پر اوسکا درج کرنا بطور اختصار مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مزار اور تاریخ وفات اور مختصر حالات ناظرین کتاب ملاحظہ فرمائین

جب حضرت صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عمر شریف چھہ برس کی تہی تو آپ کو محبوب خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شرف زوجیت حاصل ہوا پانچسو درہم دَین مہر قرار پایا اور حضور پر نور اوسیوقت قرض لیکر ادا کیا مگر قول صحیح یہہ ہے کہ مہر ساڑہے بارہ اوقیہ تہا جسکو حضرت صدیق اکبر نے خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے ادا کیا اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو شرف ہم بستری سال اول یا دوم ہجری مین واقع ہوا اوسوقت عمر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی نو ۹ برس کی تہی جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات مدینہ مین ہوئی ہے تو حضرت ام المومنین رضہ کی عمر شریف اٹھارہ برس کی تہی حضرت ام المومنین رضہ نے شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری مین پینسٹھہ ۶۵ یا چہیاسٹھہ ۶۶ برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین رحلت فرمائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑہی اور محمد ابن قاسم ابن ابی بکر اور عبداللہ ابن عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے قبر شریف مین اوتارا البقیع شریف مین جو قبہ ازواج ہے اوسی مین آپکا مزار ہی آپ اجلہ فقہا مین شمار کی جاتی ہین اور نہایت فصیحہ و بلیغہ تہین بعض سلف سے

منقول ہے کہ احکام شرع کا چہارم حصہ آپ سے معلوم ہوا ہے حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عالمہ معانی قرآن اور حافظ احکام حلال وحرام کسیکو نہین پایا۔ کتب صحاح مین دوہزار حدیثین آپ سے مروی ہین اور انمین سے متفق علیہ ایکسوچوہتر ہین اور فرد بخاری مین چون ۵۴ اور فرد مسلم مین اٹھائیس اور باقی دوسری کتابون مین ہین روایت صحیحہ سے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ دوست ترین مردم آپ کے نزدیک کون ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پھر سایل نے سوال کیا مردون مین آپ نے ارشاد کیا اوسی کا باپ ان دونون قولونکی تصدیق یون ہوتی ہے کہ آپ نے مرض موت کی حالت مین جو آپ کا آخری وقت دنیا مین تشریف رکھنے کا تھا یعنی وفات سے دوروز قبل آپ کسی دوسری بی بی صاحبہ کے حجرہ مین رونق افروز تھے پوچھا کہ مین کل کسجگہہ رہونگا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم نے سمجھ لیا کہ مقصود آپکا حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ مین آرام فرمانیکا ہے ازواج مطہرات نے متفق ہوکر عرض کیا کہ کل آپ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا مین ہونگے چنانچہ آپ وہین رونق افروز ہوے اور قیامت تک وہین رونق افروز رہینگے اور اوسی حجرہ شریفہ سے میدان قیامت مین تشریف فرما ہونگے اور دوسرے قول کی تصدیق یون ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی آخری نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقتدا مین ادا فرمائی اور عملی طریقہ پر اپنا جانشین کردیا اور اس صحیح جانشین کو پورا اختیار دیدیا کہ اب وہ اپنا جانشین جسے چاہین اوسے کردین افسوس افسوس ہزار افسوس کہ وحشی قومین مہذب ہوتی جاتی ہین مگر یہہ تہذیب

یافتہ قوم جسکے اکابر نے تیرہ و تار زمانہ مین تہذیب کی شمع کافوری روشن کرکے دنیا بہر کو تہذیب کے راستہ پر لگا دیا اب خود اوسی قوم کے اخلاف جہالت کی میدان مین سرگشتہ و پریشان ہین اور خانہ جنگیون کے بازار گرم ہین انا للہ وانا الیہ راجعون

مذہب اور۔ اکابر قوم کی نذر و نیاز دشنام مغالطہ پر۔ مسلمان قوم اور اونکی عید مین ابولولوچوبسی کا سانگ اور۔ دو ہمرا ناگفتہ بہ مرثیہ یعنی ہرثیہ

اللہم اہدنا الصراط المستقیم آمین مین دست بستہ بادب تمام عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی قوم سزاوار عذاب۔ پروردگار کے علم مین ہے توکیا آپ کا عذاب اللہ تعالیٰ شانہ کے عذاب سے سخت تر ہے اور اگر جسکو آپ خطا کار اور غاصب سمجہ رہے ہین اور وہ اللہ کے علم مین ان جرمون سے بری اور پاک ہے توپہر اونکی بدگوئی کے مکافات کدہر جائینگے رسول اللہ کی پیاری بی بی اوسکا سانگ بنایا جاے

صلاح کار کجا و من خراب کجا		ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا	

اونکی روحین جنت مین ہم لوگ دنیا کے دوزخ مین جو آپکا دل چاہے فرمائیے نہ اونکا دل دکہتا ہے نہ کچہ ایذا پہونچتی ہے آپکی پاک زبان مفت بے فائدہ آلودہ ہوتی ہے اور اگر آپکو دشنام دہی کی عادت ہی ہوگئی ہے تو اوتنی دور جانیکی کیا ضرورت ہے غریب خانہ پر تشریف لائیے آپکی جوتیان میری آنکھون پر میرے سر پر مین اچھے اچھے شربت پلاؤن اچھی اچھی مٹھائیان

آپکے غلامون کو کھلاؤن اور کلمات طیبات خوش ہو کر سنون اور آپکے نیک چلن نیک دل بچون کو دعائین دون

دشنام ہمین وادی شکر بدہان تو		از ناز بدم گفتی قربان لبان تو

بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ ہم اونکی خلافت اور سلطان عبدالحمید خان سلطان روم کی خلافت کو برابر مانتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ کیا خوب فرماتی ہین تو اونکو یہہ بھی ماننا پڑیگا کہ جہان اصحاب ثلاثہ کے دوش بدوش یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے سلطان عبدالحمید خان کھڑے ہین تو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کب سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہٗ کی مساوات سے علیحدہ رہ سکتے ہین **خلافت کی عزت** وقیمت تو حضرت مولیٰ علیہ السّلام نے ہی بڑھادی ستر ہزار مسلمانون کے خون بہا کر خریدی ہے خلفاے ثلاثہ کی خلافت نشینی مین تو کسیکو خبر بھی نہوئی کہ کون خلافت سے جدا ہوا اور کون بیٹھا حضرت مولیٰ علیہ السلام نے تو دنیا بھر کو پہچنوا دیا کہ خلافت ایسی گران بہا شے ہے اور خود اوسی قضیہ مین آپ نے اپنی جان مبارک جو دو عالم کی قیمت سی زیادہ گران تر تہی نذر کردی **کون کہتا** ہے کہ خلفاے ثلاثہ کی خلافت کو امور باطنیہ سے کوئی تعلق نہین حضرت مولیٰ کی امامت تو درجہ اول مین مسلمہ فریقین ہے پہر جو **اول درجہ کا امام** اور نفس نبی ہو وہ بقول اعدا پست درجہ کی خلافت کے لئے اپنا گوہر جان اوسپر نثار کردے اگر یہہ خلافت اتنی گران قیمت نہوتی تو آپ اسکے حاصل کرنے مین اتنی جان فشانی کیون فرماتے چنانچہ اوسکا بین ثبوت حضرت امام حسن علیہ السلام کی دست برداری بعد تمام ہونے عمر خلافت کے موجود ہے آپ نے خطبہ مین فرمادیا کہ اس خلافت کی عمر

تیئیس برس تہی ساڑہے اونتیس برس خلفاے اربعہ نے اوسکی بزرگی حاصل کرلی چہہ مہینے باقی رہے تہے یہہ شرف اللہ تعالی شانہ نے مجہے بخشا آچکے دن وہ بقیہ عمر بہی خلافت کی تمام ہوئی دو اماموں کی شہادت کیا خلافت کی بزرگی پرکافی نہین ۱۲

ناظرین کتاب ہذا اس مقام کو ملاحظہ فرمائین اور سوچین کہ خلفاے ثلاثہ کے زمانہ مین کوئی اس خلافت کی بزرگی سے اتنی معرفت رکہتا تہا اگر جانتے تہے تو خلفاے ثلاثہ ہی جانتے تہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کوشش نے اوس پردہ کو جو اسکی عظمت پر پڑا ہوا تہا اوٹہا دیا اور تمام عالم نے جان لیا کہ خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسی گران قیمت شے ہے الحمد اللہ ثم الحمد اللہ

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز	ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست

الغرض مسجد نبوی کے پچہم طرف کوئی گہر نہ تہا البتہ اکثر دروازے مسجد کی جانب تہے اور کچہہ گہر بہی تہے جو خرما کی لکڑیون سے بنے ہوے تہے مگر بعض مکان خشت خام سے بنے ہوے تہے جنکی بلندی قد آدم سے ایک ہاتہہ زیادہ تہی اوسی جگہہ حضرت سیدۃ النسا علیہا السلام کا مکان بہی تہا اوسکی کہڑکی حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گہر سے ملی ہوئی تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی راہ سے آتے جاتے تہے اور مزاج پرسی حضرت بتول زہرا اور جناب علی مرتضی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی فرماتے تہے۔

فضایل مسجد شریف مدینہ طیبہ

اس مسجد کی بزرگیان بہت ہین بخاری مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ایک نماز اس مسجد مین ہزار نمازون سے
افضل ہے جو اور مسجدون مین پڑہی جاے مگر مسجد حرام - اور صحیحین مین
ہے ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ اور یہہ بہی
فرمایا ہے منبری علی حوضی - اور طبرانی معجم کبیر مین نقل کرتا ہے کہ ارقم
بیت المقدس کو جانے لگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
پاس رخصت ہونیکو آیا تو حضور نے اوس سے پوچہا کہ تجارت کا قصد ہے
یا کوئی اور خیال ہے اوسنے عرض کی کہ نماز پڑہنے کی غرض سے حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد مین بہتر ہے وہان کی
ہزار نمازون سے اور بعض حدیثون مین ہے کہ ایک نماز مسجد بیت المقدس
مین ہزار نمازونکی برابر ہے پس نماز مسجد مدینہ لاکہہ نمازون کے برابر ہوئی جو
اور مساجد مین ادا کی جاے اور استثناے مسجد حرام یا بنابر مساوات ہے
جیسا بعض علما قائل ہین یا بنابر زیادتی کہ اسکا قایل کوئی نہین ہے
یا بنابر قلت عدد ہے کہ حضرت امام مالک اسی کو منظور کرکے فرماتے ہین
کہ فضل نماز مسجد مدینہ سایر مساجد پر بہ تعداد ہزار ہے اور مسجد مکہ پر کم از ہزار
ہے - اور تشبیہ اس بقعہ شریفہ کی بہشت سے درباب نزول رحمت ہے
یا من قبیل اطلاق سبب بر مسبب یعنی یہہ موضع کثرت عبادت سے سبب
وصول جنت ہے - مگر صحیح یہہ ہے کہ فرمودہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم محمول بر حقیقت ہے یعنی یہہ موضع ایک قطعہ ہے بہشت برین کا کہ
آخرت مین جب تمام دنیا فنا ہو جائیگی تو یہہ قطعہ بہشت مین ملا دیا جاے گا
جس جگہہ سے جدا کرکے یہان لایا گیا ہے جسطرح مقام ابراہیم - فرضیت
نماز صبح وظہر وعصر ومغرب وعشا اور اوسکے اسرار

اور اسی سال کے ربیع آخر مین رکعات نماز فرض مغرب
و فجر کی بدستور رہین اور ظہر اور عصر اور عشا حضر مین چار رکعتین فرض ہوئین
اول مین دو ہی تہین اور سفر مین دو رہین دو قصر ہوئین مگر سنت و نفل اپنی
حالت پر رہین اوسمین قصر نہین چلپی نے حاشیہ شرح وقایہ مین لکھا
ہے کہ صلوٰۃ فجر اول حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام نے ادا فرمائی ہے یعنی
حضرت آدم علیہ السّلام جب زمین پر آئے تو اندھیرا تہا اور تمام دنیا تیرہ و تار
تہی اور پہر شب ہوئی تو تیرگی اور بڑہگئی آپ چونکہ عالم انوار سے اس عالم خاک
مین تشریف لائے تہے اسکی کثافت اور ظلمت دیکہہ کر ڈرنے لگے جب صبح
ہوئی تو اس دنیا کے نظام کے موافق کچہہ روشنی معلوم ہوئی آپ نے اوسی
روشنی کو غنیمت سمجہکر دو رکعت نفل شکرانہ ادا فرمائی وہی نماز صبح اوسی مقدار
سے ہمپر فرض ہوئی صلوٰۃ ظہر اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد زوال
شمس ادا کی جب قربانی فرزند کا حکم ہوا اول رکعت برائے شکرانہ رفع الم
ذبح فرزند رکعت دوم برائے نزول فدا رکعت سوم برائے شکرانہ رضائے
حق حتی کہ ارشاد ہوا قد صدقت الرویا ر رکعت چہارم برائے صبر اسمعیل یہہ
چارون رکعتین نفل تہین اس امت پر فرض ہوئین۔ صلوٰۃ العصر
اول حضرت یونس علیہ السلام نے ادا کی جب ظلمات اربعہ سے نکلے ہین ایک
ظلمت زلت یعنی لغزش قدم کی تاریکی اوسکے شکرانہ مین ایک رکعت دوسری
تاریکی شب سے نکلنے کے شکرانہ مین دوسری رکعت تیسری پانی کی تاریکی
سے نکلنے کے شکرانہ مین تیسری رکعت۔ چوتہی ظلمت بطن حوت یعنی شکم ماہی
سے باہر آنے کے شکرانہ مین چوتہی رکعت فرض ہوئی اور یہ یعنی حضرت یونس
کی نفل تہی جو ہمپر فرض ہوئی۔ صلوٰۃ المغرب اول حضرت عیسی علیہ السلام

نے ادا فرمائی بعد غروب آفتاب جب خطاب ہوا ءَ انت قلت اول براے
نفی الوہیت اپنی ذات سے اس شکرانہ مین پہلی رکعت دوم نفی الوہیت اپنی
والدہ مکرمہ کی ذات سے تیسرے براے شکرانہ اثبات الوہیت خداوند تعالے
شانہ یہہ تینون رکعتین مغرب کی اونکی نفل ہمپر فرض ہوئین **صلوٰۃ العشا**
اول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا فرمائی جسوقت مدین سے نکلے اور
اندہیرا ہوا اور غم والم زوجہ وہارون وفرعون لاحق تہا نجات پائی ان چارون سے
پہر ارشاد ہوا یاموسیٰ انی انا ربك فاخلع نعليك انك بالوادی
المقدس طویٰ اوسوقت چار رکعت نفل ادا فرمائی وہی ہمپر فرض ہوئی۔

وظیفہ بعد ہر نماز کے

عبادات مین نماز سے بڑہکر قرب خدا کسی عبادت مین نہین ہے پس بندے
کو چاہیئے کہ جب ایسے قرب مین اللہ تعالے شانہ اوسے جگہہ عنایت فرمائے
تو بندہ کچہہ عرض ومعروض بہی کرلے وہ بندہ نواز ہے نکتہ نواز ہے ضرور
یقین ہے کہ وہ قبول فرمائیگا مگر دعا ایسی ہو کہ جسمین جائز طریقہ پر دنیا کے
واسطے بہی مفید ہو اور دین کیواسطے **روایت** حضرت معاذ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے بطریق مرفوع روایت ہے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہمیشہ اللہ کا
ہاتہہ پہیلا ہوا ہے اس امت پر جبتک کہ نرمی نکرین اونکے نیک آدمی
بدون پر اور نہ تعظیم کرین اونکی نیک آدمی بدکارونکی اور بد نکرین اونکے
قاری اونکے امرا کی اللہ تعالیٰ شانہ کے گناہ پر اور اگر یہہ لوگ ایسا کرین تو
کہینچ لیگا اللہ تعالے شانہ اونکی طرف سے اپنا ہاتہہ۔ مغیرہ بن شیبہ سے

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر نماز کے بعد یہہ پڑہتے تہے لا الہ الا اللہُ وحدہٗ لاشریک لہ الملک وله الحمد وھو علی کل شی قدیرٌ اللھم لامانع لما اعطیت ولامعطی لما منعت ولاینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ جو واحد لاشریک ہے اوسیکے واسطے ہے بادشاہی اور وہی شایان ہے ہر تعریف کا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ اوسے کوئی روک نہین سکتا جسکو تو عطا فرمائے اور اوسے کوئی دینے والا نہین جسکو تو ندے اور کوئی دولتمند بچ نہین سکتا تیرے عذاب سے اپنی دولتمندی کے سبب سے ۱۲

الغرض اسی سال مین جب مسجد مطہرہ ومنورہ نبوی کی بنا شروع ہوئی ہے تو زید ابن حارثہ اور ابورافع بندگان آزاد مکہ کو روانہ کیے گئے کہ حضرات فاطمہ وام کلثوم وسودہ وعائشہ رضی اللہ عنہن کو مع اسامہ ابن زید وام ایمن وعیال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ مین لائے طلحہ ابن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بہی ہمراہ آئے اسی ضرورت سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پانچسو درہم اور دو اونٹ بہیجے تہے اگرچہ طلب تو فی الحال حضرت کی صاحبزادیونکی اور ام المومنین حضرت سودہ کی تہی مگر عبداللہ ابن ابی بکر بہی مع ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چلے آئے اسی زمانہ مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری کے گہر سے اپنی دولت سرائے اقبال مین چلے آئے

اسلام حضرت سلمان فارسی

اسی سال اول کی جمادی الاولی مین حضرت سلمان فارسی حسب

دمیت عموریہ راہب مدینہ مین آکر اسلام لائے۔

عقد مواخات بین المہاجرین والانصار

اسی سال مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عقد مواخات یعنے مہاجرین اور انصار کے درمیان قایم کردیا پینتالیس مہاجر اور پینتالیس انصار تھے اور ایک روایت مین ڈیرہ ڈیڑہ سو دونون کی تعداد تھی اور توریث بھی آپسمین قایم کردی مگر یہہ میراث بعد غزوہ بدر منسوخ ہوگئی۔ اسی طرح مہاجرین مین بھی خاصتہً مواخات قرار دی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مین اور حضرت عثمان اور عبدالرحمن مین اور حضرت حمزہ اور حضرت زید بن حارثہ مین رضی اللہ عنہم حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالے عنہ باقی تھے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونسے ارشاد فرمایا کہ تیرا بھائی مین ہون۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رونق افروزی کاشانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین

حضرت نے اسی سال کے شوال مین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ دیا مگر کھانا نہین پکایا صرف ایک کاسہ دودہ کا حضرت سعد ابن عبادہ کے گھر سے آیا تھا اوسمین سے کچھہ حضرت نے نوش فرمایا اور باقی حضرت عایشہ صدیقہ کو دیا اوس وقت عمر حضرت ام المومنین کی نو برس کی تھی حضرت صدیقہ فرماتی ہین کہ حضرت نے

مجھسے عقد کیا شوال مین اور گھر مین داخل فرمایا شوال مین اور کوئی عورت حضرت کو مجھسے زیادہ محبوب نتھی۔

اذان کا بیان

اسی سال مین اذان شروع کی گئی اور وجہہ اسکی یہہ ہوئی کہ جب جمعہ اور جماعت قایم ہوئی تو اہل اسلام علامت کے خواستگار ہوے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کسی نے صداے بوق تجویز کی کسی نے آگ جلانا حضرت نے ان تجویزون کو رد کیا اول تجویز مین اتباع یہود پائی گئی دوسری تجویز سنکہہ کی تہی یہ نصاریٰ کا فعل ثابت ہوا تیسری تجویز آگ روشن کرنیکی تہی یہہ مجوس کا شعار تہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ صرف یارسول اللہ کوئی پکار دیا کرے بس معلوم ہوجائیگا کہ نماز کا وقت آگیا ہے یہہ بات قبول فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ بلالؓ ندا کردیا کرین یارسول اللہ الصلوٰۃ جامعۃً بعد چندے حضرت عمر و عبداللہ بن زید انصاری نے خواب مین اذان واقامت سنی پہر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لاے اور طریقہ اذان تعلیم کیا اس تقریر سے صیغہ اذان امور توفیقیہ مین تہی کیونکہ اول عبداللہ کو فرشتہ نے خواب مین تعلیم کیا پہر حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب مین سُنا اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا انہا رؤیا حق پس یہہ حکم وحی مین داخل ہوا پہر چند اشارات قرآنیہ سے حکم تنزیل مین درآیا اور آخر اذان مین دعاے تامہ کی صفت فرمائی پس یہہ ترتیب خالی از حکمت نہوگی بلکہ کوئی نکتہ معتد ہوگا اور کلمۂ الصلوٰۃ خیر من النوم اسطرح زیادہ ہوا کہ ایک دن صبح

صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرہ شریفہ کے دروازہ پر
ندا کی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ لوگون نے کہا حضور آرام مین ہین بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے باواز بلند پکارا الصلوٰۃ خیر من النوم حضور بیدار ہوئی
اور اس کلمہ کو بہت پسند فرمایا **فائدہ** فیض صحبت کیا چیز ہے اگر اچھی صحبت
ہو تو آدمی فرشتون کا ہمنشین ہو جاتا ہے یہہ وہی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہین جو ایک ناپاک یہودی کے غلام تھے اور اوسنے انکو آب کشی وغیرہ کی خدمت
مین رکہا تہا اوسکے غلامون مین نہایت ذلیل غلام تھے انکو دنیا کا کوئی کام
نہ آتا تھا اب انکو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خریدا اور آزاد کر دیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت نے انکو بزرگ اور
مقدس بنا دیا کہ انکے کلمہ کو حق کے پہلو مین جگہہ ملی سبحان اللہ وبحمدہ

میرِ ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

نکات متعلقہ اذان۔ اسلامی دنیا مین جو شے کہ مقصود اصلی اور راس الطاعات والعبادات ہے وہ توحید ہے

اسکی دو قسمین ہین توحید فی العبادت یعنی جتنی عبادتین ہین اوسی یکتا اور
یگانہ کے واسطے سزاوار ہین دوسری توحید فی الاستعانت یعنی سوای اوس
ذات پاک کے اون امور مین جو خاص اوسکی ذات پاک کے واسطے ہین کسی
دوسرے سے امید حاجت روائی نہ کرے خاص اپنے خالق اور مالک اور
خداوند نعمت سے عرض کرے اور ایک وقت نہین بلکہ پانچ وقت اور عرض

مختصر نہین نہایت اطمینان کے ساتھہ جسقدر چاہو اور جو کچھہ چاہو کہو اوس دربار عالی شان کی حاضری کی ندا اور اعلان **اذان** ہے **موذن** اوس دربار باجلالت وشان کا **نقیب** ہے جو مشتاقانِ دربار کو ندا کر رہا ہے کہ مالک الملک دربار مین جلوہ فرما ہے اور اذن عام ہے کہ **سلام کرنیوالے حاضر ہون** المختصر اذان مین جو پہلے ارشاد ہوا اوسکو یون سمجھنا چاہیئے اللہُ اکبر علماً یعنی اللہ تعالیٰ شانہ بڑا ہے ازروے علم کے علم اوسکا ایسا وسیع ہے کہ تمام کائنات کے ہر ذرہ کا علم حضوری اوسیکو ہے اسی طرح سمجھنا چاہیئے اللہ اکبر قدراً۔ اللہ اکبر رحمۃً اللہ اکبر شرفاً پھر نقیب نے ندا کی۔ اشہدُ ان لا الٰہ متصرفاً فی الوجود الا اللّٰہ ۔اشہد ان لا الٰہ مستحقاً للمعبودیۃ الا اللّٰہ پھر جب عابد نے اپنے معبود کو بوصف علم وقدرت ورحمت وشرف بخوبی پہچان لیا تو اوسکو یقین ہو گیا کہ ایسے معبود جلیل الشان کے دربار مین بغیر اوسکے دربار کے آداب یاد کیئے ہوے حاضر ہونا آداب کی شان سے نامناسب معلوم ہوتا ہے یہہ خیال آتے ہی بندہ درگاہ مالک الملک تعالےٰ شانہ مین متوقف ہوا کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور اس آداب کی تعلیم کس سی حاصل کرنی چاہیئے کہ جس سے مرضی ونامرضی معبود برحق دریافت ہو اور اوسکے احکام کی بجا آوری کا طریقہ مفصل اور صحیح طریقہ سے معلوم ہو جاے کہ نقیب باادب نے ہدایت فرمائی اشہد ان محمداً رسول اللہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمھارے معبود برحق جسکے دربار مین تم سلام کرنیکو حاضر ہوے ہو اوس صاحب دربار کا رسول ہے ابلاغ کے قواعد بتادئی گئے ہین اوس سے سیکھہ لو یہہ حکم عوام کے واسطے ہوا۔ اشہد ان محمد رسول اللہ

ایضاً گاہ وہ رسول طالبان وصال کے لئے بہی مامور ہے اونکو بہی اوسی رسول سے وصل معبود کے آداب سیکہنے چاہئین اور اس کی تعلیم کیواسطے اوسکی طرف رجوع کرنی چاہیئے۔ وصل یعنی قرب کے مقامات ہ

قرب او را وصال میگویند

جب ان عوام وخواص کو سمجہا دیا گیا اور یہہ لوگ اوس آداب سے مطلع ہوکر سلام کے لئے طیار ہو گئے تو نقیب بادب نے پکارا حی علی الصلوٰۃ باجسامکم یعنی اوٹہو عبادات بدنی کے واسطے حی علی الصلوٰۃ بقلوبکم اوٹہو اور مستعد ہو جاؤ عبادت قلبی کے لئے یعنی حضوری دل۔ سے بعد اوسکی ثمرہ عمل بیان کیا تاکہ طالب وسالک خلوص علم وعمل مین اخلاص کے پیدا ہونیکی کوشش کرے وہ کیا تعلیم ہے حی علی الفلاح فی الدنیا بعصمۃ النفس والمال۔ للعوام یہہ عوام الناس کے واسطے حکم ہوا حی علی الفلاح للذۃ المناجات والمشاہدات للخواص وفی العقبیٰ بتیسیر کرب العرصات والنجات من الدرکات والفوز بنعم الجنات ورویۃ فاطر السمٰوت والارض اب طالب کو فیض نبوی حاصل ہوا اوران مراتبات سے آشنائی پیدا ہو گئی لہذا میدان ترقی مین اوس سالک کے قدم مردانہ وار بڑہنے لگے اور معاملات سری کچہہ اور سے اور ہو گئے اول حالت مین طلب حاجات تہی اور اب خواستگاری خلوص واتحاد ہے اب سالک کے گوش دل مین یہہ آواز آئی اللہ اکبر علوانی ذاتہ من حیث کونہ فی اعلیٰ طبقات الوجود اکملہا۔ اللہُ اکبر فی احاطہ ظہورہ من جہۃ سریان کمالاتہ فی المظاہر المعقولۃ والمشہودۃ باسرہا اور خلاصہ اس معرفت کا نفی حجت اور محو ظلمتات کثرت وجہہ قدیم سے

ازراہِ انکشاف قیومیت ہے اسلئے نقیب باادب نے تاکیداً ارشاد فرمایا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ یعنی کوئی موجود نہین نہ خارج مین نہ باطن مین بحیث الحقیقۃ
اور نہ ظاہر مین بجمیع کمالات بالاصالۃ مگر **اللہ جل جلالہ وتعالیٰ
شانہٗ وعم نوالہٗ** کہ محیط ہے جملہ کمالات ومراتب کو

بدریاے شہادت چون نہنگ لا برآرد	تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

بلکہ اس سے بہی زیادہ آب وخاک وآتش وہوا کسیکا بہی وجود باقی نرہے

موجود بہر وجود وہ ہے	ہر شے کی ہی جس سے بود وہی

مگر اللہ کہ محیط بجمیع کمالات ومراتب ہے اور اس مقام مین وسایط ووکلا کی
گنجایش نہین ہے اس لئے اذان کے آخر کلمہ مین ذکر رسالت کی حاجت
بخلاف توحید فی العبادت کے نہوئی کہ انتظام اوسکے سلسلہ کا بواسطہ
رسالت ہے اور اسی لئے لفظ اَشْهَدُ کہ حکایت نفس متکلم سے باظہار
شہادت تہا متروک ہوا اس ترتیب سے کلمہ اذان وتر ہوا **اللہ وتر
ویحب الوتر** اور فردیۃ بکلمہ توحید متحقق ہوئی تاکہ لفظ ومعنی مطابق ہون
اور انقطاع کلام اسم ذات پر ہوا کہ المبتدا ہو المنتہی اگرچہ کلمہ محمد رسول اللہ
مین بہی ظاہراً آخر مین اسم ذات ہے لیکن بحیثیت معنی مجموع رسول اللہ ہے
فافہم اور تفسیر احمدی مین ہے کہ صیغہ اذان نص قرانی سے ثابت ہے صرف
حدیث خواب ہی سے اذان ثابت نہین ہے بلکہ قرآن ناطق ہے کما قال
اللہ تعالیٰ شانہ **واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوًا ولعبًا
ذالك بانھم قومٌ لا یعقلون** ترجمہ یعنی جسوقت پکارو نماز کے لئے
تو اوسکو مذاق اور تمسخر قرار دیدیتے ہین اور یہہ فعل اونکا اونکی بیوقوفی کی
علامت ہے **روایت** ہے کہ ایک نصرانی جب اذان مین کلمہ اشہد ان

محمد رسول اللہ سنتا تو وہ کہتا کہ جلا دے اللہ جھوٹے کو ایک روز رات کیوقت
اوسکا غلام آگ لایا اور گہر کے سب آدمی خواب غفلت مین تھے ہوا نے آگ
کی چنگاری کو اوڑا کرا ون لوگو نپر ڈالدیا تمام گہر اور گہر کے سب آدمی جلکر خاک کا
ڈہیر ہو گئے۔ **تفسیر ابو طالب مین ہے** کہ جب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال کو اذان کا حکم دیا اور اذان قبل الصلوٰۃ ہونے
لگی تو ایک روز حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بستم محرم بروز
جمعہ پیش از نماز مسجد مین تشریف لائے اور ستون سے ملکر مسجد مین بیٹھے اور
بلال رض اذان دینے لگے اذان مین انگوٹھے چومنے کی
حدیث روایت ہے کہ جب کہ اشہد ان محمداً رسول اللہ پر پہونچے تو
حضرت **صدیق** اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی آنکھو نپر اپنے دونون ہاتھو نکے
انگوٹھے پہیرے اور کہا قرۃ عینی بك یا رسول اللّٰہ جب اذان تمام
ہو گئی تو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ جو کوئی اسطرح انگوٹھے آنکھو نپر پہیرے اور یہہ
کہے قرۃ عینی بك یا رسول اللّٰہ شوق و محبت سے جسطرح تو نے کیا
اور کہا اللہ تعالی اشانہ اوسکے قدیم وجدید سب گناہ بخشیگا عمداً وخطاءً سراً
وعلانیۃً اور مین اوسکا شفیع ہونگا یہ روایت ابن عیینہ نے کی ہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآل واصحابہ وسلم سے اور دوسرا راوی جسکا نام رویانی ہے
وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتا ہے کہ وہ بہی اسی طرح کرتی تھے
اور کہتے تھے رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبینا اور چومتے
تھے اپنے دونون انگوٹھونکی شکم کو اور رکہتے تھے اپنی دونون آنکھون پر
اور فتوح الاوراد مین ملا شیخ محمد محدث نے لکہا ہے کہ اسوقت دونون انگشت

اپنی دونون آنکھونپر رکھے اسلئے کہ علی علیہ السلام وقت شہادت ثانیہ یونہین
کرتے تھے اور مقاصد حسنہ مین ہے **حدیث** من قبل عند سماعہ من
الموذن کلمۃ الشہادۃ ظفری ابہامیہ ومسہما علی عینیہ وقال
عند المس اللہم احفظ حدقتی ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد ونورہما
لم یعم یعنی جو کوئی موذن سے اذان کہنے کیوقت کلمہ شہادت سُنے اور دونون
ناخن اپنے دونون انگوٹھون کے اپنی دونون آنکھونپر ملے اور کہے اللہم
احفظ الخ انشاء اللہ وہ نابینا نہوگا۔ اور کتاب مفتاح السعادت مین ہے
کہ جو ہمیشگی رکھے اس عمل پر محفوظ رہینگی اوسکی آنکھین ضعف بسر سے یعنی
نابینا نہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور **شیخ زادہ** نے **وقایہ کی شرح**
مین لکھا ہے کہ یہہ فعل سنت ہے اور طریقہ ہے خلفا رکا اور انگوٹھونکو چومتے
وقت کہے اللہم احفظ عینی ونورہما اور **مسعودی** اور **مضمرات**
مین ہے کہ وضع الابہامین علی العینین سنۃ ہے اور **روایت**
کی ہے حسن طیبی نے اپنی سند سے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ
علی عینیہ غفر اللہ ذنوبہ یعنے جسنے اذان مین میرا نام سُنا اور
دونون انگوٹھے اپنے اپنی آنکھونپر رکھے بخشے گا اللہ تعالےٰ شانہ اوسکے
گناہ۔ اور **کنز العباد** مین ہے کہ جو شخص اذان مین اشہد ان محمداً
رسول اللہ سنے کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جو دوسری بار
سنے کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور دونوانگوٹھے اپنی آنکھونپر
پھیرے اور کہے اللہم متعنی بالسمع والبصر کذا فی المقدمۃ
الصلوٰۃ۔ اور صلوٰۃ بخشی مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ واصحابہ وسلم من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ
علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقایدہٗ الی الجنۃ
یعنی جسنے سنا میرا نام اذان مین اور رکھے دونون انگوٹھے اپنے ہاتھون کے
اپنی آنکھونپر پس تلاش کرونگا مین اسکو صفوف قیامت مین اور لیجاؤنگا
اوسکو جنت مین کتاب **احادیث قدسیہ** مین ہے روی ان
ادم علیہ السلام اشتاق الی لقاء محمدؐ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ
وسلم حین کان فی الجنۃ فاوحی اللہ الیہ ھو من صلبک ویظہر
فی آخر الزمان فاظہر اللہ تعالیٰ صورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم فی صفاء ظفری ابہامیہ فمسح علی عینیہ فصار
اصلا لذریتہ فلما اخبر جبرئیل النبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم ھذہ القصۃ قال من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری
ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم یعنی **روایت** ہے تحقیق آدم ع
مشتاق ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی لقا کے جن
دنون بہشت مین تھے سو اللہ صاحب نے وحی کی آدم علیہ السلام کیطرف
کہ یہہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیری پشت سے پیدا ہوگا آخر
زمانہ مین پس ظاہر کیا اللہ صاحب نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی صورت مبارک کو دونون انگوٹھونکے ناخن کی صفا پر پس ملا آدم علیہ السلام
نے اون ناخنونکی صفا کو اپنی آنکھونپر وہی سنت ہوئی اونکی اولاد کیواسطے
جب حضرت جبریل علیہ السلام نے یہہ قصہ بیان کیا حضور پرنور کے روبرو
تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سنا
میرا نام اذان مین اور چومے اپنے انگوٹھونکے دونون ناخن اور اپنی آنکھونپر ملے

انشا اللہ تعالی وہ اندہا نہوگا چونکہ ہم پیروان حضرات صوفیہ کرام علیہم الرحمتہ صاحبان صلح کل الغلین کبردار ہین اور اونکی تصانیف ان روایتون سے مالامال ہین لہذا ہمارے عمل کے لئے یہہ اسناد کافی و وافی ہین ہم محبت کے لئے پیدا کئے گئے ہین لڑائی جہگڑے سے ہمین سروکار نہین ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم		از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

ملا علی قاری اپنی کتاب مختصر الموضوع مین فرماتے ہین کہ جو بات صحیح ہوئی عمل صدیق سے تو کفایت کرتا ہے ہم لوگون کے عمل کے واسطے بمقتضای علیکم بسنتی وسنتہ خلفای الراشدین اور اصول محدثین یہہ ہے کہ حدیث ضعیف فضایل نبوی مین مقبول ہے باتفاق علما باوجود اسبات کے کہ اسکو امتحان کیا ہے محدثین اور فقہا نے اور تجربہ قوت دیتا ہے حدیث کو باتفاق ائمہ معرفت اسی سال مین اسعد ابن زرارہ اور برار ابن معرور اور کلثوم ابن الهدم مسلمانان مدینہ منورہ نے اور عثمان ابن مظعون مہاجر نے سفر جنت الفردوس فرمایا۔ اور عاص ابن وایل سہمی اور ولید ابن مغیرہ کہ سرداران قریش سے تہے داخل نار ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے برار ابن معرور کی قبر پر اصحاب کے ساتہہ نماز جنازہ پڑہی۔

سال دوم ہجری کے منتخب واقعات

اسی سال دوم کے محرم مین بروز عاشورہ یعنی تاریخ دہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خود بنفس نفیس روزہ رکہا اور اصحاب کو

روزہ رکہنے کا امر کیا اور وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ مدینہ کے یہود اوسدن روزہ
رکہتے تہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچہا کہ یہہ کون
روزہ ہے یہود نے کہا آج کے دن اللہ تعالی شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور اونکی قوم کو فرعون کے ظلم سے نجات بخشی اور فرعون اور اوسکی قوم کو دریا مین
غرق کیا اوسکے شکرانہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام یہہ روزہ رکہتے تہے ہم بہی
اونکی پیروی کرتے ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا
نحن احق واولی باختیار سنۃ اخی موسیٰ پہر جب روزے رمضان کی
فرض ہوے تو اس روزے کا اہتمام نرہا صرف استحباب باقی ہے مگر آخر عمر
مین حضور پرنور فرماتے تہے کہ اگر سال آیندہ کے محرم تک مین زندہ رہا تو
دہم کے ساتہہ مین نہم کا بہی روزہ رکہونگا تاکہ یہود کی مخالفت ہوجای لیکن
اسکی نوبت نہ پہونچی۔ اسی سال مین بعد اطمینان کلی عقد مواخات وغیرہ
امور لابدیہ سے۔ حضور پرنور نے بحکم رب جلیل جل جلالہ وعم نوالہ اصحاب سے
ارشاد فرمایا کہ اب مشرکین سے اپنا انتقام لو اور اپنی محافظت کا انتظام کرو حکم
جہاد اور اوسکے مصالح جو اللہ تعالے شانہ کو منظور تہے اوسے قتل کرو
مگر اپنی طرف سے جنگ مین سبقت یعنی پیش دستی نکرو اگر کوئی تمپر چڑہ کر آے
تو اوسے دفع کرو لہذا ایک نشان عظیم الشان تیار کرایا اور تجہیز سرایا (یہہ سریہ
کی جمع ہے) اور بعوث اور اہتمام لشکر اور درستی سامان حرب مین مشغول ہوے
جہاد جنگ مدافعت کا نام ہے یعنی جو ہم سے لڑنیکو آے اوسکو
ہم اپنی مجموعی قوت سے دفع کرین اگر ہمکو ایسہ اطمینان ہوجاے کہ یہہ اب ہمسے
نہ لڑے گا تو اپنا ہرجہ لیکر اوس سے صلح کرلین اور اگر یہہ اطمینان نہو تو اوسکا
پورا استیصال کردیا جاے اور یہہ لفظ جہاد جو ہندوستانی جاہلونکی زبان پر ہے

یہہ وہ جہاد نہین ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اون کے صحابہ نے کیا ہے یہہ جو ہندوستان کے غیر مقلد اور سرحد کے وحشی پٹھان بات بات مین جہاد کا نشان کھڑا کر دیتے ہین اسیکا نام فتنہ ہے جہاد تو اسن عام کا حکم ہے جہاد کیواسطے امام کی ضروت ہے اور وہ امام ایسا ہو کہ بہت بڑا گروہ علما کا اوسکی امامت اور اجتہاد کا مقر ہو اور وہ امام صرف اللہ کیواسطے موافق حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جہاد پر کمر بستہ ہو اور جس کافر بادشاہ کی وہ رعیت ہو اوسکے خلاف مین جہاد نہین کرسکتا ہان اوسکی حکومت سے نکلجائے اور کم سے کم اوسکی قوت نصف قوت تو رکھتا ہو جب وہ اوس قوم سے جہاد کرسکتا ہے جو اوسپر چڑہکر آئی ہو ہندوستانکی جو خود مختار حکومتین انگریزونکی ماتحت ہوچکی ہین اگر اونکے پاس جہاد کی اسباب مہیا بہی ہو جائین تو میرے راے مین وہ انگریزون پر جہاد نہین کرسکتین آخر جو سچے اور بیریا علما تھے اون لوگون نے امیر کابل کو انگریزون پر جہاد کا حکم ندیا ہان کالے کافرونپر جہاد کا حکم دیا اون پر امیر نے جہاد کیا اور کامیاب ہوئے۔ **اسلام نے ہمکو فریب اور دغا کی تعلیم نہین دی** ہے اسی سے اسلام کی شان بلند ہے الاسلام یعلو ولا یعلیٰ۔ اسلام کی شان خود بلند ہے وہ کسیکی مدد سے بلند نہین ہوا ہے ہم کسی ہندو رئیس کے نوکر ہون اور کوئی مسلمان صاحب حکومت اوسپر جہاد کرے اپنی سچی شرطونکے ساتھہ تو ہمین کبھی زیبا نہین ہے کہ ہم اپنے رئیس جسکا ہمنے برسون نمک کہایا ہے اوس سے دغا کرین اسلیئے کہ ہمین اسلام نے دغا کا سبق نہین پڑہایا ہان جب وہ رئیس ہمین اپنے پاس سے جدا کردے اور جب تک ہم اوسکی سلطنت مین سفر کرتے رہین تو کوئی رازِ سلطنت اوسکا ہم فاش نکرینگے ہمین یہی اسلام کی تعلیم ہے اس **فقیر مولف کتاب اشرف التواریخ** کے پاس اکبرآباد آکے

مقام مین کابل کے ایک بوڑہے ملا صاحب تشریف لاے اور مجہہ سے جہاد
کے مسئلہ مین کچہہ پوچہا مینے اون سے کہا کہ مین مفتی نہین ہون مگر میرے
خیال مین یہہ بات آتی ہے وہ اس تقریر کو جو مینے اس کتاب مین درج کی
ہے سنکر خاموش ہوگئے اور پہر اوٹھکر چلے گئے دوسرے روز وہ کچہہ میوہ
تر و خشک لیکر آئے اور کہنے لگے کہ میرے ساتہہ ایک اور ملا صاحب ہین
وہ تمہاری تقریر سے بہت خوش ہوئے واقعی **اسلام کی شان یہی**
ہے اسلام ہرگز دغاباز نہین ہرگز دغاباز نہین ہرگز دغاباز نہین یہہ جو کالی
گورے عیسائی فرماتے ہین کہ مسلمانونکا مذہب تلوار کے زور سے پہیلا ہی
وہ اپنے گریبانونمین منہہ ڈالکر دیکہین کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے
اسوقت تک کتنا قتل عام ہوا اور ہنوز **روس و جاپان** کی جنگ کا
محرک اول کون تہا وہ تہا جو یورپ مین تہذیب یافتہ بادشاہونکا سرتاج
سمجہا جاتا تہا لڑائی کس لئے ہوئی ملک کے لئے اسیکا نام عیسائیت ہی
حضرت عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ کی طرز سلطنت پر نظر کرو کہ باوجودیکہ
وہ تمام دنیا کے مسلمانون کے خلیفہ ہین اور خود بہی فوجی قوت مین کسی سے
کم نہین ہین اور ملک حجاز و عراق مین یورپین قوتین کیا کیا ریشہ دوانیان
کر رہی ہین مگر وہ کہانتک بندگان خدا کا خون بہا رہے ہین کیا وہ مسلمانون
کے بادشاہ نہین ہین کب **سلطان روم خلد اللہ ملکہ** نے تلوار سے
کام لیا مگر جب گلے گلے تک پانی آگیا مجبور ہو کر **جنگ مدافعت** کی
ملک عرب کے بہادرون نے بڑا شور مچایا کہ نشان جہاد بلند کیجئے مگر سبحان اللہ
سلطان کو اللہ تعالیٰ شانہ نے کیسا صلح کل مذہب عطا فرمایا ہے کہ جہانتک
ہوسکا اپنی ہی فوج سے کام لیا بولو پادری صاحبو کون سی قوم خونخوار ہے

عیسائی یا مسلمان -

حضور پرنور جو اپنے لشکروں کو جہاد پر جانے کے وقت نصایح فرماتے تھے وہ یہہ ہین معترضین جہاد اسے غور سے ملاحظہ کرین کہین ظلم وستم کا اثر ہے

سچے راویونکا بیان ہے کہ جب کسی قوم کا قصد حضرت پر ظاہر ہوتا کہ ہم پر یہہ لوگ چڑہ آئینگے اور ہمارے ملک کو پامال کر ڈالینگے تو پہلے اونکی حالت کے دریافت کرنیکو قوم مین سے دانشمندون کو چن کر خبر لانیکو روانہ کرتے اور جب اونکا قصد پایا جاتا کہ وہ ضرور ہم پر چڑہ آئینگے تو آپ خود اونکے روکنے کو آگے بڑہ جاتے اسمین مصلحت یہہ تھی کہ اپنا غلبہ دشمن پر ظاہر ہوتا اور یہہ بات بہی دشمن پر ثابت ہوجاتی کہ یہہ ہمارے ارادہ سے آگاہ ہوگئے لامحالا ارادہ پورا کرکے جنگ کے لئے آئے ہین یہہ اعلیٰ درجہ کا طریقہ ہے جنگ مدافعت کے لئے اور جب دشمن اپنے ملک مین آپہونچا اور کہین روکا نگیا تو جنگ مدافعت والا کم زور سمجہا جاتا ہے اور یہہ قاعدہ دوسرا ہے کہ جب حملہ آور کو مدافعت والے نے خوب کم زور دیکہہ لیا تو اپنے ملک مین اوسے لگا لائے تاکہ اوسکا سب سامان یہین رہجاے الغرض جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جہاد کا ارادہ کسی ملک پر فرماتے تو سب سے پہلے آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے مشورت فرماتے پہر لشکر کو آراستہ وپیراستہ کرکے روانہ فرماتے اور خود بنفس نفیس لشکر کے پیچہے

تشریف لیجلتے اور تمام لشکر کی نگرانی فرماتے اور خود بھی سلاح جنگ سے آراستہ و پیراستہ ہوتے شمشیر آبدار حمایل فرماتے نیزہ دست مبارک مین ہوتا اور کمان بازوے شریف مین لٹکاتے اور کبھی ایک زرہ بدن مبارک پر ہوتی اور کبھی دو زرہین اور خود سر اقدس پر اور سپر پشت مبارک پر اور لشکر اعدا کے اخبار دریافت کرنیکے لئے جاسوس مقرر فرماتے اور اونکی خبرین تنہائی مین آپ خود سنتے اور لشکر کی تقسیم فرماتے او مقدمات اور طالع بنیں بنیں آدمی مقرر فرماتے اور گرد لشکر کے پاسبان ہوشیار آدمی جو فن جنگ سے خوب ماہر ہوتے نگہبانی کے لئے جابجا قایم کرتے اور ہمیشہ اپنے لشکر ظفر پیکر کو ملا ہوا اوتارتے کہ اگر اونپر ایک چادر ڈالدین تو سب کے سب اوسمین چھپ جائین اور لشکر کی صفین آپ خود بہ نفس نفیس آراستہ فرماتے اور جسوقت لشکر کا مقابلہ ہوتا اور نوبت قتال وجدال کی پہونچتی تو اپنے لشکر کے بہادرون اور افسرون کو جرأت دلاتے اور مناسب موقع پر اونکو صف جنگ کی دیکھہ بھال کے لئے معین فرماتے اور فوج اعدا کی نگرانی کے واسطے اپنے فوجی افسرون سے آگے بڑہکر صف اعدا کے قریب ہوجاتے اور اونکے انتظام اور مردمان فوج کے بشرے کو دیکھکر اونکے استقلال اور عدم استقلال کی حالت دریافت فرماتے اور اصحاب کو فوجی پہچان کی بولیان تعلیم فرماتے جسکے ذریعہ سے معلوم ہوتا کہ یہہ لوگ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اپنی فوج اپنے سپاہیون کو پہچان لیتی کبھی تو کلمہ **امت امت** مقرر کردیا جاتا اور کبھی **یا منصور** اور حضرت کو جنگ گاہ مین چلنا پھرنا بہت پسند تہا اور جب نوبت جدال وقتال کی پہونچ جاتی تو اللہ تعالی شانہ کے حضور مین **نصرت** کی دعا اپنی فوج کے لئے فرماتے اور یارون سے

جدا ہوکر ذکر حق مین مشغول ہوتے اور باواز بلند پکار کر فرمادیتے تھے کہ
عورتون اور بچونکو قتل نکرنا اور مقتول کے کان ناک نہ کاٹنا اور جب کسی قوم پر
غالب آتے تو وہان تین روز سے زیادہ نہ ٹھہرتے اور غنیمت کو جمع کرواتے
اور جامہ ورخت مقتولون کا قاتلون کو عنایت فرماتے اور باقی ماندہ مین
اول پانچوان حصہ حق اللہ نکالتے اور اوسکو مصالح اسلام مین صرف کرتے
بعد اسکے تہوڑی مقدار عورتون اور لڑکون اور غلامون کو لطف فرماتے
اور بقیہ لشکر مین تقسیم کردیتے سوار کو تین ۳ حصے اور پیادے کو ایک حصہ
کذا فی الاسفار المعتبرہ یہہ تو وہ صورت ہے جو حضور پرنور خود جنگ مین شریک
ہوے اور جب حضور تشریف نہ لیجاتے اور کسی صحابی کی سرگروہی مین لشکر
اسلام روانہ ہوتا تو اوس لشکر کے سردار سے یون نصیحت فرماتے تھے کہ
بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور لوٹو تو غنیمت مین
چوری نکرو اور قول وقرار کو نہ توڑنا اور دشمن کے مقتولون کے ناک کان نہ
کاٹنا اور عورت اور لڑکون کو نہ مارنا اور جب دشمن سے مقابلہ ہوجاے تو
اوس سے تین باتون کی درخواست کرنا اوس مین سے دشمن جس بات کو
مانے اوسے قبول کرنا اور قتال سے باز رہنا ایک بات تو یہہ ہے کہ اونسے
اسلام کی درخواست کرنا اگر وہ مانین تو قبول کرنا اور قتال سے باز رہنا پہر
اون سے کہنا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینہ
مین آرہین اور یہہ اون سے کہدیجیو کہ اگر اس بات کو وہ کرینگے تو اونکو وہی
ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اون پر واجب ہوگا
جو مہاجرین پر ہے یعنی **جہاد** اور اگر اس بات کو وہ قبول نکرین تو اون سے
کہدینا کہ وہ جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جسطرح

مومنون پر جاری ہوتا ہے مگر غنیمت اور صلح کے مال سے کچہہ حصہ نہ ملیگا
مگر اوس صورت مین کہ مسلمانون کے ساتہہ ہوکر جہاد کرین اور جو وہ لوگ اسلام
سے انکار کرین تو جزیہ دین اگر وہ جزیہ دینا قبول کرین تو اونکے قتال سے
باز رہنا اور اگر وہ جزیہ دینا بہی قبول نکرین تو اونپر تلوار اوٹہانا خدا سے
مدد مانگ کر **کفایہ** جزیہ موافق تصریحات علی اختلاف الروایات فی نفر چند
روپیہ سالانہ ہے حسب استطاعت یا سب سے جو بصلح مناسب ہو یا اونکی
رئیس سے مگر تیرہ روپیہ چند آنے سالانہ سے زیادہ نہین اور جو کسب وعمل
کی طاقت نہ رکہتا ہو اوس سے کچہہ نہین ۱۲ اور جب تو قلعہ والے دشمنون کو
محاصرہ کرے اور وہ چاہین کہ تو اونسے خدا اور رسول کا عہد کرے تو یہہ نکرنا
مگر اپنا قول اور اپنے لشکریونکا قول کر لینا کیونکہ اگر اپنی اور اپنے لشکریون کی
عہد شکنی ہو جائیگی تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر
اور آسان تر ہے اور اگر وہ چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو ایسا نکرنا
اپنے ہی حکم پر اوتارنا اسواسطے کہ تو اونکے مقدمہ مین خدا کی مرضی و نامرضی کو
نہ جان سکیگا یہہ جو تحریر ہوا لفظ بلفظ **حدیث مسلم** کا ترجمہ ہے کہ بریدہ
ابن حبیب سے مروی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ **اسلام** کی یہہ
غرض نہتی کہ کسیکو زبردستی مار مار کر مسلمان کرین اگر یہہ غرض اسلام کی ہوتی
تو اکثر یہود جو بلاد عرب مین بطور رعایا جزیہ قبول کرکے مسلمانون کے زیر
قناعت رہتے تہے مار مار کر مسلمان کر لیتے جیسا کہ یورپ کی شایستہ ترین سلطنت
روس نے یہود کی جان پر ظلم توڑ رکہا ہے العیاذ باللہ اور شاہان یورپ
مین سے کسیکے موںہہ مین زبان نہین ہے کہ ہمدردی کا اظہار کرکے اوسکا ہاتہہ
پکڑے اور سلطنت ٹرکی کے مقابلہ مین ناشدنی باتونپر اعتراض کرنے کو

طیار ہین ارباب عقل متفق الراے کہتے ہین کہ انصاف اگرچہ ہر فرد بشر کے واسطے ہے
لیکن شاہان روے زمین سے بروز قیامت اول یہی سوال ہوگا خیر ہم اس
معاملہ مین صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ مسلمانون پر یہہ اعتراض عیسائی پادریونکا
سراسر غلط ہے کہ مسلمانون نے اپنا مذہب بزور شمشیر پہلایا بلکہ مسلمانونکی
اخلاق و صداقت نے کفار کا دل کفر سے ناخوش کردیا اور وہ ایک سچے مذہب
کی سچائی کو دیکھکر مسلمان ہوگئے دیکھہ لو آج بہی پادری مشن کتنے روپیہ خرچ
کررہی ہے مگر کامیابی جو کچھہ ہوئی وہ معلوم ہے ہان اگر ہندوستانکا قحط سلامت
رہا تو دس بیس ہزار یتیم بچے عیسائی ہوکر مال غنیمت سمجھے جائینگے مگر عاقل
و بالغ آدمی کا نام تو عیسائیونکی فہرست مین نہ پہلے نظر آیا نہ اب آیندہ نظر آئے

اسلام کی حقانیت

کا تو یہہ حال تہا کہ سیکڑون کافر صرف حضور پرنور
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا جمال جہان آرا دیکھکر اسلام لائے اور اپنی
خویش و اقارب مال و دولت گہربار چہوڑکر خدمت بابرکت مین حاضر رہے
وطن کی محبت بہی بڑی سخت محبت ہے مگر وطن بہی چہوڑ دیا بعض صحابہ کو تو
کفار نے گرفتار کرلیا اور بڑی بڑی ایذائین دین مگر اسلام سے منہ نہ موڑا اسلام
کی برکت سے اونکو ایسا روحی حظ حاصل ہوا کہ فاقون پر فاقے گئے پیٹ پر
پتہر باندہے مگر وہ قدم جو راہ خدا مین جما ہوا تہا اوسے لغزش نہوئی اور خود
حضور پرنور صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو وہ وہ ایذائین دین کہ سننے
والیکا حال متغیر ہوجاے آخر کو آپنے مجبور ہوکر وطن چہوڑا اور مدینہ مین ہجرت
فرمائی مدینہ کے لوگون نے حق خدمت و رفاقت جیسا چاہیئے ویسا ادا کیا
لہذا اللہ تعالی شانہ نے اونکو انصار کے لقب سے مشرف فرمایا جب مکہ
کے کفار نے یہان بہی چین سے نہ بیٹہنے دیا تو پروردگار تعالی شانہ نے

آپ کو مامور بالجہاد کیا اول مشرکین عرب سے مقابلہ کی نوبت آئی کسی جنگ مین
توحضرت خود تشریف لے گئے اور کسی جنگ مین کسی صحابی کو سرلشکر کرکے روانہ
فرمایا غزوات اور سرایا وغیرہ کی تفصیل جس جنگ مین حضور پرنور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود بنفس نفیس شریک رہے اوسکا نام غزوہ
ہے اور جسمین کوئی صحابی لشکر کے سردار ہوکر گئے اوسے سریہ اور بعث کہتے
ہین اور قید عدد مین اختلاف ہے اور معتبر نہین مگر یہہ امر باعتبار اصطلاح
ہوسکتا ہے وگرنہ از روے لغت عدد کا بھی اعتبار ہے جیسا کہ قاموس مین
ہے کہ سریہ پانچ نفر سے پانچسو تک کو کہتے ہین اور مجمع البحار مین چار سو تک
بیان کیا ہے اور صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ سریہ لشکر یعنے جیش کے ایک
قطعہ کا نام ہے جو لشکر سے نکلے ایک سو سے پانچسو تک اور پانچسو سے زیادہ ہوتو
اوسے میسرہ کہتے ہین اور اگر زیادہ ہوجاے اٹھہ سو سے تو اوسکا نام جیش ہے
اور اگر چار ہزار سے زیادہ ہوتو وہ جحفل بتقدیم جیم برحاے حطی بروزن جعفر کہا جاتا
ہے اور جیش اوس لشکر عظیم کو کہا کرتے ہین جسمین پانچ تفریقین ہون مقدمہ
وقلب ومیمنہ ومیسرہ وساقہ اور کتیبہ وہ لشکر ہے جو مجمع ہوا اور منتشر نہوا اور صاحب
تفریح الاذکیا یہہ کہتے ہین کہ کبھی سریہ کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسمین حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود بنفس نفیس شریک رہے ہین جیسا کہ
مشکوۃ شریف مین بروایت احمد ابن اثامہ جہاد کے باب مین وارد ہے کہ مین
نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ سریہ مین اور سریہ
مشتق ہے شے سری سے یعنی نفیس اسلئے کہ اہل سریہ لشکر کے منتخب لوگ
ہوتے تھے۔ سید جمال الدین محدث روضۃ الاحباب مین بیان فرماتے ہین
کہ مجموع غزوات جسمین حضور پرنور بنفس نفیس شریک رہے ہین بعض اہل سیر کے

نزدیک اکیس[۲۱] اور بقولے چوبیس[۲۴] اور بقول صاحب مواہب لدنیہ ستائیس[۲۷]
ہین اور صحیح بخاری سے بروایت زید ابن ارقم انیس ہی معلوم ہوتے ہین اور
سرایا و بعوث پنجاہ و شش کم یا بیش اور بقولے چہل و ہفت اور صاحب تفریح
الاذکیا تحریر فرماتے ہین کہ ملاحظہ کتب سیر و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرایا
اور بعوث کا حصر نہین ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ مین اپنی کتاب مین ساٹھہ بعث
اور اٹھائیس غزوات لکھونگا انشاء اللہ تعالی و اضح ہو کہ نصف آخر سال اول
یا اول سال دوم ہجرت مین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
خبر پہونچی کہ قریش اور قبیلہ بنی ضمرہ مقام ابوا مین جمع ہوے ہین اور ارادہ رکھتے
ہین کہ مسلمانون کو ایذا پہونچائین لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے سعد ابن عبادہ کو مدینہ باسکینہ مین خلیفہ فرمایا اور بذات خاص باجماعہ صحابہ
رضوان اللہ علیہم موضع ابوا مین کہ مدینہ منورہ کے اطراف مین واقع ہی تشریف
لیگئے تو مخشی ابن عمرو ضمیری نے ہیبت و جلالت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم مشاہدہ کرکے بمقتضاے وقت صلح کی استدعا کی حضور پرنور نے
صلح منظور فرائی اور مدینہ منورہ مین واپس تشریف لائے اور نوبت قتال و
جدال کی نہ پہونچی اسی غزوہ کو غزوہ ودان کہتے ہین اسواسطے کہ ابوا اور
ودان قریب قریب واقع ہین محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اس
غزوہ کو غزوہ اولی اور بواط کو غزوہ ثانیہ اور عُسیرہ کو غزوہ ثالثہ کہتے ہین اور
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے حاصل کلام اس واقعہ
کے بعد ماہ ربیع الاول مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم
ہوا کہ ایک جماعت کفار قریش کی مکہ معظمہ سے مسلح ہو کر نکلی ہے اور عکرمہ ابن
ابی جہل یا ابوسفیان ابن حرب یا مکرز ابن حفص اس جماعت کا سردار ہے

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ خیال فرمایا کہ ایسا نہو کہ مدینے
مین غفلت پڑے اور کفار فرصت وقت پاکر اہل اسلام پر دست اندازی کرین
یا کسی طرحکا گزند پہونچایئن لہذا عبیدہ ابن الحارث ابن المطلب ابن عبد
مناف کو سردار کیا اور ساٹھہ یا اسّی مہاجرین کے ساتھہ کہ اونمین کوئی انصار
نتہا روانہ فرمایا اور ایک نشان سفید بہی طیار فرماکر عنایت کیا چنانچہ کفار
نگونسار سے زمین حجاز مین مقابلہ ہوا پر نوبت مقاتلہ کی نہین پہونچی مگر سعد
ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک تیر جانب کفار چلایا یہہ پہلا
تیر تہا کہ اہل اسلام نے کفار قریش پر چلایا تہا الغرض جماعت کفار نگونسار
نے دوسو سوارون کی تعداد سے ہیبت وجلالت شان اسلام دیکہہ کر راہ گریز
اختیار کی اہل اسلام نے بہی اونکا تعاقب نہین کیا فائدہ اس سریہ کا یہہ ہوا
کہ مستضعفین مکہ سے دو شخص ایک مقداد ابن اسود عمر البنہرانی اور دوسرے
عتبہ ابن غزوان المازنی کہ برسم تجارت مکے سے نکلے تہے فرصت وقت
غنیمت جان کر لشکر اسلام مین آکر ملگئے بعض کہتے ہین یہہ سریہ اوسوقت ہوا
ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ ابوا سے مراجعت
فرمائی ہے اور ہنوز مدینہ باسکینہ مین داخل نہوے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ
قبل غزوہ ابوا واقع ہوئی بالجملہ عبیدہ ابن حارث ہنوز مدینہ مین نہ آئے تہے
کہ دفعتاً یہہ خبر آئی کہ ابو سفیان باجماعہ قریش شام سے پلٹا ہوا مکہ کو جاتا ہے
تو مسلمانون نے اپنی پہلی ایذائین یاد کین جو قریش نے دی تہین اور بدلہ لینے
پر مستعد ہوگئے اسوقت حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے حمزہ ابن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانب سیف البحر کہ ناحیہ عیص
مین واقع ہے سردار کرکے روانہ فرمایا اور تیس نفر مہاجرین اونکے ہمراہ گئے

اور ایک نشان سفید آراستہ فرماکر ابومرثد غنوی کو عنایت فرمایا۔ ابوجہل کہ جماعہ
کفار مین تہا اور تین ۳۰۰ سو سوار اوسکے ساتہہ تہے ساحل دریا پر ملاقی ہوا اہل اسلام
باوصف قلت جماعت مدد خدا پر توکل کرکے جدال وقتال پر مستعد ہو گئے مجدی
ابن عمرو جہنی کہ حلیف فریقین تہا درمیان مین آگیا اور باخودہا صلح کرادی کہ نوبت
جدال وقتال کی نہ پہونچی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ پلٹ کر مدینہ طیبہ کو چلے
آئے اور کفار قریش مکہ کو چلے گئے۔ پہر سعد ابن ابی وقاص کو آٹہہ یا بیس نفر
مہاجرین کے ساتہہ قریش کے دوسرے کاروان پر بہیجا اور علم مقداد ابن اسود
کو عطا ہوا اور ارشاد ہوا کہ موضع خرّار تک جانا یہہ جماعت وہان تک گئی تو مگر
قافلہ آگے جاچکا تہا پہر آخر ماہ ربیع الاول مین غزوہ بواط ہوا اور سبب یہہ
ہوا کہ امیہ ابن خلف جمحی دو ہزار پانسو ۲۵۰۰ اونٹ لئے جاتا تہا آپ کو اندیشہ ہوا تو
سائب ابن عثمان ابن مظعون کو خلیفہ کیا اور سعد ابن ابی وقاص کو علمدار کیا اور
خود بنفس نفیس معہ دوسو صحابی حضور پرنور روانہ ہوئے اور موضع بواط مین
کہ ناحیہ رضوی ہے اور مدینہ طیبہ سے تین منزل ہے پہونچے مگر ملاقات نہوئی
لہذا حضور پرنور اسی مقام سے بے جدال وقتال مدینہ منورہ مین واپس تشریف
لائے اور بقیہ ایام ماہ ربیع الثانی اور جمادی الاول تہوڑے دنون تک مدینہ
منورہ مین رونق افروز رہے پہر خبر پہونچی کہ ابوسفیان تیس اونٹ غلہ کے لئے
ہوئے مع جماعت کثیرہ قریش برسم تجارت شام کیطرف جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حمزہ ابن مطلب کو علمدار کیا اور ابوسلمہ مخزومی کو خلیفہ
کیا اور دو ۲۰۰ سو اصحاب اور بیس ۲۰ اونٹ ساتہہ لئے اور موضع عشیرہ تک کہ اسے
دار العشیرہ بہی کہتے ہین اور متعلقات بنی مدلج سے ہے اور مدینہ سے اٹہارہ
فرسخ ہے تشریف لے گئے وہان دریافت ہوا کہ قافلہ نکل گیا حضور نے وہان

کئی دن توقف فرمایا اور بنی مدلج اور بنی ضمرہ سے معاہدہ فرماکر مدینہ مین تشریف
فرما ہوے **فائدہ** صحیح بخاری مین زید ابن ارقم سے روایت ہے کہ اول غزوہ
عشیرہ واقع ہوا ہے اگرچہ یہہ سخن خلاف مشہور ہے لیکن طریق جمع یہہ ہے کہ اول
غزوہ جسمین زید ابن ارقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تھے
یہی تھا پھر خبر پہونچی کہ کرز ابن جابر فہری نے اونٹ حضور پر نور کے نواحی مدینہ
سے از راہ بغض وعداوت نکال دیئے اگرچہ اوسکا ارادہ تھا کہ ساربانون سے
چھین لے مگر اور لوگون نے ساتھہ ندیا اوس مردود نے وہان اون اونٹون کو
چرنے ندیا لہذا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زید ابن
حارثہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو علمدار کیا اور
خود موضع صفوان تک کہ ناحیۂ بدر مین واقع ہے کچھہ لوگ اپنے اصحاب سے
ہمراہ لیکر تشریف لے گئے معلوم ہوا کہ کرز ابن جابر فہری بھاگ گیا لہذا حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان سے واپس تشریف لاے اگرچہ مال
ومتاع از قسم شیر وغیرہ وادی مین اوس موذی کا بہت کچھہ تھا اہل اسلام چاہتے
تو سب لوٹ لیتے مگر منشار غزوہ یہہ تھا اسی غزوہ کو بدر اولی اور صغری کہتے ہین
اور اوس شخص کا نام تھا جسنے اوس سرزمین مین کنوان بنایا تھا اوسی کے نام سے
یہہ موضع مشہور ہوگیا بعد اسکے جمادی الثانی مین عبد اللہ ابن جحش اسدی کو
کہ حضور عالی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی تھے بارہ یا
آٹھہ نفر اصحاب کے ساتھہ جسمین سعد ابن عتبہ ابن ابی وقاص اور عکاسہ ابن
محصن اسدی اور عتبہ ابن غزوان اور ابو حذیفہ ابن عتبہ ابن ربیعہ اور عامر ابن
ربیعہ اور سہیل ابن بیضا اور واقد ابن عبد اللہ تمیمی اور خالد ابن بکر بھی تھے
بطن نخلہ کیجانب امیر المومنین کا لقب عنایت کرکے روانہ فرمایا اور ایک فرمان عنایت

کیا اور تاکید فرمائی کہ اسے دو دن بعد کہولنا اور اوسپر عمل کرنا چنانچہ عبد اللہ
روانہ ہوے اور دو دن کے بعد فرمان شریف کو کہول کر پڑہا تو اوسمین تحریر تہا کہ
بطن نخلہ مین مابین طائف اور مکہ اوترنا اور کاروان کے انتظار مین ٹہر جانا اور
کسی آدمی کو جبر واکراہ سے اپنے ساتہہ نہ لیجانا اس سے صاف ثابت ہے کہ
صرف خبر لانے کو بہیجا تہا نہ کہ لڑنیکی غرض سے عبد اللہ بطن نخلہ مین پہونچے
اور سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ ابن غزوان کے پاس ایک اونٹ تہا جسپر
دونون نوبت بنوبت سوار ہوتے تہے وہ گم ہوگیا تو یہہ دونون عبد اللہ سے
اجازت لیکر اوسے تلاش کرنے چلے گئے اور دفعتہً قافلہ قریش طایف سے
مویز طایفی وغیرہ لیکر وارد ہوا اور اوس قافلے مین عمرو ابن الحضرمی اور حکم
ابن کیسان اور عثمان ابن عبد اللہ ابن مغیرہ اور نوفل ابن عبد اللہ مخزومی
بہی تہے ان لوگون نے اہل اسلام کو دیکہکر جانا کہ عمرے کے واسطے یہان
ٹہرے ہوے ہین لہذا اطمینان سے اونٹ اپنے جنگل مین چہوڑ دئے اور
کہانا پکانے مین مصروف ہوے تو مسلمانون نے قافلہ پر ریزش کی اور واقد
ابن عبد اللہ نے عمرو ابن الحضرمی کو تیر سے مارا اور حکم اور عثمان کو قید کرلیا اور
نوفل بہاگ گیا اور سارا سامان اونکا لے لیا یہہ اول قتل اور اول غنیمت اور
گرفتاری مشرکون کی ہے اور یوم واقعہ تاریخ اول رجب ہے اور مسلمانون نے
سلخ جمادی الثانی سمجہی تہی یعنی یہہ معاملہ نادانستگی مین واقع ہوا نہ بقصد
جب مدینہ مین لوٹ کر آئے تو مشرکون نے مکہ مین مسلمانون کو طعنے دئے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ماہ حرام بہی حلال کردیا حضور نے اس
واقعہ سے عبد اللہ پر عتاب فرمایا اور تقسیم غنیمت مین بہی تامل ہوا اور اسیرونکے
حق مین کچہہ حکم نہ دیا غریب اصحاب سریہ سخت پریشان ہوے لہذا پروردگار

تعالیٰ شانہ نے انکی تشفی فرما دی اور یہہ آیت نازل فرمائی یسألونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر حاصل اسکا یہہ ہے کہ ان مہینون مین ناحق کی لڑائی اشد گناہ ہے اور جن کافرون نے مسلمانون کو ایذا ئین دین اور جنگ کی اونسے لڑنا منع نہین ہے اوسوقت عبد اللہ اور اونکے ہمراہی خوش ہوے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور خمس بہی مقبول ہوا اور اہل مکہ نے دونون قیدیونکے واسطے فدیہ بہیجا حضور پرنور نے فرمایا کہ جب تک سعد اور عتبہ خود نہ آئینگے فدیہ منظور نہوگا آخر وہ دونون حاضر ہوے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم کو دعوت اسلام فرمائی وہ ایمان لایا اور بروز بیر معونہ شہید ہوا اور عثمان حالت کفر مین جانب مکہ معظمہ روانہ ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکا فدیہ قبول فرمایا پہر وہ بے ایمان مرا یہہ واقعہ کتب سیر وتاریخ مین مختلف طریق پر بیان ہوا ہے **فائدہ** اس سریہ مین جو عبد اللہ ابن حجش امیر المومنین کہلاتے تہے اور مشہور یہہ ہی کہ اول یہہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پایا ہے اوس سے مراد یہہ ہے کہ خلفا مین اول یہہ خطاب حضرت عمر ہی کو ملا ہے۔ **اسی سال** کے رجب مین اور دوسرے قول کے موافق رمضان مین **حضرت سیدۃ النسا خاتون قیامت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے** ہوا اوسوقت عمر شریف حضرت خاتون قیامت رضی اللہ عنہا کی سولہ برس کی تہی اور ایک روایت کے موافق اٹھارہ برس کی تہی اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مبارک اکیس۲۱ برس پانچ مہینے کی تہی انشاءاللہ تعالیٰ مفصل حال حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ذکر اولاد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین کیا جائیگا اسی سال کے
نصف شعبان مین اور بقول صحیح نصف رجب روز دوشنبہ حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسماۃ اُم بشیر کے گہر کہ منازل بنی سلمہ مین واقع تہا تشریف
فرما ہوے اوسنے آپ کے واسطے کہانا پکایا ہنوز خاصہ تناول فرمانے کی نوبت
نہ پہونچی تہی کہ نماز ظہر کا وقت آگیا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
بنی سلمہ کے لوگون کی مسجد مین اپنے یارونکے ساتہہ نماز مین مشغول ہوے ایک
رکعت پڑہ چکے تہے دوسری رکعت کے رکوع مین تہے کہ حکم تحویل قبلہ
بیت الحرام کیطرف ہوا اور یہہ آیت نازل ہوئی قد نرى تقلب
وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد
الحرام ترجمہ ہم دیکہتے ہین بار بار تیرے مونہہ کا پہرجانا آسمانکی طرف تو بیشک
پہیر ینگے ہم تجہکو جس قبلہ کیطرف تو راضی ہے اب پہیر تو مُنہ اپنا مسجد حرام کیطرف
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسیوقت نماز کی حالت مین کعبہ شریف
کیطرف پہر گئے اور سب مقتدی بہی پہر پہر پڑے کہ مرد عورتونکے مقام پر ہوے
اور عورتین مردونکی جگہہ ہوگئین اور بقیہ نماز ظہر اوسی طرف ادا فرمائی اس مسجد کا نام
جامع القبلتین ہوا اور اہل قبا کو نماز صبح کے وقت خبر ہوئی وہ بہی
جس حال مین تہے جانب کعبہ پہر گئے بعد اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم قبا مین تشریف لے گئے اور دیوار مسجد متغیر فرمائی اور قبلہ اوسکا کعبہ
کی سمت درست فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اوسکی بینا ڈالی اسی مقام
سے شافعیہ نے یہہ مسئلہ نکالا ہے کہ ایک نماز جہات متعددہ مین بالاجتہاد
درست ہے اور یہہ تحویل قبلہ ہجرت سے سترہ مہینے کے بعد ہوئی ہے اسکے
بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ تو زندہ ہین اون نمازون کی قضا

جانب کعبہ کر سکتے ہین اون لوگون کا کیا حال ہوگا جو انتقال کر گئے ہین حضور پر نور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے مردے اور زندے
اون نمازون مین جو بیت المقدس کیجانب پڑھ چکے ہین مثاب ہین ارشاد ہوا وما
کان اللہ لیضیع ایمانکم کیونکہ حکم منسوخ اپنے وقت مین حق تھا جسطرح حکم
ناسخ اپنے وقت مین حق ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ترتب ثواب ایمان پر ہے
کہ صورت عمل مین ظاہر ہوتا ہے نہ صرف صورت عمل پر اور اوسوقت حکم استقبال
بیت المقدس ہی بمقتضاے ایمان تھا اور اب استقبال کعبہ اور بعض ضعیف
العقاید مسلمان یہود کے بہکانے سے شبہہ مین پڑ گئے کہ بیت المقدس سب
پیغمبرون کا قبلہ تھا اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی بہت دنون
اوسی طرف نماز پڑھی اب کیا باعث ہوا جو اوسکو ترک کیا کیا وہ گمراہی تھی پروردگار
تعالی شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہلے ہی سے مطلع
فرمادیا تھا کہ سیقول السفہاء من الناس ما ولھم عن قبلتھم التی
کانوا علیھا ترجمہ یعنی بیوقوف لوگ کہینگے کہ کس سبب سے پھر گئے مسلمان
اپنے قبلہ سے جسپر تھے اوسکا جواب پروردگار تعالی شانہ خود دیتا ہے۔
للہ المشرق والمغرب یعنی اللہ ہی کا پورب ہے اور اللہ ہی کا پچھم ہے
وہ جسطرف چاہے اپنے بندونکو حکم کرے رسول تو اللہ کے فرمانبردار بندے
ہین اونکو تو حکم بجالانے سے مطلب ہے مالک سے سبب پوچھنے کی ضرورت
اور مالک بھی کون جو تمام جہان کا خالق خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
ہم جانتے نہین ہین اے درد کیا ہی کعبہ — جیدہر پہرین وہ ابرو ادہر نماز کرنا
اور کفار عرب یہہ کہتے تھے کہ یہہ قبلہ ہے انبیا کا تو کیا اونکو یہہ بات نہین
معلوم تھی کہ بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام ہے اور کعبہ تعمیر حضرت

ابراہیم علیہ السلام سے دوسری بات یہہ ہے دنیا مین یہی ایک مقام تو ہے
جو اللہ کا گہر بننے کی عزت پا چکا تہا یعنی وہی مقام آدم علیہ السلام کے لئے مسجد بنا
تہا پہر طوفان نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا اور
حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے ملکر اللہ کا گہر فرشتونکی مدد
سے تیار کیا بیت المقدس کے معمار اگر دیوزاد ہین تو اسکے معمار پیغمبر اور اللہ کے
فرشتے ہین پہر کفار عرب کو تعجب کیون ہوا کہ کعبہ قبلہ کس سبب سے قرار پایا ان
سب وجہون پر غالب اللہ کا حکم ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا انما الهدی ما امر الله به والضلالة ما نهی عنه یعنی ہدایت
وہ ہے کہ جو اللہ کا حکم ہو اور ضلالت وہ ہے کہ جو اللہ کی مرضی کے خلاف کام
کیا جاے کفار قریش بولے کہ قبلہ سابق سے کیون پہرے آیا اوسمین کچہہ نقصان
تہا اور اس نئے قبلہ مین کچہہ اوس سے زیادہ بزرگی ظاہر ہوئی اگر یہہ بات تہی
تو پہلے ہی سے اس قبلہ کو اختیار کیا ہوتا یہہ تو ناعاقبت اندیشی تہی اور اگر یہود
کے تعصب سے قبلہ سابق کو ترک کیا یا اہل مکہ کی محبت سے اوسے قبلہ بنایا ہی
تو تعصب و جانبداری مقدمات دین مین نہین چاہیئے جب حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گوش مبارک تک یہہ سخنان ناموزون پہونچے تو حضور
والا نے ارشاد فرمایا کہ یہہ باتین اس امر کا سبب نہین ہوئی ہین ہمارا مذہب تو
فرمانبرداری مالک الملک جل جلالہٗ وتعالیٰ شانہ ہے اس قبلہ کے اختیار کرنیسے
اوس قبلہ کی بزرگی تو ہمارے دل سے گئی نہین جتنی تہی اوتنی ہی موجود ہے پہر
تعصب کہان باقی رہا ہم جسکے بندے ہین جب تک اوسنے ہمین اودہر جہکایا اودہر
جہکے رہے اب اوسنے ادہر کا حکم کیا ہم درودیوار کو سجدہ نہین کرتے ہمارا مسجود تو
وہ مالک ہے اوسکے حکم پر ہمارا سجدہ ہے وہ ذات پاک کسی جہت اور مکان کی

محتاج نہین فاینما تولوا فثم وجه الله حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسکی وجہہ پوچھنی دلیل سفاہت ہے جب بیت المقدس قبلہ مقرر کیا گیا تہا تو کسی نے اوسوقت کے نبی سے پوچھا تہا کہ خاص اسی سمت کے قبلہ مقرر ہونیکی کیا وجہہ ہے اور سمتون سے اس سمت مین کیا بزرگی ہے جو جواب اونکا ہوگا وہی جواب ہمارا ہے اور یہہ امور اسراری ہین تم اتناہی سمجہہ لو کہ خداوند تعالے شانہ نے تمکو ایک سمت بتادی تاکہ سبکی ہمت مجتمع ہوکر ایک ہی مالک کی طرف متوجہ ہو اور اتحاد دل سب کا ایک ہو اور اگر ایسا نہوتا تو دس بیس تو مشرق کیطرف جہکے پڑے ہوتے اور دس بیس مغرب کیطرف کچہہ لوگ شمال کیطرف سجدہ مین ہوتے اور کچہہ لوگ جنوب کیطرف یکتائی اور یکجہتی کا لطف باقی نرہتا اللہ تعالے شانہ کی مخلوق مخلوق ہونیکی حیثیت سے سب برابر ہین اور سب کو اپنی اپنی ترقی کرنیکا خیال ہے اس نئے قبلہ کو بہی تمنا ہوئی ہوگی کہ مین بہی ترقی کرون اور وہ اللہ کا گہر پہلے ہی سے قرار پاچکا تہا اوسکی التجا قبول ہوئی اسمین قباحت کیا لازم آئی مین عرض کرتا ہون کہ کیا عجب ہے کہ اس دنیا کے فنا ہونیکے بعد اگر پہر کوئی نئی دنیا قائم ہوئی تو اور بقیہ سمتونکی بہی آرزو پوری ہوجاے اور کعبہ کے اندر داخل ہونیکے بعد تو اسی دنیا مین چارون سمتونکی امیدین پوری ہوجاتی ہین اور یون بہی جو کعبہ سے پورب ہین وہ مغرب کیطرف سجدہ کرتے ہین اور جو کعبہ سے پچہم بستے ہین وہ پورب کو سجدہ کرتے ہین چنانچہ مدینہ طیبہ مین دکن کیطرف سجدہ ہوتا ہے خاص بیت اللہ کے صحن مین گول دایرہ مین جماعت ہوتی ہے یہہ سب جہگڑے قریش کے کفار کے بد باطنی کے سبب سے تہے بنظر اختصار اسقدر بیان ہوا ہے اس سے بہت زیادہ اور مقدس مصنفین نے اپنی اپنی کتابونمین بیان کیا ہے شائقین کتب سیرین ملاحظہ فرمائین مگر یہان ایک مختصر سی تقریر عوام الناس کے ملاحظہ کے لئے اونکے

دیتا ہون ملاحظہ فرمائین **تحویل قبلہ کی حقیقت بطور اختصار**
حقیقت اس تبدیل وتحویل کی اول یہہ ہوئی تھی کہ اکثر توابع حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قریشی نژاد تھے اور پشت ہاپشت سے وہ لوگ تعظیم
کعبہ شریف کے خوگر ہورہے تھے اور اوسی بقعہ متبرکہ کو قبلہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام جانتے تھے اور اوسکی مجاورت کو اپنا فخر سمجھتے تھے بلکہ تمام عرب کے
لوگ جو غیر قریشی تھے وہ بھی کعبہ کی عظمت اور اعتقاد مین کسیطرح قریش سے کم
نتھے اور اس مکان کی تعظیم مین جان ودل سے مصروف تھے پس ترک استقبال
اس مکان کا اور امر استقبال بیت اللہ شریف کا گویا امتحان تھا تاکہ مخلصین اون
لوگون سے جو سستر دین ہین علحدہ ہوجائین ہر چند علم الٰہی تو ازل سے جمیع وقایع
کلیہ وجزیہ کا محیط ہے حاجت امتحان مخلوق کے لئے تھی جیسے ملایکہ وغیرہ کہ کارخانہ
عالم اونسے متعلق کیا گیا ہے وہ اس ظہور اور امتیاز کے محتاج تھے تاکہ بحسب مرتبہ
ایمان اور درجہ امتحان ہر آدمی کو سمجھین اور اوسکے ساتھہ اوسکے حال کے مناسب
معاملہ کیا کرین حاصل کلام یہہ ہے تحویل قبلہ بحکم حق واقع ہے اور مالک الملک سے
مخلوق کو ذرا ذرا بات مین سبب کا دریافت کرنا آداب بندگی سے بہت دور ہے تم مالک
کے بندے ہو تمکو اوسکے حکم مین کیا دخل ہے کیا تم یہہ چاہتے ہو آسمان وزمین
چاند سورج ہزارون کرورون تارونکا پیدا کرنے والا ذرا ذراسی بات مین تم سے مشورہ
لیا کرے اور تمام دنیا کے اسرار تمپر کھولدے تم بندے ہو یا اوسکے شریک و سہیم ہو
اگر بندہ بنکر رہنا ہے تو رہو نہین تو اپنا چلتا دھندا کرو جب بادشاہ کوئی حکم اپنے
وزیر کے معرفت جاری کرتا ہے تو کیا رعیت اوسے ہر حکم کو پوچھا کرتی ہے دنیا کے
بادشاہون کے ہزارون احکام ایسے جاری ہوتے ہین کہ رعایا پر اونکی وجہ مخفی
رکھنی ضرور ہے جو وزراے سلطنت تمہارے سوال کرنے سے پہلے تمہین کبھی

حکم کے جاری ہونیکی وجہہ بتادین تم سُن لو اور اوسپر عمل کرو اور اگر وہ کچھہ نہ بتائین تو سکوت کرو اور سمجھہ لو کہ اس حکم کیوجہہ دریافت کرنا تمہارے حال کے مناسب نہین ہے ٭

بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش	هر انچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

محمد اکبر سُن اور سمجھہ اگر تجھکو اللہ تعالی الشانہ کے ملک مین اہل نجات کی طرح زندگی کرنا منظور ہے توان آنکھون سے اوسکی **قدرت کا ملاحظہ** کر اگر اوسکی صنعت بقدر طاقت و استعداد بشری تیری سمجھہ مین آجاے تو اوس سے لطف اُٹھا اور عشاق خدا کی طرح سے بے اختیار ہو کر اوسکی طرف دوڑ جا اور اگر فہم اور قوت درک قصور کرے تو اوسی عالم الغیب کے حضور مین سربسجدہ ہو کر بزبان بیزبانی عرض کر اور سجدہ مین پڑا رہ اگر تیرے حال کے مناسب ہوگا تو تیری عقل روشن کر دیجائیگی اور اگر تیرے حال کے مناسب نہین ہے تو **شکر گذاری** کے ساتھہ سر کو اوٹھالے کوئی بندہ کسی امر مین مالک پر جبر نہین کرتا اے **محمد اکبر** اگر تو بادشاہ ملک دل بنا چاہتا ہے تو کم سے کم **ایاز** کی استعداد تو پیدا کرلے پھر تو **محمود** کے لئے ہے اور محمود تیرے لئے ہے ٭

عشق است کہ ہم بندۂ و ہم بندہ نواز است	این حاصل افسانہ محمود و ایاز است

جو شخص بادشاہ ہونیکی تمنا مین ہے وہ پہلے آداب غلامی سے آراستہ و پیراستہ ہو اگر مالک نے اوسکی بندگی پسند فرمائی تو اوسے ہر ذرہ کائنات بادشاہ ہونیکی مبارکباد دینے لگتا ہے یہانتک کہ ان خطابات بیحد و نہایت کے نشہ مین سرشار ہو کر اسکی روح پکارنے لگتی ہے کیا پکارنے لگتی ہے **بندگان فرمان بردار سنین اور اپنے مقام سے ترقی کرکے**

آگے بڑہین اور بڑہتے جائین جہانتک بڑہ سکین
مگر مین اپنی ہی زبان مین نغمہ سنجی کرونگا سننے والے چاہیے جو مطلب لگائین (میری
نغمہ سنجی) قال اللہ تعالیٰ شانہ مین کچھ نہین کہتا میرا خالق میرا مالک فرماتا
ہے مگر اسوقت میری زبان کہہ رہی ہے اور وہی کہہ رہی ہے جو اوسنے فرمایا ہے
آیت اللہ۔ کلام اللہ رسول کا فرمایا ہوا رسول کا لایا ہوا رسول کا پہنچایا
ہوا برادران طریقت سُنو اور سمجھو اور اپنے قبلہ کیطرف سجدہ
کرو اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری

خدا وہی ہے بتایا رسول نے جسکو ۔۔ رسول وہ ہی جو اکبر ہمین خدا نے دیا

اے اکبر پہلے قیس ہو کر اپنی معرفت حاصل کر غایت مقصد تیرا لیلیٰ بننا ہی
لہذا عشق کے زینہ پر قدم رکھہ اوسوقت مجنون ہو جائیگا یہانتک کہ تو اوس بام
بلند کے سب زینے طے کرلیگا اور بام کے صحن مین خرام ناز کرنے لگیگا اوس بام پر
ایک آئینہ خانہ ہے جسے خلوت محبوب کہتے ہین خلوت محبوب کے یہہ معنی نہین
ہین کہ کسی محبوب نازنین کے آرام کرنیکی خلوت بلکہ محبوب بننے کا مقام جو اوسمین
داخل ہوا محبوب بنگیا فقیر مولف کے موزون الفاظ۔

دیکھہ کر آئینہ سجدے شکر کے کرتا ہی قیس ۔۔ یعنی کل مجنون تہا مین اور آج لیلیٰ ہو گیا

دیگر

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش ۔۔ حسن این قصۂ عشق است در دفتر نمیگنجد

فائدہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بحکم الٰہی جانب کعبہ پھرے
تو حجاب ناسوتی آپ کی نظر مبارک کے سامنے سے دور کردئے اور میزاب رحمت
آپکو بے حجاب نظر آگیا اور سمت کعبہ درست ہوگئی۔ اسی سال کے شعبان

مین روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے اور سورۂ بقر کی یہہ آیت نازل ہوئی یآ ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر روزے کا جیسے حکم ہوا تھا تم سے اگلونپر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ گنی دن ہین گنتی کے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ اے ایمان والو مقتضاے ایمان یہہ ہے کہ اپنے نفس کے مزکی کرنے مین کوشش کرو اور روح کے زندہ رکھنے کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ نفس سخت موذی ہے اور روح بیگناہ ہے راہ دین کے موذی کو مارنا اور بیگنا کی زندگی مین سعی کرنا بہت بڑی نیکی یہہ ہے اور ترکیب قتل نفس کی یہہ ہے کہ یہہ کہانے پینے اور صحبتِ نسا سے روکا جاے دن کے وقت اور رات کا آخر حصہ عبادات مین بسر کیا جاے اور مسائل صوم فقہ کی کتابون مین موجود ہین شائقین اونمین ملاحظہ فرمائین۔

اسی سال دوم ہجری مین روز جمعہ یا دوشنبہ ۱۷ ار رمضان کو غزوہ بدر کبری واقع ہوا

سببِ وقوع اس واقعہ کا اہل سیر یون بیان فرماتے ہین کہ پہلی بار مدینہ منورہ مین خبر پہونچی کہ ابوسفیان ابن صخر اور عمرو عاص مخرمہ ابن نوفل چالیس آدمیونکی جماعت سے تجارت کی غرض سے شام کو جاتے ہین لہذا خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنفس نفیس موضع عشیرہ تک تشریف لے گئے لیکن اون لوگون کا مقابلہ نہوا وہ آگے جا چکے تھے لیکن جب وہ جماعت شام سے واپس ہوئی تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہہ خبر ہوئی کہ وہ جماعت آتی ہے آپ نے طلحہ ابن عبیداللہ اور سعید ابن زید قریشی عدوی کو لطور جاسوس

مقرر کر کے روانہ فرمایا تاکہ قافلے کا حال دریافت کر کے خبر کرین یہہ دونون
موضع خیار مین کنار اقصی حورا مین واقع ہے کشد جہنی کے گھر مین پوشیدہ ہو رہی
اور یہہ خبر ابوسفیان کو بھی پہونچی اوسنے ضمضم ابن غفاری کو اجرت دیکر مشرکین مکہ
سے کہلا بھیجا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس قافلہ کی واپسی کے منتظر
ہین مالکان اسباب تجارت یہان آئین اور اپنے مال کی حفاظت کرین نہین تو
بڑا نقصان اوٹھانا پڑیگا الغرض قافلہ موضع خیار مین آکر گذر گیا اور طلحہ اور سعید
راتون رات چلکر مدینہ طیبہ مین داخل ہوے یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اون دونونکی روانگی کے دس روز بعد واپسی قافلہ کی خبر پاکر مدینہ
سے تشریف لیجاچکے تہے اور حال یہہ ہوا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے عبداللہ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور تاریخ دوازدہم یا ہشتم رمضان
شریف چاہ ابوعقبہ پر کہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے خیمہ ڈالا اور
عبداللہ ابن عمر وزید ابن ثابت اور براء ابن عازب وغیرہ اصحابون کو بہ سبب
خوردسالی کے واپس فرمایا اور حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو
بعذر علالت اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
پاس حضور نے مدینہ مین چھوڑ دیا اور دو مہاجر اور پانچ انصار وہ بھی کسی عذر کے
سبب سے حسب الحکم حضور مدینہ مین رہے اور طلحہ ابن عبداللہ وسعید ابن
زید جاسوسی کے واسطے شام کیطرف گئے تہے اور عاصم عجلانی کو اہل عالیہ پر خلیفہ
فرمایا اور ابولبابہ کو موضع روحا سے بجاے عبداللہ ابن ام مکتوم خلیفہ مدینہ کیا
اور اونکو یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم کو امام مسجد مقرر فرمایا اور اس مقام سے حارث
ابن حاطب کو عمر ابن عوف کی مہم پر بہیجا تہا اور عازب ابن الصمہ اور خوات ابن
جبیر راہ مین گر پڑے اور بہت چوٹ لگی کہ وہ راہ سے واپس گئے روایت ہے

کہ لشکر حضرت سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ستر یا اسّی اونٹ
اور دو یا تین گھوڑے تھے ایک گھوڑا مقداد ابن عمرو کندی کا بلا اختلاف اور دوسرا
ابی مرثد غنوی کا اور تیسرا زبیر کا اور چھہ زرہین اور آٹھہ تلوارین اور دو دو تین تین
آدمیو نمین ایک ایک اونٹ کہ نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور حضرت کے شریک
حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے تھے اور زید ابن حارث اور جب حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیادہ ہوتے تو اصحاب عرض کرتے کہ یا رسول اللہ آپ سوار
ہون ہم پیادہ چلینگے تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے کہ تم
مجھسے قوی نہین ہو اور مین تم سے اجر مین بے نیاز نہین یعنی مین اجر اس کا
خدا سے چاہتا ہون جیسا تم چاہتے ہو اور اس غزوہ مین سب تین سو
تیرہ آدمی تھے انمین سے ستر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار اور ایک روایت
مین تراسی مہاجر اور باقی انصار اور انمین آٹھہ آدمی حاضر نتھے جنکے نام اوپر ذکر کردئے
گئے ہین جو شریک جنگ تھے وہ تین سو پانچ تھے یہہ اول سفر انصار کا حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تھا چونکہ عزم بالجزم نتھا اس سبب سے فراہمی
لشکر مین کوشش نہین ہوئی تھی اور تعداد لشکر مشرکین کی ایک ہزار تھی اور دوسری
روایت مین نوسو پچاس اور اسّی یا سو گھوڑے تھے اور بڑے بڑے سردار قریش
مثل ابوسفیان ابن صخر ابن حرب اور ابوجہل وغیرہ ہمراہ تھے **فائدہ** واضح ہو کہ اہل
بدر کی تعداد مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک تین سو پندرہ چنانچہ ابی داؤد
نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور ایک جماعت نے تین سو تیرہ اور کچھہ لوگون نے
تین سو سترہ کہے ہین اور تین سو چودہ کی بہی روایت ہے چنانچہ براء ابن عازب
سے صحیح بخاری مین روایت ہے کہ اصحاب بدر شمار مین اصحاب طالوت کے برابر
تھے اسّی مہاجرین اور باقی انصار منجملہ انکے قبیلہ اوس ابن خارجہ کے اکسٹھہ

اور بطون خزرج کے ایک سو سترہ اور وہ بہی اصحاب بدر تہے جنکو حضرت نے حصہ دیا اگرچہ وہ لڑائی مین شریک نتہے چنانچہ **استیعاب** مین اس قول ثالث کو ترجیح دیگئی ہے اور صاحب تفریح الاذکیا نے جو اسماے اصحاب بدر اپنی کتاب مین تحریر فرماے ہین وہ استیعاب سے لکہے ہین مین اپنی کتاب مین وہی اسما نقل کرتا ہون وباالله التوفیق وہو الرفیق۔

اسمار اصحاب بدر رضی اللہ عنہم

بسم الله الرحمن الرحیم اسألك بسیدنا محمد ن المہاجر ی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و[۲]بسیدنا عبدالله ابن عثمان ابی بکر ن الصدیق القریشی و[۳]بسیدنا عمر بن الخطاب العدوی و[۴]بسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلّفہ النبی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی ابنتیہ وضرب لہ بسہمہ و[۵]بسیدنا علی رض بن ابیطالب الہاشمی و[۶]بسیدنا ایاس بن البکیر و[۷]بسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی و[۸]بسیدنا حمزۃ بن عبدالمطلب الہاشمی و[۹]بسیدنا حاطب بن ابی بلتعتہ حلیف لقریش و[۱۰]بسیدنا ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعۃ القرشی و[۱۱]بسیدنا حارثتہ بن ربیع الانصاری قتل یوم بدر وہو حارثتہ بن سراقتہ وکان فی النظارۃ و[۱۲]بسیدنا حنیس بن حذافتہ السہمی رض و[۱۳]بسیدنا رفاعتہ بن رافع الانصاری و[۱۴]بسیدنا رفاتہ بن عبدالمنذر ابی لبابتہ الانصاری رض و[۱۵]بسیدنا الزبیر بن العوام القرشی رض و[۱۶]بسیدنا سعید ابن زید بن سہل ابی طلحہ الانصاری و[۱۷]بسیدنا ابی زید الانصاری و[۱۸]بسیدنا سعد بن مالک الزہری و[۱۹]بسیدنا سعد بن خولۃ القرشی و[۲۰]بسیدنا ظہیر بن رافع الانصاری واخیہ رض و[۲۱]بسیدنا عبدالله بن مسعود الہندلی رض و[۲۲]بسیدنا عتبتہ بن مسعود الہندلی رض و[۲۳]بسیدنا عبدالرحمن بن عوف الزہری و[۲۴]بسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی رض

[۲۵] وسیدنا عبادہ بن الصامت الانصاری رض [۲۶] وسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر
بن لوی رض [۲۷] وسیدنا عقبہ بن عمرو الانصاری رض [۲۸] وسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی رض [۲۹] وسیدنا عاصم
بن ثابت الانصاری رض [۳۰] وسیدنا عویم بن ساعدۃ الانصاری رض [۳۱] وسیدنا عتبان بن مالک
الانصاری رض [۳۲] وسیدنا قدامہ بن مظعون رض [۳۳] وسیدنا قتادہ بن النعمان الانصاری رض [۳۴] وسیدنا
معاذ بن عمرو بن الجموح رض [۳۵] وسیدنا معوذ بن عفرا و اخیہ مالک بن ربیعہ رض [۳۶] وسیدنا ابی اُسید
الانصاری رض [۳۷] وسیدنا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف رض [۳۸] وسیدنا مرارۃ
بن ربیع الانصاری رض [۳۹] وسیدنا معن بن عدی الانصاری رض [۴۰] وسیدنا مقداد بن عمرو الکندی
حلیف بنی زہرۃ [۴۱] وسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری رض [۴۲] وسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ
الاشہلی الانصاری رض [۴۳] وسیدنا اُسید بن حضیر الانصاری الاشہلی [۴۴] وسیدنا اُسَید بن ثعلبۃ
الانصاری رض [۴۵] وسیدنا اُنیس بن قتادۃ الانصاری رض [۴۶] وسیدنا انس بن معاذ البخاری رض [۴۷] وسیدنا
بن اوس الانصاری الاشہلی رض [۴۸] وسیدنا اوس بن ثابت البخاری الانصاری رض [۴۹] وسیدنا
اوس بن خولی الانصاری رض [۵۰] وسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی رض الانصاری [۵۱] وسیدنا
اسعد بن زراۃ البخاری الخزرجی رض [۵۲] وسیدنا اسود بن زید بن غنم الانصاری رض [۵۳] وسیدنا ایاس بن
ودفۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی رض [۵۴] وسیدنا الارقم بن ابی الارقم الہاشمی رض
[۵۵] وسیدنا براء بن عازب الخزرج الانصاری رض [۵۶] وسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی رض
[۵۷] وسیدنا بشر بن سعد الخزرجی الانصاری رض [۵۸] وسیدنا بشر بن ابی زید بن الانصاری رض [۵۹] وسیدنا
بُجَیر بن ابی بجیر الجہنی البخاری [۶۰] وسیدنا الشعش بن عمرو الخزرجی الانصاری رض [۶۱] وسیدنا الحارث
بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی رض [۶۲] وسیدنا تمیم بن بعار الانصاری رض [۶۳] وسیدنا تمیم الانصاری
مولی بنی غنم [۶۴] وسیدنا تمیم مولی خراش بن الصمۃ رض [۶۵] وسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری
الاشہلی رض [۶۶] وسیدنا ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رض العوفی رض [۶۷] وسیدنا ثابت بن عمرو بن
زید البخاری الانصاری رض [۶۸] وسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان البخاری الانصاری رض

[٦٩] وسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان البخاری الانصاری رض [٧٠] وسیدنا ثابت بن خنشاد
البخاری الانصاری رض [٧١] وسیدنا ثابت بن اقرم انصاری حلیف بنی عمرو بن عوف رض [٧٢] وسیدنا
ثابت بن زید الاشہلی الانصاری رض [٧٣] وسیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی رض [٧٤] وسیدنا
ثابت بن عامر الانصاری رض [٧٥] وسیدنا ثابت بن عبید الانصاری رض [٧٦] وسیدنا ثابت بن الحارث
الانصاری رض [٧٧] وسیدنا ثعلبۃ بن غنیمۃ الانصاری رض [٧٨] وسیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی
الانصاری رض [٧٩] وسیدنا ثعلبۃ بن عمرو البخاری الانصاری رض [٨٠] وسیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری رض
[٨١] وسیدنا ثقف بن عمرو اسلمی رض [٨٢] وسیدنا جابر بن خالد بن مسعود انصاری البخاری الاشہلی رض
[٨٣] وسیدنا جابر بن عبد اللہ الحراحی الانصاری رض [٨٤] وسیدنا جبار بن صخر الانصاری رض [٨٥] وسیدنا
جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی رض [٨٦] وسیدنا حارثۃ بن النعمان البخاری الانصاری رض [٨٧] وسیدنا
حارثۃ بن مالک الانصاری الزرقی رض [٨٨] وسیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری رض [٨٩] وسیدنا
حارثۃ بن حمیر الانصاری رض [٩٠] وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی [٩١] وسیدنا الحارث
بن عتیک البخاری رض [٩٢] وسیدنا الحارث بن قیص الانصاری رض [٩٣] وسیدنا حارث بن اوس
الانصاری رض [٩٤] وسیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری رض [٩٥] وسیدنا الحارث بن النعمان
القیسی رض [٩٦] وسیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری رض [٩٧] وسیدنا حریث
بن زید الخزرجی الانصاری رض [٩٨] وسیدنا الحلم بن عمرو الثمانی رض [٩٩] وسیدنا حبیب مولی الانصاری رض
[١٠٠] وسیدنا الحصین بن حارث المطلبی رض [١٠١] وسیدنا حاطب بن عمرو الاوسی رض [١٠٢] وسیدنا حرام بن
ملحان البخاری رض [١٠٣] وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری الاسلمی رض [١٠٤] وسیدنا خالد بن البکیر رض
[١٠٥] وسیدنا خالد بن العاصی قتل یوم بدر رض [١٠٦] وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی رض
[١٠٧] وسیدنا خلاد بن سوید الانصاری الخزرجی رض [١٠٨] وسیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی رض [١٠٩] وسیدنا
خزیمۃ بن ثابت الانصاری رض [١١٠] وسیدنا خارجۃ بن زید الانصاری الخزرجی رض [١١١] وسیدنا خارجۃ بن
حمیر الاشجعی رض [١١٢] وسیدنا خباب بن الارت الخزاعی رض [١١٣] وسیدنا خباب مولی عتبۃ بن غزوان رض

[114] وسیدنا خزیم بن فاتک الاسدیؓ [115] وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمیؓ [116] وسیدنا خولی بن خولی العجلی والجعفیؓ [117] وسیدنا خبیب بن اساف الانصاریؓ [118] وسیدنا خوات بن جبیر الانصاریؓ [119] وسیدنا خثیمۃ بن حارث الانصاریؓ [120] وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاریؓ [121] وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری [122] وسیدنا زکوان بن عبد قیس الانصاریؓ [123] وسیدنا ذی مخبر الحبشیؓ [124] وسیدنا ذی الشمالین الخزاعی [125] وسیدنا رافع بن مالک الانصاریؓ الخزرجی [126] وسیدنا رافع بن الحارث الانصاریؓ [127] وسیدنا رافع بن المعلی الانصاریؓ [128] وسیدنا رافع عنجدۃ الانصاری العوفیؓ [129] وسیدنا رافع بن سہل الانصاریؓ [130] وسیدنا رافع بن زید الانصاریؓ [131] وسیدنا رافع بن سہل الانصاریؓ [132] وسیدنا رافع بن زید الانصاریؓ **واضح ہو** کہ یہ دو نام جو مکرر لکھے گئے ہین **قرۃ العیون شرح سرور المحزون** مین یونہین لکھے ہوئے ہین جس کو نواب محمد علیخان مرحوم والی ٹونک نے مطبع مفید عام آگرہ مین طبع کرایا ہے اور کتاب تفریح الازکیا مین بھی اس مقام پر اسما مین اختلاف ہے ضیق وقت نے زیادہ تحقیق کرنے کی مہلت نہ دی بجنسہ کتاب سرور المحزون کی نقل کردی گئی۔

[133] وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاریؓ [134] وسیدنا رفاعت بن رافع الانصاریؓ [135] وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاریؓ [136] وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنیؓ [137] وسیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاریؓ [138] وسیدنا ربیع بن ایاس الانصاریؓ واخیہؓ [139] وسیدنا رحیلۃ بن ثعلبتہ الانصاری البیاضیؓ [140] وسیدنا زید بن الخطاب العدویؓ [141] وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبیؓ [142] وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاریؓ [143] وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری البیاضیؓ [144] وسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاریؓ [145] وسیدنا زیاد بن لبید الانصاریؓ [146] وسیدنا زید بن عمرو الانصاریؓ [147] وسیدنا زیاد بن کعب الانصاریؓ [148] وسیدنا زیاد بن حرام الاشجعیؓ [149] وسیدنا طلیب بن عمرو القرشیؓ [150] وسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ قتل یوم بدرؓ [151] وسیدنا الطفیل بن مالک الانصاریؓ وسیدنا کعب بن عمرو الانصاریؓ

السلمی ۱۵۳ وبسیدنا کعب بن زید البخاری الانصاری رض ۱۵۴ وبسیدنا کعب بن جماز الانصاری رض
۱۵۵ وبسیدنا کناز بن حصن الانصاری رض ۱۵۶ وبسیدنا محمد بن مسلمة الانصاری رض ۱۵۷ وبسیدنا معاذ بن
عفراء الانصاری رض ۱۵۸ وبسیدنا عوف بن العفرا قتل یوم البدر رض ۱۵۹ وبسیدنا معوذ رض ۱۶۰ وبسیدنا معاذ
بن ماعص الانصاری رض ۱۶۱ وبسیدنا مالک بن عمیلة العبدری رض ۱۶۲ وبسیدنا مالک بن قدامة
الانصاری رض ۱۶۳ وبسیدنا مالک بن رافع العجلانی رض ۱۶۴ وبسیدنا مالک بن عمرو السلمی رض ۱۶۵ وبسیدنا
مالک بن امیة بن عمرو السلمی رض ۱۶۶ وبسیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی رض ۱۶۷ وبسیدنا مالک بن
نمیلة الانصاری رض ۱۶۸ وبسیدنا معمر بن الحارث الجمحی رض ۱۶۹ وبسیدنا محرز بن فضلة الاسدی رض
۱۷۰ وبسیدنا محرز بن عامر الانصاری رض ۱۷۱ وبسیدنا معن بن یزید السلمی رض ۱۷۲ وبسیدنا معبد بن قیس
الانصاری رض ۱۷۳ وبسیدنا المنذر بن عمرو الانصاری رض الخزرجی ۱۷۴ وبسیدنا المنذر بن اوس الانصاری رض
۱۷۵ وبسیدنا المنذر بن قدامة الانصاری رض ۱۷۶ وبسیدنا معتب بن الحمراء الانصاری رض ۱۷۷ وبسیدنا
معتب بن بشیر الانصاری رض ۱۷۸ وبسیدنا مصعب بن عمیر القرشی رض ۱۷۹ وبسیدنا مبشر بن عبد المنذر
الاوسی رض ۱۸۰ وبسیدنا ملیل بن وبرة الانصاری رض ۱۸۱ وبسیدنا مهجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب رض
۱۸۲ وبسیدنا مدلاج بن عمرو السلمی رض ۱۸۳ وبسیدنا نوفل بن ثعلبة الانصاری رض ۱۸۴ وبسیدنا النعمان
بن عبد البخاری رض ۱۸۵ وبسیدنا النعمان بن عصر الانصاری رض ۱۸۶ وبسیدنا النعمان بن عمرو الانصاری رض
۱۸۷ وبسیدنا النعمان بن ابی خزمة الانصاری رض ۱۸۸ وبسیدنا النعمان بن سنان الانصاری رض ۱۸۹ وبسیدنا
نضر بن الحارث الانصاری الظفری رض ۱۹۰ وبسیدنا نجاث بن ثعلبة الانصاری رض ۱۹۱ وبسیدنا نعمان
بن عمر البخاری رض ۱۹۲ وبسیدنا صهیب بن سنان الرومی رض ۱۹۳ وبسیدنا صفوان بن امیة بن عمرو السلمی
واخیه مالک بن امیة رض ۱۹۴ وبسیدنا الضحاک بن حارثة الانصاری رض ۱۹۵ وبسیدنا الضحاک بن
عبد الانصاری البخاری رض ۱۹۶ وبسیدنا عبد الله بن ثعلبة الانصاری رض ۱۹۷ وبسیدنا عبد الله بن
جبیر الانصاری رض ۱۹۸ وبسیدنا عبد الله بن الحمیر الاشجعی رض ۱۹۹ وبسیدنا عبد الله بن رواحة الانصاری رض
۲۰۰ وبسیدنا عبد الله بن رافع الانصاری رض ۲۰۱ وبسیدنا عبد الله بن ربیع الانصاری رض ۲۰۲ وبسیدنا

عبداللہ بن الطارق الانصاری رضؓ و[۲۰۳]سیدنا عبداللہ بن کعب الانصاری رضؓ و[۲۰۴]سیدنا عبداللہ
بن مظعون الجمحی رضؓ و[۲۰۵]سیدنا عبداللہ بن النعمان الانصاری و[۲۰۶]سیدنا عبداللہ بن عبداللہ
بن سلول الانصاری رضؓ و[۲۰۷]سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضؓ و[۲۰۸]سیدنا عبداللہ بن
عامر الانصاری رضؓ و[۲۰۹]سیدنا عبداللہ بن عمیر الانصاری رضؓ و[۲۱۰]سیدنا عبداللہ بن عبس الخزرجی رضؓ
و[۲۱۱]سیدنا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی رضؓ و[۲۱۲]سیدنا عبدالرحمٰن بن کعب المازنی رضؓ و[۲۱۳]سیدنا
عبدالرحمٰن بن جبیر الانصاری رضؓ و[۲۱۴]سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ الانصاری رضؓ و[۲۱۵]سیدنا عبدالرحمٰن
بن سہل الانصاری رضؓ و[۲۱۶]سیدنا عبید بن اوس رضؓ و[۲۱۷]سیدنا عبید بن زید الانصاری رضؓ
و[۲۱۸]سیدنا عبدربہ بن حق الانصاری رضؓ و[۲۱۹]سیدنا عبید یالیل بن ثابت اللیثی رضؓ و[۲۲۰]سیدنا
عباد بن عبید التیہان رضؓ و[۲۲۱]سیدنا عباد بن قیس الانصاری رضؓ و[۲۲۲]سیدنا عُمیر بن حرام الانصاری رضؓ
و[۲۲۳]سیدنا عمرو بن قیس الانصاری رضؓ و[۲۲۴]سیدنا عمرو بن ثعلبۃ الانصاری رضؓ و[۲۲۵]سیدنا سفیان
بن بشیر الانصاری رضؓ و[۲۲۶]سیدنا سالم بن عُمیر الانصاری رضؓ و[۲۲۷]سیدنا سنان بن سنان
الاسدی رضؓ و[۲۲۸]سیدنا سماک بن خرشۃ الانصاری رضؓ و[۲۲۹]سیدنا سہل بن عتیک الانصاری رضؓ
و[۲۳۰]سیدنا سہل بن رافع الانصاری رضؓ و[۲۳۱]سیدنا السائب بن مظعون الجمحی رضؓ و[۲۳۲]سیدنا ابی
کعب الانصاری النجاری رضؓ و[۲۳۳]سیدنا ابی معاذ النجاری رضؓ و[۲۳۴]سیدنا اسیرۃ بن عمرو الانصاری رضؓ
و[۲۳۵]سیدنا عبداللہ بن عامر الانصاری رضؓ و[۲۳۶]سیدنا عائذ بن ماعص الانصاری رضؓ و[۲۳۷]سیدنا
عبس بن عامر الانصاری رضؓ و[۲۳۸]سیدنا عکاشہ بن محصن الاسدی رضؓ و[۲۳۹]سیدنا عتیک بن التیہان
الانصاری رضؓ و[۲۴۰]سیدنا عنترۃ السلمی رضؓ و[۲۴۱]سیدنا عاقل بن البکیر رضؓ و[۲۴۲]سیدنا قروۃ بن عمرو
الانصاری رضؓ و[۲۴۳]سیدنا عثام بن اوس الانصاری رضؓ و[۲۴۴]سیدنا الفاکہ بن بشر الانصاری رضؓ
و[۲۴۵]سیدنا قیس بن مخلد الانصاری رضؓ و[۲۴۶]سیدنا قیس بن محصن الانصاری رضؓ و[۲۴۷]سیدنا
قیس بن ابی صعصعۃ الانصاری رضؓ و[۲۴۸]سیدنا قطبۃ بن عامر الانصاری رضؓ و[۲۴۹]سیدنا سعد بن
خیثمۃ الانصاری رضؓ و[۲۵۰]سیدنا سعد بن الربیع الانصاری رضؓ و[۲۵۱]سیدنا سعد بن عبادۃ الانصاری رضؓ

۲۵۲ وسیدنا سعد بن عثمان الانصاری رض الزرقی ۲۵۳ وسیدنا سعد بن زید الانصاری الاشهلی رض ۲۵۴ وسیدنا
سفیان بن بشر الانصاری رض ۲۵۵ وسیدنا سالم بن عمیر العوفی رض ۲۵۶ وسیدنا سلیم بن عمرو الانصاری رض
۲۵۷ وسیدنا سلیم بن الحارث الانصاری رض ۲۵۸ وسیدنا سلیم بن قیس بن فهدی الانصاری رض
۲۵۹ وسیدنا سلیم بن ملحان الانصاری رض ۲۶۰ وسیدنا سلمة بن سلامة الانصاری الاشهلی رض ۲۶۱ وسیدنا
سلمة بن ثابت الانصاری الاشهلی رض ۲۶۲ وسیدنا سهیل بن عمرو الانصاری رض ۲۶۳ وسیدنا سهیل
بن بیضاء القرشی الفهری رض ۲۶۴ وسیدنا سوید بن مخشی الطائی رض ۲۶۵ وسیدنا سلیط بن عمرو العامری
القرشی رض ۲۶۶ وسیدنا سلیط بن قیس الانصاری رض ۲۶۷ وسیدنا سراقه بن کعب الانصاری البخاری رض
۲۶۸ وسیدنا سراقة بن عمرو الانصاری البخاری رض ۲۶۹ وسیدنا سلیع بن حاطب الانصاری رض ۲۷۰ وسیدنا
سواد بن غزیة الانصاری السلمی رض ۲۷۱ وسیدنا سعید بن سهیل الانصاری الاشهلی رض ۲۷۲ وسیدنا
شماس بن عثمان المخزومی رض ۲۷۳ وسیدنا شجاع بن ابی وهب الاسدی حلیف عبد شمس رض
۲۷۴ وسیدنا هانی بن نیار الانصاری رض ۲۷۵ وسیدنا همام بن الحارث رض ۲۷۶ وسیدنا وهب بن
ابی شرح الفهری القرشی رض ۲۷۷ وسیدنا ودیعة بن عمرو الانصاری رض ۲۷۸ وسیدنا یزید بن الحارث
الانصاری رض ۲۷۹ وسیدنا یزید بن ثابت الانصاری رض ۲۸۰ وسیدنا ابی ایوب الانصاری رض ۲۸۱ وسیدنا
ابی الحمراء مولی آل عفراء رض ۲۸۲ وسیدنا ابی الخالد الحارث بن قیس الانصاری رض ۲۸۳ وسیدنا ابی
خذیمة بن اوس الانصاری رض ۲۸۴ وسیدنا سلیم ابی کبشه مولی رسول الله صلی الله علیه وآله
واصحابه وسلم دوسی رض ۲۸۵ وسیدنا ابی ملیل الصبغی رض ۲۸۶ وسیدنا ابی المنذر بن یزید بن عامر الانصاری رض
۲۸۷ وسیدنا ثمامة الانصاری رض ۲۸۸ وسیدنا ابی عبیدة بن الجراح الفهری القرشی رض ۲۸۹ وسیدنا ابی
عبد الرحمن یزید بن ثعلبة الانصاری رض ۲۹۰ وسیدنا ابی عیش الحارثی الانصاری رض ۲۹۱ وسیدنا
یزید بن الاخنس السلمی رض ۲۹۲ وسیدنا ابی اسید الساعدی رض ۲۹۳ وسیدنا ابی اسرائیل الانصاری رض
۲۹۴ وسیدنا ابی الاعور بن الحارث الانصاری البخاری رض ۲۹۵ وسیدنا سعد بن سهیل الانصاری رض
۲۹۶ وسیدنا سعد بن خولة من المهاجرین الاولین رض ۲۹۷ وسیدنا سعد بن خولی مولی حاطب بن

ابی بلتعةؓ [298] وسیدنا سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ [299] وسیدنا سلمۃ بن حاطب الانصاریؓ [300] وسیدنا ابی مرثد الغنویؓ [301] وسیدنا ابی مسعود الانصاریؓ [302] وسیدنا ابی فضالۃ الانصاریؓ [303] وسیدنا عمار بن یاسر المہاجریؓ [304] وسیدنا طلحہ بن عبید اللہ القرشیؓ [305] وسیدنا سماک بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہم اللّٰھم لاتدع لنا ذنوبنا الّا غفرتہٗ ولا ھمّاً الّا فرجتہٗ ولا دیناً الّا قضیتہٗ ولا حاجۃً من الحوائج الدنیا والآخرۃ الّا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔ حضورؐ نے جب اِس غزوہ سے مظفر ومنصور معاودت فرمائی تو مدینہ شریف میں سات روز رونق افروز رہے اِس کے بعد غزوہ بنی سلیم کو تشریف لے گئے جس کا ذکر اس غزوہ بدر مین ہو گا۔

حالات جنگ بدر کتاب قرۃ العیون شرح سرور المحزون

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ

یہ اسماے مبارک جو اوپر تحریر ہوئے ہین ان کی تعداد مین کچھ اختلاف ہے صرف دو چار نامون کا ان اسماکے ساتھ اہل حاجت کو توسّل کرنے کا بہت بڑا فائدہ ہے بزرگان دین نے ہمیشہ ان اسماے گرامی کے توسل سے دعائیں مانگی ہین اور اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول فرمائی ہے چنانچہ برہان حلبی نے اپنی سیرت مین ذکر کیا ہے۔ اور دوانی کہتے ہین کہ سنا گیا ہے مشائخ حدیث سے کہ اہل بدر کے اسماکے توسل سے دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور تجربہ کیا گیا ہے اور شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے کہ اکثر صلحاے المسلمین کو ان کے اسما کی برکت سے مرتبہ ولایت حاصل ہوا ہے اور بے شبہ اکثر مریض ان اسماے مبارک کے توسل سے شفایاب ہوئے ہین۔ اور کہا ہے بعض عارفین نے کہ جب مین نے کسی مریض کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ اسماے گرامی پڑھے تو ضرور اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس مریض کو شفا عنایت فرمائی۔ اور بعض عرفا فرماتے ہین کہ ہین نے ان اسماے مبارک کا تجربہ کیا ہے کہ جب کسی امر اہم کے واسطے ان اسماکو

لکھا یا پڑھا تو قادر مطلق نے اُس مشکل کو آسان کر دیا۔
روایت کی گئی جعفر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہین کہ وصیت کی مجھے میرے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب کی محبت کی اور امور مہمہ مین اصحاب اہل بدر کے اسما کے ساتھ توسل کرنے کی اور کہا مجھ سے کہ اے میرے بیٹے جب کوئی مصیبت زدہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اہل بدر کے نامون کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو وہ دعا قبول کی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ شانہٗ کی مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان اوس مصیبت زدہ کو گھیر لیتے ہین اور اس کے آداب مین سے یہ ہے کہ ہر نام کے بعد رضی اللہ عنہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہو گی۔

ہجرت کے سنہ ۲ ۱۷ رمضان مبارک کو غزوۂ بدر واقع ہوا

اس غزوہ کو بدر کبریٰ کہتے ہین اور یہی غزوہ ہے جو مشرکین عرب کی ذلت اور اسلام کی عزت کا سبب ہوا ابو جہل لعین خود اور اُس کے ساتھ ستّر سردار قریش کے مارے گئے اور ستّر آدمی اسیر ہوئے اور عباس ابن عبد المطلب اور عقیل بن ابی طالب بھی اسیرون مین سے تھے مگر ابو لہب مکے کو بھاگ گیا وہان پہونچکر سات دن کے بعد مرض عدسہ سے واصل بجہنم ہوا عدسہ ایک قسم کے دانون کا نام ہے جو بطور چیچک نکلتے ہین۔
لشکر اسلام مین سے آٹھ انصاری اور پانچ مہاجر شہید ہوئے اور لشکر اسلام مین تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تھے ستّر مہاجرین اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار اور ستّر اونٹ اور دو گھوڑے اور چار زرہین آٹھ تلوارین اور مشرکین کی تعداد نو سو پچاس ۹۵۰ تھی اور اُن مین سَو گھوڑے تھے اور بروایت مدارج النبوت سات سَو اونٹ تھے اور یہ دنیا مین کفر و اسلام کا پہلا مقابلہ ہے اور اسی مقابلہ سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہو گیا **لشکر خدا** ہمیشہ کم ہی ہوتا ہے

مگر اُسی کو غلبہ ہوتا ہے اور لشکر کفار مین سے جس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا اُس مین سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اپنے واسطے **ذوالفقار** کو پسند فرمایا
اور اُسی روز جو روز فتح بدر تھا رومیون کو فارسیون پر فتح ہوئی ہے اہل اسلام کو دوچند
خوشی ہوئی - بدر ایک کنوئین کا نام ہے یہ مدینہ سے تین منزل ہے - اسے بدر بن قریش
نے کھدوایا تھا - اور مواہب اور مدارج کی روایت ہے کہ بدر بن حارث نے اس کنوئین
کو کھدوایا تھا دوسرے سال ہجرت مین اوّل لڑائی اسلام کی کفار قریش سے وہان
ہوئی سبب اس کا یہ ہوا کہ ایک قافلہ قریش کا مکہ سے شام کی طرف سوداگری کے واسطے
جاتا تھا اُس کا سردار ابوسفیان تھا جب یہ خبر آپ کو پہونچی آپ نے اس قافلہ کا قصد
فرمایا اور اُس کے واپس ہونے کے منتظر رہے جب قافلہ کے واپسی کے دن قریب
ہوئے تو آپ نے غزا کا قصد فرمایا اور تین سو کئی آدمی مہاجرین اور انصار سے
حاضر خدمت ہوئے اور یہی پہلا غزوہ ہے کہ جس مین انصار رضی اللہ عنہم حضور پُر نور
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے ہمراہ ہوئے - القصہ ابوسفیان نے یہ خبر شام مین سنی
تو فوراً ایک قاصد مکہ کو روانہ کیا اور قریش کو لکھا کہ اگر اپنے مال کی سلامتی چاہتے ہو تو
جلد انتظام کرو وگرنہ سب متاع قافلہ مال غنیمت ہوجائیگا جب قریش کو یہ خبر پہونچ گئی
تو یہ لوگ بھی ایک پوری فوج مہیا کر کے آمادہ پیکار ہوگئے - اودھر ابوسفیان قافلہ لیکر
شام سے روانہ ہوا اور اُس راستہ کو جدھر سے آنا مقصود تھا چھوڑ دیا اور دوسرے
راستے سے قافلہ کو صحیح وسلامت لیکر مکہ معظمہ مین پہونچ گیا یہان سے قریش کو کہلا بھیجا
کہ یہ فوج کشی قافلہ کی حفاظت کی غرض سے تھی قافلہ تمہارا سلامتی کے ساتھ اپنے
مقام پر پہونچ گیا ہے میرے خیال مین اب جنگ کا کوئی فائدہ نہین ہے مگر ابوجہل
لعین کے پاس تو اجل کا پیادہ حکم قضا و قدر لیکر آچکا تھا کہ اپنے اتباع کو لیکر بدر کے
مقام پر حاضر ہو تیرے واسطے وہین سے دوزخ کا ایک راستہ کھول دیا گیا ہے بہت جلد

جہنم مین داخل ہو فرشتگان عذاب نے تیرا مقام اسفل السافلین مین درست کر رکھا
ہے یہ ملعون ابوسفیان کا پیام سنکر بہت خفا ہوا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ ہم ہرگز
نہ پھرین گے جب تک بدر کے نزدیک جا کر چند روز مقام نہ کرین اور داد عیش و عشرت
نہ دین اور ہمین تمام ملک پر اپنا دبدبہ بٹھا لنا مقصود ہے ہماری قوم مین سے جس کو
ہمارا ساتھ دینا منظور ہو وہ آئے اکثر نے تو خوشی سے اس بات کو قبول کیا اور بعض
کسی مصلحت سے مجبور ہو کر شریک ہوئے جیسے عباس ابن عبد المطلب اور عقیل ابن
ابی طالب اور ابوسفیان بھی شریک ہوا مگر ان کی قسمت ویسی بری نہ تھی زخمی ہو کر
وہان سے رفو چکر ہوئے اور پھر فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور عباس و عقیل دونون کو
اسیران بدر مین تھے فدیہ دیکر رہا ہوئے اور ایمان لائے۔ الغرض حضور پر نور صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مدینہ منورہ سے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کے ساتھ روانہ ہوئے
جب یہ خبر مکہ مین پہونچی تو وہان سے ساڑھے بارہ سو ۱۲۵۰ آدمی قافلہ کی حفاظت کے واسطے
چلے پھر جب اون لوگون نے اپنے قافلہ کو سلامت پایا تو تین سو ۳۰۰ آدمی اُن مین سے
واپس ہوئے اور نوسو پچاس ۹۵۰ آدمی جنگ کے واسطے بدر پر آئے پھر جب مقابلہ
ہوا بھگا دیا اللہ تعالےٰ شانہ نے مشرکون کو اور فتح دی اپنے فرمان بردار بندون کو
اور مارے گئے مشرکون سے ستر آدمی اور قید ہوئے ستر آدمی۔ روایت ہے کہ جب
حضرت حسن بصریؒ سورہ انفال کی تلاوت فرماتے تو ارشاد کرتے طُوبٰی لِجَیْشٍ
قَائِدُھم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
وجاسوسھم امین اللہ تعالےٰ ومُبَارِزھم اسد اللہ تعالےٰ و
جھادھم طاعۃ اللہ تعالیٰ ومددھم ملائکۃ اللہ تعالیٰ وثوابھم
رضوان اللہ تعالیٰ ترجمہ یعنی خوشی ہو اُس لشکر کو کہ پیشرو جس کے رسول خدا
صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تھے اور جاسوس اُن کا امانت دار اللہ تعالیٰ کا

تھا یعنی جبرئیل علیہ السلام اور شجاع اُن کا شیر خدا کا یعنی علی ابن ابی طالب اور جہاد
اُن کا فرمان برداری اللہ تعالیٰ کی اور مددگار اُن کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے اور ثواب
اُن کا رضامندی اللہ تعالیٰ کی تھی - مواہب لدنیہ مین ہے کہ علما رحمہم اللہ علیہم فرماتے
ہین کہ فرشتون نے جنگ بدر کے سوا اور کسی جنگ مین قتال نہین کیا اور صرف حاضری
ملائکہ کی اور جنگ مین بھی ثابت ہے اور اس کی تصریح کی ہے عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر
مین بعد اُس کے نقل کیا ہے قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہ کہا اُنہون نے کہ قتال
نہین کیا فرشتون نے سوائے بدر کے اور اسی طرف گئے ہین ابن مرزوق وغیرہ -
اور نہایت البیان فی تفسیر القرآن مین یَوْمَ حُنَیْنٍ کی تفسیر کے تحت مین بیان کیا ہے
کہ اس مین اختلاف ہے کہ فرشتون نے قتال کیا ہے یا نہین - یہان پر دو قول ہین جمہور کا
قول تو یہ ہے کہ قتال نہین کیا انتہیٰ - اور رد کیا ہے قول منکرین قتال ملائکہ کو غیر جنگ
بدر مین حدیث مسلم نے کہ روایت کی اُنہون نے اپنی صحیح مین سعد بن وقاص رضی اللہ
عنہ سے کہ دیکھا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے یمین و
یسار دو مردون کو سفید کپڑے پہنے ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اُن کو
اُحد کے روز اور نہ پھر بعد اس کے کبھی دیکھا اور وہ جبرئیل ومیکائیل تھے علیہما السلام
اور وہ سخت جنگ کر رہے تھے - حضرت امام نووی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اکرام کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے
آپ کے ساتھ ہو کر کفار سے ملائکہ کو قتال کرنے کے لئے نازل فرمایا - اور بیان اس کا
کہ قتال فرشتون کا مخصوص ساتھ بدر کے نہین ہے اور کہا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ یہی ٹھیک ہے بخلاف اوس شخص کے کہ گمان کیا اُس نے اختصاص اُس کا ساتھ
بدر کے اور اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ فرشتون کا دیکھنا انبیا علیہم السلام
ہی کے واسطے مخصوص نہین ہے بلکہ بعض صحابہ نے بھی ملائکہ کو دیکھا ہے اور اسی طرح

اولیاء اللہ نے بھی ملائکہ رحمت کو دیکھا ہے۔ اور انوار ملائکہ رحمت جو مجالس صلحا و اتقیا مین نظر آتے ہین اس کا بیان تو اکثر بزرگان دین سے سُنا ہے اور یہ نزول ملائکہ صرف حضرت کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اس لئے کہ لشکر کفار کا بڑا سخت جنگ جو تھا اور مسلمان اُس کے مقابلہ کرنے سے معذور تھے۔

آغاز جنگ بدر علما فرماتے ہین کہ جب لشکر اسلام جمع ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہ نفس نفیس لشکر کی صفون کو برابر آراستہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تک مین نہ کہون لشکر کفار پر حملہ نہ کرنا۔ **عجب بات ہے ایک ذات واحد ہے** جو پیغمبری کا کام بھی کر رہی ہے اور واعظ بھی ہے اور حکیم بھی اور فوج کی سرداری بھی اور شعراے عرب کی سکتت بھی او غربا و مساکین کی ملجا و ماوی بھی اور بڑے اشرار قوم کی سرشکن بھی اور صفت تو یہ ہے کہ دونون جہان کے بادشاہ مگر بوریا نشین۔ فقیر محمد اکبر دانا پوری مولف کتاب ہذا ؎

تخت زرین بادشاہون کے لئے بوریا عالم پناہون کے لئے

محتاجون کی غنی کرنے والی مگر خود خالی ہاتھ ؎

دیتے ہین اورون کو اپنے پاس کچھ رکھتے نہین دوجہان کی نعمتین ہین اُن کے خالی ہاتھ مین

بھوکون کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والی اور خود تین تین دن کی فاقہ کش اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ؎

تو بدین جمال و خوبی سر طور اگر خرامی ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے چکنم کہ چشم بدخو نہ کند بہ کس نگاہے ؎

الغرض لشکر اسلام کی صفین بھی آراستہ ہوگئین بہشت برین سے حورین غازیان شیر دل اور شہیدان گلگون قبا کے جمال کے نظارے کے لئے فرش خاک پر آکر بیٹھ گئین پہلے لشکر کفار اشرار سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ صف سے

آگے بڑھے اور اپنے ہم نبرد طلب کئے لشکر ظفر پیکر اسلام سے تین بہادر بحکم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باہر آئے۔ عوف اور معاذ دونون بیٹے حارث کے اور عبداللہ بن رواحہ۔ اُن سے کفّار نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اُنہون نے کہا ہم انصار ہین کفار نے کہا کہ ہم تم سے کچھ کام نہین رکھتے ہم اپنے چچازاد بھائیون کو بلاتے ہین پھر ایک نے اُن مین سے آواز دی کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمارے کفو کے لوگون کو ہمارے لئے بھیجو یہ عرب کی غیرت تھی کہ اگر ہم مارے بھی جاہین تو ہماری قوم کو یہ ننگ نہ ہو کہ ہمارے بہادر غیر قوم کے ہاتھ سے مارے گئے چنانچہ بحکم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میدان مین آئے۔ عبیدہ رضؓ کہ مرد دیرینہ سال تھے عتبہ کے ہوئے اور حمزہ رضؓ شیبہ کے ہوئے اور علی رضؓ ولید کے ہوئے پہلے حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما نے اپنے دشمنون کو قتل کیا اور عبیدہ رضؓ نے اپنے دشمن کو زخمی کیا اور خود وہ بھی زخمی ہوئے اُن کی ساق پر زخم کاری لگا پھر یہ دونون مرد میدان جُرأت یعنی حمزہ رضؓ اور علی رضؓ نے عبیدہ رضؓ کی مدد کی اور اُن کے دشمن کو قتل کیا اور عبیدہ رضؓ کو اُٹھا لائے اُن کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا نکل آیا تھا ابو عبیدہ رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ حضور مین شہید نہین ہون حضور نے فرمایا کہ تو شہید ہے اور عبیدہ رضؓ نے جنگ بدر سے مراجعت کے وقت بمقام صفرا وادی یا روحا مین انتقال فرمایا اور وہین دفن ہوئے حضور پرنور نے اُن کو شہید فرمایا ہے اور اُسی میدان مین عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دو انصاریون نے پوچھا کہ وہ دونون عفرا کے بیٹے تھے اور نام ان دونون کا معاذ اور معوذ تھا کہ ابوجہل کو جانتے ہو وہ کون ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نے کہا کہ ہان مین جانتا ہون مگر تمہارا مطلب اُس سے کیا ہے اُن دونون بھائیون نے کہا ہمنے سُنا ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت ایذا دیا کرتا تھا

ہمنے قسم کھائی ہے کہ اگر اُس کو ہم دیکھین گے تو اُس سے جدا نہ ہونگے جب تک کہ ایک دوسرے کو مار نہ ڈالے یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ناگاہ ابوجہل ظاہر ہوا اپنے اونٹ پر سوار اُسے جولان کرتا ہوا۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ دیکھو یہ ہے ابوجہل بس وہ دونون اُس کی طرف دوڑے اور تلوارین مارنے لگے اور اُسے اونٹ سے گرادیا اور پاؤن اُس کے قلم کر ڈالے پھر عکرمہ نے کہ ابوجہل کا بیٹا تھا ایک تلوار معاذ کے ہاتھ پر ماری ہاتھ اُن کا کندھے سے لٹک گیا اور یہ اُسی طرح ایک ہاتھ سے لڑتے تھے آخر تنگ ہو کر اُس ہاتھ کو اپنے پاؤن کے نیچے دبا کر جدا کر دیا پھر معاذ نے ابوجہل کے ایک تلوار اور ماری اُس وقت اُس مین کچھ حیات باقی تھی پھر یہ دونون حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ابوجہل کے قتل کی خبر سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونون مین سے کس نے اُس کو مارا ہے ہر ایک نے اپنا دعوی بیان کیا آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنی تلوارین پاک کی ہین یا نہین پھر حضرت نے اُن کی تلوارین دیکھین اور فرمایا کہ تم دونون نے اُس کو مارا ہے اور سلب یعنی کپڑے اور ہتیار اُس کے معاذ کو ملے۔ مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین یہی ہے کہتے ہین کہ معاذ باوجود ایسے زخم کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اور معوذ اُس روز اتنے لڑے کہ شہید ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اس امت کا فرعون مرا

منقول ہے کہ لشکر اسلام مین تین[۳] نشان تھے ایک اُن مین سے بڑا تھا وہ مہاجرین کا تھا وہ مصعب بن عمیر کو دیا گیا تھا وہ اُسے اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور دوسرا[۲] نشان خزرج کا تھا جس کو حباب بن المنذر اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور تیسرا[۳] نشان قبیلۂ اوس کا تھا وہ سعد بن معاذ کو عطا ہوا تھا اور بدر کے دن کا مہاجرین کا شعار یعنی لقب بنی عبدالرحمن تھا۔ اور خزرج کا شعار بنی عبداللہ تھا اور قبیلۂ اوس کا شعار بنی عبیداللہ تھا۔

اور ایک روایت مین ہے کہ سب کا شعار منصور است تھا اور مشرکون کے ساتھ بھی تین نشان تھے - ایک طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا - اور دوسرا ابو عزیز بن عمرو کے پاس تھا اور تیسرا النضر بن الحارث کے پاس تھا اور یہ تینون بنی عبد الدار سے تھے

مدارج النبوۃ مین روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کی صفین سیدھی فرما رہے تھے اور آپ کے دست مبارک مین ایک لکڑی تھی سواد بن غزیہ ایک صحابی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے آپ اُن کے پاس پہونچے تو وہ صف سے آگے نکلے ہوئے تھے آپ نے وہ لکڑی اُن کے سینہ پر ماری اور فرمایا استو یا سواد یعنی صف کے برابر ہو جاے سواد - سواد نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بڑی دردناک چوٹ مجھے ماری اور اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کو حق کے واسطے بھیجا ہے مجھ کو عوض اس چوٹ کا دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جامۂ مبارک سینہ نورانی سے جدا کیا اور فرمایا کہ اپنی چوٹ کا بدلہ لے سواد نے فوراً اپنے لب اور آنکھین سینہ مبارک سے ملین اور عرض کی کہ جو حال اس وقت پیش نظر ہے حضور ملاحظہ فرما رہے ہین مین اپنے مارے جانے سے بیخوف نہین ہون اس لئے مین نے چاہا کہ آخر وقت میرا بدن آپ کے جسدِ اطہر سے ملجاے جو میری نجات کا سبب ہو آپ نے اُن کے واسطے دعاے خیر کی اور سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تک مین حکم ندون اعدا پر حملہ نہ کرنا اور اگر وہ تم سے نزدیک ہو جائین تو تیر مارنا مگر تھوڑے تھوڑے سے کہ ترکش تمہارا خالی نہ ہو جاے پھر حضور اپنے عریش یعنی کھجورون کے پتون کے چھپر مین تشریف لے گئے - اور حضرت ابوبکر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما انصار کی ایک جماعت ہمراہ لئے ہوئے باہر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت مین سرگرم تھے

روایت ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے لشکر ظفر پیکر کی قلت پر نظر فرمائی تو عریش مین رو بقبلہ ہو کر دست مبارک بلند فرما کر اپنے پروردگار

تعالیٰ شانہ کے حضور مین دعا کی کہ اے اللہ اپنا وعدہ پورا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے اور
تین بار اس کی تکرار فرمائی - پھر عرض کیا اے اللہ ہلاک کر اُس گروہ کو اہل اسلام کے
ہاتھ سے جو تیری عبادت نہین کرتے اور اس عرض والتجا مین اتنا مبالغہ فرمایا کہ ردائے
مبارک آپ کے دوش مبارک سے گر پڑی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لپٹ کر عرض کی کہ میرے مان باپ آپ پر قربان
کافی ہے جو کچھ کہ طلب کیا آپ نے اپنے پروردگار سے بہت جلد وہ اپنا وعدہ آپ پورا
کریگا - اسی حالت مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر خواب طاری ہوا
اور پھر جلد بیدار ہوئے اور فرمایا اے **ابوبکر** رضی اللہ عنہ دیکھا مین نے کہ جبرئیلؑ آئے
اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے اور اُن کے اگلے دانتون پر غبار جما ہوا تھا اور لشکر
اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ شانہ کی طرف سے مدد پہونچی اور یہ آیت پڑھتے ہوئے
سیھزم الجمع ویولون الدبر آپ عریش سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مین تین بار معرکۂ جنگ سے نکل کر عریش مین گیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر دریافت کرون ہر بار آپ کو
سجدے ہی مین پایا اور آپ یہ فرما رہے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ
تیسری بار کے بعد مین نے فتح کے آثار دیکھے - ابوجہل لعین اپنی قوم کے دل بڑھا رہا
اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ اور شیبہ اور ولید کے مرنے سے اندیشہ نہ کرنا یہ اپنی رائے پر
مغرور تھے لڑائی مین بے موقع جلدی کر گئے قسم ہے ہم کو ہم یہان سے نہ پھرین گے
جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اُن کے یارون کو رسی مین نہ باندھ لین
تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اُن کے یارون سے قتال نہ کرو بلکہ اُن کو زندہ
پکڑ لو پھر ہم اُن کے ساتھ وہ معاملہ کرین گے کہ تمام دنیا کو جس سے عبرت ہو یہ خلاصہ
ہے اُس کا جو کچھ مواہب لدنیہ اور معارج النبوۃ اور مدارج اور روضۃ الاحباب مین ہے

منقول ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی ہے تو عاصم بن عوف سہمی صف قتال مین
درندون کی طرح پھر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اے معشر قریش ہرگز اُس شخص کو نہ چھوڑنا جو قاطع
ارحام اور توڑنے والا جماعت کا ہے مین نجات نہ پاؤن گا اگر وہ نجات پائیگا مُراد اُس کی
اس بیان سے ذات پاک حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تھی وہ
مردود اپنی اسی ہذیان سرائی مین تھا کہ ابو دجانہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو
واصل جہنم کیا اور وہ چاہتے تھے کہ اُس کے کپڑے اوتارلین کہ معبد نے آکر ایک تلوار ابو دجانہ
پر چلائی ابو دجانہ نے گھٹنے کے بل بیٹھ کر اُس کا وار بچایا اور اُٹھ کر کئی ہاتھ اُس کو مارے
مگر کوئی وار اُس پر کارگر نہ ہوا پھر وہ ابو دجانہ کے سامنے سے بھاگا اور ایک گڑھے مین
جا کر گر پڑا ابو دجانہ نے وہان جا کر اُسے ذبح کیا - زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ نوفل بن خویلد
لشکر قریش مین ہے تو آپ نے اُس کو دعاے بد کی اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ نوفل بن خویلد
یعنی اے اللہ تو کافی ہے میرے لئے نوفل بن خویلد کے شر سے اُس روز وہ معرکہ مین
ہر طرف نعرہ مارتا پھرتا تھا کہ اے قریش آج کا دن مردون کے لئے عزت و رفعت کا ہے
جب کفار بھاگے تو فریاد کرنے لگا کہ اے انصار تم کو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہے
کیا تم کو قیدیون کی حاجت نہین ہے یعنی ہم کو قید کر لو اور فدیہ لے لو آخر الامر جبار بن
صخر بن امیہ انصاری اُسے قید کر کے اپنے مکان پر لاتے تھے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ
عنہ راہ مین ملے اور اُس کے مارنے کو متوجہ ہوئے اُس نے جبار رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ یہ کون ہین جبار نے کہا کہ ان کا نام علی ہے وہ کہنے لگا کہ کوئی آدمی اپنی قوم کے
مارنے مین مین نے ان سے زیادہ حریص نہین دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے
ایک تلوار ماری وہ اُس کے سر مین گڑ گئی پھر آپ نے تلوار اُس کے سر سے نکال کر پنڈلیون
پر ماری پنڈلیان قلم ہوگئین تیسری تلوار مار کر اُس کا کام تمام کیا پھر جب حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین آپ حاضر ہوئے تو حضور پرنور نے دریافت فرمایا کہ نوفل کی کچھ خبر معلوم ہے آپ نے عرض کی کہ مین نے اُسے قتل کیا حضور پرنور نے فرمایا الحمد للہ الذی اجاب دعوتی ترجمہ سب تعریف ہے اللہ کے واسطے جس نے میری دعا قبول کی حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارے ہوئے قریش کے چوبیس آدمی تھے منجملہ اُن کے زمعہ بن اسود اور حارث بن زمعہ اور عمر بن عثمان بن کعب اور مالک دعثمان دونون بھائی طلحہ کے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ امیہ بن خلف سے میری دوستی تھی اور لوگ مجھے عبدعمرو کہتے تھے جب مین مشرف باسلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میرا نام عبدالرحمن رکھا بعدازان اُمیہ نے ایک روز مجھ سے کہا کہ جو نام تیرے باپ نے رکھا تھا اُس سے تو نے اعراض کیا مین تجھ کو عبدالرحمن نہ کہونگا اس لئے کہ یمامہ مین مسیلمہ کو رحمن یمامہ کہتے ہین مین تجھ کو اور نام سے پکارونگا تو مجھے جواب دینا مین نے کہا اے ابا علی جس نام پر تیری خاطر قرار پکڑے اُس نام سے پکارلو اُس نے کہا کہ مین تجھ کو عبداللہ کہونگا مین نے اُسے قبول کیا وہ اس وقت سے مجھے عبداللہ کہنے لگا تقدیر الٰہی سے جب بدر مین مشرکون کو ہزیمت نصیب ہوئی تو مین دو زرہین غنیمت کی لئے ہوئے آتا تھا اُمیہ کی نگاہ وہان مجھ پر پڑی اور اُس کا بیٹا علی بھی اُس کے ساتھ تھا اُس نے مجھے عبدالرحمن کہکر پکارا مین نے جواب نہ دیا پھر اُس نے مجھ کو عبداللہ کہکر پکارا تو مین نے اُسے جواب دیا اُس نے کہا مجھ کو اپنی امن مین لے لے اور مارنے سے بچا کہ مین اِن زرہون کی قیمت سے زیادہ مال دونگا مین نے اُن زرہون کو ہاتھ سے ڈال دیا اور اُن دونون باپ بیٹون کا ہاتھ پکڑلیا اور لیچلا یکایک بلال رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ پر پڑی چونکہ امیہ نے اُن پر بڑی جفائین کین تھین اس لئے کہ وہ دین اسلام سے پھر جائین چلا کر بولے کہ اے انصار اللہ و اے انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ رئیس مشرکین اُمیہ

بن خلف زندہ رہا جاتا ہے اگر اس نے رہائی پائی تو مین اس سے رہائی نہ پاؤنگا کہی مسلمان
بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنکر دوڑ پڑے مین نے ہرچند کہا کہ یہ میرے قیدی ہین مگر
کچھ مفید نہ ہوا آخرالامر امیہ کو اوندھا گرادیا مین نے اپنے تئین اُس کے اوپر ڈال دیا
حباب بن منذر نے تلوار سے اُس کی ناک کاٹ لی اُس وقت اُمیہ نے کہا کہ اب مجھ کو
چھوڑ دے مجبور مین اُس کی حمایت سے باز رہا۔ حبیب بن یساف انصاری نے تلوار
کے ایک وار سے اُسے واصل بجہنّم کیا اور حباب بن منذر نے اُس کے بیٹے کا پاؤن
تلوار سے کاٹ ڈالا اُس وقت اُس نے ایسی مہیب اور سخت آواز کی کہ مین نے کبھی
ایسی آواز نہین سُنی تھی۔ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تلوار مار کر اُسے فی النار
والسقر کیا۔ عبدالرحمٰن بعد اس واقعہ کے کہتے تھے کہ رحمت نازل کرے اللہ تعالےٰ
بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ میری زرہون کو ضایع کیا اور میرے قیدی بھی مروا ڈالے۔
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسی جنگ مین اپنے مامون عاصم بن ہشام بن
مغیرہ کو مارا کذا فی مدارج النبوۃ ۔ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ ابوالیسر انصاری
رضی اللہ عنہ نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو قید کیا تھا حالانکہ ابوالیسر
بہت دبلے پتلے آدمی تھے اور حضرت عباس بہت قوی و توانا تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تو نے عباس کو کیونکر پکڑا اُنھون نے
کہا کہ اس کام مین ایک ایسے آدمی نے میری مدد کی کہ اُسے مین نے کبھی نہین دیکھا تھا
وہ ایک مہیب صورت کا آدمی تھا حضور نے فرمایا کہ وہ اللہ کا فرشتہ تھا کہ اُس نے تیری
مدد کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے یارون سے فرمایا کہ مین جانتا
ہون کہ مشرکین مکہ بنی ہاشم کے بعض لوگون کو زبردستی اپنے ساتھ لائے ہین جو کوئی
تم مین سے بنی ہاشم خصوصاً عباس کو پائے تو قتل نہ کرے ۔ ابو حذیفہ بن عتبہ بن
ربیعہ نے کہا کہ ہم تو اپنے باپ بھائیون کو قتل کرین اور عباس کو چھوڑ دین قسم اللہ کی اگر مین

اُس تک پہونچون تو اُس کے مُنہ پر تلوار مارون یہ اُن کا کہنا تھا کہ حضور پُر نور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مزاج مبارک متغیر ہو گیا۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو حفص سنتا ہے تو کہ ابو حذیفہ کیا کہتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین ابھی اِسے قتل کرون یہ منافق ہو گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ پہلی بار تھی کہ حضور پُر نور نے مجھے کنیت سے مخاطب فرمایا۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے اس قول سے ہمیشہ پشیمان ہوتا ہون اور مین نے سمجھ لیا ہے کہ اس گناہ کا کفارہ اگر ہے تو شہادت ہے چنانچہ وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔

منقول ہے کہ مسلمانون نے بدر کے قیدیون کو بند کیا رات کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلاتے تھے اس لئے کہ اُن کی قید بہت شدید تھی بند نہایت سخت بندھے ہوئے تھے حضور رحمۃ للعالمین محب الفقرا انیس الغربین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رونے کی آواز سُنی بیقرار ہو گئے آپ کو نیند نہ آتی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیخوابی کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے چچا عباس کی صدائے دردناک نے بیخواب کر دیا ہے۔ ایک صحابی نے جاکر اُن کے بند ڈھیلے کر دئے عباس رضی اللہ عنہ سو گئے پھر حضرت سرور عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اب میرے چچا کے رونے کی آواز نہین آتی اُن صحابی نے عرض کی کہ مین نے اُن کے بند سبک کر دئے ہین آپ نے فرمایا کہ سب قیدیون کی قید سبک کردو ؎

کہدو مجنون سے کہ بیتاب ہی لیلی رات　　　　تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا

اور چوبیس [۲۴] صنادید قریش جو مارے گئے تھے اُن کے واسطے حکم ہوا کہ بدر کے کسی کنوئین مین ڈال دو۔ اُمیہ بن خلف کو بھی چاہتے تھے کہ کنوئین مین ڈال دین وہ زرہ پہنے ہوئے

تھا اور نعش اُس کی پھول گئی تھی اُٹھ نہ سکتی تھی اُس کو وہین گڑھا کھود کر دبا دیا
جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مشرکون کی لاشون کو کنوئین
مین ڈالنے کا حکم فرمایا تو عتبہ بن ربیعہ کو پکڑ کر خاک پر گھسیٹتے آگئے تھے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ
اُس کے بیٹے تھے یہ اُن کو مکروہ معلوم ہوتا تھا حضور پرنور نے اُن سے پوچھا کہ تیرے
دل مین تیرے باپ کے حال سے کیا خیال گزرا ہے ابو حذیفہ نے عرض کی یا رسول اللہ
قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اسلام مین کچھ شک نہین ہے مگر میرا باپ مرد ذی رائے تھا
اور حکمت وفضیلت اور آداب واخلاق اچھے رکھتا تھا مین اُمیدوار تھا کہ اُن صفتون
کے سبب سے شاید مسلمان ہوجاوے اب دیکھتا ہون کہ اس دولت سے محروم رہا۔
آپ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعاے خیر کی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ بدر کے روز لشکر
اسلام کی تین تقسیمین تھین ایک گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا تھا اور ایک گروہ قیدیون
کو گرفتار کر رہا تھا اور مال ومتاع اور سلاح جنگ اور اونٹ گھوڑے جمع کر رہا تھا۔
اور ایک گروہ عریش کے گرداگرد حضور پرنور کی حفاظت مین سرگرم تھا اور اس گروہ
مین اخص الخاص لوگ تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وغیرہم رضی اللہ عنہم اس مین
تھے اور بہادران شیردل اوّل گروہ مین تھے مثل حضرت سید الشہدا حمزہ وسیدنا علی
وغیرہم کے رضی اللہ عنہم یہ جتنے صحابہ تھے مرتبہ صحابیت مین سب کا مرتبہ برابر تھا جیسے کہ
اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ رسول من حیث رسالت سب برابر ہین لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ مگر صفتین اُن کی جدا جدا ہین۔ کوئی خلیل ہے۔ کوئی کلیم ہے
کوئی حبیب ہے۔ تفضیل صحابہ مین ہمین بحث کرنی منظور نہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جتنے آثار ہین عمامہ جُبّہ شبنہ نعلین ہمارے واسطے سب کی
تعظیم یکسان ہے ہر ایک کا ان تینون گروہون مین سے مدعا یہ تھا کہ ہمارے اندر تقسیم ہو

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منزل صفرا وادی مین ایک ٹیلے پر اُترے تو مال غنیمت کو تمام حضار بدر پر اور اُن آٹھون آدمیون پر کہ عذر کی وجہ سے حسب حکم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ منورہ مین رہ گئے تھے برابر تقسیم فرمایا اور اُن آٹھ آدمیون مین تین مہاجر اور پانچ انصار تھے ایک حضرت عثمان رض بن عفان تھے کہ اپنی زوجہ رُقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بیماری کے سبب سے حسب الحکم حضور پر نور رہ گئے تھے۔ دوسرے طلحہ اور تیسرے سعید رضی اللہ عنہما کہ جاسوسی کے واسطے گئے ہوئے تھے۔ اور انصار مین سے ایک ابو لبابہ رضی اللہ عنہ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو مدینہ کا خلیفہ کرکے راہ سے لوٹا دیا تھا ابن اُمّ مکتوم کی جگہ پر۔ دوسرے عاصم بن العجلانی تھے کہ اہل عوالی مدینہ پر اُن کو خلیفہ کیا تھا۔ اور تیسرے حارث بن حاطب تھے کہ اُن کو روحا کی منزل سے کسی کام کو بنی عمر بن عوف مین بھیجا تھا۔ چوتھے حارث بن علقمہ اور پانچوین خوات بن جبیر کہ یہ دونون گر پڑے تھے اور بدن مین کسی جگہ سخت چوٹ آگئی تھی ان دونون کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جنگ کے قابل نہین سمجھا اُن کو بھی راستہ سے لوٹا دیا۔ اور مال غنائم سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **ذوالفقار** کو کہ منبہ بن حجاج کی تلوار تھی اور ابوجہل کی سواری کا اونٹ خاص اپنے واسطے اختیار فرمایا حضور کی وفات شریف کے بعد یہ ذوالفقار حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچی۔ یہ عام مین مشہور ہے کہ ذوالفقار عرش سے آئی تھی اُس کی کچھ اصل نہین ہے جو اُس کی روایت ہے وہ ناظرین کتاب کے ملاحظہ کے واسطے موجود ہے **مروی ہے** یہ فتح جمعہ کے دن سترھوین رمضان مبارک کو ہوئی تھی۔

خبر فتح بدر جو بتاریخ ۱۷- ماہ مبارک رمضان روز جمعہ سنہ ۲ ہجری مین واقع ہوئی اور اہل عوالی و سوافل مدینہ کو بھیجی گئی

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو اہل عوالی یعنی مدینہ کی بلند زمین کے رہنے والون کے پاس یہ خبر فتح لیکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو اہل سوافل یعنی مدینہ کی نشیبی زمین کے رہنے والون کے پاس روانہ کیا کہ اُن کو مفصل یہ خبر سنا دین اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ خبر ہمارا باپ اُس وقت ہمارے پاس لایا ہے کہ جب حضرت قرۃ العینین جناب رسول الثقلین بی بی رقیہ بنت محمد صلعم یعنی زوجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تجہیز و تکفین سے فراغت پا چکے ہین- اہل مدینہ اُن سے حالات جنگ دریافت کرتے تھے اور وہ بیان کرتے تھے اور سامعین تعجب کرتے تھے- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے اور اہل مدینہ آپ کی پیشوائی کے واسطے حاضر ہوئے اور صنادید قریش کو اسیرون مین دیکھا جب اِس فتح کا یقین ہوا اور بدر سے مراجعت کے وقت حضور پر نور نے حکم فرمایا کہ اسیرون مین سے دو کافرون کو قتل کر ڈالین ایک نضر بن حارث کو کہ مکہ مین اس نے حضور کو بڑا رنج دیا تھا اور ہمیشہ جھگڑتا تھا اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کو کہ وہ بھی آپ کو ایذا دیا کرتا تھا اونٹ کی اوجھڑی اسی نے ابو جہل مردود کے حکم سے نماز کی حالت مین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی تھی **منقول** ہے ایک کافر جنگ بدر سے بھاگ کر گئے ہین پہونچا اُس سے مکہ کے لوگون نے پوچھا کہ کیا خبر ہے اُس نے بیان کیا کہ فلان

فلان سرداران قریش مارے گئے وہ لوگ یہ خبر وحشت اثر سنکر نہایت متحیر ہوئے اس مجمع مین ابوسفیان بھی اُس طرف سے بھاگا ہوا آیا اُس سے ابولہب نے وہان کا حال پوچھا اُس نے کہا جب ہم مسلمانون کے مقابلے مین پہونچے تو نہایت عاجز اور بے بس ہو گئے ہمنے دیکھا کہ ہمارے سلاح چھینتے تھے اور مشکین باندھ لیتے تھے اور زمین و آسمان کے درمیان سفید پوش آدمی ابلق گھوڑون پر سوار نظر آتے تھے اُن کے مقابلے کی ہم مین سے کسی کو جرأت نہ تھی۔ ابورافع حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام بھی اُس مجمع مین تھا وہ بول اُٹھا کہ واللہ وہ فرشتے تھے ابولہب یہ سنکر نہایت خشمناک ہوا اور اُسے ایک گھونسا مارا کہ وہ چت گر پڑا یہ کافر اُس کے چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور لاتون سے مارنے لگا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی یہ خبر سنکر گھر مین سے آئین اور ابولہب کے سر پر ایک ڈنڈا رسید کیا اور غلام کو اُس سے چھڑا لیا بعد اُس واقعہ کے اُسی ہفتہ مین ابولہب عارضہ عدسہ سے ایک قسم کا دانہ گردن پر ہوتا ہے مر گیا اور چونکہ وہ نہایت خوفناک عارضہ ہوتا ہے لہذا کوئی آدمی اُس کے پاس نہ گیا مزدورون نے اُٹھا کر گڑھے مین ڈال دیا اور مٹی سے چھپا دیا تین روز تک لاش اُس کی پڑی سڑا کی صاحب روضۃ الاحباب نے یہ واقعہ اسی طرح لکھا ہے۔

مروی ہے کہ بعد فتح حضور پُرنور نے فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لاوے کہ اُس کا کیا حال ہوا عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون۔ پھر وہ گئے اور اُس کو مُردون مین پایا کچھ جان اُس مین باقی تھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کے سرہانے بیٹھے اور اُس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا کہ اے ابوجہل تو وہی ہے اور آج اس ذلتؔ و خواری کے ساتھ پڑا ہوا ہے اخزاك الله یا عدو الله ابوجہل نے کہا کیا اچھا ہوتا جو دہقان کے سوا کوئی اَور آدمی مجھ کو قتل کرتا۔ یہ تعریض اُس کی انصار کی طرف تھی کہ وہ لوگ زراعت پیشہ تھے پھر اُس نے پوچھا کہ فتح کس کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے کہا فتح اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی ہے اور کہا کہ تو فرعون سے بھی بدتر ہے کہ وہ جب ڈوبنے لگا تو اُس نے اپنے دل میں انصاف کیا اور اپنی خطا کا مقر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ مین تمھارے رب پر ایمان لایا مگر تو نے اب تک گمراہی سے مُنہ نہ موڑا۔ ابن مسعود کہتے ہین کہ مین نے اپنی تلوار اُس پر ماری مگر اُس نے کام نہ کیا تو مین نے اُسی کی تلوار اُس کی کمر سے نکالکر اُس کا سر کاٹا اور خاک مذلت پر گھسیٹتا ہوا حضور پُرنور کے روبرو لاکر ڈال دیا۔

ابوجہل کا سر ابن مسعود کاٹ کر حضور مین لائے ہین سنہ دو ہجری کا واقعہ ہے مین نے اس کی تاریخ سر بوجہل سے نکالی ہے

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پروردگار تعالیٰ شانہ کے حضور مین سجدۂ شکر ادا کیا **فقیر محمد اکبر عرض کرتا ہے** کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ابوجہل کے قتل کی خوشی نہ ہوئی کیونکہ ہر شخص جس کو تھوڑی سی عقل ملی ہے وہ بھی سمجھتا ہے کہ ایک دن میرے لئے بھی فنا ہونے کا مقرر ہے۔ حضرت نے اُس کے مال ومتاع مین سے کچھ نہ لیا اُس کے باغات وزمین وخزائن مین سے کچھ نہ لیا آپ جس کام کے واسطے اللہ تعالےٰ شانہ کے حضور سے بھیجے گئے تھے اُس کا یہ سدراہ تھا وہ کفر کا پہاڑ سرزمین عرب سے دور ہوگیا وہ صحابی جو بالکل محتاج اور مفلس تھے اُن پر جو ظلم وستم ہو رہے تھے اُن کو اُس سے نجات ملی اور دوسرون کے واسطے راستہ صاف ہوگیا جیسے بادشاہ کسی ظالم غنیم پر لشکرکشی کرتا ہے اور اُس کی فوج کا افسر اُس ظالم غنیم پر غالب ہوجاتا ہے تو وہ افسر دل مین کتنا خوش ہوتا ہی حالانکہ اُس نے

ظالم کے مال سے کچھ نفع نہین اُٹھایا اُس کا سب ملک ومال بادشاہ کا ہے یہ افسر
صرف اپنے فرض منصبی کے ادا ہونے پر خوش ہوا ہے ویسی ہی خوشی حضرت کو ہوئی کہ
خداشناسی کا راستہ کانٹون سے جو بھرا ہوا تھا صاف ہوگیا اب طالبانِ خدا کو اس
مرحلہ مین کچھ کھٹکا نہ رہا اس غزوہ مین ستر مشرک مارے گئے اور ستر اسیر ہوئے اور
مسلمانون مین سے چودہ آدمی شہید ہوئے۔ آٹھ انصار مین سے اِن مین چھ
خزرجی اور دو اوسی تھے کذافی روضۃ الاحباب۔ اِن شہداے بدر کے حق مین جب کہ
کفار نے طعن کی کہ وہ بغیر لذت اُٹھائے دنیا سے مر گئے تو اللہ تعالیٰ شانہ نے
اُن کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ یعنی نہ کہو جو کوئی مارے جاوین اللہ تعالیٰ کی
راہ مین کہ یہ مردہ ہین نہین بلکہ یہ زندہ ہین تم کو ان کے مرتبہ اور مقام سے خبر نہین ہے
کہا حسن نے کہ شہدا زندہ ہین اپنے رب کے پاس پیش کئے جاتے ہین اُن کی
روحون پر رزق وہ کھاتے ہین اور اُس سے اُن کو فرحت وتازگی حاصل ہوتی ہی
اور کہا مجاہد نے کہ رزق دیا جاتا ہے اُن کو یعنی جنت کے میوے اور جنت کے پھولون
کی خوشبو سونگھتے ہین اور حال یہ ہے کہ وہ جنت مین نہین ہین حاصل کلام یہ ہی
کہ وہ ایسے مقام مین ہین کہ جہان جنت کی ہوا آتی ہے اور جنت کے میوے اُنہین
پہنچتے رہتے ہین یہ بات نص سے ثابت ہے۔ اور قاضی بیضاوی کے نزدیک یہ
امر متحقق ہے کہ روح ایک جوہر ہے جو قائم بالذات ہے اور وہ موت کے بعد بھی باقی
رہتا ہے اور اُس کو ادراک ہوتا ہے اور اُن کو خصوصیت ہے قرب ومنزلت مین اپنے
پروردگار تعالیٰ شانہ کے ساتھ۔ کہا امام زاہد نے کہ بے شک شہدا کو لذت حاصل
ہوتی ہے رزق کی جیسا کہ فرمایا یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ اور روحین اُن کی پرندون کے جسمون مین ہین چرتی پھرتی رہین گی جنت مین

قیامت تک انتہی - یہ بیان جنگ بدر کا کیا گیا ہے قرۃ العیون شرح سرور المحزون سے
اگرچہ مضمون مکرر ہوتا ہے مگر شوقین ناظرین کی نظر پر بار نہوگا
مختصر طریقہ سے لکھتا ہون - میری بائین آنکھ ساتھ چھوڑنے
پر آمادہ ہے دائین آنکھ کو اللہ تعالےٰ قائم رکھے لکھے جاؤنگا
شاعری چھوٹ گئی اب تو یہی ذریعہ نجات ہی اللّٰھم آمین
صاحب تفریح الاذکیا لکھتے ہین کہ بروایت صحیحہ ثابت ہے اس جنگ مین ابوجہل
وغیرہ ستر کافر قتل ہوئے اور ستر آدمی گرفتار ہوئے اور ابولہب فتح بدر سے ساتوین دن
عارضہ عدسہ مین مبتلا ہو کر مر گیا چونکہ مرض مہلک اور متعدی تھا تین دن تک بے گور و کفن
پڑا رہا آخر کار مزدورون نے گڑھا کھود کر پتھر سے پاٹ دیا - چلو خس کم جہان پاک کہنے کو تو
قریش اور بنی ہاشم سب کچھ اُس کے نام کے ساتھ لگا ہوا تھا مگر کسی لقب نے عزت
نہ بخشی اللہ تعالیٰ شانہ تو خالق کُل مخلوقات ہے مگر انتظامِ دنیا بھی کوئی چیز ہے اگر آدمی
بھی مطلق العنان کر دئے جاتے حیوانون کی طرح تو پھر ان مین اور حیوانون مین کیا
فرق باقی رہتا - کچھ بھی نہین سب کے سب ایک ہی صحرا مین چلتے پھرتے نظر آتے -
اللہ تعالیٰ شانہ نے جب انسانی مخلوق کو پیدا کیا تو اسے تمغاے شرافت عطا فرمایا
اور پھر اس تمغا یافتہ مخلوق کو بادشاہ کائنات مقرر کیا چونکہ انسان اشرف المخلوقات اور
بادشاہ قرار پایا تو اس کو رعایا کے امن و امان کے واسطے قوانین بنانے کی قوت
بخشی گئی تاکہ اپنی رعایا کے حقوق کی حفاظت کرے اور کوئی غالب کسی مغلوب کا
حق نہ تلف کرے ایک دوسرے کی عزت کی نگرانی کرتا رہے حیوانون کی طرح آزاد
نہ ہونے پائین انہین انسانون مین سے ایک شخص کو پروردگار تعالیٰ شانہ نے رسالت
کا اعزاز بخشا اور نبوت کا خلعت عنایت فرمایا اب نبی منتظم امور بندگان خدا ہے

پہلا فرض منصبی اس کا یہ ہے کہ یہ بندگان خدا کے ذہن نشین کر دے کہ تم اس سے پہلے
کہ جو اب ہو کچھ بھی نہ تھے نہ تم نہ تمہارے باپ دادا دیکھو سورۂ ھل اتیٰ کی پہلی آیت
جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ وہ کوئی شے نہ تھا۔ پروردگار
تعالیٰ شانہ اُس معدوم شے کو وجود مین لایا اور اُس کا نام انسان رکھا اور اس انسان
کے پیدا کرنے سے غرض اُس کی یہی تھی کہ میری بندگی کرین اور جتنی مین نے انہین عقل
دی ہے اُس کے موافق مجھے پہچانین لہذا حضرت آدم علیہ السلام کو پروردگار تعالیٰ
شانہ نے روشن دماغ بنا کر دنیا مین بھیجا اور اپنی معرفت کے اصول انہین تعلیم
کر دئے یہ دنیا مین آئے اور تعلیم الہٰی کے موافق اپنی اولاد کو معرفت حق تعالیٰ شانہ کی
راہ دکھاتے رہے جو اُن کی اولاد مین فرزند رشید ہوا وہ اُن کا جانشین اور وصی
قرار پایا اور دوسری اولاد اُس فرزند رشید کی تبع یعنی پیرو ہوئی اُن کا نام نبی اور
اُن کے دوسرے بھائیون کا نام امت ہوا نبی کو پروردگار تعالیٰ شانہ کی طرف سے
یہ اختیار ملا کہ ان کو ہماری معرفت کے طریقے تعلیم کرو ہماری صنعتون کے ملاحظہ کرنے کی
ترکیب بتاؤ اتحاد بین الاقوام کے فوائد سکھاؤ تاکہ ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا رہے
اور یہ سلسلہ ابدالآباد تک قائم رہے جس سے دین کے پیرو دین مین اور دنیا کے دلدادہ
دنیاوی امور مین ترقی کرتے رہین۔ الحمد للہ کہ رفتہ رفتہ وہ زمانہ آیا کہ نوبت حضرت خاتم النبین
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی پہونچی اُس وقت یہ باغ دنیا جو کسی زمانے مین
گل وریحان کا چمن تھا یعنی خدا پرستون کا دور وہ سرسبز چمن پھولون سے بالکل
خالی تھا سوائے خس و خار کے ایسے ہرے بھرے باغ مین کچھ بھی نہ تھا جدھر جائے
جنگل کے جنگل کریل اور ببول کے کانٹون سے بھرے پڑے ہین بیت اللہ بتون کا
گھر اور بت پرستون کا ٹھاکر دوارا ہے عرب کی جان بلکہ جان جملہ جہان
عرب کے ایمان بلکہ ایمانِ ملائکہ و انسان ساری مخلوق کے محبوب بلکہ محبوب خالق مخلوق

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملک عرب مین پیدا ہوئے اور حکم کیے گئے کہ تمام دنیا کو ہماری بندگی نئے سر سے تعلیم کرو اور اگر تمہارا حکم نہ مانین تو جو طریقہ مناسب سمجھو عمل مین لاؤ جب آپ نبی ہوئے تو آپ نے قوم کو اللہ تعالےٰ شانہ کی طرف بلایا جن کی تقدیر مین دولت ایمان تھی روز اوّل لبیک پکار اُٹھے یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ع

تصدیق نخستین ز دل صدیق است

پھر کیا تھا آفتاب اسلام کی کرنین مطلع کے کنارے سے چمکنے لگین مگر جو بدقسمت لوگ تھے اُن کو قضا میدان بدر مین لے آئی اور وہ کور باطن بدر کے کنوئین مین گرا دیے گئے

ہ للہ الحمد ہر ان چیز کہ خاطر میخواست   آخر آمد زپس پردۂ تقدیر برون

فقیر محمد اکبر کا مضمون تمام ہوا اب مقدس اور پاکیزہ کتابون کی روایتین تحریر ہوتی ہین۔

روایت ہے کہ جب اشراف قریش بقصد امداد قافلہ مکہ سے برآمد ہوئے تو بنی عدی نے اُن کا ساتھ دینے سے انکار کیا اور ابولہب نے عاصی ابن ہشام بن عدی خواہ ہشام بن المغیرہ کو باجرت اپنے بدلے مین ہمراہ قریش کیا اور اُمیّہ ابن خلف نے بخوف قتل اوّل تو انکار کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام ہمراہ لے لیا۔

فائدہ امیہ بن خلف کے انکار کا سبب یہ تھا کہ سعد بن معاذ بعد ہجرت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ مین آئے چونکہ حضرت سعد بن معاذ سے اور اُمیہ سے دوستی تھی اُسی کے مکان مین ٹھیرے ایک دن حضرت سعد بن معاذ اُمیّہ کے ساتھ طواف بیت اللہ کر رہے تھے ابوجہل نے جو دیکھا تو پکار کر اُمیّہ سے کہا کہ تم کیون اُن سے دوستی کرتے ہو اُنھون نے تو دین بدلنے والون کو اپنے گھر مین ٹھیرایا ہے۔ مراد ابوجہل کی اس تقریر سے یہ تھی کہ سعد قوم انصار سے تھے اور انصار حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مدینہ لے گئے اور اپنے گھر مین حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و

آلہ واصحابہ وسلم کو رکھا حضرت سعد بن معاذ نے جو ابو جہل کا یہ کلام سنا تو جھڑک کر
اُس سے کہا اگر تم ہمارا یہاں کا آنا بند کرو گے تو ہم تم کو ایسے مقام پر روکین گے کہ
تم کو مشکل پڑ جائیگی یعنی تمہارے تجارتی قافلے شام کے ملک مین نہ جاسکین گے۔
اُمیّہ نے حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ اے سعد ابو جہل سردار قوم ہے تو اُس سے
اس سختی سے کلام نہ کر حضرت سعد نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل ہی تیرے قتل کا سبب ہوگا جب ابو جہل نے ترغیب و
تحریص قتال قضیہ بدر مین شروع کی تو اُمیّہ کو حضرت سعدؓ کا مقولہ یاد آیا اور ڈر کر جنگ
بدر کی شرکت سے انکار کیا یہان تک کہ ابو جہل ایک سرمہ دان اُس کے پاس لے گیا
اور کہا کہ تو مرد نہین ہے یہ سرمہ دان لے اور عورتون کی طرح اپنی آرایش کر اور گھر مین
بیٹھا رہ اور اس کے سوا بہت سے طعنے دیئے شرما شرمی اُمیّہ نے اُس سے شرکت کا
وعدہ کیا اور جنگ بدر مین آیا اور مارا گیا جیسا کہ اُس کے بیٹے اور خود اُس کے
قتل کا واقعہ اوپر گذر چکا ہے یہ بھی حضرت نبی صادق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا ایک معجزہ تھا۔

بالجملہ مردود ابو جہل بڑے سازو سامان سے بدر کی جانب روانہ ہوا اور ابوسفیان
نے اپنے جاسوسون کے خبر دینے کے سبب سے بدر کی راہ چھوڑ دی ساحل کے
راستے سے قریب مکہ پہونچکر سردارانِ قریش کو اطلاع دی کہ قافلہ بہمہ وجوہ محفوظ
یہان تک پہونچ گیا ہے اب تم لوگ پھر چلو ابو جہل نے کہا یا اُس کے سر پر جو اجل کا
پیادہ سوار تھا اور کشان کشان لئے جاتا تھا اُس نے کہا کہ ہم ہرگز نہ پھرینگے اور مقام
بدر مین تین دن قیام کرینگے اونٹون کے کباب کھائین گے عمدہ قسم کی انگوری شرابین
پئین گے اور اچھی طرح داد عیش دینگے تاکہ ہماری شوکت قبائل عرب پر خوب ثابت ہو جائے
وہ مردود ازلی تو اس لشکر کا پیشوا بنا ہوا ابو جہل کی صحبت مین داخل رہتی تھا اُسنے کہ

اپنے پاؤن کے جوتے سے جھوٹے مردود ابوجہل کی خوب پیٹھ ٹھونکی اور اپنے ارادے
مین اُسے اچھی طرح مضبوط کر دیا اجل کا پیادہ بھی جو اُس کے سر پر سوار تھا اُس نے
بھی اُس کے مصاحب سے کہا کہ شاباش پٹھے (یعنی الو کے پٹھے) اس کو پلٹنے نہ دیجیو
اسی لشکر کی شکست پر اسلام کی دوامی فتح منحصر ہے الغرض اَخنَسُ بن شریق سردار
بنی زہرہ نے اپنے گروہ سے کہا کہ تم پھر چلو یہ بدخو ابوجہل ناحق کی لڑائی مول لیتا
پھرتا ہے لہذا بنی زہرہ اُسی مقام سے پلٹ آئے یہ خبر ابوسفیان کو ہوئی اُس نے
افسوس کے ساتھ ابوجہل سے کہا کہ تو نے اپنے جہل سے کام لیا ہے ضرور تو قوم
قریش کو تباہ کریگا ابوسفیان کی مرضی اس لشکر کشی کی نہ تھی مگر ابوجہل کی خود رائی
نے ابوسفیان کی رائے کو دبا لیا ناچار اُس کا ساتھ دینا پڑا اور اصل سخن تو یہی کہ
امر تقدیری جس ساعت مین جس آدمی کے واسطے مقدر ہے اُسی ساعت مین ہوگا
اُس کے واسطے ایک ساعت کی بھی تقدیم و تاخیر نہین ہے **عقیل** حضرت سیدنا علی
کے بڑے بھائی اور **عباس** حضرت حمزہ سید الشہدا کے بھائی یہ دونون لشکر ابوجہل
مین موجود ہین اور حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہما لشکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین سلسلہ سخن یہ تھا کہ ابوسفیان بجبر لشکر ابوجہل
کے ساتھ بدر مین داخل ہوا اور جب زخمی ہو کر راہ گریز اختیار کی ہے تو وقت فرار
کہتا تھا کہ ایسا خوفناک مقام مین نے نہین دیکھا خدا کی قسم ابوجہل مرد نامبارک ہی
یہ جملہ معترضہ تھا جو ابوسفیان اور ابوجہل کے حال مین لکھا گیا ہے اگرچہ یہ سیاق تحریر
اس زمانہ کے ادب کے موافق نہین ہے مگر مجھے اُس کی اصلاح کرنے کی جرأت
نہ ہوئی۔ الغرض جب لشکر ابوجہل وادی صفرا یا روحا مین پہونچا تو حضرت جبرئیلؑ امین نے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو خبر دی کہ قریش ساز و سامان سے چڑھے آتے
ہین حضرت سید الشاکرین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اصحاب سے مشورت کی

تو یارون نے اللہ اُن سے راضی ہو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے قتال کا ذکر نہ کیا کہ ہم اُس کا سامان درست کرتے حضرت نے فرمایا کہ قافلہ نکل گیا یہ ابوجہل آیا ہے بعض اصحابؓ نے عرض کیا کہ قتال کو چھوڑ کے جانب قافلہ روانہ ہون اس بات پر حضرت سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناراض ہوئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے جو اُس وقت اُس مجلس کے مناسب حال تھی وہ تقریر کی اور وہ تقریر نہایت شائستہ اور پسندیدہ تھی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن کی تقریر سے بہت خوش ہوئے اور اُن کے واسطے دعا فرمائی پھر مقداد بن عمرو الاسود نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے بجا لائیے ہم جانبازی کے واسطے حاضر ہین ہمارا مقولہ یہ نہین ہے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ترجمہ آپ جائیے اور آپ کا رب جائے ہم تو یہین بیٹھے رہین گے حضور ہم تو یہ عرض کرتے ہین کہ ہم آپ کے ساتھ ہین آگے پیچھے داہین بائین ہر طرف سے لڑین گے اور جہان تک آپ ہمین لیجائین گے ہم جائین گے اور کچھ عذر نہ کرینگے اگرچہ برک الغماد تک ہو۔ چونکہ انصار نے بیعت عقبہ کے وقت یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینہ مین چڑھکر آویگا اُس سے ہم لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ مدینہ سے باہر بھی نکل کر لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھ گئے کہ آپ کو اُس معاہدے کے موافق یہ خیال ہے کہ شاید ہم مدینہ کے باہر کی جنگ مین آپ کے شریک نہ ہون گے لہذا انصار نے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا معاہدہ مرافقت کا وہی تھا جیسا حضور پرنور کے خیال مین ہے لیکن ہم نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی ہے ایمان لائے ہین آپ کو نبی برحق جانتے ہین ہماری جان آپ کی نعلین پر

فدا ہے آپ کہین جائین ہم آپ کے ساتھ ہین آپ اگر ہمین سمندر مین گھس جانے کا حکم دین تو ہم ضرور اُس مین کود پڑین گے اور کسی طرح ہمین آپ کے دشمن سے لڑنے مین عذر نہ ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ جنگ کے وقت ہماری جان نثاری سے رضامند ہونگے اس گفتگو سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور کہا چلو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے مین اُن کے قتل ومقتل کو اس طرح دیکھتا ہون گویا پیش نظر ہے بعض کے نزدیک یہ التماس سعد بن عبادہ کا ہے مگر ان کو اہل اسحٰق اور ابن عقبہ نے بدریون مین شمار نہین کیا ہے اور مدائنی اور کلبی نے اہل بدر مین لکھا ہے وہو الصحیح مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اہل بدر کے حال مین کہ ہمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک ایک کافر کی جائے قتل جو بدر مین قتل ہوئے ایک دن پہلے دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اس جگہ فلان قتل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ فلان قتل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے جناب رسولِ خدا کو دین حق پر نبی کرکے بھیجا کسی کافر نے اُس جگہ سے تجاوز نہین کیا وہین اُس کی نعش پڑی ہوئی تھی **یا اللہ تو سچا اور تیرا رسول سچا** الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یون فرمایا تو اصحاب رضی اللہ عنہم کو قوت ہوئی اور حضور کے ہمراہ رکاب ہوے جب حضور پر نور مقام بدر مین مانند ماہ شب چار دہم کے جلوہ افروز ہوے تو اپنے لشکر ظفر پیکر کو عدوہ دنیا پر اُتارا اور مشرکین نے عدوہ قصویٰ پر جیسا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ نے سورۂ انفال مین فرمایا ہے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوی والرکب اسفل منکم یعنی جس وقت تم تھے ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ اُتر گیا نیچے تم سے - اور حال یہ تھا کہ مابین دونون لشکرون کے جنگل

حائل تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مع ایک صحابی کے سوار ہوئے اور جنگل مین پھرنے لگے تو ایک شخص بڑی عمر کا
ملا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تجھ کو محمدؐ اور قریش کی کچھ خبر ہے اُس نے کہا کہ یہ
بات مین تمھین جب بتلاؤنگا کہ پہلے تم کہدو کہ ہم فلان مقام کے ہین حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب تک تو نہ کہیگا ہم نہ کہین گے اُس نے کہا کہ سنا ہے محمدؐ مع اصحاب
فلان روز مدینہ سے نکلے ہین اگر یہ خبر راست ہے تو آج فلان مقام پر ہونگے
یعنی عدوہ دینا پر اور یہ بھی سنا ہے کہ قریش فلان روز مکے سے نکلے ہین اگر یہ بات
سچ ہے تو وہ فلان مقام پر ہونگے یعنی جہان لشکر کفار تھا اُس پیر مرد نے کہا کہ
اب تم بتاؤ کہ کہان سے آئے ہو آپ نے فرمایا نَحْنُ مِنَ الْمَآءِ اُس نے یہ سمجھا
کہ یہ لوگ اہل عراق ہین اس لئے کہ اہل عرب کے محاورے مین عراق کو اہل الماء
کہتے ہین بسبب سیرابی ملک کے وہان نہرین اور چشمے بہت ہین اور حضور پر نور نے
توریہ فرمایا غرض یہ تھی کہ ہماری آفرینش پانی سے ہے یعنی نطفہ سے پھر آپ اپنی
منزل پر تشریف لائے جب رات ہوئی تو حضرت علی مرتضےٰ اور زبیر بن العوام اور
سعد بن ابی وقاص کو روانہ فرمایا کہ تم خبر لاؤ وہ گئے تو قریش کے پانی بھرنے والون
سے ملے وہ بھاگے صرف اسلم غلام بنی الحجاج کا اور عریض غلام بنی العاص سعید
بن سعد کا ہاتھ لگا اُن دونون کو پکڑ لائے اُس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نماز مین تھے اصحاب نے پوچھا کہ تم کون ہو اُن دونون نے کہا کہ
ہم بھشتی ہین اصحابؓ نے اس کو جھوٹ سمجھ کر ڈرایا تو اُنھون نے کہا کہ ہم
ابوسفیان کے غلام ہین جب حضور سرور عالمؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے
فرمایا کہ تم نے سچ کو جھوٹ جانا اور جھوٹ کو سچ - واللہ یہ دونون قریش کے غلام
ہین پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن غلامون سے

پوچھا قریش کہان ہین اُن دونون نے کہا عدوہ قصویٰ پر پوچھا کتنے ہین اُنہون نے
کہا یہ نہین معلوم حضور پر نور نے پوچھا کہ کتنے اونٹ روز نحر ہوتے ہین اُن دونون
نے کہا کہ ایک روز ۹ اور دوسرے روز ۱۰ حضور پر نور نے فرمایا کہ ہزار سے کم
نوسو سے زیادہ پھر اُن سے پوچھا کہ اشراف قریش کون کون ہین غلامون نے کہا
عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ ابوالبختری حکیم بن حزام حارث بن عامر طعیمہ بن عدی
نضر بن حارث ربیعہ بن الاسود ابن الحنظلہ ابوجہل امیہ بن خلف بنیہ اور منبہ پسران
حجاج سہیل بن عمر عمر بن عبد ود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
ان کے اسمار سنکر فرمایا مکے نے اپنے جگر گوشے یہان بھیج دئے ہین الغرض قریش کا
حال اس طرح معلوم ہوا اور بھاگے ہوے لوگون مین سے ایک شخص عجز نامی نے
لشکر اسلام کی خبر قریش کو پہونچائی تھی کہ قریش مین اضطراب تھا پھر عجیب اتفاق
ہوا کہ شب کو بعض مسلمانون کو احتلام ہو گیا اور موقع ایسا تھا کہ لشکر اسلام
پانی سے دور اور کفار نزدیک اب غسل اور وضو کی مشکل پڑی اور زمین ریتے کی
کہ جس پر پاؤن نہ ٹھیرتے تھے صبح کو لڑائی کا سامنا تھا اس سبب سے اہل اسلام
کو تردد لاحق ہوا اور نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یہ تو شکست کے آثار ہین طرح طرح کے
وسوسات شیطانی پیدا ہونے لگے حضور پر نور نے جب یہ باتین معلوم کین تو جاجت روائے
عالم پروردگار تعالیٰ شانہ کے حضور مین رجوع فرمائی اور راز ونیاز کی عرض و معروض
ہونے لگی فوراً باران رحمت کو حکم ہوا اُس نے زمین پر چھڑکاؤ بھی کر دیا اور مسلمانون کا
حمام بھی درست کر دیا پس بندگان خدا اپنے خداوند کا شکر ادا کر کے دست بہ قبضہ
ہو گئے اور تمام وسوسات شیطانی دور ہو گئے اور کافرون پر یہ مشکل پڑی کہ جہان وہ
پڑے ہوئے تھے وہ زمین سخت تھی پانی جو برسا کیچڑ ہو گئی کفار چلنے پھرنے سے مجبور و
معذور ہوئے لوگون نے سمجھ لیا کہ بس کفر کی گرماگرمی سرد ہو چکی اسی معجزہ کا اشارہ

سورۂ انفال مین ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ بس شب کی اندھیری نے آفتاب عالمتاب سے رخصت حاصل کی اور اذان بلال رضی اللہ عنہ نے زمین سے آسمان تک کے بسنے والون کو بیدار وہوشیار کردیا بعد ادائے فریضہ صبح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جنگ کی طیاری کردی اور سعد بن معاذ نے عریش عرش نظیر کی طیاری شروع کردی جناب بن المنذر نے کنوان طیار کرنے کی تجویز کی چنانچہ فوراً ایک عریش حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عریش کے مثل بنالیا گیا جس کی پوشش کھجور کے پتون کی تھی تا اینکہ لشکر کفار غازیان اسلام پر چڑھ آیا اور یہ چھیڑ نکالی کہ ایک جماعت پانی پینے کے بہانے حوض پر آئے اہل اسلام نے روکا حضور پرنور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیاسے ہین ان کو پانی پینے دو مگر اسود بن عبد الاسد مخزومی نے قسم کھائی تھی کہ مین پیونگا اور حوض کو ناپاک بھی کردونگا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بہت نرمی کے لفظون مین سمجھایا کہ ایسا قصد نہ کر اگر پیاسا ہے تو خوب آسودہ ہوکر پانی پی لے مگر وہ اجل گرفتہ نہ مانا اور سخت کلامی سے پیش آیا ناچار حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ نے اُسے اُسی مقام پر ٹھنڈا کردیا پہلے وار مین اُس کے دونون پاؤن قلم ہوگئے اور وہ زمین پر گر پڑا پھر وہ پہلو اور سینے سے سرکتا ہوا بخیال ایفائے قسم حوض کی طرف بڑھا دوسرے وار مین سر بدار وہ اُس ہزل گو کی غزل حیات بغیر مطلع ومقطع کے اور جتنے اشعار اُس کی غزل حیات کے تھے بے معنی ہوگئے اب یہ سمجھیے کہ جنگ کا شعلہ بھڑک گیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افروز عریش ہوئے اور حضرت صدیق وعمر رضی اللہ عنہما وغیرہما عریش کے گرداگرد حفاظت مین مشغول ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عریش مین داخل ہوکر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کمال الحاح و

زاری سے دعاے نصرت کی صحیح مسلم مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
سجدہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ شانہ کے
حضور مین عرض کیا کہ یا الٰہی تونے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا کر الٰہی کہان ہے
وہ فتح جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے یا الٰہی اگر تو نے اس جماعت اسلامیہ کو
مار ڈالا تو پھر روے زمین پر کوئی آدمی تیری عبادت کرنے کے لئے باقی نہ رہیگا۔
اگر تیری مشیت اس بات کی مقتضی ہوئی کہ مشرک غالب ہون اور ہم فنا ہو جائین
تو پرستش تیری بالکل موقوف ہو جائیگی اور تجھے سب باتون کا علم ہے اور اس عرض و
معروض کی حالت بہت دراز ہو گئی یہان تک کہ چادر شریف دوش مبارک سے
گر پڑی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چادر شریف دوش
مبارک پر ڈالی اور بازوے شریف بغل مین لیکر ملتمس ہوے کہ یا رسول اللہ بس
کیجئے اللہ جل جلالہ نے جو فتح کا وعدہ آپ سے کیا ہے تو بے شک فتح آپ کو دیگا
آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور زرہ پہنے ہوئے عریش سے باہر آئے اور یہ آیت پڑھی
سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ
وامر یعنی اب شکست کھائیگا اتفاق اور بھاگین گے پیٹھ پھیر کر بلکہ وہ گھڑی ہی
اُن کے وعدہ کا وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی چنانچہ یہ
پیشین گوئی ظاہر ہو گئی یعنی اس آیت مین اللہ تعالےٰ شانہ نے خبر دی کہ مشرکین مکہ
کو جناب رسول مقبول کے مقابلہ مین شکست ہوگی اور یہ لوگ بھاگ جائین گے
چنانچہ بدر کے روز یہ معجزہ قرآنی ظاہر ہو گیا مسلمانون کی بہت تھوڑی جماعت سے
کفار کا بڑا لشکر بھاگ گیا۔ اسلام کے لشکر مین صرف تین سو تیرہ آدمی تھے مگر وہ
ایسے آدمی تھے کہ سواے اُس وحدہٗ لاشریک کے کسی پر بھروسا نہ تھا اور لشکر کفار
قریش مین ساڑھے نو سو آدمی تھے اور وہ سب اپنے ساز و سامان سے پورے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے جو اپنے لشکر کی بے ساز وسامانی ملاحظہ
فرمائی تو اپنے مالک کے حضور مین دست دعا بلند کیا کہ یا اللہ یہ تیرے بندے ننگے ہین
انہین لباس عطا فرما۔ یا اللہ یہ تیرے بندے بھوکے ہین انہین کھانا دے۔
یا اللہ یہ تیرے بندے پیادے ہین انہین سواریان دے۔ راوی حدیث
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فتح بدر کے دن ہم مین سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا کہ جس کے
پاس سواری اور کپڑے اور نقد وجنس زیادتی کے ساتھ موجود نہ ہون اس حدیث کو
ابوداؤد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے مشکوٰۃ کے
باب المعجزات فصل دوم مین موجود ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ اُس دعا کے قبول کرنے والے
نے بہت تھوڑی دیر مین اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی فوج کو جو حقیقت
مین اللہ ہی کی تھی مالا مال کر دیا۔ جب یہ فوج بدر مین آئی ہے تو سب صحابہ باستثنائے
چند نفوس طیبات کے محض غریب اور بے سامان تھے اور جب بعد فتح بدر پھرے
ہین تو کوئی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہون اور سب نے
کپڑے پائے اور سب کا پیٹ بھرا الحمد للہ علی احسانہ۔

آراستگی لشکر اسلام بروز جنگ بدر

جب کفار فجار نابکار اپنی شرارت سے باز نہ آئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم نے بہ نفس نفیس لشکر ظفر پیکر اسلام کی صفین آراستہ فرمائین اور سب سے ارشاد
کیا کہ جب تک مین حکم نہ دون تم حملہ نہ کرنا اور اگر کفار قریب آجائین تو تیر باران نہ کرنا
کہ ترکش تمہارے خالی نہ ہو جائین یہ وہ زمانہ ہے جسے اس وقت کے مہذب اور
تعلیم یافتہ اُس زمانہ کو اندھیرا زمانہ سمجھتے ہین یہ وہ باتین جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم نے اپنی فوج سے آراستگی لشکر کے وقت فرمائین اس کا لطف اد

فائدہ وہی لوگ اُٹھائین گے جو علم جنگ سے ماہر ہین یہ ایک ذات واحد ہے جو پیغمبر
بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور اپنی قوم کی خادم بھی ہے اور حلیم بھی ہے اور اپنی فوج
کی نگران بھی ہے اور اعدا کی فوج کی خبر لانے والی بھی ہے اور صفون کو اصول
جنگ کے موافق آراستہ کرکے لڑانے والی بھی ہے اور عین معرکہ کارزار مین جنگ
کی گرما گرمی کے وقت گشت کرنے والی بھی ہے اور فتح کی حالت مین فوجی قیدیون کی
اسیری کی سختی مین اُن کی دردناک آواز سنکر اُن پر مہربانی کرنے والی بھی ہے اور
پھر واجب القتل قیدیانِ جنگ کو نئے سر سے زندگی کا خلعت بخشنے والی بھی ہے
اور اپنے مالک اور خالق کے سامنے باوجود وعدہ فتح پہرون سجدے مین خاک پر سر
رکھنے والی بھی ہے کیون یارو اتنی باتین کس نبی کی ذات مین جمع تھین الغرض
لشکر اسلام مین تین علم تھے ایک علم مہاجرین کا تھا اس کے علمدار مصعب ابن عمیر تھے
اور دوسرا علم قبیلہ خزرج کا تھا اس کے علمدار جناب ابن المنذر تھے۔ تیسرا علم قبیلہ
اوس کا تھا اس کے علمدار سعد ابن معاذ تھے اس غزوہ مین شعار مہاجرین یا بنی
عبدالرحمن تھا اور شعار اُس کا یا بنی عبد اللہ تھا اور شعار خزرج کا یا بنی عبید اللہ تھا
اور بعض روایت مین ہے کہ جملہ مہاجرین کا اور انصار کا شعار یا منصور امت تھا
اور کفار کی بھی تین ہی علمدار تھے ایک طلیحہ بن طلحہ دوسرا ابو عزیز ابن عمیر اور
تیسر نضر ابن حارث اور اس حالت مین حضرت صدیق اکبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور یہ خاص خدمت محافظت آپ ہی
کے متعلق تھی مع ایک جماعت انصار کے اب جنگ کا آغاز ہوتا ہے
لشکر کفار سے عتبہ وشیبہ پسران سعد اور ابن عتبہ تین آدمی نکلے اپنا ہم نبرد طلب کیا
لشکر اسلام سے اول عوف ومعاذ پسرانِ حارث اور عبداللہ ابن رواحہ برآمد ہوے
کافرون نے پوچھا تم کون ہو ان لوگون نے کہا کہ ہم انصار ہین کفار نے کہا کہ ہمکو

تم سے کچھ کام نہین ہے ہم تو اپنے چچازاد بھائیون کو طلب کرتے ہین لہذا حضرت سیدالشہدا حمزہ و حضرت سیدنا علی و حضرت عبیدہ ابن حارث میدان جنگ مین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا اہل سیر کی روایت کے موافق حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا اور حضرت علی نے ولید کو قتل کیا اور عبیدہ سے عتبہ کہ اسّی برس کی عمر کا تھا مقابل ہوا اور محاربت واقع ہوئی کہ حضرت حمزہ اور حضرت علی نے باعانت عبیدہ اُس کو بھی قتل کیا اور عبیدہ کو کہ بہت زخمی تھے میدان جنگ سے اُٹھالائے اُن کی ساق کی ہڈی کٹ گئی تھی اور اُس سے مغز اُستخوان ساق نکل آیا تھا اُنہون نے حضور مین حاضر ہوکر نہایت مایوسی سے عرض کی کہ حضور کیا مین شہید نہین ہون حضور پرنور نے فرمایا کہ تم شہید ہو وہ واپسی لشکر کے وقت موضع صفرائے یا روحا مین شہید ہوے اور وہین زیر زمین آرام فرمایا مگر اہل حدیث کے نزدیک قاتل شیبہ علی مرتضیٰ ہین اور قاتل عتبہ امیر حمزہ اور قاتل ولید عبیدہ۔

فائدہ عتبہ و شیبہ نے جو اس جنگ مین سبقت کی اُس کا سبب یہ تھا کہ فوج کشی کفار کے وقت یہ اُس فوج کشی کے مخالف تھے مگر غلبہ آرا کی وجہ سے ان دونون کی رائے کو شکست ہوئی اور ان پر اس جنگ سے جی چرانے کا الزام قائم کیا گیا عرب کی غیرت تو مشہور ہے یہ اُس الزام کے رفع کرنے کو سب سے پہلے میدان مین کود پڑے اگرچہ اُس الزام کو تو رفع کیا مگر مارے گئے اور وجہ اس جنگ سے کنارہ کشی کی یہ تھی کہ ان دونون کا ایک نصرانی غلام تھا جس کا نام عداس تھا وہ اُس زمانہ مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لایا تھا جب آپ طائف تشریف لے گئے تھے اور وہان سے مراجعت کے وقت ایک باغِ خرما مین چند ساعت آرام فرمایا ہے اُس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو چکی تھی جب اس فوج کشی کا اہتمام ہونے لگا تو اُس نے

کہا کہ اس فوج کو شکست ہوگی اور اس کے سر برآوردہ لوگ قتل ہونگے عتبہ و شیبہ
نے جو یہ بات اپنے غلام سے سنی تو وہ سخن اُن کے دل مین جگہ پکڑ گیا یہ اُس فوج
کی شرکت سے انکار کرنے لگے جب ان کو نامردی کے طعنے دیے گئے تو شرماشرمی
اُن کا ساتھ دینا پڑا جب یہ دونون قتل ہوے تو ان کے خویش و اقارب نے ابوجہل
سے کہا کہ یہ سارا فساد تیرا ہی برپا کیا ہوا ہے اور بے سبب تو نے اس جنگ مین
پھنسا دیا ہے ہم اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین مگر وہ تو گیّا د اور زبان دراز تھا
ایسا کچھ اپنی تقریر کا جادو اُن پر ڈالا کہ وہ واپسی سے باز آئے اور لڑنے کو تیار ہوگئے
اور اُس کی زرہ اُس سے عاریت مانگی اور یہ بات مشہور تھی کہ اُس کی زرہ اس
صنعت کی بنی ہوئی ہے کہ جس پر تلوار اور تیر کا اثر نہین ہوتا ہے مگر اُس معرکہ مین تو
جو اُسے پہن کر گیا وہ مارا ہی گیا آخر کو متواتر تجربون کے بعد اُسے کسی نے نہ پہنا
روایت ہے کہ تین منکرون نے وہ زرہ پہنی اُس مین سے دو تو حضرت شیرخدا
علی مرتضےٰ کے ہاتھ سے مارے گئے اور ایک حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ
عنہما کے ہاتھ سے مارا گیا پھر خود ابوجہل معرکہ مین ایک اونٹ پر سوار ہوکر آیا اور
اُسے معاذ اور معوذ نے مارا جس کا قصہ اوپر مفصل بیان کیا گیا ہے بطور اختصار
یہان پر بھی بیان کئے دیتا ہون اسی معرکہ مین دو جوانان انصار نے عبدالرحمن
ابن عوف سے پوچھا کہ آپ ابوجہل کو پہچانتے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ ہان
مین پہچانتا ہون تمھین اُس سے کیا کام ہے یہ دونون کہنے لگے کہ ہم کو اُس سے
نہایت دشمنی ہے ہم نے سنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت
تکلیفین دیا کرتا تھا ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ہمین جہان ملجائیگا ہم اُس سے ہرگز جدا
نہ ہونگے جب تک اُسے قتل نہ کرلین ۔ عبدالرحمن ابن عوف فرماتے ہین کہ مجھے معاذ
اور معوذ کی باتون سے تقویت ہوئی اس تقریر کے تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل

جوانان جنگی کے ساتھ میدان کارزار مین اپنے اونٹ کو جولان کرتا ہوا نظر آیا مین نے اُن دونون بہادرون سے کہا کہ جسے تم پوچھتے تھے وہ یہی ہے بس وہ دونون شیر غرندہ اُس سگ ناپاک پر دوڑ پڑے اور لشکر قریش مین گھس گئے اور ابوجہل کے پاس پہونچ کے اول معاذ نے ایک تلوار اُس کی ساق پر ماری کہ وہ کٹ کر جدا ہو گئی اور عکرمہ بن ابی جہل نے ایک تلوار معاذ کے ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ اُن کا شانے سے جدا ہو کر لٹک گیا اور وہ اُسی حالت مین لڑتے رہے۔ پھر معوذ نے اونٹ پر سے ابوجہل کو زمین پر کھینچ لیا مگر کچھ رمقے جان اُس مین باقی تھی اور یہ دونون بہادر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی خبر پہونچائی یہ عبارت مدارج کی ہے اور صحیح یہ ہے کہ معوذ شریک قتل نہ تھا دونون معاذ ہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن الجموح اور دوسرے معاذ بن حارث عفرا کے بیٹے اور معوذ بھی اسی عفرا کا بیٹا ہے اور معاذ بن حارث کا بھائی ہے مگر یہ شریک قتل ابوجہل نہ تھا مشکوٰۃ شریف مین صحیحین سے حدیث متفق علیہ یون ہے والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفرا اور مرقات شرح مشکوٰۃ مین یون ہے وہما اخوانؑ امہما واحدؔ وابوہما مختلفؔ۔ اور قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ معاذ کے ہاتھ کے زخم پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا آب دہن مبارک لگا کر اُن کا ہاتھ باندھ دیا بحکم خدا وہ چسپیدہ ہو گیا اور وہ تا زمانہ خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ زندہ رہے الغرض بعد قتل ابوجہل لعین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے عریش سے غازیون کے مجمع مین تشریف لائے اور تحریض کے کلمات فرمانے لگے اور ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی لشکر کفار کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ یعنی بُرے ہوے یہ مُنہ اور وہ خاک اور کنکریان کافرون کے چہرون پر جا لگین اور فوراً اُن کی نگاہ کی تیزی کند ہو گئی

اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی معجزہ کا ذکر قرآن شریف مین یون ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی نہین پھینک مارا تو نے جس وقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا اللہ اکبر یہ قوی تاثیر کہ ایک مشت خاک نے لشکر کا منہ پھیر دیا اللہ تعالی شانہ فرماتا ہے کہ یہ زور طاقت بشری سے باہر ہے یہ فعل ہمارا ہی ہے ہماری قدرت تمہارے ہاتھون سے ظاہر ہوئی اس کلام مبارک کے سیاق سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ قرآن پاک کی بلاغت ہمین یون سبق پڑھاتی ہے کہ ہم اپنے فرمان بردار اور اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مطیع بندون کی ہمیشہ یونہین مدد کیا کرینگے عریش کا سجدۂ طولانی اللہ تعالے شانہ کو پسند آیا اُس کا اثر یہ تھا ایک تو دعا کہ خود وہ بندگان گنہگار کی دستگیری کے لئے پیدا کی گئی ہے دوسرے نبی کی زبان کی دعا اور وہ بھی سجدہ کی حالت مین اور نبی بھی کون خاتم الانبیا الصلوٰۃ السلامُ علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ السلام علیک یا حبیب اللہ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حملہ کرنے کا حکم دیا تو صاحب مواہب کے نزدیک ظہور اس معجزہ کا اور نزول اس آیت کا جنگ بدر مین ہوا ہے اگرچہ بروز حُنین بھی یہ معجزہ واقع ہوا ہے۔

روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حملہ کرنے کا حکم دیا تو اوّل عمر بن ہمام تلوار میان سے باہر کرکے فوج کفار مین داخل ہوئے کئی کافرون کو مار کر خود شہید ہوگئے اور ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ عکاسہ کی تلوار اس لڑائی مین ٹوٹ گئی تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی چھڑی یعنی لکڑی اُن کو دی کہ اس سے کافرون کو مارو وہ چوب اُن کے ہاتھ مین عمدہ تلوار کا کام کرنے لگی عکاسہ اُسی سے لڑتے رہے یہان تک کہ لشکر اسلام مظفر و منصور ہوا اور اُس تلوار کا نام عون قرار پایا اور ہمیشہ وہ عکاسہ کے

ہاتھ مین رہی یہان تک کہ وہ کسی جنگ مین شہید ہوے احادیث سے واضح ہے کہ
بعد فتح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کون ابوجہل کی خبر لائے گا
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کام کے واسطے روانہ ہوے میدان جنگ مین
اُسے پڑا ہوا پایا اور کچھ جان اُس مین باقی تھی حضرت ابن مسعود اُس کے سینہ پر چڑھ
بیٹھے اُس نے اُن کو آنکھین کھول کر دیکھا اور کہا اے بکریان چرانے والے تو بہت
اونچی جگہ بیٹھا ہوا ہے پھر اُس نے کہا میرا تو حال جو کچھ ہوا وہ ہوا یہ تو کہہ کہ فتح کس کی
ہوئی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے شانہ نے اپنے رسول کو
فتح دی اور کفار کو شکست ہوئی پھر وہ اُس کا سر کاٹنے لگے تو اُس دنیا پرست نے
کہا کہ میرا سر کاندھے کے اتصال سے کاٹو تاکہ اور سرون سے اونچا رہے قوم کو معلوم
ہو کہ یہ سردار قوم کا سر ہے اللہ اللہ حُب جاہ بھی کیا چیز ہے کہ دم نکل رہا ہے اور
سر کٹ رہا ہے مگر وہ سر سے نہین نکلتی یا اللہ دنیا کی عزت کا خیال جتنا اس مرنے والے کو
تھا اُس سے بہت زیادہ مجھے تو اپنی محبت اور اپنے برگزیدہ نبی کی پیروی کا خیال
میرے سر مین قیامت تک کے لئے عنایت فرما اللہم آمین ثم آمین۔ یا پروردگار تعالے
شانہ جب تک مین زندہ رہون ایک ساعت تیری یاد سے میرا دل غافل نہ رہے
پروردگار تعالیٰ شانہ اپنا ٹوٹا پھوٹا مطلع تیرے حضور مین عرض کرتا ہون اپنی ذات و
صفات کا صدقہ قبول فرما اور میری التجاؤن کو رد نہ کر اللہم آمین یا رب العالمین ثم
آمین مطلع فقیر محمد اکبر ؎

اس ناتوان جسم مین جب تک کہ جان رہے	تسبیح تیرے نام کی وردِ زبان رہے

الغرض ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کا سر کاٹا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے سامنے لاکر ڈال دیا۔ تفسیر کشاف مین ہے کہ فدیہ قیدیان
بدر کا فی نفر تیس اوقیہ تھا اور فدیہ عباس کا چالیس اوقیہ تھا اور محمد ابن سیرین

کہتے ہین کہ فی نفر سوا اوقیہ تھا اور ایک اوقیہ چالیس درہم اور چھ دینار کے برابر ہوتا ہی یعنی اوقیہ کے درہم تو چالیس ہوتے ہین اور دینار چھ ہوتے ہین - تفسیر زاہدی مین ہے کہ فدیہ ہر اسیر کا چالیس اوقیہ بحساب درہم تھے مگر فدیہ عباس چالیس اوقیہ دینار کے حساب سے تھے اور فدیہ جعفر کا ایک روایت مین اور فدیہ عقیل کا دوسری روایت مین عباس نے اپنے ذمہ لیا تھا- بعض کا قول ہے کہ فدیہ اقل از ہزار اور اکثر چار ہزار سے نہ تھا اور بعض مفلسون کو حضور پرنور نے اُن پر احسان کیا اور بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور جو لوگ لکھنا جانتے تھے اُن کے واسطے یہ حکم ہوا کہ ہر آدمی انصار کے دس دس لڑکون کو لکھنا تعلیم کرے جب وہ کتابت مین ہوشیار ہو جائین تو یہ آزاد ہین ابو غرہ شاعر اس شرط سے رہا کیا گیا کہ پھر کبھی مشرکین کے ساتھ خروج نہ کرے اور سہیل کے ایمان لانے پر عبداللہ ابن مسعود نے گواہی دی لہذا وہ بھی رہا ہوا اور ابوالعاص زوج زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس طرح رہا ہوا کہ اُس نے حضرت زینب رض کو لکھ بھیجا کہ تم فدیہ بھیجو آپ نے اپنا چندن ہار جو اُن کی والدہ مکرمہ رضی اللہ عنہا کی میراث سے ملا تھا اور کچھ نقد ملا کر بھیجدیا آنحضرت ؐ نے اُسے پہچانا تو آپ کو رنج ہوا اصحاب رسول ؐ اللہ نے اُسے واپس کیا اور ابوالعاص کو بغیر فدیہ لئے رہائی دلوائی مگر یہ شرط اُس سے کر لی کہ مکہ مین جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ مین بھیجدے چنانچہ اُس نے مکہ پہونچکر فوراً آپ کو مدینہ بھیجدیا جب حضرت زینب مدینہ مین آئین تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مفارقت کرادی پھر بعد چند سال کے جب ابوالعاص مدینہ مین آکر مسلمان ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنکاح جدید حضرت زینب کو اُس کے سپرد کر دیا اور بقولے بنکاح اولی- اور حضرت زینب اس طرح مکہ سے تشریف لائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زید ابن حارثہ اور ایک مرد انصار کو مکہ معظمہ روانہ کیا اور اُن

دونون سے ارشاد فرمایا کہ تم مکہ مین داخل نہ ہونا بلکہ بطن وادی ناجح مین بنون وجیم وحاءمہملہ ایک مقام بیرون مکہ پیش مسجد عائشہ رض واقع ہے اور وہان سے احرام عمرہ کرتے ہین وہان قیام کرنا زینب وہین تمھارے پاس آجائین گی اُن کے ساتھ مدینہ کو چلے آنا چنانچہ زید ابن حارثہ نے اُسی پر عمل کیا اور دُو برس یا چھہ برس کے بعد ابوالعاص مکے سے تاجران مکہ کا مال تجارت لیکر برآمد ہوا وقت مراجعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قافلے کے سراغ مین نکلے اور ابوالعاص سے ملاقی ہوئے چاہتے تھے کہ مال لوٹ لین اور ابوالعاص کو قتل کرین یہ خبر حضرت زینب کو ہوئی وہ عرض کرنے لگین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو امان دے تو درست ہے یا نہین حضور پرنور نے ارشاد کیا درست ہے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ آپ گواہ رہین مین نے ابوالعاص کو امان دی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس بات سے مطلع ہوئے تو ابوالعاص اور اُس کے مال سے متعرض نہ ہوئے اُسے دعوت اسلام کرنے لگے اور یہ بھی کہا کہ یہ مال سب تجھ کو حلال ہوگا ابوالعاص نے کہا کہ مجھ کو شرم آتی ہے کہ اپنے دین کو مال دنیا کی پلیدی سے ناپاک کرون پھر ابوالعاص داخل مکہ ہوا اور مال تجارت جن لوگون کا تھا اُن کے سپرد کرکے اُن کو گواہ کیا اور اقرار کیا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پھر جانب مدینہ ہجرت کی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بنکاح سابق یا جدید ابوالعاص کے سپرد فرمایا اسی مقام سے علما کو اختلاف ہے کہ اسلام احد الزوجین موجب فسخ نکاح ہے یا نہین۔

روایت ہے کہ ابوالعاص کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے اور نہایت شفقت وعنایت اُس کے حال پر فرماتے تھے یہ ابوالعاص

ابن الربیع بن عبد العزیٰ بن عبد الشمس بن عبد مناف ہے اور ماں اُن کی ہند بنت خویلد
اُخت حضرت اُم المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھی اور نام ابو العاص کا لقیط
یا مقسم بکسر میم ہے اور ابو العاص کنیت ہے۔ بالجملہ جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اخذ فدیہ پر راضی ہوئے اور لینے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ
السلام سورۂ انفال کی یہ آیت لائے۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى
حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ترجمہ یعنی کیا چاہیئے نبی کو کہ اُس کے
ہان قیدی آوین جب تک کہ نہ خون کرے ملک مین تم چاہتے ہو دنیا کی جنس اور اللہ
تمہارے لیئے آخرت کو پسند کرتا ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے کہ غالب کرتا ہے
دوستون کو دشمنون پر **فایدہ** کفر نہایت متعدی مرض ہے جہان مادہ فاسد جمع
ہوا اور اس کی خبر نہ لی گئی تو تمام بدن مریض کا سڑ جائیگا اور پھر اُس کا زہر اور لوگون کو
اسی عارضہ مین مبتلا کریگا لہذا اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو سمجھایا کہ پیغمبرون کو جہاد سے مال جمع کرنا مقصود نہین بلکہ کافرون کی تنبیہ
منظور ہے وہ بات اسی مین ہے کہ کفار قتل کیئے جائین جس طرح مادہ فاسد نشتر کے
وسیلہ سے خارج کیا جاتا ہے یا بہت زیادہ مادہ سے تو عضو کے قطع کرنے سے
اُس کی اصلاح ہوتی ہے یہی اصول اہل کفر کے واسطے قرار پایا ہے ان کی صحبت
بری ان کی ہوا زہریلی ان کا قتل تمام دنیا کے لئے صحت و تندرستی کا سبب ہے
اس آیت کا نازل ہونا تھا کہ ایمان والون کے دل کانپ گئے اور مال غنیمت کے چھونے
سے ڈرنے لگے لہذا اُن کے قلوب کی حالت ملاحظہ فرما کر پروردگار تعالیٰ شانہ نے
اُن کی تسلی فرمائی اور ارشاد ہوا فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا یعنی جو غنیمت
تم کو مل چکی ہے کھاؤ وہ تمہارے واسطے حلال ہے مگر یہ خیال رکھو کہ جہاد سے مال

(چہارم فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

حاصل کرنا مُراد نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ شانہ کی توحید پھیلانا مقصود ہے اسی اثنا مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے دیکھا کہ حضور پرنور
سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو رہے
ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم آپ کی اشک فشانی کا کیا سبب ہے ارشاد ہو اگر مجھے رونا آجائے تو مین بھی
اس گریہ رحمت کی سعادت حاصل کرون حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین روتا ہون اپنے اصحاب پر کہ اُن لوگون نے
فدیہ اختیار کیا اور ان کا عذاب مجھ پر ظاہر کیا گیا قریب تر اس درخت سے یعنی اشارہ
فرمایا آپ نے ایک درخت کی طرف جو بہت نزدیک تھا۔

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب
نازل ہوتا تو کوئی اُس عذاب سے نجات نہ پاتا مگر عمر رضی اللہ عنہ اور سعد ابن معاذ
رضی اللہ عنہ اسی اضطراب مین یہ آیت کریمہ سورہ انفال مین نازل ہوئی لَوْلَا
كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنی اگر
نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سے تو تم کو پڑتا اس لینے مین عذاب یعنی
اکثر کی قسمت مین مسلمان ہونا لکھا تھا اس سبب سے بچاؤ ہوا **حضرات**
علماء رحمہم اللہ اس آیت کی تفسیر سے استدلال کرتے ہین کہ حضرات انبیاء علیہم السلام
بھی کبھی اجتہاد کرتے ہین اور اُس مین بطریق شاذ خطا بھی ہو جاتی ہے لیکن پروردگار
تعالیٰ شانہ اُن کو اُس خطا پر رہنے نہین دیتا فوراً صواب پر ہدایت فرماتا ہے لیکن
جب پیغمبر نے ازروے اجتہاد ایک حکم جاری فرمایا اور اُس کے اجراء کے بعد اُس کے
خلاف مین نص نازل ہوئی تو عمل بالاجتہاد ساقط نہین ہوتا اور عمل بالنص واجب
نہین اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب فدیہ لینے کا حکم

صادر فرمایا بالاجتہاد اور اُس کے بعد اُس حکم کے خلاف نص نازل ہوئی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قتل کی طرف رجوع نہین فرمائی بلکہ اُسی فدیہ
پر قایم رہے بخلاف مجتہد کہ اگر اُس کو بعد اجتہاد کوئی نص ملجائے تو رجوع کرنا
لازم آئیگا اور مراد کتاب سے عدم مواخذہ ہے خطاے اجتہادی پر یا عدم
توریث اہلِ بدر اور بعض علما کا قول ہے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کسی قوم پر عذاب
نہین نازل فرماتا بسبب اُس فعل کے جس کی صریح نہی نہ کی ہو۔ اور بعض
کہتے ہین کہ اس آیت سے وہ فدیہ جو مسلمانون نے اس معرکہ مین لیا حلال ہوا
شیخ ابن حجر نے صحیح بخاری کی شرح مین بیان کیا ہے کہ ترمذی ونسائی وابن
حبان وحاکم نے باسناد صحیحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جب
اصحاب باصفا نے فدیہ لیکر اسیرون کی رہائی منظور کی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اصحاب رض کو قتل و فدا پر
مخیر فرمائیے بدین شرط کہ سالِ آئندہ مسلمان شہید ہونگے مثل اسیرون کے تو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اصحاب کو بین القتل والفدا اختیار دیا
اس سے معلوم ہوا کہ اختیار فدا بتخییر الٰہی تھا لیکن عتاب اس واسطے ہوا کہ
وجہ مرجوح اختیار کی۔ اور قاضی ابو بکر کہتے ہین کہ عتاب اخذ فدیہ پر نہین ہوا
کیونکہ سریۂ عبد اللہ ابن جحش مین بھی فدیہ لیا گیا تھا بلکہ اختیار وجہ ضعیف
پر عتاب ہوا ہے اسی پر ستر مسلمان جنگ احد مین شہید ہوئے اسی مقام سے
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگر جہاد مین کافر پکڑے ہوئے آئین تو
اُن کو مال لیکر چھوڑ دینا جائز نہین اور مفت چھوڑنا بھی درست نہین ہو اس لئے
کہ پھر کافرون مین جاکر مل جائینگے بلکہ غلام بناکر رکھنا یا چھوڑنا اس شرط پر کہ رعیت
ہوکر ملک اسلام مین رہین جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک چھوڑنا بھی جائز ہے

اور دلائل جانبین کتب اصول فقہ مین مذکور ہین۔

فائدہ اصحاب بدر کی بڑی بزرگی ہے اور خلفائے اربعہ اُن کے سرگروہ ہین چنانچہ حاطب ابن بلتعہ سے یہ خطا ہوگئی تھی کہ اُنہون نے اہل مکہ کو عام الفتح مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمد کا حال خفیہ لکھ بھیجا تھا یہ خبر ظاہر ہوگئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر حکم ہو تو مین اِسے قتل کرون حضرت نے فرمایا کہ بدر والے صحابیون کے ایمان اللہ تعالیٰ شانہ نے جانچ لئے ہین اُن کے گناہ پر گرفت نہین ہے تو کیون اُس کے قتل کا ارادہ کرتا ہے اِس غزوہ کا نام قرآن مجید مین یوم الفرقان و یوم اللزام و یوم التقی الجمعان و یوم البعثہ الکبریٰ ہے اور یہ فتح مسلمانون کی اوّل فتح ہی اس فتح سے مشرکین کی ہمتین ٹوٹ گئین حوصلے پست ہوگئے اور کافرون پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی صداقت بخوبی ثابت ہوگئی جو مرا وہ یقین جانکر مرا گو تعصب نے اظہار اسلام نہ کرنے دیا اور جو جیتا رہا وہ بھی دبی زبان سے اقرار رسالت کرتا رہا کفار پر ایسا رعب اسلام طاری ہوا کہ عبداللہ ابن ابی سلول سا کافر منافقانہ طریقہ سے ایمان لایا اپنے تمام توابع کے ساتھ جس تاریخ غزوہ بدر واقع ہوا ہے اُسی تاریخ روم فارس پر غالب آیا تو مسلمانون کو دونی خوشی ہوئی اَسی سال دوم مین صدقہ فطر کا حکم ہوا مگر تعیین ماہ مین اختلاف ہے بعض شعبان کہتے ہین اور بعض رمضان اسی سال دوم مین بتاریخ یکم شوال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسجد مدینہ طیبہ مین نماز عید الفطر پڑھی اسی سال دوم مین عصماء بنت مروان یہودیہ کو جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور مسلمانون کی ہجو کیا کرتی تھی عُمیر ابن عدی ابن خرشہ نے قتل کیا مگر یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچی ہوئی ہے کہ اس معاملہ مین

صراحتًا یا کنایتہً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایما واشارہ نہ تھا عمیر اس عورت کا پہلا خاوند تھا وہی اُس کا قاتل ہے اسی سال دوم میں غزوہ بنی قینقاع پندرھوین تاریخ شوال کو واقع ہوا۔ اس غزوہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک مسلمہ عورت سے کسی یہودی نے ظرافت کی اُس نے شور کیا اتفاقًا ایک مسلمان وہان آگیا اُس نے اُس یہودی کو ملامت کی وہ یہودی غصہ ہوا اور سب مسلمانون کو بُرا کہنے لگا اور اُس مسلمان کے مارنے کا قصد کیا وہ بھی دست بقبضہ ہوا وہ یہودی مارا گیا چونکہ وہ محلہ یہود کا تھا بہت سے یہودیون نے جمع ہو کر اُس مسلمان کو شہید کر ڈالا یہ خبر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی حضور پُرنور نے شرفاے یہود کو طلب کر کے فرمایا کہ بدعہدی نہ کرو اللہ تعالےٰ شانہ کے غضب سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ تم کو بھی وہی معاملہ پیش آئے جو قریش پر گذرا اور تم یہ خوب جانتے ہو کہ مین اللہ تعالیٰ شانہ کا رسول ہون تم کو مجھ سے بدعہدی کرنا روا نہین ہے اُن لوگون نے منافقانہ طریقے سے دست بستہ عرض کی کہ ہم نے حسد نہین کیا آپ زنہار ایسا خیال نہ فرمائین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سکوت فرمایا اس کے بعد جبرئیل امین علیہ السلام نے خبر دی کہ ان لوگون نے آپ سے منافقانہ لجاجت کی ہے ان کا قلع وقمع کردینا مناسب ہے لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کی طرف عزم کیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا خلیفہ فرمایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو علمدار لشکر کیا اور روانہ ہوئے جب لشکر ظفر پیکر قریب پہونچا تو یہودی قینقاع کے حصارون مین پوشیدہ ہو رہے اور لشکر اسلام نے اُن کو گھیر لیا گیارہ یا پندرہ دن کے بعد خود حصارون سے باہر نکلے حضور نے منذر ابن حذافہ اسلمی کو حکم دیا کہ ان کو قید کرین مگر عبداللہ ابن ابی سلول منافق نے بہت منت وسماجت کی اور اُن کو چھڑایا

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ یہ لوگ وطن سے نکال دئے جائین چنانچہ تین دن کے بعد عبادہ ابن صامت نے نکالا کہ موضع اذرعات مین جوار نواحی شام سے ہے جا بسے بعد چندے اُن کے اسلحہ اور اسباب اہل لشکر کے ہاتھ آئے اُن مین سے تین کمانین کتوم - روحا - بیضا اور دو زرہین تین تلوارین اور دو نیزے کہ ان کے نام نہین معلوم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پسند فرمائے بعد اس کے پانچوان حصہ حق اللہ نکال کر تقسیم کیا اسی سال دوم مین غزوہ سویق بتاریخ پنجم ذی الحجہ کو واقع ہوا - وجہ اُس کی یہ ہوئی کہ ابو سفیان نے یہ قسم کھائی تھی کہ جب تک کشتگان بدر کا عوض محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نہ لونگا عورت سے ہم بستر نہ ہونگا اور غسل نہ کرونگا اُس قسم کے اُتارنے کو دو سو سوارون کے ساتھ موضع عریض تک جہان سے مدینہ طیبہ تین میل ہے آیا اُس مقام پر ایک انصاری اپنا مزدور لئے ہوئے کھیت مین کام کر رہا تھا بعض کا بیان ہے کہ وہ سعید ابن عمرو تھا اُس کو شہید کر کے چلتا ہوا اور گھر اور درخت وغیرہ اُس مقام کے جلا دیئے اور اپنے خیال مین یہ بات سمجھ لی کہ ہماری قسم اُتر گئی جب یہ خبر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے ابولبابہ کو خلیفہ مدینہ کا کر کے دو سو غازیون کے ساتھ اُس مقام کا قصد کیا - ابوسفیان روانہ ہو چکا تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے تعاقب مین قرقرۃ الکدر تک چلے گئے مگر وہ نہ ملا صرف کچھ سامان رسد جو اضطراب کی حالت مین چھوٹ گیا تھا ہاتھ آیا اُس مین کئی بورے سویق کے بھی تھے یعنی گیہون اور جَو کا ستو - اسی وجہ سے اس کا نام غزوۃ السویق ہوا - الغرض حضور والا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پانچ دن کے بعد مدینہ مین تشریف لائے اور دسوین ذی الحجہ کو صلوٰۃ عید الاضحیٰ ادا کی اور قربانی فرمائی - اس غزوہ کو بعض نے سال سوم مین لکھا ہے اور بعض نے قبل غزوہ سویق

لکھا ہے صاحب قرۃ العیون کا بیان ہے کہ اس غزوہ کو غزوہ غطفان اور
غزوہ ذی امر اور غزوہ انمار بھی کہتے ہین اسی سال دوم مین غزوہ قرقرۃ الکدر
واقع ہوا اور اُس کا سبب یہ ہوا کہ بنی سلیم اور غطفان کے جمع ہونے کی خبر بمقام موضع کدر
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوئی اور یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ
لوگ اہل اسلام کی ایذا دہی کا مشورہ کر رہے ہین لہذا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن اُمِ مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور لواے مبارک حضرت
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور دو سو اصحاب کی جماعت سے روانہ ہوئے جب
قرقرۃ الکدر مین پہونچے تو وہ وہان نہ ملے صرف چند چرواہے ملے جو اونٹ چرا رہے
تھے اُن مین یسار نام ایک غلام تھا اُس سے کفّار کا حال دریافت کیا اُس نے کہا
کہ مین نہین جانتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ شریف کو واپس
تشریف لائے اور موضع ضرار مین پہونچکر وہ اونٹ جو وہان ہاتھ آئے تھے اُن کی غنیمت
تقسیم فرمائی فی نفر دو دو اونٹ پڑے اور یسار غلام اور سو اونٹ حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حصہ مین آئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے یسار غلام کو اس وجہ سے آزاد فرمایا کہ وہ نمازی تھا اس سفر مین حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پندرہ شب مدینہ یا سکینہ سے غیبت رہی اس کے
بعد غالب ابن عبداللہ لیثی مع قبیلہ غطفان وسلیم پر بھیجے گئے وہان مقابلہ ہوا
تین اہل اسلام شہید ہوے اور باقی سلامت با غنیمت مدینہ کو لوٹ آئے یہ سریہ تھا
اسی سال مین امیہ ابن الصلب شاعر مر گیا یہ ایام جاہلیت مین خیال تدین دل
مین رکھتا تھا بعد ازان عیسائی ہوا اور بت پرستی سے تبرا کرکے علماے اہل کتاب
کی صحبت مین رہنے لگا اُن لوگون سے جو اخبار پیغمبر آخر الزمان اس نے سنے اور
انجیل و توریت کے مطابق پائے تو از راہ حماقت اس کو اپنے فضائل نفسانیہ اچھے

معلوم ہونے لگے اور اس کے دماغ مین یہ خیال پکنے لگا کہ وہ نبی مین ہونے والا ہون جب طلوع آفتاب نبوتِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر اس کے کانون تک پہونچی تو یہ ایسا گھبرایا کہ شقاوت ازلیہ مین گرفتار ہوکر داخل نار ہوا جب اس کے اشعار حکمیہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے پڑھے جاتے تھے تو حضور فرماتے تھے اٰمَنَ لِسَانُهٗ وَكَفَرَ قَلْبُهٗ -

اسی سال مین غزوہ نجد جس کو غزوہ ذی امر وانمار بفتح ہمزہ وسکون کہتے ہین واقع ہوا اور سبب یہ ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سنا کہ بنی ثعلبہ ومحارب موضع نجد پر مجتمع ہین اور اُن کا ارادہ اطراف مدینہ مین تاخت کرنے کا ہے اُن کا افسر دعثور بفتح دال وسکون عین مہملہ وثاے مثلثہ نوقانیہ ابن نجارلی ہے اور بروایتے غورث بفتح غین معجمہ وسکون واو پسر حارث ہے لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ کرکے چارسو پچاس سوارون کے ہمراہ تشریف لے چلے اور موضع ذی القصبہ مین پہونچے زنگار کے پہاڑ کی کھائی مین چھپ رہے ایک ماہ اُسی جگہ اقامت فرماکر واپس تشریف لائے صرف ایک شخص بنی ثعلبہ سے ہاتھ آیا اور وہ مسلمان ہوا اور دعثور بھی اسلام لایا کذا فی المدارج - اور صاحب مواہب لدنیہ نے جو اس کا ذکر غزوات الرقاع مین لکھا ہے وہ اس سبب سے ہے کہ وہ بخاری کی حدیث سے دوسرا شخص معلوم ہوتا ہے

فائدہ - واضح ہو کہ غزوہ بنی قینقاع وسویق وبنی سلیم وذی امر حسب تحقیق صاحب بہجۃ المحافل **سال** دوم مین بعد جنگ بدر واقع ہوئی ہین اور ہاہین ان کے سریہ قردہ بفتح یا بکسر قاف وسکون راجس مین زید ابن حارثہ سو سوارون کے ہمراہ بھیجے گئے تھے واقع ہوا اور وجہ اس سریہ کی یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ مین

خبر پہونچی کہ قریش براہ عراق شام کی طرف تجارت کے واسطے جاتے ہین زید ابن حارثہ
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق اپنے ہمراہیون کے
ساتھ اُس قافلہ پر جا پڑے اور اُن کو لوٹ لیا چاندی وغیرہ ہاتھ آئی کہ بیس ہزار
درم خُمس کے نکلے ابوسفیان وصفوان ابن اُمیہ وخویطب ابن عبد العزیٰ اور عبداللہ
ابن ابی ربیعہ مع دیگر شرفاے قریش بھاگ گئے یہ سریہ حسب تحقیق صاحب مدارج
غرہ جمادی الاخریٰ مین واقع ہوا اور بعضے اہل سیر غزوہ نجد اور سریہ زید ابن حارثہ کو
سال سوم مین بیان کرتے ہین اسی سال مین بعد سریہ زید کعب ابن اشرف
یہودی مارا گیا یہ مردود بنی طے سے تھا مان اس کی یہود بنی نضیر سے تھی یہ شخص
بڑا مالدار تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کمال دشمنی رکھتا تھا
محمد ابن مسلمہ صحابی انصاری اُس کے قتل پر مستعد ہوئے اور بعض سخنان مصلحت
کی اجازت حاصل کر کے روانہ ہوئے اور اُس کافر سے اپنے ربط قدیم کے ذریعہ سے
جا ملے اُس نے پوچھا کہ کدھر آئے ہو محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا قرض خواہ آیا ہون کیونکہ جب سے
یہ شخص آیا ہی اشارہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات مبارک کی طرف
کیا اُس وقت سے ہم لوگون پر بڑی زیرباری ہے اُس مردود نے یہ کلام سنکر کہا کہ
اُنہین نکال دو نہین تو اور زیادہ خراب ہو جاؤ گے محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا کہ اپنی بات کا
خیال ہے ابھی خلاف عہد کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا چند روز اور دیکھتے ہین کعب
مردود یہ شکایت سنکر رضامند ہو گیا اور کہا کچھ رہن کے لئے لاؤ محمدؐ ابن مسلمہ نے
کہا شام کو ہتیار لاؤنگا چنانچہ وقت موعود پر محمدؐ ابن مسلمہ اور ابو نائلہ بنون قبل الف
وبعدہ یاے تحتانیہ یہ ابو نائلہ کی کنیت ہے اور نام ملکان ابن سلام ہے اور یہ
کعب بن اشرف کے برادر رضاعی ہین وہان پہونچے اور بخاری کی روایت ہے
کہ تین آدمی اور تھے ابوعیس ابن تجر و حارث ابن اُوس عباد بن بشر جس وقت

یہ اُس کے مکان پر پہونچے کعب گھر مین تھا محمدؐ بن مسلمہ نے پکارا اُس نے آواز سنکر
ارادہ باہر آنے کا کیا اُس کی عورت کاہنہ تھی اُس نے منع کیا کہ اس وقت باہر
مت جا اس آواز سے خون ٹپکتا ہے کعب نے کہنے پر اُس کے عمل نہ کیا اور باہر
چلا آیا اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا یہان قتل کی ترکیب کا مشورہ باخود ہا ہو چکا تھا کعب
بہت تکلف کا لباس پہنے ہوے تھا اور بالون مین نہایت خوشبودار تیل ڈالے ہوئے
تھا محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا کہ تمہارے کپڑے تو نہایت عمدہ خوشبو سے بسے ہوئے ہین
اور بال اس سے زیادہ معطر ہین اُس نے کہا میرے پاس عورتین بہت پاکیزہ صاحب
جمال ہین وہ خود بھی بسی رہتی ہین اور مجھے بھی بسائے رکھتی ہین محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا
اگر اجازت ہو تو مین بھی ان گیسوان معطر کی خوشبو سونگھون بس پھر کیا تھا اُدھر اجازت
ہوئی اور گیسوان کے ہاتھ مین تھے اور یارون نے بالون کی طرح سر تراش لیا
اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدم مبارک پر ڈال دیا۔ مدارج النبوۃ
مین ہے کہ زمانہ اسلام مین یہ اوّل سر ہے جو کٹ کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے حضور مین آیا ہے یہ واقعہ یازدہم ربیع الاوّل شب ماہ کا ہے۔ یہ کافر حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دشمنی رکھنے مین ابوجہل سے کم نہ تھا۔
اہل سیر نے اس واقعہ کو سال سوم مین قبل غزوہ بنی نضیر بیان کیا ہے جب
قبیلۂ اوس کے بہادرون نے اس موذی کو قتل کیا تو جان بازان قبیلہ خزرج نے
مشورہ کیا کہ ہم کیون بہادران قبیلۂ اوس سے پیچھے رہین ہم بھی کسی دشمن رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سینت لین جو اسی ابن اشرف کا نظیر ہو تاکہ قبیلۂ
اوس کو ہم پر ترجیح نہ ہونے پائے آخر کار یہ مشورہ قرار پایا کہ ابورافع تاجر یہودی
جو خیبر مین رہتا ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی مین تیسرا
ابوجہل ہے اُس مردود کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ بقول ابن اسحٰق اسی سال مین وہ

قتل ہوا اور صورت واقعہ یون ہے کہ عبداللہ بن عتیک بروزن فعیل رضی اللہ عنہ
صحابی انصاری خزرجی کو چند انصار پر سردار کرکے روانہ کیا یہ جماعت شام کے وقت
خیبر مین پہونچی ابورافع سلام ابن ابی الحقیق برادر کنانہ ابی الحقیق زوج اوّل
اُمّ المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا بڑا مالدار تاجر تھا ایک گڑھی اُس نے تعمیر کی تھی
اور اپنی قوم کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی اور جنگ پر
آمادہ کیا کرتا تھا اور جو شخص اس بات پر آمادہ ہوتا اُس کی ہر امر مین مدد اور
اعانت کرتا یہ جماعت بہادرون کی اُس کی گڑھی کے متصل پہونچی تو عبداللہ نے
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم یہین ٹھیرو مین اکیلا جاتا ہون اگر کوئی موقع ہوا تو مین
تنہا ابورافع کا کام تمام کرکے آتا ہون جب عبداللہ اُس کے مکان کے دروازے
کے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ کسی کا گدھا گم ہوگیا ہے اُس کی تلاش مین کچھ لوگ
مشعلین لیکر نکلے ہین یہ اُسی جماعت مین شریک ہوگئے۔ جب وہ لوگ دروازے
مین داخل ہوئے تو یہ باہر دروازے کے بیٹھ گئے دربان نے جانا کہ یہ اسی جماعت
مین کا کوئی آدمی ہے اُس نے کہا کہ بندۂ خدا جلد آ مین کیواڑ بند کرتا ہون عبداللہ
ابن عتیک دروازہ مین داخل ہوئے فرماتے ہین کہ مین ایک گدھے کے تھان مین
پوشیدہ ہوگیا اور دربان نے جہان کنجیان رکھین تھین مین نے اُس جگہ کو اچھی
طرح خیال کرلیا جب وہ سوگیا تو مین نے کنجیان لین اور ابورافع کی طرف چلا وہ
بالاخانہ پر سوتا تھا اور قصہ خوان دیر تک قصہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوگیا تو مین
بالاخانہ پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اُس کو پھر اندر سے بند کردیتا
تھا کہ اَور کوئی باہر سے آنہ سکے۔ ابورافع اپنے عیال مین سوتا تھا مجھے معلوم نہ ہوا کہ
وہ کہان ہے مین نے پکارا اے ابورافع وہ بولا مین نے آواز پر تلوار ماری مگر خالی
گئی ابورافع نے ایک چیخ زور سے ماری مین اُس مکان سے باہر نکل آیا پھر تھوڑا

توقف کرکے اندر مکان کے گیا اور آواز بدل کر کہا اے ابورافع تو نے کیون چیخ ماری اُس نے
کہا کہ تمہاری خرابی ہو ابھی مجھ پر کسی شخص نے حملہ کیا مین نے آگے بڑھ کر اُس کے
پیٹ پر تلوار ماری اور اُسے زور سے دبا دیا پیٹھ کی ہڈیون سے بھی گذر گئی اور مین
وہان سے دروازے کھولتا ہوا چلا زینے سے اُترتے وقت میرا پاؤن جھوٹا پڑا پنڈلی
کی ہڈی ٹوٹ گئی اُسی وقت عمامہ پھاڑ کر مین نے پنڈلی کو خوب کسکر باندھ لیا اور
دروازے سے نکلکر گدھی کے قریب ٹھیرا کہ خوب تحقیق ہوجاے کہ ابورافع مردود
فی النار ہوا یا نہین۔ جب صبح ہوئی تو قلعہ کے برج پر نوحہ گر عورت نے پکارا کہ ابورافع
تاجر اہل الحجاز کی موت کی خبر سناتی ہون مین نے وہان سے آگے بڑھکر عبد اللہ
ابن اُنیس وغیرہ ہمراہیون سے کہا کہ یہ خبر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے حضور مین پہونچا دو مین بھی آتا ہون مگر مین اپنے یارون سے جلد پہونچا اور
سب حالات حضور مین عرض کیے آپ نے میری پنڈلی کی چوٹ پر دست مبارک
پھیر دیا اللہ تعالے شانہ نے فوراً شفا بخشی۔ الحمد للہ علی احسانہ دشمن کے شر سے
جب اللہ تعالے شانہ نجات عطا فرمائے تو اُس بلا سے نجات پانے کا شکر کرے دشمن
کے مرنے کا شکر نہ کرے یہ اہل اللہ کا طریقہ نہین ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے جو شکر کیا وہ یہی شکر تھا۔

ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تیسرا سال

روایت ہے کہ جب تیسرا سال ہجری کا شروع ہوا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اکثر ماہ ربیع الاوّل مدینہ منورہ مین جلوہ فرما رہے پھر بطرف نجران
تشریف لے گئے اور پورے دو ماہ یعنی ربیع الثانی وجمادی الاوّل وہین مقیم رہے مگر نوبت

محاربہ نہین پہونچی آخرکار مدینہ منورہ کو نہضت فرما ہوے اور ماہ شعبان مین حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا اور حضرت
بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا اپنی دختر طاہرہ کا نکاح حضرت عثمان ابن عفان
رضی اللہ عنہ سے کردیا اور یہ فرمایا کہ اگر میرے چالیس بیٹیان ہوتین تو ایک کو دوسرے
کے بعد عثمان ہی سے عقد کردیتا - اور ماہ مبارک رمضان مین حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے
نکاح فرمایا - اور پندرھوین ماہ شعبان مین حضرت امیرالمومنین حسن مجتبیٰ علیہ السلام
پیدا ہوے **فائدہ** حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین غزوہ نجران اسی سال مین لکھا ہے لہذا اُن کے
حساب سے یہ غزوہ دہم قرار پایا ہے اور مولف بہجۃ المحافل نے اس غزوہ کا ذکر ہی
نہین کیا ہے اور غزوہ اُحُد کو غزوہ نہم قرار دیا ہے اُحُد بضمتین ایک پہاڑ ہے
مدینہ منورہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر زبیر ابن بکار کے نزدیک قبر حضرت ہارون
علیہ السلام کی اسی پہاڑ پر ہے **بیان غزوہ اُحُد** روایت ہے کہ بتاریخ پانزدہم
شوال روز شنبہ وبروایتے یازدہم وبروایتے ہفتم وبروایت حضرت امام مالک رضی اللہ
عنہ غزوہ بدر سے ایک برس بعد کہ اکتیسوان مہینا ہجرت کا شروع تھا کہ غزوہ اُحُد
واقع ہوا اور سبب اس غزوہ کا یہ ہوا کہ جب مشرکین قریش بدر سے مراجعت کرکے
مکہ معظمہ مین پہونچے تو اقارب وعشائر مقتولین بدر ابوسفیان سے ملنے کو آئے اور
کہا کہ تمام منفعت مال تجارت جس کو تو شام سے لایا ہے لشکر آرائی مین صرف کر
ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرنا منظور ہے تو ہم کو اس مین کیا مشورہ دیتا ہے
اُس نے کہا کہ جب تم سب لوگ اس بات پر اتفاق کرچکے ہو تو مین بھی اُس اتفاق
سے جُدا نہین ہون اور بنی عبد مناف بھی میرے شریک ہین جب یہ مشورہ باخود ہا

پختہ ہو گیا تو سب نے ملکر متاع تجارت جو دار الندوہ مین رکھی تھی نکالی اور بیچ ڈالی
چنانچہ ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار مثقال طلا اُس تجارت کا راس المال تھا
جب اُسے فروخت کیا تو برابر کا فائدہ ہوا راس المال تو مالکانِ تجارت نے گھر مین
رکھ لیا اور اُس کا نفع لشکر آرائی مین صرف کیا اور اطراف مین ایلچیون کو بھیجکر اپنے
ہم مشرب مشرکون کو بُلایا یعنی عمرو ابن العاص وہبیرہ ابن ابی وہب و ابن الزبعری
اور ابو غرہ جمحی شاعر نے یہ ایلچی گری کی تھی بعد اس کے یون صلاح ہوئی کہ ابکی مرتبہ
عورتین بھی ساتھ چلین اور وقت جنگ سرود لیکر اپنے اپنے مَردون کو اور جو عزیز
واقارب اُن کے ہون اور جن عورات کے بھائی باپ جنگ بدر کے قتل شدہ ہون
اُن کے نام اور اُن کے اوصاف ان لڑنے والون کو یاد دلا کر ان کی جرائت بڑہائین
اور نوحہ کرین تاکہ اہل فوج کمال استقلال سے جنگ کرین اس عرصہ مین عباس ابن
عبد المطلب مکہ مین مقیم تھے آپ نے ایک مرد قبیلہ بنی غفار کو قاصد اجورہ دار مقرر
کر کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مفصل
حالات سے مطلع فرمایا جب وہ مدینہ منورہ مین پہونچا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی حضور محلہ قبا مین جلوہ افروز تھے وہ
قاصد وہین پہونچا اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سوار ہورہے تھے
اُس نے خط حضرت عباس کا دیا آپ نے لفافہ اُس کا چاک فرما کر اُبی ابن کعب
کو دیا اُنھون نے مضمون خط سنا دیا آپ نے اُن سے فرمایا کہ اس مضمون کو مخفی
رکھنا بعد اس کے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سعد ابن ربیع کے گھر
تشریف لے گئے اُن سے خلوت مین سب حال بیان کیا اور مدینہ کو تشریف لائے
سعد کی زوجہ نے یہ سخنانِ راز کسی طرح سُن لئے تھے اس وجہ سے یہ راز افشا ہو گیا
اور یہودیون اور منافقون مین سرگوشیان ہونے لگین کہ مکے سے آدمی آیا ہے

مگر وہ خوشی کی خبر نہین لایا ہے لہذا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے آنے سے مسرور نہین ہوئے ۔ یہ خبر مشہور ہوگئی اور کفار قریش مکہ معظمہ سے باہر نکلے ۔ ابو عامر راہب اپنی قوم کے پچاس آدمی لیکر لشکر قریش کے ساتھ مل گیا اب کفار قریش نے لشکر آراستہ کرکے ذوالحلیفہ مین خیمے نصب کئے اور وہان تین روز کے قیام کا حکم دیا اور سب لشکر کا جائزہ لیا تو تین ہزار مردان جنگی شمار مین آئے ان مین سات سَو مرد زرہ پوش تھے اور سامان لشکر یہ تھا۔ تین ہزار اونٹ دوسو گھوڑے پندرہ ہودجین ہزار گانے والی عورتین اور جمیع روسا وشرفا مثل ابوسفیان واسود ابن مطلب وجبیر ابن مطعم وصفوان بن اُمیہ وعکرمہ بن ابی جہل وحارث ابن ہشام وعبداللہ ابن ربیعہ وخویطہ ابن عبدالعزیٰ وخالد ابن ولید وابوعزہ شاعر جمجی مع خویش واقارب سب اس لشکر مین موجود تھے اور سرداری اس لشکر کی ابوسفیان پر قرار پائی اور رسالداری خالد بن ولید پر جب یہ سب اخبار حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دریافت ہوئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اَنَسْ ومونس پسران فضالہ کو دریافت حالات کے لئے بطور جاسوس روانہ فرمایا وہ خبر لائے کہ عریض کے کھیتون مین کافرون نے اپنے لشکر کے اونٹ اور گھوڑے چھوڑے ہین ایسا نظر آتا ہے کہ اب سبزہ باقی نہ رہیگا بعد اس کے مزید اطمینان کے واسطے خباب ابن المنذر روانہ کئے گئے اور ارشاد ہوا کہ تم خوب تحقیق کرکے خبر لاؤ وہ جب پلٹ کر آئے تو خبر مفصل مع کیفیت وکمیت لشکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تحریر کی مطابق التماس کیا اُس رات یعنی شب جمعہ جس کی صبح کو لڑائی ہونے والی تھی سعد ابن معاذ وسعد ابن عبادہ واُسید ابن حضر باجماعۃ دلاوران دولت خانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بنظر حفاظت بیدار رہے اور اکثر اصحاب

باصفا حراست مدینۂ منورہ مین مصروف رہے اِس غزوہ مین حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ مرضی ہوئی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلین اس لئے احباب و
اصحاب سے یہ شورہ فرمایا کہ تمہاری اس مین کیا راے ہے غالب تعداد
مہاجرین وانصار کی اسی طرف تھی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلین حتّٰی کہ عبداللہ ابن ابی سلول
منافق بھی اسی راے کا شریک تھا یعنی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی مبارک راے سے اتفاق کیا اور کہا کہ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ مدینہ مین رہکر
دشمن سے مقابلہ کرنے مین اہل مدینہ ظفریاب ہوتے ہین اور ابی ابن کعب نے
بھی اس کی تائید کی لیکن بعض نوجوانانِ انصار نے جو شوق شہادت اور جوش
شجاعت مین بھرے بیٹھے تھے کہا کہ ہم تو میدان مین نکل کر کفار ننگون سارسے مقابلہ
کرنا پسند کرتے ہین حضرت سید الشہدا امیر حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اور سعد ابن عبادہ اور نعمان ابن مالک اور قبایل اوس وخزرج نے
اُن کی موافقت کی۔ الغرض اس ردوبدل مین اس قدر مبالغہ ہوا کہ حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی حضرت امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ کی
راے کی طرف میلان فرمایا چنانچہ جمعہ کی صبح کو حضرت والا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ پر بھروسا کرو اللہ تم کو مدد دیگا
اور اُس کے رسولؐ کے حکم کو مانو اور اپنے دلون کو قوی رکھو اور لشکر کو آراستہ کرو
پھر بعد نماز عصر حجرہ شریفہ مین تشریف لے گئے شیخین رضی اللہ عنہما ہمراہ تھے
دونون نے اپنے ہاتھون سے سر مبارک پر عمامہ باندھا اور دو زرہین پہنا کر ادیم کا
پٹکا کمر سے باندھا اصحاب جان نثار آستانۂ عُلیا پر تشریف آوری کے منتظر تھے کہ
حضرت محبوب حقؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شمشیر حمائل کئے ہوئے اور سپر
پشت مبارک پر لٹکائے اور نیزہ دست اقدس مین لئے ماہ شب چہار دہم کی طرح برآمد ہوئے

توجن لوگون کی راے مدینہ سے باہر نکل کر لڑنے کی تھی سخت نادم ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ
جو کچھ آپ کے دل مبارک مین آئے وہ کیجئے ہم خلاف مرضی حضور پرنور کے کوئی کام کرنا
نہین چاہتے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سے پہلے ہی
کہتا تھا تم نے نہ مانا اب مین سلاح جنگ بدن پر باندھکر کھول نہین سکتا جب تک
اللہ تعالےٰ شانہ فیصلہ نہ فرمائے اب تو جو ارادہ کر چکے ہو کرو بشرط صبر فتح تمھاری ہی ہے
اگر میرے حکم پر قائم رہو گے۔ پھر تین نیزے آپ نے طلب فرمائے اور تین علم تیار کئے
مہاجرین کا علم بردار علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کو اور بقولے مصعب ابن عمیر کو فرمایا
اور قبیلہ اوس کا نشان اُسید ابن حضیر کو دیا اور قبیلہ خزرج کا نیزہ یعنی عَلَم خباب ابن المنذر
کو بخشا اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا اور اسپ تیز گام وخوش خرام
پرسوار ہوے کمان گردن مبارک سے لٹکائی نیزہ ہاتھ مین لیا اور جانب اُحد متوجہ
ہوئے اُس وقت ہمراہ رکاب ظفر انتساب سو جوان زرہ پوش تھے اور سَعْدَیْن رضی اللہ
عنہما نامداران شجاعان انصار زرہین پہنے ہوئے آگے آگے روانہ تھے کہ ناگاہ جُعال
ابن سراقہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو آیا اور
ایک ٹھنڈی سانس بھرکر بولا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کل مارے جائینگے حضورؐ نے فرمایا اَلَیْسَ الدَّھْرُ کُلُّہٗ غَدًا
دنیا کی اتنی ہی عمر ہے یعنی ایک دن کی بعد ازان آپ نے بنی نجار مین منزل فرمائی
اور اپنے لشکر کی موجودات ملاحظہ کی تو جماعۂ اطفال سے مثل عبداللہ ابن عمر ابن خطاب
زید ابن ثابت اُسامہ ابن زید ابن ارقم براء بن عازب ولید بن ظہیر عرابہ بن اوس
ابوسعید خدری سمرہ بن جندب رافع بن خدیج بسبب کم سنی کے لشکر سے جُدا
کر دئے گئے یہ لوگ مدینہ کو واپس ہوئے لیکن رافع اور سمرہ عرض معروض کر کے
رہ گئے جب آفتاب غروب ہوا تو بلالؓ نے نماز مغرب کی اذان کہی حضور پرنور

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز جماعت کے ساتھ ادا فرمائی رات بھر وہین
مقام ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنی نجار مین فروکش ہوئے باقی
اصحاب رض اُسی مقام کے آس پاس اُترے اس شب کو محمد ابن مسلمہ نے پچاس آدمی
ہمراہ لیکر لشکر کی محافظت کی اور ذکوان ابو سمع بن عبد قیس نے خیمہ مبارک کی نگہبانی
کی لشکر قریش وہان سے بہت نزدیک تھا سب حال یہان کا وہ لوگ مشاہدہ کرتے
تھے کہ لشکر ظفر پیکر اسلام مین ہوشیاری ہو رہی ہے وہ لوگ بھی جابجا چوکی پہرہ متعین
کرنے لگے الحاصل جانبین مین رات بھر ہوشیاری وبیداری رہی صبح کو حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سوار ہوے اور ابو حثیمہ غازی راہ تبلانے
کو آگے آگے چلے قبیلہ بنی حارث کے ایک اندھے نے براہ حسد وبغض جھولیان
خاک کی لشکریون پر ڈالین چونکہ خاکساری وعاجزی ایمان کی شان ہے کسی نے
اُس سے تعرض نہ کیا مگر سعد بن زید اسہل نے ناراض ہوکر اُس اندھے کو ایک کمان
ماری تاکہ اپنی حرکت حاسدانہ سے باز آئے حضور پرنور سید الصابرین وشاکرین اِس
حرکت سے ناراض ہوئے کہ یہ فعل اُن کا خلاف حلم وبردباری تھا جب اُحد مین
لشکر ظفر پیکر پہونچا تو صبح کا وقت تھا نماز صبح بجماعت واذان واقامت ادا فرمائی
عبد اللہ ابن ابی سلول منافق کہ مع تین سو نفر بنی حارث وبنی سلیم سے لشکر کے ساتھ
تھا چلا گیا ہرچند عبد اللہ ابن حرام نے روکا مگر نہ ٹھیرا - ایک روایت ہے کہ پہلی ہی
منزل سے چلا گیا تھا اہل مدینہ نے اُسے بہت ملامت کی اور اُس کے ہمراہی رفقا
بہت پشیمان ہوئے بعد اس کے غزوہ اسلام نے بحکم حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صفوف لشکر اسلام آراستہ کین کوہ اُحُد کو پشت پر رکھا اور
مدینہ باسکینہ کو مُنہ کے سامنے - اور عُینین پہاڑی کو جو کوہ اُحُد کے قریب ہے اور
اس مین ایک غار بھی ہے جانب چپ قرار دیا اور اس طرف سے فوج کفار کے یورش

کرنے کا خطرہ تھا لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن جُبیر کو پچاس تیراندازون کی جماعت سے وہان پر معین فرمایا اور تاکید کردی کہ یہ مقام نہ چھوڑنا۔ چاہے ہم غالب ہون یا مغلوب بعد اس کے خود حضور پُرنور نے بنفس نفیس صفِ غازیان شیردل آراستہ فرمائی اس طرح کہ عکاشہ ابن محصن اسدی یا زبیر بن العوام کو میمنہ اور ابوسلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کو میسرہ کیا اور ابوعبیدہ ابن الجراح اور سعید ابن وقاص کو آگے اور مقداد ابن الاسود کو پیچھے فرمایا اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قلب لشکر مین جگہ عنایت فرمائی اور حضرت امیرالمومنین یعسوب المسلمین علی ابن ابی طالب نے معیت ومصاحبت حضور اختیار فرمائی اور مترصد ہوئے کہ جس مقام مین ارشاد ہو اُسی طرف متوجہ ہون اور مشرکون نے بھی صف آرائی کی۔ خالد بن ولید کو داہنے پر عکرمہ بن ابی جہل کو بائین پر ابوسفیان کو قلب لشکر پر صفوان بن اُمیہ یا عمرو بن العاص کو سوارون کا افسر کیا اور رخنہ کوہ پر کھڑا کیا اور عبداللہ بن ربیعہ کو تیراندازون کا سردار مقرر کیا اور لشکر کفار مین سَو تیرانداز تھے اور علم بردار کفار کا طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور اُس کو کبش کتیبہ کہتے تھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ علم بردار مشرکین کا کون ہے عرض کی کہ بنی عبدالدار آپ نے فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِالْوَفَآءِ مِنْهُمْ ترجمہ ہم لایق تر ہین اُن سے وفا کرنے مین پھر استفسار فرمایا کہ مصعب بن عمیر کہان ہے وہ بولے یارسول اللہ حاضر ہون آپ نے فرمایا خُذِ اللِّوا یعنی نشان اُٹھا اُنھون نے فوراً نشان اُٹھالیا اور آگے آپ کے رہے۔

جنگ کا آغاز

لشکر کفار فجار سے ابوعامر پچاس تیرانداز اپنی قوم سے لیکر میدان جنگ مین آیا

اور آواز دی کہ مین ابو عامر ہون مسلمانون نے کہا لَا مَرْحَبًا بِكَ وَلَا أَهْلًا
یا فَاسِق اُس نابکار نے مسلمانون کو تیر مارنے شروع کئے اور چند غلام قریش اور بھی
اُس کے ساتھ تھے وہ پتھر مارتے تھے مسلمانون نے بھی پتھر اور تیر برسانے شروع
کر دئے یہان تک کہ ابو عامر اور اُس کے ہمراہی سب بھاگ گئے اور عورتین لشکر
کفار مین دف بجاتی تھین اور رجز گاتی تھین اُن رجزون مین سے ایک جز یہ تھا۔

نَحْنُ بُنَاتُ طَارِقْ تَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقْ
اَنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقْ اَوْ تُدْبِرُوْا نُفَارِقْ
فِرَاقُ غَيْرُ وَامِقْ

فائدہ طارق نام ہے بنی اُمیہ بن عبد الشمس کا یہ بیتین اُس کے حق مین ہین
اور ضرب المثل ہین عرب مین جو عورت حسین ہوتی ہے وہ اپنے نسبت طارق کی طرف
کرتی ہے اور حاصل معنی ان بیتون کی یہ ہین کہ ہم خوبصورت عورتین ہین اور مسندون
اور قالینون پر چلتی ہین جو مردانہ وار جنگ کریگا ہم اُس سے ملین گے اور جو جنگ
سے بھاگے گا اُس سے ہم دور رہین گے جب ابو عامر کافر میدان جنگ سے بھاگا
تو تیر اندازان اسلام نے غلبہ کیا اور اتنے تیر مشرکون کے سوارون پر مارے کہ کافرون
مین سے ہوازن کی جماعت نے راہ گریز اختیار کی یہ **دوسری جماعت پر**
لشکر اسلام کا غلبہ اور فتح ہے اور طلحہ بن طلحہ جو مشرکین کا علمدار تھا
اُس نے میدان مین نکل کر مبارز طلب کیا۔ مُبَارَز بتقدیم راے برزاے جنگ آور
لڑنے کے لئے جسے طلب کرتے ہین ۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اُس کے مقابلے
مین آئے اور اُس کے سر پر ایک ہاتھ تلوار کا مار کر واصل جہنم کیا حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس طریقۂ جنگ سے خوش ہوئے اور بآواز بلند تکبیر کہی
آپ کی متابعت مین سب مسلمانون نے تکبیر کہی بآواز بلند۔ شاہ خیبر نے حملہ کرکے

صفوف کفار کو مضطرب کردیا۔ اس کے قتل کے بعد عثمان بن ابی طلحہ علم بردار کفار ہوا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ تلوار کا اُس کے دونون شانون کے بیچ مین مارا ایک ہاتھ شانہ سمیت کٹ گیا اُس کا پھیپڑہ نظر آنے لگا۔ پھر حضرت حمزہ اُسے مار کر لوٹے اور کہتے تھے اَنَا اِبْنُ سَاقِ الحجیج یعنی مین حاجیون کے پانی پلانے والے کا بیٹا ہون۔ بنی ہاشم کو یہی خدمت تھی جو عزت کے طریقہ سے اُن کو حاصل تھی اور حضرت سید الشہدا کی مراد اس جملہ سے خواجہ عبد المطلب تھے کہ سقایت حرم محترم اُن کے حوالہ تھی حیف حیف حیف حسینؑ ابن علی شہید دشت کربلا علیہ السلام اسی خاندان کے دُرِ شاہوار تھے جو کربلا مین مع اعوان وانصار بے آب ودانہ شہید ہوئے ؎

آزردہ رفت از تو لبِ تشنۂ حسین　　　اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیر اُس کے گلے پر مارا کہ زبان اُس کی ہانپتے ہوئے کُتے کی طرح باہر نکل آئی بعد اُس کے مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا عاصم بن ثابت بن ابی افلح رضی اللہ عنہ نے اُس کو تیر مارا وہ ہلاک ہوا پھر حارث بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا اُس کو بھی عاصم نے زخم تیر سے فی النار والسقر کیا پھر کلاب بن طلحہ نے علم لیا اُس کو زبیر بن عوام نے قتل کیا رضی اللہ عنہ پھر جلاس بن طلحہ بجائے اُس کے علم بردار تھا طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کیا پھر ارطاط بن شرحبیل علم بردار ہوا اُس کو علی مرتضیٰ شیر خدا نے مارا پھر شریح بن فارض علم بردار ہوا راوی کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ اسے کس نے مارا پھر بنی عبد الدار کے غلامون مین سے صواب نام ایک غلام نے علم اُٹھایا اُس کو قزمان نے مارا اور یہی قول صحیح ہے

حال قزمان منافق کا واقدیؒ کہتے ہین کہ قزمان منافقون مین سے تھا

اور لشکر اسلام سے تخلف کر کے مدینہ مین رہ گیا تھا اُسے عورتون نے طعنہ دیا کہ سب مرد تو لڑائی مین گئے ہین اور تو عورتون کی طرح گھر مین بیٹھا ہے وہ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا اور سلاح جنگ سے آراستہ ہوکر کوہ اُحُد کی طرف چلا اُس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صفین برابر فرما رہے تھے لشکر اسلام مین جاکر شامل ہوا اور صفِ اوّل مین جاکر کھڑا ہوا اور پہلے اُسی نے اعدا کی طرف تیر چلایا اور اتنا لڑا کہ سات مشرکون کو قتل کیا پھر جب بہت زخمی ہوکر گرا اور قریب بمرگ تھا تو قتادہ اُسکی طرف سے ہوکر گذرے اور اُس سے کہا یا اباعیلان خوشگوار ہو تجھے شربت شہادت اُس نے کہا مین نے اس لئے جنگ نہین کی بلکہ سبب اس کا یہ تھا کہ قریش میرے نخلستان کے پتون کو پائمال نہ کرین اور چونکہ اُس کے زخم اُسے بہت تکلیف دے رہے تھے اُن سے تنگ آکر خود اپنی تلوار سے خودکشی کی۔ مروی ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کو یاد فرماتے تھے ارشاد کرتے تھے قزمان اہلِ دوزخ سے ہے کذافی روضۃ الاحباب ۔ جب قریش کے علم بردار کی قوم تمام ہوچکی اور بنی عبدالدار سے کوئی باقی نہ رہا کہ علم برداری کرے اُس وقت رایتِ کفار نگونسار ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد ان کے جب کوئی مرد نہ رہا تو عمرہ بنت عقلمہ حارثیہ کفار کی علم بردار ہوئی اور پھر کفار پر ہزیمت پڑی اور اُس روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک تلوار اپنے دست مبارک مین لی اور فرمایا کہ کون ہے جو اس کا حق ادا کرے اور اس تلوار کو مجھ سے لے آپ کے یارون مین سے ایک جماعت نے چاہا کہ اُس کو لین آپ نے اُن کو وہ تلوار عنایت نہ فرمائی ابودجانہ انصاری نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس کا حق کیا ہے حضور نے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ اس کو دشمنون پر چلاوے یہان تک کہ اُن کو ہلاک کرے ابودجانہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ

میرے مان باپ آپ پر قربان مین لیتا ہون آپ نے وہ تلوار اُن کو حوالہ کی۔ پھر
ابودجانہ جس غول پر حملہ کرتے تھے اُس کو پریشان کر دیتے تھے۔ القصّہ سب
مسلمانون نے یکبارگی فوجِ کفار پر حملہ کر دیا اور تلوارین مارنی شروع کین اور اُن کو
اُن کی جگہ سے ہٹادیا اور دور تک بھگا کرلے گئے آخر کو تعاقب چھوڑکر مسلمان
لوٹ مین مصروف ہو گئے خالد بن ولید نے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ شگاف
درۂ کوہِ عینین سے لشکر اسلام کی پشت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لشکر اسلام کے
تیرانداز جو وہان متعین تھے اُس جماعت نے کفار نگونسار کی جماعت کے حملہ کو
واپس کر دیا اور یہ حملے چند مرتبہ کئے گئے اور واپس ہوتے گئے فوج کفار گھات مین
لگی رہی جب ان تیراندازان اسلام نے دیکھا کہ یہ حملہ روک دیا گیا ہے اب وہ ادھر کا
قصد نہ کرین گے تو ان لوگون کو بھی مال لوٹنے کا شوق پیدا ہوا اور کہا کہ اب
یہان پر توقف ہمارا بےسود ہے ہم بھی لوٹ مین شریک ہون عبداللہ بن جبیر نے جو
ان کے امیر تھے ان کو بہت روکا اور سمجھایا کہ ہرگز یہان سے جنبش نہ کرنا حضور کا
حکم نہین ہے اور حضرت کا ارشاد اُن کو یاد دلایا مگر امر تقدیری ٹل نہین سکتا کسی نے
اُن کا کہنا نہ مانا اور کہا کہ حضرت صلعم کی یہ مراد نہ تھی جو تم کہتے ہو سب وہان سے چلے آئے
مگر دس آدمیون سے کم وہان رہ گئے جب خالد بن ولید نے میدان خالی پایا تو عکرمہ
اور اُن کے رفقا کو اپنے ساتھ لیکر حملہ کر دیا وہ سب شہید ہو گئے اب وہ مسلمانون کے
پیچھے اچانک پہونچ گئے صفین درہم برہم ہو گئین اور بےخبری کی حالت مین
مسلمانون کا قتل شروع ہو گیا اسی عرصہ مین ہوائے مخالف یعنی باد دبور جسے پچھوا
کہتے ہین زور سے چلنے لگی اور اس سے پہلے باد صبا چلتی تھی یعنی پورب کی طرف کی
ہوا۔ یہ پریشانی لشکر اسلام مین حضرت صلعم کی نافرمانی کے سبب سے واقع ہوئی۔
روایت ہے کہ چودہ ۱۴ صحابی سات ۷ مہاجرین مین سے اور سات ۷ انصار مین سے

حضور پرنورؐ کے ہمراہ تھے مہاجرین مین سے ابوبکر صدیقؓ اور علی مرتضےٰؓ اور عبدالرحمن
بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہؓ بن عبیداللہ اور ابوعبیدہؓ بن الجراح
اور زبیرؓ بن العوام۔ اور انصار مین سے حبابؓ بن المنذر اور ابودجانہؓ اور عاصمؓ بن
ثابت اور سہلؓ بن حنیف اور اسیدؓ بن حضیر اور سعدؓ بن معاذ اور حارثؓ بن الصمۃ
کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ بھی اُن مین سے تھے رضی اللہ عنہم آٹھ نے اُن مین سے اُسی
دن حضورؐ پرنور کے دست مبارک پر مرنے کی بیعت کی یعنی جب تک مر نہ جائین
جنگ سے ہاتھ نہ روکین اللہ تعالیٰ شانہ کی عنایت سے یہ آٹھون اُس دن محفوظ
رہے وہ آٹھون بزرگ یہ ہین علی علیہ السلام طلحہ زبیر ابودجانہ حارث حباب
عاصم سہل اور تیس آدمی آگے آگے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے جنگ کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے وَجْهِي دُوْنَ وَجْهِكَ وَنَفْسِي
دُوْنَ نَفْسِكَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ غَيْرَ مُوَدَّعٍ یعنی میری ذات آپ کی ذات
مبارک کی اوٹ ہے اور میری جان آپ کی جان اقدس کی اوٹ ہے اور آپ پر
سلام در انحالیکہ یہ سلام رخصت کا نہین۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ
جب کفار نے مسلمانون پر غلبہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
میری نظر سے غایب ہوگئے مین نے آپ کو شہیدون مین تلاش کیا نہ پایا مین نے
اپنے دل مین کہا کہ وہ ذات مقدس تو ایسی نہین ہے کہ میدان جنگ سے کنارہ
فرما جاے اور شہیدون مین بھی نہین ہین گمان میرا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ہمپر
غصہ کیا ہمارے اعمال کے سبب سے اپنے رسولؐ کو آسمان پر اُٹھا لیا اب یہی
بہتر ہے کہ مقاتلہ کرون اور مارا جاؤن تلوار نکالکر کفار پر حملہ کیا یہان تک کہ وہ
سب منتشر ہوگئے۔ پھر مین نے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اُس جگہ جلوہ فرما ہین اور مین سمجھا کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اپنے فرشتون کے ذریعہ سے

آپ کی محافظت فرمائی۔ معارج النبوت مین ہے کہ جس وقت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے بحکم حضور پرنور[ص] کفار سے مقابلہ کیا اور اُس جماعت کو منتشر کر دیا تو اُس وقت ابو دجانہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما آپ کے سر مبارک پر ننگی تلوارون کا سایہ کئے ہوے تھے۔

فائدہ اُس وقت یہ جنگ بے قاعدہ طریقہ سے ہو رہی تھی اور جو بڑے بڑے بہادر اصحاب تھے وہ کفارون کو پھیلے ہوئے میدان مین روکے ہوئے تھے اور اندازاً جیسا کہ اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تیس[۳۰] آدمی تو حضرت کے آگے آگے تھے اور جنگ کر رہے تھے اور چودہ[۱۴] آدمی انصار و مہاجرین مین سے تھے جو آپ کو گھیرے ہوئے تھے حضرت **حمزہ** رضی اللہ عنہ ایک طرف لڑ رہے تھے اور حضرت **عمر ابن خطاب** رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ اُس مقام کو روکے ہوے تھے جس درۂ کوہ سے کفار کی فوج ادھر نکل آئی تھی اور آ رہی تھی۔ آپ نے اُن کو وہان سے ہٹایا **فقیر محمد[ص] اکبر** عرض کرتا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ صحابی بھاگے۔ کتابین موجود ہین ہماری نظر سے تو یہ معرکہ نہین گذرا کہ رسول[ص] اللہ کو چھوڑ کر صحابہ[رض] مین سے کسی کا قدم پیچھے ہٹا ہو یا میدان چھوڑ کر مدینہ کو چلے گئے ہون یا کسی مسلمان نے کسی صحابی کو بھاگتے ہوے دیکھا ہو جن کو شہادت زندگی سے زیادہ عزیز ہو وہ میدان سے قدم پیچھے ہٹا سکتے ہین۔ ہرگز نہین واقعہ یہ ہوا کہ جب درۂ کوہ کی متعین فوج اپنی فتح ملاحظہ کر کے مال غنیمت جمع کرنے کو اپنے امیر کے حکم کے خلاف میدان جنگ مین آ گئی (یہ الزام بے شک اُن پر ہے کہ اپنے امیر کی نافرمانی کی) تو خالد بن ولید اُن معدودۂ چند آدمیون کو مع اُن کے امیر کے قتل کر کے پشت کی طرف سے اُس فتحمند فوج پر جو بالکل بے خبری کی حالت مین اپنے اپنے کام مین مشغول تھے آ پڑے بے شک اس ناگہانی واقعہ مین کچھ صحابہ شہید ہوئے

پھر وہ لوگ جہان جہان تھے وہین اپنی حفاظت اور دشمن کے دفع کرنے مین مشغول
ہوگئے اور اچھی طرح دادِ شجاعت و مردانگی دی اور برابر لڑتے رہے جب بعض منافقین
نے اپنی اپنی آوازین بدلکر پکارنا شروع کیا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
قتل ہوئے تو بے شک صحابہ کو اِس آواز کے سننے سے بڑا انتشار ہوا
اور ضرور انتشار ہونا تھا۔ کیونکر نہ ہوتا صحابہ اور جملہ مسلمانون کے واسطے
تو حاصل کارخانہ قدرت آپ ہی کی ذات مبارک تھی کیونکر وہ گھبرانہ جاتے اور
حضورؐ پر نور کا یہ واقعہ ہوا کہ پورے میدان کی کیفیت اُس وقت وہان سے نظر
نہ آتی تھی آپ اُس کا معائنہ فرمانے کو ایک ٹیکرے پر چڑھ گئے جب آپ کو کفار نے
بلندی پر ملاحظہ کیا تو ابن قمیہ بدبخت نے آپ کی طرف پتھر مارنے شروع کئے رخسارہ
پرانوار آپ کے زخمی اور خون آلود ہوئے اور حلقے خود کے آپ کے سرِ مبارک مین
گھُس گئے اور جبین روشن آپ کی مجروح ہوئی اور پیشانی سے خون بہکر ریش مبارک
تک آیا آپ اپنی چادر مبارک سے اُسے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے کیونکر فلاح پائیگی
وہ قوم جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا معاملہ کیا حالانکہ وہ اُن کو خدا کی طرف
بُلاتا ہے پھر حضورؐ پر نور رحمۃ للعالمین نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھد قومی انھم
لایعلمون یعنی اے اللہ ہدایت فرما میری قوم کو تحقیق کہ یہ مجھے نہین جانتے۔
اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کو پتھر مارا لب زیرین آپ کا زخمی ہوا اور دندان رباعی
نیچے کے سیدھے رخسار کی طرف کے شہید ہوئے۔ اور عبد اللہ بن شہاب نے آپ کی
کُہنی پر پتھر مارے کُہنی حضور پر نور کی مجروح ہوئی یہ حملے حضور پر دور دور سے ہورہے
تھے جس بلندی پر حضور پر نور کھڑے تھے کفار نے مخفی طریقے سے وہان کئی گڑھے
زمین مین کھودکر خس پوش کر دئے تھے اور چونکہ دو زرہین اوس روز حضور پہنے
ہوئے تھے اُن کا بوجھ زیادہ ہوگیا تھا ناگہان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کسی سبب سے داہنے یا بائین طرف ہٹے تو پاے مبارک اُس خس پوش گڑھے مین آگیا آپ نے اُس گڑھے کی طرف میلان فرمایا بس اتنی ہی دیر آپ لوگون کی نگاہون سے غائب ہوئے تھے کہ کفار نے خبر اُڑا دی کہ آپ شہید ہو گئے۔ چودہ[۱۴] جان نثار صحابی انصار اور مہاجرین سے وہان موجود تھے فوراً طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ گڑھے مین اُتر پڑے اور آپ کو بغل مین لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی معاونت سے باہر یعنی اُس گڑھے کے اوپر لائے اُس روز حضرت طلحہ کی معراج کا دن تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُنکی پشت مبارک پر قدم رکھکر بمعاونت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ گڑھے کے اوپر آئے حضرت ؐ نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ شانہ کی شان مین یہ حدیث فرمائی **حدیث حضرت طلحہ کی شان مین** مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرُ اِلیٰ رَجُلٍ یَمْشِیْ فِی الدُّنْیَا وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرُ اِلیٰ طَلْحَۃَ بن عبید اللّٰہ **ترجمہ حدیث شریف** جو شخص کہ چاہتا ہو کہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے کہ وہ دنیا مین چلتا پھرتا ہو اور اہل جنّت ہو تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے جب آپ گڑھے مین گرے ہین تو مردود ابن قمیہ نے آواز دی کہ مین نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کیا یہی آواز کفار قریش کے کانون تک پہونچی اور جو مسلمان کہ جابجا اپنی حفاظت مین جنگ کر رہے تھے وہ اُسی آواز کی طرف دوڑے اسی کو کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کے قدم اُٹھ گئے جب تحقیق ہو گیا مسلمانون کو کہ یہ خبر غلط ہے پھر کفار نگونسار کی طرف پلٹ پڑے اور جنگ کرنے لگے مگر یہ خبر مدینہ طیبہ تک پہونچی اس خبر ناخوش کو سُنکر چودہ[۱۴] عورتین اہل بیت نبوت مین سے مدینہ سے نکلین اور دوڑتی ہوئی جنگ گاہ مین پہونچین ازانجملہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پانچون اشقیا کے حق مین بد دعا کی جن لوگون نے حضرت پر یورش کی تھی

یہ سال اُن پر تمام نہ ہوا کہ سب کے سب فی النار و السقر ہوئے۔ جن لوگون نے یہ خبر مدینہ مین پہونچائی تھی اُن مین سے اکثر منافقین تھے۔ اور جو لوگ اپنی کسی ضرورت سے مدینہ مین رہ گئے وہ بھی یہ خبر ناخوش سُنکر فوراً جنگ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ الغرض جب عبد اللہ بن حمید اسدی نے سنا کہ حضور پرنور زخمی ہوئے تو وہ مردود اپنا گھوڑا میدان مین دوڑاتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو مجھے بتاؤ کہ مین اُن کو قتل کرون یا خود مارا جاؤن ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اُس کا راستہ روکا اور ایک وار تلوار کا مار کر اُسے فی النار و السقر کیا حضورؐ نے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی شان مین فرمایا اَللّٰهُمَّ اَرْضِ عَنْ اَبِیْ خَرَشَةَ كَمَا اَنَا عَنْهُ رَاضٍ اے اللہ راضی ہو ابی خرشہ سے جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون اور ابن قمیہ علیہ اللعنہ جب کفار فجار مکہ کی طرف لوٹے ہین تو یہ اُنہین دنون مین ایک پہاڑ پر سوتا تھا اللہ تعالیٰ شانہ کی ایسی مرضی ہوئی کہ ایک مینڈھے نے آکر اُس کے پیٹ پر ٹکر ماری کہ اُس کے سینگ اُس بدبخت کے حلق سے باہر نکل آئے اور وہ ہلاک ہوگیا اور اُبی ابن خلف گھوڑے پر سوار باراد قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے قریب آیا دیوانہ وار ہزلیات بکتا ہوا آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حربہ لیکر اُسے مارا وہ مردود اپنے گھوڑے کی باگ پھیر کر بھاگا اور چیخین مارتا تھا اور فریاد کرتا تھا قوم نے کہا کہ او نامعقول نامرد یہ تیرا زخم ایسا کاری نہین ہے جس سے تو اتنی ہائے پکار کر رہا ہے اُس نے کہا کہ تم نہین جانتے یہ زخم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے ہاتھ کا ہے قسم ہے لات و عزیٰ کی یہ زخم مین اکیلا رکھتا ہون اگر تمام اہل ذی المجاز کو پہونچتا تو یکبارگی مرجاتے مین اس زخم سے ہرگز زندہ نہ رہونگا اس لئے کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہا تھا کہ تیرا قاتل مین ہون پس وہ کافر اُحد سے لوٹنے کے وقت واصل بجہنم ہوا

اور بعض ان مین سے اسی جنگ مین مارے گئے غرض کہ یہ سال اُن پانچون پر تمام نہ ہوا کہ سب فی النار والسقر ہوئے۔

واقعہ دردناک شہادت حضرت سید الشہداء حمزا شیر غزاے اسلام رضی اللہ عنہ

مولنٰا کا فلسفہ رحمۃ اللہ علیہ

رحمتِ حق بہا نمی جوید
رحمتِ حق بہانہ می جوید

اسلام کوئی ہاتھ دو ہاتھ کے عرض وطول کا چھوٹا سا گھڑا تو ہے نہین کہ اس سے ذراسی بھی نجاست پاک نہین ہوسکتی یہ تو اس عالم مین جتنے دریا اور سمندر ہین سب سے بڑا دریا ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہر دریا اور ہر سمندر نجاست ظاہری کو پاک کرتا ہے بدن کسی نجاست سے آلودہ ہوگا دریا مین جاکر غوطہ لگا یئے پاک ہوگیا نجس کپڑے دھوبی کو دیجئے پاک کرلائیگا دل کی اور کفر کی نجاست کو دو کرور سمندر تک بھی پاک نہین کرسکتے جس کا فرنے جس بڑے سے بڑے سمندر مین غوطہ لگایا جب تک وہ سمندر کے اندر ہے اُس وقت بھی ناپاک ہے اور جب باہر سر نکالا جب بھی ناپاک افسوس اُن کوتہ نظر اور کوتہ اندیش لوگون پر کہ اللہ کی رحمت یعنی دریاے اسلام کو اُس حوض سے بھی جو دہ در دہ ہے تنگ کیا چاہتے ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مولاناے رومی کا فلسفہ تو پڑھ لیا ہوگا اب حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا فلسفہ بھی پڑھ لیجئے۔

اگر در دہر یک صلائے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ تو اقرار اُلوہیت ہے جس زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا وہ زبان پاک ہوگئی یہ جملہ بھی بے نقط ہے اور کہا جاتا ہے نقاط حروف کے زیور ہین مگر دیکھئے کہ یہ جملہ بے نقط ہی خوبصورت معلوم ہو رہا ہے اس نے زبان کی شست وشو کردی اب بندے کی زبان اس قابل ہوئی کہ وہ تصدیق رسالت کے ذریعہ سے بندے کی نجاست دل کو دھوئے اور وہ جملہ جو جملۂ کائنات کا وسیلۂ نجات ہے یہ ہے محمدؐ رسول اللہ اور یہ بھی نقطون کی زینت اور آرائش سے پاک خود ہی خوبصورت ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہمارے بعض برادران مہربان کہ جن کے دل محبت اہل بیت سے معمور ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین تو وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ سے نفرت ہے + ہم بھی اُن کے نام سے اُس وقت تک متنفر رہے جب تک وہ ایمان نہین لائے تھے جب وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے اُن کے گناہ کا بار اُن کے سر سے اُتر گیا اور یہ کہین ثابت نہین ہے کہ حضور پرنور اُن کی طرف سے مُنہ پھیر لیتے تھے جب اللہ نے اُن کو پاک کر دیا تو پھر اُن کے پاک ہونے مین کیا کمی اسلام مین شک وشبہ کو دخل نہین ہے اسلام کے بعد کسی مومن کو اُس کی کفر کی باتون پر مواخذہ کرنے کا حکم نہین دیکھو یہ آیت قرآنی ہے اور سورۂ حُجرات چھبیسوین ۲۶ پارے مین موجود ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

حاصل مضمون یہ ہے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اُن کے کفر کی باتین یاد دلا کر رنجیدہ نہ کرو اب وہ اُس جرم سے پاک ہو گئے۔

میرے پیارے عزیز و اللہ تعالیٰ شانہ تم کو گناہون سے بچائے اللھم آمین میری عرض سنو اور سمجھو تم تیرہ سو سال گذشتہ کا فیصلہ اب کرنے بیٹھے ہو حالانکہ باخودہا مین فیصلہ ہو چکا ہے اور قرآن پاک نے عام فیصلہ کر دیا ہے کہ اہل کفر کے اُن افعال و اقوال پر جو اسلام کے خلاف مین اُن سے سرزد ہوئے کوئی مواخذہ نہین ہے جب وہ ایمان لائے وہ کیسی ہی دردناک تکلیفین کیون نہ ہون تمہاری اور ہماری خیریت اسی مین ہے کہ جو اصول مذہب طریقت و شریعت موافق اجتہاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ پیران طریقت سے پہونچی ہین اُن کو خوب مستحکم طریقہ سے ہم پکڑے رہین اور اپنی رائے کو دخل نہ دین اب زمانہ اجتہاد باقی نہ رہا اسلامی درسگاہون کے دروازون مین قفل پڑ گئے استاذہ علم دین کبریت احمر سے بہت زیادہ معدوم ہین اور جو حضرات اس وقت مجتہد بنے بیٹھے ہین وہ بزرگ ذات اپنے ہی گھر کی چار دیواری کے اندر کے مجتہد ہین ہم تو فقیرون کے کفش بردار ہین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی لکیر کے فقیر ہین اور تا زندگی رہین گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

الغرض تھوڑی سی دیر تک تو مسلمانون کا یہ حال رہا کہ اُن کو سوائے قتال کے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا باخودہا مسلمان آپس مین ایک دوسرے کے ہاتھ سے زخمی ہو گئے اور جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بنظر حفاظت حلقہ زن تھے جیسے ماہ شب چہار دہم پر نجوم درخشان باواز بلند پکار رہے تھے وجھی لوجہک الوفاء ونفسی لنفسک الفداء وہ سب شہید ہوئے آخر کار اُن مین سے کافرون نے زیاد ابن السکن کو شہید کیا اور چاہا کہ اُن کا سر کاٹ لین مگر اصحاب رضؓ

اُن کی لاش کو اُٹھا لائے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدمون مین ڈال دی اُن مین کچھ جان اُس وقت باقی تھی اُن کی روح مبارک میری زبان سے یہ شعر پڑھتی ہوئی باغ جنان کو سدھاری ؎

سر در رہِ عشق تو فدا شد چہ بجا شد　　این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد

یہ سخت واقعہ لشکر اسلام پر دو آدمیون کے سبب سے وقوع مین آیا ایک تو حضرت خالد بن الولید دوسرے عکرمہ ابن ابی جہل مگر جب وہ اسلام لائے تو کچھ بازپرس اس واقعہ کی اُن کے ذمہ باقی نہ رہی اب اُن کے نامون کے آگے پیچھے حضرت بھی ہے اور رضی اللہ عنہ بھی ہے پھر اور دوسرے صحابی ان دونون خطابات عزت سے کیون محروم رکھے جاتے ہین اور حضرت امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ کا اُس روز یہ حال تھا کہ آپ کے دونون ہاتھون مین تلوارین تھین اور آپ دونون ہاتھون سے قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ آپ وحشی کے ہاتھ سے شہید ہوے اس کا مفصل حال آگے صفحے مین درج ہوگا۔ مصعب ابن عمیر علمدار اسلام ابن قمیہ کے ہاتھ سے شہید ہوے اُسی وقت لشکر اسلام کا علم ایک فرشتے نے مصعب کی صورت مین متمثل ہو کر فوراً اُٹھا لیا اُسے زمین پر گرنے نہ دیا اور آخر روز تک جب تک جنگ قائم رہی وہ علم اُس کے ہاتھ مین رہا جب لڑائی بند ہوئی تو وہ فرشتہ نشان لئے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدم یا مصعب اُس نے عرض کیا کہ مین مصعب نہین ہون تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتہ ہے پھر وہ نظر سے غائب ہوگیا اور لوگون کو معلوم ہوا کہ مصعب شہید ہوئے **ماجرائے شہادت مصعب علمبردار اسلام** رضی اللہ عنہ مصعب علم مہاجرین لئے ہوئے کفار سے جنگ کر رہے تھے کہ ناگاہ

ابن قمیہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا اور اوسنے تلوار مصعب کے سیدہے ہاتھہ پر ماری کہ
ہاتھہ کٹ گیا تو مصعب نے علم کو بائین ہاتھہ مین لیا اور فرمانے لگے وما محمد الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل تو ابن قمیہ بدبخت نے وہ ہاتھہ بہی قطع کیا تو مصعب نے دونون
بازوؤن سے علم اوٹھایا اور یہی آیت اونکی زبان پر تہی حالانکہ اوسوقت تک نازل نہوئی
تہی بعد اوسکے ابن قمیہ بدبخت نے نیزہ مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے اور فرشتے نے وہ
علم قبل گرنیکے ان سے لے لیا اور بعض مورخین نے لکہا ہے کہ ابو الروم ابن عمیر نے
وہ علم ان سے لے لیا تہا یہہ روایت ضعیف ہے حقیقت حال یہہ ہے کہ اللہ جل
شانہ کو منظور نہوا کہ علم بردار اسلام کی شہادت سے کوئی واقف ہو اسلئے کہ اگر یہہ خبر
معلوم ہوجاتی تو لشکر مین انتشار ہوجاتا لہذا پروردگار تعالی شانہ نے فرشتہ بہیجا یہہ
ممکن تہا کہ ایک فرشتہ تمام لشکر کفار کو قتل کر ڈالتا مگر اللہ تعالے شانہ نے عالم مین جہان
جہان جو انتظام رکہا ہے وہان اوسی طریقہ سے کارروائی ہوا کرتی ہے الغرض اس
جنگ مین بہت مشرک مارے گئے اور غازیان اسلام بہی جنگ بدر کی نسبت زیادہ شہید
ہوئے اس معرکہ مین پانچ یا چہہ کافرون نے عہد کیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو قتل کرینگے ایک[۱] بدبخت عبد اللہ ابن شہاب زہری دوسرا[۲] عتبہ ابن ابی
وقاص زہری تیسرا[۳] عبد اللہ ابن ابی وقاص زہری اور بعض اسکی جگہہ عبد اللہ ابن
حمید اسدی کو لکہتے ہین جیسا کہ ہم اوپر لکہہ چکے ہین مگر یہہ شخص ابو دجانہ صحابی کے
ہاتھہ سے مارا گیا چوتہا[۴] عبد اللہ ابن قمیہ پانچوان[۵] ابی ابن خلف جمحی چہٹوان[۶] عبد اللہ
ابن حمید اسدی چنانچہ ابن قمیہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پتہر
مارے کہ حلقہاے خود رخسارہ مبارک مین چہبہ گئے اور پیشانی نورانی مجروح ہوئی
یہہ واقعہ اوپر گذر چکا ہے جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زرہ
کے بوجہہ سے گرے تو زانوے مبارک چہل گئے طلحہ ابن عبید اللہ نے آپکو بغل مین

لے لیا اور اپنے ہاتھہ کو حضرت کی سپر کر دیا قمیہ بدبخت نے اوسی ہاتھہ پر تلوار ین
مارین جس سے حضرت طلحہ کا ہاتھہ شل ہو گیا اور زخمونکی شدت سے آپ زمین پر گر پڑے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پانی لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پیا
اور کہا کہ طلحہ کے پاس لیجاؤ حضرت صدیق اکبر فرماتے ہین کہ طلحہ بے ہوش تھے اور خون
جاری تہا مینے پانی چہرکا تو ہوش مین آئے اونسے اول یہی پوچہا کہ رسول اللہ کا کیا
حال ہے مین نے کہا کہ آپ بخیریت ہین مجھے تیرے پاس بہیجا ہے طلحہ نے کہا الحمد اللہ
اب جو مصیبت ہوگی سب آسان ہے۔

روایت ہے کہ ابن قمیہ نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر تلوار ماری
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گڈہے مین گرے تو اوس مردود نے پکار دیا
کہ مین نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کیا یہی خبر منافقین نے مدینہ مین
پہونچائی جب یہ خبر مدینہ مین پہونچی تو انس ابن النضر عم انس ابن مالک رضی اللہ عنہ
تلوار کہینچکر لشکر کفار پر دوڑے اور سعد ابن وقاص کہنے لگے کہ واللہ احد کی طرف سے
بوئے بہشت آتی ہے اور یہ کہتے ہوئے بجلی کیطرح لشکر کفار پر جا گرے اور خوب مقابلہ
کیا آخرکار شہید ہوے اور اتنے زخم کہاے کہ اونکا لاشہ شہیدونمین پہچان نہ پڑتا
تہا اونکی بہن نے ایک تل کے سبب سے جو اونکی ہاتھہ کی اونگلی مین تہا پہچانا۔

روایت ہے کہ اسّی زخمون سے کچھ زیادہ تیر و شمشیر و نیزونکے انس ابن النضر کے
لگے تھے۔ **روایت** ہے کہ عبداللہ ابن حمید اسدی کافر حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو زخمی سنکر کہنے لگا اگر کوئی مجھکو آپ کا نشان دے تو فوراً حضرت
کو جاکر قتل کر ڈالون یا خود مارا جاؤن کسی مشرک نے دور سے بتلا دیا وہ مردود حضور
پرنور کا قصد کر کے چلا ابو دجانہ انصاری نے اوسکو راستہ ہی مین فی النار کر دیا۔

روایت ہے کہ ابن قمیۂ بدبخت نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

پر تلوار کا وار کیا تو از راہ تکبر بولا خذ ہا و انا ابن قمیہ آپ نے اوسکے واسطے دعاے بد کی اور اوسی سال وہ مینڈہے کی ٹکر سے مرگیا اور پیٹ اوسکا پہٹ گیا۔

از تفریح الاذکیا حضرت حمزہ سید الشہدا کی شہادت رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ کا قصہ پڑہکے روئین اہل دل درد آگین ہے حکایت خون چکان افسانہ ہے

اسمین ذرا بہی شک نہین کہ آپ بہادران عرب کی جان تہے اکثر یہ بات سننے مین آئی ہے کہ جو آدمی اعلیٰ درجہ کا بہادر ہوتا ہے وہ بہت کم درجہ آدمی کے ہاتہہ سے شہید ہوتا ہے حضرت سید الشہدا کا قاتل ایک حبشی غلام تہا جسکا نام وحشی ہے مگر فتح مکہ کے بعد اسلام لایا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل بہی ایک مجوسی غلام تہا اور حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل خود آپ ہی کا غلام تہا جسکا نام عبد الرحمن ابن ملجم تہا حضرت سیدنا حسین علیہ السّلام کا قاتل وہ بہی ایک ناکس ترین اقوام سے تہا لعنۃ اللہ علیہم الغرض قصۂ شہادت حمزہ یہہ ہے کہ وحشی واسطے انتقام طعیمہ بن عدی کے اُحُد کو بہیجا گیا تہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرے یہہ راستہ مین ہند بنت عتبہ سے ملا اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا یہہ ارادہ ہے وہ بہی اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے خیال مین تہی یعنی عتبہ کے جو بدر کی لڑائی مین حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا تہا اوسنے بہی وحشی کو اُمیدوار انعام کیا۔ وحشی کا بیان ہے کہ مینے حضرت حمزہ کو میدان جنگ مین دیکہا کہ شیر درندہ کیطرح کافرونکی صف مین گہسے ہوے جنگ کر رہے ہین اور کفار ادہر اودہر بہاگتے پہرتے ہین ناگاہ سباع بن عبد العزی خذاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اوسکے سامنے آے اور فرمایا اے اُمّ انمار کے بیٹے کہ قطعہ کرنے والی لبطور کی ہے (یعنی اُمّ انمار ختانہ تہی لڑکیون کا ختنہ کیا کرتی تہی) تو لڑتا ہے اللہ اور اللہ کے رسُول سے اور آن واحد مین اوسے قتل کیا وحشی کا بیان ہے کہ مین ایک پتہر کی آڑ مین پوشیدہ تہا جب حمزہ میرے قریب آے اور وہ مجہسے غافل تہے یعنی اونکو خبر نتہی مینے اپنے حربہ کو یعنی برچہی کو اونکی طرف چلایا میرا وار اونکی ناف کے نیچے لگا اور پار ہو گیا حمزہ نے مجہپر حملہ کیا مین نے بہاگ کر اپنی جان بچائی اور حمزہ راہ مین گر پڑے اور ایک جماعت اونکے یارون مین سے اونکے پاس آئی اور اونکو پکارا کہ اے ابو عمارہ مگر آپ نے کچہہ جواب ندیا مینے جان لیا کہ آپ آخر ہو گئے پہر مینے وہین پتہر کی آڑ مین کچہہ دیر تک تامل کیا یہانتک کہ لوگ اونکے پاس سے ہٹ گئے پہر مین اونکے پاس گیا اور اپنا حربہ لکالا پہر اونکے دشمن اونکے پاس آگئے اور اونکا شکم مبارک چاک کرکے دل لکالا اور نعش مبارک کے ٹکڑے کرڈالے انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون

قصہ شہادت حنظلہ رضی اللہ عنہ

حنظلہ رضی اللہ عنہ مدینہ مین تہے اور اوسی روز اونکی شادی ہوئی تہی غسل کر رہے تہے ایک طرف کا سر دہویا تہا کہ خبر شکست اسلام سُنی اوسی طرح اوٹہے اور ہتہیار لیکر روانہ میدان جنگ ہوئے لڑے اور خوب لڑے اور اللہ کی راہ مین شہید ہو گئے پہر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ علیہم السلام اونکو غسل دے رہے ہین اسیوجہہ سے اونکو غُسِیلُ الملایکہ کہتے ہین مواہب لدنیہ مین ہے کہ اسی مقام سے بعض فقہا مثل حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے استنباط کیا ہے کہ شہید اگر جنب کی کی حالت مین ہو تو غسل دیا جاے ۔ اور تیر اندازان کفار کے مقابلہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کو مقرر کیا اور کہا

یا سعد اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یعنی اے سعد تیر چلا میرے ماں باپ تجھپر فدا ہوں۔ اسطرح
جب طلحہ رضی اللہ عنہ سے بہادری و جرات ظاہر ہوئی کہ ایک کافر نے تیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم پر چلایا اور تیر اوسکا خطا نکرتا تھا تو حضرت طلحہ نے اپنے ہاتھہ کو آپکے سامنے
کردیا اونکی چھوٹی اونگلی مین لگا وہ اُنگلی بیکار ہوگئی اونکے واسطے بھی ایسا ہی کلمہ ارشاد فرمایا
تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آپ کا چہرہ مبارک
مجروح ہوا ہے اور حلقے خود کے سر یا رخسارۂ مبارک مین گھس گئے تو مین جلد آپ کیطرف
دوڑا مینے دیکھا کہ ایک مرد بہت تیز رفتاری سے اسطرف آرہا ہے گویا کہ اوڑتا ہے مین نے
اپنے دل مین کہا کہ خدایا یہہ طلحہ ہو تو ہم دونون ملکر یہہ حلقے نکالین جب وہ نزدیک آیا تو
معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ ہین پس اونہنے مبادرت کی اور کہا اے ابو بکر قسم دیتا ہون مین تجھے
اللہ کی ٹھہر جا تاکہ مین حلقے حضرت کے رخسارۂ روشن سے نکالون مینے کہا اچھا نکال ابو عبیدہ
نے اپنے دانت سے پکڑکر ایک حلقہ کھینچ لیا اور اونکا دانت بھی ٹوٹ گیا اور دوسرا حلقہ
دوسرے دانت سے پکڑ کر نکالا وہ بھی دانت گر پڑا اسلئے اونکو عرب اَھْتَم کہتے تھے عرب
کے محاورہ مین جسکے اگلے دانت ٹوٹے ہون وہ اہتم کہلاتا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جب حلقے آپکے رخسارۂ روشن سے نکال لئے تو خون بہنے لگا تو
میرا باپ مالک بن سنان اپنے منہ کو رخسارۂ تابان پر رکھ خون چوستا تھا اور پی جاتا تھا
مگر لوگون نے اسمین کلام کیا آپ نے فرمایا کہ میرا خون اسکے خون مین ملگیا جس مین میرا
خون ملا ہوا ہے وہ مالک بن سنان ہے اور جسکے خون مین میرا خون ملا ہے اوسپر آتش
دوزخ کا اثر نہوگا۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس گڑھے سے باہر
تشریف لائے سب نے جانا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زندہ ہین پھر
وہ لوگ جو دور دور جنگ کررہے تھے وہ بھی حاضر ہوئے پھر آپ مع جماعت صحابہ کے
متوجہ شعب اُحُد کے ہوئے پس اسی عرصہ مین جو میدان جنگ خالی پایا وہ عورتین جنکے

عزیز واقارب جنگ بدر مین صحابہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ سے قتل ہوے تھے اپنا اپنا بدلہ لینے آپہونچین حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا شکم مبارک چاک کرکے دلِ روشن نکالا اور دانتون سے چبا کر پھینکدیا جتنے مصائب شہدا پر زیادہ ہونگے ثواب زیادہ ہی حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے ساتھہ جو یہہ باتین کی گئین اونکی ذات گرامی کو تو کوئی تکلیف نہوئی اسلئے کہ جو درد و مصیبت کا حس کرنے والی ہے وہ روح ہے اور وہ نورانی جوہر جسد اطہر سے جدا ہوچکی تھی گوشت و پوست و استخوان وغیرہ باقی تھے اونکو چاہے مسلم رہنے دو یا اونکا قیمہ کرڈالو اب روح کو اوسسے کچھہ تعلق نہین ہے اوسنے تو اب یہہ لباس کثیف چھوڑا اور خلعتِ تجرید جو سراسر نور ہے پہن لیا اوسکو اس جسد فرسودہ کی حاجت نہین مصایب مصایب مصایب یہہ مصایب تو تو روز ازل سے شاہ گلگون قبا سلطان کربلا حضرت حسین مورد صد رنج و بلا علیہ السلام کے واسطے تھے خود ذات پاک پر پیاس کی شدت گرسنگی کی تکلیف زمین گرم آسمان گرم ہوا گرم دوزخی گرم مزاجون کا مقابلہ اعوان و انصار پیاسے سواری کے جانور پیاسے پاکدامن بیبیان پیاسین شیرخوار بچے پیاسے برادر عزیز عباس علمدار اپنی نظرونکے سامنے اوس گرم زمین پر زخمون مین چور دم توڑ رہا ہے شبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے یا ابتاہ العطش پکار رہا ہے اور نیزۂ ظالم کی انی سینہ بیکینہ سے پار ہے اور وہ پدر شفیق جو امام زمانہ ہے ایسے لختِ جگر کو ایک قطرہ پانی نہین پہونچا سکتا دختر معصومہ جو باپ کی عاشق زار ہے اور باپ سے کسیوقت جدا نہوتی تھی اب ہمیشہ کے واسطے جدا ہوتی ہے خواہر شفیقہ جو مادر مکرمہ سے بہت زیادہ مہربان ہے وہ بےمقنعہ وچادر ہوا چاہتی ہے زوجہ پاک دامن و پاکیزہ سیرت اوس کا خیال جدا روحی تکلیف دہ ہے پسر شیرخوار ہاتھون پر پیاسا تڑپ کر مرگیا جوان فرزند جو بیماری کی نقاہت سے کروٹ نہین بدل سکتا پابزنجیر وطوق بگردن ہونے والا ہے جوان جوان

بھانجے بھتیجے جنکے دامن دولت مین ماں باپ کی ہزارون اُمیدین بندھی ہوئی ہین زخمون سے چور ہین اور تڑپ رہے ہین فرمایئے تمام مصایب کا خاتمہ اسی ذات پاک پر ہے یا نہین اور خود جسم نازنین پر جو برگ گل سے زیادہ معطر اور نرم و نازک و رنگین ہی بیاسی زخم ہین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُون ؀

آزردہ رفت از تو لب تشنۂ حسین　　اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

محمد اکبر ابو العلائی داناپوری

عرض کرتا ہے کہ مین اپنی بے بضاعتی اور کم علمی سے شرمندہ ہون کہ کچھہ نہ لکھہ سکا مگر اچھون سے بہت کچھہ اُمید ہوسکتی ہے وہ اپنے سایل کے سوال پر نظر کرتے ہین اون کو علمی سرمایہ سے عرض نہین ہے جیسے ماں باپ کو چھوٹے توتلے بچے کی باتین اچھی معلوم ہوتی ہین اوتنے کسی ملک الشعرا کے قصاید اچھے نہین معلوم ہوتے مینے یہہ چند سطرین حضور سلطان کربلا مین نذر کردی ہین مجھے دنیا کے آدمیون کی پسند و ناپسند سے غرض نہین ہے **الغرض** یہہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پہاڑ کے نیچے پہونچے تو ابو سفیان نے چاہا کہ پہاڑ پر سے مغالطہ دیکر پہر لشکر اسلام پر آپڑے اودہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہونچکر راستہ اوسکا روکا اور جنگ کرکے اونکے ہٹا دیا اللہ تعالےٰ شانہ نے لشکر اسلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش سے محفوظ رکہا اوس روز حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غایت ضعف کی وجہہ سے نماز ظہر بیٹھکر ادا فرمائی **کیون بے نماز** درویشو آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نماز کا اہتمام دیکہا کہ اس ضعف پر بہی نماز فوت نفرمائی وقت ہی پر بیٹھکر ادا فرمائی اب یا درویشان باکمال ارشاد ہو آپ کا سرمایہ فقر زیادہ ہے یا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سرمایہ نبوت زیادہ ہے پہر آپ نے چاہا کہ پہاڑ پر

تشریف لیجاتے تھے راستہ مین ایک بڑا پتھر پیش آیا آپ ضعف سے اوسپر چڑہ نسکے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت تھے فوراً بیٹھہ گئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونکے دوش مبارک پر قدم رکھکر چڑہ گئے حضرت طلحہ کا دوش پہلے بہی مبارک تھا اب دوسرا شرف حاصل ہوا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَوجَبَ طَلحَۃُ یعنی طلحہ نے بہشت اپنی ذات پر واجب کرلی ابوسفیان نے جب قصد لوٹنے کا کیا تو چاہا کہ دریافت کرلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زندہ ہین یا نہین آگے آیا اور کہا اَفِی القَومِ مُحَمَّدٌ ترجمہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قوم مین ہین آپنے فرمایا کہ جواب ندو پہر کہا اَفِی القَومِ اِبنُ اَبِی قُحَافَۃَ آپ نے فرمایا جواب ندو جب اوسنے جواب نہ پایا تو اپنی قوم سے کہا کہ یہہ سب مر گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اے دشمن خدا تو نے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ شانہ نے تیرے لئے سب کو زندہ رکھا ہے پہر ابوسفیان نے اپنے بتونکی ستایش کی اور کہا اُعلُ ھُبَلُ یعنی بلندی قبول کرا اے ہبل آپ نے فرمایا جواب اسکو دو کہ اللہ اعلیٰ واجل ابوسفیان نے کہا اَلعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَولَانَا وَلَا مَولَا لَکُم ابوسفیان نے کہا کہ آجکا دن بدر کا جواب ہے اور مردون مین کچہہ مثلہ کئے ہوے پاؤگے اگرچہ مین نے اسکا حکم نہین کیا مگر مجھے یہہ کام کچہہ برا بہی نہین معلوم ہوا **فائدہ**۔ مُثلہ اوسے کہتے ہین کہ دشمن کی فوج اپنے دشمن کے مقتول کو جو میدان جنگ مین اوسے پڑے ملین اونکی نعش کی بیحرمتی کرین اور ناک کان کاٹ کر صورت خراب کرڈالین مگر اسلام نے اس فعل کو جائز نہین رکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ وہ دن اور آج کا ہرگز برابر نہین ہمارے مردے شہید ہین اور جنت مین ہین اور تمہارے مردے دوزخ مین ہین پہر ابوسفیان نے کہا ہمارے تمہارے درمیان ایک برس کا وعدہ ہے اور موضع

بدر مقرر ہوا حضور پرنور نے فرمایا کہ کہدو اس سے کہ اسی پر قایم رہے پہر مشرکین بیدین
خایف و خاسر مکے کیطرف روانہ ہوے۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
خاطر مبارک مین اور اکثر صحابہ کے دلون مین یہہ دغدغہ پیدا ہوا کہ مبادا یہہ لوگ مدینہ کے
غارت کرنیکا قصد کرین اسلیئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ مخالفین کے پیچہے جاکر دریافت کرو کہ یہہ کدہر جاتے
ہین پہر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ آپ کے فرمان واجب الاذعان کے موافق خبر لاے
کہ مشرکین بیدین مکے کو روانہ ہوے۔ پہر نماز پڑہی آپ نے شہداے اُحُد پر پہلے آپنے
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے جنازہ پر نماز پڑہی بعد اوسکے جسکا جنازہ لاتے تہے
حضرت حمزہ کے جنازے کے آگے رکہدیتے تہے اور نماز پڑہتے تہے یہانتک کہ ستر
نمازین حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے جنازے پر پڑہی گئین یہی روایت تمسک
مرجح ہے حضرت امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بخلاف روایت حضرت امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ کہتے ہین کہ شہید پر نماز پڑہنا نچاہیئے اسلیئے کہ اون کے
نزدیک یہی حدیث صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شہداے اُحُد
پہ نماز نہ پڑہی اور ارباب سیر کا اس پر اتفاق ہے اور سب علما کا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غسل ندیا شہداے اُحُد کو اور فرمایا کہ انہین کپڑونمین ان کو
دفن کردو اور فرمایا کہ اللہ تعالی شانہ قیامت مین انکو اٹہائیگا اور خون انکے زخمون سے
جاری ہوگا اور فرمایا اُن لوگون کو جنکی آپس مین محبت تہی اون دونون کو ایک ہی قبر مین
دفن کردو چنانچہ حضرت حمزہ کو اونکے خواہرزادے عبداللہ بن جحش کے ساتہہ دفن کیا
علی ہذالقیاس اسیطرح اورون کو بہی اس غزوہ مین ستر مرد مسلمان شہید ہوے چار
مہاجرین مین سے اور چہیاسٹہہ انصار سے اور مقابلہ مین تیس کفار واصل جہنم ہوے
ہذا کلہ مقتبس من روضۃ الاحباب والمعارج والمدارج

انتباہ ترجمہ عجائب القصوص وسیرت النبی اور تکملہ اس غزوے کا یہہ ہی معارج النبوت
مین مذکور ہے کہ موحشہ اُحُد آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی فتح ونصرت اور
عزت ورفعت کا سبب ہوا **مواہب لدُنیّہ** مین بعض علما سے نقل کیا ہے یعنی علما فرماتے
ہین کہ جو شخص کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہزیمت ہوئی تو اوسے توبہ
کرانی چاہئے کہ وہ منافقین کی خبرونکی تصدیق کرتا ہے ہزیمت اوسے کہتے ہین کہ کوئی
فریق اپنے میدان کو چھوڑ کر بھاگ جاے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ
وسلم برابر لڑتے رہے صرف اتنی بات ہوئی کہ یہہ صف بندی کے ساتھہ نہین لڑتے تھے
اور یہہ بات فریقین مین پیدا ہوگئی تھی اور یہہ واقعہ جو ہوا اس کا سبب اوپر تحریر ہو چکا ہی
اور جو مسلمان اس کہنے سے توبہ نہ کرے اوسکو قتل کرنا چاہیئے اسلیئے کہ وہ منافقین کے
قول کی تصدیق کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات مبارک پر عیب
ہزیمت قایم کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ آپ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور یقین کامل
پر تھے اور اسناد کرنا ہزیمت کا آپکی طرف مستلزم نفی ثابت قدمی اور یقین کا ہے اور یہہ کفر
ہے **مدارج النبوت** مین ہے کہ اُحُد بضم ہمزہ وحاے حطی ایک مشہور پہاڑ ہے مدینہ
مین اور مشتق ہے **توحُّد** سے بسبب منفرد ہونے کے اور پہاڑون سے اور وہ ایک چھوٹا سا
پہاڑ ہے مدینہ سے شمال کیطرف دو میل مسافت پر اور کسی پہاڑ سے وہ ملا ہوا نہین ہے
اور دوسری وجہہ یہ ہے کہ وہ محل نصرت وتوحید ہے اہل ایمان کا اور اس بیان سے معلوم
ہوا کہ اطلاق اس اسم کا اوسپر عرف اہل اسلام سے ہے اور احادیث اسکی فضائل مین وارد
ہین منجملہ اونکے یہہ حدیث ہے **الاحُدُ جبلٌ یحبُنا ونحبہٗ** یعنی احد ایسا پہاڑ ہے
کہ وہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُحد کو اور تکبیر فرمائی
اور فرمایا **هٰذا جبلٌ یحبُنا ونُحِبُّہٗ علٰی بابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ** ترجمہ یعنی یہہ

پہاڑ ہے کہ دوست رکہتا ہے وہ ہمکو اور ہم دوست رکہتے ہین اوسکو اور یہہ پہاڑ جنت کی ایک دروازے پر واقع ہے اور مدینہ کے دکن کیطرف ایک پہاڑ ہے اوسکا نام عیر ہے اوسکے حق ہین یہہ حدیث ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے۔ والعیر جبلٌ یبغضنا ونبغضہٗ علیٰ بابٍ من ابواب النار یعنی عیر ایک پہاڑ ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اوسکے اور وہ دوزخ کے ایک دروازہ پر ہے۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محبت مذکور جانبین سے تہی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے مہربانی تہی اُحُد پر اور احُد کو ذوق اور محبت تہی حضور پرنور کے ساتہہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور یہہ امر محمول ہے حقیقت پر اور پیدا کرنا عشق ومحبت کا جمادات ہین مثل تسبیح کرنے جمادات کے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ سے ثابت ہے ترجمہ اور کوئی شے نہین مگر تسبیح کرتی ہے اوسکی اور حمد جب یہہ بات ثابت ہوگئی کہ جبال وجمادات سب اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد کرتے ہین تو جب یہہ شعور اونکی ذات ہین موجود ہے تو اوس کے حبیب سے محبت کرنی دور از عقل نہین ہے نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم کوہ اُحُد پر جلوہ افروز تہے کہ اُحُد کو جنبش ہوئی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُسْکُنْ یَا اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ اَوْ شَہِیْدٌ ترجمہ ٹہر جا اے اُحُد سوا اسکے نہین ہے کہ تجہہ پر نبی ہے اور صدیق شہید ہے ۱۲ یہہ حدیث اس دعوی پر دلیل ہے کہ اوسی شعور ہے اور جب اوسکا شعور ثابت ہوا تو حضرت سید الجن والبشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عشق بعید از قیاس نہین اسکے سوا سلام کرنا پتہروں کا اور گریہ وزاری اُسْتُنِ حَنَّانہ کی بہی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے مولانائے رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

استنِ حنانہ از ہجرِ رسول　　نالہ میزد ہمچو اربابِ عقول

ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے ۱۲

بیان بعض مستورات طاہرات کا جنگ اُحد مین غزا کرنے کا

اس غزوہ مین نسا مومنات سے بھی بڑی دلاوری ظاہر ہوئی ہے چنانچہ نسیبہ بنت کعب تھی کہ اوس پاک بی بی نے اپنے شوہر زید بن عاصم اور دونون فرزندون عمارہ اور عبد اللہ کے ساتھہ ہوکر کفار سے غزا کی وہ پاک بی بی فرماتی ہین کہ مین جنگ اُحد کے دن مشک لئے ہوے اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پانی پلاتی تھی جب دیکھا مین نے کافرون نے غلبہ کیا تو پانی پلانا موقوف کیا اور قتال وجدال مین مشغول ہوئی یہانتک کہ تیرہ زخم مینے اوٹھائے ایک زخم ایسا تھا کہ سال بھر مینے اوسکا علاج کیا تو اچھا ہوا راوی کہتا ہے کہ اون پاک بی بی سے پوچھا گیا کہ وہ زخم کس کافر کے ہاتھہ کا تھا تو کہا کہ ابن قمیہ ملعون کے ہاتھہ کا تھا اور مینے بھی اوسکے چوٹین مارین مگر وہ دو زرہین پہنے ہوے تھا اسوجہہ سے کارگر نہوئین وہ فرماتی ہین کہ جب میرے زخم لگا تو حضرت رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میرے بیٹے عمارہ کو پکارا کہ اپنی مان کی طرف دوڑ اور اوسکو سنبھال اور زخم اوسکا باندہ نسیبہ فرماتی ہین کہ مین اور میرے دونون بیٹے حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کفار سے مقابلہ کر رہے تھے اور میرے پاس سپر نتھی اس حال مین نظر حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ایک صحابی پر پڑی کہ پیٹھہ پر سپر لٹکائے ہوے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے صاحب سپر اپنی سپر اوس عورت کو دیدے جو لڑ رہی ہے اون صحابی نے اپنی سپر فوراً ڈالدی مینے اوٹھائی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جو کفار حملہ کرتے تھے مین اونکو ہٹاتی تھی اوسی حالت مین ایک کافر سوار نے مجھپر حملہ کیا اور ایک تلوار ماری مگر کارگر نہوئی تو مینے اوسکے گھوڑے کے تلوار ماری گھوڑا گر پڑا سوار علاحدہ ہوگیا حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرے حال کو ملاحظہ فرما رہے تھے میرے بیٹے کو پکارا کہ
اے عمارہ اپنی ماں کی طرف دوڑ پھر بیٹے اور میرے بیٹے نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے ارشاد کے موافق اوس کافر کو قتل کیا۔ اور عبداللہ بن نسیبہ کہتی ہین کہ اوسدن
ایک مشرک نے ایک ایسا زخم مجھکو پہونچایا کہ اوسکا خون بند نہوتا تھا میری والدہ نے
اوس زخم کو باندھکر کہا کہ اوٹھہ اور مقابلہ کر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ام عمارہ وہ طاقت وہمت جو اللہ تعالی شانہ نے تجھے دی
وہ کسی مین نہین ہے نسیبہ فرماتی ہین کہ اسی عرصہ مین وہ کافر جسنے میرے بیٹے کو زخمی
کیا تھا میرے سامنے سے گذرا حضور نے فرمایا کہ اے ام عمارہ یہہ وہی ہے جس نے
تیرے بیٹے کو زخمی کیا ہے مینے دوڑکر ایک تلوار اوسکی پنڈلی پر ماری وہ گر پڑا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اپنے بیٹے کا بدلہ تو نے لیا اور
فرمایا کہ اے ام عمارہ خدا کا شکر ہے کہ تجکو اللہ تعالی شانہ نے تیرے دشمن پر فتح دی اور
تیری آنکھین ٹھنڈی کین نسیبہ نے عرض کی کہ یا حضرت دعا فرمایئے کہ مین آپکی اہلبیت
اطہار علیہم السلام کے ساتھہ جنت مین ہون اور وہان آپکی رفاقت مجھے نصیب ہو آپنے
اوسکے اور اوسکے بیٹون اور خاوند کے لئے دعا کی اللہم اجعلہم رفقائی فی الجنۃ
ترجمہ یا اللہ ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر عمارہ کہتے ہین کہ میری ماں کہتی تھی کہ اب جو
مصیبت مجھے پہونچے اوسسے مجھے کچھہ خوف نہین کہتے ہین کہ نسیبہ مسیلمہ کذاب کی لڑائی
مین حاضر تھین وہ فرماتی ہین کہ جنگ کے وقت مین مسیلمہ کو تلاش کرتی تھی کہ ناگاہ ایک
کافر نے میرے ہاتھہ پر تلوار ماری میرا ہاتھہ کٹ گیا قسم ہے کہ باوجود اسکے مین لڑنے سے
باز نرہی ایک لحظہ کے بعد مینے اوس ملعون کو مرا ہوا پایا اور دیکھا مینے اپنے بیٹے عبداللہ
کو کہ اوسکے سر پر کھڑا ہوا اپنی تلوار کو خون سے پاک کر رہا تھا اوسوقت مینے اللہ کا شکر کیا
اور اپنے زخم کی مرہم پٹی مین مشغول ہوئی سبحان اللہ وبحمدہ یہہ ایسی بی بی ہین کہ

بہت سے مردون سے بہتر ہین ۞

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد　　خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مشایخون ہین سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ آدمی ہین عمل چاہئے کیا مرد کیا عورت شیر جب جنگل سے نکلتا ہے تو یہی کہتے ہین کہ شیر آتا ہے یہہ کوئی نہین کہتا کہ شیرنی ہے یا شیر اللھم ارزقنا تبیعتھم واجعلنا فی الجنة بمعیتھم آمین یارب العالمین۔

غزوہ اُحد کی بعض ناگوار باتین جو منافقین کی وجہ سے واقع ہوئین پروردگار تعالے شانہ کی اوس ہین بہی حکمتین تہین

فرماتا ہے پروردگار تعالی شانہ ما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ ترجمہ جوکچہہ پہونچا تمکو اوسدن کہ جب دونون فوجین مقابل ہوئین اللہ تعالی شانہ کے حکم سے تہا اور مومن کی یہ شان ہے کہ جوکچہہ رنج ومصیبت سے اوسے پہونچتا ہے وہ اوسکو اللہ ہی کی طرف سے سمجھتا ہے اگر اوسے اپنی نافرمانی ہیش نظر ہوگئی تو اوس بندہ مومن کی سمجھہ ہین اوس مصیبت کے نازل ہونیکا سبب معلوم ہوگیا اوسنے اوس نافرمانی سے توبہ کی اور پروردگار تعالے شانہ کے حضور سے عفو کا خواہان ہوا اور اپنے نفس کی تنبیہہ کی اور جو دوسرے لوگون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تہا وہ بہی ہوشیار ہوگئے اور اوراس بندہ مومن کا بہی امتحان ہوگیا اور اس مومن کے بہائیون نے پورا فائدہ اوٹہایا اوران لوگون کے ایمان ہین جو تہوڑا بہت ضعف آگیا تہا وہ جاتا رہا الحمد اللہ علی احسانہ اور جو منافقین اسلام کے لباس ہین چُہپے ہوے تہے اور مسلمانون کو اونسے آیندہ نقصان پہونچنے کا ڈر تہا وہ پہچان لئے گئے اس واقعہ سے اگرچہ یہہ تہوڑا سا ناگوار تہا

مگر فائدہ بہت بڑا یہہ ہوا کہ ہمیشہ کے لئے صادق و کاذب کی تمیز ہوگئی۔ دوسرا فائدہ بہت بڑا یہہ ہوا کہ اکثر مومن صادق و خالص جن کے دل دنیا کیطرف سے برداشتہ ہو چکے تھے وہ شہادت کے متمنی تھے اور دعائین مانگتے تھے کہ یا اللہ ہمکو تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے شہادت نصیب ہو اونکی دعائین اللہ تعالی شانہ نے قبول فرمائین **روایت** ہے کہ اللہ تعالی شانہ نے ان شہدا کو بڑے بڑے مراتب اعلی عطا فرمائے ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاص اونکی شان مین یہہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی شانہ نے اونکی ارواح کو سبز پرندونکے جوف مین رکھا ہے اور ہر روز وہ پرندے بہشت کی نہرون کے کنارون پر آتے ہین اور پانی پیتے ہین اور بہشت کے میوے کہاتے ہین اور منازل جنت مین اور وہانکے باغون مین اوڑتے پہرتے ہین اور پہر اون سونیکی قندیلون مین جو ساق عرش پر لٹکی ہوئی ہین لوٹ کر آجاتی ہین اور جب وہ شہید اس مراتب کو پہونچے اور اور ایسی ایسی نعمتین ان کو دی گئین تو اُن شہدا نے اللہ تعالی شانہ کا شکر کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ تعالے شانہ کون ہے جو ہمارا پیام بہائیون کو پہونچاوے اور ہماری حضوری اور جمعیت اور عیش و عشرت اور طیب مآکل و مشارب کی خبر اونکو دے اور آگاہ کرے تاکہ وہ لوگ دنیا مین اس فرصت کو غنیمت سمجہین اور اس مرتبہ کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور تیرے احکام بجالائین اور تیری راہ مین غزا کرین اور اس مرتبہ اور سعادت کے حاصل کرنے سے محروم نرہین اللہ تعالے شانہ فرماتا ہے کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور تمہارا پیام اپنے رسول کے ذریعہ سے اون کو پہونچاونگا اسکے بعد پروردگار تعالے شانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قُتِلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربہم یُرزقون فَرِحین بما اٰتٰہم اللّٰہُ من فضلہٖ ترجمہ ہرگز یہہ گمان نکرنا کہ وہ جو اللہ کی راہ مین مارے گئے ہین مردہ ہین نہین وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے رب کے پاس ہین

کہاتے پیتے ہین اور خوش ہین اون نعمتون سے جو اللہ تعالی شانہ نے اونہین عطا فرمائی
ہین اپنے فضل و کرم سے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی شانہ اونپر تجلی کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ اے شہید واے میرے حکم پر جان دینے والو مانگو مجہسے جو تمہارا دل چاہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ اون شہدا کی روحین عرض کرتی ہین
کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے پروردگار ہمارے جسمون کو پہر درست کردے اور ہم کو پہر
اوسمین ڈالدے اور دنیا مین بہیجدے کہ پہر تیری راہ مین اپنے سر کٹائین اور تیری رضامندی
مین شہید ہون ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری مشیت یون جاری ہے کہ جس کسیکو ہمنے دنیا مین اکبار
بہیجا ہم اوسے دوبارہ نہین بہیجتے روایت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جنگ سے فارغ ہوئے تو خطبہ پڑہا اور اللہ تعالے
شانہ کی حمد وثنا کی اور مسلمانونکی تعزیت کی اور اونکو اس اجر اور ثواب سے خبردار کیا جو اللہ
تعالی شانہ نے اونکے واسطے مقرر فرمایا تہا اور یہہ آیت تلاوت فرمائی رجال صدقوا
ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما
بدلوا تبدیلا روایت ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک روز شہداے احد کی قبرون کی زیارت فرمائی
اور فرمایا اے اللہ بے شک تو ہی پرستش کا سزاوار ہے یہہ تیرا بندہ اور تیرا رسول گواہ
ہے کہ یہہ لوگ تیری رضامندی کی طلب مین شہید ہوے ہین بعد اسکے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انکی زیارت کرے اور انپر سلام کہے یہہ جواب دینگے
قیامت تک یہی حال انکا رہیگا یعنی جو کوئی سلام کریگا جواب ملیگا۔ منقول ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر سال شہداے احد کی زیارت کے واسطے
تشریف لیجاتے تہے اور ان لفظون سے سلام کہتے تہے السلام علیکم بما
صبرتم فنعم عقبی الدار اور بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کا بھی یہی طریق رہا۔ **فاطمہ خزاعیہ** کہتی ہین کہ ایک روز مین صحراے اُحُد مین گذری مینے کہا السّلام علیکم یا عم رسول اللہ مینے آواز سُنی وعلیکِ السلام ورحمۃ اللہ۔ اور عطاف بن خالد مخزومی اپنی خالہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین کہ ایک روز مین شہداے اُحُد کی زیارت کے واسطے گئی اور میرے ساتھ سواے دو غلامون کے کہ میری سواری پکڑے ہوئے تھے اور کوئی نہ تھا اور مینے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو سلام کرو وہ زندہ ہین اور جواب سلام کا دیتے ہین لہذا مینے سلام کیا اور جواب سُنا اور آواز آئی کہ ہم تمکو پہچانتے ہین جیسا کہ تم لوگ آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہو یہہ آواز سنکر میرے بدن مین لرزہ پڑگیا اور اسقدر خوف مجھپر طاری ہوا کہ مین وہان ٹھہرنسکی فوراً سوار ہوکر چلی آئی شہداے اُحد کی فضیلت مین اخبار و آثار تواتر کے ساتھہ وارد ہین هذا مقتبسٌ من المدارج والروضہ والمواهب وخلاصہ السیر وغیرهم اس غزوہ کے بعد غزوہ حمراء الاسد ہے وہ مدینہ طیبہ کے قریب ایک مقام ہے جب اُحد کی لڑائی سے رجوع کیا اوس کے دوسرے دن سولھوین شوال یکشنبہ کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم کیا کہ ندا کرے کہ اللہ تعالی شانہ کا حکم ہے کہ جہاد کے واسطے آؤ اور اُحد کے لوگون کے سوا اور کوئی نہ آوے وہ سب مستعد ہوکر اور اپنے اپنے زخمون کو باندہ کر نکلے اونکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی الذین استجابوا لِلّٰہِ والرسول من بعد ما اصابهم القرح للذین احسنوا منهم واتقوا اجرٌ عظیم ترجمہ جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور اوسکے رسول کا بعد اوسکے کہ اونپر پڑچکا تھا گھاٹا جو اون مین نیک ہین اور

پرہیزگار اونکے واسطے بڑا ثواب ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
انھین آدمیون سے دشمن کے تعاقب مین چلے تاکہ کفار پر یہہ بات ثابت ہوجاے
کہ انکے دم خم اور حوصلے ویسے ہی ہین فن جنگ کے یہہ دقیقے ہین آٹھہ کوس تک
تعاقب فرمایا کفار کو جو یہہ خبر پہونچی وہ سراسیمگی کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے اور
راستہ مین کہین مقام نکیا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تین دن منزل
حمراء الاسد مین ٹھہرے رہے اور اسی منزل حمراء الاسد مین مسلمان دو کافرون کو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین پکڑ لائے اون مین ایک تو
معاویہ بن مغیرہ بن امیہ تھا اور دوسرا ابوعزہ شاعر کہ اسیران بدر سے تھا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسپر احسان کرکے چھوڑ دیا تھا اور اوس سے
عہد لے لیا تھا کہ پھر مسلمانون سے لڑنیکو نہ آے وہ بدبخت اجل گرفتہ عہد توڑ کر
جنگ احد مین آیا معاویہ بن مغیرہ بن اُمیہ کے واسطے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ
نے امن کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ تیری خاطر سے مین نے اس شرط پر امن
دیا کہ تین دن سے زیادہ مدینہ مین نرہے اور اگر بعد تین دن کے مدینہ مین پایا جائے
تو قتل ہو اجل نے اوسکا دامن پکڑ کر روک رکھا نکلنے نہ دیا وہ ایک جگہہ چھپ گیا
آپ نے زید بن حارث اور عمار بن یاسر کو اوسکی تلاش مین بھیجا وہ اوسکو پکڑ لائے
حکم قتل صادر ہوا قتل کیا گیا ابوعزہ شاعر کو جب حضور مین حاضر کیا تو اوسنے بہت
تضرع وزاری کی کہ ایک بار مجھکو اور آزاد کردیجئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لایلدغ
المومن من جحر واحد مرتین ترجمہ نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو
مرتبہ فرمایا کہ ہم ایسا نہین کرتے کہ تو اپنے سوراخ مین بیٹھہ کر اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرکے
اور کہے کہ مینے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دو بار فریب دیا پس وہ بھی
قتل کیا گیا اور اسی سال سیوم ہجری مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

بعد ولادت حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام پچاسوین روز ساتھہ حمل حضرت امام حسین علیہ السلام کے حاملہ ہوئین۔

حرمت شراب

اسی سال مین جب بنی نضیر محصور تھے حرمت شراب کا حکم ہوا اور بقول بعض غزوہ حدیبیہ مین کریمہ خمر نازل ہوئی اور صحیح یہہ ہے کہ تحریم خمر مکرر نازل ہوئی ہے اور حق یہہ ہے کہ شراب کی حرمت مین چار بار حکم ہوا ہے اور وہ احکام مجمل ہین حکم آخر یہہ ہے یعنی چوتھی بار کا حکم یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تتقون ؀ ترجمہ یعنی اے ایمان والو یہہ جو شراب ہے اور جوا اور بت اور پانسی گندے کام ہین لہذا ان سے بچتے رہو شاید تم ڈرنے والون سے ہوجاؤ یعنی متقی لوگون مین تمہارا حشر ہو یہہ آیت پارہ وَاِذَا سَمِعُوا مین ہے اس سے صراحتاً حرام ہونا شراب کا دریافت ہوا لیکن شراب کی ماہیت مین اختلاف ہے ہمارے نزدیک جب انگور کا پانی جوش دیا جاے اور شدید ہو یعنی گاڑہا اور کف اوپر آجاے وہ شراب ہے مگر صاحبین کے نزدیک قذف بالزبد شرط نہین ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہے اور فتویٰ اسی پر ہے اور بعض کے نزدیک شراب نام ہے نشے والی چیز کا ہمارے نزدیک شراب بعینہ حرام ہے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ شراب نشے کے سبب سے حرام ہے اور نجس ہے بہ نجاست غلیظہ اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے مسلمان کو اوسکی قیمت دینی حرام ہے اور نفع اوسکا حرام ہے اور اوسکے پینے والے پر حد شرع واجب ہے گوشہ نہ لاوے اور اوسکو بار دگر پکاوے تو حرمت اوسکی نہین جاتی مگر سرکہ بنانا اوسکا درست ہے بخلاف

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور تحقیق محدثین کی یہہ ہے کہ شراب وہ ہے کہ جس چیز کا پانی
سڑایا جاوے یہانتک کہ وہ نشہ لانے لگے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے اور بہت بھی
حرام ہے۔ تاڑی اور سیندھی وغیرہ ہم سب اسی تعریف مین داخل ہین یہی
سنا ہے ہمنے اپنے اساتذہ سے صحیحین مین عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام
ہے اور جس نے شراب پی دنیا مین اور وہ ہمیشہ شراب پیتا رہا تو وہ آخرت مین
شراب طہور نہ پئیگا اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جو چیز مست کردے
اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور کی ہو یا کھجور کی یا منقیٰ کی
یا شہد کی یا گیہون کی یا جوار کی یا باجرہ کی یا جو کی یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی
اور سیندھی جو حیدرآباد مین کثرت سے ہوتی ہے یا گھاس کے پتے ہون جیسے
بنگ وغیرہ اور ان سب چیزونکا قلیل بھی حرام ہے اور کثیر بھی حرام ہے اور یہی
مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور احمد اور محمد اور محدثین کا ہر چند
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجس شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے
اور جوش کہا کر گاڑہی ہوکر جہاگ پیدا کرے اور جو چیزین بغیر نشے کی ہین حرام نہین
ہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے چنانچہ نہایہ
زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور درمختار اور اشباہ نظایر مین مذکور ہے
اور بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت
مین جو فتویٰ لکھا ہے وہ نہایت محققانہ فتویٰ ہے محتاط شایقین اوسے ملاحظہ فرمائین
اور مولوی رشید الدین خان رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھا ہے کہ حرمت نان پاؤ
جو ہمارے زمانہ مین رائج ہے ثابت ہے وھو الحق والحق احق بالاتباع

سال چہارم ہجرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

جب سال چہارم ہجرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شروع ہوا تو کئی حادثے واقع ہوئے چنانچہ عبداللہ ابن عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نواسے اور حضرات حسنین علیہما السلام کے خالہ زاد برادر نے چھ برس کی عمر مین وفات پائی۔ اور فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اور ابوسلمہ ابن الاسد مخزومی اور زینب بنت خزیمہ زوجہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ماہ شعبان مین امیر المومنین سیدنا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوے اور ماہ شوال مین حضرت ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا حلقہ ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور قصہ رجم یہود اور یہودیہ بہ ثبوت زنا واقع ہوا اس معاملہ مین یہود نے انکار کیا تھا کہ ہماری شریعت مین رجم کا حکم نہین ہے صرف منہ کالا کرکے اونٹ کی سواری سے تشہیر کرادیتے تھے مگر عبداللہ ابن سلام نے اونکی تکذیب کی اور توریت منگواکر دکھادیا ایک یہودی نے آیت رجم پر ہاتھ رکھدیا عبداللہ ابن سلام نے اوسکا ہاتھ اوٹھایا تو وہ آیت رجم ظاہر ہوگئی یہود نہایت پشیمان ہوئے اور زانی وزانیہ سنگسار ہوے اوسی سال زید ابن ثابت کو ارشاد ہوا کہ یہود کی خط وکتابت سیکھو زید نے پندرہ روز مین بالکل سیکھہ لی۔ اسی سال مین یہہ معاملہ ہوا کہ قتادہ ابن نعمان انصاری کی زرہ آٹے مین رکھی تھی کھوگئی صبح کو تلاش کی تو آٹے کا خط طعمہ ابن ابیرق کے گہر تک پایا گیا وہان تلاش کی تو زرہ نہ ملی وہ خط آگے نظر آیا تو زید ابن سمین یہودی کے گہر تک تھا

جب اوسکے گھر تلاشی ہوئی تو زرہ ملی یہودی نے بیان کیا کہ مجھے طعمہ نے تفویض کی تھی طعمہ نے کہا کہ یہہ جھوٹا ہے مین بری ہون چور وہ ہے کہ جسکے گھر سے مال برآمد ہو طعمہ کی قوم نے باخود ہا یہہ مشورہ کیا کہ ہم حضور پرنور کے سامنے حاضر ہو کر یہہ گواہی دینگے کہ طعمہ بری ہے تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہماری حمایت فرمائینگے اور یہودی چور قرار پائیگا صبح کو اون لوگون نے ایسا ہی کیا مگر عالم الغیب نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اصل واقعہ سے مطلع فرما دیا کہ طعمہ بن ابیرق چور ہے اوسپر حد جاری ہوئی اور یہہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی انا انزلنا الیک الکتاب بالحق بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما الخ پارہ والمحصنات مین ترجمہ یعنی ہمنے اوتاری تجھپر سچی کتاب کہ تو انصاف کرے لوگون مین جو بات کھول دے اللہ تعالی تیرے دل پر اور دغابازون کی طرفداری نکر روایت ہے کہ جب طعمہ پر حکم حد جاری ہوا تو وہ بیت اللہ شریف کی طرف بہاگ گیا وہان بہی اوسنے چوری کی اور خیبر مین بہاگ کر آگیا یہان بہی ایک مکان مین نقب لگا رہا تہا کہ دیوار اوسپر گر پڑی اور دب کر مر گیا اسی سال سریہ ابوسلمہ بن الاسد مخزومی قبیلہ بنی اسد پر واقع ہوا اور بعض نے اس سریہ کو سال سوم مین لکھا ہے وجہ اس سریہ کی یہہ ہوئی کہ طلحہ وسلمہ پسران خویلد نے اپنی قوم کو جمع کر کے چاہا کہ مدینہ کے مویشی لوٹین یہہ خبر یہان پہونچ گئی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ڈیرہ سو جوان مہاجرین وانصار مین سے ابوسلمہ کے ہمراہ کر کے روانہ کیا۔ ابوعبیدہ بن الجراح وسعد ابن ابی وقاص واسید ابن حضیر وابونائلہ وابوبشرہ ابن ابی رسم غفاری وعبد اللہ ابن سہیل ابن عمر وارقم ابن ابی الارقم بہی اس جماعت مین تھے چنانچہ ابوسلمہ برہبری ابن زبیر طائی بنی اسد

کیطرف روانہ ہوئے جب موضع قطن مین آئے تو وہان بنی اسد کے مویشی
چرتے تہے اونکو پکڑ لائے اور تین غلام ملے وہ پکڑ لئے گئے اور سب لوگ بہاگ گئے
اور جاکر اپنی قوم مین یہہ خبر پہونچائی باوجودیکہ وہ قوم بہت تہی فرار ہوگئی غازیون نے
اموال واسباب و مویشی اونکے لئے اور خمس نکال کر تقسیم کردئے ہر ایک شخص کے
حصہ مین سات سات اونٹ اور چند بکریان پڑین دس دن بعد مدینہ مین لوٹ
آئے۔ اور **اسی سال مین** بروایت بعض اہل تاریخ نماز قصری کا حکم ہوا کہ
سفر کی حالت مین مسافر چہار گانہ کو دوگانہ پڑہے اور سہ گانہ اور دوگانہ مین قصر
نہین ہے اور واجب ادا کرے اور نوافل و سنن مین مختار ہے اگر وقت ملے
ادا کرے وگرنہ چہوڑ دے۔ اور **اسی سال مین** سریہ عبداللہ ابن انیس
انصاری برائے قتل سفیان بن خالد ہذیلی جسنے حضرت عاصم وغیرہ کو شہید
کیا تہا واقع ہوا اور عبداللہ ابن انیس سفیان کو پہچانتے نتہے حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکا حلیہ بیان فرمایا اور یہہ ارشاد کیا کہ اوسکے
دیکہنے سے تمہارے دل مین خوف پیدا ہوگا عبداللہ نے اذن لیا کہ اگر اسوقت
کے مناسب حال مین اوسسے کچہہ باتین کرون تو معاف کیا جاؤن اور تلوار لیکر
روانہ ہوئے بعد قطع منازل جب بطن عُرنہ مین کہ ایک مقام ہے عرفات
مین پہونچے وہان سفیان ملا عبداللہ نے حسب نشاندہی حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسے پہچانا اور اوسکے پاس آپ تشریف لے گئے اوسنے
کہا کہ تم کون ہو عبداللہ نے کہا کہ قبیلہ خُزاعہ سے ہون مین نے سنا ہے کہ تمنے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لڑنیکی طیاری کی ہے لہذا مین بہی آیا ہون
کہ تمہارے شریک ہوجاؤن اور بہت سی دل خوش کرنے والی باتین کین جن سے وہ بہت
رضامند ہوا عبداللہ اوسکے خیمہ مین آئے اور موقع پاکر اوسکا سر کاٹ لیا اور

مدینہ کو روانہ ہوے اثنائے راہ مین ایک غار ملا آپ اوس مین چھپ رہے قوم
نے یہہ خبر سُنی تو عبد اللہ کا تعاقب کیا مگر بے نیل مرام واپس گئے عبد اللہ غار
سے نکل کر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے اور سر ناپاک اوس پلید کا حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اوسوقت آپ مسجد مین جلوہ فرما تھے
آپ نے فرمایا افلح الوجہ عبد اللہ۔ عبد اللہ نے عرض کی افلح وجہک یارسول اللہ
اسکے بعد عبد اللہ نے تمام قصہ عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے اونکو بہشت کی بشارت دی اور ایک عصا عنایت فرمایا کہ تا وقت وفات وہ
عصا اونکے پاس رہا اور وقت مرگ اوسے کفن مین رکھدینے کی وصیت کی چنانچہ
وہ اونکے کفن مین رکھدیا گیا بزرگان دین کی اشیاء متبرکہ اگر کوئی مخلص مرید
اپنے ساتھہ قبر مین لے جاے تو اوسکے واسطے یہہ سند کافی ہے۔ پھر اسی

سال مین غزوہ بدر صغریٰ

واقع ہوا جسکو ثالثہ بھی کہتے ہین شروع
ماہ ذیقعدہ مین یہہ غزوہ واقع ہوا سبب اسکا یہہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے
اُحد سے پھرتے وقت کہا تھا کہ سال آیندہ بدر پر پھر لڑائی ہوگی لہذا اوسنے
بظاہر سامان کیا اور بسبب خشک سالی کے اوسکو یہہ امر دل سے منظور نہ تھا
یہہ اوسنے خیال کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بدر پر نہ آوین
تاکہ خجالت نہو اور قسم بھی اوتر جائے پس نعیم بن مسعود کو مدینہ کو روانہ کیا تاکہ
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر دے کہ ابوسفیان نے
لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آتا ہے اوس نے مدینہ مین آکر اہل اسلام سے ذکر کیا
اون حضرات نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل جب حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ خبر سُنی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو علمدار اور عبد اللہ
بن رواحہ کو خلیفہ کیا اور معہ لشکر جسمین پندرہ سو آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے

ابوسفیان خوف سے نہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آٹھہ دن وہان قیام فرمایا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مال تجارت مین وہان بہت نفع اوٹھایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تہے کہ ہر دینار پر مجہے ایک دینار نفع ہوا پہر وہان سے یہہ لشکر خدا بے جدال وقتال واپس ہوا۔

اسی سال چہارم کے ماہ محرم مین بروایت ابن اسحٰق غزوہ ذات الرقاع واقع ہوا

اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ ایک شخص نے مدینہ مین یہہ خبر پہونچائی کہ قبایل محارب وانمار وثعلبہ موضع ذی امر مین جمع ہین اور اطراف مدینہ کو لوٹنا چاہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور سات سو آدمیون کے لشکر کے ساتھہ روانہ ہوے وہ لوگ بہاگ گے چند عورتین ملین اس غزوہ کو ذات الرقاع اسلئے کہتے ہین کہ حضرت کے اصحاب پیادہ پا برہنہ لتے لپیٹے ہوے تہے یا نام کسی درخت کا تہا یا کوئی موضع تہا جسمین سیاہ وسفید قلعی تہی وجہہ اول صحیح ہے صحیح بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زیر درخت سمرہ اپنی تلوار درخت کی شاخ مین لٹکاکر آرام فرمانے لگے اور مین بہی سو گیا دفعتاً حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجہے پکارا مین حاضر ہوا تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک اعرابی کہڑا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے میری تلوار اس شاخ سے لٹکالی مین جاگ اوٹہا اسنے کہا کہ کون ہے جو تجہکو مجہہ سے بچاتا ہے مین نے کہا اللہ وہ بیٹہہ گیا اور تلوار اوسکے ہاتہہ سے گر پڑی حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوٹہالی اور فرمایا اب کون ہے جو تجہکو مجہسے بچاوے اوسنے

عرض کی کہ مجھے بخشدے آپ نے اوسے چھوڑ دیا صاحب قرۃ العیون نے اس
غزوہ کو سال پنجم مین لکھا ہے اور صاحب تفریح الاذکیا نے سال چہارم مین لکھا ہے
جب یہہ شخص اپنی قوم مین گیا تو کہا کہ نیک آدمی کے پاس سے آتا ہون اور اسلام
لایا **فائدہ** یہہ غزوہ حسب روایت بخاری بعد غزوہ خیبر کے واقع ہوا لیکن خود
علامۃ الزمان بخاری علیہ الغفران نے بعد غزوہ خندق کے ذکر کیا ہے اور غزوۂ
خندق بالاتفاق بیش از غزوہ خیبر واقع ہوا ہے اور رفع تعارض یون ہوسکتا ہے
کہ غزوہ ذات الرقاع کئی مرتبہ واقع ہوا ہے ازانجملہ ایک یہہ ہے اور ایک وہ
اسیطرح غزوہ ذات الرقاع بروایت ابن سعد وابن حبان سنہ خامسہ
مین بہی ہوا ہے۔

سال پنجم ہجری

جب ہجرت کا پانچوان برس شروع ہوا تو اس سال مین چند حادثے اور کئی واقعے
ظاہر ہوئے ازانجملہ حکم **پردہ پوشی** ازواج مطہرات کا قرآن مین نازل ہوا چنانچہ
اذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب یعنی اور جب سوال
کرو تم اونسے تو سوال کرو پردے کی آڑ سے سورۂ احزاب مین احکام پردہ کی مشرح
موجود ہین کہ ازواج مطہرات پر حجاب فرض ہوا حجاب اسکو کہتے ہین کہ عورت ایسے
شخص کے سامنے کہ جس سے نکاح جائز ہے نہ آوے اسکا نام حجاب ہے اور
عورات کے واسطے مستحب ہے اور ستر عورت اوسکو کہتے ہین کہ جس مرد سے جتنا
بدن ڈہکنا فرض ہے اوسکو چہپاوے اگرچہ اوسکے سامنے آوے اور یہہ ستر عورت
سب عورتون پر فرض ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اسیطرح لکھا ہے اور علما کی جماعت کی تحقیق بہی یہی ہے اور بیان ستر مین

پروردگار تعالےٰ شانہ سورہ نور مین یون ارشاد فرماتا ہے وقل للمومنٰت
یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولایبدین
زینتھن الاماظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن
ولایبدین زینتھن الالبعولتھن اواباءھن اواباء
بعولتھن اوابناءھن اوابناء بعولتھن اواخوانھن اوبنی
اخواتھن اونساءھن اوماملکت ایمانھن اوالتٰبعین غیراولی
الاربہ من الرجال اوالطفل الذین لم یظھروعلیٰ عورات
النساءص ولایضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھنؕ
وتوبواالی اللہ جمیعاً ایہ المومنون لعلکم تفلحون ۞ ترجمہ
اور کہدے ایمان والیون کو کہ نیچی رکھین اپنی آنکھین اور تھامتی رہین اپنے ستر
اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اوس مین سے اور ڈال لین اپنی
اوڑہنی اپنے گریبان پر اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے
باپ کے یا اپنے خاوند کے باپ کے یا اپنے بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے یا اپنی
بہائی کے یا اپنے بہتیجون کے یا بہانجون کے یا اپنی عورتون کے یا اپنے ہاتہہ کے
مال کے یا اپنے کام کرنے والون کے جو مرد کچہہ غرض نہین رکہتے یا لڑکون کے
جنہون نے نہین پہچانے عورتون کے بہید اور نہ دہمک دین اپنے پاؤن سے
کہ جانا جاوے جو چہپاتی ہین اپنا سنگار اور توبہ کرو اللہ کے آگے سب ملکر
اے ایمان والو شاید تم بہلائی پاؤ **فائدہ الاماظہر** سے مراد چٹّے سفید کپڑے
اوڑہنی یا پوش ہو یا تہوڑا سا منہ اور ہاتہہ کی انگلیان اور پیر کا پنجہ کہولنا درست
نہین آزاد عورت کو مگر بضرورت ناچاری کے سبب سے کہ اسمین ہاتہہ کی مہندی
کہلیگی یا آنکہہ کا کاجل یا انگلی کا چہلا اور باقی بدن اور گہنا ڈہانکنا ضرور ہے

نامحرم مرد سے مگر اپنے محرمون سے چھاتی سے زانو تک اور جو نیک چلن عورتین
ہین اون سے اتنا ہی ضرور ہے اور بدچلن عورتون سے کنارہ کشی بہت ضرور
ہے اور کمیرے یعنی خادم کام کاج کرنے والے جنکو غرض نہین کہ وہ کھانے اور
سونے مین غرق ہین شوخی اور بدنظری سے جنہین سروکار نہین اور دس برس کا
لڑکا اور اپنا غلام بھی محرم ہے اکثر علما کے نزدیک لیکن اس زمانہ مین جو غلام
اور کمیرے ہین جنہین پورب کے زمیندار کمیا کہتے ہین اون سے پردہ ضرور ہے
تفسیر کبیر مین ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد وہ ہے کہ جو عضو حسب
عادت کھلا رہتا ہے۔ اور غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ سے شیوخ صلحا بھی مراد
ہو سکتے ہین اور پیرون کی دھمک سے بجنے گھنے مراد ہین جیسے پازیب پھاگل اور
باریک کپڑا جس سے بدن نظر آتا ہو وہ برہنگی کا حکم رکھتا ہے واضح ہو کہ غلام اور
لونڈی اور لڑکے انکو بھی تین وقتون مین بغیر اجازت جانا درست نہین کما قال اللہ
تعالی فی السورۃ النور ترجمہ اے ایمان والو اجازت مانگ کر آوین تم مین
سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہین اور جو نہین پہونچے تم مین سے عقل کی حد کو
تین وقتون مین فجر کی نماز سے پہلے اور جب اوتار رکھتے ہو اپنے کپڑے دوپہر
مین اور عشا کی نماز سے پیچھے یہہ تین وقت تمہارے کھلنے کے ہین کچھ گناہ نہین
تم پر اور اونپر انکے پیچھے پھرا ہی کرتے ہو ایک دوسرے کے پاس اور جب
لڑکون کو عقل ہو اور جوانی پر آجائین تو بغیر اجازت نہ داخل ہون مکان مین اور
جو عورتین بوڑھی ہین جنکو بیاہ کی ضرورت نہین رہی یعنی وہ نا امیدی کی عمر کو پہونچ
چکی ہین وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھین تو اونپر گناہ نہین یعنے اگر تھوڑے کپڑے
پہنے رہین تو درست ہے اور اگر اس عمر مین بھی پورے کپڑے پہنے رہین تو اور
بہتر ہے اسلئے کہ نو عمر عورتین اون سے حجاب کا طریقہ تعلیم پائینگی خواجہ سرا

یعنے خوجے کا عورتون کے پاس داخل ہونا اور اسی طرح خنثے کا اور جسکو نظر نہ آتا ہو بعض کے نزدیک مضائقہ نہین اور بعض کے نزدیک درست نہین اور بے شک یہہ قول صحیح ہے خصوصاً اس زمانہ پر شور مین کہ جب بعض نادانشمند مردان اسلام نے ایک سرے سے پردہ ہی کو اوٹھانا چاہا ہے اور شرم وحیا کو خیرباد کہکر اہل یورپ کیطرح پورے آزاد ہو گئے ہین۔

اے بہادران اسلام خدا تم کو اپنے مقدس اجداد کی پیروی پر ثابت قدم رکھے آمین

ہرگز ہرگز ان گندم نما جو فروش لوگون کی تحریر و تقریر پر عمل نکرنا اور اپنے اجداد کرام کی شرافت کو برباد نکرنا

اسلام مین پردہ بڑی عمدہ شرافت کا شعار ہے

اسی طرح غیر مرد کو اپنی آواز سنانا بھی جائز نہین ہے۔

رباعی

کس نماندہ است درین بیشہ شکاری بکند | تیغ گیر دبکف و فتح دیارے بکند
این زمان ہمت مردان ہمین محدود است | زنے از پردہ برون آید و کارے بکند

قطعہ

بے پردہ کل جو آئین نظر چند بی بیان
اکبر زمین مین غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو مینے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگین کہ عقل پہ مردون کے پڑ گیا

سبب نزول آیت حجاب

اہل سیر کے نزدیک یہہ ہوا کہ جب حضرت ام المومنین زینب رض سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نکاح فرمایا تو بعد اطعام طعام ولیمہ روز روشن مین حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے دولت سرا مین داخل ہوئے اصحاب وہان موجود تھے اور دیر تک وہ ادہر اودہر کی باتین کرتے رہے اور بہت وقت اون حضرات کا اسمین ضایع ہوا لہذا یہہ آیت حجاب نازل ہوئی پروردگار تعالےٰ شانہ نے صحابہ کو ادب تعلیم فرمایا اور اہل اسلام کی عورات کو پردہ نشینی کی شرافت عطا فرمائی - اور صحیح بخاری مین آیت حجاب کے نازل ہونیکا سبب یون بیان ہوا ہے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا سے کسی جگہہ ملے تو آپنے فرمایا کہ اے سودہ مینے تمہین پہچانا او سوقت آپکے دل مبارک مین یہہ بات گذری کہ اگر عورتین مردون سے پردہ کیا کرتین تو بہتر تہا اور حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے

التماس کیا لہذا یہہ آیت حجاب نازل ہوئی **فائدہ** حضرت شیخ عبدالقادر
محدث دہلوی نے ترجمہ مین بطور فائدہ لکھا ہے کہ آیت سورۂ احزاب مین پردہ
کا حکم ہوا کہ حضرت کی ازواج مطہرات مردون سے پردہ کیا کرین عورات کیواسطے
تمغہ برا شرافت ہے بعد اسکے سب عورتون پر تبقلید ازواج مطہرات
رضی اللہ عنہن پر پردہ واجب ہوگیا اور شرفا کے خاندان مین تو ایسی تاکید
پردہ کی ہے کہ فرض سے بہی اوسکا مرتبہ بڑہگیا ہے مگر زمانہ حال مین جو حکومت ہے
اوسکے اثر سے اب پردہ مین کمی ہوتی جاتی ہے اور ایسا طریق بگڑ گیا ہے کہ نہ
حجاب رہا نہ ستر عورت حجاب مین تو یہہ خلل ہے کہ اکثر عورات بعض نامحرمون
کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا مامون کا بیٹا بہن کا خاوند پہرا کرتی ہین اور پہوپہا
خالو سب کے سامنے آتی ہین یہہ ہندوستانکے رسم ایسے شایع ہوئی کہ یہہ
باتین عیب مین داخل ہی نہین اور لباس ایسا نامہذب عورات نے اپنے لئے
قائم کیا ہے کہ اوس لباس سے عورت سوائے اپنے شوہر کے باپ بہائی کے
بہی سامنے آنیکے قابل نہین ہے مگر یہہ خود سر عورات اوسی لباس سے سبکے
سامنے آتی ہین اور اونکے شوہر اسکی ذرا بہی پروا نہین کرتے لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم **حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ**
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اسما حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ
کی دوسری دختر باریک کپڑے پہنے ہوئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ و اصحابہ وسلم کے حضور مین آئین آپ نے اونکی طرفسے مُنہ پہیر لیا اور فرمایا کہ
اسے اسما جب عورت جوان ہوجائے تو نہین جائز ہے کہ دکہلائی دے اوسکے
بدن مین سے کچھ مگر یہہ اور یہہ اور حضرت نے اپنے چہرۂ مبارک اور دست مبارک
کی طرف اشارہ کیا اس حدیث سے یہہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ دونون پانون بہی

عورت کے عورت ہین کیونکہ حضرت نے اپنے پائے مبارک کیطرف اشارہ
نہین کیا لیکن ہدایہ اور شرح وقایہ اور مختار کی کتاب الصلواۃ مین ہے کہ پاؤن
عورت نہین ہین اگرچہ تینون کی کتاب الکراہتہ مین چھپانا پیرونکا فرض ہے اور
تاویل اس حدیث کی علمانے یہہ کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم کو جواز قدمون کے کھلے رہنے کا معلوم تھا کیونکہ عرب کی عورتین حضرت
کے زمانہ مین موزے نہین پہنتی تھین صرف جوتا پہنتی تھین اس سبب سے
پیرون کا ظاہر ہونا ظاہر تھا لہذا اونکا ذکر نفرمایا لباس کے اتصال مین جو
دو عضو بدن اوپر کے عورت نہ تھے اونہین کا ذکر فرمایا یعنی ہاتھہ اور منہ اور کفایہ
حاشیہ ہدایہ مین دلیل لکھی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے کہ دونون پاؤن عورت
کے عورت نہین ہین وہ دلیل یہہ ہے کہ عورت کو رفتار مین قدمون کے کھولنے
کی حاجت ہوتی ہے جیسے معاملات کے وقت ہاتھہ مونہہ کھولنے کی ضرورت
ہوتی ہے حالانکہ ان دونون کے دیکھنے سے احتمال شہوت کا زیادہ ہے بہ نسبت
قدمون کے پس قدمونکا عورت نہ ہونا بطریق اولی ہے بالجملہ کتب فقہ کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے پاؤن کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت
تو یہہ ہے کہ چھپانا اونکا فرض نہین اور دوسری روایت یہہ ہے کہ چھپانا فرض
ہے۔ درمختار اور ہدایہ مین روایت اولی کو معتمد لکھا ہے اور طحطاوی حاشیہ
درمختار مین ہے کہ قدم اجنبیہ کے عورت ہونے مین اختلاف ہے ہدایہ اور
شرح جامع صغیر قاضی خان مین تصریح ہے کہ قدم عورت نہین اور محیط مین
اوسی کو اختیار کیا ہے اور اقطع اور قاضی خان نے فتاوی مین تصریح کی ہے
کہ قدم عورت نہین اور اسپیجابی اور مرغینانی نے اوسی کو پسند کیا ہے اور صاحب
اختیار نے تصحیح کی ہے کہ قدم نماز مین عورت نہین خارج نماز عورت ہے اور شرح

منیہ مین مطلقاً عورت ہونے کو مرجح لکھا ہے احادیث سے اب واضح ہوا کہ عورت آزاد کو سوا مونہہ اور ہاتھہ کے گھٹنون تک اور پیرون سے ٹخنون تک تمام بدن کا چھپانا ایسے مردون سے جنکے ساتھہ نکاح درست ہے فرض ہے اگر نہ چھپاویگی تو موافق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دونون ناظر ومنظور خدا کی لعنت کے سزاوار ہون گے چنانچہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ سے روایت ہے کہ لعنت ہو خدا کی اوسپر جو کسی کا ستر دیکھے اور اوسپر جو دکھاوے اسیطرح مردون کو بھی ناف کے تلے سے گھٹنون تک ڈھکنا فرض ہے اور لونڈیون کو بھی مردونکی مانند پیٹ اور پیٹھہ ڈھکنا فرض ہے درمختار مین ہے کہ جوان عورت منع کیجاے مردون کے سامنے منہ کھولنے سے اسواسطے نہین کہ مُنہ عورت ہے بلکہ بخوف فتنہ اور یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ جس عضو کا ڈھکنا جائز ہے اگر وہ بدن سے بھی الگ ہوجاے تب بھی اوسکا دیکھنا درست نہین مثلاً عورت کے بال کنگھی کرنے سے جدا ہون تو اونکو ایسی جگہہ ڈالے کہ اجنبی مردون کو نظر نہ پڑے اور مرد موے زہار مونڈے تو ایسی جگہہ نہ ڈالے کہ کسی کی نظر پڑے اور محرم سے بھی جس سے کبھی نکاح درست نہین جیسے بیٹا باپ بھائی دادا دپیٹ پیٹھہ کے نیچے سے گھٹنون تک ڈھکنا فرض ہے مثلاً بیٹے کے سامنے سر یا بازو کھلجاوین یا پنڈلی کھلجاوے تو کچھہ مضایقہ نہین مگر جن مردون سے نکاح جائز ہے بہن کا شوہر خالو پھوپا یا بھانجی بھتیجی کا شوہر انکا حکم اجنبی کا ہے اور عورت کو عورت سے ناف کے نیچے سے گھٹنون تک بدن چھپانا فرض ہے اکثر عورتین سمجھتی ہین کہ عورت کا عورت سے کیا پردہ ہے یہہ غلط ہے مگر ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ستر دکھانیکا حکم ہے جیسے دوا کے واسطے یا دائی جنائی یا اور محارم کو اور جسقدر بدن کا دکھانا جائز ہے اوسکا چھونا بھی جائز ہی مگر اجنبیہ عورت کے لئے یہہ حکم نہین ہے اجنبیہ عورت کا بے شہوت دیکھنا درست ہے چھونا درست نہین لیکن جو عورت بہت بوڑھی ہو وہ اس حکم سے جدا ہے کذا فی

الدر المختار اور جو بہت چھوٹا لڑکا ہو اوسکا کوئی بدن عورت نہین اور جب ذرا بڑا ہو تو جب تک قابل شہوت نہین تو صرف قُبُل و دُبُر کا ڈہکنا فرض ہے اور پہر اور متصل بدن کا دس برس کی عمر تک پہر اس عمر کے بعد اوسکا حکم بالغ کا سا ہے کذا فی الدر المختار اور جو عورت بضرورت کسی غیر محرم کے سامنے آوے تو واجب ہے کہ تمام بدن چادر سے ڈہک کر آوے اور چادر موٹے کپڑے کی ہو مردون کو لازم ہے کہ یہہ احکام عورتون کو سمجھاوین ورنہ اون سے بازپرس ہوگی۔ تمام ہوگئے پردے کے احکام۔

اسکے بعد غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا

بعض کے نزدیک یہہ مقام پہاڑ ہے کوفے سے دس مرحلہ اور دمشق سے دس اور بروایت دیگر قلعہ ہے سنگین مواہب مین ہے کہ ایک شہر ہے مدینہ سے پندرہ سولہ شب کی راہ پر پشت اوسکی جانب وادی ابن اسمعیل ہے سبب اس واقعہ کا یہہ ہے کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر پہونچی کہ کچھہ لوگ جمع ہوکر راہزنی کرتے ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سباع ابن عرفطہ کو خلیفہ کیا اور ہزار آدمی سے اوسطرف روانہ ہوے وہ لوگ یہہ خبر سنکر بہاگ گئے کوئی اونمین سے ہاتھہ نہ آیا اسی عرصہ مین دفعتہً والدہ ابن عبادہ نے وفات پائی سعد نے کہا اگر میری مان فرصت پاتی تو صدقہ دیتی خواہ وصیت کرتی اگر مین کچھہ صدقہ دون تو اوسے فائدہ ہوگا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہوگا سعد نے عرض کیا کہ کون صدقہ افضل ہے فرمایا پانی تو سعد نے ایک کنوان بطور سبیل وہان کہود دیا اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی مان کی قبر پر نماز پڑہی بعد اسکے ماہ شعبان مین **غزوہ بنی مصطلق** واقع ہوا اس غزوہ کو مُریسیع کہتے ہین مصطلق ایک مرد کا لقب ہے کہ اوسکا نام خزیمہ ابن سعد ابن عمرو تھا اور مُریسیع بصیغہ تصغیر بنی خزاعہ کا ایک کنوان ہے

ناحیہ قدید مین سبب اس لڑائی کا یون واقع ہوا کہ حارث ابن ابی ضرار نے مشرکون
کو ترغیب دیکر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جنگ
کرنے پر آمادہ کیا یہہ خبر مدینہ مین آئی تو اول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے بُریدہ ابن الحصیب اسلمی کو انکا حال دریافت کرنے کو بھیجا یہہ اون سے
ملکر تحقیق خبر لائے اور حضور نے سامان جنگ کیا زید ابن حارث کو خلیفہ مقرر کیا اور
علی مرتضی یا صدیق اکبر کو علمدار مہاجرین کا کیا اور سعد ابن عبادہ کو علمدار انصار کا کیا
اور عمر ابن خطاب کو لشکر خدائے تعالی کا مقدمۃ الجیش قرار دیا اور تشریف لے چلے
اور امہات المومنین مین سے حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ ہمراہ تھین اور اس لڑائی
مین اکثر اہل نفاق بھی بطمع غنیمت ہمراہ ہوگئے تھے راہ مین ایک جاسوس بنی مصطلق
کا ملگیا وہ گرفتار کیا گیا اوس سے حال پوچھا اوسنے بالکل انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہ نے ڈانٹا اوسنے سب حال کہدیا لہذا اوسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے وہ بدبخت جاسوس سخت کلامی اور درشتی سے بولا اور
آمادہ مقابلہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسے قتل کیا یہہ خبر مشہور ہوئی
مشرکون کو خوف پیدا ہوا اور وہ سب منتشر ہوگئے اور لشکر اسلام مریسیع پر خیمہ زن ہوا
کچھہ مشرک پھر جمع ہوکر برسر مقابلہ آئے حضرت رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ انکو نصیحت کرکے دعوت اسلام کرو
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تعمیل حکم کی مگر اون لوگون نے کوئی بات نمانی اوسوقت
مسلمانون نے اول تیراندازی کی پھر حملہ کردیا سب مشرک فرار کرگئے مگر بعض گرفتار
ہوئے سب دس مشرک مارے گئے اور ایک صحابی شہید ہوئے جب لڑائی ہوچکی تو
ابو نفیلہ طائی خبر رسانی کے لئے جانب مدینہ باسکینہ روانہ ہوئے اور ایک شخص بنی
مصطلق کا برغبت دلی ایمان لایا اور اوسکے میلان خاطر کا یہہ سبب تھا کہ اوس نے

لڑائی کے وقت دیکھا تھا کہ کچھ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار مسلمانون کی مدد کو آئے ہین
یہہ واقعہ مشاہدہ کرنیکے ساتھہ اوسے یقین ہوگیا کہ دین اسلام سچا دین ہے اور جویریہ
بنت حارث ابن ابی ضرار کا بھی ایسا ہی حال بیان کرتے ہین وہ شوکت اسلام ملاحظہ
فرما کر کفر سے متنفر ہوئین اور اسلام اختیار کیا پھر اللہ تعالی شانہ نے اونپر یہہ فضل
واحسان کیا کہ جب وہ غنیمت مین آئین اور مسلمان ہوئین تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اونسے نکاح کیا اور اونکی آزادی اونکا دین مہر قرار پایا بعد
اسکے مسلمانون نے تجویز کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کے
قرابت دارون کو بندہ کرنا مناسب نہین اسواسطے سو عورتون سے زیادہ آزاد کردی
گئین اس غزوہ مین اٹھائیس ۲۸ دن مدینہ سے غیبت رہی اور مال غنیمت سے بحکم
حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خُمس نکالا گیا اور باقی لشکر اسلام
مین تقسیم کیا گیا اور اسی سال مین حضرت نے زینب بنت جحش سے کہ حضور کی
پھوپی کی دختر تھین اولاً زید ابن حارث کے نکاح مین تھین بوجہہ ناموافقت مزاج
کے بعد طلاق اور انقضائے عدت بحکم مالک حقیقی آپنے نکاح فرمایا اور اسی سفر
مین ما بین سنان بن دبر جہنی اور جہجاہ بن سعید غفاری کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ کا اجورہ دار تھا نزاع واقع ہوئی کہ سنان اور جہجاہ نے اپنا اپنا ڈول کنوئین
مین ڈالا اور دونون ڈول ایک سے تھے اتفاقاً ایک ڈول گر پڑا اور دوسرا نکل آیا
وہ فی الحقیقت سنان کا تھا جہجاہ نے کہا کہ یہہ میرا ڈول ہے دونون مین جھگڑا ہوا
یہانتک کہ جہجاہ نے سنان کو ایک طمانچہ مارا کہ خون بہ نکلا وہ سنان پکارا کہ یا
للانصار بالنخر دح اور جہجاہ چلایا یا للکنانہ یا للقریش لہذا مہاجر
وانصار کے لوگ ہتیار لیکر دوڑے قریب تھا کہ فساد برپا ہو مگر مہاجرون سے بعض
اشخاص نے سنان کو سمجھایا اور یہہ فساد رفع ہوگیا عبد اللہ ابن ابی سلول منافق

بھی اپنے یارون سمیت وہان بیٹھا تھا اور زید بن ارقم بھی اون مین موجود تھے
عبداللہ ابن ابی سلول بڑے غصہ سے چلا کر بولا کہ یہہ مہاجر تو ہماری جان کے لئے
بڑے صاحب قسمت بن بیٹھے ہین اگر مین ابکے مدینہ جاؤنگا تو وہ جو عزیز ہے اوسکو
جو خوار ہے مدینہ سے نکالدے گا یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
پھر اپنی قوم سے کہنے لگا کہ یہہ بلا تو تم نے آپ اپنے سر پر لی ہے کہ مسلمانون کو مدینہ
مین رہنے دیا زید بن ارقم نے یہہ تمام واقعہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے حضور مین عرض کیا اوسوقت حضور کے سامنے سب صحابہؓ حاضر تھے حضرت نے
اس خیال سے کہ شاید کوئی صحابی ناراض ہوکر درپئے انتقام ہوجائے فرمایا کہ اے
زید شاید تو اوس سے کچھہ خفا ہے کہ ایسی باتین تو اوسکی نسبت کہتا ہے زید نے
عرض کی مینے اوسکی زبان سے سنا ہے حضرت نے فرمایا شاید تیرا اوسنے کہا نہین
مانا یہہ فرماکر آپ خاموش ہوگئے اُسید ابن حضیر نے جب یہہ سنا کہ عبداللہ ابن
ابی سلول منافق نے یہہ بے ادبی حضور کی شان مین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ یہہ جو
عبداللہ نے کہا ہے کہ وہ جو عزیز ہے اوسکو جو خوار ہے مدینہ سے نکال دیگا تو آپ
بے شک عزیز و گرامی ترین مخلوق ہین اور وہ ضرور ذلیل و خوار ہے آپ اوسکو مدینہ
سے نکال دیجئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کے
جواب مین کچھہ نفرمایا اور ابن ابی سلول منافق کے بعض دوستون نے کہا اے ابن
ابی سلول بدبخت تجھپر کیا غضب پڑا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے حق مین ایسی بے ادبی کا کلمہ کہا اگر یہہ بات سچ نہین ہے تو آپکی خدمت اقدس
مین حاضر ہوکر اپنی برائت کی دلیل اور ثبوت پیش کر اوسنے کہا واللہ مین نے ایسی بات
نہین کہی اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوکر جھوٹی قسم کھالی

کہ یا حضرت زید ابن ارقم نے آپ سے غلط بات کہدی ہے مین نے ہرگز ایسا کلمہ
آپ کی شان مین نہین کہا بعض کے دل مین یہہ وسوسہ گذرا کہ زید نے اسکو تہمت
لگائی ہے اوسنے ہرگز یہہ بات نہین کہی ابن ابی سلول سچا ہے زید کے بعض اقربانی
زید کو ملامت کی زید بیچارے بخت غمناک ہوے ایک دن مضطرب و غمگین گھوڑے پر
سوار ہوکر میدان مین نکلی ناگاہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی
آگئے زید کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعلم نبوت میری رنجیدگی
دریافت فرمائی اور میرا کان مروڑا اور فرمایا غمگین مت ہو اللہ جَلّ جلالہٗ
تیرے قول کی تصدیق اور منافق کے قول کی تکذیب فرماتا ہے اور سورہ منافقون مجھے
سنائی اوسوقت مجھے تسکین ہوئی عبد اللہ ابن ابی سلول کا بیٹا تہا وہ بہت سچا مسلمان
اور موحد تہا اوسنے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین
دست بستہ عرض کی کہ اگر آپ میرے منافق باپ کا قتل چاہتے ہین تو مجھے اجازت
ہو کہ مین اوسے اپنے ہاتہہ سے قتل کرون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اے عبد اللہ مین تیرے باپ کا قتل ہونا نہین چاہتا تو اس خیال
سے درگذر جب تک کہ ہم مین سے ہے ہم اوسکے ساتہہ نیکی کرینگے جب مدینہ طیبہ کو مراجعت
کی تو وادی عقیق مین عبد اللہ فی سر راہ کہڑے ہوکر ہر ایک سوار کا تفحص شروع کیا حتی کہ
اوسکا باپ عبد اللہ بھی نکلا تو اوسنے اونٹ کی مہار پکڑکے اونٹ کو بٹہایا اور اوسکے
زانون پر پائون رکہکے کہڑا ہوگیا ابن ابی سلول نے کہا کیا ارادہ ہے عبد اللہ نے
کہا مین تجھے ہرگز نچھوڑونگا کہ تو مدینہ مین جانے پائے جب تک رسول اللہ کی اجازت
نہو اور تو یہہ اقرار کرلے کہ مین ذلیل ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
عزیز ہین جو شخص ان دونون باپ بیٹون کا یہہ واقعہ دیکھتا تہا وہ تعجب کرتا تہا یہانتک
کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہہ خبر پہونچی آپ تشریف لائے اور

اہل جلسہ سے کہا کیا ہو رہا ہے لوگون نے حال بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان تشریف لے گئے دیکھا تو فی الحقیقت بیٹا باپ کا اونٹ پکڑے کھڑا ہے اور باپ سے کہہ رہا ہے لا انت اذل من الصبیان لا انت اذل من نساء حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ سے کہا بس زیادہ اصرار نکر چھوڑ دے عبداللہ نے حضور کے ارشاد کی بجا آوری کی اور چھوڑ دیا اور اوس سے متعرض ہوا ایکدن عبادہ ابن الصامت نے عبداللہ ابن ابی سلول سے کہا کہ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کہ تیرے لئے دعائے آمرزش کرین اوسنے منہ پھیر لیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان سے کچھ دور گئے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور وہ سورۂ منافقون کی یہہ آیت ہے و اذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللّٰہ لووا رؤسھم ورا یتھم یصدون وھم مستکبرون ترجمہ یعنے جب کہی اون کو آو معاف کرا دے تمکو اللہ کا رسول تو وہ پھیر لیتے ہین منہ اپنا اور تو دیکھے کہ رکتے ہین اور غرور کرتے ہین پہر قبل اسکے کہ عبادہ بن صامت یہہ احوال کسی سے کہین سب کو اطلاع ہو گئی جب یہہ آیت نازل ہوئی تفسیر بغوی مین لکہا ہے کہ جب اللہ تعالی شانہ نے ابن سلول کا کذب کہول دیا اور زید ابن ارقم کا صدق ظاہر کر دیا تو کسی نے اوس منافق سے کہا یا ابا حباب تیری شان مین آیت سخت نازل ہوئی لہذا تو چل کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین امرزش کی درخواست کر وہ اسبات پر رضامند نہوا یہہ اس آیت کا شان نزول ہے۔

اسی سفر مین

یہہ اتفاق ہوا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مراجعت کے وقت

چاہ نقعار پر رات کو جلوہ فرما ہوئے تو ہوا کی شدت ہوئی لشکر کے لوگ بہت خوفناک ہوئے اور ناقۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کھل گیا تلاش کرنے سے نملا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کچھہ اندلیشہ نکرو یہہ ہوا ایک کافر کے مرنے سے چلی ہے اور وہ کافر مدینہ مین تہا کسی نے پوچہا وہ کافر کون تہا آپ نے فرمایا رفاعہ ابن زید ابن تابوت یہہ بات سنکر ایک منافق نے کہا کہ یہہ شخص آپ کو عالم الغیب جانتا ہے حالانکہ اونٹنی جاتی رہی اوسکا پتہ نہین معلوم اوسکی خبر کیون نہین بتاتا وہ شخص جو وحی لاتا ہے اوسیوقت حضرت جبرئیل تشریف لاسئے اور مقولہ منافق اور ناقہ کے نشان سے جہان وہ تہا مطلع کر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین یہہ گمان نہین کرتا کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور نہ عالم الغیب ہون لیکن مجھے اوس نے جو حقیقت مین عالم الغیب ہے منافق کے مقولہ سے اور جہان ناقہ ہے اوس مقام سے مطلع کر دیا ہے ناقہ شعب مین ہے اور نکیل اوسکی ایک درخت سے بندہی ہوئی ہے یہہ نشان سنکر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گئے اور ناقہ کو اوس مقام سے لے آئے اور جب لشکر خدا مدینہ مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ رفاعہ بن زید ابن التابوت اوسی دن اوسیوقت مرا تہا جسوقت حضور پر نور صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے خبر دی تہی یہہ رفاعہ عظمار یہود مین سے تہا اور منافقون کا تہانگی تہا۔

اسی سال مین قصہ افک واقع ہوا

افک کہتے ہین جہوٹہہ اور تہمت لگانے کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کو منافقین نے تہمت لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی نادانی کے سبب سے اوس تہمت لگانےمین شریک ہو گئے تھے اوسکا بیان یہہ ہے کہ غزوہ بنی المصطلق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتھہ لے گئے تھے اور آیت حجاب نازل ہوچکی تھی تو کوچ اور مقام مین ایسا ہوا کرتا تہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ہودج مین مستور ہوتین اور لوگ اوس ہودج کو کوچ کے وقت اُتار کر الگ ہو جاتے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوہ مُریسیع سے فارغ ہوکر مدینہ کو پہرے تو مدینہ کے قریب یہہ اتفاق ہوا کہ جب سحر کو کوچ کی ندا ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوچ کی طیاری کی ندا سنکر لشکر سے علٰحدہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئین جب وہان سے پہرین تو گلو بند جسمین مہرہ یمانی پڑا تہا گلے مین نہ پایا معلوم ہوا کہ کہل کر گر پڑا اوسی دم اولٹے پاؤن پہرین اور وہین تشریف لے گئین اور وہ ہار اپنا ڈہونڈ کر لائین لشکر کا کوچ ہوگیا تہا صفوان ابن معطل ہارے ماندے لوگون کی دیکھہ بہال کے واسطے پیچہے رہا کرتا تہا آپ اوسکے اونٹ پر چڑہکر لشکر مین تشریف لائین منافقون نے عیب لگایا اور سردار منافقون کا عبد اللہ ابن ابی سلول مردود تہا قصہ مختصر اس معاملہ کا بخاری مین حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے یون منقول ہے کہ حضرت کا معمول تہا کہ جب کسی لڑائی مین تشریف لیجاتے تو ازواج کے واسطے قرعہ ڈالتے جسکا نام نکلتا اوسکو ساتھہ لے جاتے چنانچہ اس لڑائی مین قرعہ میرے نام پر پڑا لہذا مین ساتھہ گئی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فتح کے بعد مراجعت کی اور مدینہ کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین قضائے حاجت کو لشکر کے باہر گئی اور فارغ ہوکر مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا ہے مین اوسی مقام پر تلاش کرنیکو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کو کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کسکے لشکر کے ساتھہ

روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کی کم خوار اور نہایت دبلی ہوتی تہین اس سبب سے
کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے نہونے کی کچہہ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملگیا تو مین مقام پر
آئی دیکہا تو لشکر کا کوچ ہو گیا ہے ناچار مین وہین بیٹہہ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا
حال معلوم ہوگا تو ضرور کوئی آدمی میرے لینے کو آئیگا صفوان ابن معطل لشکر کے پیچھے رہا
کرتا تہا کہ لشکر کی ہارے ماندے لوگونکی مدد کرتا رہے اوسنے مجھے سوتے ہوئے دیکہا تو
پہچانا کیونکہ پردہ نشینی کے حکم سے پہلے مجھے دیکہا تہا اوسنے افسوس اور تعجب سے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ کہا اور یہہ کہا کہ تو پیغمبر کی بی بی ہے اور
اوسکی کوئی بات استرجاع کے سوا مین نے نہین سُنی اوسنے اپنا اونٹ بٹہایا مین اوسپر
سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑے ہوے روانہ ہوا مین ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی
تہمت کرنے والون نے مجہپر تہمت باندہی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ ابن
ابی سلول تہا مین مدینہ مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینے کامل بیمار رہے مجکو اس تہمت
کی خبر نتہی ہان اتنا تردد تہا کہ جسطرح میری بیماری مین حضرت مہربانی فرماتے تہے اس
مرتبہ ویسی مہربانی نتہی گہر مین آتے اور صرف اتنا پوچہتے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اوسوقت
تک گہرون مین پاخانے نہین تہے مین شہر کے باہر مسطح کی مان کے ہمراہ جائی ضرور کو گئی
اوسکا پائون چادر مین اولجہا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو
کیون بد دعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہے تو اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح
بہی تہمت کرنے والون مین شریک ہے یہ بات سنتے ہی میری بیماری دونی ہو گئی مین حضرت
سے اجازت لیکر اپنے مان باپ کے گہر آگئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی مان سے
کہا کہ اے مان یہہ کیا بات ہے جسکا لوگون مین چرچا ہے میری مان نے کہا کہ بیٹی
گہبرا مت جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو حاسد لوگ ایسی ہی تہمت
لگا دیا کرتے ہین مینے کہا کہ سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین

اوس رات مین تمام شب نہین سوئی اور میرے آنسو جاری رہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے علی مرتضیٰ ابن ابیطالب کو اور اُسامہ ابن زید کو بلایا اور میرے چھوڑنیکے باب مین مشورہ پوچھا اسلیئے کہ اس عرصہ مین جبرئیل کا آنا اور وحی کا اُترنا کم ہوگیا تھا پس اُسامہ نے تو میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجھکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھہ خیال مین نہین آتا اور علی مرتضیٰ نے کہا خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہین کی ہے انکے سوا اور بہت عورتین ہین مگر بریرہ کنیز سے بھی آپ دریافت فرمائین وہ سچ سچ بتلا دے گی حضرت نے اوسے بُلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہے کہ تجھے اوسکے پاکدامنی مین شک پڑے اوسنے کہا یا رسول اللہ اوس خدا کی قسم جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا ہے مین نے کبھی اوسکی پاکدامنی مین فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہے کہ عایشہ کم سن لڑکی ہے بکری خمیر کہا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری کے سبب سے گہر کا بندوبست نہین کرتی۔

تنبیہ

ظاہر کلام حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ حضرت علی مرتضیٰ کے مشورہ سے ناراض ہوئین اور یہہ گمان ہوا کہ علی کو مجھپر سوء عقیدت ہے حالانکہ حضرت سیدنا علی کو بجز حسن عقیدت وکمال صداقت کے اصلا کسیطرح کا سوء ظن نتھا بلکہ یہہ ثابت ہے کہ جناب ولایت مآب کرّم اللہ وجہہ نے بمقتضاے دیانت وایمان بابلغ وجہہ حضرت صدیقہ کی پاکدامنی پر گواہی دی ہے چنانچہ کریمہ ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم ۝

ترجمہ اور کیون نہ جب سنا تہا اوسکو کہا ہوتا ہمکو لایق نہین کہ منہ پر لاوین یہہ بات اللہ
تو پاک ہے یہہ بڑا بہتان عظیم ہے اس بات کی خبر دیتی ہے اور علی مرتضی تو خود جانتے
تہے کہ طیبات کی صحبت سوائے طیبین کے اور کسی سے ہو نہین سکتی لیکن جب مین نے دیکہا کہ
حضرت رسالت مآب کو نہایت اضطراب ہے تو چاہا کہ بوجہ احسن تسکین خاطر فرمالین
اور خلاصہ یہہ ہے کہ ولایت مآب نے کلام کرنے مین جانب رسول اللہ کو ترجیح دی
اور اوسکے ضمن مین حضرت صدیقہ کی مہم کو سرانجام دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اس معاملہ
کی جانب خدا سے یہہ بات آپ پر منکشف ہو جایگی اور اگر سیلان خاطر شریف اسطرف
ہے کہ عایشہ سے مفارقت واقع ہو تو چندے صدیقہ آپ سے جدا ہو کر اپنے والدین
کے گہر مین رہین جب اطمینان کلی ہو جاسے تو دولت خانہ عالی مین قدم رنجہ فرمائین
اور اگر یہہ ارادہ ہے کہ اسکی حقیقت زبان خلق سے تحقیق ہو جاسے تو بریرہ کنیز سے
دریافت فرمائیے وہ بخوبی حالات صدیقہ سے واقف ہوگی کہ وہ شب و روز اونکی
خدمت مین رہتی ہے اس کلام سے حسن اہتمام حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا معلوم
ہوتا ہے کیونکہ حضرت مرتضی علی علیہ السلام خوب جانتے تہے کہ بریرہ کے کلام سے
حضرت کو تسکین ہو جائیگی اور ایسا ہی ہوا بہی مگر حضرت صدیقہ اوس زمانہ مین خوردسال
تہین اس دقیقہ کو نہ پہونچین اور اسی سبب سے اونکو ملال ہوا بالجملہ حضرت
ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
بریرہ سے حال دریافت کرنے کے بعد مسجد شریف مین تشریف لے گئے اور منبر پر چڑہکر
یہہ فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون سا میرا مددگار تم مین ہے جو دریافت کرکے
اوس مرد سے بدلا لے جسکے سبب سے میری زوجہ کو ایذا اور تکلیف پہونچی ہے خدا
کی قسم نہین جانا مین نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ ذکر کیا ہے لوگون نے اوس مرد کو
جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی کے پاس کبہی نہین جاتا تہا میرے

ساتھہ کے سوا پس سعد بن معاذ سردار قوم اوس نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم مین
سے ہو تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہے تو جیسا
ارشاد ہو ویسا کرین تب سعد بن عبادہ سردار قوم خزرج نے اپنی قوم کی پچ کی اور کہا
اے ابن معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم پر تیرا کیا اختیار ہے اپنی قوم کی تو
بہی حمایت کریگا پہر اوسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچازاد بہائی نے کہا اے سعد
بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم ہے خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے
کیا تو منافق ہے جو منافقونکی حمایت کرتا ہے الغرض قریب تہا کہ کُشت وخون ہو جائے
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب کو روکا حضرت صدیقہ فرماتی ہین
کہ مین بیٹھی ہوئی روتی تہی کہ حضرت تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھہ گئے اور
فرمانے لگے اے عائشہ تیرے حق مین ایسا ایسا سُنا گیا ہے اگر تو بیگناہ ہے تو
قریب تر خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ
جب بندہ نے توبہ کی تو خدا اُسکا گناہ معاف کرتا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کلام تمام کر چکے تو میرے آنسو تہم گئے مین نے اپنے باپ سے کہا کہ تم حضرت
کی بات کا جواب دو وہ بولے کہ مین نہین جانتا کیا جواب دون پہر مینے اپنی مان سے
کہا کہ تم اسکا جواب دو اونہون نے بہی اسکا کچہہ جواب نہ دیا آخر کو مین نے حضور پرنور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے معلوم ہے کہ اس بات کی خبر آپکو
ہوئی ہے اور آپ کے دل مین جم گئی ہے اگر مین یون کہون کہ مین عیب سے پاک ہون
تو آپ کو یقین کاہیکو ہوگا اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرتی ہون تو آپ اوسے سچ ہی سمجھینگے
اب میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہے فصبرٌ جمیل واللہ
المستعان علی ما تصفون یعنی اب صبر ہی اچہا ہے اور اللہ کی مدد چاہیئے

بہ سبب کثرت غم کے حضرت صدیقہ کی زبان مبارک پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام نہ آیا اسلئے یوسف کے باپ نے فرمایا حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین اپنی حقیقت ایسی نہ جانتی تہی کہ میری حق مین قرآن نازل ہوگا بلکہ یہہ گمان تہا کہ میرے معاملہ مین خواب کے طور پر حضرت کو اطلاع ہوجائیگی لیکن اللہ کی کریمی کے قربان کہ آپ وہین تشریف رکہتے تہے کہ وحی نازل ہوئی آپ نے تبسم فرمایا اور کہا اے عایشہ خدا تعالی نے تیری پاکدامنی اور صفائی نازل فرمائی اور سورۂ نور کی آیتین اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ آخر رکوع تک پڑہ سنائین مین شکر الٰہی بجالائی میرے باپ نے کہا کہ اے عایشہ حضرت کی تعظیم کے واسطے کہڑی ہوجا اسوقت مین غصہ مین تہی مینے کہا نہ اوٹہونگی اور نہ تعریف کرونگی مین تو اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میرے حق مین قرآن نازل کیا ہے جو قیامت تک پڑہا جائیگا۔

فائدہ اس حدیث سے کئی فائدے ظاہر ہوے اول یہہ کہ جو کوئی بیگناہون کو بہتان اور تہمت لگاتا ہے وہ آخر کو رسوا اور فضیحت ہوتا ہے اور پاک لوگون کی پاکیزگی زیادہ اوس سے کہ جو تہی ثابت ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہہ کہ جسنے حضرت عایشہ صدیقہ رض کو بد کہا اوسنے ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج دیا اور منافقون مین اوسکا شمار ہوا تیسرے یہہ کہ علم غیب سواے خدا کے کسیکو نہین اسلئے کہ ایک مہینے تک حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تردد رہا لیکن حقیقتِ حال خدا ہی کے بتلانے سے معلوم ہوئی۔ چوتہے یہہ کہ جو شخص نعوذ باللہ اس براءتِ منصوصہ قطعیہ مین شک کرے وہ باجماع اہل اسلام کافر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا ہے۔ پانچوین یہہ کہ قرعہ ڈالنا اسکی اصل کتاب وسنت سے ثابت ہوے۔ چہٹے یہہ کہ کوئی شخص اپنا دوست ہو یا عزیز کسی اہل فضل کی برائی کرنے والے کے فعل کو برا سمجہے جسطرح مسطح کی والدہ نے اپنے

بیٹے کے فعل کو بُرا سمجھا باوجودیکہ وہ بدری صحابی تھا۔ ساتوین یہہ کہ تفضیل اہل بدر
اس حدیث سے بہی ثابت ہوتی ہے۔ آٹھوین یہہ کہ عورت کو اپنے والدین کے گھر
جانا بغیر اجازت شوہر کے جائز نہین۔ نوین یہہ کہ استشہاد اور استفسار عورتون
سے اُمور عارضہ مین جائز ہے جسطرح حضور پرنور نے بریرہ سے پوچہا کہ وہ اس
حدیث مین مذکور ہے اور دوسری حدیث مین استفسار کرنا زینب بنت حجش اور اُم ایمن
اور اُسامہ سے مذکور ہے اور اُن سب نے بہی پاکدامنی حضرت عائشہ رض کی بیان کی ہے۔
دسوین یہہ کہ بد کہنا متعصب بالباطل کا جائز ہے جسطرح سعد بن معاذ نے سعد بن
عبادہ سے فرمایا کہ کیا تو منافق ہے جو منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ گیارہوین یہہ
کہ حسن ادب غضب کے وقت یون لازم ہے کہ مہربانی معمولی کم کردے تاکہ وہ شخص جسکے
سبب سے ایذا پہونچی ہے معلوم کرلے کہ یہہ آدمی مجہہ سے ناخوش ہے جیسا حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیقہ کے ساتہہ برتاو کیا۔ بارہوین
یہہ کہ جو امر جدید خلاف طبع ہو تو اوسمین عقلا سے دریافت کرنا ضرور ہے چنانچہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُسامہ بن زید اور علی مرتضیٰ اور عمر ابن خطاب اور
عثمان بن عفان سے دریافت کیا اور سب لوگون نے حضرت صدیقہ کی پاکدامنی
بیان کی **فائدہ** ایسے حالات کے واقع ہونے مین جو اولیا اور انبیا پر واقع
ہوئے ہین اللہ تعالے شانہ کی حکمتین مخفی ہوتی ہین اور جب وہ سمجہہ مین آجاتی ہین
تو اون بزرگونکی عزتین خلق اللہ کی نظر مین بہت بڑہ جاتی ہین یہہ مصائب اونکے
آئینہ کمال کے جوہر کو بہت مصفا اور مجلا کرکے دکہا دیتے ہین اور پہر دنیا اون کا کلمہ
پڑہنے لگتی ہے جتنے مصائب زیادہ ہوتی ہین اوتنے ہی مراتب زیادہ اونکو عطا ہوتی ہین۔

واقعات شہادت حضرت حسنین

گلگون قبا علیہ السّلام

اسکی پوری مثال ہے لہذا بعض شروح بخاری مین قصہ افک کی حکمتین شمار کی ہین

ازانجملہ یہہ معاملہ سبب نزول تعریف حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مین ہوا ۲ دوسرے جو مصیبت مسلمانون پر ہوتی ہے وہ موجب ثواب اور رفع درجات ہوتی ہے۔ تیسرے یہہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات مین کہل جائے اور اوس مالک الملک اور عالم الغیب کے بیان سے واضح ہوجائے کہ مسلمانون کی شان ایسے معاملات مین مقتضی اس بات کی ہے کہ کہین سبحانك هٰذا بهتانٌ عظيم یعنی پاک ہے تو یہہ بڑا بہتان ہے اور گمان نیک رکہین اور کہین یہہ بات ہماری زبان پر لانیکی نہین یہہ تو کہلا جہوٹ ہے۔ ۴ چوتہے یہہ کہ ہمیشہ بیگناہ کو ذریعہ تسلّی ہو کہ جب جناب ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سی پاک دامن پر لوگون نے تہمت لگائی تو ہمسے گنہگارونکی کیا حقیقت ہے۔ ۵ پانچوین یہہ کہ اہل مصیبت زدہ باقتدائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبر جمیل کرے اور اللہ سے مدد مانگے فائدہ اس تہمت مین

عبداللہ ابن ابی سلول بانی فساد تھا اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ کہ حضرت صدیق اکبر کی خالائی بہن کا بیٹا تھا اور حمنہ اُخت زینب بنت حجش اوسکی شریک مفسدہ تھی انہین لوگون کو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسّی اسّی دُرّے حد قذف کے مارے الغرض جب پاکدامنی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین قرآن نازل ہوا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑہا تو حضرت صدیقہ کے سر کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اب مسطح کی خبر گیری نہ کرونگا اللہ تعالیٰ شانہ نے اوسکی سفارش فرمائی کہ سورۂ نور مین ارشاد ہوا مین ان آیات قرآنی کو ترتیب وار لکھے دیتا ہون ناظرین کتاب غور کی نگاہ اسپر ڈالین۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر قرآن پاک کی شہادت

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا

لَکُمْ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

ترجمہ جو لوگ لائے ہین یہہ طوفان تمہین مین سے ایک جماعت ہین تم اوسکو نہ سمجھو بُرا اپنے حق مین بلکہ یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین ہر آدمی کو اون مین سے پہونچتا ہے جتنا کمایا گناہ اور جس نے اوٹھایا ہے یہہ بڑا بوجھہ اوسکو بڑی مار ہے ۱۲ دوسرا ٹکڑا اس رکوع کا لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ○ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ج فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ ○ ترجمہ کیون نہ جب تم نے اوسکو سنا تھا خیال کیا ہوتا ایمان والے مردون نے اور عورتون نے اپنے لوگون پر اچھا خیال اور کہا ہوتا صریح طوفان ہے کیون نہ لائے وہ اوسپر چار گواہ جب نہ لاسے وہ چار گواہ تو وہ لوگ اللہ کے ہان جھوٹے ہین ۱۲ تیسرا ٹکڑا اس رکوع کا جسمین پروردگار تعالیٰ شانہ نے اپنی شفقت کا اظہار فرمایا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّکُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

ترجمہ اور کبھی نہوتا اللہ کا فضل تمپر اور اوسکی مہر دنیا و آخرت مین البتہ تم پر پڑتی اس چرچا کرنے مین بڑی آفت ۱۲ چوتھا ٹکڑا اس رکوع کا جسمین ایسے ناشایستہ امور مین اپنی زبان اور دل کو روکنے کے بیان مین قرآن پاک تمام امور دینی و دنیوی کے ہمکو تعلیم دیتا ہے افسوس کہ ہم اس پاک و مقدس کتاب کو تدبر سے نہین پڑہتے تمام سعادتون کے خزانے اسی کتاب کریم مین موجود ہین مجھے اون حضرات پر بڑا افسوس آتا ہے کہ دنیا بھر کے وظائف پڑہتے ہین مگر قرآن سے بالکل بے خبر ہین بعض لوگ تو بیہادوت کو جو زبان بھاشا مین ایک ہندو راجہ کا قصہ ہے بڑے اعتقاد سے پڑہتے ہین اور اپنی آسمانی کتاب کو کبھی سال دو سال مین ایکبار بھی نہین دیکھتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ق وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ جب لینے لگے تم اوسکو اپنی زبانون پر اور بولنے لگے اپنی منہ سے جس چیز کی تمکو خبر نہین اور تم سمجھتے ہو اوسکو ہلکی بات اور یہہ اللہ کے ہان بہت بڑی ہے ۱۲ پرور دگار تعالی شانہ سمجھاتا ہے کہ جب تم اپنے دلون سے اس بات کو اپنی زبانون پر لائے جسکی تمکو ہرگز اطلاع نتھی اور تم اسکو بہت ہلکی بات سمجھے ہوئے تھے تم کو اسکی خبر نتھی کہ یہہ بات اللہ تعالے شانہ کے ہان بہت بڑی بات ہے۔

تنبیہ اے برادران اسلام اللہ تعالی شانہ تمہاری ہدایت فرمائے آمین

اس آیت شریف کے سیاق کو دیکھتے ہو کہ تمہارا رب کسی بیگناہ آدمی کے تہمت لگانیکی بات کی تعلیم کیسی مہربانیون کے الفاظ سے فرمارہا ہے بھائیو قرآن شریف پڑہو اور اوسکی طرز تعلیم پر غور کرو دیکھو اب اسکے آگے کی آیت کہ وہ کیا ارشاد فرماتا ہے جب تم اسمین غور کرو گے تو حضرت **ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا** کی پاکیزگی اور مرتبہ کی خبر ہوگی اور وہ آیت شریفہ یہہ ہے وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ق سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ اور جب تمنے اوسکو سنا تھا تو کہا ہوتا کہ ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتین ہم اپنے منہ سے کہین اللہ تو پاک ہے یہہ بڑا بہتان ہے ۱۲ اے مسلمان بھائیو ذرا پرور دگار تعالی شانہ کی اس فہمایش کو غور سے ملاحظہ کیجئے دیکھئے کیا حکم ہوتا ہے کسی بدکار آدمی کے لئے قرآن پاک یون صفائی فرمائیگا اب اسکے آگے کی بھی آیت کو ملاحظہ فرمایئے کہ پرور دگار تعالے شانہ خود ارشاد

فرماتا ہے کہ مین تمکو سمجھاتا ہون کہ پھر ایسا کام نکرنا اور اس آیت سے مراد اس زمانہ کے
مسلمان سمجھے جاتے ہین کہ جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے صاف نہین ہین دیکھو
سورہ نور کی یہہ دوسری رکوع کی چھٹی آیت اور اوسکے سب لفظون پر نگاہ غور کرجانا خصوصاً
لِمِثْلِهٖ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

چھٹی آیت سورہ نور کی جو خاص مومنین کیواسطے ہے

بہت غور سے اس آیت شریفہ کی تلاوت کرو اور مومنین کے لفظ پر تعمق کی نظر ڈالو کہ مخاطب
مومنین ہی ہین اور ساتوین آیت مین تشیع کا لفظ بھی قابل غور ہے ۱۲ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ
تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ اللہ تعالے شانہ تمپر
وعظ کرتا ہے کہ پھر نکرو ایسا کام کبھی قیامت تک اگر تم مومنین ہو یعنی اگر تم کو دعواے مومنین
ہونے کا ۱۲ ساتوین آیت وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
ترجمہ اور کھولتا ہے اللہ تمہارے واسطے پتے اور اللہ حکمت والا ہے سب جانتا ہی ۱۲
آٹھوین آیت سورہ نور کی فقیر گنہگار محمد اکبر کا وارد قلبی ہی چونکہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ تن نور خدا تھین لہذا ذکر بھی آپ کا سورہ نور مین پروردگار تعالے
شانہ نے فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ جو لوگ چاہتے ہین کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والون مین اونکو عذاب سخت ہے درد ناک دنیا اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہین جانتے ۱۲ نوین آیت جسپر دوسرا رکوع تمام ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝

ترجمہ اور کبھی نہوتا اللہ کا فضل تمپر اور اوسکی مہربانی مگر اللہ نرمی کرنے والا ہے اور مہربان واضح ہو کہ یہہ سورہ نور کا دوسرا پورا رکوع حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شان پاک مین وارد ہے اور بہت صاف لفظون مین حضرت ام المومنین کی پاکیزگی پروردگار تعالےٰ شانہ نے بیان فرمادی اب سمجھنا ہو جسے وہ سمجھ لے اللہ تعالےٰ شانہ تو فرما چکا بندہ چاہے مالک کا حکم مانے چاہے نمانے۔

روایت ہے

کہ جب پاکدامنی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قرآن مین نازل ہوئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ آیت تلاوت فرمائی تو حضرت صدیقہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اب مین مسطح کی خبرگیری نکرونگا اللہ تعالےٰ شانہ نے اوسکی سفارش فرمائی سورہ نور مین ارشاد ہوا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت

قال اللہ تعالےٰ شانہ فی القرآن العظیم وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اور قسم نہ کھاوین بڑائی والے تم مین اور کشایش والے اس سے کہ دیوین ناتے والون کو اور محتاجون کو اور وطن چھوڑنے والون کو اللہ کی راہ مین

چاہیئے کہ درگذر کرین اور معاف کرین کیا تم نہین چاہتے ہو کہ اللہ تمکو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۱۲ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کے تفقد احوال مین قصور نکرونگا اس مقام سے کیسی بڑی فضیلت حضرت سیدنا صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اونکو بڑائی والا فرمایا پھر جو کوئی اونکی بزرگی کا اقرار نکرے وہ اللہ ہی سے جھگڑے کہ اس فضیلت کے سزاوار تو ہم تھے صدیق اکبر کو کیون یہہ فضیلت ملی۔

بیان تیمم کا

اسی سال مین موضع صلصل مین غزوہ مصطلق سے معاودت کے وقت پانی نہ ملا تو حکم تیمم نازل ہوا اور اسکی مفصل کیفیت یہہ ہے کہ اس سفر مین پہلے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گلے کا ہار گم ہو گیا اوسکی تلاش مین توقف ہوا اتفاقاً وہان پانی نتھا اور نماز کا وقت آگیا اصحاب ملول ہوے اور حضرت صدیق اکبر سے کہا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے آپ اوسوقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قریب استراحت فرما رہے تھے حضرت ابوبکر نے حضرت صدیقہ کو طعنہ دیا اور ناراض ہو کر غصہ ہوے اور نیزہ کا ڈنڈا کمر کے پاس مارا مگر آپ نے حضور پرنور کی بیداری کے خیال سے جنبش نفرمائی پھر حضور خود بیدار ہوے اور یہہ حال سنکر جناب الٰہی مین متوجہ ہوئے فی الفور حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لیکر آئے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا لہٰذا حضرت نے اصحاب کو اجازت تیمم کی دی پوری آیت پارہ والمحصنٰت سورۃ النسا کی یہہ ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ ترجمہ اور اگر تم مریض ہو یا سفر مین یا آیا ہے کوئی شخص

تم مین جاے ضرور سے یا لگی ہو عورتون سے پہر نپایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پہر ملو
اپنے مُنہ کو اور ہاتھون کو اللہ ہے معاف کرنے والا اور بخشنے والا شرح وقایہ مین ہے
کہ جو چیز زمین کی جنس سے طاہر ہو اوسپر تیمم درست ہے جیسے مٹی ریت پتھر سرمہ ہرتال اور
جو چاندی اور سونا کہان مین کہلا ہوا ہو اوسپر درست نہین اور جو کہلا نہو مٹی مین ملا ہو اوسپر
تیمم درست ہے **الغرض** اس واقعہ کے بعد اُسید ابن حضیر نے کہا یہہ فائدہ جلیلہ محض
برکات صدق و پاکدامنی حضرت صدیقہ سے امت کو حاصل ہوا ہے آخر نماز تیمم سے ادا کی گئی
اور لشکر کا کوچ ہوا گلے کا ہار حضرت صدیقہ کے محمل کے نیچے مل گیا واضح ہو کہ یہہ واقعہ
دوسرا ہے اسکو واقعہ اولی سے کچہہ علاقہ نہین اسکی تفصیل مولٰنا اصیل الدین محدث نے
معالم الاسلام فی سیرت النبی علیہ السلام مین بخوبی فرمائی ہے جو مشتاق ہون وہ اس کتاب کو
ملاحظہ فرماین اللہ تعالے لشانہ نے فرمایا اگر پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو تو زمین پر تیمم
کرو جو پاک ہو پہر ملو اپنے مُنہ اور ہاتھون کو پانی کا عذر تین صورتون سے ہے اور طہارت کا
ضرور ہونا دو صورتون سے ایک عذر کی صورت تو یہ ہے کہ ایسا مریض ہو جسے پانی ضرر کرتا ہو
دوسرے یہہ کہ سفر درپیش ہے پانی پینے کو رکہا ہے کہ پہر دور تک نہ ملیگا۔ تیسرے یہہ کہ
پانی موجود ہی نہین اس تیسرے کے ساتہہ دو صورتین طہارت کی ضرورت کی فرماین ایک یہ
آدمی جاے ضرور سے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا غسل کی ضرورت ہے
اور تیمم کی شرطین بہی معلوم ہوئین یعنی جب تم پانی پر قادر نہو خواہ اوسکے استعمال پر یا اوسکے
نہونے سے یا اوسکی دوری سے یا رسی اور ڈول کے موجود نہونے سے یا کسی درندے
یا زہریلے جانور کے خوف سے چاہ تک نہین جاسکتے تو یہہ عذرات تیمم کے واسطے کافی ہین
اور تیمم مین نیت کرنا فرض ہے اسلئے کہ تیمم قصد کو کہتے ہین اور یہہ حکم ایسا ہے کہ جسپر سب کا
اتفاق ہے اور صعید کہتے ہین روے زمین کو خواہ مٹی ہو یا مٹی کی جنس سے کوئی چیز ہو
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مٹی و ریگ اور پتہر پر اگرچہ اوسپر غبار بہی نہو تیمم کو جائز کہتے ہین

مگر شرط ہے کہ کامل طاہر ہو اسی سے ایک مسئلہ متصرع ہوتا ہے کہ جو زمین نجس ہو اور وہ
خشک ہوجائے نماز اوسپر پڑہے مگر تیمم اوسپر درست نہین ہے اور تصرع کرنا تیمم کو پانی کے
نہونے پر دلیل ہے کہ پانی کی طہارت اصل ہے اور تیمم عوض ہے یہہ بالاجماع ہے پر
احناف کے نزدیک عوض مطلق ہے یعنی جسطرح پانی حدث کو زایل کرتا ہے ویسا ہی تیمم بہی
لہذا جائز ہے کہ ایک تیمم سے کئی نمازین ادا کرسکتا ہے جب تک تیمم ساقط نہو اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عوض ضرورت ہے یعنی نماز ہوجاتی ہے پر حدث حقیقت مین رہجاتا
ہے لہذا ہر فرض کے لئے تیمم واجب ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ تیمم حدث اصغر اور
حدث اکبر دونون سے ہوتا ہے اور فقط مُنہ اور دونون ہاتھونکا ملنا چاہیئے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ قبل تیمم پانی کی تلاش ضرور ہے اور پوچہا گیا کہ اگر تہوڑا سا پانی غیر کافی وضو کو ملا تو استعمال
کرنا واجب ہے کیونکہ یہہ شخص واجد الماء ہے یعنی پانی اسکو ملگیا ہے اور بدلیل اِذَا قُمْتُمْ اِلَی
الصلوٰۃ کے قبل وقت کے تیمم نہ چاہیئے۔

پہر اسی سال کے شوال مین غزوہ خندق جسکو غزوہ احزاب بہی کہتے ہین واقع ہوا

اس غزوہ کو موسیٰ ابن عقبہ نے سال چہارم کے ماہ شوال مین لکہا ہے اور ابن اسحٰق مطلبی
نے سال پنجم مین لکہا ہے اور اکثر اہل سیر کو اسی پر اتفاق ہے لیکن بخاری اور ولی الدین
عراقی کا میلان قول اول پر ہے کذا فی المواہب اور معاملہ اس قضیہ کا یون ہوا کہ حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب یہود بنی نضیر کو نکال دیا تو وہ لوگ متفرق
ہوئے چنانچہ حُیی ابن اخطب اور سلام ابن الحقیق اور کنانہ ابن ابی الحقیق اور ہوذہ ابن
قیس وابو عمارہ باہلی خیبر مین گئے اور چند روز کے توقف کے بعد بیس آدمی ہمراہ لیکر
مکہ مین آئے ابوسفیان نے اون لوگون سے پوچہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے وہ بولے کہ ہم سب

عداوتِ محمدؐ پر عہد و پیمان کرتے ہین ابوسفیان نے اون سب کی بہت خاطر و مدارات کی
اور پچاس آدمیون سے بیت اللہ مین جاکر اون سے ہم قسم ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ ہم لوگونمین
سے اگر ایک آدمی بہی زندہ رہے تو لڑائی سے مُنہ نہ موڑے جب قریش سے اُن کو اطمینان ہوا
تو قبیلۂ غطفان مین گئے اور اونکو طمع دی کہ ایک سال کے خُرمے خیبر کے تمکو پہونچا دینگے
اگر تم شریک ہوئے عتبہ ابن حصین فرازی رئیس غطفان نے قبول کیا اور اپنے ہم عہدون کو
خطوط لکہے چنانچہ بنی اسد و فرازہ و مرہ و اشجع سب شریک ہوگئے اور سرداری قریش کی
ابوسفیان پر قرار پائی اور افسری غطفان کی عتبہ ابن حصین پر مسلم ہوئی اور جہتری بنی فرازہ
حذیفہ بن بدر پر اور ریاست بنی مرہ حارث بن عوف بن ابی حارثہ مزنی پر اور امارت بنی
اشجع شعر بن رحیلہ بن نویرہ بن ظریف پر معالم التنزیل مین ہے کہ جب یہود سے قریش
کے لوگ ملے تو پوچہا کہ اے یہود تم لوگ اہل کتاب ہو ہم تم سے یہہ پوچہتے ہین کہ دین محمدؐ
اچہا ہے کہ دین قریش وہ بولے کہ تمہارا دین حق ہے اور تم حق پر ہو انہین ملاعنہ کے
حق مین یہہ آیت نازل ہوئی الم تر الی الذین اوتو نصیباً من الکتابِ
یوءمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی
من الذین آمنوا سبیلاً ترجمہ یعنے تو نے ندیکہا جن کو ملا ہے کچہہ حصہ کتاب کا
مانتے ہین بتون کو اور شیطان کو اور کہتے ہین کافرون کو یہہ زیادہ پائے ہوئے ہین مسلمانون سے
راہ۔ القصہ بعد قول و قرار ابوسفیان چار ہزار آدمی لیکر نکلا اور علم عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو
دیکر ہزار اونٹ اور تین سو گہوڑے ساتھ لئے اور چلا جب مرّ الظہران مین آیا تو قبائل اسلم و
اشجع و بنو مرہ و بنو کنانہ و بنو فرازہ و غطفان بہی مل گئے اب یہہ سب دس ہزار کفار ہوگئے
آخر یہہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سنکر مہاجرین و انصار سے مشورہ فرمایا
حضرت سلمان فارسی نے التماس کیا کہ یا نبی اللہ ہمارے بلاد مین ایسے موقع پر خندق کہودتے
ہین چنانچہ تجویز سلمان حضرت کو پسند آئی۔

ذکر سلمان فارسی

فائدہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اکابر یہود اولاد یوسف ابن یعقوب علیہ السلام سے تھے انکی کنیت ابو عبداللہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہود سے مول لیکر آزاد کیا اور شرفائے اصحاب مین آپکا شمار ہے آپکے اجداد مجوسیان فارس سے تھے قوم رام ہُرمز سے یہہ قوم ابلق گھوڑونکی پوجا کرتی تھی اور ایک قول یہہ ہے کہ اصفہانی ہین حضرت سلمان دین کی طلب مین گھر سے نکلے اوائل سفر مین نہایت پریشان ہوئے اور نصرانی ہوئے توریت پڑہی پھر عرب نے انکو پکڑ لیا اور کسی یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا بعد اسکے پھر بار دگر کسی دوسرے نے انکو خریدا پھر کسی اور نے مول لیا اسیطرح دس جگہہ بکے الغرض راہب عموریہ کے اشارہ سے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بمقام مدینہ طیبہ حاضر ہوکر اسلام لائے اصل سخن یہہ ہے کہ علماء یہود ونصاریٰ سے خبر بعثت حضور عالی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ذکر ہجرت سنکر مدینہ مین آئے حضور والا وہین جلوہ افروز تھے اور یہ اوسوقت ایک یہود کے غلام تھے جب حضور مین حاضر ہوئے تو کچھہ چیز خدمت مبارک مین پیش کی اور عرض کی یہہ صدقہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ مجھپر حرام ہے اور اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا پھر دوسرے روز آئے اور کچھہ چیز پیش کش حضور عالی کی اور کہا کہ یہہ ہدیہ ہے آپ نے اوسے قبول فرمایا پھر ایک روز پشت مبارک پر مہر نبوت کی زیارت کی اور فوراً مشرف باسلام ہوئے کیونکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سُنا تھا کہ یہہ مہر نبی آخر الزمان کی پشت پر ہوگی آپ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو اونہون نے اپنے مالک سے بذریعہ کتاب کہا اوسنے چالیس اوقیہ سونا جو ایک سو پانچ تولہ ہوتا ہے اور ہندوستان کے وزنِ مروجہ سے ڈیڑہ سیر ہوتا ہے بدل کتاب قرار دیا اور یہہ شرط کی کہ تین سو درخت خرما کے لگا دین جب وہ تیار رہون تو یہہ آزاد ہون حضور پر نور صلعم نے اپنے

دست مبارک سے درخت لگائے اور وہ اوسی سال بارآور ہوئے ایک درخت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا تھا وہی بارآور نہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسے اوکھاڑ کر پھر لگایا وہ بحکم خدا بارآور ہوا اور ایک بیضہ کے برابر سونا غنیمت مین آیا تھا وہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ یہہ چالیس اوقیہ نہین ہے حضور پرنور نے دعائے برکت کی تو وزن مین پورا ہوا اور یہودی کو دیکر آزاد ہوگئے اور حضور کی خدمت مین حاضر رہے سلمان فارسی کی عمر شریف ایک روایت مین تین سو برس کی بیان کی گئی ہے اور دوسری روایت مین ڈہائی سو برس کی سمجھی گئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھا ہے مگر وہ دوسری روایت صحیح ہے آخر عمر مین اللہ تعالیٰ شانہ نے دولت ایمان واسلام سے مشرف فرمایا اپنے ہاتھہ کے کسب سے قوت کرتے تھے اور جوکچھہ اوس کسب کے ذریعہ سے حاصل ہوتا تھا اور اپنی خوراک سے جتنا بچ رہتا تھا وہ سب صدقہ کردیتے تھے آپکے فضائل ومناقب بہت ہین نقشبندیہ طریقہ کے آپ پیشوا ہین ۳۵ھ ہجری مین بمقام مداین وفات پائی۔

الغرض حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن امّ مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور مہاجرین کا نشان زید ابن حارثہ کو اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت فرماکر بیرونِ مدینہ نہضت فرما ہوئے اور عبداللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور ابوسعید خدری اور براء ابن عازب کو کہ سب نوجوان پندرہ پندرہ برس کے تھے ساتھہ رکھا اور کم عمرون کو واپس کردیا یہہ سب لشکر تین ہزار مردان خدا کا تھا اور چھبیس ۲۶ گھوڑے تھے بعد اسکے بنی قریظہ سے کہ ہم عہد تھے پھاوڑے۔ کدال۔ ٹوکرے عاریت لیکر خندق کھودنے مین مشغول ہوے اور بعضے جانب شام اور بعضے جانب شرق مدینہ اور دو طرفین جو بسبب استحکام عمارت کھودنیکے قابل نہین اونکو چھوڑ دیا اور اٹھارہ ۱۸ اٹھارہ ۱۸ نفر مین دس دس گز خندق کا کھودنا قرار پایا اور لشکر پہاڑ کے نیچے اوترا یعنی کوہ سلع پس پشت رہا اور خندق پیش رو یعنی

سامنے اور جسوقت حضور پرُنور نے حفر خندق کی تقسیم فرمائی تو مہاجرین و انصار مین یہ جھگڑا ہوا کہ سلمان فارسی ہماری طرف ہون اور وہ کہتے تھے کہ ہماری طرف ہون جب حضور پرنور نے سُنا تو فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْت چنانچہ سلمان فارسی ہر روز طول و عرض مین پانچ گز خندق کہودتے تہے ایک روز قیس ابن صعصعہ کی نظر لگی تو سلمان بیہوش ہوکے گر پڑے حضور پرنور نے فرمایا قیس وضو کرے اور وہ پانی وضو کا ایک ظرف مین جمع کرو اوسی پانی سے سلمان کو نہلاؤ اور ظرف آب اوندہا سلمان کی پشت پر ڈالدو چنانچہ اصحاب نے ایسا ہی کیا اللہ کے حکم سے سلمان کو صحت ہوگئی۔

حدیث صحیح مین وارد ہے

کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صبح کے وقت حالت سردی و گرسنگی مین برابر خندق کہودتے چنانچہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکا حال معائنہ فرمایا تو ارشاد کیا اللهم العيش عيش الآخرة فاغفر الانصار والمهاجرة اصحاب نے جواب دیا نحن الذين بايعوا على الجهاد ما بقينا ابدا رواه البخاری عن انس۔

روایت ہے

عمر ابن عوف سے کہ ہم اور سلمان و حذیفہ و نعمان اور چہ آدمی اور چالیس گز خندق کہودنے مین شریک تھے کہ اوسمین سے ایک پتہر ایسا سخت نکلا کہ پہاوڑے اور کُدال ٹوٹنے لگے تو ہمنے سلمان سے کہا کہ تم حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کرو سلمان کے اطلاع کرنے پر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افروز ہوئے اور کُدال ہاتہہ مین لیکر اوس پتہر کو توڑا تو اوس سے ایسی روشنی ظاہر ہوئی کہ مدینہ مین پہیل گئی گویا اندہیرے مین

چراغ روشن ہوگیا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور مسلمانون نے
موافقت کی پہر دوسرے ضربہ مین بہی ایساہی ہوا پہر آپ نے تیسری ضرب اوسپر لگائی اوسمین
بہی ایساہی ہوا بعد اسکے آپ نے سلمان کا ہاتہہ پکڑا اور تشریف لیچلے سلمان نے کہا کہ بابی اللہ
یا بی انت وامی مین نے عجیب معاملہ دیکہا کہ کبہی ندیکہا تہا حضور پر نور صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اور صحابہ سے پوچہا کہ تمنے بہی دیکہا اون لوگون نے عرض کی حضور ہمنے
بہی دیکہا ہے آپ نے فرمایا اول چمک مین قصور حیرہ و مداین وکسری نظر پڑے جبریل نے
کہا کہ یہہ آپ کی اُمت کو ملینگے۔ دوسری بار قصور ارض روم نظر پڑے جبریل نے کہا کہ یہہ
بہی آپ کی اُمت کو ملینگے۔ تیسری بار قصور یمن مشاہدہ ہوئے جبریل نے کہا یہہ بہی آپکی
اُمت کے واسطے ہین پس آپ خوش ہوں مسلمانون نے کہا الحمد للہ موعد صدق
ووعدنا النصر بعد الحصر یہہ سنکر منافقون نے کہا کیا خوب یثرب سے قصور حیرہ نظر
آئے اور تم خندق کہود رہے ہو دیکہین کسطرح فتح کروگے یہہ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی دم بازیان ہین غرض یہہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہتے ہین کہ دین
اسلام مشرق سے مغرب تک پہیلیگا دیکہین کیسے پہیلتا ہے رفع ضرورت کے واسطے تو نکل
سکتے ہی نہین اور دین اسلام تو پہیل ہی جائیگا انہین کے حق مین پروردگار تعالیٰ شانہ
سورہ احزاب مین ارشاد فرماتا ہے وَاذیقول المنافقون والذین فی قلوبہم
مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا یعنے جب کہنے لگے منافق جنکے
دلون مین روگ ہے جو وعدہ دیا تہا تمکو اللہ اور رسول نے سب فریب تہا۔

فائدہ

ظہور اس پیشین گوئی کا بخوبی ہوا یعنی ملک یمن تو آپ کی حیات مبارک ہی مین آپ کے
قبضہ مین آگیا تہا مگر بسبب ارتداد مرتدین ودعوی نبوت اسود عیسی کذاب اوسمین کچہہ

خلل ہو گیا تہا کہ حضرت صدیق اکبر کی خلافت مین وہ خلل دفع ہوا اور ملک شام وفارس
مین فساد تو عہد خلیفہ اول ہی مین شروع ہو گیا تہا اور کچہہ حصہ قبضہ اسلام مین آبہی گیا تہا
اور علامہ بغوی کے قول پر کریمہ قل اللھم الخ اس قصہ مین سورۂ آل عمران مین نازل ہوئی
ہے تو یہہ کہہ یا اللہ تو مالکِ مُلک ہے توجسکو چاہے دے اور جس سے چاہے چہین لے
اور توجسکو چاہے ذلیل کرے تیرے اختیار مین سب خوبیان ہین بے شک تو ہر چیز پر
قادر ہے تو نکالتا ہے دن کو رات مین سے اور تو نکالتا ہے جیتا مردے مین سے
اور تو نکالتا ہے مردہ جیتے مین سے اور تو رزق دے جسکو چاہے بے شمار۔

فائدہ

مسلمانون کو اسمین تنبیہ کی گئی ہے کہ نا اُمیدی کے وقت مسلمان بے ایمانی کی باتین نکرنے
لگین کہ بد اور نازیبا بات ہے یہود یہی جانتے تہے کہ جو بزرگی اسوقت ہم مین ہے وہ ہمیشہ
قائم رہیگی اور منافق نامعقول مسلمانون کے ظاہر حال پر نظر کرکے یہہ کہتے تہے کہ پیغمبر
آخر الزمان کی اُمت مین ایسا زور کہان سے آئیگا جو روم اور شام کو فتح کرینگے اور انکا دین
مشرق سے مغرب تک کیونکر پہیلیگا یہہ لوگ تو بالکل بے سروسامان ہین روم وشام کے
بادشاہ تو شہنشاہ ہین ان بے سروسامان مسلمانون کو اونپر فتح تو عقل کے قاعدے سے
محض ناممکن ہے اللہ تعالے شانہ نے اپنے رسول کی زبان سے وعدہ اس ناممکن فتح کا
کردیا کہ تمام ملک ہمارا تمام عزتین ہماری جسکو جو چیز چاہین ہم عطا کرین ہماری بخشش کو عقلی
سبب نہین روک سکتا آخر کو اوس قادر قوی و توانا نے جو وعدۂ فتوحات اپنے حبیب کی
زبان سے کیا تہا وہ تمام دنیا کو پورا کرکے دکہا دیا اور آجتک وہ علامتین باقی ہین اور
دیکہنے والے انکی علامات ونشانات کو نظر غور سے دیکہہ رہے ہین اور اوسسے فائدہ اوٹہا
رہے ہین اور انشاء اللہ تعالے قیامت تک اوٹہاتے رہینگے حاسدین اسلام کی آنکہین

رمد آگین ہین تمام جہان نے جسکو اپنی آنکھون سے دیکھہ لیا اور دیکھہ رہا ہے اور انشا اللہ تعالےٰ
قیامت تک دیکھتا رہیگا وہ انہین نہین سوجھتا ۱۲ ؎

ہنوز آن ابر رحمت دُرفشان است　　خُم وخُمخانہ با مُہر و نشان است

آفتاب عالم تاب

اپنی روشنی سے تمام دنیا کو فائدہ پہونچا رہا ہے اُلُّو کو اوسکی روشنی مین کچھہ نظر نہین آتا
تو آفتاب کا اسمین کیا قصور ہے وہی حال چمگادڑ و نکا ہے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

الغرض پروردگار عالم تمام مخلوقات کا خالق اور مالک ہے وہ جسکو چاہے عزّت دے
اور جس سے چاہے عزت چھین لے کوئی اوسکے کام مین چون وچرا کرنیکی جُرأت نہین کرسکتا
وہ جاہلون مین سے کاملون کو پیدا کرتا ہے اور کاملون مین سے جاہل پیدا کرنیکا اوسے اختیار
ہے اور جسکو چاہے رزق بے حساب عطا فرمائے۔

روایت ہے

کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کوشک مدائن کی صفت بیان فرمائی تو
سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ واللہ یہی صفت ہے صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہ پہر فرمایا کہ یہان تک میری اُمت کا عمل ہوگا اور خزانہ کسریٰ اور قیصر راہِ خدا مین صرف
کرینگے سلمان فرماتے ہین کہ واللہ مینے سب باتون کو اپنی آنکھون سے دیکھا جو باتین حُضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمائی تہین بے کم وکاست اونکا ظہور ہوا القصہ

مسلمانون نے چهه روز مین خندق کهودنے سے فراغت حاصل کی اور اہل و عیال حصارون مین
آ گئے اُسوقت کفار نگونسار قریش مع اپنے توابع کے کوہ اُحد کیطرف آ کر اوترے اور لشکر
ظفر پیکر اسلام جانب سلع اور دونون کے بیچ مین خندق حائل تهی - بعد اسکے ابوسفیان نے
حیی ابن اخطب سردار بنی نضیر کو کعب ابن اسد افسر یہود بنی قُریظہ کے پاس بهیجا اور بنی قریظہ
اور حضور پر نور سے عہد ہو گیا تها کہ جب تک تم نقض عہد نکروگے ہم تمسے کچهہ تعرض نکرینگے
اِسی نقض عہد کرانیکے ارادے پر حیی ابن اخطب کعب کے پاس گیا دروازہ قلعہ کا بند پایا
اوس دشمن خدا نے پکارا دربان نے کعب کو اطلاع کی اوسنے کہا کہ یہہ شوم بو الفضول رسولؐ
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے عہد توڑنیکی کوشش مین آیا ہوگا کچهہ جواب دینا ضرور
نہین ہے جب جواب نہ ملا تو اوسنے دروازہ کهٹ کهٹایا اور کہا کہ اے کعب مین حیی ابن
اخطب ہون دروازہ کهولوادے کعب نے جواب دیا کہ تو نے بنی نضیر کو ہلاک کیا اب
چاہتا ہے کہ اپنی شامت اعمال ہمپر بهی ڈالے ہم تو محمدؐ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے
ہرگز ہرگز نقض عہد نکرینگے حیی ابن اخطب نے کہا کہ مین عزت دائمی لایا ہون کہ سب اشراف
قریش و کنانہ و غطفان حاضر ہوے ہین اور سب عہد و پیمان کر چکے ہین کہ جب تک استیصال
محمدؐ و اصحاب محمدؐ نکرین ہرگز نہ پهرین کعب نے کہا کہ عزت نہین لایا ہے بلکہ ذلت لایا ہے
پلٹ جا مجهکو کچهہ حاجت تجهسے نہین ہے اور تیرے قول پر ہرگز عمل نکرونگا جب ابن اخطب
نے یہہ جواب سنا تو فریب سے کہنے لگا کہ تو نے ضیافت کے خوف سے دروازہ بند کرلیا
ہے اے کعب تو نے بخل کب سے اختیار کرلیا ہے یہہ بات کعب کو بُری معلوم ہوئی ناچار
دروازہ کهول دیا ابن اخطب نے اوسے ملکر ایسا باغ سبز اوسے دکهلایا کہ کعب ابن اسد
فریب مین آ گیا اور کہا کہ اگر محمدؐ نہ مارے گئے اور قریش اپنے اپنے گهر چلے گئے تو ہم گرفتار
ہو جائینگے اوسنے کہا اگر ایسا ہوا تو مین تیرا شریک رہونگا کعب نے عہد نامہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم منگوایا اور چاک کر ڈالا ابن اخطب اوسکی خاطر جمعی کرکے

لشکر مین داخل ہوا اور قصہ نقض عہد افسر بنی قریظہ سے بیان کیا اور کعب نے رئیسان بنی قریظہ
کو مطلع کیا زبیر ابن باطا اور نباش ابن قیس اور عقبہ ابن زید وغیرہ رئیسون نے بہت ملامت
کی بعد اسکے یہہ خبر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے زبیر کو اس خبر کی تصدیق کے لیئے روانہ فرمایا حضرت زبیر نے آکر عرض کیا
کہ بے شک بنی قریظہ اپنے قلعے صاف کر رہے ہین اور مویشی جمع کرتے جاتے ہین یہہ
حالات سُنکر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد ابن معاذ کو جو سردار قبیلہ
اوس کے تھے اور سعد ابن عبادہ سردار خزرج کو روانہ فرمایا کہ تم جاکر سمجھاو اور اونکے
ساتھ عبد اللہ ابن رواحہ و خوات ابن جبیر کو بھی کردیا اور بعض روایات مین اسید
ابن حصیر کا بھی ان حضرات کے ساتھہ جانا پایا جاتا ہے غرض ان لوگون نے کعب ابن
اسد سے ملاقات کرکے جو مراتب فہمایش کے تھے ادا کیئے مگر اوسپر کچھہ بھی اثر نہوا ناچار
سب واپس آئے اور حضور پر نور مین عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے آپ کی متابعت
کی پس خبر نقض عہد بنی قریظہ مشہور ہوئی اور غازیان اسلام سوچ مین تھے کہ ایکایک لشکر
کفار نگونسار نمودار ہوا یعنی بنی اسد و غطفان و فزارہ و یہود مدینے کے شرقی طرف
سے اونچی ہے اور قریش و کنانہ طرف غربی سے کہ نیچی ہے آئے اونکی کثرت و شوکت سے
بعضون کے تیور برُے نظر آتے تھے اور دل دھڑکنے لگے مسلمانون نے سمجھا کہ اکی مرتبہ
خیر نہین ہے اور منافق کہنے لگے کہ محمدؐ تو کہتے تھے کہ قیصر و کسریٰ کے خزانون پر ہم اپنا
تصرف جاری کرینگے اب تو انکو یہان قضاے حاجت کے لیئے بھی نکلنا دشوار ہے اسی
عرصہ مین اوس بن قیظی کہ ایک شخص قوم بنی حارثہ کا تھا مع اپنے توابع کے کہنے لگا کہ سارے
عرب ہمارے دشمن ہوے اب ٹھکانا رہنے کا کہان ہے ہمتو جاتے ہین اور بعض مسلمانون نے
یہہ بہانہ کیا کہ ہمارا محلہ خالی پڑا ہوا ہے ہمکو اجازت ہو تو ہم جائین کہ ہمارے گھر کھلے ہوے

پڑے ہین حالانکہ یہہ بات محض جھوٹ تھی اسلئے کہ جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لائے ہین تو مضبوط حویلیون کی ناکہ بندی کرکے اور سب کے زنانے گھر محفوظ کر گئے تھے انہین لوگون کے حالات سے پروردگار تعالے شانہ سورۂ احزاب مین خبر دیتا ہے ترجمہ آیت یعنی جب کہنے لگے اونمین سے کچھہ لوگ اے یثرب والو یعنے مدینے کے رہنے والو تمکو ٹھکانا نہین ہے بس پھر چلو اور رخصت طلب کی اونمین سے ایک قوم نے اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور فی الحقیقت وہ کھلے نہین پڑے تھے اس تقریر سے اونکی غرض یہہ تھی کہ وہ بھاگ جائین لہذا اللہ تعالے شانہ نے اونکے ارادون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مطلع فرمایا۔

فائدہ

پروردگار تعالیٰ شانہ نے اس حالت مین لوگون کے دلون کی جانچ پرتال کرلی اور اپنے حبیب کو مطلع کر دیا اور موافق اور منافق کا فرق بتادیا۔

الغرض جو لوگ خراب و برباد ہونے والے تھے گھر کو چلے گئے اور جنکو اللہ تعالیٰ شانہ نے ایمان کامل عطا فرمایا تھا وہ پروانہ وار آپ پر جان نثار کرنیکو موجود رہے اور کافرون نے خندق گھیر لی مگر خندق کے عبور کرنے مین متحیر تھے بیس دن یا چوبیس دن یا ستائیس دن یا ایک مہینے علی اختلاف الاقوال گھیرے رہے کہ اہل اسلام پر تنگی ہوئی ان دنوںمین ایک روز بنی قریظہ نے مدینے پر شبخون مارنے کا ارادہ کیا اور قریش سے اعانت چاہی یہہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلمہ ابن اسلم کو دوسو آدمی کی جماعت سے اور ابن حارثہ کو تین سو آدمیون کی جماعت سے مدینۂ طیبہ کی حراست کے لئے روانہ فرمایا اور ایام محاصرے مین

عباد ابن بشر خیمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نگہبانی کرتے تھے اور مشرکین
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خیمہ مبارک کا قصد کرکے آتے تھے مگر اصحاب
باصفا تیرون اور پتھرون سے اونکے حملے کو واپس کردیتے تھے اور اسطرح سینہ سپر ہوجاتے
تھے کہ وہ خندق سے ہرگز گذر نہ سکتے تھے اور ان دنون مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم بھی خود بنفس نفیس مواضع خندق پر محافظت فرماتے تھے اور اس غزوہ مین
شعار مہاجرین کا یا خیر اللہ تہا اور شعار انصار کا حٰمٓ لا ینصرون تہا حضرت اُمّ سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیمہ
مین تھے آدہی رات کے وقت ایک شور عظیم برپا ہوا اور پکارنے والا پکارتا تہا یا
خیر اللہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیمہ سے باہر تشریف لائے اور
پوچھا کیا شور ہے عباد ابن بشر نے عرض کیا کہ یہہ آواز عمرو ابن عبدِ وُدّ کی ہے آج شاید
اوسکی نوبت ہے لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر دریافت کرنے
کے واسطے عباد ابن بشر کو بہیجا وہ خبر لائے کہ عمرو ابن عبدِ وُدّ مشرکین کی جماعت اپنے
ساتھ لئے ہوئے اصحاب سے لڑرہا ہے اور تیرون اور پتھرون سے جنگ ہورہی ہے
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسلح ہوکر سوار ہوئے اور اوسطرف تشریف
لے گئے اور خوش خوش واپس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالی شانہ نے کفار کے شر کو
دفع کیا کہ اکثر زخمی ہوکر پلٹ گئے پہر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آرام
فرمایا اور مین نے آواز تنفس سُنی کہ دفعتاً پہر شور ہوا کہ حضور پر نور چونکے اور باہر تشریف
لے گئے اور عباد ابن بشر کو بہیجا وہ خبر لائے کہ اب ضرار ابن خطاب مشرکین کی جماعت
کے ساتھ آیا ہے اور مسلمانون سے لڑرہا ہے چنانچہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مسلح ہوکر کافرونکی طرف پہر روانہ ہوئے اور کفار کی جماعت کو غازیان اسلام نے مار کر
پس پا کردیا اس مرتبہ صبح ہوگئی جب حضور تشریف لائے تو فرمایا کہ بہت کافر زخمی ہوئے

اور بہاگ گئے بالجملہ محاصرہ کی تکلیف کے سبب سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے یہہ مصلحت دیکھی کہ ایک تہائی اثمار مدینہ غطفان اور فرازہ کو عنایت کرین
تو شاید یہہ لوگ لوٹ جائین اور قریش تنہا رہ جائین لہذا ایک آدمی کی زبانی علبہ ابن حصین
فرازی اور حارث ابن عوف غطفائی کو کہلا بہیجا اون لوگون نے کہا کہ اگر نصف اثمار مدینہ
عنایت فرمائین تو ہم لوٹ جائین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قبول
نفرمایا آخر وہ لوگ ثلث ہی پر رضامند ہوگئے اور کئی زنبیلین اپنی لیکر آئے اوسوقت
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ
کو طلب فرماکر صلح نامہ لکھوایا اور ارادہ کیا کہ بعض اصحاب کی گواہیان کرادین اس عرصہ
مین اسید ابن حضیر آگئے اور علبہ ابن حصین اپنے پاؤن پہیلائے مجلس رسول اللہ مین
بیٹھا تہا اسید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اپنے پاؤن سمیٹ لے واللہ اگر مجلس رسول
اللہ کا ادب نہوتا تو تیرے پیر کاٹ ہی ڈالتا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سے دست بستہ عرض کی کہ ایسی صلح کے واسطے اگر اللہ کا حکم ہے یا آپ کی مرضی ہے تو ہم
مطیع وفرمان بردار ہین اور اگر یہہ بات نہین ہے تو سواے شمشیر کے ہم اور کچہہ ان کو ندینگے
کس دن انکو یہہ جرات ہوئی تہی کہ ہمسے ایک ٹکرا خرمہ کا مانگین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے جواب ندیا بعد اسکے سعد ابن معاذ وسعد ابن عبادہ تشریف لائے اونسے
حضور پرنور نے صلاح پوچہی اونکی بہی مرضی نہ ہوئی بلکہ اونہون نے بہی وہی تقریر کی جو
اسید رضی اللہ تعالی عنہ نے کی تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ
مین صرف تمہارے واسطے یہہ تدبیر کرتا ہون کیونکہ عرب کے لوگ تم پر بکثرت چڑہ آئے ہین
یہانتک کہ ایک کمان سے تیر مارتے ہین اسی اثنا مین سعد ابن معاذ نے حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ سے صلحنامہ لے لیا اور التماس کیا کہ یا رسول اللہ ان لوگون نے
ایام جاہلیت مین کبہی ایک خرمے کی ہمسے طمع نہین کی اور اب تو اللہ جل جلالہ

دعهم تو الله نے آپکی ذات مبارک کے وسیلہ سے ہمکو تقویت وجلالت وعزت وشرافت اسلامیہ عطافرمائی ہے واللہ ہمتو ایک خرمہ بھی انکو نہ دینگے چہ جائے کہ ثلث اثمار مدینہ بلکہ اب سوائے ثمر شجرہ سیف ہم سے کسی شے کی خواہش نکرین حتی یحکم اللہ بیننا وبینہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد کے ہاتھوں سے صلحنامہ لیکر چاک کروا ڈالا اور عتبہ وحارث بے نیل مرام واپس گئے۔ اس عرصہ مین ایک دن بعضے پہلوان ودلاوران کفار نگون سار مثل عمرو ابن عبدِ وُدّ ونوفل ابن عبداللہ اور ضرار ابن خطاب وہبیرہ ابن ابی وہب اور عکرمہ ابن ابی جہل وغیرہم اونمین مرداس نامی ایک شخص بنی محارب کا بھی تہا ایک طرف سے خندق مین آگئے اور ابوسفیان وخالد ابن ولید خندق کے ورے باقبایل عرب صف جنگ آراستہ کرکے کہڑے ہوئے اونمین سے عمرو ابن عبدِ وُدّ نے کہ سر آمد بہادران عرب سمجہا جاتا تھا اور قوم اوسے ہزار مرد جری کا مقابل سمجہتی تہی چنانچہ اوسکا ایک واقعہ عرب مین مشہور تہا کہ ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا ہوا تہا قزاق آپڑے کہتے ہین کہ وہ پچاس آدمی تہے اور عمرو ابن عبدِ وُدّ نے سنا وہ تنہا اونکا مقابل ہوا اور حملہ کیا وہ سب کے سب بہاگ گئے یہی بہادر جب جنگ بدر سے زخمی ہوکر بہاگ گیا تہا تو اوسنے عہد کیا تہا کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے انتقام نہ لے لونگا سر مین تیل نہ ڈالونگا اوسنے اپنا مقابل طلب کیا سب لوگ خاموش تھے مگر حضرت امیر المومنین امام الاجمعین سیدنا ومولنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ لشکر سے نکلکر حضور پرنور مین حاضر ہوے اور اجازت طلب کی لیکن حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا پہر عمرو ابن عبدِ وُدّ نے پکارا علی مرتضی نے پہر حضرت سے اجازت طلب کی لیکن اسبار بہی آپنے جواب ندیا بار سوم اوس اجل گرفتہ نے پہر میدان مین اپنا مقابل طلب کیا کہ اے مسلمانون کیا تم مین کوئی بہی اس قابل نہین جو میرے مقابلہ مین آئے حضرت اسد اللہ الغالب نے حضور مین عرض کی کہ یارسول اللہ بے شک مجکو اجازت دیجیے کہ مین اس گستاخ نامعقول کے

مقابلہ کو جاؤن اوسوقت حضرت رسول الثقلین محبوب رب کونین نے اجازت دی اور
اپنی ذوالفقار عطا فرمائی اور زرہ مبارک اپنی پہنائی اور اپنا سر بند باندھا اور دعا کی
اللھم اعنہ علیہ اور یہہ بھی فرمایا یا آلٰہی عبیدہ ابن حارث کو تو نے جنگ بدر
مین لیا اور حمزہ ابن عبدالمطلب کو بھی غزوہ احد مین لیا یہہ میرے چچا کا بیٹا ہے فلا
تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین بعد اسکے رخصت کیا علی مرتضیٰ پیادہ پا
باہیبت وجلال عمرو ابن عبدِ وُدّ سے مقابل ہوے۔

حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ کی جنگ عمرو ابن عبدِ وُدّ سے جو

عرب مین ہزار بہادر و لکامد مقابل سمجھا جاتا تھا

واضح ہو کہ مینے چاہا تھا کہ مین اِس جنگ کو مسدس کی صورت
مین نظم کرون مگر یہہ مذہبی کتاب ہے پایۂ اعتبار سے

ساقط ہوجائیگی

روایت ہے کہ جب آپ میدان نبرد مین تشریف لائے تو عمرو ابن عبدوُد گھوڑے پر سوار تھا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے پہلے اوسے دعوت اسلام فرمائی اوسنے قبول نکی پھر آپ نے فرمایا کہ اے عمر ابن عبدوُد تو پلٹ جا اوسنے یہہ بھی قبول نکیا اور کہا کہ قریش کی عورتین مجھپر خندہ کرینگی اور کہین گی جیسا گیا تھا ویسا ہی لوٹ آیا تو حضرت اسد اللہ نے فرمایا کہ اگر نہین پھرتا تو مقابلے پر آمادہ ہو یہہ بات سنکر وہ اجل گرفتہ ہنسا اور کہنے لگا اے علیؑ تم نوجوان لڑکے ہو مین تمپر کیا ہاتھ ڈالون مجھکو تمسے یہہ گمان نتھا اسلیئے کہ مجھسے اور تمھارے باپ سے کمال محبت تھی اے علیؑ مین نہین چاہتا کہ تمھارا قتل میرے ہاتھون سے ہو اور ابھی تمکو بہادرون کی جنگ طاقت نہین ہے حضرت اسد اللہ الغالب نے فرمایا کہ اے عمرو ابن عبدوُد مین تو تجھکو قتل کرکے اپنے اللہ کو رضامند کرون اور اسلام مین دشمنان اسلام سے برادری ومحبت کا خیال نہین ہوتا وہ کافر اجل گرفتہ یہہ ارشاد فیض بنیاد سنکر مار سیاہ کیطرح بل کرنے لگا اور فرط غضب سے گھوڑے سے اوتر پڑا اور ایک نعرہ کیا اور وار تلوار کا شیر خدا کے سر مبارک پر کیا آپنے سپر پر لیا سپر کٹ گئی اور ہلکا سا زخم سر اقدس پر آیا جب اوس مردود کی طرف سے پیش دستی ہوئی تو حیدر کرار نے بھی ایک وار ذوالفقار رسولؐ اللہ کا کیا سر اوس نابکار کا زمین پر گرا حضرت امیر نے اللہ اکبر کا نعرہ کیا کہ تمام میدان نبرد صدائے شیر حق سے گونج گیا یہہ حال دیکھکر ضرار و عکرمہ وہبیرہ و نوفل دوڑ پڑے مگر ضرار تو حضرت شیر خدا کی صورت مبارک دیکھتے ہی بھاگا اور ہبیرہ تھوڑی دیر ٹھہرا اور زخمی ہوکر بھاگا اور عکرمہ اوسکی موافقت مین تھا اور نوفل دور ہی سے حضرت کو دیکھکر سر کا مگر گھوڑے نے خندق مین گرادیا غازیان اسلام نے اوس کافر کو پتھرون سے مار لیا اس حال مین نوفل کتونکی طرح چلاتا تھا اور کہتا تھا اے مسلمانون

کسی اچھی مارے مارو ہرچند سنگساری اوس سگ ناپاک کے مناسب حال تھی مگر اوس عزت دہندۂ دین و دنیا علیؑ گوہر دریائے سخا نے آبِ شمشیر سے اوسکی پیاس بجھادی اوسکا جسم کمر سے پورا دو حصہ برابر کے ہوگیا **لمولفہ**

یہ سچے کاٹ ہین تیغ نظر کے ۔۔۔ برابر تل گئے ٹکڑے جگر کے

ابوسفیان اس حال کو دیکھکر گھبرایا اور کافران قریش نے سردار کی سراسیمگی دیکھکر نقارے کوچ کے بجادئے اور موضع عقیق مین جاکر دم لیا **لمولفہ**

بہار آئی ساقی قدح دیجیو ۔۔۔ وہ بھاگی خزان لیجیو لیجیو

خزان زرد رو ہوگئی باغ سے ۔۔۔ ابھی دم مین چھو ہوگئی باغ سے

اس جنگ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مجروح ہوئے ہین۔ حال اسکا یہ ہے کہ جب ضرار وغیرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حملہ کیا تو لشکر اسلام سے زبیر بن العوام اور عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی مدد کو نکلے انکے پہونچتے پہونچتے آپ فتحیاب ہوگئے ضرار بھاگا جاتا تھا حضرت عمر اوسپر لپکے وہ پناہ خواہون کیصورت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف آیا اور جب قریب ہوا تو ایک نیزہ آپ کو مارا اور بھاگ گیا آپ مجروح ہوے۔

روایت ہے

کہ موضع عقیق سے مشرکون نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس درخواست بھیجی کہ اگر عمرو ابن عبدوّد اور نوفل کی لاش ہمکو اوٹھا لینے دین تو ہم اوسکی قیمت دینے کو حاضر ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمین جسم ناپاک کی قیمت درکار نہین یونہین لے جاؤ لہذا دونون لاشین کفّار اوٹھا لے گئے۔

فائدہ

اِس فتح کا سبب صرف قتل عمرو ابن عبدِ وُد ہے وہ اسوقت کے بہادرونمین بڑا نامی بہادر تھا اوسکے قتل کے سبب سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی اسی لڑائی مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ غزوہ خندق مین علی کی بہادری وشجاعت تمام اُمت کے اعمال سے بہتر ہے۔ الغرض اوسدن تو کفار بہاگے مگر دوسرے دن پہر سب قبائل جمع ہوکر آئے اور خندق مین گہس پڑے کہ رات تک مقابلہ رہا کہ نماز ظہر وعصر ومغرب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بہی فوت ہوئی جب قتال سے فراغت ہوئے تو حضرت نے یہہ تینون نمازین باذان واقامت وجماعت ادا فرمائین کذا فی روضۃ الاحباب

بخاری شریف

بخاری شریف مین ہے کہ جب نمازین قضا ہوئین تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کافرون کیواسطے بددعا کی ملأ اللہ بیوتھم وقبورھم نارًا کما شغلونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ حتیٰ غابت الشمس یعنی بہرے اللہ اونکی قبرون اور گہرونمین آگ جیساکہ بازرکہا اونہون نے ہمکو نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوگیا آفتاب حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ مین لکہتے ہین کہ تردد جنگ اور تیراندازی مین چار نمازین فوت ہوئین کہ اونہین نماز عصر بہی تہی مگر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زیادتی فضیلت کے سبب سے عصر کی نماز پر افسوس ظاہر فرمایا اور عذاب دنیا وآخرت کی بددعا کی پوشیدہ نرہے کہ اِس مقام پر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کافرونکے حق مین دعاے بد فرمائی اسکا سبب یہہ تہا کہ اس مقام پر حق اللہ فوت

ہوا تھا اور جس مقام پر آپکے خاص ذات مبارک کو ایذا پہونچی وہان سوائے صبر و شکر کے کوئی بات آپکی زبان مبارک پر جاری نہوئی۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلواۃ وسطے صلواۃ العصر ہے اور یہی قول اکثر علما و صحابہ و تابعین اور امام ابوحنیفہ و احمد رضی اللہ تعالی عنہم کا ہے اور ماوردی کہ ائمہ شافعیہ سے ہین فرماتے ہین کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ بہی یہی ہے۔

صلواۃ فائتہ مین اختلاف ہے

حدیث ابن مسعودؓ سے جو مسلم نے روایت کی ہے مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی نماز فوت نہین ہوئی صرف نماز عصر بتاخیر ادا ہوئی۔ اور حدیث عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے جو بخاری نے روایت کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ صرف عصر کی نماز فوت ہوئی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعد غروب شمس قبل ادائے صلواۃ المغرب ادا فرمائی۔ اور مؤطا سے دریافت ہوتا ہے کہ نماز ظہر و عصر دونون فوت ہوئین اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ چار نمازین فوت ہوئین چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بشرط صحت روایات جمع بین الروایات یون ہوسکتا ہے کہ ایام متعددہ مین ہر ایک ان نمازون سے ضرورتاً یا نسیاناً فوت ہوئی ہونگی جسنے جیسا دیکہا روایت کی اور اوسوقت تک نماز خوف مشروع نہوئی تہی اور بسبب ہجوم و شدت جنگ کے فرصت ہی نہ تہی۔ ایکبار تو کافر خندق سے چہٹے ہوئے تھے اور جانتے تھے کہ ہم غالب آئے مگر عنایت الہی کی یہہ اعانت ہوئی کہ رات ہی کو اللہ جل شانہ نے ہوائے شرقی نہایت تیز و تند بہیجی کہ کافرون کے خیمے گر پڑے اور گہوڑے چہوٹ گئے اور آگ بجہہ گئی کہ کسی شخص کو روٹی نصیب نہوئی اور رعب غالب ہوگیا کہ تمام لشکر کا فردلکا برباد ہوکر

بہاگا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری مین روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور یعنی مین مدد دیا گیا
صبا کے ذریعہ سے اور ہلاک کی گئی قوم عاد ہوائے دبور کے سبب سے معالم التنزیل مین ہے
کہ اسی رات مین تکبیر ملائکہ اتنی بلند ہوئی کہ ہر سردار قبیلہ پکارتا تہا خوف کے سبب سے کہ
اے بنی فلان ہمارے پاس آؤ اور اسی ہوا کا ذکر اللہ جل جلالہٗ نے سورہ احزاب مین فرمایا
ہے یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود
فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ بما تعملون
بصیرا یعنے اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب آئین تم پر فوجین پھر ہمنے
بہیجی اونپر ہوا اور وہ فوجین کہ نہین دیکھتے تھے تم اونکو اور جو کچہ تم کرتے ہو اللہ اوسکو
دیکھتا ہے۔

روایت ہے

کہ اس غزوہ مین فرشتے لڑے نہین صرف واسطے ترہیب کے آئے تھے۔ حذیفہ ابن النعمان
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رات نہایت سرد تھی اور ابر بہی تہا اور پھر چلی ہوا تو بڑی تکلیف
ہوئی اسی حال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آج کی رات کافرونکی
خبر لائے اسکو اللہ تعالےٰ شانہٗ قیامت کے دن ابراہیم خلیل اللہ کی رفاقت مین رکہے گا
کوئی آدمی نہ اوٹہا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی آج کافرونکی
خبر لاوے اوسکو اللہ تعالیٰ شانہٗ حشر مین میرا رفیق کریگا پھر بہی کوئی آدمی نہ اوٹہا ایسی سردی
تھی کہ کوئی اپنی جگہہ سے جنبش نکرسکتا تہا آخرکار حضرت نے مجھے طلب فرمایا تو مین حاضر ہوا اور
سردی کے سبب سے کانپ رہا تھا حضور پرنور نے فرمایا تو نے میرا کلام نہ سنا مین نے عرض کی
کہ سنا تو تہا مگر جاڑے کی شدت اور بہوک کی حدت سے طاقت جواب دینے کی نہ تھی پھر

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر اور مُنہ پر
ملا اور فرمایا کہ قبیلہ قریش مین جا دیکھہ تو وہ لوگ کیا کر رہے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ جب تک
میرے پاس پھر کر نہ آئے کسی سے کلام نکرنا اور کچھہ دست بُرد نکرنا حذیفہؓ کہتے ہین کہ حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے میرا لرزہ جاتا رہا
اور ہمت بندہی چلتے وقت مینے حضور پرنور سے عرض کی کہ ایسا نہو کہ مشرک مجھے گرفتار
کرلین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ خاطر جمع رکھہ تو گرفتار نہوگا بعد
اوسکے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یون دعا فرمائی اللھم احفظہ من
بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ
یہہ دعا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میرے خوف کے رفع ہونے کے لئے
کی تھی فی الحقیقت خوف کا نام بھی میرے دل مین نرہا اور مین مسلح ہوکر خندق سے نکلا تو
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مین حمام مین چلا جاتا ہون اور سردی کا نام بہی نتہا یہانتک کہ لشکر
قریش مین پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ شدت ہوا سے خیمے گرے پڑے ہین اور آگ بجھہ گئی
ہے دیگین چولہون سے نیچے اوتری ہوئی پڑی ہین اور ہوا کی شدت سے پتھر اوڑے جاتے
ہین اور گہوڑے چھٹے ہوے پہر رہے ہین غرض عجیب پریشانی تھی اور ابوسفیان کا یہہ حال
تہا کہ خیمے سے باہر نکلا ہوا آگ تاپ رہا تہا مینے اپنا تیر کمان سے جوڑا کہ ابوسفیان کو مارون
مگر خیال آیا کہ حضرت نے منع فرمایا ہے مجبور ہوکر اپنا تیر ترکش مین رکھہ لیا اور ایک آدمی کے
پہلو مین بیٹھہ گیا یکایک ابوسفیان پکارنے لگا کہ ہوا کی شدت ہے اور سب اسباب لشکر
برباد ہوا جاتا ہے ہر آدمی اپنے اپنے جلیس کا ہاتہہ پکڑلے مینے مبادرت کرکے اپنے جلیس کا
ہاتھہ پکڑلیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا سبحان اللہ کیا مین فلان ابن فلان نہین ہون
اسوقت مجھے معلوم ہوا یہہ آدمی قبیلہ ہوازن سے ہے بعد اسکے ابوسفیان بولا کہ یہہ معاملہ سخت
مشکل ہے کہ اول بنی قریظہ نے اختلاف کیا دوسرے یہہ آفت پڑی ہوئی ہے کہ جو دیکھہ رہے ہو

بس یہان سے نکل جانا ہی بہتر ہے پہر سب لشکر نے کوچ کیا اوسوقت ابو سفیان اپنے اونٹ پر سوار ہوا وہ بندہا تہا اوسنے حرکت نکی حالانکہ تین مرتبہ اوسنے مارا جب غطفان نے قریش کے بہاگنے کا حال سنا تو وہ بھی بہاگ نکلے مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تو آپ نماز مین تہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو مینے مبارکباد دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہنس پڑے اور دندان مبارک چمک اوٹھے کذا فی المعالم حذیفہ فرماتے ہین کہ اوسوقت تک تو مین ویسا ہی گرم تہا مگر یہان پہونچکر کچھ کچھ سردی پہر معلوم ہونے لگی لیکن مجھے حضرت نے اپنے پاس لٹا لیا اور اپنی چادر مبارک کا ایک گوشہ اوڑہا دیا اور پائے مبارک میرے سینہ پر رکھدیا مجھے ایسا آرام ملا کہ مین صبح تک سوتا رہا نماز کے وقت حضرت نے مجھے جگا دیا۔ الغرض جب پُروا ہوا نے سب لشکر کو قریش کے تباہ و برباد کر دیا اور قریش وغطفان بہاگے اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو فتح عظیم ہوئی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اب قریش مجھسے لڑنے نہ آوینگے مین اُنپر چڑہکر جاؤنگا یہانتک کہ مکہ مکرمہ فتح ہوگا۔

پیشین گوئی

اس پیشین گوئی کا ظہور بخوبی ہوا اور کوئی کافر مدینہ مین آپ پر چڑہکر نہ آیا بروایت صحیحہ ومعتبرہ ثابت ہے کہ اس غزوہ مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تین دن برابر **مسجد فتح** مین بیٹہکر دعا مانگی تیسرے دن حضرت کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی پیشانی پر آثار فرح وسرور نمودار ہوئے اور قبولیت کا نشان ایک تو یہہ تہا کہ قریش وغطفان وبنی قریظہ مین پہوٹ پڑی دوسرے یہہ کہ میدان جنگ مین دونون لشکر تہے ہوا کا صدمہ کفار ہی کے لشکر کو پہونچا کہ تمام خیمے اونکے گر گئے گہوڑے چہوٹ گئے باوجود کثرت فوج آدمیون نے دل ہار دئے فوج اسلام کو اوسی میدان مین آندہی سردی وغیرہ کا کچھ صدمہ

نہ پہونچا چونکہ رعب جلالت اسلام اونپر طاری ہوچکا تہا بہاگ نکلے۔

فائدہ

اس غزوہ مین جبکہ محاصرہ تہا سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ کی رگ مین جسکا نام اکحل ہے حبان بن العرقہ کے ہاتہ کا تیر لگا بہت خون جاری ہوا سعد نے جانا کہ اب صحت نہوگی تو پروردگار تعالے شانہ کے حضور مین دعا کی کہ یا الہی اگر تیرے رسول کو قریش سے اوربہی لڑائیان لڑنی باقی ہین تو مجہکو زندہ رکہہ تاکہ مین اون کفار سے مقابلہ کرون اور جو اب لڑائیکا خاتمہ ہوچکا ہے تو اس تیر کے زخم کو میری شہادت کا سبب کردے لیکن اتنی فرصت دے کہ بنی قریظہ کی بدعہدی کا مآل کار دیکہہ لون القصہ خون بند ہوگیا بروز چہارشنبہ بست سوم ۲۳ وبست چہارم ۲۴ ذیقعدہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جلوہ فرمائے مدینہ ہوئے اور اہل مدینہ نے مبارکبادیان دین۔

اسی سال مین غزوہ بنی قریظہ واقع ہوا حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی

کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹ کر داخل مدینہ ہوئے ہین توظہر کا وقت تہا حضرت نے اپنے ہتیار کہولے اور غسل فرمایا دفعتاً ایک شخص نے باہر سے آواز دی اور سلام کیا آپ بہت جلدی اوسکی طرف روانہ ہوئے مین حضرت کے پیچہے پیچہے دروازے تک گئی تو مینے دیکہا کہ دحیۂ کلبی باچہرۂ غبارآلود سفید اونٹ پر سوار ہین اور آگے کے دانتون پر بہی گرد جمی ہے حضرت سے باتین کر رہے ہین اور حضرت اپنی چادر سے اونکی گرد جہاڑتے ہین پہر وہ چلے گئے اور حضرت گہر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ

یہہ حضرت جبرئیل تھے غزوہ بنی قریظہ کی تحریص کرنے آئے تھے - اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ احزاب سے مراجعت فرمائی اور داخل مدینہ ہوئے تو بعد رفع کدورت سفر نماز ظہر مین مشغول ہوئے جب نماز سے آپ نے فرصت کی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتیار کہول ڈالے مگر ملائکہ ابتک مسلح کہڑے ہین آپ جلد مسلح ہون اور بنی قریظہ پر یورش فرمایئے کہ مین بہی چلتا ہون اوسی وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ تو پکار دے کہ کوئی آدمی نماز عصر ادا نکرے مگر بنی قریظہ مین اور علی مرتضیٰ کو علم بردار کیا اور پیش پیش روانہ فرمایا اور خود بنفس نفیس جسد اطہر پر سلاح جنگ آراستہ فرماکر جس گھوڑے کا نام لحیف تہا سوار ہوے اور عبد اللہ ابن مکتوم کو خلیفہ مدینہ کا فرماکر تشریف لے چلے پیچہے سے اور لوگ بھی حاضر ہوئے - صحیح بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے

کہ مین نے کوچہ بنی غنیم مین حضرت جبریل علیہ السلام کے سوارون کی گرد اوڑتے دیکہی حاصل کلام حضرت راہ مین تھے کہ عصر کا وقت آگیا تو بعضون نے حسب مفہوم لفظ برعایت وقت وملاحظہ مبالغہ نماز ادا کرلی اور بعضون نے مطابق ظاہر حکم کے بنی قریظہ مین قضا پڑہی اور حضرت نے دونون مین سے کسی پر زجر نہین فرمایا -

فائدہ

جب آنحضرت صلعم کے اصحاب نے نماز عصر کے پڑہنے مین حدیث سے دو مطالب سمجہے کہ بعض نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعض نے قیاس کیا اور سبب نکالا اوسی طرح حضرات مجتہدین بعض مقام پر قرآن کے کئی مطلب سمجہتے ہین اور سب

حق پر ہین -

اہل سنّت

چار اامون کے مذہب کو حق سمجھتے ہین اور جو بعض ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک دین محمدی مین اختلاف کیا اور چار مذہب قائم کر دئیے وہ اس حدیث کو تامل کی نظر سے دیکھین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو ایسا اختلاف اصحاب مین ہوا ہے اور حضرت نے اوسے درست رکھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطاے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا دونون سے ایک ضرور مخطی تھے لیکن آپ نے عتاب نفرمایا نماز پڑہنے والے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہین اور قضا کرنے والے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہین الغرض جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بین المغرب والعشا منازل بنی قریظہ مین داخل ہوے اوسوقت تین ہزار۳۰۰۰ اصحاب اور چھتیس۳۶ گھوڑے لشکر ظفر پیکر مین تھے پس حضرت علی مرتضی شیر خدا نے داخل ہوتے ہی قلعہ کے پاس اپنا علم تصرف وہان گاڑ دیا اور اصحاب نے قلعہ کو گھیر لیا اور پچیس۲۵ روز برابر گھیرے رہے ناچار بنی قریظہ نے نباش ابن قیس کو بہیجا اور درخواست کی کہ ہمکو اذن ہو تو ہم نکلجائین جسطرح بنی نضیر نکل گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے نکلو کہ جو حکم مین دون وہ بجالاؤ جب یہہ جواب ملا تو کعب ابن اشرف نے اشراف قوم سے بُلا کر کہا کہ تین باتون مین سے ایک بات اختیار کرو پہلی بات یہہ ہے کہ اس پیغمبرؑ کی حقیقت ازروے توریت تم پر ثابت ہو چکی ہے بہتر ہے کہ ایمان لاؤ۔ دوسری۲ بات یہہ ہے کہ عیال واطفال کو قتل کر ڈالو کہ تمہارے بعد ذلیل نہون تیسری۳ بات یہہ ہے کہ کل شنبہ کا دن ہے اہل اسلام ہمسے بے خوف ہونگے پس سبلوگ جمع ہو کر غفلت مین انپر ٹوٹ پڑو اشراف بنی قریظہ نے کہ انمین حیی ابن اخطب بہی تھا ایک بات بھی قبول نکی مگر ایک اور ہرکارہ رسولؐ اللہ کے حضور مین

روانہ کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیجدو تو ہم کچھ مشورہ کرلین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے ابولبابہؓ اور ابن المنذر کو بھیجا اونہون نے صلاح دی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق عمل کرو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے اور انگشت
شبابہ سے گردن کا اشارہ کیا یعنی سب قتل ہونگے آخر بنی قریظہ قلعہ سے نکلے اور محمدؐ ابن
مسلمہ نے بحکم حضور پرنور سبکے ہاتھ گردنون سے باندھے اور عبداللہ ابن سلام نے عیال
واطفال واسباب قلعہ سے نکال کر جمع کئے اوسیون نے کہا یارسول اللہ آپ بنی قریظہ کو
ہمین بخش دیجئے جسطرح یہود بنی قینقاع خزرجیون کو بخشے تھے فرمایا کہ اگر تم راضی ہو تو اس
مقدمہ مین ایک شخص بطور حکم مقرر کیا جائے جو وہ کہے اوسی پر راضی ہو جاؤ وہ کہنے لگے کہ ہم
راضی ہین آپ نے فرمایا سعد ابن معاذ جو کہے وہ کیا جائے اور ان دنون سعد بسبب جراحت کے
مدینہ مین تھے لہذا وہ طلب کئے گئے جب اونکی آمد کی خبر گرم ہوئی تو اوسیون نے اونکا استقبال
اور اعزاز کیا اور کہا آپکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پنچ مقرر کیا ہے اور
یہہ لوگ ہمارے ہمقسم اور حلیف ہین اور حرب بعاث وغیرہ مین مدد ومعاون رہے ہین
دیکھو ابیؓ نے یہود بنی قینقاع کو رہا کرایا تھا اب تم انکو چھڑاو چنانچہ سعد ابن معاذ اونکے کلام
سنتے ہوئے چلے آتے تھے اور جواب نہ دیتے تھے جب تقریر اونکی حد سے متجاوز ہوئی تو
سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہہ وقت ایسا نہین ہے کہ مین اپنے نفس کی پیروی کرکے خدا کی
راہ مین ملامت اختیار کرون اوسوقت اوسیون کو نامیدی ہوئی اور دریافت کر گئے کہ سعد
قتل کا حکم دینگے الغرض سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ مجلس پاک سرور کائنات مین حاضر ہوئے
اور جماعت اوس نے اونکو نہایت تعظیم وتوقیر سے اتارا اور التماس کیا کہ تمکو حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مقدمہ بنی قریظہ مین حکم کیا ہے سعد ابن معاذ نے کہا تم
میرے حکم ہونے پر رضامند ہو اون لوگون نے کہا ہم رضامند ہین بعد اسکے سعد ابن معاذ نے
حضور مین عرض کیا کہ جو لوگ اسطرف ہین وہ میرے حکم ہونے پر راضی ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر

تیرے حُکم پر رضامند ہین تو حُکم صادر کر حضرت سعد ابن معاذ نے حُکم دیا کہ اِنکے بچے اور عورتین لونڈی اور غلام بنائے جائین اور سب مرد جوان اور بوڑہے قتل کیے جائین اور جو کچھہ اسباب ہے غازیون اور مسلمانون مین تقسیم ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حُکم خدا ہے۔

روایت ہے

کہ مرد بنی قریظہ کے چھہ سو تھے اور ایک روایت مین سات سَو تھے اور بروایت صحیحہ نو سَو ۹۰۰ تھے مع حیی ابن اخطب احاطہ بنی نجار مین کہ مشہور بہ محوط بنت الحارث ہے قید کیے گئے اور بازار مدینہ مین ایک غار کہودا گیا اور علی ابن ابیطالب اور زبیر ابن العوام نے سب کو قتل کیا مگر ثابت ابن قیس ابن شماس زبیر ابن باطا کی منت سماجت سے اوس دن قتل نہوا اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خون اوسکا معاف کیا تہا لیکن جب اوسنے سُنا کہ سب قوم قتل ہوگئی تو خود اوسنے اپنے قتل کی درخواست کی آخرکار وہ بھی قتل ہوا اور عورتین اور بچے غلام وکنیز کیے گئے اور ایک ہزار پانچسو قبضہ شمشیر اور تین سَو زرہین اور دو ہزار نیزے اور پانچسو سپرین اور دو ہزار پانچ سو اونٹ اور دیگر مال واسباب بعد اَخذِ خمس کے غازیان اسلام پر تقسیم کیا گیا اور منجملہ عورات ریحانہ بنت عمرو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نذر کی گئی اور بعض نسا کو عبد الرحمن ابن عوف اور عثمان ابن عفان نے خرید لیا اور بعض جانب شام بیع کے واسطے ہمراہ سعد ابن زید انصاری اشہلی کے روانہ کی گئین بعدازان آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور پندرہ دن بعد **ابولبابہ** کے ہاتہہ ستون سے کہولے۔

ابولبابہ کا واقعہ

کیفیت اس واقعہ کی یہہ ہے کہ ابولبابہ حسب الطلب کعب ابن اشرف سردار بنی قریظہ جب اوس قوم مین گئے تو اون لوگون نے رونا شروع کیا اور کہا کہ اب ہم کیا کرین تو ابولبابہ نے کہا کہ جو پیغمبر خدا فرماوین اوسکو بجالاؤ اور اپنے ہاتھ سے اپنے حلقوم پر اشارہ کیا کہ سب قتل کئے جاؤ گے یہہ کہکر ابولبابہ یہہ سوچے کہ یہہ تو مجھسے خیانت واقع ہوئی لہذا بالا بالا مدینہ مین آئے اور توبہ کی قبولیت کیواسطے اپنے ہاتھ ستون مسجد مبارک سے بندھوا دئے اور کہدیا کہ غیر وقت نماز ہاتھ نہ کھولے جائین یہان تک کہ میری توبہ قبول ہو یہہ خبر حضور کو پہونچی تو فرمایا کہ اگر ابولبابہ میرے پاس چلا آتا تو مین اوسکے لئے استغفار کرتا اب مین نہ کھولونگا جب تک پروردگار تعالیٰ شانہ اوسکی توبہ خود نہ قبول فرمائے چنانچہ پندرہ شبانہ روز کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صبح کو حضرت ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریفہ مین رونق افروز تھے کہ دفعتاً تبسم فرمایا اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سبب پوچھا تو ارشاد ہوا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہوئی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ہین خبر کر دون آپ نے فرمایا اختیار ہے لہذا حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجرہ کی دروازہ سے ابولبابہ کو خبر کردی اہل مسجد نے چاہا کہ اونکا ہاتھ کھولدین ابولبابہ نے کہا کہ جب تک حضور اپنے دست مبارک سے نکھولین گے مین ہاتھ نہ کھلواونگا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت اپنے دست مبارک سے کھول دیا۔

روایت ہے

کہ اوس عرصہ تک جب تک ابولبابہ بندھے رہے آپکی دختر روز چند خرمے آپکے منہ مین ڈالدیا کرتی تہین اسکے سوا اور کچہہ کہانا پینا نہتا اس سبب سے قوت سمع و بصر قریب

زوال کے ہوگئی تھی۔

فائدہ

اس غزوہ مین ایک عورت بھی ماری گئی تھی اور اوسکی کیفیت یہہ ہوئی کہ حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی کہ دفعتہً کسینے اوسے پکارا کہ فلانیہ کہان ہے اوسنے کہا یہان ہون پھر وہ ہنستی ہوئی اوٹھی اور کہنے لگی کہ مجھے قتل کے واسطے بلاتے ہین تو مین بولی کہ عورت کو نہین مارتے ہین تیرے قتل کی کیا وجہہ ہے اوسنے کہا کہ مین اپنے شوہر سے کمال محبت رکھتی تھی جب محاصرہ شدید ہوا تو مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ افسوس ایام فراق آگئے اور مین تیرے بغیر زندگی نہین چاہتی اُسنے کہا کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عورتونکے قتل کا حکم نہین دیتے اگر تجھکو صادق محبت ہے تو ایک جماعت اہل اسلام قلعہ کے سایہ مین ہے اونپر چکی کا پاٹ ڈال دے تاکہ اونمین سے کوئی مرجاے اور تو اوسکے عوض مین قتل ہو مینے ایساہی کیا جسکے صدمہ سے خلاد ابن سوید ابن ثعلبہ شہید ہوئے اے عائشہ اوسکے قصاص مین مجھے مارینگے اسواسطے مجھے بُلاتے ہین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مجھکو اوسکی خوشی نہین بھولتی کیا خوب کہا ہے کسی نے۔ ؎

مردنے کو دہد وصال بیار
خوشتر از زندگی ہزاران بار

نام اس عورت کا بنانہ تھا اور حکیم قرظی کی جورو تھی۔

حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ بعد فیصلہ بنی قریظہ جب سعد ابن معاذ اپنے خیمہ مین آئے
تو اونکی دعا اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول فرمائی اور اونکے ہاتھ کا زخم اونکی شہادت کا سبب ہوا
اور وہ روانہ خلد ہوئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت ملال ہوا
اور شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باواز بلند اونکے مرنے پر روئے اور بعد ادائے صلواۃ
جنازہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پاپیادہ اونکے جنازے کے ساتھ بقیع
تک تشریف لیگئے اونکی قبر سے مُشک کی بوآتی تھی عمر اونکی سینتیس ۳۷ برس کی تھی اور وقوع
فتح بنی قریظہ آخر ماہ ذیقعدہ مین ہوا ہے اور بروایتے اوایل ذی الحجہ مین اور تین آدمی
غازیان اسلام سے شہید ہوئے۔

فرضیت حج

اسی سال مین حج فرض ہوا اور بروایتے سال ششم مین اور بروایت دیگر سال نہم ۹ مین
اور ایک اور روایت ہے کہ سال دہم مین مگر بعض اہل سیر فرماتے ہین کہ ہجرت شریفہ کے
نوین ۹ برس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حج کی فرضیت کا حکم دیا اور خود دسوین
برس ہجرت کے حج ادا فرمایا اور جو حضرات سال ششم مین حج کے فرضیت کے مقر ہین وہ
کہتے ہین کہ آیہ کریمہ اتموا الحج والعمرۃ سال ششم ہجری مین نازل ہوئی مگر اس باہ

کہ استطاعت مین داخل تھا اسوجہ سے تاخیر ہوئی اور دوسری جماعت کے حضرات یہہ فرماتی
ہین کہ مکہ معظمہ شمنہ ہجری مین فتح ہوا ہے اگر سال ششم مین حج فرض ہوا ہوتا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی سال مین حج ادا کرنیکا حکم دیتے نوین برس پر کیون
موقوف رکھتے اور آیتہ مذکورہ فرضیت پر دلالت نہین کرتی بلکہ حج وعمرہ کے ملانے پر دلالت
کرتی ہے یعنی جب فرضیت حج شروع ہوجاے تو ایسا کرین اور اسی سال مین
صلواۃ الخوف شروع ہوئی اور سورۂ بقر مین آیہ کریمہ فان خفتم فرجالا او رکبانا
نازل ہوئی یعنی اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑھ لو یا سواری کی حالت مین واضح ہو کہ لفظ خوف
عام ہے یعنے خوف دشمن ہو یا خوف آمد سیل ہو یا کسی درندہ کا ہو اور اطلاق آیتہ سے یہہ
بات بھی نکل آئی کہ اگر پیادہ و سوار غیر قبلہ رو نماز کرین تو اوسکا اعادہ نہین ہے اور
صاحب ہدایہ نے اسی آیہ کریمہ سے استدلال کیا ہے اور وہ فرماتے ہین کہ جب
بہت ڈر ہو تو نماز ادا کرین سوار علیحدہ علیحدہ اور رکوع وسجود کا اشارہ کردین جس طرف
چاہین جب کہ قبلہ پر قادر نہون کریمہ والمحصنٰت کہ واذا کنت فیھم فاقمت لھم
الصلواۃ سے نماز خوف کا باجماعت ادا کرنا جائز ثابت ہوتا ہے اور صحیح یہہ ہے کہ
نماز خوف حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد بھی باجماعت درست
ہے کیونکہ آنجناب سے خطاب ہونا عین ایمہ سے خطاب ہے اور طریق جماعت کا بالتفصیل
کُتب فقہ مین مذکور ہے اور مختصر یہہ ہے کہ فوج دو حصے ہوجاے ہر جماعت نصف نماز مین
شریک امام ہو اور نصف جُدا پڑھے جب تک دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے
اور اوسوقت نماز مین آمد و رفت کرنا اور سلاح و زرہ و سپر پاس رکھنا درست ہے اور اگر
اتنی فرصت نہ ملے تو جماعت کو موقوف کرنا چاہیئے پیدل فوج فُرادا فُرادا پڑھ لین اور
سوار اشارون سے ادا کرلین اور اگر اتنی بھی فرصت نہ ملے تو قضا کرین اسی سال مین
نماز خسوف شروع ہوئی اور خسوف قمر واقع ہوا اور اسی سال مین حضور پرنور صلعم

گہوڑے سے گرے ران مبارک مین چوٹ لگی کہ پانچ دن حجرہ شریفہ سے باہر تشریف نہ لائے اور نماز بہی قاعداً ادا فرمائی اور اصحاب نے اقتدا بہی بالقعود کی بعد ازان اقتدا کرنا قاعداً منع ہوا چنانچہ مرض موت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیٹہہ کر امامت فرمائی اور اصحاب نے کہڑے ہوکر اقتدا کی۔

سال ششم ہجری

اور جب سال ششم ہجری شروع ہوا اور تین ۳ مہینے غزوہ بنی قریظہ سے گذر رے تو غزوہ لحیان واقع ہوا اور سبب وقوع یہہ ہوا کہ اہل ہذیل نے قرّاء صحابہ کو بیر معونہ پر شہید کیا تہا اس وجہ سے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج تہا اونکے انتقام کو تشریف لیچلے جب وادی عسفان کے قریب پہونچے تو شہیدون کے حق مین دعا فرمائی اور قوم لحیان لشکر اسلام کی خبر سنکر بہاگی صرف دو دن حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان رہے جب مراجعت فرمائی تو اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور گریہ فرمایا اور اصحاب نے بہی حضرت کی موافقت کی اس غزوہ کو صاحب بہجۃ المحافل نے اور ابن حزم نے سال پنجم مین لکہا ہے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے سال ششم مین دہوا لصحیح اور اسی سال مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو دس سوارون کے ساتہ غمیم مین روانہ کیا تاکہ آوازہ لشکر اسلام قریش کو پہونچے چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ وہان سے بغیر محاربہ واپس ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کیطرف رجوع فرمائی مدینہ سے چودہ شب در در غیبت رہی بعد اسکے محمدؐ ابن مسلمہ تیس ۳۰ نفر سوارونکی جماعت سے بکر ابن کلاب پر موضع ضریّہ مین جو مدینہ سے چوبیس ۲۴ میل ہے بہیجے گئے اور دفعتاً یہہ جماعت اونپر جا گری مگر وہ بہاگ گئے صرف چہہ ۶ کافر مارے گئے

اور ایک سو پچاس اونٹ اور تین ہزار بکریان ہاتھ آئین کہ حضرت نے بعد اخراج خمس غنیمت تقسیم فرمائی اور مدت سفر انیس ۱۹ دن کی تھی اور سبب یہہ ہوا کہ ایک جماعت نے بنی بکر کی قوم سے موضع مذکور مین یہہ فساد برپا کیا تہا کہ جو مسلمان اودہر سے نکلتا تہا اوسکو رہزنون کے طریقہ سے مار لیتے تھے بعد اسکے۔

غزوہ غابہ

غابہ ایک موضع کا نام ہے اور اصل مین بیشہ کو کہتے ہین واقع ہوا اور اسکو غزوہ قرد بھی کہتے ہین اور سبب یہہ ہوا کہ عیینہ بن حصین فزاری مع چالیس ۴۰ نفر سوارون کے موضع غابہ پر آیا اور وہان بیس ۲۰ اونٹنیان حضرت کی شیر دار چرائی پر تہین اوسنے ہانک لین اور محافظ کو قتل کیا اور ابو ذر غفاری بہی اونہین اونٹنیون پر تھے اونکا بیٹا بھی مارا گیا وہان سے قریب تر سلمہ ابن اکوع اور رباح حضور پر نور کے غلام بھی موجود تھے ابن اکوع نے رباح کو یہہ خبر دیکر روانہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ سے پانچ سو سوار لیکر سوار ہوئے اور علم اسلام مقداد کو دیا اور ابن مکتوم کو خلیفہ فرمایا۔ صحیح بخاری مین سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے کہ مدینہ سے کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی پر تہین مجھکو خبر ملی کہ قوم غطفان پکڑے لئے جاتے ہین لہذا مین نے مدینہ کے جنگل مین تین مرتبہ چیخ ماری کہ قوم سُنکر دوڑے مگر کوئی نہ آیا تو مین اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ اونکو پالیا اور مین تیر مارنی لگا اور یون کہتا جاتا تھا انا ابن الاکوع آج کمبختون کی موت کا دن ہے اون کو پانی پینے کی فرصت نہ ملی اور مین نے سب اونٹیان چہین لین اور ہانک لیچلا راہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملے کہ سوار لئے ہوئے ادہر جاتے تھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ لوگ پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین پینے دیا آپ جلد جائین حضرت نے فرمایا اپنی چیز ملی اور تو غالب آیا اب درگذر کر اور

جانے سے وہ اپنی قوم مین کہاتے پیتے ہو گئے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ کو لوٹے اور سلمہ کو ردیف بنایا۔

روایت ہے

کہ جب سلمہ نے اونٹنیان مدینہ کی طرف ہانک دین تو کافرونکا تعاقب کیا اسوقت عینیہ ابن بدر فرازی مدد کو آیا کہ وہ لوگ سلمہ کیطرف پہرے اسطرف بہی اُخرم اُسیدی اور ابوقتادہ اور مقداد تینون سوار آ گئے کہ سب کافر بہاگے مگر اخرم پر نیزہ مارا یہہ شہید ہوے اور انکے گہوڑے پر وہ سوار ہوا پہر ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد الرحمن پر گئے اونے وہی نیزہ اونپر چلایا مگر کارگر نہوا اونہون نے نیزے یا تلوار سے اوسکو قتل کیا اور اوسکے گہوڑے پر سوار ہوئے یہہ بہاگتے بہاگتے چشمہ قرد پر پہونچے ہمکو جو اون لوگون نے اپنے پیچہے تعاقب کرتے ہوئے دیکہا بہاگے اور پانی بہی نہ پیا قبیلہ غطفان مین پہونچے اونکے ایک دوست نے کہانیکی طیاری کی اتنے مین گرد و غبار معلوم ہوا سمجہے گئے کہ لشکر اسلام آپہونچا وہان سے بہی بہاگے اور کہانا بہی نہ کہایا پہر شام تک ہمنے اونکا پیچہا نہ چہوڑا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ آفتاب غروب ہونی تک ہمنے اونکا تعاقب کیا اور دو گہوڑے اون سے لیکر لوٹ آیا زہے بہادری اس مرد جری کی اور ایمان ایسکا اور محبت اسکی حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ جب آپ لعبہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اصحاب رسول کی بزرگی تمام مخلوقات پر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوعنہ۔

یہہ تکلیف سفر اور کوشش حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اونٹنیون کے واپس لینے کے لئے نتہی بلکہ اس سے دفع فساد آیندہ مقصود تہا چند اونٹ تو کیا ہستی رکہتے تہے تمام دنیا آپکی نظر مبارک مین ہیچ تہی تمام عمر مبارک

حضور کی اسطرح گذری کہ صبح اوٹھکر دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے اگر موجود ہوا
نوش فرمایا نہین روزہ رکھ لیا سبحان اللہ ؎

مالک کونین ہین گو پاس کچھ رکھتے نہین
دو جہان کی نعمتین ہین اونکے خالی ہاتھ مین

ابو سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ جب مین پلٹ کر ذی قرد پر آیا تو وہان
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مع لشکر اُترا ہوا پایا اور بلال رضی اللہ عنہ
نے غنیمت کے اونٹون مین سے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اوسکے جگر اور کوہان کے
کباب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے تیار کر رہے تھے مین جاکر
خدمت شریف مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہہ لوگ پیاسے بہوکے بیتاب
طاقت جاتے ہین اجازت دیجیے کہ مین سو آدمی لیکر اونکے پیچھے جاؤن اور ایک کو انمین
زندہ نچھوڑون آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کریگا اونہون نے عرض کی کہ اوس خدا کی قسم
جسنے آپ کو معزز و مکرم کیا ہے ایسا ہی کرونگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے تبسم فرمایا کہ دندان مبارک کا نور ظاہر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ اے اکوع کے
بیٹے اذا ملکت فاسجح یعنی جب غالب آئے تو نرمی اور نیکی کر۔ سجاحت کے معنی سہولیت
کے ہین یعنی شدت نکر کہ مقصود بالذات دشمنان خدا کو مغلوب کرنا ہے اور وہ بات
حاصل ہوگئی الحمدللہ اور فرمایا کہ اونکی دعوت غطفانیون مین ہوتی ہے کہ ناگاہ ایک
آدمی غطفان مین سے آیا اور بیان کیا کہ ہم لوگون نے اونکی دعوت کا سامان کیا تھا
اونٹ ذبح کرکے کھال کھینچ رہے تھے کہ آسمان پر ایک غبار نظر آیا گمان ہوا کہ لشکر اسلام
کی گرد ہے خوف زدہ ہوکر سب بھاگ گئے بعد ازان صبح کو آپ نے فرمایا خیر فرساننا
الیوم ابو قتادہ وخیر رجالتنا سلمہ یعنے ہمارے سوارون مین اچھا سوار
آجکے دن ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیدلون مین اچھا پیدل سلمہ ہے۔

سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھکو حصہ سوار اور پیادہ کا دیا اور سواری مین مجھکو اپنے پیچھے بٹھالیا اور ایک رات دن وہان ٹھہرے پھر لوٹ آئے اور مدتِ غَیبت اس سفر کی پانچ راتین تھین۔

روایت ہے

یہہ روایت اوپر گذر چکی ہے وہان مجمل تھی اس دوسری روایت مین تفصیل سے ہے لہذا یہان پر بھی درج کی جاتی ہے اِس غزوے مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گھوڑے سے گرے ساق مبارک یاران مبارک مین چوٹ آئی جب مدینہ مین رونق افروز ہوئے توکئی دن آپنے نماز بیٹھہ کر ادا فرمائی اور مقتدیون کو بھی حکم بیٹھنے کا دیا امام کی اتباع کے واسطے مگر اکثر علما کے نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہے اِسلئے کہ مرضِ موت مین آپنے بیٹھہ کر نماز ادا فرمائی اور مقتدی کھڑے رہے آپ نے اسی کو مقرر رکھا اسکو تقریر کہتے ہین واضح ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا گھوڑے سے گرنا صاحب جذب القلوب اور سیر گازرونی نے وقایع سال پنجم مین بلاقید کسی غزوہ کی ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا اور باقی اہل سیر نے واقعات سال ششم سے اس غزوہ مین ذکر کیا ہے پس وجہہ توفیق اسطرح پر ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ وہ واقعہ دوسرا ہو اور یہہ دوسرا ہے اوپر اختلاف روایات کے کہ کسی کو روایت اسکی بلاقید غزوہ سال پنجم کے پہونچی اور کسیکو بقید غزوہ سال ششم کے۔ اور مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس غزوہ مین صلوات الخوف دوسری بار پڑہی۔ اور مواہب لدنیہ مین ہے کہا ابن اسحاق نے کہ رہتے تھے وہان پر ایک شخص اور اونکی زوجہ قبیلہ غفار سے تھی سو مار ڈالا اونہون نے مرد کو اور پکڑلے گئے اوس عورت کو اور سوار ہوئی وہ عورت رات کے وقت غفلت مین اون سے اونٹنی پر رسول اللہ کی

اور نذر مانی اوسنے کہ اگر نجات پاؤن مین اس سے تو ذبح کرون مین اوسکو جب وہ آئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس تو اوسنے خبر دی آپ کو اپنے اس نذر کرنے سے آپ نے فرمایا لا نذر فی معصیۃ ولا لاحدٍ فیما لا یملك یعنی نہین ہے نذر گناہ کے کام مین اور نہین پہونچتا ہے کسی ایک کو کہ نذر کرے اوس چیز کی کہ نہین ہے مالک اوسکا۔

اور اسی سال مین آپ نے استسقا فرمایا

یعنی طلب باران کے لئے دعا کی سات دن تک متصل پانی برسا اور استسقا کرنا آپکا چھہ وجہون سے ثابت ہے سفر السعادت مین ہے۔

وجہہ اوّل

یہہ ہے کہ آپنے جمعہ کے دن خطبہ پڑہنے مین باران کے واسطے دعا کی اور کہا ان لفظون سے اللھم اغثنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا یعنے اے اللہ مینہ برسا اے اللہ پانی برسا اے اللہ پانی برسا یعنی پانی پلا اپنی مخلوق کو اسکی تفصیل شرح سفر السعادت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد مبارک مین قحط سالی ہوئی جُمعے کے دن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھے کہ ناگہان ایک اعرابی اوٹھکر کہنے لگا یا رسول اللہ هلك المال وجاع العیال فادع لنا ترجمہ اے اللہ کے رسول جاتا رہا مال اور بھوکے ہین عیال اللہ سے ہمارے واسطے دعا کیجئے اور ایک روایت مین ہے قحط المطر واحمرۃ الشجر وهلك البهایم ترجمہ یعنی پانی بند ہوا اور اشجار جو سبز تھے وہ خشک ہوگئے اور چار پائے ہلاک ہوگئے۔ اور ایک

روایت مین ہے ھلکت المواشی ھلکت العیال ھلکت الناس
ترجمہ ہلاک ہوئے چارپائے ہلاک ہوئے عیال ہلاک ہوئے آدمی۔ پہر اوٹہائے
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دونون دست مبارک اور دعا مانگی
ان لفظون سے اللھم اغثنا ترجمہ اے اللہ فریاد کو پہونچ چار بار اور ایک روایت
مین تین بار اور ایک روایت مین ہے اللھم اسقنا ترجمہ اے اللہ ہمکو پانی پلا
دو بار فرمایا۔
انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ خدا کی قسم ہم نہ دیکھتے تہے آسمان مین کوئی
ٹکڑا ابر کا اور حال یہہ ہوا کہ ابہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہاتھ
اوٹہا کر نیچے نہین کئے تہے کہ ابر پہاڑونکی طرح آسمان کے کنارون سے بلند ہوا اور
پانی برسا اوسدن اور دوسرے دن اور اگلے جمعہ تک پہر آیا وہ اعرابی یا کوئی دوسرا
اور کہا اوسنے یارسول اللہ انھدم البناء وغرق المال ترجمہ یارسول اللہ صلعم
مکانون کی بنیادین گرپڑین اور مال پانی مین غرق ہوگئے اور ایک روایت مین ہے
ھلکت الاموال وانقطعت السبل ترجمہ یعنے جانور ہلاک ہوے اور نالی
کٹ گئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دعا فرمائیے کہ
اللہ تعالے شانہ اس ابر کو کہول دے پہر آپ نے اپنے دست مبارک اوٹہائے
اور ایک روایت مین ہے کہ تبسم فرمایا آپ نے بسبب سرعت ملال بنی آدم کے اور
دعا فرمائی اللھم حوالینا ولا علینا ترجمہ یا اللہ ہمارے گرد پانی برسا ہمپر نہ برسا
اس سے مراد حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہہ تہی کہ صحراءین اور
کہیتون مین پانی برسا اور ہم تو سیراب ہوچکے اور ایک روایت مین ہے ساتھ
زیادتی کے اللھم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابۃ
الشجرۃ ترجمہ یعنی خداوندا پہاڑون پر اور ریتون کے ٹیلون پر اور نیچے تلٹون کے

اور درختون کے۔

اور جسطرف آپ اشارہ فرماتے تھے اوسی طرف کا ابر کھل جاتا تھا یہانتک کہ مدینہ پر کا ابر کھل گیا اور جاری رہے نالے اور کاریز ایک مہینے تک اور جو کوئی جسطرف سے آتا تھا پانی برسنے کی خبر لاتا تہا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کھل گیا ابر مدینہ مین اور نواح مین برستا تھا اور مدینہ مین ایک بوند بھی نہ پڑتی تھی یہہ معجزہ مسجد نبوی مین جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے وقت ہوا تہا۔

دوسری وجہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ شکایت کی آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے قحط باران یعنی امساک باران کی آپ نے حکم کیا کہ منبر مصلی مین رکھنا چاہیئے اور وعدہ کیا صحابہ سے ایک روز معین کا کہ مصلی مین جاوین پہر اوسدن باہر نکلے آپ بعد طلوع آفتاب کے تواضع اور فروتنی سے ظاہر مین اور ساتھہ خشوع کے باطن مین اور پرانے اور میلے کپڑے پہنے اور تضرع کرتے ہوئے جب جائے موعود مین پہونچے منبر پر تشریف لے گئے اور تکبیر اور تحمید کہی اور فرمایا لوگون سے کہ شکایت کی تم نے قحط سالی اور تاخیر باران کی اور بے شک فرمایا ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے کہ دعا کرو مجہہ سے اور وعدہ فرماتا ہے کہ قبول کرونگا دعا تمہاری اور اس حدیث سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز طلب باران کے لئے منبر کا نکالنا اور وہان رکھنا جس جگہہ نماز پڑہی جائے جائز ہے۔ مگر مشایخ حنیفہ کہتے ہین کہ منبر نہ نکالا جائی اس قول کی بنا اسبات پر ہے کہ یا حکم کیا اونہون نے حدیث کی عدم صحت پر یا یہہ حدیث اونکو صحت کے طریقہ سے پہونچی ہی نہتی کذا فی المرقات شرح مشکواۃ باب الاستسقا اور ولید بن عقبہ سے جو امیر مدینہ تھے مروی ہے کہ اونہون نے آدمی بہیجا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور دریافت کی اون سے کیفیت استسقائے
نبوی کی۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم فروتن اور متواضع اور متضرع عیدگاہ کی طرف اور منبر پر چڑہے اور خطبہ
نہ پڑہا آپنے ایسا جیسا کہ تم پڑہتے ہو یعنے طویل اور بسیط اور تکلف سے نہ پڑہا اور یہی
صحیح ہے اور جو خطبہ آپنے پڑہا اوسکے کچھہ جملے یہہ ہین الحمد للہ رب العالمین
الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید
اللھم انت اللہ لا الہ الا انت تفعل ما ترید اللھم انت اللہ
لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل
ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ترجمہ ہر طرحکی تعریف اللہ ہی کیواسطے
ہے جو بڑا مہربان اور بڑا رحیم ہے اور مالک ہے روز جزا کا کسی معبود کا وجود نہین مگر
اوسی واجب الوجود کا جسکا نام پاک اللہ ہے وہ جو ارادہ کرتا ہے وہ کرتا ہے اے
خدا توہی اللہ ہے کوئی نہین معبود لیکن توکرتا ہے جو کچھہ ارادہ کرتا ہے اے خدا توہی
اللہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو جو غنی ہے اور ہم سب فقیر ہین نازل فرما ہمپر مینہ اور وہ
ہماری قوت کا سبب ہو اور زندگی کا سبب ہو زمانہ دراز تک۔ پہر دونون دست مبارک
اوٹہاکر تضرع وزاری شروع کی اور بلند کئے ہاتہہ کہ نظر آئے سفیدی دونون بغلونکی
اس سے مراد اور کنایہ ہے ہاتہہ بلند کرنے سے اور کہا ہے کہ جسقدر کوئی واقعہ اور
مطلب مشکل اور قوی ہو اوسیقدر ہاتہہ اونچے اوٹہانے مسنون ہین۔

روایت ہے

مشکوٰۃ مین مسلم سے کہ استسقا کیا حضرت نے اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتہونکی
پشت سے آسمانکی طرف یعنے اوٹہانا ہاتہون کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی

استسقا مین اسیطرح تہا کہ پشت دونون ہاتہونکی آسمان کیطرف تہی برخلاف دعائے متعارفہ روزمرہ کے کہ ہتیلیان ہاتہون کی آسمان کیطرف کرتے ہین۔ اور ابو داؤد کی روایت مین بہی آیا ہے کہ جو دعا واسطے طلب اور سوال کسی نعمت کے ہو مستحب ہے کہ کیجائین ہتیلیان آسمانکی طرف اور جو واسطے دفع بلا اور فتنہ کے ہو توکی جاوے پشت ہاتہون کی آسمان کیطرف۔

اور کہا طیبی نے کہ یہہ تفاول ہے حالت کے بدلنے پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مُنہ اپنا قبلہ کیطرف کیا اور پشت حاضرین کی طرف اور ردائے مبارک کو الٹ کرا اوڑہا یعنی اندر کیطرف کا پلہ چادر کا باہر کیا یعنی اوپر اور اوپر کا پلہ نیچے کیا اور داہنی طرف کا پلو بائین طرف اور بائین طرف کا پلو داہنی طرف اور کہتے ہین کہ یہہ تحویل اور تقلیب تفاول ہوتا ہے تغیر حال اور تبدیل امساک باران کے واسطے اور تنگی کی حالت کو فراخی سے بدلنے کے لئے۔

اور کہا بعض نے کہ یہہ اتباع ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی۔ اور کہا بعض نے کہ اسی طرح کیا جائے کہ بدل جائے حال نہ یہہ کہ صرف تفاول ہی ہے اسلئے کہ تفاول بغیر قصد اور بے اختیاری کے ہوتا ہے اور وہ ردائے مبارک سیاہ تہی۔ اور دعا کی آپنے اوسیطور کہڑے ہوکر پہر لوگون کی طرف مُنہ کیا آپ نے اور منبر سے اوترکر نماز شروع کی اور دو رکعتین بغیر اذان و اقامت کے پڑہین اور بعض روایت مین تکبیر بہی آئی ہے مثل عیدین کے اور وقت ادا کا وقت عیدین کی نماز کا ہے۔ اسلئے کہتے ہین کہ افضل وقت ادا کا اول روز مین ہے اگرچہ جواز ہر وقت مین ہے مگر خطبہ قبل نماز کے پڑہا مثل جمعہ کے اور ایک روایت مین بعد نماز کے بہی آیا ہے مثل عیدین کے اور قرات دونون رکعتون مین پکار کر پڑہی۔ اول رکعت مین سبح اسم ربك الاعلى اور دوسری رکعت مین هل اتاك حديث الغاشية

پڑہی اور سورہ ق اور اقتربت الساعة کا پڑہنا بہی روایت مین آیا ہے پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ابر اور رعد اور برق نمودار ہوا اور پانی برسنے لگا مسجد نبوی تک آتے آتے سیلاب ہوگیا - اور جو آپ نے اضطراب لوگونکا ملاحظہ فرمایا تو ہنسے آپ کہ نواجذ مبارک آپکے دکہائی دیئے اور فرمایا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ اللہ تعالی شانہ قادر ہے ہر چیز پر اور اقرار کرتا ہون مین کہ مین اوسکا بندہ ہون اور اوسکا رسول ہون -

اور سیر کازرونی مین ہے کہ جب اعرابی نے شکایت کی قحط کی تو آپ نے فرمایا کہ فلان روز باہر چلین اور صدقہ دین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسدن باہر تشریف لے گئے اور ۲ دو رکعتین پڑہین اور قرات جہر سے پڑہی اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ سبح اسم ربك الاعلی اور دوسری رکعت مین هل اتك حديث الغاشیہ پڑہی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو مُنہ لوگون کی طرف کیا اور اپنی ردا کو لوٹ لیا کہ قحط لوٹ جائے اور ارزانی آجائے اور دو زانو بیٹہکر ہاتھ اوٹہاکر تکبیر فرمائی اللهم اسقنا واغثنا غيثاً مغيثا وحياء وربيعا طبقاً وجداً غرقاً مغرقاً عاماً هنياً مريأً مريعاً مريقا وابلاً شاملاً سابلاً مجلاً مجلذاً دائماً دراراً نافعاً غيرضار اعاجلا غير رائثٍ غيثا اللهم تحيى بها البلاد تغيث بها العباد وتجعله بلاغاً للحاضرمنا والباد اللهم انزل علينا من السماء ماءً طهوراً تحيى به بلدة ميتا واسقه مما خلقت انعاماً واُناسى كثيراً ترجمہ اے اللہ پانی پلا ہمکو اور فریاد رسی کر ہماری بارش کے ذریعہ سے طلب کرتے ہین ہم تجہسے بارش اور مانگتے ہین ہم تجہسے بہت برسنے والی بارش اور دے اپنے فضل وکرم سے ہمکو ایسا مینہ جو عالمگیر ہو اور مانگتے ہین تجہسے رزق موافق حاجت کے پورا اور مراد رزق سے یہان

وہ شے ہے جو رزق کا سبب ہے یعنے پانی اور ایسا پانی جو غوقاً و مغرقاً ہو یعنی بہت کھیتون کو سیراب کرنے والا جس سے کھیت لبالب بھر جائین عربی کی زبان کے محاورے مین غیثاً مغیثاً اور وہ بارش ایسی ہو ہنیاً مریاً مریعاً یعنی شامل ہو سبکو اور مفید جیسے اردو محاورہ مین پرچتا پچتا کہتے ہین اور مانگتے ہین ہم تجھسے بارش صافی یا رواق دار یعنی کٹرکیون والی اور وزن دار یعنی ابر بہت خالی ہونے والا جو بوجھل ہے پانی سے بھرا ہوا اور پرسی مین تلا ہوا یعنی ایسا ابر جو پانی دینے والا ہو ریلاون ریل اور خوش کرنیوالا وابلاً شاملاً یعنی شامل ہر زمین و زراعت کو اور پہونچنے والا سابلاً۔ اترنے والا پے درپے مجلذاً یعنی پانی جما ہوا دیر پا کثیر المنفعت بابرکت مفید زراعت دائماً دیر پا اور متواتر برسنے والا ابر تمام موسم بھر ذاراً۔ یعنی بکھرنے والا نافعاً غیر ضار۔ نفع رسان بغیر نقصان کے عاجلاً غیر رائث یعنے ایسا ابر بھیج کہ جلد بے درنگ برس پڑے یا اللہ زندہ کردے تو اوسکے سبب سے شہرون کو اور زمینون کو جو مردہ پڑی ہوئی ہین یا اللہ تو فریاد رسی کر اوس ابر کے سبب سے اپنے بندون کی اور کر تو اوسکو ذریعہ پہونچنے کا مقصود کو واسطے حاضرین کے ہم مین سے جو شہر کے رہنے والے اور جو جنگلون مین رہتے ہین یا الٰہی نازل کر ہم پر پانی پاک و صاف کہ زندہ کرے تو اوسکے سبب سے زمین مردہ کو اور پلا تو اوس پانیکو اپنی مخلوق مین سے آدمیون کو اور جانورون کو ۱۲

روایت ہے

کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا سے فرصت کی پانی برسنا شروع ہوا سات دن اور رات تک برسا کیا پھر مسلمانون نے آکر عرض کی یا رسول اللہ زمین غرق ہو گئی مکانات گر پڑے راہین بند ہو گئین آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالے شانہ باران کو روک لے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ آپ کے

دندان مبارک نظر آگئے اور اتنی جلد جو لوگون کو بارش سے ملالت ہوئی تو آپ نے تعجب فرمایا اور دونون دست مبارک بلند فرمائے اور ان لفظون سے دعا کی اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی روس الظراب ومنابت الشجر وبطون الاودیة وظہور الاکام ترجمہ اے اللہ پانی برسا ہمارے گرداگرد اور نہ برسا ہمپر اے اللہ پانی برسا ریت کے ٹیلون پر اور درختون کی جڑون مین اور نالون مین اور پہاڑون پر پس ابر مدینے سے پھٹ گیا اور اوسکے نواح مین برستا تھا اور شہر مین ایک بوند نہ پڑتی تھی۔

روایت ہے

اور بعض روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کو دیکھا کہ مثل خیمہ کے تھا اور پانی گرد برستا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہنسے کہ اگلے دندان مبارک نظر آئے اور فرمایا کہ خدا ابی طالب کو اچھی مکافات دے اگر زندہ ہوتے تو اون بیتون سے جو اونہون نے کہین ہین اونکی آنکھین روشن ہوتین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی مگر وہ آپ جانتے ہین کہ اوسکے معنی یہہ ہین آپ نے فرمایا ہان پھر ایک نے ہی کنانہ مین سے اوٹھکر یہہ معنی نظم کئے۔

نظم

خدا داد باران بما تشنگان	بتعظیم پیغمبر انس وجان
ازان یافتہ روزی ایتام ما	ازان گشتہ سیراب انعام ما
بنو ہاشم اندر پناہ دیند	ہمہ طالب عز وجاہ دیند
بہر رزم غالب محمد بود	بنصرت زریزدان مویدبود

ندادیم مادست از دامنش	وگر گشته گردیم پیرامنش

نظم بنی کنانہ

سپاس بقیاس و حمد بحد	ثنائے حضرت معبود سرمد
کہ باران داد مارا بحد ومر	بآب روئے آن فرخ پیمبر
چو روئے خویش سوئے آسمان کرد	بحالی خدا باران روان کرد
ہمہ مشتے ضعیفان را بہ بخشود	در روزی بروئے خلق بکشود
ہمہ از حرمت جاہ نبی بود	ابوطالب چنان گفت وچنین بود
ہرآن کو شکر گوید بیش یابد	چو کافر شد سزائے خویش یابد

پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شاعر نے نیک شعر کہے تو تو نے بہی نیک شعر کہے۔

مواہب لدنیہ مین ہے

کہ اگر کوئی کہے کہ ابوطالب کو کہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے استسقی اسے پانی برسا تو جواب یون ہے کہ تحقیق ابوطالب نے اشارہ کیا اوس واقعہ کیطرف جو عبد المطلب کے زمانے مین ہوا تہا اور عبد المطلب نے استسقا کیا تہا قریش کے واسطے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے دادا کے ہمراہ تھے انتہی۔ اور اس حدیث مین دلیل اسپر ہے کہ حاجات مین تشبث شعر کے ساتھ کرنا درست ہے اور بعض نے اس مطلب استسقا کو نظم کیا ہے۔

نظم

چو ابر سیہ دل نمیداد آب | در آن حرث و نسل جہان شد خراب
بخواہشش بہ نزد پیمبر شدیم | بافتادگی خاک آن در شدیم
دعا کرد پیغمبر پاک دین | کہ یارب بہ بخشا بر اہل زمین
ہمین بود کز جانب سلع ابر | بر آمد بکردار غرندہ ببر
ببارید شش روز بر دشت و کوہ | ز سیلاب گشتند مردم ستوہ
دعا کرد دیگر رسول خدا | کہ تا باز بکشود ابر از سما

تیسری وجہ

جو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے استسقا کیا تہا یہہ ہے کہ جمعہ کے روز مدینہ مین مسجد شریف کے اندر منبر پر استسقا کیا اور بعد غزوہ تبوک کے بنی فرازہ کے ایلچی نے حاضر ہو کر قحط کی حالت بیان کی اور عرض کی کہ باران کی دعا کے واسطے اور درخواست کی کہ آپ شفاعت کرین ہماری پروردگار سے اور پروردگار شفاعت کرے آپ سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَیْلَکُمْ یعنی افسوس ہے تمہاری سمجھہ پر تمام دنیا پروردگار سے شفاعت کرتی ہے ایسا کون ہے کہ پروردگار تعالے شانہ اوس سے کسی بندہ کی سفارش یا شفاعت کرے لا الہ الا ھو العلی العظیم اور فرمایا کہ ہنستا ہے پروردگار تعالی تمہاری اس نالہ و فریاد پر۔ ایک اعرابی اوس جماعت مین کہڑا تہا اوسنے عرض کیا کہ خندہ کرتا ہے پروردگار ہمارا آپنے فرمایا ہان خندہ کرتا ہے اعرابی نے کہا پس مین نہ کم کرونگا خیر اپنے پروردگار سے کہ خندہ کرے اور خوش حال ہو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی اس تقریر پر

تبسم فرمایا اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور دست مبارک بلند کر کے باران طلب کیا
ایک ہفتہ کامل پانی برسا اور کسی استسقا مین نماز پڑہنا آپکا ثابت نہین ہے سوا دوسری
وجہ مذکورہ کے بلکہ ہر استسقا مین فقط خطبہ اور دعا ہی منقول ہے یا صرف دعا ہی منقول
ہے کما ستعرف۔

چوتھی وجہ یہہ ہے

کہ مدینہ منورہ کی مسجد مین بیٹھے ہی بیٹھے استسقا فرمایا نہ منبر پر چڑہے نہ کھڑے
ہوئے اور ارشاد فرمایا اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا طبقا عاجلا غير رائث
ترجمہ اے اللہ پلا ہم کو آب باران جسمین عام فائدہ ہو عالم گیر جو ہر جگہہ برسنے والا ہو
بہت جلد جسمین دیر نہو۔

پانچوین وجہ یہہ ہے

کہ باہر مسجد سے زورا کے نزدیک زورا ایک مکان ہے کہ اوسکو احجار الزیت کہتے ہین
مسجد کے دروازے سے نزدیک ہے اب اوسے باب السلام کہتے ہین ایک بار
آپ نے وہان استسقا کیا کھڑے ہوکر ہاتہہ چہرۂ پر نور کے مقابل اوٹھا کر بغیر اسکے کہ
سر مبارک سے اونچے ہو جائین۔

چھٹی وجہ یہہ ہے

کہ بعض غزوات مین مشرکون نے آگے بڑہکر پانی روک لیا اور مسلمان بے پانی رہگئے
اور سب پیاسے ہوئے اور اپنا حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
عرض کیا منافقون نے کہ اکثر وہ یہود تھے یا مشرک کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم

اگر پیغمبر ہوتے تو اپنی قوم کے واسطے استسقا کرتے اور اوس مین معجزہ دکھلاتے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے استسقا کیا تھا کہ بحکم الٰہی پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشمے نکلے تھے ہر قوم کے لئے جدا جدا آپ نے یہہ سنکر فرمایا از روئے استفہام اعتماداً علی قدرت باری عز و جل اور مغلوبیت اور منکوبیت منافقین کے لئے کہ کیا یونہین کیا اونکے نبی نے بطور انکار کے کہ نا اُمید نہ ہو تم اے مسلمانون شاید اللہ تعالےٰ شانہ پانی دیوے تمکو پھر اوسیوقت آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی فوراً ابر نمودار ہوا اور ایسا چھا گیا کہ اندھیرا ہو گیا اور خوب پانی برسا کہ بڑے بڑے نالے پانی سے لبریز ہو گئے وہ دعا جو آپ نے اس استسقا مین کی تھی یہہ ہے اللھم اسق عبادك وبهائمك وانتشر رحمتك واحي بلدة الميت اللهم اسقنا غيثاً مغيثاً مريئاً مريعاً نافعاً غير ضار عاجلاً غير رائث یہہ چھیون وجہین سفر السعادت کی بیان ہو چکین اور دو وجہین انکے سوا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح صراط المستقیم مین ذکر کی ہین کہ اون دونون سمیت یہہ آٹھ ہوئین اون مین سے۔

ساتوین وجہ یہہ ہے

ساتوین وجہ یہہ ہے کہ بخاری شریف مین آیا ہے اور مسلم اور ترمذی مین لفظون کے اختلاف کے ساتھہ کہ جب قریش نے اسلام لانے مین تاخیر اور سرکشی کی تو مجبور ہو کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے بد دعا فرمائی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللھم کسبع یوسف یعنی خداوندا بھیج اونپر قحط سات برس کا جیسا کہ بھیجا تو نے یوسف علیہ السلام کے زمانے مین سنین کسنین یوسف یعنی قحط بھیج اونپر قحط یوسف کے مانند پھر پکڑا اونکو

قحط نے اور ہلاک ہوئے وہ اوس مین اور مردار اور چمڑا اور ہڈی کہانے لگے اور آسمان مین
دہوین کے مانند اونکو کچھہ نظر آتا تھا پھر ابوسفیان حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ اے محمدؐ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تم آئے ہو اور حکم کرتے ہو صلہ رحم کا اور یہہ تمہاری قوم مین
اور ہلاک ہوتے ہین دعا کرو اور پانی مانگو خدائے تعالےٰ سے پہر آپ نے دعا کی اور پانی
برسا اور ایک ہفتہ تک برابر برسا پھر شکایت کی لوگون نے پانی کی کثرت کی تو آپ نے
ارشاد فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا پہر کہل گیا اُنپر سے ابر اور برسا کیا اونکے
گرداگرد پانی۔

واضح ہو کہ یہہ قصہ اکثر کے نزدیک مکہ مین ہوا ہے اور عرض کرنے والے واسطے
طلب باران کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین ابوسفیان اموی
والدامیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری مین
کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بد دعا کی ابتدا اونپر اوس روز سے
تہی کہ اون بدبختون نے آپکی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجہہ رکھدی تہی اور آپ نماز مین
تھے۔ اور بعض روایات سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یہ قضیہ مدینہ مین ہوا اوسوقت کہ
آپ دعا ر قنوت مین اونپر بد دعا کرتے تھے الغرض ہینے اون اختلافات کو بنظر طوالت
کتاب قلم انداز کیا۔

آٹھوین وجہہ یہہ ہے

کہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے **جمع الجوامع** مین ابن عساکر سے روایت کی ہے اور
رجال اوسکے ثقات ہین کہ قحط پڑا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ مین
پس باہر نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بقیۃ الغرقد کو دستار سیاہ
باندہے ہوئے اور آپ دستار مبارک کے دونون سرے چھوڑے ہوئے تھے ایک سرا

آگے بغل کیطرف اور دوسرا پیچھے دونون شانون کے درمیان اور تکیہ کئے ہوئے
تھے کمان عربی پر قبلہ رو ہوکر دو رکعت نماز پڑہی صحابہ نے اقتدا کی انتہی واضح ہو کہ
یہہ سب وجہین آٹھہ ہوئین۔

نوین وجہ

یہہ ہے جو شواہد النبوت مین ہے کہ وفد یعنی وکیل سلامان آئے اور اسلام لائے
اور احکام شریعت کے سیکھے اور عرض کی کہ ہماری زمین مین قحط اور خشک سالی
ہے آپ دعا فرمایئن حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے
دعا کی اوسیدن وہان پانی برسا انتہی اور سفر السعادت مین بعد چھئون وجہون کے
مذکور ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باران کے واسطے دعا
کرتے تھے قبول ہوتی تھی اور اوسیوقت پانی برستا تھا ایک بار آپ دعا کر رہے
تھے انہین چہ۶ وجہون مین سے یا سوا انکے کہ ابو لبابہؓ صحابی اُٹھے اور عرض کی
کہ یارسول اللہ ؐ خرمے مربدؔ مین سوکہہ رہے ہین خراب ہوجاینگے یہہ ابو لبابہؓ نے
اپنے خیال کے موافق کہا کہ آپکی دعا ضرور قبول کیجایئگی اور پانی برسے گا تو خرمے
بہیگ کر بگڑجاینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللھم
اسقنا حتی یقوم ابولبابة عُریاناً فیسد ثعلب مربدة بازارہٖ
یعنے اے اللہ پانی برسا ہمارے واسطے یہانتک کہ اوٹھے ابو لبابہ برہنہ اور
بند کرے اپنے مربد کا ناودان اپنے تہبند سے یہان اشکال ہے کہ نہی وارد
ہے برہنہ ہونے سے۔

جواب

یہہ ہے کہ حضور پرنورؐ نے حال ابو لبابہؓ کا بیان فرمایا ہے نہ جواز برہنہ ہونے کا

اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ مربد ابولبابہؓ کا احاطہ رکہتا ہو تو پردہ دار مکان ہوا ایسے
مکان مین برہنہ ہونا عند الضرورت مضایقہ نہین رکہتا برہنہ ہونا بے قید مکان مین
منع ہے۔ فامطرت فاجتمعوا الیٰ ابی لبابۃ فقالوا انہا لن تقلع حتی تقوم
عریانا فتسد ثعلب مربدك کما قال رسول اللہ صلے علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم ففعل فاستہلت السماء ترجمہ پہر برسنے لگا پانی اور جمع
ہوگئے صحابہ ابولبابہؓ کے پاس اور کہا سب صحابہؓ نے ابولبابہؓ سے کہ بے شک یہہ
ابر ہرگز نہ کہلیگا یہانتک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے تہبند سے ناودان کو بند کرو تو جسطرح
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تہا ابولبابہؓ نے اوسیطرح کیا
پہر آسمان نے بڑے زور سے پانی برسایا۔

فائدہ

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ الفاظ دعا کرنیکی
حالت مین فرمائے تہے کہ الٰہی یہانتک پانی برسا کہ ابولبابہ ننگا ہوکر اوٹہے اور
اپنے تہبند سے مربد کے ناودان کو بند کرے یہہ ایک قسم کی چشم نمائی تہی ابولبابہؓ کے
واسطے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوق تو پانی کی محتاج ہے اور انکو اپنے خرمون کے
خشک ہونے کی پڑی ہے آدمی کو نچاہیئے کہ اپنے فائدے کو تمام مخلوق کے فائدہ پہ
مقدم رکہے۔

واضح ہو کہ غلہ کی تجارت مین غلہ کو اس نیت سے بند کر کے رکہنا منع ہے
کہ وہ خیال کرتے ہین کہ ہم ایام قحط مین اس سے نفع اوٹہائینگے اور مجرد تجارت
غلہ کی منع نہین ہے۔

اسلام جیسا خود پاک ہے ویسی ہی پاکیزگی ہمین تعلیم کرتا ہے انتہی مواہب لدنیہ

ہین ہے کہ بعد اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی اوسی شخص نے
جسنے پانی برسنے کے واسطے عرض کی تہی کہ اب تو پانی کہُل جاے پہر آپ نے دعا کی
پانی فوراً تہم گیا اور جب پانی بہت برستا اور اصحاب پانی کہلجانیکے واسطے عرض کرتے
تو آپ یہہ دعا کرتے اوپر بہی یہہ دعا تحریر ہوچکی ہے اور پہر بہی اس مقام پر تحریر
ہوتی ہے دعا بار بار اچہی معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ پروردگار تعالے شانہ کے حضور
مین جسقدر عرض معروض کی جاے بہتر ہے جبتک بندہ کی زبان چلتی رہے اپنے
مالک سے عرض حال کرتا رہے یہہ وہ مالک نہین ہے کہ سائلون کی کثرت سے
گہبرا جاے تمام کائنات اس مالک کے در کے سائل ہین اور سب مانگتے ہین
اور پاتے ہین اور ایسا پاتے ہین کہ گہر مین بادشاہ بنے بیٹہے ہین اس مالک کے
پاس وہ خزانہ نہین ہے جو کم ہو جاے تمام دنیا مانگ رہی ہے اور سب کو مل رہا
ہے اور ابدالآباد تک ملتا جاے اور خزانہ ویسا ہی بہرپور رہیگا وہ دعا جسکی تکرار
ہوتی ہے یہہ ہے اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والظراب
والجبال وبطون الاودیة ومنابت الشجر اور عادت شریف آپ کی یہہ تہی کہ
جب پانی برستا تو آپ اوس پانی سے غسل فرماتے اور جو لوگ اسکا سبب پوچہتے
تو آپ فرماتے لانہ حدیث عہد بربہ یعنی یہہ فعل میرا اسلئے ہے کہ یہہ
نیا باران ہے میرے پروردگار کے پاس سے آیا ہے اور اب عدم سے وجود مین
آیا ہے اور یہہ ضرور ہے کہ جو چیز محبوب کے پاس سے آتی ہے وہ محب کو خواہ نخواہ
اچہی معلوم ہوتی ہی کہ شاید کوئی خبر یا نشان یا کوئی اثر تازہ اوس سے حاصل ہو اور کچہہ
پاک خیال حضرات فرماتے ہین اور کیا خوب فرماتے ہین کہ جب پانی برستا
ہے تو ایسا ہوتا ہے ابہی تک کسی گنہگار کے ہاتہون نے اوسے نہین چہوا الیس
بالکل بابرکت ہوتا ہے اور اشارہ ہے اسمین تعلیم امت کے لئے کہ جس چیز مین

خیر و برکت ہو انسان اوسکی طرف رغبت اور قربت کرے اور جب آپ دھوا تند اور بادل کو ملاحظہ فرماتے تو کراہت آپکے چہرۂ نورانی سے ظاہر ہوتی اور دولتخانہ سے باہر آتے اور اندر جاتے یعنی اضطراب کے سبب سے اور جب آندھی کے بعد پانی برسنا شروع ہوتا تو آثار فرحت و سرور پیدا ہوتے اور کراہت کی حالت دفع ہو جاتی۔

دعائے طلب باران

اللھم اسقنا غیثاً مغیثاً ھنیئاً مریئاً مریعاً غدقاً مُجلِّلاً عاماً طبقاً سیحاً دایماً اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اللھم ان بالعباد والبلاد والبھایم والخلق من اللاواء والضنک مالا نشکوہ الا الیک اللھم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع واسقنا من برکات السماء وانبت لنا من برکات الارض اللھم ارفع عنا الجھد والجوع والعری واکشف عنا من البلاء مالا یکشف غیرک اللھم انا نستغفرک انک کنت غفاراً فارسل السماء علینا مدراراً ترجمہ الٰہی پلا ہمکو مینہ فریادرسی کرہاری کیسا مینہ رچتا پچتا بہت نفع پہونچانے والا تمام زمین پر عالمگیر بہت بہنے والا اور ٹھیرنے والا۔ الٰہی پلا ہمکو مینہ اور نکر نا اُمید و نمین سے۔ الٰہی تحقیق بندون اور شہرون اور جانورون اور مخلوق پر جو بیمار ہین اور تنگی ہے اوسکی شکایت نہین کرتے ہم مگر تیری ہی طرف۔ الٰہی اوگا ہمارے واسطے کھیتی اور کہا ہمارے واسطے لدو یعنی بازارون اور گھرو نمین لوگ بیچنے کو لئے پھرین۔ اور پلا ہمکو آسمانکی برکتون سے اور اُگا ہمارے واسطے

زمین کی برکتون سے۔ الٰہی اوٹھا دے ہمپر سے مشقت اور بہوک اور برہنگی اور دور کر ہمپر سے بلا دہ کہ سوا تیرے کوئی اوسکا دور کرنے والا نہوا ور ہم بخشش چاہتے ہین تجھسے بیشک توہی بخشنے والا ہے تو چھوڑ دے ہمپر آسمانکی دہارین ۱۲

اور فرماتے تھے کہ استجابت دعا کو طلب کیا کرو چند محل مین۔ ایک[1] جسوقت جہاد مین صفین باندہ کر کفار کے مقابلہ مین کھڑے ہوا ور ملاقی ہو دشمنون سے کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے تمپر اسلئے کہ تم اللہ واحد کی توحید پہیلانے مین اپنی عزیز جانین نثار کرتے ہو اور کفر کے نیست و نابود کرنے مین کوشش کر رہے ہو۔ دوسرے[2] نماز کی اقامت کے وقت کہ یہہ بہی افضل اوقات ہے اور شیطان کے مقابلہ مین یہہ جہاد اکبر ہے تیسرے[3] پانی برسنے کے وقت کہ وقت نزولِ رحمت ہے اسلئے کہ اوسوقت کہ پروردگار تعالےٰ شانہ کی شان ربوبیت و رزاقی عام ہوتی ہے دوست دشمن کا فرق باقی نہین رہتا بادشاہ و گدا انسان و حیوان سب کے رزق کا یکسان سامان ہوتا ہے۔ چوتھے[4] بیت اللہ شریف کے دیکھنے کیوقت یہ بہی دعا قبول ہوتی ہے۔

انکے سوا اور اوقات بہی قبولیت دعا کے ہین جیسے لیلۃ القدر مین۔ اور عرفے کے دن۔ اور ماہ رمضان مین اور ماہ رجب کی پہلی شب مین۔ اور پندرہوین شعبان کو اور عیدین کی رات کو۔ اور جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن کو اور ہر رات کی پچھلی رات مین۔ اور ہر شب کی اول تہائی مین اور چہارشنبہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان اور وقتِ طلوع صبح صادق۔ اور ہر فرض نماز کے بعد۔ اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد۔ اور بعد ختم قرآن کے۔ اور آب زمزم کے پینے کے وقت۔ اور مسلمانون کے ازدحام کے وقت مثل عیدین کے اور نماز استسقاء کے وقت۔ اور بعد پڑہنے سورہ اخلاص کے۔ اور امام کے ولاالضالین کہنے کے وقت۔ اور تکبیر کہنے کیوقت

اور اس آیت کے تلاوت کرنیکے جو سورہ انعام مین ہے حتی نوتی مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ - دونون لفظ اللہ کے درمیان
اور قبول ہوتی ہے دعا ساعت جمعہ مین اور یہہ سب اقوال ارجح اور اقوی ہین -
اور اذان کے وقت - اور اذان و اقامت کے درمیان کے وقت مین -
اور بعد حی علی الصلوٰۃ و حی الفلاح کے - اور سجدہ مین - اور اوس مرنے والیکے پاس کہ جو نزع کی حالت مین ہے - اور مرغ کی بانگ کے وقت جب وہ صبح کو بانگ دیتا ہے - اور اوس وقت کہ جب اللہ تعالے کا ذکر مجلسو نمین ہو -
اور اوس وقت کہ جب مرنے والے کی آخری سانس کے بعد آنکھہ بند ہوتی ہے -
اور مطاف مین طواف کرتے وقت - اور نزدیک ملتزم کے - اور میزاب رحمت یعنی خانہ کعبہ کی چہت کے پرنالے کے نیچے - اور خانہ کعبہ کے اندر - اور صفا مروہ پر - اور سعی کرنیکی جگہہ مین یعنی دوڑتے ہین صفا مروہ کے بیچ مین - اور مقام ابراہیم مین - اور عرفات مین - اور مزدلفہ مین - اور منیٰ مین - اور شیطان کو کنکریان مارنیکے تینون مقامون مین - اور دعا قبول ہوتی ہے مضطر اور مظلوم کی اگرچہ وہ فاجر اور کافر ہو - اور دعا قبول ہوتی ہے والدین کی اولاد کے حق مین - اور دعا قبول ہوتی ہے بادشاہ عادل کی - اور دعا قبول ہوتی ہے مرد صالح کی - اور دعا قبول ہوتی ہے اوس اولاد کی جو اپنے والدین کا فرمانبردار اور خدمت گذار ہو - اور دعا قبول ہوتی ہے اوس متقی روزہ دار کی جسکے روزے مکروہات سے پاک ہون افطار کے وقت - اور دعا قبول ہوتی اوس مسلمان کی جو اپنے کسی مسلمان بہائی کے لئے اوسکی پیٹھہ پیچھے دعا کرے یعنی جسکے لئے دعا کرے اونسے خبر بہی نہو کہ میرے واسطے کسی نے دعا کی ہے - اور بہ تحقیق اللہ تعالے شانہ کے کچہ ایسے بندے ہین بزرگ اور مقدس اور ہر زمانے مین وہ

موجود رہتے ہین اور آتش دوزخ سے آزاد ہین اونکو ہر شب اور ہر روز مین
ایک ایک دعاے مقبول دی گئی ہے اور جسکے واسطے کرین تو قبول ہوتی ہی
کذا فی حصن الحصین وشرح ظفر جلیل

ذکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم کے عمرہ کا اور صلح حُدیبیہ کا

اسی سال مین دوشنبہ کے روز غرہ ذی القعدہ مین حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بقصد عمرہ تشریف لے گئے اور حدیبیہ مین قیام فرمایا اور حدیبیہ
ایک گاؤن ہے وہان سے مکہ مکرمہ نو کوس ہے اور حل و حرم کے بیچ مین
واقع ہے اور اکثر اوسکا حرم مین ہے اور حُدیبیہ اصل مین نام ایک چاہ یا درخت
کا ہے کہ اوس مقام مین تھا اور اب اوس مقام کا نام ہوگیا ہے اور وہ مکان

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانے مین متعین اور معلوم تہا
اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک مین مبہم اور مجہول ہوگیا اب آدمی اوسکی زیارت
سے محروم ہین اوسکی جہت مسافت کی معلوم ہے مگر مخصوص اور متیقین نہین ہوتا
اور سعید بن مسیب اپنے باپ سے کہ وہ اصحاب بعیت الرضوان مین سے تہے
روایت کرتے ہین کہ کہا اونہون نے کہ رجوع کی ہمنے سال آیندہ مین پس سنا گیا
وہ ہمسے یعنی حال اوس درخت کا اور اوسکے نیچے بعیت کرنیکا اور نہ پہچانا ہمنے
اوس جگہہ کو اور طارق بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ مین
حج کو گیا تو گذرا مین ایک قوم پر کہ نماز پڑہ رہے تہے یعنی حُدیبیہ مین اور اوس زمانہ
مین راہ مکہ معظمہ کی حدیبیہ مین ہوکر تہی اور اب حُدیبیہ بائین ہاتہہ کو راستے سے
ہٹا ہوا ہے۔ کہتے ہین طارق کہ مینے اون لوگون کو ایک مسجد مین جو وہان بنی ہوئی
تہی نماز پڑہتے دیکہا مینے پوچہا کہ کیسی ہے یہہ مسجد تو کہا اون لوگون نے کہ
جگہہ اوس شجر کی ہے کہ بعیت لی تہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
اصحاب کی اس شجر کی نیچے اور اوسکو بعیت الشجرہ اور بعیت الرضوان کہتے ہین
جیسا کہ ارشاد کیا پروردگار تعالے شانہ نے ۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونك تحت الشجرة ترجمہ یعنے راضی ہوا اللہ تعالے مومنین سے
جسوقت بعیت کرتے تہے اس درخت کے نیچے حُدیبیہ بعیت شجرہ واقع ہوئی
آدمیون نے مسجد بنائی جیسے اور جگہہ اثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم پر مسجد مین بنائین گئی ہین کہ اونکو متبرک جانکر وہان نماز پڑہتے ہین
طارق رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ پہر مین مدینہ منورہ مین سعید بن المسیب
رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس گیا اور اون کو اوس حال سے خبر کی تو اونہون نے
کہا کہ حدیث کی میرے باپ نے مجہہ سے اور وہ اصحاب بعیت الشجرہ مین سے تہے

کہ جو اگلے سال مین اودہر کو گئے تو بُہلا ئے گئے ہم اوس جگہہ کو جہان وہ شجرہ تھا
پس نہ قادر ہوا مین اوسکے دریافت کرنے پر اور وہ جگہہ مشتبہ ہوگئی ہمپر پہر کہا سعید
بن المسیب نے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ پہچانا
اور نہ پایا اوسکو اور تمنے پالیا اور پہچان لیا اوسکو پس تم زیادہ جاننے والے ہوے
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور بے شک وہ زیادہ جاننے
والے تھے تم سے اور وہ اونکی نشانیون کو پہچانتے تھے اور اوسکے پتون سے آگاہ
تھے اسلیئے کہ وہ حضرت کی صحبت بابرکت مین حاضر تھے ۔ شیخ علیہ الرحمۃ کہتے ہین
کہ قیاساً اور ظناً لوگون نے وہان مسجد بنائی ہوگی مگر ٹھیک اوس مقام کا
معلوم ہونا ثابت نہین ہے اور کلام سعید رضی اللہ تعالے عنہ مین تنبیہ ہے اسپر کہ
دعوی بسیار دانی کا بزرگون اور مقربون کے سامنے نامقبول ہے اونکی جانی ہوئی
اور کہی ہوئی بات کو تسلیم کرنا چاہیئے اور اس اصول کو بڑا دخل ہے ادب اور تواضع
اور انکسار مین واللہ الموفق **نظم**

کردم از عقل سوالے کہ بگو ایمان چیست	عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است
بے ادب را بسموات بقا منزل نیست	بسموات بقا منزل پاکان ادب است
چند روزے تو درین خانہ تن مہمانی	با ادب باش کہ خاصیت مہمان ادب است

کیا خوب فرمایا ہے کسی ادب شناس نے ع

ادب نکسب سعادت نہ سعی حق طلبی است	بغیر خاک نشدن ہر چہ ہست بے ادبی است

ادب درخانقاہ درویشان است یا در قصر شاہان۔

شمار لشکر حدیبیہ

روایات مین شمار اہل لشکر کا مختلف ہے ایک روایت مین چودہ سو اور دوسری مین

پندرہ سو اور تیسری مین تیرہ سو آدمی ہین اور توفیق انمین یون کی ہے کہ اصل مین
چودہ سو آدمیون سے زیادہ تھے جسنے پندرہ سو کہے اوسنے مع الکسر شمار کرلیا
اور قاعدہ عرب کا ہے کہ کسر کو دور کر دیا کرتے ہین اور موید اس توجیہہ کی روایت
براء ابن عازب کی ہے کہ کہا اونہون نے کہ چودہ سو سے کچھہ اوپر تھے اعتماد کیا ہے
اس جمع پر امام نووی نے کماہکذا فی المدارج اور روایت تیرہ سو کی پس ہوسکتا ہے کہ
حمل کیا جاوے کہ مطلع ہوا اوسپر اوسکا راوی اور مطلع ہوا غیر اوسکا اوس سے زیادہ
پر کہ نہ مطلع ہوا وہ اوسپر۔

یہہ غزوہ حدیبیہ

مبداء فتوحات اور فیوضات عظیمہ کا ہوا کہ بعد اسکے بہت سی فتحین ہوئین براء ابن
عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ تم فتح فتح مکہ کو کہتے
ہو یعنی وہ فتح کہ انا فتحنا لك فتحاً مبیناً مین واقع ہے تم اوسکو فتح مکہ سمجھتے ہو
اور بیشک فتح مکہ تو ایک فتح ہے مگر بیعت الرضوان ایک فتح عظیم ہے اور مفسرین مختلف
ہین اسمین کہ انا فتحنا مین جو فتح واقع ہے اوس سے مراد فتح مکہ ہے یا فتح صلح
حدیبیہ کی یا اور فتوح مراد ہین جو بعد حدیبیہ کے واقع ہوئین بیضاوی مین ہے
کہ یہہ وعدہ مکہ معظمہ کی فتح کا ہے اور تعبیر کرنا اوسکا صیغہ ماضی کے ساتھہ تحقیق
وقوع کی جہت سے ہے یا اون فتحون سے مراد ہے کہ اس سال مین واقع ہوئین
مانند خیبر اور فدک وغیرہ کے یا اخبار ہے صلح حدیبیہ سے کمافی المدارج النبوت
اور کتاب مواہب علیہ معروف بحسینی مین ہے انا فتحنا لك۔ بدرستیکہ ماحکم
کردیم برائے تو فتحاً مُبیناً حکم پیدا و ہویدا کہ صلح است با قریش واز حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پرسیدند آفتح ھُوَ درجواب فرمودند کہ نعم و

در نفس الامر آن صلح مقدمہ فتوح بسیار بود الخ اور موسوم ہوے وہ لفظ فتح سے
اسلیئے کہ وقوع اوسکا حضرت کے غلبہ کے بعد تھا مشرکون پر جبکہ طلب کیا اون
لوگون نے صلح کو اور فارغ ہوے حضرت صلعم اس صلح کے سبب سے عرب کیواسطے
پس غزا کی حضرت صلعم نے اونپر اور فتح کیا بہت سی جگھون کو اور مسلمان کیا بہت
سی خلق کو اور ظاہر ہوئین حدیبیہ مین بڑی بڑی نشانیان ازانجملہ غالب ور فتحیاب
ہونا رومیونکا فارسیونپر اور تفاول لیا گیا اوس سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کی فتح کا قصہ اسکا تفسیر حسینے مین یون ہے الم غلبت الروم
یعنی مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب ہوے فی ادنی الارض عرب
کی زمین سے قریب تر وہ زمین اردن اور فلسطین کی تھی یا کسکر کی یا درمیان اذرعات
اور بصرے کے اور وہ یون تھا کہ خسرو پرویز نے اپنے امیرون مین سے شہریار
اور فرخار دو سرداروں کو ایک زبردست لشکر دیکر بھیجا یہان تک کہ کچھ ملک اون
لوگون نے فتح کرلیا اور رومیون نے ہزیمت اوٹھائی اور حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کے نوین سال بقول اصح یہہ خبر مکے مین پہونچی وہان کے
کفار از روی طنز مسلمانون سے کہنے لگے کہ تم لوگ اور نصاریٰ اہل کتاب ہو اور ہم
اور فارسی امی ہین تو ہم اس غلبہ کو جو اہل فارس کو روم پر ہوا ہے یہہ سمجھتے ہین
کہ ہم تمپر غالب ہونگے اللہ تعالے شانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی وہم یعنی اور
رومی من بعد غلبہم یعنی بعد مغلوب ہونے کے سیغلبون قریب ہے کہ
غالب ہونگے فی بضع سنین یعنی تھوڑے برسون مین کہ اندر تین اور نو
سال کے ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد اوترنے اس آیت کے
مشرکان مکہ سے کہا کہ آنکھین تمہاری روشن نہون قسم ہے خدا کی کہ رومی فارسیونپر
غالب ہونگے تین ۳ اور نو ۹ سال کے اندر ابی ابن خلف نے کہا یون نہین ہے

آو ہم اور تم شرط بدین پہر دس۱۰ اونٹ ان تین۳ برس کی مدت پر شرط بدی اور
صدیق اکبر رض نے یہہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین عرض کیا
آپ نے فرمایا کہ بضع تین۳ اور نو۹ کے اندر ہے جاو مال اور مدت مین بڑہاو پہر حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ گئے اور نو۹ سال کی مدت پر سو اونٹ کی شرط لگائی اور
آپسمین ایک دوسرے نے ضمانت لی پہر جنگ بدر کے روز جب مسلمان مشرکان
قریش پر غالب ہوئے ہین اوسی روز فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی خبر پہونچی اور
کہا گیا ہے کہ یہہ خبر حدیبیہ کے روز پایۂ تصدیق کو پہونچی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالے عنہ نے سو۱۰۰ اونٹ حسب قول اول ابی ابن خلف سے اور دوسرے قول
کے موافق اوسکے ضامن سے لئے اسلئے کہ ابی جنگ احد مین مارا گیا تہا اور
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ
سے فرمایا کہ وہ اونٹ تصدق کردو آپنے تصدق کردے القصہ یہہ آیت انبار ہے
امور کائنہ سے زمانہ آیندہ مین اور وہ جملہ اقسام اعجاز قرآن سے ہے - لِلّٰہِ الْاَمْر
حکم خدا یتعالے ہی کے واسطے ہے من قبل فارس کے غالب ہونے سے پہلے
روم پر ومن بعد اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت حکم الٰہی
نافذ ہے اور ہر کام اوسکے قبضہ اختیار مین ہے - اور تفسیر کشف الاسرار مین لکہا ہے
کہ قبل ازل سے مراد ہے اور بعد ابد سے یعنی امر ازلی اور ابدی اوسیکے واسطے ہی
کہ وہ خداوند ازلی وابدی ہے ویومئذٍ اور اوس دن کہ غلبہ کرین رومی فارسیون پر
یفرح المومنون خوش ہونگے ایمان والے بنصر اللہ اللہ تعالے شانہ کی مدد
فرمانے سے اہل کتاب کی غیر اہل کتاب پر کہ اس صورت مین انقلاب تفاول کا ہے
یعنی اب تفاول مسلمانونکی طرف سے ہوگیا اور اخبار مومنین کی صداقت ظاہر ہوگئی
اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی شرط جیتی گئی اوس سبب سے یقین

لوگونکا اور زیادہ ہوگیا۔ اور کہا ہے کہ خوشی اس سبب سے ہے کہ آپس مین بعض
دشمنان دین نے بعض پر غلبہ کیا اور بعض کو نیست و نابود کر ڈالا۔ اور یہہ معاملہ
یون ہوا کہ خسرو پرویز کے دونون امیر لشکر شہریار اور فرخار بعض بلاد روم پر غالب
ہوئے تو انکے اور سردارون کو انکی فتح پر رشک ہوا تو حاسدین نے خسرو پرویز کو
انکی شکایتین کر کے ان سے بدظن کر دیا لہذا خسرو پرویز نے یہہ چاہا کہ پولٹیکل
چال چلکر دونون سردارون کو لڑا دے کہ انمین سے کوئی قتل ہوجاوے اور ان کا
زور ٹوٹ جاے پہر جو ان مین سے ایک باقی رہجائیگا اوسکا بہی انتظام کرلیا جائیگا
وہ دونون سردار لشکر خسرو پرویز کے قصد سے واقف ہوگئے اور یہہ بات قیصر روم
کو لکھہ بہیجی اور دین نصاری بہی اختیار کرلیا قیصر روم نے انکو اپنے لشکر کا سپہدار
کر کے انہین کی کوشش سے خسرو پرویز کو مغلوب کیا اور اوسکے ملک سے کئی شہر
چہین لئے۔ ینصر مدد دیتا ہے اللہ تعالی شانہ۔ من یشاء جسکو چاہتا ہے۔
وھو العزیز۔ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے۔ الرحیم مہربان
ہے غالب کرتا ہے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر جو ظالم ہے وَعْدَ اللّٰہِ وعدہ
کیا اللہ نے روم کے غالب ہونیکا تاکہ قوی دل ہوجائین مسلمان اور خوشی حاصل
ہو اونہین۔ لا یخلف اللہ خلاف نہین کرتا ہے اللہ تعالے شانہ وعدہ کو
اپنے وعدے کو کیونکہ دروغ اوسپر محال ہے اور غیر ممکن بلکہ راست کرتا ہے۔
ولکن اکثر الناس لا یعلمون لیکن بہت لوگ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی
صداقت کو۔ اور دلیل پکڑی ہے اس سے حنفیہ نے عقود فاسدہ کے جائز ہونے
پر دار الحرب مین درمیان کفار اور مسلمانون کے کما فی البیضاوی اور کہا سیوطی
نے کہ یہہ اختلاف قدیم ہے کہ واقع ہوا ہے فتح مین مگر تحقیق اسکی یہہ ہے کہ مراد ین
آیات مین مختلف ہین پس قول اوسکا انا فتحنا لک فتحا مبینا مین مراد فتح سے

صلح حدیبیہ ہے اور اس آیت مین واثابہم فتحاً قریباً سے خیبر کی فتح مراد ہے
اور فجعل من دون ذالك فتحاً قریباً سے مراد فتح حدیبیہ ہے۔ اور آیت
اذا جاء نصر اللہ والفتح سے فتح مکہ معظمہ مراد ہے۔

روایت ہے

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب
سمیت کعبۂ شریف کی زیارت کو گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اور بیت اللہ شریف کی کنجیان
اپنے ہاتھ مین لین اور بعض یارون نے سب سر حلق کرایا اور بعض نے سر کے بال
ترشوائے آپنے جو یہہ خواب صحابہ سے بیان فرمایا تو وہ لوگ بہت خوش ہوے
اور سمجھے کہ حضور کے خواب کی تعبیر کا ظہور اسی سال ہوگا اور جب قضیہ حدیبیہ اونکی
خواہش کے مخالف واقع ہوا تو حضور پر نور نے فرمایا کہ مینے یہہ کب کہا تھا کہ
اسی سال مین اس خواب کا ظہور ہوگا انتہی۔ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خواب دیکھا اور سامان سفر کی تیاری مین مشغول ہوے
اور صحابہ سے فرمایا کہ عمرہ کرنیکو جاتا ہون وہ سب بھی تیار ہو گئے پھر آپ باہر تشریف
لے گئے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور اکثر صحابہ نے سوائے تلوار
کے اور کوئی ہتیار نہ لیا اسکو سلاح مسافران کہتے ہین۔ روضۃ الاحباب مین ہے
کہ حضرت نے صحابہ کے اعلام کرنے کے بعد غسل کیا اور پوشاک زیب جسد اطہر
ونورانی کی اور آپ ناقہ قصوے پر سوار ہوئے دوشنبے کے روز ذی القعدہ کو
مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لے گئے اور ستّر اونٹ قربانی کے لئے اپنے ساتھہ
لئے۔ ابوجہل مردود کا اونٹ بھی جو جنگ بدر کی غنیمت مین آیا تھا اون مین تھا
ان اونٹون پر ناجیہ بن جندب کو خبرگیری کے واسطے مقرر کیا اور صحابہ مین سے

بہی جنکو استطاعت تہی وہ بہی اپنے ساتھ ہدی لے گئے پہر حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز ظہر ذوالحلیفہ مین پڑہی اور وہان پر ہدی کے اونٹ
منگائے اور جہولین اونپر ڈالین اور بعضون کو اونمین سے اپنے دست مبارک سے
اِشعار اور تقلید کیا اور باقی کو ناحیہ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے امر کے موافق مشعر اور مقلد کردیا اور جس صحابی کے پاس ہدی تہے اونسنے بہی
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع کرکے اپنے ہدی کو مشعر اور
مقلد کیا - جاننا چاہیئے کہ اشعار اونٹ کا یہہ ہے کہ کوہان اوسکا تہوڑا سا چیر دیتے
ہین کہ خون اوس سے جاری ہوجائے کہ ہدی اور غیر ہدی کی تمیز ہوجاوے اور تقلید
اونٹ کی یہہ ہے کہ نعلین اوسکے گلے مین ڈالی جائین اور غنم کی تقلید یہہ ہے کہ
اوسکے گلے مین کوئی ہلکی سی چیز مثل خرقہ وغیرہ کے ڈالی جاوے - مدارج النبوت
مین ہے کہ اشعار سنت ہے مگر اسمین مبالغہ نکیا جاوے - اور حضرت امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اشعار مکروہ ہے اور ون نے اسپر طعن کی ہے اور کہا ہی
کہ حدیث صحیح مین اشعار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ثابت ہے
پس اسکی کراہت کے کیا معنی ہوے جواب اسکا یہہ ہے امام رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب
کراہت سے یہہ ہے کہ اسمین مبالغہ نکیا جاوے یعنے زیادہ گہرا زخم نہ لگایا جائے
اشعار صرف پہچاننے واسطے ہے نہ تکلیف دینے کے لئے اور آپ کے وقت مین
لوگ ایسا کرنے لگے تہے لہذا آپنے اس امر سے منع فرمایا اور حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے ایسا ہی اشعار فرمایا تہا کہ ہلکا سا زخم ہو جس سے ہدی پہچانی
جاوے - اور ایسی ہی تقلید بہی سنت ہے روضۃ الاحباب مین ہے کہ پہر
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے احرام عمرے کا باندہا اور لبیک کہی -
لبیك اللهم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك

والملک لاشریک لک اور سب صحابہ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی موافقت کی اور وہان سے احرام باندہا اور بعضون نے چوتھی منزل مین کہ
جحفہ ہے احرام باندہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ناجیہ اسلمی کو ہدی
کے اونٹون کے ساتھ آگے روانہ کیا اور پیچھے سے آپ چلے اور عباد بن بشیر کو بیس
سوا مہاجرین اور انصار سے دیگر لشکر ظفر پیکر کا طلیعہ کیا اور امہات المومنین مین
سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہمراہ تہین جب حضرت کے تشریف لانیکی خبر مشرکین
مکہ کو پہونچی تو آپسمین مشورہ کیا آخر یہہ بات قرار پائی کہ آپ کو بیت اللہ کی زیارت
کے واسطے نہ آنے دو اور اطراف وجوانب کے قبائل سے اور جماعت احابیش
جمع اُحبوش کی ہے معنی اس کے مردم ہر جنس اور متفرق قبیلے اور یہان
مراد خاص بنی الہون سے اور بنی الحارث اور بنو المصطلق سے ہے۔ اور یہہ سب
قریش سے مخالفت رکھتے تہے پہر وہ سب اون سے متفق ہو گئے۔ اور سامان
درست کرکے مکہ معظمہ سے باہر گئے اور موضع بلدح مین کہ جدّے کی راہ مین ہے
ٹہرے اور خالد بن الولید اور عکرمہ بن ابی جہل کو لشکر کا طلیعہ کیا۔ حضرت سرور
کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات نے ذوالحلیفہ سے ایک آدمی قبیلہ خزاعی
سے بسر بن سفیان کو مکہ معظمہ کیطرف بہیجا تہا کہ حال قریش کا دریافت کرکے بیان
کرے وہ اودہر سے لوٹ کر نواحی عسفان مین حضرت علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات
کے حضور مین حاضر ہوا اور حالات قریش کے عرض کئے آپ کو معلوم ہوا کہ بیت اللہ
شریف کی زیارت سے قطعی روکین گے اعیان صحابہ سے اس امر مین مشورہ کیا اور
فرمایا کہ مصلحت ہے کہ ہم اہل وعیال پر اون لوگون کی جو اونکی مدد کو آئے ہین دوڑ
ماریں اور لوٹ لین کہ اونکے مردون کو شکستگی ہو اور احتمال ہے کہ اپنے لوگونکی
حمایت کو قریش سے جدا ہو کر آوین اور ہم قریش سے پہر بآسانی مقابلہ کرین۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہم اس سال بیت اللہ شریف کی زیارت کے واسطے آئے ہین کسی سے مقابلہ کرنا مدنظر نہین ہے آپ اسی ارادے پر قایم رہین اگر قریش آپ کو زیارت سے روکین گے اوسوقت ہم اونسے لڑینگے اِس بات کو آپنے پسند فرمایا اور ارشاد کیا کہ اللہ کا نام لیکر چلو اور فرمایا کہ خالد بن الولید غمیم مین ہے اوس سے بچکر دہنی طرف کی راہ سے چلو کہ بے خبری مین اونپر پہونچ جائین۔ مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہی مرضی تہی جو صدیق اکبر نے عرض کیا مگر آپنے اپنے ارادہ کو چہپایا اور صحابہ کو آزادانہ رائے دینے کا حکم دیا آپنے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے کو پسند کیا۔ پھر آپکے حکم کے موافق سب اوسی راہ سے چلے جدہر سے فرمایا تہا کہتے ہین کہ اہل اسلام جس رستے سے گئے وہ رستہ بہت سخت اور دشوار تہا کہ پہاڑ کی گھاٹیون پر گذرنا ہوتا تہا جب مسلمانون کو نشیب وفراز سے بہت تکلیف ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی تسلی خاطر فرمائی اور ارشاد کیا کہ یہہ راہ سخت ودشوار ہے ایک دروازہ ہے جنت کے دروازون مین سے اور واقعی کوئی نعمت بغیر سخت مشقت کے حاصل نہین ہوتی سلطنت اللہ تعم شانہ کی دنیاوی نعمتون مین سے بڑی عمدہ نعمت ہے پہر اسکا حاصل کرنے والا ہی جانتا ہے اور تمام عمر اوسکو جو آفت کا سامنا رہتا ہے اوسکی شرح نہین ہوسکتی جب دنیاوی نعمتونکا یہہ حال ہے تو دینی مراتب کے حاصل ہونے مین **اولیا اللہ** کو جو وقت پیش آتے ہونگے اوسکا بیان سوائے اولیا اللہ کی زبان کے اور کون کرسکتا ہے اور ہر صحابی اولیا اللہ پر افضلیت رکھتا ہے اونکو اوسی مرتبہ کی دشواریان بہی پیش آئین مگر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلمات شفقت آمیز نے اونکے دل مضبوط کردئیے اور سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جفت الجنت بالمکارۃ یعنی گھیری گئی ہے جنت سختیون کے دایرہ سے
بے شک جنت ایک باغ ہے جسمین پروردگار تعالےٰ شانہ کی فرمانبرداری اور رضامندی
کے گل اور بوٹے ہین جو عشق خدا کی راہ کی سختیان اوٹھا کر وہان پہونچیگا بے شک
اوسکا مالک اوسکا آقا اپنی نعمتون سے اوسے کامل حصہ عطا فرمائیگا جیسا صحابہ رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عطا ہوا الغرض اللہ تعالی پروردگار تعالی شانہ
نے جو اپنے سچے فرمانبردار بندونکے واسطے جنت آراستہ کر رکھی ہے وہ اپنے
حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ملاحظہ کرادی کہ رسول اپنی امت سے جسکا
وعدہ کرتا ہے اوسکو خود بھی تو ملاحظہ فرمالے۔

فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیث شریف
رایت الجنت فی عرض ھذا الحائط یعنی دیکھا مینے جنت کو اس دیوار کے
صحن مین اسکے کوئی اُردو خوان یہہ معنی نہ سمجھے کہ جنت اتنی بڑی ہے کہ اس صحن مین
آگئی بلکہ یہہ مطلب ہے کہ جیسے مین اس صحن کی چیزین دیکھہ رہا ہون اوسی طرح
جنت کے باغات اور قصور اور انہار کو مینے تفصیلی نظر سے ملاحظہ کیا۔ الغرض جب
لشکر اسلام پہاڑ کی گھاٹیون سے گذر کر میدان مین آیا تو آپ نے فرمایا نستغفر اللہ
ونتوب الیہ گویا اس قول سے آپنے اوس بد دلی کے خیالات سے جو گھاٹیون سے
چڑھنے اور اوترنے مین پیدا ہوئے تھے اونسے توبہ کرنیکی تنبیہ فرمائی۔ راوی کہتے
ہین کہ خدا کی قسم خالد کو ان مجاہدین کے آنے سے مطلق خبر نہوئی یہانتک کہ غبار لشکر
اسلام کا اوسکو نظر آیا وہ اوس غبار کے دیکھنے کے ساتھ یہان سے لشکر قریش مین
بھاگ کر جاملا واللہ باللہ حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے خالد وہ بہادر
نہین تھے کہ جنکے قدم فرار سے آشنا ہون مگر دین حقہ کی حقانیت نے اونکو
بھگا دیا اور پھر جب اسلام لاسے تو اونکے کارنامہ دنیا مین یادگار رہگئے الاسلام

یعلوا ولا یعلیٰ اسلام اللہ تعالےٰ شانہ نے اسلام کو اس فطرت پر پیدا کیا ہے کہ وہ بلند ہونے مین کسی کا دوسرے کی مدد کا محتاج نہین ہے۔ جبتک سلمان اپنے اسلامی اصول پر ثابت قدم رہے بڑے بڑے ملکون کے فاتح ہوئے جب وہ اصول بھولگئے مفتوح ہوگئے اصل اصول اسلام کا زہد و تقویٰ ہے جب ہمسے یہہ بات جاتی رہی اسلام نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔

اِس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوانون نے کچھ اور اُصول اسلام تراشے لیئے ہین

انا للہ وانا الیہ راجعون اب کہا جاتا ہے کہ اسلام انگریزی پڑہنے سے ترقی کریگا سبحان اللہ مین کہتا ہون اگر یہی بات ہے تو جس قوم کی مادری زبان انگریزی ہے وہ اول درجہ کے مسلمان ہوتے دوسرے مہذب فرماتے ہین کہ سود مسلمانون کو لینا چاہیئے کہ انکے پاس دولت جمع ہوجاوے تاکہ مسلمانون کو اسلام کے حاصل کرنے مین مدد مل سکے مین عرض کرتا ہون کہ سود خوار بقال کتنا

حصہ اسلام کا اپنے پاس رکہتا ہے تیسرے صاحب یہہ ارشاد کرتے ہین کہ
عورات کی پردہ نشینی اسلام کی ترقی کو روک رہی ہے ماشا اللہ کیا خوب فرمایا
اون سارنگی وطبلہ نوازکی عورات نے اپنے بے پردگی سے اپنے مردون کو
کون سے بام ترقی پر پہونچایا ہے جوان صاحبونکی عورات اونکو آسمان ترقی پر پہونچائینگی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم قصہ مختصر یہہ اصول اونہین مبارک
رہین جو اسکی کوشش کر رہے ہین۔ پس خالد بن الولید نے جاکر قریش کو حقیقت
حال سے مطلع کیا۔ اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قریب ثنیۃ المرار
کے کہ جو حدیبیہ کے نزدیک ہے پہونچے تو آپکے قصویٰ اونٹنی وہان بٹیہہ گئی آپ
ہر چند اوسے اوٹہاتے تہے مگر وہ نہ اوٹہتی تہی لوگ کہنے لگے کہ خلأت القصویٰ
یعنی قصویٰ تہک گئی حضرت نے فرمایا کہ ما خلأت القصویٰ وما ذاك بها
بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ترجمہ نہین تہکی قصوی اور نہین ہی عادت
اوسکے تہکنے کی ولیکن روک دیا اوسکو ہاتہی کے روکنے والے نے یعنی اللہ تعالےٰ
شانہ نے روکا اوسکو مکے مین داخل ہونے سے جیسے روکا تہا اوسنے فیل کو جسکا
ذکر الم ترکیف کی سورت مین ہے اور اسکا مفصل ذکر تفسیر فتح العزیز مین ہی شائقین
اوسمین ملاحظہ فرمائین۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو اوسکی
مثال دی اسلیئے کہ احتمال تہا کہ اگر صحابہ مکہ معظمہ مین داخل ہو جاتے اور قریش
روکتے تو پہر قتال واقع ہوتا اور یہہ امر حرمتِ حرم محترم کا سبب ہوتا اگرچہ قصد
اونکا یہہ تہا لہذا باز رکہا اللہ تعالےٰ شانہ نے اونکو اس امر سے اور اپنے رسول
مکرم کو قصویٰ کے ارادے پر مطلع فرمایا اور دوسری حکمت اسمین یہہ تہی کہ بچایا
پروردگار تعالیٰ شانہ نے قتل سے کفار مکہ کو کہ پیدا کرے اون سے اولاد مومن
اور مسلمان ہون اونمین سے جماعتِ کثیر اور پہر وہ لوگ جہاد کرین کفار پر اور خدمت کرین

اسلام کی۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اِس نکتہ پر مطلع ہوئے تو
آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضہ مین ہے
کہ قریش کوئی ایسا امر نچاہینگے کہ حرم محترم کی حرمت اوسمین ہو مگر قبول کرونگا مین اوسکو
پہر جہڑکا آپ نے اونٹنی کو اور وہ اُٹھ کہڑی ہوئی پہر آپ اوس رستہ سے پھر کر
اقصائے حدیبیہ مین ایک کنوئین پر اوترے پانی اوسمین تہوڑا سا تہا اوس مین
تہوڑی تہوڑی سی کشید ہوتی تہی پہر کچہہ دیر مین پانی اوسکا ختم ہوگیا لوگون نے
پیاس کی شکایت کی آپ نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکال کر دیا کہ اِسکو اوس
کنوئین مین گاڑ دو پہر اتنا پانی اوسمین سے ابلا کہ تمام لشکر سیراب ہوگیا اس منزل مین
پانی کم تہا اس قسم کے کئی معجزے حضور سے ظہور مین آئے۔ چنانچہ دوسری بار
قلت آب کا لوگون نے آپ سے شکوہ کیا آپ کنوین کے کنارے پر تشریف
لے گئے اور وضو کیا اور ایک کلی اوس کنوین مین ڈالدی اتنا پانی اوسمین ہوگیا کہ
تمام لشکر اور جانورون نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اور ایکبار لوگون نے حضور مین عرض
کی کہ اس منزل مین کچہہ بہی پانی نہین ہے مگر جتنا اس پیالہ مین ہے وہ پیالہ
حضرت کے وضو کرنیکا تہا آپ نے اوس پیالے مین اپنا دست مبارک رکہدیا
پانی آپکی انگلیون سے اسطرح نکلا جیسے چشمہ سے نکلتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہین کہتے ہین کہ ہم سب پندرہ سو ۱۵۰۰ آدمی تھے
سبکو کفایت کر گیا اور اگر لاکہہ آدمی بہی ہوتے تو سبکو کفایت کرتا۔ پہر ایکبار اور
لوگون نے پانی کا شکوہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کی پانی
برسا اور سبکو سیراب کر گیا کذا فی المدارج **مشکوٰۃ** کے باب الکہانت
مین ہے کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا زید بن خالد جُہنی نے نقل کیا کہ نماز پڑہوائی
ہمکو پیغمبر خدا نے فجر کی حدیبیہ مین مینہ برسنے کے بعد کہ رات کو برسا تہا پہر جب

آپ نماز پڑھ چکے تو موںھہ کیا آپ نے لوگونکی طرف اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ
کیا فرمایا تمھارے رب نے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا
ہے آپ نے فرمایا کہ آج فجر کو میرے بندون مین سے بعض مومن ہوگئے اور بعض
کافر یعنی جسنے کہا کہ ہمپر پانی برسایا اللہ تعالے شانہ کے فضل و کرم نے وہ
مجھپر یقین لایا اور ستارون کا منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمپر پانی برسا فلان فلان
نچھتر کے سبب سے وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا۔

فائدہ

یعنی جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارونکی تاثیرات سے سمجھتا ہے اوسکو اللہ تعالے
شانہ اپنے بندون مین سے خارج کردیتا ہے اور ستارہ پرستون مین شمار کرتا ہی
اور جو شخص کاروبار عالم کو اللہ تعالے شانہ کیطرف سے سمجھتا ہے اوسکو وہ معبود
برحق اپنے مقبول بندونکی صف مین جگہہ عنایت فرماتا ہے وہی مومن ہین اونکو
ستارہ پرستوںن سے جدا کرلیتا ہے۔

حدیث

اس حدیث سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ ساعات کے نیک و بد کا ماننا اور اچھی
بری تاریخون اور دنا کے نحس ہونے پر یقین لانا مشرکین کے اعمال سے ہین
اور ستارہ پرستونکا یہی مذہب ہے۔

الغرض جب قریش کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو حرم محترم کا بہت زیادہ خیال ہے اور ہمارے قلع و قمع کے درپے نہین ہین
تو مغرور ہوکر اپنی بدخلقی اور بدبختی اور جہالت و سفاہت پر اڑ گئے اور بلیاد تمرد

وسرکشی کی محکم کی اور حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روکنی
کے لئیے بدیل بن ورقاء خزاعی کو اور چند آدمیون کو اوسیکے قبیلہ سے اوسکے ہمراہ
کرکے بہیجا اور بدیل بن ورقا ہمیشہ سے کیا ایام جاہلیت مین اور کیا عہد اسلام
مین حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مخلصون مین سے
تہا اور ہمیشہ اہل مکہ کی خبرین مدینہ مین آپ کو پہونچایا کرتا تہا مگر ابہی مسلمان
نہین ہوا تہا اور بعضون نے انکو صحابی قدیم الاسلام کہا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ اسلام لاے وہ اور اونکے بیٹے عبد اللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ مین
اور حاضر ہوئے وہ اور اونکے بیٹے عبد اللہ اور حکیم بن حزام حنین اور طایف مین
اور تبوک مین اور مارے گئے بدیل حضرت ہی کے زمانہ مین اور بعض کا قول ہی
کہ وہ مارے گئے صفین مین القصہ بدیل نے حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر
عرض کیا کہ چہوڑ آیا ہون مین کعب بن لوے اور عامر بن لوے کو حدیبیہ کے کوئے پر
اور اہل وعیال اونکے اونکے ہمراہ ہین اس ارادے پر کہ ٹہرے رہین اور نہ بہاگین
اور روکین آپ کو دخول حرم اور زیارت بیت اللہ سے اور اگر آپ نہ روکین تو جنگ
کرین اور آپ کو نجانے دین آپ نے فرمایا کہ ہم تو زیارت حرم محترم اور ادائے
عمرہ کے قصد سے آئے ہین نہ جنگ کے ارادے سے اور اگر اونکا میلان
خاطر جنگ کی طرف ہے تو یہہ امر اونکے نقصان کا سبب ہوگا اور اگر وہ چاہین
تو مین ایک مدت معین کردون کہ اوس مدت تک ہمارے اور اونکے درمیان
مین لڑائی نہو اور مجہکو اور باقی اور مشرکون کو رہنے دین کہ مین اونپر جہاد کرون اگر
مغلوب ہوا مین تو اونکا مطلب حاصل ہوا اور اگر مجہکو اللہ تعالے شانہ نے اونپر
فتح عنایت فرمائی تو یہہ بہی اونکے مثل میری متابعت کرین والا اتنے روز ون
فرصت ملے اور جو اسپر بہی نہ مانینگے تو قسم ہے اوس خدا کی کہ زندگی میری اوسکے

ہاتھہ مین ہے مین لڑونگا اون سے یہانتک جدا ہوجاے میری گردن میرے جسم سے اور اللہ تعالے لا شانہ جاری کرتا ہے اپنے امر کو اور نصرت کریگا اپنے دین کی پھر بدیل آپکی مجلس شریف سے اوٹھکر مشرکین کے پاس گئے اور کہا اون سے کہ مین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ایک بات سنکر آیا ہون اگر اجازت ہو تو بیان کرون۔ سفہائے قریش مثل عکرمہ بن ابی جہل اور حکیم بن العاص وغیرہم بولے کہ ہمکو اونکی بات سُننے کی حاجت نہین ہے۔ مگر جو اونمین اہل دانش سمجھے جاتے تھے بولے کہ بیان کر بدیل نے کہا اے معشر قریش تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لڑنے مین شتابی نکرو وہ صرف زیارت بیت اللہ کو آئے ہین اونکا ارادہ تم سے جنگ کا نہین ہے تمکو مناسب ہے کہ تم بھی اونسے جنگ نکرو قریش کو اونکی گفتگو پر یقین نہ آیا اور گمان کیا کہ یہہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملگیا یہہ گمان اونکو یون ہوا کہ قبیلہ خزاعی کے لوگ ہمیشہ سے آپ کے مخلص تھے اسی اثنا مین عزوہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ اے قریش کیا مین تمہارے فرزند کی جگہہ پر نہین ہون اور تم میرے باپ کے مثل نہین ہو اور اون لوگون نے کہا کہ ہان بے شک تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے پھر اوسنے کہا کہ تم مجھکو اپنی عداوت اور خیانت مین متہم کروگے اون لوگون نے کہا کہ نہین اوسوقت عزوہ نے جو کچھہ حقوق اور عہود اونپر ثابت کیے تھے سب بیان کیے اور وہ عزوہ اکثر آدمیون پر حقوق اور عہود رکھتے تھے یہان یہہ کوئی نہ سمجھے کہ یہہ عزوہ مسعود بن عبد اللہ بن مسعود کے بھائی ہین اسلیئے کہ یہہ ہذلی ہین اور وہ ثقفی ہین اور وہ اسلام لاے مدینہ مین نوین سال ہجر کے بعد لوٹنے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عزوہ طایف سے اور انکے نکاح مین چار عورتون سے زیادہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سنے فرمایا کہ چار بیبیان رکھہ لو اور باقی کو مطلقہ کردو پہر اونہون نے ویسا ہی کیا اور
وہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے رخصت لیکر وطن کو
گئے اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی اون لوگون نے نمانا ایکروز عزوہ نے اپنے
کوٹھے پر فجر کی اذان کہی بعد اوسکے نماز پڑہنے لگے جسوقت یہہ تشہید پڑہ رہی
تھے اونکی قوم کے ایک آدمی نے تیر مارا یہہ شہید ہوگئے جب اس حال کی
آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قصہ اسکا مانند قصہ اصحاب یٰسین کے
ہے یعنی جسکا بیان سورہ یٰسین مین ہے۔

وہ قصہ یون ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے سورہ یٰسین مین۔
واضرب لھم مثلاً اصحاب القریۃ اذجاءھا المرسلون یعنی بیان کر
اے محمدؐ مثل گانون والون کے کہ وہ انطاکیہ ہے جب آیا وہان رسول مروی
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنے آسمان پر جانے سے پہلے اپنے
خلیفہ شمعون الصفا کو کہ بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے وہی خلیفہ ہوئے فرمایا
تہا کہ حواریون کو دعوت دین مسیحؑ کے واسطے اطراف وجوانب مین بہیجنا پھر
بعد رفع حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے اونہون نے حسب ارشاد وصیت حضرت
مسیح علیہ السّلام کے ہر ایک شخص کو حواریون مین سے ایک ایک قوم کی دعوت
کے لئے نامزد کیا ایک کو روم کیجانب اور ایک کو بلاد مغرب کی طرف اور ایک کو
حجاز کیطرف اور ایک کو زمین بربر کی سمت اور اسیطرح ہر ایک کو ایک طرف روانہ
کیا۔ وہب بن منبہ کہتے ہین کہ یحییٰ اور تومان یا قاتاروس اور ماروس کو یا
صادق اور صدوق کو انطاکیہ مین بہیجا جب یہہ اوس شہر کے قریب پہونچے تو ایک
بڈہے کو اوس شہر کے قریب بکریان چراتے ہوئے دیکھا اوسکو اونہون نے
سلام کیا بڈہے نے اونسے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰؑ کی

بھیجے ہوئے ہین خلق کو گمراہی کی راہ سے ہدایت کیطرف بلانے والے ہین پھر اوسنے کہا کہ تم اپنے دعوے کی سچائی پر کچھہ برہان اور دلیل بہی رکھتے ہو اونہون نے کہا ہان بیمار ہماری دعا سے اچھے ہوجاتے ہین اور برص کے عارضہ والے اور کور مادرزاد اچھے ہوجاتے ہین اور دیکھنے لگتے ہین اوس بڈھے نے کہا بہت برس سے میرا لڑکا بیمار ہے اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز آگئے ہین اگر وہ تمہاری دعا سے اچھا ہوجاے تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن پھر یہہ اوس بیمار کے سرہانے گئے اور اللہ تعالے شانہ سے اوس بیمار کی حق مین دعا کی وہ خداے تعالے کے فضل سے اور انکی برکت سے اچھا ہوگیا پھر وہ بڈھا اسلام لایا اور اوسکو حبیب نجار بہی کہتے ہین اور صاحب یٰسین بہی اوسکا لقب ہے کہ سورۂ یٰسین مین اوسکا قصہ مذکور ہے۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم پر چھہ سو برس پہلے توراۃ وزبور مین آپکی پیشین گوئیان پڑہکر ایمان لایا تھا۔ اور یہہ ایک سیاق ہے اسلام مین جس سے یہہ مطالب سمجھے جاتے ہین پھر دونونکا قصہ شہر مین مشہور ہوا اور بہت سے بیمارون نے خدا کے فضل اور دعا سے صحت پائے اور شہر کے بادشاہ نے بہی کہ نام اوسکا انطخیش رومی تھا انکے حال سے آگہی پائی اور اونکے دعوت کے مضمون سے کہ انکار بت پرستی اور اقرار و اثبات وحدانیت حق سبحانہ تعالی کا تھا اطلاع حاصل کی مگر اپنی دربار مین اونکو حاضری کا موقع ندیا اور حضوری اوس بادشاہ کی اونکو حاصل نہوئی اسی اثنا مین بادشاہ شکار کو ایک دن گیا ہوا تھا وہان پر اون دونون سے ملاقات ہوگئی ان دونون نے بادشاہ کو بہت شایستہ طریقہ سے نصیحتین کین اور اپنی رسالت کا بخوبی اظہار کیا چونکہ سخن حق تلخ معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے نہایت غصہ سے حکم دیا کہ سو سو کوڑے مار کر انکو جیلخانہ مین لے جاؤ پھر انکو ملازمان شاہی

بادشاہ کے حکم کے موافق جیلخانہ مین لے گئے چونکہ شمعون الصفا نے ان کو رخصت
کرنے کے وقت کہدیا تھا کہ تم خاطر جمع رکھنا مین تمہارے حالات سے غافل
نہ ہونگا جب تمہین کوئی مشکل پیش آئے گی تو مین تمہاری مدد کو آجاؤنگا۔ پھر
جب بادشاہ نے قید کیا تو شمعون کو وحی الٰہی سے یہہ کیفیت معلوم ہوئی تو وہ فوراً
انطاکیہ کو روانہ ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ شانہ فی سورۃ یٰسین اِذ ارسلنا
الیهم اثنین فکذبوهما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون
یعنی بھیجے ہم نے اونکی طرف دو پیغمبر تو اون لوگون نے اون دونون کو جھٹلا دیا
پس مدد کی ہمنے اون دونون کی تیسرے پیغمبر کے ذریعہ سے تو کہا اُن پیغمبرون
نے کہ بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہین۔ قالوا ما انتم الا
بشر مثلنا وما انزل الرحمن من شئ ان انتم الا تکذبون
ترجمہ یعنی کہا اون شہر والون نے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے اور نہین اوتارا
رحمٰن نے کچھہ نہین ہو تم مگر جھوٹے جواب دیا پیغمبرون نے بادشاہ اور اوسکی
رعیت کو قال اللہ تعالیٰ شانہ قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون
وما علینا الا البلاغ المبین ترجمہ کہا اون پیغمبرون نے کہ بے شک ہمارا
رب جانتا ہے کہ بہ تحقیق ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہین اور نہین ہے ہمپر
مگر یہہ کہ ہم اپنے رب کا پیغام تمکو پہونچا دین ظاہر اور آشکار طریقہ سے قالوا انا
تطیرنا بکم لئن لم تنتهوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم
ترجمہ یعنی کہا شہر والون نے کہ ہم نے بدفالی سمجھی تمہارے آنے سے اگر تم
اپنی دعوت سے باز نہ ہوگے تو ضرور ہم تمکو پتھرون سے مارینگے اور بے شک
تمکو عذاب دردناک اوٹھانا پڑیگا۔ پیغمبرون نے اون کے جواب مین کہا
قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون ترجمہ

یعنی کہا اون پیغمبرون نے کہ بدفالی تمہاری ساتھ ہے تمہارے کیا نصیحت
کئے جاتے ہو بلکہ ایک قوم اسراف کرنے والی ہو۔ القصہ شمعون الصفا نے شہر
انطاکیہ مین پہونچکر بادشاہ کے ایک خواص سے ربط و اتحاد پیدا کیا اور اثنائے
صحبت مین سخنان خوش اور کلمات دلکش کرنے شروع کئے اس سبب سے
ذکر اونکے اوصاف اور محاسن اخلاق کا دربار بادشاہی مین ہونے لگا اس حال مین
شمعون نے ایک رات کو چاہا کہ قیدخانہ مین جاکر یحیی اور تومان سے ملاقات کرے
مگر چونکہ وہان سخت پہرے پڑ رہے تھے شمعون کو اپنے یارون کی ملاقات سے
یاس ہوئی لیکن پروردگار تعالے شانہ کیطرف سے ایسے اسباب مہیا ہو گئے کہ
قیدخانہ کے محافظ اور چوکیدار سب سو گئے اور ایک فرشتے نے شمعون کو اونکی
یارون کے پاس پہونچا دیا آپنے اپنے یارون پر عتاب شروع کیا اور کہا کہ ہر کام
مین جلدی کرنی سبب ندامت کا ہوتا ہے تمہارا حال اوس بانجھہ عورت کا سا
ہے کہ اللہ تعالے شانہ نے اوسے بڑہاپے مین ایک لڑکا عنایت کیا تھا تو اوسکی
یہہ سمجھا کہ صرف دودہ سے اسے نشو و نما دیر مین ہوگی اسکو غذا ابھی کہلانی چاہیے
کہ جلد بڑہجاے اور توانا ہوجاے اس خیال سے اوس بچہ کو پیش از وقت
گوشت روٹی کہلانی شروع کردی آخر کو اُس شیرخوار بچہ کو بدہضمی ہوگئی اور وہ مر گیا
اب مین آیا ہون تمہارے چھڑانیکی تدبیر کرونگا اس شرط پر کہ صبر کرو اور میری رائے
پر رہو اون دونون نے کہا کہ جسطرح آپ کہینگے اوسی طرح ہم کرینگے پہر اون سے
کہا کہ یہہ راز کسی پر آشکارا نہو اور اپنی رہائی کے وقت مجھکو دیکہنا تو بیگانونکی طرح
کلام کرنا یہہ کہکر وہ وہان سے چلے آئے اور پہر دروازہ جیلخانہ کا اوسی طور سے
بند ہوگیا پہر شمعون نے اپنے حسن تدبیر سے بادشاہ کے ملازمون کو ملایا اور اونسے
ربط بڑہایا اور اسیطرح رفتہ رفتہ بادشاہ کے مقربون سے رسائی پیدا کی اور اونکے

وسیلہ سے بادشاہ کے دربار مین پہونچے یہانتک کہ اپنی قابلیت اور
دانشمندیکے سبب سے بادشاہ کا تقرب اونہین حاصل ہوگیا اور وہ تقرب اتنا بڑہا
کہ بادشاہ کے بتخانے مین جانے لگے اور وہان جاکر اللہ تعالے شانہ کو سجدہ کرتے
اور بادشاہ اور مقربان بادشاہ یہہ سمجھتے کہ بتون کو سجدہ کرتے ہین آخر کو اتنا قرب اور
مرتبہ حاصل کیا کہ بادشاہ بغیر انکے مشورے کوئی کام نکرتا تہا ایک روز وقت مناسب
مین بادشاہ سے عرض کی کہ مجہے ایسا معلوم ہوا ہے کہ آپ کے جہلخانے مین دو بیگناہ
قید ہین اور دعوی اونکا یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہم کو اللہ تعالے نے رسول کرکے
بہیجا ہے اور آپکے حضور مین حاضر بہی ہوچکے ہین مگر یہہ بات نہین معلوم کہ اونہون
نے کیا عرض کیا تہا بادشاہ نے کہا کہ مجہکو اون دونون کے کلام کرتے وقت ایسا
غصہ آیا کہ مینے کچہہ بہی اونکا کلام نہ سمجہا اگر تو اونکی باتین سنا چاہتا ہے تو مین انکو
بلاؤن کہ مدعا اور مطلوب اونکا تو دریافت کرے شمعون نے کہا کہ مجہے اونکی باتین
سننے کی اتنی رغبت نہین مگر میرا دل چاہتا ہے کہ اون سے معارضہ کرون بادشاہ
نے یحیی اور تومان دونون قیدیون کو جہلخانہ سے بلا کر شمعون کے سامنے حاضر کیا
پہر شمعون نے اون دونون سے پوچہا کہ تمکو کسنے بہیجا ہے اونہون نے کہا ہم کو
اوسنے بہیجا ہے جو تمام اشیا پر قادر ہے شمعون نے کہا اوسکی قدرت مجہکو بہی معلوم
کروا سکتے ہو اونہون نے کہا کہ اوسکا مرتبہ اور شان اس سے برتر ہے کہ زبان انسان
ضعیف البنیان کی اوسے بیان کرسکے مگر مختصر بیان اوسکا یہہ ہے کہ یفعل اللہ
ما یشاء ویحکم ما یرید ترجمہ یعنی اللہ تعالے شانہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے
اور جسکام کا ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم دیتا ہے اور وہ کام فورًا ہوجاتا ہے شمعون نے
کہا کہ اگر تم اپنے دعوی پر کوئی دلیل اور حجت قایم کرو تو مین بادشاہ سے تمہاری
شفاعت کرون کہ بادشاہ دست تعرض تم سے کوتاہ کرے والا نہ وہ پہر تمہین

قید خانہ مین بہیجکر طرح طرح کا عذاب کرے گا تومان نے کہا جو تم کہو اوسکا جواب دیا جاوے شمعون نے کہا کہ ایک لڑکا کور مادرزاد ہے اگر وہ تمہاری دعا سے اچہا ہو جائے تو مین بادشاہ سے تمہاری سفارش کرون اون دونون نے قبول کیا پہر اوس لڑکے کو دربار بادشاہ مین لائے تو یحیی اور تومان نے بحسب ظاہر اور شمعون نے بطریق باطن دعا کی جب دعا اور تضرع کر چکے تو اون دونون نے تہوڑی سی مٹی لیکر دو غلولے بنائے اور اوسکی آنکہون کے حلقون مین رکہدئے خدا کی فضل سے اوسکی دونون آنکہین روشن ہوگیئن بادشاہ نے تعجب کرکے شمعون سے کہا کہ یہہ دونون جادوگر ہین شمعون نے کہا ان کامون پر جادوگرون کو قدرت نہین ہوتی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بادشاہ نے کئی اندہون کو بلایا تہا وہ سب اون دونون کی دعا کی برکت سے اچہے ہوگئے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم سب بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ اونکے تصرف سے ایسے اندہے بینا ہوجائین بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ ان بتون مین یہہ طاقت نہین جو کچہہ تصرف کرین شمعون نے کہا کہ اچہا اب اور معجزہ مین ان سے طلب کرتا ہون اگر وہ بہی انہون نے کر دکہایا تو مین سمجہہ لونگا کہ یہہ سچے ہین پہر اون سے کہا کہ اگر تمہاری دعا سے مردہ ہفت روزہ جی جائے تو ہم تمکو سچا جانین گے اور تمہارے خدا پر ایمان لائینگے اونہون نے قبول کیا اور ایک قول کے موافق وہ مردہ بادشاہ کی لڑکی تہی اور ایک روایت سے بادشاہ کے ملازمون مین سے حبیب بخار کا بیٹا تہا اوسکی نعش کو قبر مین سے لاکر بادشاہ کی مجلس مین حاضر کیا پہر یحیی اور تومان نے علی سبیل الاعلان اور شمعون نے علی طریق الاخفا دعا کی اوس مردہ کی زندگی کی پہر اوسی وقت اوس مردہ کے بدن سے کفن پہٹ گیا اور وہ حرکت کرنے لگا پہر تہوڑی دیر مین اوٹھہ بیٹھا اور بولنے لگا بادشاہ نے اوسکی کیفیت حال پوچہی

اوسنے کہا کہ بعد دفن ہونیکے فرشتے میری قبر مین آئے اور مجھسے سوال کیا جب
مجھے مشرک پایا تو مجھے ایک آگ کے جنگل مین لے گئے اور روز دفن سے آجتک
مجھپر ایک نیا عذاب ہوتا رہا آج کے دن اللہ تعالے شانہ نے دوبارہ نئی زندگی عنایت
فرمائی تو پہلے اوس سے مینے ایک آواز سنی کہ اوپر دیکہہ مین اوپر کو دیکہنے لگا تو ایک
جوان کو مین نے دیکہا کہ ساق عرش پکڑے کہڑا ہے اور تین ۳ آدمی کہ ایک اون مین
بوڑہا اور دوسرا ادہیڑ اور تیسرا جوان ہے اور وہ شفاعت میری کر رہے ہین پہر میرے
کان مین مخاطبت کے ساتہہ صدا پہونچی کہ یہہ شخص جو میرے عرش کے پاس ہی ان
تینون شخصون کے حق مین کہ اسکے اصحاب ہین اور تیرے شہر مین وارد ہین سفارش
کرتا ہے اور تیری زندگی کے لئے مجھسے التماس کرتا ہے اور جہنم سے تیری نجات
چاہتا ہے اے بادشاہ یہہ سچی حقیقت تہی ہکیم وکاست جو مین نے بیان کی بادشاہ
یہہ واقع سنکر حیران ہوا اور مع اپنے چند رفقا کے اسلام لایا پہر سب قوم نے اوسنے
مخالف ہوکر اون دونون کے مارنے کا قصد کیا حبیب نجار یہہ سنکر اپنے گہر سے
آئے کما قال اللہ تعالی شانہ فی القران العظیم وجاء من اقصی
المدینة رجل یسعی قال یاقوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم
اجرًا وھم مھتدون ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون
ءاتخذ من دونہ آلھة ان یردن الرحمن بضر لا تغن عنی شفاعتھم
شیئًا ولا ینقذون انی اذا لفی ضلال مبین ○ ترجمہ اور آیا شہر کے
پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا بولا اے قوم چلو راہ پر ان بہیجے ہوؤن کی
چلو راہ پر الیسون کی جو تم سے نیگ نہین مانگتے یعنی اپنی رسالت کی اجرت نہین چاہتے
اور وہ راہ دکہائے گئے ہین اور مین کیون بندگی نکرون اوسکی جسنے مجھے بنایا ہے
اور اوسیکی طرف پہر جاؤ گے بہلا مین اختیار کرون اوسکے سوا اور ون کو اور اوسکے سوا

پوجون اور کو اگر مجہپر میرا رحمٰن کچہہ تکلیف ڈالے تو کسیکی سفارش مجھے فائدہ نہ پہونچا سکی اور نہ چہوڑا سکین تو کیون مین پہٹکار مین رہون صریح طریقہ سے حبیب نجار کا قوم نے یہہ مقولہ سنا تو اوسکے قتل کا ارادہ کیا جب حبیب نجار نے اپنی قوم کا قصد معلوم کیا تو مخاطب ہوکر اون رسولون کیطرف کہنے لگے انی امنت بربکم فاسمعون یعنی مین یقین لایا تمہارے رب پر تم سُنلو میرے ایمان کے گواہ رہو روز بازپرس میری گواہی دینا بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب اونکا قوم سے تہا پہر قوم نے اون کو پتہرون سے مارا کہ شہید ہوگئے اور قبر اونکی بازار انطاکیہ مین ہے۔

اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اونکو زندہ اوٹہا لیا اور جنت مین داخل کردیا بہرکیف پروردگار تعالےٰ شانہ فرماتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یٰلیتَ قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ترجمہ یعنی حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کہ کسطرح میری قوم معلوم کرے کہ بخشا مجھے میرے رب نے اور کیا مجھکو باعزت لوگون مین سے انتہی ۱۲ قوم نے اولسنے دشمنی کی کہ اونکو مارڈالا مگر وہ بہشت مین بہی قوم کے خیرخواہ رہے کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لائین پس حبیب نجار شہید ہوئے اور بادشاہ اور پیغمبر خدا کے فضل سے سلامتی کے ساتھ نکل گئے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہین کہ وہ شخص جسنے عالم حیات مین اپنی قوم کو نصیحت کی اور بعد مرنیکے اونکے حُسن عاقبت کی تمنا کی وہ حبیب نجار ہی تھے۔

مروی ہے کہ بعد شہید ہونے حبیب نجار کے شمعون الصفا کو وحی پہونچی کہ اب سب اہل توحید شہر سے باہر چلے جائین کہ عذاب ہمارا ان مشرکین کو ہلاک کریگا تو شمعون الصفا نے اوسی شب کو سب اہل توحید کو ہمراہ لیکر ہجرت کی جب صبح ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے شہر کے دروازہ پر ایک آواز ایسے زور سے کی کہ اوسکے صدمے

شہر کا شہر غارت ہوگیا کما قال اللہ تعالیٰ شانہ وما انزلنا علیٰ قومہٖ من بعدہٖ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون ترجمہ یعنی اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پرا وسکے پیچھے آسمان سے کوئی فوج اور ہم اوتارا نہین کرتے یہی تہی ایک چنگہاڑ بس اوتہے سب بجہے ہوئے خاکستر۔ اور تمثیل دی حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوۃ نے اونکے حال کے ساتھ حبیب نجار کی اسلئے کہ جیسے وہ تائید دین مین اپنی قوم کے ہاتھہ سے شہید ہوئے تھے یہہ بہی اسیطرح اپنی قوم کی ہاتھہ سے دین کی تائید کے سبب سے شہید ہوئے انتہیٰ کذا فی مواہب العلیا و ترجمہ عجایب القصص۔

روضۃ الاحباب مین ہے کہ عروہ نے بعد بیان کرنے حقوق سابقہ ثابتہ کے کہا کہ تمکو معلوم ہو کہ یہہ مرد یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت اچھی بات مصلحت و انصاف کی کہتے ہین اوسکو قبول کرو اور مجھکو بہی اجازت دو کہ مین اونسے جاکر باتین کرون دیکہون وہ کیا کہتے ہین اور سوچون کہ کیا مصلحت ہے پہر اون لوگون نے اون کو اجازت دی وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین آکر حاضر ہوئے حضرت نے جو بدیل سے فرمایا تہا وہی بات اون سے کہی پہر اوسنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ بات مجھکو بتلا دو کہ اگر تم نے اپنی قوم کی بیخکنی کی تو کون سی خوبی ہوگی تمسے پہلے عرب مین کسینے نہین اپنی اصل قوم کو تباہ و ہلاک کیا ہے اور نہ ایسا معاملہ اپنی قوم سے کیا ہے اور اگر تم اونکے مغلوب ہوگئے تو پہر کہو کیا حال ہوگا اور بے شک ایک جماعت اوباشونکی تمہارے پاس جمع ہوگئی ہے بعد گذرنے ایک مدت کے یہہ تمکو چہوڑکر چلے جاوینگے اور یہہ گفتگو عروہ کی محض لغو اور فضول تہی کہ گمان کیا اوسنے اہل اللہ کے حالات کو اہل دنیا کے حال پر اسلئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

نے کہ اوس مجلس مین تھے عروہ کی یہہ بات سنکر شدت اور غلظت اوپر کرکے فرمایا امصص بظر اللات یعنی چوس اوس گوشت کے ٹکڑے کو جو لات کے اندام نہانی پر ہے اور لات نام اوس بت کا ہے جسکو قریش اور ثقیف پوجتے تھے اور عادت عرب کی تھی کہ جو سخت گالی کسیکو دیتے تھے امصص بظر امک کہتے حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اسمین تشدد کیا کہ لات کو قایم مقام اُم کے کیا اور نسبت کی اوسکی طرف اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو جو عروہ پر غصہ آیا تہا یہہ اوسکے غرور تکبر کے سبب سے آیا اور زیادہ رنج اس سبب سے ہوا کہ اوسنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نسبت خیال کیا کہ یہہ آپ کو چھوڑ کر بہاگ جاینگے اسلئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا نحن نفر منہ وندعہ یعنی کیا ہم بہاگ جاینگے اور آپ کو تنہا چھوڑ دینگے تجھکو ابہی ہماری عاشقی اور صادقی اور حقانیت اور وفاداری کے حالات نہین معلوم ہین۔ عروہ نے جب یہہ باتین سُنی تو سر اوٹھا کر پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے جو ایسی باتین کر رہا ہے کہا گیا کہ یہہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین اوسنے کہا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ خبردار ہو کہ خدا کی قسم اگر تیرا حق کہ جسکی مینے مکافات نہین کی مجھپر نہوتا تو مین اسکا جواب اور سزا تجھکو دیتا اور حق حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کا عروہ پر یہہ تہا کہ ایام جاہلیت مین عروہ پر دیت لازم ہوگئی تہی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور دوسرے لوگون نے عروہ کی اعانت کی تہی اور روایت مین ہے کہ دس اونٹ جوان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسکو دئے تھے۔

اور ایک روایت مین ہے کہ ہر ایک نے اوسکے یارون اور دوستون مین سے اوسکو ایک ایک اور دو دو گایین دی تہین اور مروی ہے کہ عروہ ہنگام تکلم اپنا ہاتھ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ریش مبارک کیطرف لیجاتا تھا

جیسے کہ اجلاف عرب کی عادت تھی کذا فی المدارج اور مواہب لدنیہ مین ہے
کہ کلام کرتا تھا عروہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور ریش مبارک چھولیتا
تھا اور مغیرہ بن شعبہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے برابر کھڑے تھے
اور تلوار باندہے ہے اور خود سر پر رکہے ہوے تھے جب عروہ ریش مبارک کیطرف ہاتھہ
بڑہاتا تھا تو مغیرہ اپنی تلوار کی کوتہی اوسکے ہاتھہ پر مارتے تھے اور کہتے اخر یدک
عن لحیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی اپنا ہاتھہ
حضرت کی ریش مبارک کے پاس سے ہٹالے علما فرماتے ہین کہ عادت عرب کی یہہ
تھی کہ وہ ریش پکڑتے تھے نہایت نرمی سے اوس شخص کی جس سے ہمکلام ہوتے
خصوصاً مہربانی اور ملاطفت کے واسطے کہ یہہ شخص ہمپر مہربان ہو اور ہماری باتون کی
طرف توجہ کرے اور یہہ ایک طریقہ تالیف قلوب کا تھا اور مغیرہ بپاس ادب اوسکو
اس امر سے روکتے تھے۔ روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب مغیرہ نے بار بار کوتہی
تلوار کی عروہ کے ہاتھہ پر ماری تو وہ خفا ہوکر کہنے لگا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم تمہارے صحابہ مین سے یہہ کون شخص ہے جو مجھکو ایذا دیتا ہے
خدا کی قسم مین گمان نہین کرتا کہ تمہارے اصحاب مین سے ایسا کوئی لئیم اور برا آدمی ہو
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ یہہ تیرے بھائی کا
بیٹا ہے عروہ نے مغیرہ رض کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ اے غدار مین تیری غداری کی
اصلاح کرتا ہون اور تو مجھسے ایسا کرتا ہے اور حال یہہ تھا کہ مغیرہ ایام جاہلیت مین
تیرہ ۱۳ آدمیون کے ساتھہ جو قبیلہ بنی مالک سے تھے اور قبیلہ ثقیف سے تھے مصر کے
بادشاہ مقوقس کے پاس گئے تھے۔ جب مصر مین پہونچے اور مقوقس سے ملاقات
کی تو اوسنے ہر شخص کو انعام دیا مگر مغیرہ کو کچھہ ندیا اوسکو انپر رشک آیا جب ادہر
سے پھرتے ہوے ایک منزل مین اوترے تو وہ لوگ بہت سی شراب پیکر خوب

مست ہوکر سورہے مغیرہ نے تیرہون آدمیون کو مار ڈالا اور اونکا مال لیکر مدینہ مین
آیا اور مسلمان ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ تیرا
ایمان واسلام مقبول ہے مگر جو مال تو لایا ہے اوس سے ہمکو کچہہ کام نہین ہم اوس مین
سے خمس نہین لیتے۔ اِنَّ اموال اھل الشرك اذا اخذ وھا عند الا
مان مردودۃ الی اربابھا یعنے بیشک مال اہل شرک کا لین اوسے نزدیک
امان کے تو پہیرا جائے وہ مال اوسکے مالکون کی طرف کذا فی حاشیۃ روضۃ
الاحباب جب بنو مالک کو یہہ حال معلوم ہوا تو مغیرہ کی قوم سے لڑنا جھگڑنا شروع
کیا عروہ بن مسعود ثقفی نے بنو مالک کے رئیس مسعود بن عمرو سے اسی مقدمہ مین
گفتگو کر کے کوشش وسعی سے صلح کروائی تیرہ آدمیون کا خون بہا دینا ٹھہرا دیا تو
عروہ کا یہہ کہنا کہ مین تو تیرے عذر کی اصلاح کرتا ہون اسی قصہ کی طرف اشارہ تہا۔
مدارج النبوت مین ہے کہ اس مجلس مین عروہ بن مسعود صحابہ کیطرف کنکھیون سے دیکھتا
تہا اور اونکے حالات قلبی کا اندازہ کرتا تہا اور وہ یعنی صحابہ جو حضرت کی تعظیم اور
ادب بجالاتے تھے اونکو دیکھکر حیران تہا بعد مراجعت کے مشرکان قریش سے کہا
کہ اے معشر قریش مینے صحبت ملوک اور کبرا وعظما کی اوٹھائی ہے اور قیصر وکسریٰ
ونجاشی کی ملازمت بہی کی ہے مگر اونمین سے کسیکی ملازمون کو ایسا ادب کرتے ہوئے
نہین دیکہا جیسا کہ اصحاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محمدؐ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کا ادب کرتے ہین اگر اثنائے گفتگو مین اونکا لعاب دہن کسیکے ہاتھ
پر پڑجاے تو اوسے اپنے مونہہ سے مل لیتا ہے اور جو وہ کسی کام کرنیکا حکم کرین کہ
اوسے ادنی آدمی کرسکتا ہے تو بزرگ ترین قوم کا اوسے نہایت اعتقاد سے بجالاتا
ہے اور جو اونکے سامنے باتین کرتے ہین تو نہایت آہستہ اور دبی ہوئی آواز سے
کرتے ہین اور جب وہ باتین کرتے ہین تو اونکی طرف تیز نگاہ نہین کرتے اور بسبب

کمال احترام اور تعظیم کے اونکے چہرہ کیطرف نہین دیکھتے اور جب وہ وضو کرتے ہین تو اونکے وضو کے پانی پر آپسمین اتنا جھگڑتے ہین کہ قریب ہے کہ مارے جائین اور جو کوئی بال ڈاڑھی یا سر کا زمین پر گرتا ہے تو اوسے تبرکاً اوٹھا لیتے ہین اور نہایت ادب کے ساتھ اوسے کسی اچھے پاکیزہ ظرف مین رکھہ چھوڑتے ہین اور سوا اسکے اور جو کچھہ حالات اوسنے دیکھے تھے مفصل بیان کئے اور جو کچھہ حالات اونکی مردانگی و شجاعت اور اتفاق و محبت کے دیکھے تھے وہ بھی بیان کئے کہ زیادہ اوس سے کوئی نکر سکے اور اوسنے کہا خدا کی قسم مینے ایک لشکر دیکھا کہ وہ تم سے مونھہ نہ پھیرینگے اگرچہ سب مارے جاوین یا تمپر غالب آوین اور جو کہ انجام کار اوسکا ایمان پر تھا اور پختہ کار اور قدر دان مرد تھا اور مانند اور مشرکون کے متعصب نتھا جو کچھہ اوسنے دیکھا تھا اپنی آنکھون سے صاف صاف بے کم و کاست بیان کر دیا اور وہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادب کی حالت دیکھکر متحیر تھا اوسوقت تک وہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے مرتبہ سے کماحقہ واقف نہوا تھا اور وہ بصارت و عقیدت جو صحابہ کو مل چکی تھی اسکو عطا نہوئی تھی وگرنہ ہرگز متحیر نہوتا مگر پھر بھی نصیحت قریش اور صوابدید وقت مین کافی تھا لیکن وہ شقاوت شعار ناہنجار قریش اپنی ضد پر ثابت قدم تھے اور کہتے تھے کہ یہہ نصیحت کی باتین ہمارے خیال مین نہین آتین ہم اپنے قصد پر مضبوط ہین کہ ابکے سال محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اور اونکے یارون کو زیارت کے واسطے بیت اللہ مین نجانے دینگے ابکے سال وہ لوٹ جائین اگلے سال آئین پھر جب عروہ کی سعی و کوشش سے صلح سر انجام کو نہ پہونچی تو ایک اور شخص حلیس نام جماعت احابیش مین سے قریش سے اجازت لیکر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی ملاقات کو آیا آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ یہہ شخص اون مین سے ہے کہ جو قربانی کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے اونٹ اوٹھا کر

اسکے سامنے سے نکالو پس صحابہ نے ایسا ہی کیا اور لبیک کہتے ہوئے اوسکے سامنے سے گذرے جلیس نے جو یہہ دیکھا تو جان لیا کہ یہہ اہل قتال سے نہین ہین اور کہا کہ لایق نہین ہے کہ اس قوم کو زیارت بیت اللہ سے روکین اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکو رقت ہوئی اور آنسو اوسکے جاری ہوگئے اور کہا اوسنے ھلکت قریش و رب الکعبۃ یعنی ہلاک ہوے قریش قسم ہے پروردگار کعبہ کی اور یہہ لوگ نہین آئے ہین مگر عمرہ کرنیکو اور اوسیوقت حضرت سے بغیر ملاقات کئے لوٹ گیا اور قریش سے کہا کہ مینے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹون کو اشعار اور تقلید کرچکے ہین اور بیت اللہ کی زیارت کا قصد رکہتے ہین مصلحت نہین ہے کہ اونکو زیارت سے روکو قریش نے اوسکو اس خبر مین سچا جانکر اوسکو نادان اور بے وقوف سمجہا جیسا کہ اسوقت کے مہذب لوگ اہل دین کو کہدیتے ہین کہ یہہ سیدہے سادے بزرگ ہین انکو دنیا کے معاملات سے کیا خبر ہے یونہین قریش نے کہا کہ اے جلیس تو اعرابی ہے ملکی معاملات سے واقف نہین ہے وہ اس بات سے خفا ہوا اور کہا اے قریش ہم تمسے اس بات مین موافق نہین کہ بیت اللہ کے زایرون کو زیارت سے منع کرین اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان جلیس کی اوسکے قبضہ مین ہے اگر تم محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو زیارت بیت اللہ سے روکوگے تو مین تمسے مع تمام قوم احابیش کے روگردان ہوتا ہون قریش نے اوس سے عذر خواہی کی اور اوسکو تسکین و تسلی دی اور کہا کہ اے جلیس ٹہر کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حسب خواہش صلح کرلین مروی ہے کہ جو لوگ قریش کیطرف سے آئے اور اونکی کوشش وسعی نے قریش کی قساوت قلبی مین اثر نکیا اور کچہہ فائدہ مترتب نہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے چاہا کہ کسیکو بہیجکر اسمقدمہ مین سعی کرین ۔

پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حراش بن امیہ کعبی خزاعی کو
اونٹ دیکر بہیجا کہ قریش سے جاکر کہے کہ تشریف لانا آپ کا محض عمرہ کرنے کے
لئے ہے جب یہہ قریش کے پاس گئے تو اون ناہنجارون نے اونکے اونٹ
کی کوچین کاٹ ڈالین اور اونکے قتل پر مستعد ہوے اونکی قوم کے لوگ جو مکہ
معظمہ مین تھے اون لوگون نے انکو بچایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے پاس بہیجدیا پھر یہہ رائے ہوئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ بہیجے
جائین مگر یہہ رائے بہی قرار نپائی پھر یہہ مشورہ ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ روانہ کئے جائین اسلئے کہ آپ کے رشتہ دار وہان بہت ہین آپکا
جانا مناسب ہے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عثمان
غنی رضی اللہ تعالے عنہ کو بلایا اور مکہ کو روانہ کیا کہ ابو سفیان اور صنادید قریش
سے جاکر کہدین اور اونکو جتلادین کہ ہم عمرے کو آئے ہین نہ لڑنیکو اور وہان
جو مسلمان ہین اون سے کہدین کہ فتح نزدیک ہے پہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ حسب فرمان واجب الاذعان مکہ معظمہ کو روانہ ہوے اور منزل
بلدح مین مشرکون سے ملے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پیام
اونکو پہونچادیا مگر کفار ناہنجار اپنی اوسی جہالت پر اڑے رہے کہ ممکن نہین کہ
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبہ کی زیارت کرین سبحان اللہ کیا جاہل
قوم تہی اور کسقدر قساوت قلبی تہی اونمین اور چونکہ حضرت کی شان رحمۃ للعالمین
کی تہی اس سبب سے سب جھگڑے اور بکھیڑے پیش آرہے تھے اگر آپ تیغ بکف
ہوجاتے تو اوسیوقت سب کے سب ٹھیک ہوجاتے جیسا کہ اب آگے معلوم
ہوگا آبان بن سعد بن العاص نے حضرت عثمان کی تعظیم کی اور اپنے مرکب پر سوار
کیا اور خود آپ کے پیچہے بیٹھا اور مکہ کو لے گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے پیام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابوسفیان اور صنا دید قریش کو پہونچا دیا اون لوگون نے آپ کے پیام بری کا کبھی خیال نکیا پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونکو قوم کے موافق پایا تو چاہا کہ فوراً وہان سے مراجعت فرمائین قریش نے کہا کہ آپ چاہین تو طواف کرلین آپ نے فرمایا کہ مین تنہا طواف نکرونگا جب تک حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم طواف نکرین وہ لوگ اسبات سے برہم ہوے اور آپ کو مراجعت سے روک دیا۔

روایت ہے

کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس سے مکہ کو روانہ ہوئے تو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہنے لگے کہ خوشا وقت کہ عثمان مکّے کو گئے زیارت کعبہ کرینگے آپ نے فرمایا کہ میرا گمان عثمان سے یہہ نہین ہے کہ وہ بغیر میرے طواف کرین ؎

فردوس چہ کار آید اگر یار نباشد   جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقامت کو مکہ مین طول ہوا تو یہہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان غنی کو اور دس صحابہ جو اوحضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت لیکر آپ کے ساتھہ آئے تھے سب کو کفار قریش نے قتل کر ڈالا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ خبر سنکر بہت مغموم ہوے اور درخت سے پشت لگا کر بیٹھے اور صحابہ کو بیعت کے لئے فرمایا کہ ثابت قدم رہین اور اگر لڑائی پڑ جائین تو قدم پیچھے نہ ہٹاوین اسی بیعتِ جان نثاری کی خبر کلام اللہ مین دی گئی ہے۔ لقد رضی اللّٰہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی بیشک اللہ راضی ہوا اون مومنین سے جس وقت اون لوگون نے تمہارے ہاتھہ پر بیعت کی

چونکہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اس جماعت صحابہ سے رضامندی ظاہر فرمائی اسی وجہ سے اس بیعت کا نام

بیعت الرضوان ھے

اسمین پندرہ سو اصحاب آپ کے ساتھ تھے اونمین حضرت صدیق اکبر رضہ اور حضرت عمر رضہ بہی تھے اور حضرت عثمان رضہ گئے۔ واسطے توبیہ بیعت قرار پائی ہی تہی پہر نہین معلوم کہ کس قاعدہ سے ان اصحاب کا ایمان بعض حضرات کے نزدیک ثابت نہین ہے اللہ تعالیٰ شانہ اپنے کلام پاک مین اونکی رضامندی کی شہادت دے رہا ہے اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی بیعت لی کتاب اللہ مین اوسکا ذکر بصراحت موجود اور حدیث مین موجود تاریخ مین موجود پہر اس واقع کا بطلان کس نئے اصول سے کیا جاتا ہے **ہذا العجب** ھذا لعجب ھذا العجب حدیث مین وارد ہی کہ نار مین نہ داخل ہوگا جو بیعت الرضوان مین حاضر ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی حاضر ہوا حدیبیہ مین نہ داخل ہوگا نار مین اور چونکہ حضرت عثمان غنی وہان جائے بیعت کی جگہہ پر حاضر نتہے تو حضور پرنور نے چاہا کہ وہ بہی اس فضیلت سے محروم نرہین تو آپنے اپنے بائین ہاتھ کو فرمایا کہ یہ ہاتھہ عثمان کا ہاتہہ ہے پہر داہنی ہاتھ کو اپنے بائین ہاتہہ پر رکہکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف سے ارکان بیعت ادا فرمائے اور بے شک عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خبر مشہور ہونیمین اللہ تعالےٰ شانہ کی یہہ حکمت تھی کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو یہہ شرف حاصل ہوا اور کفار مکہ نے جب اس بیعت کا واقعہ سنا تو نہایت خوف اور رعب اون کے دلونمین پیدا ہوا کہ اگر ہم حضرت سے لڑینگے تو ہلاک اور بیخ برکندہ ہوجائینگے بس مضطرب ہوکر مصالحت اختیار کی اور سہل بن عمرو کہ اونکا خطیب تہا اس مہم کیواسطے

تہا اس ہم کے واسطے بہیجا کہ ہمارے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان
مین صلح کرادے جس طریقہ سے ہوسکے اور مروی ہے کہ جب حلبیس لوٹ کر قریش کے
پاس گیا اور کہا کہ اس قوم کو زیارت بیت اللہ سے منع کرنا لائق نہین ہے تو مکرز بن
حفص قریش سے اجازت لیکر لشکر اسلام مین آیا جب دور سے وہ دکہلائی دیا تو حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مکرز بن حفص ہے اور یہہ مرد فاجر
ہے اور روایت مین ہے کہ مرد غادر ہے اس سے بات نکرو اور خود آپ اوس سے
کلام کرنے لگے اسمین سہل بن عمرو ایک جماعت قریش کے ساتھہ آیا آپ نے فرمایا
سَهُلَ أَمْرُنَا یعنی آسان ہوا کام ہمارا اور ایک روایت مین یون بیان کیا گیا ہے
قد سہل لکم امرکم یعنے بے شک آسان ہوا کام تمہارا اور یہہ سہل بن عمرو
بدر مین کافر اونکے ساتھ قید ہوئے تہے اور قوم قریش کے خطیب تہے پس کہا
عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ توڑ ڈالو دانت اسکے کہ پہر اسکے بعد آپ پر خطبہ نہ
پڑہے آپنے فرمایا کہ اُمید ہے کہ وہ ایسے مقام مین کہڑا ہوکر خطبہ پڑہے گا کہ وہ
محمود ہوگا اور اسلام لاے بعد فتح مکہ کے اور وہ مقام کہ آپ نے خبر دی تہی خطبہ
پڑہنے کی وہ تہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس عالم سے انتقال
فرما گئے اور مکہ مین آدمی مخالف ہوگئے اور بعض مرتد ہوگئے اوسوقت سہل نے
کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کا اسطرح کہ گویا سن رہے
ہین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ خطبے کو اور تسکین دی لوگون کو اور باز رکہا اونکو
اختلاف سے اور وفات پائی سہل نے طاعون سے عمواس مین سنہ ۱۸ ہجری مین
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ خلافت مین اور کہا گیا ہے کہ وہ شہید ہوے
یرموک مین اور باقی نہین رہی اونکی نسل اور ابو جندل اونکا بیٹا بہی طاعون عمواس مین
فوت ہوا القصہ اونہون نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سے عرض کی کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہماری ایک جماعت جو تمہاری
قید مین ہے اوسکو چھوڑ دو اور یہہ اسطرح ہوا تہا کہ پچاس آدمی قریش نے لشکر اسلام کی
خبر کو بہیجے تھے اور یہہ بہی اونکا مقصود تہا کہ اگر کوئی مسلمان اون مین سے ملجاے تو
اوسے پکڑ لاوین اتفاقاً اون پچاس آدمیون کو محمدؐ بن مسلمہ نے اپنے ہمراہیون کیساتہ
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے ساتھ کردئے تہے پکڑ لاے
آپ نے اونکے قید کا حکم دیا تہا جب سہیل نے اون قیدیونکو طلب کیا تو آپ نے
فرمایا کہ تم میرے اصحاب یعنی عثمانؓ اور اونکے ہمراہیون کو بہیجدو تو ہم تمہارے قیدی
چہوڑ دین - پہر خویطب بن عبد العزیٰ اور بکرز بن حفص نے ساتہہ سہیل کے کیسکو
مکہ مکرمہ مین بہیجا کہ اصحاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو روک رکہا ہے
بہیجدو تا کہ ہمارے قیدی خلاص ہون پہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی
دسون ہمراہیون کے ساتہہ آے کذا فی المعارج النبوۃ - اور روضۃ الاحباب
مین ہے کہ وہ پچاس آدمی قریش کے جو محمدؐ بن مسلمہ پکڑ لائے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مہربانی فرماکر چہوڑ دئے - اور اس روایت سے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا آنا اوسوقت ہوا کہ حضرتؐ نے بعد وقوع صلح کے
صلحنامہ کے لکہنے سے فراغت حاصل کی اور سہیل بن عمرو کو اپنے پاس رکہا کہ
جب تک عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہ آئین گے تجہے نچہوڑینگے پہر اوسنے قریش کو
لکہہ بہیجا کہ عثمانؓ کو چہوڑ دو کہ مین رہائی پاؤن پہر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آے تو حضور پر نور نے سہل کو چہوڑ دیا کذا فی المواہب اللدنیہ - پہر سہل
نے کہا کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قریش تم سے اس شرط پر صلح
کرتے ہین کہ اسکے سال تم عمرہ نہ ادا کرو اگلے سال اسکی قضا کرلینا اگر اسپر آپ
راضی ہین تو صلحنامہ تحریر ہوجاے حضرت نے فرمایا کہ اچہا حضرت رسول مقبول نے

اوس بن خولی کو کہ وہ خط وکتابت کی مہارت رکھتے تھے صلحنامہ لکھنے کو بلایا سہل نے کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ نامہ علی کو لکھنا چاہیئے جو آپکے چچا کے بیٹے ہین اور یہہ تقریر سہل کی اسوجہہ سے تہی کہ ظاہر احق اور اولی معاملات مین اور مصالحات اور معاہدات وغیرہ مین اوسکے عصبات اور اہل ہی ہوا کرتے ہین اور یہی سبب تہا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورہ توبہ پڑہنے کو کہ اوسمین نقض عہد اور منافقون کی توبہ کا بیان ہے اور اوسوقت آپنے حضرت علی رضہ کو بہیجا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو حج اداکرنے کے لئے امیر الحاج کرکے روانہ کرچکے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ سہل نے کہا کہ لکہے اس صلحنامہ کو علی یا عثمان اسلئے کہ عثمان بہی آپکے داماد ہین اور عصبات سے تہے پہر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی التماس کے موافق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہل نے کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون کہ رحمن کون ہے لکہو باسمک اللہم جیسے پہلے لکہا کرتے تہے مسلمانون نے کہا کہ یہہ نہوگا ہمتو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکہینگے حضرت نے فرمایا کہ اے علی لکہہ تو باسمک اللہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے ارشاد فیض بنیاد کے موافق باسمک اللہم لکہدیا واضح ہو کہ مناقشہ صرف سہل کا ہے ورنہ حاصل دونون کا ایک ہی ہے یہی وجہہ تہی کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رضامند ہوگئے فساد اسمین جب تہا کہ کسی بت کا نام ہوتا پہر آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا کہ لکہہ ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ یعنی یہہ وہ نوشتہ ہے جسپر صلح کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے یہی لکہا کہ سہل نے پہر کہا کہ ہم آپکی رسالت کے قائل نہین ہین اگر یہہ لوگ آپ کو رسول جانتے تو زیارت بیت اللہ

سے کیون روکتے رسول اللہ کی جگہہ ابن عبد اللہ لکہو آپنے فرمایا واللہ انی رسول اللہ وان کذبتمونی یعنی قسم ہے اللہ کی بے شک مین اللہ کا رسول ہون اگرچہ تم مجہکو جہٹلاتے ہو اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین رسول اللہ بہی اور محمدؐ بن عبد اللہ بہی ہون اور فرمایا اے علی مٹا دو لفظ رسول اللہ کو اور لکہدو وہان کلمہ محمدؐ بن عبد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ واللہ آپکے وصف رسالت کو ہرگز محو نکرونگا۔ اور مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ کاغذ ہاتہہ سے رکہدیا اور ہاتہہ تلوار کے قبضہ پر رکہا یہہ انکار اونکا لفظ رسول اللہ کے مٹانے پر تہا نہ انکار امر رسول اللہ کا تہا اوس نام کی تعظیم کے سبب سے جو اونکے دل مین تہی اور یہہ عین ادب تہا کہ پیدا ہوا تہا غایت عشق سے پہر حضرت نے وہ نامہ حضرت علی کے ہاتہہ سے لیلیا اور کلمہ رسول اللہ اوس مین محو کردیا اور بجاے رسول اللہ کے محمدؐ ابن عبد اللہ لکہدیا باوجودیکہ آپ نے کبہی کچہہ لکہا نتہا واضح ہو کہ ظاہر بعض احادیث صحیحہ کا اسپر دلالت کرتا ہے جو مذکور ہوا۔ اور بعض احادیث صحیحہ اسپر دال ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے وصف رسالت محو کیا اور علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسجگہہ **محمدؐ بن عبد اللہ** لکہدیا علما کی ایک جماعت نے اس روایت کی ترجیح کی ہے اور کہتے ہین کہ روایت اول مخالف ہے ظاہر آیت کریمہ سے وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون **ترجمہ** اور تو پڑہتا نہ تہا اوس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکہتا تہا اپنے داہنے ہاتہہ سے تو البتہ شبہہ کہاتے یہہ جہوٹے اور ایک جماعت نے تمسک ظاہر روایت اول سے کیا ہے اور کہتے ہین کہ حضرت نے اپنے دست مبارک سے لکہا اور تمسک آیت سے جواب دیتے ہین کہ یہہ قصہ اوس کے

منافی نہین ہے بلکہ مفہوم قرآن سے یہہ معنی نکل سکتے ہین اسلئے کہ آیت مین
مقید کیا ہے نفی کتابت کو پہلے نزول قرآن سے اور بعد اوسکے اُمیّت آپ کی
مقرر اور محقق ہوگئی۔ اور معجزہ آپکا اس سبب سے ظاہر ہوگیا اور بیخوف ہوے
ریب وشک سے اس امر مین اور کوئی مانع نہین ہے اس سے کہ صنعت کتابت
آپ کو حاصل ہوگئی ہو بغیر تعلیم کے اور یہہ ایک دوسرا معجزہ ہے اور اسکی تائید
مین حدیثین وارد ہین ازانجملہ ایک حدیث ابن ابی شیبہ کی کہ اوسنے اپنی مصنف
مین طریق عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت دنیا سے نہین گئے جبتک
لکھا پڑہا نہین اور کہا ہے کہ منکرین کتابت نے تکفیر کی ہے مثبتین کتابت کی اور
کہا ہے شعر برئیت ممن شری دنیا بآخرتہ ؛ وقال ان رسول اللہ
قد کتبا ؛ ترجمہ یعنی بری ہین ہم اوس شخص سے کہ خریدا اوسنے دنیا کو آخرت
کے بدلے مین ؛ اور کہا کہ بے شک رسول اللہ نے بہ تحقیق لکھا ہے ؛ اور کہا
ہے اونہون نے کہ اللہ تعالےٰ نے منزہ اور مُبَرّا کیا اپنے رسول کو خط وکتابت
سے اور فرمایا آپکو نبی اُمّی اور اسیکو دلیل نبوت ٹھرایا ہے کما فی التنزیل پس
اثبات کتابت مین ابطال اس برہان کا لازم آیا اور یہی سبب کفر ہے اور مثبتین
کتابت تمسک کرتے ہین ساتھہ حدیث ابن ابی شیبہ کی قوت سے کہ ما مات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حتی کتب وقرء
ترجمہ یعنے نہین وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
یہانتک کہ لکھا اور پڑہا۔ کہا مجالد نے جو ناقل اس حدیث کا ہے کہ ذکر کیا مینے
شیبی سے اونہون نے بہی تصدیق اسکی کی۔ اور کہا قاضی عیاض نے کہ اثار و
اخبار وارد ہوئے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معرفت خط کی
تہی اور اوسکی حسن تصویر پر بہی عبور تہا یعنے اوسکے نیک و بد اور اصول سے

واقف تھی اور اسکی تائید خود حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قول شریف کرتا ہے کہ فرمایا کاتب کو کہ رکھہ تو قلم کو کان پر کہ یہہ تجھکو یاد دلانے والا زیادہ ہے اور معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کو جو آپ کے کاتب تھے فرمایا کہ سیاہ رکھہ سیاہی کو اور ترچھا قلم کو بنا اور پورا لکھہ حرف ب کو اور متفرق سین کو یعنی دندانے اوسکے جدا جدا لکھہ اور گول لکھہ میم کو کہتے ہین قاضی عیاض کہ اگرچہ یہہ مرویات اثبات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لکھنے کا نہین کرتے ہین مگر دور نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لکھنے کا علم دیا گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو علم ہر شے کا تھا اور جواب دیا اسکا جمہور نے کہ یہہ احادیث مذکورہ ضعیف ہین اور لکھا اوسکو علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے موافق پس نکتہ قول راوی مین یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ بتا مجھکو جگہہ اوس کلمہ کی یعنی جس جگہہ محو کرنے سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انکار کیا تھا کہ محو کرین آپ اوسکو اپنے ہاتھہ سے نہ یہہ کہ خود لکھین اوسکی جگہہ پر اور پس کا لفظ گویا حذف ہے اس کلام مین فمحاھا فاعادھا لعلی فکتب و اطلق کتب بمعنی امر - یعنی پس محو کیا اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پھر دیدیا علی رضی اللہ تعالے کو اور پھر لکھا اونھون نے یا یہہ کہ بولا گیا لفظ کتب کا ساتھہ معنی امر کے اور اکثر کلام عرب مین معنی کتب کے امر آیا ہے جیسے کتب الی کسریٰ وکتب الی قیصر اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ حق وہی ہے کہ معنی کتب کے امر بکتابت ہین -

روضۃ الاحباب

روضۃ الاحباب مین ہے کہ بعضے اہل سیر لائے ہین کہ جب صلحنامہ مین محمد بن

عبداللہ بجاے محمد رسول اللہ کے لکھا گیا آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالی
عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے علی تجکو بھی ایک دن ایسا ہی واقعہ پیش آنیوالا
ہے اور یہہ اشارہ تہا اسکی طرف کہ واقعہ صفین مین جب صلحنامہ لکھا گیا تو کاتب
نے لکھا کہ یہہ کتاب ہے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے امیر معاویہ رض
نے کہا کہ امیر المومنین مت لکہہ اگرہم اونکو امیر المومنین ہی جانتے تو یہہ معاملہ اور
مقابلہ اونسے کیون کرتے اونکی متابعت کرتے حضرت علی رض نے فرمایا صدق
رسول اللّٰہ اور کاتب سے کہا لکہہ علی ابن ابیطالب۔

القصہ صلح حدیبیہ کے دن جو شرط سہل بن سعد کرتے تہے حضرت قبول فرماتے
تہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُسے لکہتے تہے اور حاصل مضمون صلحنامہ کا یہہ
تہا کہ دس برس تک مسلمان اور قریش اور ایک روایت مین چار سال
تک۔ ایک دوسرے کے شہرون مین آمد و رفت کرین اور باخود ہا کوئی کسی کے
جان و مال سے تعرض نکرے اور جو کوئی کفار مین سے چاہے کہ عہد مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آجائے کوئی اوسکو مانع نہوا اور جو کوئی عہد قریش
مین آنا چاہے تو اوس سے بہی مسلمانون مین سے مزاحم نہوا اور حلیفون اور ہم عہدون
مین سے ایک دوسرےکے روکا ٹوکا نجائے اور اسکے سال مسلمان زیارت بیت اللہ
نکرین اگلے سال اسکی قضا کرین مگر تین دن سے زیادہ مکہ مین نرہین اور سلاحون کو
غلافون مین رکہین۔ اور جو کوئی بے اذن اپنے ولی کے قریش مین سے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آجاے تو حضرت پہر اوسی قریش کو
واپس کردینگے اگرچہ وہ مسلمان ہی ہوگیا ہوا اور جو مسلمانون مین سے قریش کے پاس
چلا آوے تو قریش اوسکو پہر مسلمانون کے پاس نہ بہیجین۔ اہل اسلام نے اس شرط
سے تعجب کیا اور کہا کہ سبحان اللہ کیونکر بہیجدینگے ہم اوسکو جو مسلمان ہوگا اور

اور ایک روایت مین ہے کہ جب سہل نے اس شرط کا ذکر کیا تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اچھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ رضامند ہوتے ہین آپ نے تبسم کرکے فرمایا کہ جو اونمین سے ہمارے پاس آویگا اور مسلمان ہوگا تو ہم اوسکو اولٹا بہیجدین گے تو اللہ تعالے اوسکے لئے کوئی اور مخرج اور فراخی کردیگا اور جو کوئی ہم مین سے اعراض کرکے اون مین چلا جاے تو وہ ہمارے کام کا نہین وہ کفار ہی کی مصاحبت کے لایق ہے۔ کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ اگر کہے تو کہ کیا حکمت ہے اسمین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے موافقت کی سہل کی اس شرط پر کہ جو کوئی مشرکین قریش کے پاس سے مسلمانون کے پاس چلا آئے گو کہ وہ مسلمان ہی ہے مسلمان اوسکو پہر مشرکین کے پاس بہیجدین تو جواب اسکا یہہ ہے یعنی بے شک مصلحت ایسی کہ مرتب کی گئی تہی اوپر تمام کرنے اس صلح کے وہ تہی کہ ظاہر ہوے اوسکے ایسے ثمرات کہ ظاہر تھے اونکے واسطے بیان کی حاجت نہین اور فوایدا وسکے ایسے فواید تہے کہ سب نے اونکو دیکھہ لیا اور انجام اونکا فتح مکہ ہوئی اور مسلمان ہونا مکے والونکا اور داخل ہونا بہت سے آدمیون کا اللہ تعالیٰ کے دین مین گروہ گروہ اور یہہ اسلئے ہوا کہ وہ کفار قبل صلح کے مسلمانون سے ملتے جلتے نہ تھے اسلئے اونپر **اسلام** کی حقیقت اور اسکی عمدگی اونپر ظاہر نہوتی تہی اور اب جو باخود ہا کی آمد و رفت کا دروازہ کہل گیا اور اسلام کی خوبیان اونپر آشکارا ہوئین تو اونکو معلوم ہوا کہ ہان دنیا مین اگر کوئی مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے اور حضور پر نور خیر البشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے احوال وصفات پر نظر پڑی تو سمجھے کہ بے شبہ اللہ کا رسول ایسی ہی صفات کاملہ سے متصف ہوا کرتا ہے خصوصاً اس صلحنامہ کی سخت شرطون کو کیسی نرمی کے ساتھہ

قبول فرمایا پس جب صلح حدیبیہ ہوچکی اور موحدین اور مشرکین مختلط ہوے اور اہل مدینہ اور اہل مکہ کی باخود ہا کی آمد و رفت شروع ہوگئی اور آپس کے اہل و عیال بہی مل جُل گئے اور مسلمانون سے جو اوصاف حمیدۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے سُننے اور اپنی آنکھون سے بہی مشاہدہ کیئے بس دل اونکے اسلام کی طرف مائل ہوگئے یہانتک کہ سبقت کی اسلام لانے مین اور فتح مکہ کا بہی انتظار نکیا اور جب فتح مکہ ہوئی تو چونکہ دلون مین سبکے اسلام کی محبت جاگزین ہوچکی تہی بے اختیار ہوکر دوڑ پڑے سب کے سب دین خدا کی طرف اور جو عرب غیر قریش تہے وہ قریش کے اسلام لانیکا انتظار کر رہے تھے وہ بہی قریش کے حالات دیکھکر ایمان لائے چنانچہ خبر دی اسکی اللہ تعالی شانہ نے قرآن مجید اور فرقان حمید مین اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً الخ یعنے جبکہ آئی مدد اللہ اور فتح اوسکی اور دیکھا تو نے آدمیون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ تعالے شانہ کے دین مین گروہ گروہ - اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کلام کر رہے تہے کہ ابو جندل بن سہل بیڑیان پہنے ہوے اور کلمہ شہادت پڑہتے ہوے لشکر اسلام مین آکر داخل ہوے اور حال یہہ تہا کہ یہہ پہلے سے اسلام لائے تہے اسی واسطے انکے باپ نے قید کیا تہا سہل نے اونکو دیکھکر عرض کیا کہ یہہ اول امر ہے کہ صلح اسپر واقع ہوئی ہے اسکو میرے سپرد کر دو آپنے فرمایا کہ ہم ابہی کتابت سے فارغ نہین ہوئے ہین تو سہل نے کہا کہ ہم کسی امر پر صلح نہین کرتے آپنے فرمایا کہ ایک کو میری خاطر سے چھوڑ دو اوسنے نہ مانا مکرز بن حفص نے باوجودیکہ طبیعت مین عذر و فجور رکھتا تہا قبول کیا مگر سہل نے نہ مانا آپنے ابو جندل کو سہل کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ اسکو ایذا اور تکلیف ندینا مکرز

بن حفص اسکا ضامن ہوا ابو جندل نے کہا کہ اے مسلمانون مجھکو مشرکون کے سپرد کرتے ہو اور تمکو نہین معلوم کہ مجھے کیا کیا ایذائین دی گئی ہین۔ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو جندل صبر کر اور اللہ تعالی سے ثواب طلب کر اسلئے کہ عہد شکنی کرنا ہمارا کام نہین ہے فان الصبر مفتاح الفرج اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالے شانہ تیرے واسطے کوئی مخرج اور کشادگی پیدا کریگا۔ علمانے یہان پر دو وجہین بیان کی ہین ایک یہہ کہ ابو جندل حبس کی حالت مین تھے یعنی اسلام لانیکے سبب سے انپر کشاکش اور تنگی تھی تو اس صورت مین ثواب اسکا نقد اور حاصل ہونا اسکا غنیمت ہے اور اگر رخصت پر عمل کرین تو بھی جایز ہے یہان رخصت سے مراد اسلام کا مخفی رکھنا ہی تا زمانہ کشود کذا فی المدارج اسلئے کہ فرمایا حق تعالے شانہ نے من کفر باللہ بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان یعنے جسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے ایمان لانے کے بہ سبب اسکے کہ کسی نے اوسپر زبردستی کی ہو اور دل اوس کا ایمان کے ساتھہ موانست رکھتا ہے وہ مسلمان ہی ہے۔ یعنی کہا خطابی نے کہ تاویل کی ہے علما نے اسکی جو واقع ہوا قصہ ابی جندل مین دو وجہون پر ایک اون مین سے یہہ ہے کہ بے شک اللہ تعالے شانہ کے نزدیک ایمان کا مخفی رکھنا مباح ہے اوسوقت تک کہ ڈر ہو قتل ہونیکا اور رخصت دی اوسکو کہ چھپا ہوا رکھی ایمان اپنا اور اگر موقع ہو توریہ کرنیکا تو توریہ کرے اور جس صورت مین توریہ کا بھی موقع نہو تو پوشیدہ رکھے ایمان کو لہذا ابی جندل کو جو کافرون کے سپرد کردیا تو اونکی ہلاکت کا خوف نتھا اسلئے کہ سہل اونکا باپ تھا اور باپ بیٹے کا قتل روا نہین رکھتا مگر بطور تنبیہ کچھ سزا کریگا پس اوسکے واسطے توریہ ہے یعنی ایمان کا چھپانا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے صحابہ نے عرض کی کہ آپنے

ابی جندل کو سپرد کر دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والغالب ان اباہ لا یبلغ بہ الی الھلاک یعنی اور گمان غالب یہہ بات ہے کہ بے شک اوسکا باپ اوسکو قتل نکریگا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے از روے قانون فطرت یہہ ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے کی تنبیہ تو کرتا ہے قتل اوسکا روا نہین رکھتا پس اوسکے واسطے تا کشود کار دین کا مخفی رکھنا مناسب ہے اور یہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت بلال کو سمجھایا تھا مگر اونکا عشق اسدرجہ بڑھا ہوا تھا کہ وہ سمجھانا اونکو کافی نہوا آخر کو حضرت صدیق اکبر نے اونکو خرید لیا اور آزاد کر دیا دوسری بات یہ تھی کہ اگر آپ انکو واپس نفرماتے تو عہد کے خلاف ہوتا اور اسلام مین عہد شکنی کا بڑا خیال ہے تو ممکن نہ تھا کہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سا نبی آخر الزمان ایک آدمی کے واسطے عہد شکنی کرتا ولیکن وہ شخص کہ اوسپر فتنہ کا خوف ہے تو بے شک فتنہ امتحان ہے اللہ تعالی شانہ کا مبتلا کرتا ہے اللہ تعالے شانہ اوسمین اپنے بندہ صابر و مومن کو اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمین کہ کیا جائز ہے کہ صلح کیجاوے اس شرط پر کہ پھیر دیا جاوے اونکی طرف جو کوئی اون مین سے مسلمان ہو ایک جماعت یہہ کہتی ہے کہ جایز ہے اور قصۂ ابی جندل اور ابی بصیر اونکی سند ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ جائز نہین ہے اور وہ جو واقعہ ہوا وہ منسوخ ہے اس حدیث کے سبب سے انا بری من مسلم بین المشرکین یعنی مین پاک ہون اوس مسلمان سے جو درمیان مشرکون کے ہو اور قول امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تفصیل ہے عاقل اور مجنون اور لڑکے مین کہ یہہ دونون رد کئے جائین اور عاقل نہ رد کیا جاوے اسلیے کہ ضابطہ انکے یہان یہہ ہے کہ جو ایسا مسلمان ہو کہ ہجرت اوسپر فرض نہو دار حرب سے

اوسکو پہیر دینا درست ہے انتہیٰ قول مواہب کا منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
اپنی جگہہ سے اوٹھکر ابو جندل کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ صبر کر یہ مشرک
ہین انکا خون کُتے کے خون کے مانند ہے اور تلوار کا قبضہ اونکے سامنے کردیا
یعنی ابو جندل کے اور تصریحاً اور کنایۃً کہا کہ اپنے باپ کو مار ڈال کہ صلح تمام ہو جاے
چنانچہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ مین سمجہتا
تہا کہ ابو جندل تلوار مجہسے لیکر اپنے باپ کی گردن پر ماریگا مگر وہ اوسکے مارنے پر
جرات نہ کرسکا اور ایک روایت مین ہے کہ ابو جندل نے کہا کہ اے عمر تم سہل کو
قتل کیون نہین کر ڈالتے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجہے حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے ابو جندل نے کہا یا عمر
تم مجہہ سے زیادہ بجا آوری فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مین احق نہین ہو پس سہل نے اوٹھہ کر ایک شاخ سمرہ کی ابو جندل کے مُنہ پر
ماری کہ جس سے مسلمان دردمند ہوکر رونے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ابو جندل کو سہل کے سپرد کردو اگر اللہ تعالےٰ شانہ
اوسکا صدق و اخلاص معلوم کریگا تو اوسکو اون لوگون سے رہا کرا دیگا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حکیم ظاہر و باطن تھے جو کیا آپ نے بہت
درست کیا اسلیئے کہ ضررِ خاص کا قبول کرلینا ضررِ عام کے دفع کرنے کے واسطے
جائز ہے چنانچہ **اشباہ والنظایر** کے پانچوین قاعدے مین ہے کہ
اختیار کیا جاے ضرر خاص کو ضرر عام کے دفع کرنے کے واسطے اور اس کلیہ پر
بہت سے فروع مترتب ہوتے ہین اور بے شک حکمی مسایل مین سے ایک
کثیر النفع مسئلہ ہے جس سے آفتاب نبوت کی شعاعین پہیل رہی ہین۔

منقول ہے

کہ مسلمانون کو اس صلح سے نہایت رنج ہوا اور سب صحابہ غمگین ہوے اور اس کا
سبب یہہ تہا کہ صحابہ جانتے تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی خواب کا
ظہور اسی سال مین ہوگا اور ہم مکہ کو جائینگے اور عمرہ کرینگے اور مکہ فتح ہوجائے گا
حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے
کہ اوسدن میرے دل مین ایک امر عظیم پیدا ہوا اور مراجعت کی مینے ساتھہ
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین اور عرض کی آپ
اللہ کے رسول برحق ہین آپ نے فرمایا کہ ہان برحق ہون پہر مین نے عرض کی
کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے دشمن باطل پر ہین فرمایا ہان پہر مین نے عرض کی کہ
ہمارے مقتول بہشتی ہین اور اونکے مقتول دوزخی ہین آپ نے فرمایا ہان پہر
مینے عرض کی کہ کس لئے ہم اس نقصان اور ذلت کو گوارا کرین اور ایسی دبی ہوئی
صلح کرکے لوٹین - آپ نے فرمایا اے ابن خطاب بے شک مین رسول خدا کا
ہون اور اللہ تعالے مجھکو ضایع نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا مین
رسول خدا ہون اور نافرمانی اوسکی نکرونگا اور وہ میری مدد کرنے والا ہے -
اور یہہ روایت مشعر ہے اسپر کہ یہہ صلح وحی سے ہوئی ہے نہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی راے اور اجتہاد سے حضرت عمر فرماتے ہین کہ کہا مینے
کہ کیا آپ نے یہہ نہین فرمایا تہا کہ قریب ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کو جائینگے
اور طواف کرین گے آپ نے فرمایا کہ ہان ولیکن کیا یہہ بہی کہا تہا کہ اسی سال
مینے عرض کی کہ نہین آپنے فرمایا کہ غم مت کہا کہ تو زیارت بیت اللہ کو جائے گا
حضرت عمر فرماتے ہین کہ اسیطرح ملول اور محزون مین آپکی مجلس سے اوٹہا اور

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس گیا اور تمام حکایت اون سے کہی جو جواب مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا تھا وہی اونسے سُنا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اے عمر جا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رکاب مضبوط پکڑ اور کچھہ اعتراض مت کر کہ وہ خدا کے رسول ہین جو کچھہ وہ کرتے ہین وحی کے موافق کرتے ہین اور مصلحت اسی مین ہے۔ اور منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا اونہون نے کہ بہت اعمال صالحہ مثل نماز و روزہ و تصدق و اعتاق وغیرہم اس گستاخی کے کفارہ مین کئے اللہ تعالے شانہ قبول فرماے

مدارج النبوۃ مین ہے

کہ یہہ روایت دلیل ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے کمال علم اور وفور صدق و یقین پر اور مطابقت رکہتے تھے اس حدیث کے ساتھہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمائی تھی آپکی شان مین۔

حدیث درشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ

ما صب الله شئ فی صدری الا وصبته فی صدر ابی بکر یعنی نہین ڈالی اللہ تعالے شانہ نے میرے سینہ مین کوئی شے مگر اوسی طرح ڈالی ابی بکر کے سینہ مین یعنے جو کچھہ اسرار اس صلح کے اللہ تعالے شانہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو از روے وحی کے معلوم کرائے تھے وہ سب

آپنے ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو بتا دئے ہون اِسلیئے کہ سب صحابہ اس صلح کے
شرطون سے بیزار تہے مگر آپ مطمئن تہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے
قلب کو مطمئن کر دیا۔

راویون نے بیان کیا ہے کہ وہ سُوال حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور
استکشاف و استفسار کے تہا نہ بطریق شک و انکار کے حاشا وکلا اور باوجود
اسکے خود حضرت عمرؓ فرماتے تہے کہ اب تک وسوسۂ شیطان اور کید نفس سے کہ
اوسدن میرے دل مین گذرا تہا استغفار کرتا ہون۔

اور منقول ہے کہ مدت مصالحت حدیبیہ کے اندر اتنے مشرک مسلمان
ہوئے کہ برابری کرتے تہے ابتداے بعثت سے وقت مصالحت تک کی۔

اور فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کوئی فتح اسلام مین
صلح حدیبیہ کے برابر نہوئی مگر اسرار اوسکے عقل مین نہین آتے اور وہ ایک
سر تہا جو اللہ اور اوسکے رسول کے درمیان مین تہا لیکن بندے جلدی کرتے
تہے اور خداوند عز و علا عجلت سے مبرا اور منزہ ہے۔

مواہب لدنیہ مین ہے کہ کہا علما نے کہ نہ تہا سوال عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کا اسقدر مین شک کی وجہ سے بلکہ اسواسطے تہا کہ جو چیز پوشیدہ تہی وہ اونپر
بہی ظاہر ہو جائے جس سے وہ کفارِ اشرار کو ساکت کرین الغرض جب صلحنامہ لکہکر
درست ہوا اور اعیان صحابہ کی گواہیان مثل صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور
عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح اور محمد بن
مسلمہ رضی اللہ تعالے عنہم کی اوسپر لکہی گئین اور بعض مشرکین کی بہی گواہیان
مثل خویطب بن عبد العزیٰ اور مکرز بن حفص کی تحریر ہوئین اور صلحنامہ صحت کو
پہونچا تو بعد فراغ کتابت صلح حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے

یارون سے فرمایا کہ اوٹھو اور اپنی اپنی قربانیان ذبح کرو اور سر حلق کراو - راوی کہتا ہی
کہ خدا کی قسم کوئی نہ اوٹھا یہانتک کہ آپنے تین بار فرمایا اور کسی نے اسپر اقدام نکیا
مروی ہے کہ آپ اوٹھکر ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور
اون سے یہہ سب حالات بیان کئے اور صحابہ کی شکایت کی حضرت ام المومنین رضی
اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی کہ آپ اسوقت اونکو معذور رکھین اسلئے کہ اونپر یہہ
بڑا صدمہ ہوا ہے کہ جو کچہہ قریش نے اس صلحنامہ مین چاہا وہی آپ نے قبول فرمایا
اور حالانکہ اونہون نے فتح مکہ پر عزم بالجزم کرلیا تہا اور آپ بغیر فتح کے لوٹے جاتے
ہین اگر آپ کی خاطر مبارک یہی چاہتی ہے کہ صحابہ اس امر پر اقدام کرین تو آپ
باہر تشریف لے جائیے اور کسی سے کچہہ کلام نکیجئے جب تک اپنی قربانی کو ذبح کرکے
سر مبارک حلق نکرا لیجئے آپ جب یہہ ارکان ادا کرلینگے تو ناگزیر سب کو ادا کرنا ہوگا
چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور اپنی قربانی کو ذبح کیا اور حجام کو بلاکر سر مبارک
حلق کرایا اور وہ حجام جسنے آپ کا سر مبارک حلق کیا تہا - خراش بن امیہ بن فضل
خزاعی تہا جب صحابہ نے یہہ حال دیکہا تو سب نے اوٹہہ اوٹہکر اپنی اپنی قربانیان
ذبح کین اور سر منڈائے اور بعضون نے صرف بال کتروائے مگر سب کے سب
ملول اور محزون تھے قریب تہا کہ کثرت غم سے ہلاک ہوجائین اور ایک روایت مین
ہے کہ قریب تہا کہ کثرت غم سے ایک دوسرے کو مار ڈالے حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللهم اغفر للمحلقين صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ والمقصرین
پہر آپ نے فرمایا اللهم اغفر للمحلقين پہر صحابہ نے عرض کی کہ والمقصرین پہر
آپ نے تیسری یا چوتہی بار فرمایا والمقصرين صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا
سبب تہا کہ آپ نے مکرر محلقین کے واسطے دعا کی اور مقصرین کے واسطے ایک بار
دعا کی - آپ نے فرمایا کہ سر منڈانے والون نے شک نکیا -

منقول ہے

کہ حدیبیہ سے ابوجہل لعین کا اونٹ قربانی کے اونٹون مین سے بہاگ کر مکے کو
چلا گیا اور اپنے بند ہنے کی جگہہ پر جاکر کہڑا ہوگیا اور ساربان حضرت کے اوس کے
تعاقب مین وہان پہونچے سفہاے قریش نے چاہا کہ اوسکو ندین سہل بن عمرو نے
کہ اس صلح کا سبب تہا اون کو اس حرکت سے منع کیا اور کہا کہ اگر اسکو لینا چاہتے ہو
تو سو اونٹ اس کے بدلے مین حضرت کو دو۔ اگر وہ اونہین قبول فرمائین تو
بہتر ہے بہیجدو اور اگر وہ قبول نہ کرین تو ہرگز اس کو مت روکو۔ اون
لوگون نے سو اونٹ دینے قبول کئے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے یہہ فرمایا کہ اوسکو اگر قربانی کے لئے مقرر نہ کیا ہوتا تو ہم اوسکے عوض مین سو
اونٹ لے لیتے پہر آپ نے اوس اونٹ کو لیکر قربانی اوسکی کردی اور حدیبیہ مین
جو مساکین اور فقرا تہے اونکو گوشت قربانی کا بانٹ دیا پہر اور مسلمانون نے اپنی
قربانی کا گوشت کہایا یہین سے ہے کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ حرم مین نحر محصر کو
تحلیل کی شرط نہین جانتے اور حنفیہ جو تحلیل محصر کی شرط نحر فی الحرم مقرر کرتے ہین
وہ کہتے ہین کہ حدیبیہ بعض داخل ہے اور بعض اوسکا داخل حرم نہین ہے اور تمسک ہمارا
یہہ آیت ہے فان احصرتم فما استیسر من الهدی ولا تحلقوا روسکم
حتی یبلغ الهدی محله یعنی پہر اگر روکے گئے تم تو واجب ہے جو میسر ہو
قربانی بہیجدو اور نہ منڈواؤ اپنے سرون کو جب تک نہ پہونچے قربانی اپنے ٹہکانے
پر یعنی جو تم حج یا عمرہ شروع کرکے احرام باندہ کر کعبہ کو چلے پہر بسبب کسی مرض یا دشمن
کے روک گئے اور چاہو کہ احرام سے نکلو تو واجب ہے اوسپر کہ جو میسر ہو اونٹ یا
گائے یا بکری قربانی بہیجو جب قربانی حرم مین داخل ہوجاے اور ذبح ہو تب وہ

محرم حلال ہوجاوے مقرر کردے ایک روز ذبح کے لیئے منیٰ مین اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احصار عمرہ سے نہین ہوتا اور ہماری ذلیل اسکے ہونے مین یہی حدیبیہ کا قصہ ہے کہ حضرت اور اصحاب احرام عمرہ کا باندہے تہے اور روکے گئے تہے ہذا الملخص ماٰنی تفسیر آیات الاحکام نقلاً عن احمدی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیس اونٹ ناحیہ کے ساتھہ مکے مین بہیجے کہ مروہ مین اونکو ذبح کرکے وہان کے مساکین پر تقسیم کرے کہتے ہین کہ اونٹ ابوجہل کا اونہین مین تہا اور احادیث مین ثابت ہوا ہے کہ ابوجہل کے اونٹ کو قربانی کے اونٹون مین شامل کرنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقصد یہہ تہا کہ کفار کا دل اوسکی وجہ سے محزون اور مغموم ہو۔

مروی ہے

کہ جب سب مناسک عمرے کے ادا ہوچکے تو اللہ تعالیٰ شانہ نے ایک ہوائی تند بہیجی کہ اوسنے مسلمانون کے بالون کو اوڑا کر زمین حرم مین پہونچا دیا اور وہان اونکو پراگندہ کردیا۔ اور بعض کتب سیر مین ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سر مبارک حلق کرایا تہا تو موے مبارک درخت سمرہ کے پاس ڈالدی تہی صحابہ نے وہ بطریق تبرک اوٹہا لئے تہے اور آپس مین تقسیم کر لئے تہے امّ عمارہ کہتی ہین مینے بہت کوشش وسعی سے اون مین سے چند موے مبارک پائے تہے بیمارون کو دہو کر پلادیا کرتی تہی اللہ تعالےٰ شانہ اونکی برکت سے مریضون کو صحت عطا فرماتا تہا۔ ؎

خواہم کہ برم از سر زلفین تو تارے
تا بر سر من سایہ کند روز قیامت

روایت ہے

کہ آپ حدیبیہ ہی مین تھے کہ ایک جماعت مسلمان عورتون کی مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے آپکے پاس حاضر ہوئی ازان جملہ اُم کلثوم بنت عقبہ بن معیط تھین کفار نے چاہا کہ اونکو لیجائین اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور فرمان حضرت باری عز اسمہٗ کا لاے کہ مسلمان عورتون کو کافرون کے پاس نہ بھیجو۔ اور بہ سبب شرف اسلام کے کوئی مسلمان مہاجرہ عورت کافر کے نکاح مین نرہے۔ اور کوئی مرد مسلمان کافرہ عورت کو اپنے نکاح مین نرکھے اور یہہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی اے ایمان والو جب آوین تمہارے پاس مومنات مہاجرات عورتین تو اونکو جانچ لو اللہ خوب جانتا ہے اونکے ایمان پہر اگر جانو تم کہ ایمان پر ہین وہ تو نہ پہیرو اون کو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اونکو نہ وہ مرد حلال ہین انکو اور دو اون مردون کو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو جو نکاح کرلو اون عورتون سے جب دو اون کو اونکے مہر اور نرکہو قبضے مین ناموس کافرہ عورتون کے اور مانگ لو تم جو تمنے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لین جو اونکا خرچ ہوا ہے یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

فائدہ

یہہ حکم ہوا کہ اگر کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آئے تو اوس مرد کافر نے جو اُسکے اُوپر خرچ کیا ہو وہ پہیر دینا چاہیئے جو مسلمان اوسکو نکاح مین لاے وہ اُس مرد کافر کو ادا کرے اور اُس عورت کو مہر جدا دے اوسوقت نکاح کرے اور اسی حکم کے مقابل مین یہہ حکم ہوا کہ جس مسلمان کی عورت کافرہ رہگئی ہے وہ اوسکو چھوڑ دے پہر جو کافر اوسکو

نکاح مین لاے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پہیر دے جب یہہ حکم نازل ہوا تو مسلمان
آمادہ ہوگئے لینے کو بہی اور دینے کو بہی لیکن کافرون نے دینا قبول نکیا تو اوسوقت
یہہ اگلی آیت نازل ہوئی۔ جب یہہ حکم اوترا تو صحابہ نے جسکے نکاح مین کافرہ عورت
تہی چہوڑ دیا اوسکو اور طلاق دیدی از انجملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے
نکاح مین دو کافرہ عورتین تہین مکے مین آپ نے اون دونون کو طلاق دیدی
اون مین سے ایک کے ساتہہ معاویہ رضؓ اور دوسری کے ساتہہ صفوان بن امیہ نے
نکاح کرلیا مواہب علیہ مین ہے از انجملہ سبیعہ اسلمیہ تہی اوسکے پیچہے اوسکا خاوند
مسافر مخزومی بہی آیا اور اوسنے کہا کہ شروط صلح مین یہہ بات بہی تہی کہ ہم مین سے
جو کوئی تمہارے پاس آجاے تو وہ پہیر دیا جاے تو حضرت جبریل علیہ السلام
نازل ہوے اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے لئے ہے نہ عورتون کے
واسطے اور یہہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی امتحان کرو اونکا قسم
کے ساتہہ اسبات پر کہ وہ آئی ہین دار حرب سے دار اسلام مین صرف اسلام کی محبت
سے اور نہین آئی ہین وہ اپنے خاوند کی رنجش کے سبب سے اور نہ کسی مسلمان
کے عشق کے سبب سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون عورتون
سے حلفی اظہار لیتے تہے اسی طور سے مدارک مین ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ امتحان عورات کا یہہ ہے کہ کہے وہ شہادت دیتی ہون مین اسکی
کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
رسول ہین اوسی اللہ کے جو واحد لاشریک ہے اور یہی مدارک مین ہے اللہ تعالے
شانہ کے قول کے تحت مین اور نہین گناہ تم پر اسکا کہ نکاح کرلو اون سے جب دو
تم اونکو اونکے مہر اور حجت پکڑی حضرت امام ابوحنیفہ نے اوسپر کہ مہاجرہ پر عدت
واجب نہین ہے وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما امتحانہا ان نقول

اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ایضا فیہ تحت قولہ تعالی - ولا جناح علیکم ان تنکحوا ھن اذا اتیتموھن اجورھن وبہ احتج ابو حنیفۃ رح علی ان لا عدۃ علی المھاجرۃ یعنے مہر لینے دینے کا حکم منسوخ ہے مواہب علیہ مین ہے کہ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دلائی اور مسافر جو اوسکا شوہر تہا اوسے آپنے خرچہ دلا دیا وہ لیکر چلا گیا تو یہہ آیت اوتری لا جناح علیکم پہر حضرت عمر فاروق رض نے سبیعہ سے نکاح کر لیا اور دوسری آیت اوتری ولا تمسکوا بعصم الکوافر الخ بعد نزول اس آیت کے مسلمانون نے مہر مہاجرات کے ادا کیئے اونکی خاوندون کو اور کفار نے ادا کرنے مین مہر مرتدات کے انکار کیا تو یہہ آیت آئی ترجمہ اوسکا یہہ ہے یعنی اگر جاتی رہین تمہارے پاس سے تمہاری عورتین کافرونکی طرف پس تم غنیمت لو یعنی غزا کرو اور آخر تمکو فتح ہو اور مال تمہین ملے پس دو تم اونکو کہ گئی ہین اونکی بیبیان دار کفر مین اور نہین مہر پایا ہے اونہون نے اونکے کافر خاوندون سے جسقدر خرچ کیا تہا اونہون نے اوس عورت کے مہر مین اور ڈرتے رہو اللہ سے جسپر تمکو یقین ہے - معالم مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ چہہ عورتین مسلمانون مین سے مرتد ہوکر کافرونکے پاس چلی گئین اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے مہر غنیمت مین سے اُن کے خاوندونکو دیئے اور وہ یہہ ہین اُم الحکم دختر ابو سفیان عیاض بن شداد فہری کی بی بی اور فاطمہ دختر ابی امیہ خواہر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ کی بی بی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہجرت کا قصد کیا تو اُسنے انکار کیا اور مرتد ہو گئی اور بردع دختر عقبہ شماس بن عثمان کی بی بی اور عزہ دختر عبد العزی بن فضالہ عمرو بن عبدود کی بی بی اور ہندہ دختر

ابی جہل بن ہشام ابن العاص بن وایل کی بی بی اور ام کلثوم دختر جرول عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کی بی بی انتہی۔

اور اسکا حکم جب تک عہد باقی رہا باقی رہا جب عہد اوٹھہ گیا یہہ حکم بہی منسوخ ہوگیا اور موضح القران مین فعاقبتم کی تفسیر یون ہے کہ پہر تم بہی عوض کرو یعنی جس مسلمانکی عورت گئی اور کافر اوسکا خرچ کیا ہوا نہین دیتے تو جس کافر کی عورت آوے تو جو اوسکا خرچ دینا تہا تو مسلمان بہی ندین اوسی مسلمان کو دین اور اوس مال کے لئے یہہ حکم جب تہا کہ کافرون سے صلح ٹہر گئی تہی پہیر دئے جو مال کہتی مین رکہا تہا اب یہہ حکم نہین ہے مگر جہان ایسی ہی صلح کا اتفاق ہو جائے۔

چنانچہ عور[illegible] فرمادیا کہ دلکی خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر مین جانچنا یہہ ہے کہ اگلی آیت مین جو حکم ہے اوسے قبول کرین تو اونکا ایمان ثابت رکہو یہہ آیت ہے بیعت کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتہہ پر جب عورتین بیعت کرتی تہین تو یہی اقرار لیتے تہے وہ آیت شریفہ یہہ ہے یا ایہا النبی اذجاءت المومنات یبایعنك علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن و لا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینك فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ اے نبی جسوقت آدین تیرے پاس مسلمان عورتین اقرار کرنیکو اسبات پر کہ شریک نہ ٹہرادین اللہ تعالے شانہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد کو قتل نکرین اور تہمت نہ باندہین کسی پر اپنی ہاتہہ اور پاؤن سے اور تیری بیحکمی نکرین کسی بہلے کام مین تو انسے اقرار کروا اور معافی مانگ اونکے واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

فائدہ

طوفان باندھنا ہاتھہ پاؤن مین یہہ ہے کہ کسی پر جھوٹا دعویٰ کرین یا جھوٹی گواہی دین یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم کہا جاوین اپنے دل سے بنا کر اور یہہ مطلب بہی ہین کہ عورت کسی اور مرد سے حاملہ ہو اور بچہ جنے اور کسی دوسرے مرد کا نام لے یا دوسرے مرد سے حاملہ ہو کر بچہ جنے اور اپنے شوہر کا نام لے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو عورت کسی دوسرے کے بچہ کو دوسرے کے ذمہ لگا دے اوسپر بہشت کی بو حرام ہے کذا فی موضح القرآن

مروی ہے

کہ قریب بیس دن کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حدیبیہ مین ٹہیرے اور صحت کو پہونچا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو ایک رات کو منزل صجنان مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تہے اور آپ سے تین بار پوچہا آپ نے کچہہ جواب ندیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے نفس کو خطاب کرکے کہا کہ حیف ہے تجہپر کہ تین بار تونے الحاح اور مبالغہ حضرت سے کیا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ نے کچہہ جواب ندیا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے اونٹ کو تیز چلایا اور لشکر کے آگے آگے جاتا تہا اور ڈر رہا تہا کہ مبادا میری شان مین قرآن نازل ہو بعد ایک لحظہ کے سنا مینے کہ ایک آدمی مجہکو پکارتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تجہکو بلاتے ہین اس بات سے مجہکو اور بہی ڈر ہوا پہر مینے آپکے

پاس جاکر سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ تو نے مجسے بات کہی مینے اوس کا جواب ندیا مین اسوقت وحی مین مشغول تہا آجکی رات مجپر ایک سورت نازل ہوئی ہی کہ مین اوسکو تمام دنیا کی چیزون سے زیادہ دوست رکہتا ہون پہر آپ نے انا فتحنا کی سورت تلاوت فرمائی اور صحابہ کو مبارک باد دی اور صحابہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مبارک باد دی۔

اور ایک روایت سے نزول اسکا منزل کراع غمیم مین ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ جب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی اور مدینہ مین تشریف لاے تو ابو بصیر عتبہ بن اسد ثقفی ہمقسم بنی زہرہ کا مسلمان ہو کر مکے سے بہاگ کر سات دن کے عرصہ مین مدینہ کو آئے کفار قریش نے دو آدمی ایک بنی عامر سے جسکا نام معلوم نہین اور دوسرا کوثر نام کہ اوسکا ملازم تہا انکو خط دیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بہیجا کہ آپ شرط صلح کے موافق ابو بصیر کو بہیجدین اُبی ابن کعب نے وہ خط مشرکون کا پڑہکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سنایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو بصیر کو اونکے سپرد کر دیا ابو بصیر نے عرض کی یارسول اللہ آپ مجھکو مشرکون کے سپرد فرماتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہمارے عہد نامے مین یہہ شرط ہے اور ہم خلاف عہد نہین کرتے ہمارا کام عہد شکنی نہین ہے تو جا اللہ تعالےٰ شانہ تیرے لئے کوئی صورت رہائی کی پیدا کر دیگا پہر وہ دونون شخص ابو بصیر کو مکے کیطرف لیکر چلے جب ذوالحلیفہ مین جاکر اوترے تو وہان مسجد مین ابو بصیر نے دو رکعت نماز پڑہی اور زاد راہ جو وہ اپنے ساتہہ رکہتا تہا اوسے کہولکر اپنے آگے رکہکر کہانے لگا اور اونکو بہی بلایا کہ سب اکٹہے بیٹہکر کہائین وہ بہی اپنا کہانا اوسکے پاس لائے اور

کہانے لگے ابو بصیر نے نام و نسب اس عامری کا پوچھا اور کہا واللہ یہہ تیری
تلوار کیا اچھی ہے اوسنے میان سے نکالکر کہا کہ یہہ تلوار ایسی ہی ہے جیسا کہ تو
کہتا ہے مینے ہمیشہ اسکو آزمایا ہے ابو بصیر نے کہا کہ مین تو اسے دیکہون اوسنے
غفلت سے اوسکے ہاتہہ مین دیدی ابو بصیر نے ایک ہاتہ مارکر اوسے واصل بجہنم کیا
اور وہ دوسرا جسکا نام کوثر تہا یہہ واقعہ دیکہکر بہاگا اور مدینہ مین فریاد کرتا ہوا
حضور سرور عالم مین حاضر ہوا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے اوسکی طرف
دیکہکر ارشاد فرمایا کہ اسکو کچہہ صدمہ پہونچا ہے اوسنے عرض کی کہ میرا ساتہی مارا گیا
اور مجہکو بہی خوف ہلاکت ہے اسی عرصہ مین ابو بصیر بہی اوسی عامری کے گہوڑے پر
سوار اور اوسکی تلوار گلے مین ڈالے ہوئے مدینہ مین آپہونچا اور حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے اپنا عہد پورا کردیا اور مجہے اونکو دیدیا اب مجہکو اللہ تعالے
شانہ نے اونسے نجات دی آپ نے فرمایا کہ یہہ عجب روشن کرنے والا ہے آتش
حرب کا اگر کوئی ہوتا کہ اسکی مدد کرتا اور اس کلام مین کنایہ تہا ابو بصیر کے بہاگ
جانے پر مدینہ سے اور اشارہ تہا اون مسلمانون کو جو مکہ معظمہ مین تہے کہ وہ بہی
وہان سے بہاگ کر ابو بصیر سے ملجاوین یونہین کہا ہے شارحین نے اس کلام کی
تفصیل مین اور اس معنی پر اوسکی مذمت نہین ہے بلکہ اوس سے تعجب مراد ہے
کہ وہ عجب مردانہ مرد ہے کہ اگر کوئی اوسکی مدد اور اعانت کرے تو کام کر سکتا ہے
بلکہ یہہ کلام متضمن ہے مدح کے واسطے اور ظاہر سیاق حدیث کا اور مقتضائے
مقام ناظرین اسپر ہے کہ مراد سرزنش اور شکایت اوسکی ہو کہ فتنہ اوٹہانے والا
اور فساد پیدا کرنے والا سمجہا جاے اور اوسکو کوئی آگاہ کردے کہ ہمارے پاس
نہ آوے اور کسی طرف چلا جاے کہ اوسکا ہمارے پاس رہنا باعث فتنہ اور جنگ کا

ہوگا اور عہد شکنی ہماری طرف سے سمجھی جائیگی۔

ابوبصیر نے جب یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنی اور وہ سمجہا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عہد کا بڑا خیال ہے تو وہ مدینہ سے بہاگ کر ساحل دریا پر منزل عیص مین ٹہیرے اور وہی قریش کے کاروان کا رستہ تہا ملک شام کے سفر کے لئے پہر کچہہ آدمی اونکے پاس جمع ہوگئے اور جو مسلمان مکہ سے بہاگتے وہ ابوبصیر ہی سے آکر ملجاتے تہے کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوجندل بن سہل کو جو حدیبیہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین مسلمان ہوکر حاضر ہوئے تہے پیغام بہیجا اور اونکو ابوبصیر کے قصہ سے آگاہ کر دیا پہر ابوجندل بہی اپنے باپ کے پاس سے بہاگ کر ابوبصیر سے ملگئے اسیطرح ابوبصیر کے پاس قریب تین سو آدمیون کے جمع ہوگئے اب جو قافلے مشرکون کے شام کی طرف اودہر ہوکر جاتے وہ اہل قافلہ کو مار ڈالتے اور مال لوٹ لیتے یہانتک کہ قریش تنگ آگئے اور اپنے کئے سے پشیمان ہوئے اور ابوسفیان بن حرب کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے پاس بہیجا اور بہت کچہہ معذرت کی کہ اوس جماعت کو آپ اپنے پاس بلا لین کہ ہمنے اوس شرط کو عہد نامہ سے نکال ڈالا جو کوئی ہم مین سے آپکے پاس آوے وہ امان مین ہے اور ہمکو اوس سے کچہہ کام نہین پہر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسیکو اوس جماعت کے پاس بہیج کر بلا لیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے ابوبصیر کو خط لکہا کہ اپنی جماعت کو لئے ہوئے ہمارے پاس چلا آ جب آپکا خط ابوبصیر کے پاس پہونچا ہے تو وہ حالت نزع مین تہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ مبارک لیکر اپنے سر و چشم پر رکہا اور جان بحق تسلیم کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون

پہر ابوجندل نے اونکو دفن کرکے اونکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دی اور سب لوگونکو
ہمراہ لیکر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر
ہوے - اور بعض صحیح بخاری کی روایت کے ظاہر سیاق سے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ آیت وهو الذی کف ایدیهم عنکم و ایدیکم عنهم الخ ابو بصیر ہی
کے قصہ مین نازل ہوئی ہے اور حمیت اونکی یہہ تہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا اور بسم اللہ کا اقرار نکرتے تھے اور حائل ہوے
اور کعبہ کے بیچ مین هذا ما فی روضۃ الاحباب ومن ارباج النبوت
والسیر گازرونی

اسی سال بعض اہل سیر کے نزدیک ملوک ایران وروم کے نام نامے روانہ کیے گئے

اسی سال مین حسب قول ظاہر بعض اہل سیر کے ملوک اطراف کے نام نامے روانہ
ہوے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ یہہ روانگی نامجات بنام شاہان کسریٰ اور روم
وغیرہم ساتوین سال کے محرم مین واقع ہوئی صاحب روضۃ الاحباب کہتے ہین کہ
جمع دونون قولون مین یون کیا ہے حضرت مخدوم سعید قدس سرہ نے کتاب درج الدرر
مین کہ بہیجنا رسولونکا چہٹے سال مین ہوا اور پہونچنا اونکا بادشاہون کے پاس
ساتوین سال مین محقق ہوا اور کہا صاحب روضۃ الاحباب نے کہ مین کہتا ہون
کہ قصد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چہٹے سال مین ہوا آخر سال مین
اور روانہ کرنا نامہ بردون کا ساتوین سال کے شروع مین ہوا اور بعض کا انمین
سے روانہ کرنا چہٹے سال کے آخر مین ہوا اور بعض نامہ بر روانہ کیے گئے

ساتوین سال کے اول مین یہہ وجہہ علما کے اختلاف کی ہوئی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاہا کہ عجم کے بادشاہون کو نامہ بہیجین اور دعوت اسلام کرین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ بادشاہونکا دستور ہے کہ وہ بغیر مہر کا نامہ قبول نہین کرتے اور نہ اوسے پڑہتے ہین۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مُہر کے واسطے انگشترین زرین بنوانا پہر ایک دن کے بعد حسب ایمائے جبریل علیہ السلام سونیکی انگوٹھی کو چاندی کی انگوٹھی سے بدلدینا اور سونا مردونپر حرام کیا گیا

روایت ہے

کہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے عرض کرنے کے مطابق آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور صحابہ مین سے بہی جسکو مقدرت تھی اوسنے سونے کی انگوٹھی بنوائی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وہ انگوٹھی پہنی اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع مین صحابہ رض نے بہی پہنی۔

دوسرے دن حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور پیام حضرت باری تعالی شانہ لائے کہ آپکی امت کے مردون کے واسطے سونا پہننا درست نہین حرام ہے فوراً آپ نے اپنے دست مبارک سے نکال ڈالی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی فوراً ہی اپنی انگلیان خالی کردین۔

اے مسلمان بھائیو

میری عرض سنو اور میرے واسطے دعا کرو کہ جیسی صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اس امیدوار شفاعتِ رسول محمد اکبر غفر اللہ ذنوبہ وعن والدیہ کو نصیب کرے اللھم امین اللھم امین جو آدمی چاہے امیر ہویا غریب یا نواب ہو یا بادشاہ اور یہہ دعوی کرے کہ مجھے رسول اللہ اور اللہ جل جلالہ سے محبت ہے اور فرمان برداری خدا اور خدا کے رسول کی نکرے وہ آدمی اپنے دعوے مین ہرگز سچا نہین ہے ہرگز سچا نہین ہے ہرگز سچا نہین ہے

شریعت

شریعت را مقدم دار اکنون شریعت از طریقت نیست بیرون
کسے کو در شریعت راسخ آید طریقت راہِ خود بروے کشاید

الغرض حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی کہ حلقہ اور نگینہ اوسکا چاندی کا تھا اور فرمایا کہ محمد رسول اللہ اوسپر نقش ہو اور یہہ نقش اوسپر تین سطرون مین تھا اوپر کی سطر مین اللہ اور بیچ کی سطر مین رسول اور نیچے کی سطر مین محمد اور منع کیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اپنی مہر مین

یہہ نقش کنندہ نکرائے پہر صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم نے آپکی موافقت کی اور اپنے واسطے چاندی کی انگوٹھیان بنوائین اور حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ بے شک مُہر کرنا بادشاہونکے نامہ پر اور قاضیون کے کتبے اور فتاوے پر سنت متبعہ ہے یعنی متابعۃ الرسول اور بعض نے کہا ہے کہ وہ سنت ہے بسبب فعل رسول اللہ کے کما فی المواہب اللدنیہ پہر آپ نے کاتبون کو بلایا اور نو بادشاہون کو نامے لکھوائے اور نام اونکے یہہ ہین نجاشی بادشاہ حبشہ۔ ہرقل باشاہ روم۔ کسریٰ بادشاہ مداین۔ مقوقس بادشاہ اسکندریہ جیفر وعبد پسران جلندی شاہ عمان۔ ہوذہ ابن علی رئیس یمامہ۔ حارث غسانی بادشاہ بلقا۔ حارث حمیری بادشاہ یمن۔ منذر ابن ساوی والی بحرین اور نو شخصون کو نامے دیکر اونکی طرف روانہ فرمایا۔ عمرو ابن امیہ ضمیری کو نجاشی کے پاس۔ اور دحیہ کلبی کو ہرقل کے پاس۔ اور عبد اللہ ابن حذافہ سہمی کو کسریٰ کے پاس۔ اور حاطب ابن ابی بلتعہ لخمی کو مقوقس کے پاس اور عامر بن العاص کو جیفر وعبد پسران جلندی کے پاس۔ اور سلیط ابن عمر عامری کو ہوذہ ابن علی حنفی کے پاس۔ اور شجاع بن ذہب اسدی کو ابن ابی شمر غسانی کے پاس۔ اور مہاجر ابن امیہ کو حارث حمیری کے پاس۔ اور علا ابن حضرمی کو منذر ابن ساوی کے پاس۔

مروی ہے

کہ جب سب وکیل اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے صبح کی ان مین سے ہر ایک نے اوس حال مین کہ اوس قوم کی زبان سے خوب واقف تہا کہ جس قوم کی طرف بہیجا گیا تہا وہ بے تکلف اوسی زبان مین باتین کرتا تہا یہہ **معجزہ** حضرت خاتم الانبیا

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تھا یہہ اقتباس ہے روضتہ الاحباب اور
مدارج النبوت ومواہب اللدنیہ کا۔ واما عمرو بن امیہؓ کو جو نجاشی کیطرف
گئے تھے وہ حبشہ کا بادشاہ تہا اور یہہ لفظ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب ہے
ہر بادشاہ وہانکا نجاشی کہلاتا تہا اور نام اوسکا اصحمہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا عربی
زبان مین عطیہ ہے اوس نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
نامۂ مبارک کی بڑی عظمت کی دونون ہاتھون مین لیا اور آنکھونپر رکھا اور اپنے
تخت سے اوترکر فرش پر بیٹھا اور اسلام لایا۔

اور یہہ عمرو بن امیہ ضمیری ہین ضمیر نام ایک قبیلہ کا ہے اور یہہ بڑے
پہلوان اور دلیران صحابہ مین سے ہین اور مردان عرب سے جرات اور تجربہ کاری مین
ممتاز تھے اور خاصر ہوے بدر اور احد مین مشرکون کے ساتھہ پہر اسلام لائے
احد کے بعد۔

اور اول مشاہد اونکا سریہ معونہ ہے اور اونکو اوسدن عامر بن الطفیل
نے اسیر کیا پہر اونکی پیشانی کے بال تراش کر چہوڑ دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ و
وآلہ واصحابہ وسلم نے نامہ بر کرکے نجاشی کے پاس بہیجا جسکا مفصل بیان آگے
آئیگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انکو عمرو بن فروہ جذامی کی
پاس بہی بہیجا تہا وہ قیصر روم کی طرف سے عامل تہا پہر مسلمان ہوا وہ اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین نامہ روانہ کیا اور مسعود بن سعد
کے ساتھہ ہدیہ بہی بہیجا اور ایک خچر کہ اوسکا نام فضہ تہا اور ایک گہوڑا کہ اوسکا نام
ظراب تہا اور کپڑے اور قبا ے سندس مذہب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور مسعود بن سعد کو حضور پرنور صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے پاس بہی بہیجا تہا۔ اور وفات پائی

عمرو بن امیہ ضمیری نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ حکومت
مین بمقام مدینہ طیبہ اور ایک قول کے موافق سنہ ٦٠ ہجری مین وفات کی کذا فی
مدارج النبوت

فائدہ

فقیر حقیر محمد اکبر داناپوری ابو العلائی غفر اللہ ذنوبہ وعن والدیہ عرض کرتا ہی
کہ ابتداے زمانہ نبوت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
ہی مین ہر قوم کا ایک شخص جو اون مین خاصہ اور خلاصہ تھا اللہ نے آپکو عنایت
فرمایا تھا اونہین کے انفاس طیبہ کی برکت نے اوس قوم کو نور اسلام و ایمان سے
سر تا پا منور کر دیا تھا اونمین کے پہلے شخص حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالے عنہ ہین جنکے انفاس طیبہ کی برکت سے تصدیق نبوت حضرت
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے عموماً
اور عرب مین خصوصاً ؎

تصدیق نخستین ز دلِ صدیق است

اسی کتاب سے معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صدیق کے سبب سے اللہ تعالے شانہ
نے کس کس کے دل کو نور ایمان سے مشرف و منور فرمایا اور یہہ امر محتاج شرح و بیان
نہین ہے اظہر من الشمس ہے اور حبش کیواسطے حضرت بلال حبشی پیش رو
نجاشی سمجھے گئے - اور ملک ایران یعنی فارس کے واسطے حضرت سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ بطور تحفہ و مژدۂ فتح فارس بھیجے گئے تھے اور ملک بصرہ
کیطرف سے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ حاضر حضور کئے گئے
تھے - اور ملک روم نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالے عنہ کی

معرفت درخواست روانہ کی کہ جب حضور پرنور فیض گستر عالم ہون تو میرا بہی خیال رہے "

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است

واضح ہو کہ جسوقت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان نو بادشاہون کے نام نامے روانہ کیے ہین اوسوقت آپکی فوجی قوت چار ہزار آدمیون سے زیادہ کی نہتی اور جن بادشاہون کے نام نامے روانہ ہوئے ہین اُن کی طاقتین فرداً فرداً لاکہون آدمیون کی تہین ملک عجم اُسوقت تمام روے زمین پر اوّل درجہ کی سلطنت تہی اور اسیکا جواب سلطنت روم تہی اور جو باقی سات سلطنتین تہین وہ بہی آپ کی فوجی قوت سے بدرجہا زیادہ قوی تہین عقل کبہی اسکی اجازت نہین دیتی کہ ایسا کمزور آدمی یکہ وتنہا دفعتاً نو بادشاہون کے مقابلے کے واسطے میدان مین تیار ہو کر آجائے چنانچہ اسوقت کہ ہر بادشاہ فوجی قوت مین ایک دوسرے کا جواب ہے اکیلا دو بادشاہون سے نہین لڑسکتا۔ نکہ ایسا آدمی کہ جو نہ بادشاہ ہو نہ کوئی زمیندار نہ سوداگر اور وہ نو بادشاہون کو دعوت جنگ دیدے لامحالہ یہی سمجہا جائے گا کہ ضرور اسکو کسی بہت بڑے قوی بادشاہ کی مدد پر پورا بہروسا ہے جس کے حکم پر یہ کاربند ہے ضرور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے خدا کے حکم پر پورا یقین تہا اور یہی بات راز سربستہ نبوت کی شان سے ہے اور اسی کو اسرار نبوت کہتے ہین اور یہ اسرار کا متحمل سوا ے نبی کے اور کسی کا دل نہین مگر جسکے دل مین نبی کے دل کا فیض آیا ہو جیسے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اکثر صحابہ صلح حدیبیہ کی شرائط سے ناخوش تہے یہانتک کہ حضرت عمرؓ بہی اس صلح سے ناخوش تہے مگر جب حضرت صدیق اکبرؓ

کے دل میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل مبارک کا فیض جوش زن تھا یہہ اوسی فیض کی شان تھی۔

جب حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معراج ہوئی تو صبح کو یہہ خبر ابوجہل کو معلوم ہوئی وہ مکان سے اُٹھا اور سیدھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان پر پہنچا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اُسوقت تک یہ خبر نہ پہونچی تھی ابوجہل نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیون اب کیا کہتے ہو اپنے صاحب کے حق مین آپ نے اُس سے پوچھا کس بات کی نسبت تو سوال کرتا ہے مجھسے اوس نے کہا کہ کیا تم نے نہین سُنا آپنے فرمایا کہ مین نے تو اب تک کچھہ نہین سُنا تو نے سُنا ہو تو بیان کر اوسنے کہا کہ تمہارے صاحب کہتے ہین کہ مین آج شب کو آسمان پر گیا اور سب آسمانون اور عرش و کرسی کی سیر کر کے آن واحد مین پلٹ آیا تو آپ نے پوچھا کہ تجھے کس بات مین تردد ہی کیا یہ ممکن نہین اوسنے کہا ہان یہہ امر امکان سے باہر ہے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو جبرئیل کو مانتا ہے اوسنے کہا ہان مانتا ہون آپ نے اوس سے کہا کہ وہ اللہ تعالےٰ شانہ کی مخلوق ہے یا نہین اوسنے کہا ہان مخلوق ہے آپنے کہا جب ایک مخلوق سے یہہ امر ممکن ہے تو دوسری مخلوق سے کیون ممکن نہ ہوگا درانحالیکہ وہی جبرئیل آپ کو لیگیا ہے وہ سر جھکا کر خاموش ہوگیا جب اللہ تعالےٰ شانہ اپنے کسی بندے پر نبوت کے اسرار کھول دیتا ہے تو اسکو انتہا کے تعجب انگیز واقعات تعجب انگیز نہین معلوم ہوتے۔

الغرض جو نامہ نجاشی کے نام سے روانہ ہوا اوس کی عبارت یہ ہے

نامہ مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنام نجاشی بادشاہ حبش

نامہ گرامی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی النجاشی ملک الحبشة اما بعد فانی احمد الیک اللہ الذی
لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن و
اشھد ان عیسی بن مریم روح اللہ وکلمة القاھا الی مریم
البتول الطیبة المحصنة فحملت بعیسی فحملة من روحه ونفخه
کما خلق آدم بیدہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لا شریک له
والموالاة علی طاعته وان تتبعنی فتؤمن بالذی جاءنی
فانی رسول اللہ وانی ادعوک وجنودک الی اللہ تعالی وحدہ
لا شریک له وقد بلغت ونصحت فاقبل نصیحتی والسلام علی
من اتبع الھدی - کذا فی المواھب اللدنیہ ترجمہ

یہہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کیطرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف
اما بعد پس بیشک مین حمد و ثنا بہیجتا ہون لکھکر تیرے واسطے خاص اوس
تعالے شانہ کی کہ کوئی پرستش کے قابل نہین مگر وہی بادشاہ جو جملہ نقایص اور
تمام عیوب سے پاک ہے اور ہر آفت سے اور عیب سے سالم اور امان دینے والا
اپنے بندونکا ہول قیامت سے اور غالب ہے تمام اشیاء پر اور گواہی
دیتا ہون مین کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح ہین اور اللہ کا کلمہ ہین کہ اللہ نے
اوسکو ڈالا مریم بتول کیطرف یعنی مریم بتول طیبہ اور محصنہ اور حاملہ ہوئین وہ

اوس مبارک حمل سے جسمین عیسےٰ علیہ السّلام تہے اور پیدا کیا اللہ تعالےٰ شانہ نے عیسیٰ علیہ السّلام کو اپنی روح سے یعنی اپنے امر سے اور پہونکا اوسکو مریم بتول کے گریبان یا دامن مین جیسے کہ پیدا کیا آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے ہاتہون سے اور دم کی اوس مین اپنی روح۔

واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام روح اللہ اسلیئے کہلائے کہ سب ارواح انسانی پیدا ہین اپنے باپ کی روحون سے خاص کر اون لوگون کے مذہب پر جو گمان کرتے ہین کہ روحین اجسام ہین کہ پہیل رہی ہین ابدان انسانی مین۔ اور روحِ آدم و عیسیٰ علیہما السلام اسطرح پر نتہی اسلیئے کہ پیدا کیا تہا اللہ سبحانہ تعالےٰ نے بلا واسطہ اور بلا سبقت مادہ اور مشابہ کے یہی سبب ہے کہ خاص کیا اللہ تبارک و تعالےٰ نے دونون کو اس فضیلت کے ساتہہ اور اضافت تخلیق اپنی ذات پاک کیطرف کی چنانچہ فرمایا فنفخنا فیہ من روحنا ونفخت فیہ من روحی از روضۃ الاحباب۔ عبارت نامہ گرامی اور بیشک دعوت کرتا ہون تجہکو اللہ کیطرف وہ ایسا اللہ ہے کہ لاشریک ہے اور دعوت کرتا ہون تجہکو اس بات پر کہ تو اوس سے محبت پیدا کر اور اوسکی عبادت کر اور دل تیرا اوسکی طرف رغبت کرے اور ایمان لائے تو اوسپر اور حاضر ہو تو میرے پاس اسلیئے کہ بے شک مین رسول اللہ کا ہون اور بے شک مین بلاتا ہون تجہکو اور تیرے لشکر کو اللہ کی طرف اور بے شک پہونچایا مینے یعنی حکم خدا کا اور خیرخواہی کی مینے پس قبول کر تو میری نصیحت اور سلام ہے اوسپر جسنے ہدایت قبول کی انتہیٰ نامہ مبارک کی عبارت کا ترجمہ تمام ہوا اور وفات پائی نجاشی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ حیات مین ہجرت کے نوین ۹ برس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکے جنازے کی

نماز غائبانہ پڑہی مدینۂ طیبہ مین چنانچہ صحیح مسلم مین روایت ہے عمرو بن حسین اور جابر رضی اللہ عنہ سے۔

روایت ہے

کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارا بہائی مرگیا اُٹھو اور اوسکے جنازہ کی نماز پڑہو اور یہ نماز حضرت نے صف باندہکر عیدگاہ مین پڑہی اور یہ معجزہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑہنی درست ہے اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور احناف کہتے ہین کہ یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے خاص تہی آپ کی چشمان مبارک کے سامنے ان کا جنازہ آگیا ہو اور یہ حجاب ناسوتی اوٹھ گیے ہون آپ کے سوا اور لوگون کو غائب پر نماز پڑہنا درست نہین کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار اور تواریخ خلاصۃ الانبیا مین مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوین سال ہجری مین ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسجد مدینہ مین فرمایا کہ اے لوگو نجاشی بادشاہ حبشہ نے انتقال کیا اور اوس کے جنازہ کی نماز اسوقت ہوئی ہے تم کو بہی پڑہنا چاہیے سب صحابہ کہڑے ہوگئے اور نماز ادا کی بعد نماز کے صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت میت غائب پر نماز درست ہے آپنے فرمایا نہین مگر جبرئیلؑ نے مجھکو اوسکی موت کی خبر دی اور اوسکی نعش مینے دیکھی لہذا نماز جماعت ادا کی اور تمہاری نماز بہی میرے اقتدا سے درست ہوئی انتہا

مظاہر حق مین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے بغیر اسناد
کے کہ کہا اونہون نے کھولا گیا سر یر یعنی جنازہ نجاشی کا واسطے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے یہان تک کہ دیکہا اوسے اور نماز پڑہی اوس
پر انتہے واضح ہو کہ ظاہر مین یہہ حدیث دلالت کرتی ہے مذہب امام شافعی
پر اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ پر کہتے ہین وہ کہ نماز پڑہنا میت غائب پر جائز ہی
مگر ائمہ حنفیہ اور ائمہ مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم اسپر ہین کہ میت غائب پر نماز پڑہنا
درست نہین ہے اسلیے کہ تعلق نماز جنازہ کا میت کے ساتھہ ایسا ہے جیسا
تعلق نماز جماعت کا امام کے ساتھہ اسلیے کہ آگے ہونا جنازہ سے مصلے کا
درست نہین ہے جیسکہ آگے ہونا مقتدی کا امام سے درست نہین ہے اور
ایسے ہی بُعد اور دوری امام اور مقتدی کے درمیان مین درست نہین ہے
ایسے ہی میت اور مصلے کے درمیان مین ہے یعنی بُعد اور دوری درست
نہین ہے۔

اور جملہ شرائط صحت نماز جنازہ سے یہ ہے کہ میت روبرو مصلے کے
ہو اور مصلے مستقبل قبلہ کے اوسپر نماز پڑہے اور یہ امر میت غائب مین یقیناً
معلوم نہین ہوتا ہے یہ وجوہ ہین لہذا میت غائب پر نماز درست نہوگی اور
نجاشی کے قضیہ سے جواب دیتے ہین کہ نماز پڑہنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اوسپر اس لیے تہا کہ اللہ نے زمین کو طے کر دیا تہا اور آنکے
جنازہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ظاہر کر دیا تہا اگرچہ جماعت کے
لوگون نے اُسکو نہ دیکہا اور بجز اس فعل پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ مین
سے کسی کا فعل پایا نہین جاتا ہے کہ اوس کے ساتھہ استدلال کیا جائے
نماز غائب کی صحت پر مطلقاً اور گویا کہ سند ان کی اس تاویل مین وہ حدیث ہے

کہ واقدی نے اسباب نزول مین اسکو روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اونہون نے کہ جنازہ نجاشی کا کہول دیا گیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیئے کہ حضرت نے اُسے دیکھا اور اُس پر نماز پڑھی -

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا ہے کہ کہا اونہون نے کہ نماز پڑہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نجاشی پر اور صحابہ گمان نہین کرتے تہے مگر اسبات کا کہ جنازہ نجاشی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو ہے اور اس تاویل کی تائید کی ہے وہ جو بعض روایت مین آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون روزون تبوک مین تہے ایک دن آفتاب خوب روشن اور منور طالع ہوا کہ اوس سے پہلے اس روشنی کے ساتہہ طالع نہین ہوا تہا انس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ اوسدن حضرت جبریل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین نازل ہوئے اور آپ کو خبر دی کہ یہہ روشنی اِسلیئے ہے کہ تمہارے یارون مین سے ایک مرد کہ اوسے معٰویہ بن معٰویہ لیثی اور بروایتے مزنی کہتی ہین وہ آجکے دن مدینہ مین مرگیا ہے حق تعالے شانہ نے اوسپر نماز پڑہنے کو ستر ہزار فرشتے بہیجے ہین آپ نے پوچہا کہ یہہ مرتبہ اوسے کیونکر ملا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ ہمیشہ روز وشب قل ہو اللہ احد کی سورت بہت پڑہا کرتا تہا اوٹہتے بیٹہتے چلتے پہرتے کیا خاطر مبارک آپکی چاہتی ہے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ زمین لپیٹ دون آپ کے واسطے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہان انس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ فصلی علیہ ثم رجع یعنے پس نماز پڑہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسپر اور پہر لوٹ آئے

یعنے زمین آپ کے واسطے طے ہو گئی۔

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام نے اپنے پر زمین پر مارے کہ جو درخت اور بیشہ کہ درمیان مین حجاب تھے وہ سب دور ہو گئے اور اُنکا جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نظر آگیا اور آپ نے اوسپر نماز پڑہی کذا فی روضۃ الاحباب مین کہتا ہون کہ تائید اسکی کی ہے وہ جو قاضی عیاض نے کہا شفا مین ورفع النجاشی لہ حتی صلے علیہ یعنی اوٹھایا گیا جنازہ نجاشی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے یہانتک کہ نماز پڑہی آپنے اوسپر اور یہہ قصہ بڑی شرح وبسط کے ساتھہ نسیم الریاض شرح شفا مین مذکور ہے فمن شاء فلیرجع الیہ انتہی اور اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی ہے لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیہود والذین اشرکوا ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ذالک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا یستکبرون رکوع تک ترجمہ البتہ پائیگا تو سب لوگون مین زیادہ دشمن مسلمانون کا یہود کو اور شرک والون کو اور تو پائیگا سب سے نزدیک محبت مین مسلمانون کے اون لوگون کو جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین یہہ اسواسطے کہ ان مین عالم ہین اور درویش ہین اور وہ لوگ تکبر نہین کرتے پہر نجاشی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نامۂ مبارک کا جواب لکہا۔

نامہ نجاشی بادشاہِ حبش بجواب نامہ مبارک حضور پُرنور رسول مقبول صلے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الی محمد رسول اللہ من النجاشی
اصحمۃ سلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ
الذی لا الہ الا ہو اما بعد فقد بلغنی کتابک یا رسول اللہ
فیما ذکرت من امر عیسیٰ فورب السماء والارض ان عیسیٰ لا یزید
علیٰ ما ذکرت تفروقا انہ کما ذکرت وقد عرفت مصدقا بعثت
بہ الینا فاشہد انک رسول اللہ صادقا وقد بایعتک وبا
یعت ابن عمک واسلمت علیٰ یدیہ الحمد للہ رب العالمین انتہیٰ
والتفروق علاقۃ ما بین النوات والقشر یعنی لکھا جاتا ہے حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف نجاشی اصحمہ کی طرف سے
سلام اور رحمت اور برکت اللہ کی ہو آپ پر اے پیغمبر اللہ کے ایسا اللہ کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اما بعد بے شک نامہ مبارک آپکا میرے پاس
پہونچا اے اللہ کے رسول وہ امر کہ ذکر کیا ہے آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی
نسبت پس قسم ہے پروردگار آسمان وزمین کی کہ عیسےٰ کچھ زیادہ نہیں ہے
اوسپر جو ذکر کیا تمنے اور بے شک جانی تھی ہمنے حقیقت تمہاری شریعت کی
لایا تھا ہمارے پاس آپ کے چچا کا بیٹا یعنی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور عزت کی ہے ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے کی اور تمہارے یارونکی اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم اللہ کے رسول ہو اور راست گو ہو اور انبیا اور کتب سابقہ آپ کی تصدیق کرتے ہین اور مین نے آپ کی بیعت کی آپ کے چچیرے بھائی کے ہاتھہ پر نیابتاً و اسلمت علی یدایہ الحمد للہ رب العالمین تفروق وہ چھلی ہے جو خرمے کے مغز اور تخم کے بیچ مین ہوتی ہے اور روانہ کیا مینے اپنے بیٹے ارمن کو اور اگر ارشاد ہو تو مین بھی حاضر ہونیکو طیار ہون اور اقرار کرتا ہون مین کہ جو کچھہ آپ فرماتے ہین وہ سب سچ ہی والسلام علیک یارسول اللہ صلے اللہ علیک وعلی آلک واصحابک۔

مروی ہے

کہ نجاشی نے جو اپنے بیٹے کو دریا کی راہ سے روانہ کیا تھا وہ ہواے مخالف کے صدمہ سے اپنے ہمراہیون کے ساتھہ غرق ہو گیا۔

اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک خط نجاشی کو لکھا تھا اوسکا مضمون یہہ تھا کہ اُم حبیبہ ابو سفیان کی دختر کو جو مہاجرین حبشہ سے ہین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے نکاح کر کے مدینہ روانہ کردین اور اون مہاجرین کو بھی جو وہان ہین پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد فیض بنیاد کے موافق نجاشی نے حضرت ام المومنین اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کو پیام بھیجا آپ نے قبول فرمایا پھر خالد بن سعید بن العاص کو وکیل کیا خالد بن سعید نے اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نکاح مین دیا نجاشی نے مہر اونکا چار سو مثقال طلا مقرر کیا اور مہاجرین حبشہ کو تیار کر کے دو کشتیون مین سوار کر کے عمرو بن امیہ ضمیری کے ساتھہ

مدینے بہیجدیا۔

مروی ہے

کہ نجاشی نے ایک ڈبا فیل دندان کا منگا کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دونون فرمانون کو اوسمین نہایت عزت اور حفاظت کے ساتھہ رکھدیا اور اوسنے اپنی قوم سے کہا کہ اس ملک مین ان فرمانونکی خیر وبرکت ہمیشہ رہیگی جب تک یہہ دونون فرمان انمین رہین گے۔

صاحب اعلام نے ذکر کیا ہے کہ وہ نامے ابتک بادشاہان حبشہ کے خزانے مین محفوظ ہین اور اونکا اعزاز واحترام بہی اوسیطرح ہے کذا فی روضة الاحباب

اور مدارج مین مواہب سے نقل کیا ہے کہ یہہ نجاشی اصحمہ ہے کہ ہجرت کی تہی مسلمانون نے سال پنجم مین نبوت سے اوسکی طرف اور نامہ لکہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکو سال ششم ہجرت مین اور وفات پائی اوسنے سال نہم ہجرت مین۔ لیکن وہ نجاشی کہ بعد اصحمہ کے والی حبشہ ہوا اور آپ نے اوسکو بہی نامہ لکہا تہا اور دعوت اسلام کی تہی پس معلوم نہین ہوا نام اوسکا اور نہ اسلام اوسکا اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ اوسکے مرنیکے بعد اوسکی قبر پر انوار کا مشاہدہ ہوتا تہا اور تصدیق کی ہے اسکی اللہ تعالے شانہ کے قول نے وہ یہہ ہے والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم کذا فی نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض۔

مہاجرین حبشہ کی کیفیت

جب سال پنجم مین کفار مکہ نے صحابہ کو تکلیفین دینی شروع کین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسوقت تک ماذون بالجہاد نہین ہوسے تھے اسلیئے آپ نے صحابہ کو اجازت دی کہ حبشہ کو ہجرت کرجاؤ وہان ایک بادشاہ ہے کہ اوسکی حکومت مین کوئی ظلم نکرسکیگا تم اوسکی حکومت مین جاؤ جب تک اللہ تعالے لاشانہ تمہارے واسطے کوئی طریقہ کشایش کا تمکو بتاسے لہذا اوسی سال کے ماہ رجب مین گیارہ یا بارہ مرد اور چار عورتون نے ایک قول کے موافق پانچ عورتون نے پوشیدہ طریقہ سے مکہ سے دریا تک پاپیادہ سفر کیا پہر وہان سے نصف دینار دیکر کشتی پر سوار ہوکر حبشہ کو روانہ ہوسے اور منقول ہے کہ پہلے پہل مکہ سے ہجرت حبشہ کے ارادہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ باہر گئے اور آپکے ساتھ آپکی زوجہ مکرمہ رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تھین اور آپکے جانے کے بعد خبر خبریت آپکی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ پہونچی تو اس سبب سے آپ کی خاطر مبارک ملول تہی کہ ایک عورت آئی اور اوسنے بیان کیا کہ مینے حضرت عثمان کو دیکھا کہ اپنی زوجہ کو مرکب پر سوار کئے ہوئے جارہی تھی آپ نے فرمایا صحبہما اللہ ان عثمان لاول من ہاجر باہلہ بعد لوط یعنی مصاحب ہو اللہ اونکا تحقیق کہ عثمان پہلا اونکا ہے کہ ہجرت کی اوسنے اپنے اہل کے ساتھ بعد لوط علیہ السلام کے اور مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چونکہ حریص تھے ایمان قریش پر اور آرزو تھی آپکو اسبات کی کہ اللہ تعالے لاشانہ کوئی ایسی وحی نازل فرماسے کہ اوسکے سبب سے اونکے

دل مین اُنس پیدا ہوا اور جو کبھی کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ اونکو پڑھکر سناتے کہ شاید اونکا دل اوس سے نرم ہو اور مسلمان ہون پھر جب سورہ والنجم نازل ہوئی آپنے مجمع قریش مین اوسکو تلاوت فرمایا اور آیتونکی درمیان آپ توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ اوسکو سکمین اور یاد کرلین جب آیت افرائتم اللات والعزیٰ ومنواۃ الثالثۃ الاخریٰ پر پہونچی تو شیطان ملعون نے اوس موقع پر قابو پاکر گوش بہوش کفار نابکار مین یہہ صدا پہونچائی

تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن لترتجی

کفار اس بہت سے خوش ہوے کہ جب آپنے سورت تمام کی اور سجدہ کیا کفار بہی سجدے مین مسلمانون کے شریک ہوئے مگر ایک اُمیہ بن خلف جمحی نے سجدہ نکیا اور ایک روایت مین ہے عتبہ بن ربیعہ اور ایک روایت سے ولید بن المغیرہ ان سب نے سجدہ نکیا بر تقدیر جمع بین الروایات ہر ایک نے سبب کبر کے ایک لپ بہر خاک اپنی پیشانی کے پاس لیجا کر اوسپر سجدہ کیا اور بر خاست ہونے مجلس کے کفار کہنے لگے کہ آج تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمارے معبودون کو اچھی طرح یاد کیا حالانکہ ہم جانتے تھے کہ مارنے اور جلانے والا اور پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا اللہ تعالے ہی ہے مگر یہہ کہتے تھے کہ یہہ معبود ہمارے سفارشی ہین اللہ کے نزدیک اب جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمارے ساتھہ اس معاملہ مین اتفاق کرلیا ہے تو ہمنے بہی اونکے ساتھہ صلح کرلی اور اونکی ایذا دہی سے باز آئے جب یہہ خبر اطراف مین منتشر ہوئی اور حبشہ کے مہاجرین کو پہونچی وہ یہہ خبر سنکر اپنے وطن کو آئے۔

مروی ہے

کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو شیطان کی آواز سے مطلع فرمایا حضرت اس واقعہ سے نہایت ملول اور محزون ہوئے حق تعالے شانہ نے آپکی تسلی دل کے واسطے یہہ آیت نازل فرمائی وَما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاته واللہ حلیم علیم ترجمہ نہین بہیجا ہم نے تجہہ سے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جسوقت آرزو کرتا تہا شیطان اونکی تمناؤن مین اپنی خواہشین ڈالدیتا تہا پس موقوف کردیتا ہے اللہ تعالے شانہ اوسکو جو ملا دیتا ہی اومین شیطان پہر محکم کرتا ہے اللہ تعالے شانہ اپنی نشانیون کو اور اللہ تعالے شانہ جاننے والا ہے اور باحکمت ہے کذا فی البیضاوی ومعالم التنزیل جب یہہ آیت کفار نے سنی تو کہا اے محمد پشیمان ہوئے تم اس سے جو ہمارے معبودون کی منزلت تم نے بیان کی جو خدا کے نزدیک ہے ہم نے بہی اوس صلح کو توڑ دیا اور پہر مسلمانون کو ایذا دینے لگے مہاجرین حبشہ جو یہہ خبر صلح سنکر آئے تھے جب نواحی مکہ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ اوس صلح کا کچھ اعتبار نہتا پہر ہر ایک اونمین سے اپنے اپنے وسیلہ کے ذریعہ سے مکہ مین گئے مگر عبداللہ بن مسعود انکا کوئی ذریعہ نہتا چندروز مکہ مین رہکر پہر حبشہ کو چلے گئے کذا فی کتب السیر۔ اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری مین لکھا ہے کہ صحیح بات یہہ ہے کہ عبداللہ ابن مسعود پہلے ہجرت حبشہ مین نتھے بلکہ دوسری ہجرت مین تھے واللہ اعلم اور باقی مہاجرین مکہ مین ایذائے کفار کے سبب سے

نرہ سکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پہر اذن ہجرت کا دیا ایکبارگی
بہت مسلمان حبشہ کو ہجرت کر گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مکے مین رہے جس مسلمان کا دل ہجرت کرنے کو چاہتا وہ ہجرت کرکے وہان چلا جاتا
محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ تمام مہاجرین حبشہ سواے چہوٹے لڑکون کے
کچھہ اوپر اسی مرد اور گیارہ عورتین تہین ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے
مروی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمکو حبشہ مین نجاشی
کے پاس بہیجا اور قریش کو یہہ خبر ہوئی تو اونہون نے عمرو بن العاص اور عمار
بن الولید کو کچھہ تحایف دیکر جو نجاشی کو مرغوب تہے بہیجا کہ مسلمانون کو اوس سے
طلب کرین جب وہ نجاشی کی مجلس مین حاضر ہوئے تو اوسکو سجدہ کیا اور وہ
تحائف پیش کئے اور عرض کی کہ ایک جماعت ہماری بنی اعمام سے یہان آئی
ہے اور وہ ہمارے دین وآئین سے پہر گئی ہے اور اپنا ایک نیا دین نکالا
ہے تمہارے دین کے سوا اور حالانکہ وہ نصرانی تہا اور نجاشی کے مصاحبون
اور ندیمون کو بہی تحفے ان لوگون نے دئے تہے لہذا اون لوگون نے فرستادہ گان
قریش کیجانب داری اور مددگاری کی اور کہا کہ مہاجرین کی جماعت کو انکے
حوالے کر دینا چاہئے اسلئے کہ یہہ اپنی قوم کے حالات سے خوب واقف ہین
بہ نسبت ہمارے نجاشی نے غصہ ہوکر کہا کہ واللہ مین ہرگز ایسا نکرونگا کہ جو لوگ
میرے امن مین آئے ہون مین انکو دشمنون کے حوالے کردون اور حکم دیا کہ
مسلمانون کو جمع کرکے لاؤ کہ وہ آپ ہم سے باتین کرین اور اپنے دین وملت کا
بیان کرین جب یہہ خبر مسلمانون کو پہونچی تو سب جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ
بادشاہ سے ہم کیونکر باتین کرین اوسکے مزاج کے موافق یا سچ سچ بیان کرین
جس دین پر ہین حضرت جعفر رضی ابن ابیطالب بہی اون مین موجود تہے اونہون نے

کہا کہ سچ سے بہتر کوئی شے نہین جس دین پر ہم ہین وہی بیان کرینگے پھر سب نے جعفر کو اپنا پیشوا اقرار دیا
کہ تم کلام کرنا پھر سب نجاشی کی مجلس مین گئے اور سلام کیا اور سجدہ کہ اہل حبش کی رسم تھی نہ کیا
نجاشی کے مصاحبون نے کہا کہ تم نے بادشاہ کو سجدہ کیون نہ کیا جعفرؓ نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار
کے سوا کسیکو سجدہ نہین کرتے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو یہی حکم دیا
ہے اس بات سے ایک ہیبت نجاشی کے دل مین پیدا ہوئی اور اُن سے پوچھا کہ یہ قریش
کی جماعت کہتی ہے کہ تم نے ان کی دین سے مفارقت کی ہے اور ہمارے اور یہود کے دین
کی پیروی نہین کرتے ہمین اپنے دین سے آگاہ کرو حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا
ہم انہین کے دین پر تھے اللہ تعالیٰ شانہ نے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا وہ ہم کو اللہ تعالےٰ
شانہ کی عبادت کی طرف دعوت کرتا ہے اور اُسکی توحید کی تعلیم کرتا ہے اور باقی سب دینون
سے منع کرتا ہے اور اچھے کام کرنیکا حکم کرتا ہے اور بُرے کامون سے روکتا ہے اور نماز پڑہنے
اور روزہ رکھنے اور زکات دینے اور صلہ رحم کرنے اور جمیع اخلاق حمیدہ کا حکم کرتا ہے اور ایک
تنزیل اُس نے ہمپر ایسی پڑہی کہ کوئی اور چیز اُسکے مثل نہین ہوسکتی اور بہت روشن دلائل
سے ہمپر ثابت ہوا کہ یہی دین حق ہے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مبعوث ہوا
ہے اونہین دلائل اور معجزات کے ساتھہ لہذا اوس کی تصدیق کی ہم نے اور ایمان لائے ہم
اُس پر اپنے پہلے دین باطل کو چھوڑ کر اس وجہ سے یہ ہم کو بہت ایذا دیتے ہین اور ہم کو اُن
کے مقابلہ کی طاقت نہین ہے۔ یہ سبب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم
نے آپ کے ملک مین ہجرت کرنیکا حکم دیا۔ اور سب بادشاہون مین آپ کو پسند کیا۔ اور کہا کہ وہ
بادشاہ تمہاری حفاظت کریگا۔ اور اُن کو تمپر ظلم نہ کرنے دیگا۔ نجاشی نے پوچھا کہ اُس کلام
سے جو تمہارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے۔ تم کو یاد ہے حضرت جعفر نے کہا ہان یاد ہے
اوسنے کہا کہ اچھا اوس کی تلاوت کرو اور خود باادب ہوکر بیٹھہ گیا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ
نے سورۂ مریم مین سے اول کی آیتین پڑہکر سُنائین۔ نجاشی نے جب اللہ تعالیٰ شانہ

کا یہ پاک کلام سُنا تو اسقدر رویا کہ تمام ڈاڑہی اُس کی آنسوؤن سے تر ہوگئی اور وہان علمائے نصاریٰ بھی حاضر تھے اور اپنے صحیفے کھولے ہوئے تھے وہ بھی اتنا روئے کہ صحیفے اور ڈاڑہیان آنسوؤن سے تر ہوگئین نجاشی نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہ کلام اور وہ کلام جو موسیٰ پر اُترا ایک ہی ہے۔ پھر عمرو بن عاص اور عمارہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا قسم ہے اللہ کی مین انکو ہرگز تمہارے حوالے نہ کرونگا۔ اور مین ہرگز اس بات کو پسند نہین کرتا کہ تم ان پر قدرت پاؤ اور ایک روایت مین ہے کہ عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا کہ یہ تمہارے مخالف ہین۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ اچھے اعتقادات نہین رکھتے نجاشی نے حضرت جعفرؓ سے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین کیا کہتے ہو آپ نے فرمایا کہ ہم وہ کہتے ہین جو ہمارے خدا نے کہا ہے ھو عبد اللہ ورسولہ وکلمتہٗ القھا الی مریم وروحٌ یعنی وہ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا رسول ہے اور اُس کا کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس کو ڈالا مریم کیطرف اور روح ہے اُس کی نجاشی نے یہ سُنکر ایک چھوٹی سی لکڑی زمین سے اُٹھاکر کہا کہ اے گروہ قریش اور قسیسو اور رہبانون آگاہ ہوجاؤ تم کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین اور اُس مین جو انہون نے اونکی شان مین بیان کیا اتنا بھی فرق نہین ہے جتنی یہ لکڑی ہے یعنی تنکے کی برابر بھی فرق نہین ہے۔ مرحبا تم کو اور اُسکو تم جسکے پاس سے آئے ہو اور گواہی دیتا ہون مین کہ وہ خدا کا رسول ہے ہمنے اوصاف اُسکے انجیل مین پڑہے ہین اور وہ وہی ہے جسکی خبر عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اترو تم جہان کہین تمہارا دل چاہے اور قسم ہے اللہ کی اگر کار سلطنت میرے متعلق نہ ہوتا تو مین ضرور اُسکی خدمت شریف مین حاضر ہوتا اور اوس کی کفش برداری کرتا ؎ محمد عربی کابروے ہر دو سرا است کسیکہ خاک درش نیست خاک برسر او ✦ کہتے ہین کہ نجاشی نے قریش کو اُن کا ہدیہ پھیر دیا اور وہ خائب وخاسر اُس مجلس سے نکلے ؏ فقیر محمد اکبر کی غزل خدا کرے حضور جناب رسالت مآب مین قبول ہو اللّٰھم آمین ثم آمین آمین ؏ مطلع ؏ خدا کا پیارا ہی تمپر وہ محبوب خدا تم ہو

خدا کا پیار ہے تمپر وہ محبوب خدا تم ہو — سراپا جلوہ حسن ازل یا مصطفا تم ہو

ازل کے روز سے اہل اسکے ای نور خدا تم ہو — حبیب حضرت حق تم نبی الانبیا تم ہو

رسول اللہ ہم کو کیا خبر اسکی ہے کیا تم ہو — مگر پیرون کا یہ ارشاد ہے نور خدا تم ہو

کہو اپنے خدا سے حالت اسلام ابتر ہے — ہماری دوڑ تم تک ہے ہمارا آسرا تم ہو

عرب کی مشکلون کو حل کیا تم نے یہان آکر — مگر روز ازل سے قوم کے عقدہ کشا تم ہو

نبی کے حال سے آگاہ کیا امت ہو بیچاری — خدا ہی جانتا ہے تمکو جو ای مصطفا تم ہو

شریعت پر ہے جو ثابت قدم وہ مرد میدان ہے — اسے کیا خوف فراقون کا اسکے پیشوا تم ہو

کرے کس منہ سے شکرانہ تمہارا امت عاجز — ہمین وہ راہ دکھلائی کہ جسکے رہنما تم ہو

بڑا دریائے ناپیداکنار اس معرفت کا ہے — مگر فضل خداوندی سے اسکے آشنا تم ہو

روا ہوتا اگر انسان کا اللہ سے ملنا — تو اس سے پوچھتے ہم یا رسول اللہ کیا تم ہو

یہ عالم ملک ہے اللہ کا وہ اسکا مالک ہے — مگر تم منتظم ہو اسکے دستور خدا تم ہو

فرشتون نے تمہاری اقتدا کی چرخ ہفتم پر — تمہارے مقتدی ہین سب ملائک مقتدا تم ہو

ہو الاول ہو الآخر کے مطلب کھل گئے ہمپر — نہین ہو سبکے اول پھر سبھونکی انتہا تم ہو

تمہارے روی روشن کی قسم کھائی ہے خالق نے — کلام اللہ مین یا شاہ دین شمس الضحی تم ہو

رسول اللہ اب امت تمہاری سخت عاجز ہے — نکالو اسکو اس مشکل سے ہان مشکلکشا تم ہو

تمہاری ذات پر ہے خاتمہ عاجز نوازی کا — خبر لو اپنے مجبورون کی ان کا آسرا تم ہو

ذرا تم میرے درد دل پہ اپنا ہاتھ دھر دیکھو — ابھی یہ خود پکار اٹھیگا ہان میری دوا تم ہو

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حایل — میری کشتی ہے طوفان خوردہ اسکی ناخدا تم ہو

ہماری التجائین بھی خدا سے کہکے دلوا دو — رسول اللہ اپنے جد امجد کی دعا تم ہو

تمہاری ہی طرف کھچتا ہے دل میرا بحمد اللہ — یہی ہے دلبری کی شان بیشک دلربا تم ہو

پیام خاص لیکر بارہا جبریل آئے ہین — رسول اللہ تم ہو محرم راز خدا تم ہو

خدا نے آپ سے خود کہی ہین کچھ ایسی بھی باتین ہی خبر لوا اپنے اکبر کی خدا سے اسکو ملوا دو	اخص الخاص کے دانائے اسرار خدا تم ہو بتا دو اسکو وہ رستہ کہ جسکے رہنما تم ہو

واضح ہو کہ علمائے کرام نے حدیث غرانیق کی صحت مین کلام کیا ہے چنانچہ قاضی عیاض نے شفا مین اسکی تصریح کی ہے - اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ یہ قصہ باطل ہے اور موضوعات زنادقہ سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ موضوعات ابن زبعری سے ہے اور کیونکر جائز ہو یہ بات کہ بتون کی تعریف جاری ہو زبان حق ترجمان صاحب و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر یعنی وہ بولتا نہین اپنی خواہش کے موافق نہین ہے کلام اسکا مگر وحی جو پہنچتی ہے اور یہ محالات سے ہے کہ زیادہ کرین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قرآن مجید مین اس مطلب کو کہ اس مین نہ ہو سہواً خصوصاً ایسے وقت مین کہ مغایر ہو وہ چیز اس چیز کی کہ لائے ہین اسکو حضرت یعنی توحید اور حالانکہ آپ معصوم ہین اور کہا بیہقی نے کہ یہ قصہ غیر ثابت ہے از روے نقل اور روایت کے اور کلام کیا ہے اسکے راویون مین اور کہا کہ وہ سب مطعون ہین اور روایت کی ہے بخاری نے اپنی صحیح مین کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پڑہی سورۂ والنجم اور سجدہ کیا اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ مسلمانون نے اور کافرون نے اور انس و جن نے اور نہین ہے اس مین قصہ غرانیق کا اور نقل کیا ہے اس روایت کو ارباب صحاح نے بہت طریقون سے اور نہین ہے اس مین قصہ غرانیق کا اور شک نہین ہے اسمین کہ جو کوئی تجویز کرے حضرت علیہ السلام پر بتون کی تعظیم کرنے کی تو وہ کافر ہو جائیگا لہذا سمجھ لیا ہمنے عقلاً و نقلاً کہ یہ قصہ موضوع اور باطل ہے اور ایسا ہی کہا ہے اس کو جمہور علمائے محدثین نے ‌‌ ؛

روانگی نامۂ مبارک حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہمدست دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنام ہرقل قیصر روم

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مکتوب ہدایت اسلوب لیکر شہر بصرہ کیطرف متوجہ ہوئے اسلیئے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو میرا نامہ لیکر حاکم بصریٰ کے پاس جاوہ تجھے اپنا آدمی تیرے ساتھ کرکے ہرقل کے تختگاہ مین پہنچادیگا جب دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بصریٰ مین پہنچے تو وہان کا حاکم شہر حمص مین تھا اور ہرقل بیت المقدس مین تھا اُس نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالےٰ رومیون کو فارسیون پر غلبہ عطا فرمائیگا تو مین قسطنطنیہ سے پیدل پا بیت المقدس کی زیارت کو جاؤنگا اور وہان نماز پڑہونگا لہذا راستون مین فرش بچھائے تھے اور اُن پر پھول ڈالے تھے وہ اُن پھولون پر چلتا تھا تمام راہ بیت المقدس کی اسیطرح اوسنے طے کی اور وہان پہنچکر اوس نے اپنی نذر وفا کی اور اُن روزون کہ وہ بیت المقدس مین تھا ایک روز اپنے تخت پر مکدر طبیعت اور پریشان خاطر بیٹھا تھا بعض ارکان دولت اور اعیان مملکت نے اُس سے پوچھا کہ آپ کے چہرہ پر آثار ملالت کے معلوم ہوتے ہین کیا سبب ہے اور حال یہ تھا کہ وہ علم نجوم مین خوب مہارت رکھتا تھا اور آثار اجرام علوی اور اجسام سفلی کے ذریعہ سے قواعد نجومیہ سے احکام استخراج کرتا تھا اوسنے کہا کہ آج کی رات مین نظر کرتا تھا ستارون مین اور اُن کی حرکات کو دیکھ رہا تھا ایسا معلوم ہوا کہ جو لوگ ختنہ کرتے ہین اُس قوم کا بادشاہ پیدا ہوا ہے اور قریب ہے وہ زمانہ کہ اُس کے آفتاب اقبال کی شعاعین اس ملک کو روشن کردین اور اس ملک کے باشندون پر مسلط ہوجائیگا۔ کچھ تم کو معلوم ہے کہ وہ کون سی قوم ہے جسکے ہان ختنہ کا رواج ہے اُن لوگون نے کہا سوا اسے قوم یہود کے اور کوئی قوم ختنہ نہین کراتی اور آپ اس امر سے ملول ور محزون نہون اپنے قلمرو مین حکم جاری کردین کہ جہان کہین یہود ہون وہ قتل کر ڈالے جائین بادشاہ سے

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایک آدمی حاکم بصرہ حارث بن ابی شمر غسانی کے پاس سے آیا ہے اور وہ ایک آدمی عرب کا اپنے ساتھہ لایا ہے اور وہ ایک حکایت غریب اور قصۂ عجیب حوادث ایام سے کہ بلاد عرب مین جسکا ظہور ہوا ہے بیان کرتا ہے یعنی اُس کے بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہان ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اور یہ بادشاہ سے خبر کرنے والا کوئی اور شخص تھا دحیہ کلبی نتھے یہ بہی کفار قریش ہی سے تھا جو بطریق سیاحت یہان وارد تھا ہرقل نے اسکو بلایا اور حالات پوچھنے شروع کیے اوسنے کہا کہ ہم مین سے ایک آدمی پیدا ہوا ہے اور وہ نبوّت کا دعوی کرتا ہے اور لوگون کو اپنے دین کی دعوت کرتا ہے اور کچہہ لوگون نے اسکی نبوّت کی تصدیق بہی کر لی ہے اور قوم کے اکثر آدمی اُسکے مخالف ہین اور آپس مین جدال و قتال بھی ہوئے ہین مین نے اُن کو اسی حال پر چہوڑا ہے ہرقل نے اپنی ملازمین سے کہا کہ اسکو گوشے مین لیجاکر دیکھین کہ اسکا ختنہ بہی ہوا ہے یا نہین جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مختون ہے ہرقل نے اُس سے پوچھا کہ عرب کے آدمی ختنہ کراتے ہین اُس نے کہا ہان سب عربون کا ختنہ ہوتا ہے ہرقل نے کہا کہ مینے قواعد نجوم سے معلوم کیا ہے وہ اسی قوم کا بادشاہ ہے مروی ہے کہ اونہین دنون کہ ہرقل بیت المقدس ہی مین تہا حاکم بصریٰ نے ایک آدمی کہ نام اُسکا عدی بن حاتم تہا دحیہ کلبی کے ساتھہ کرکے ہرقل کے پاس بہیجا۔ جب دحیہ کلبی دربار ہرقل مین داخل ہوے۔ تو ایک شخص نے جو بادشاہ کا ندیم تہا کہا کہ بادشاہ کو جب دیکھو تو سجدہ کرنا ورنہ وہ تمہارے نامہ کو قبول نہ کریگا دحیہ نے کہا کہ مین سواے خدا کے ہرگز کسی کو سجدہ نہ کرونگا۔ پہر اُن کو بادشاہ کے پاس لائے دحیہ نے وہ نامہ اسکے ہاتھہ مین دیا چونکہ سر نامہ اُسکا عربی تہا اُسنے ترجمان کو دیا عبارت اُس نامۂ شریف کی یہ تھی

نامۂ مبارک حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بنام ہرقل بادشاہ روم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم علی
من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعوۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک
اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان الیک اثم الاریسیین ویا اہل الکتاب
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً
ونتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا
بانا مسلمون رواہ البخاری کذا فی المواہب اللدنیہ *

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہرقل بادشاہ روم کی نام
سے سلام اُس پر جسنے پیروی کی ہدایت کی اما بعد مین بُلاتا ہون تجھے بیشک اسلام
کیطرف اسلام لا کہ سلامت رہے تو دیگا تجکو اللہ تعالیٰ شانہ دونا اجر پس اگر
نہ اسلام لایا تو بیشک تجھپر گناہ ہے تیری رعیت کا اور اے کتاب والو آؤ ایک بات
کی طرف کہ برابر ہے وہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے وہ یہ ہے کہ پرستش
نہ کرین ہم سوائے اللہ تعالیٰ شانہ کے کسی اور کی اور نہ شریک کرین ہم اوسکے ساتھ
کسیکو اور نہ پکڑے بعضا ہمارا بعضے کو معبود سوائے اللہ تعالیٰ شانہ کے پس اگر وہ
روگردان ہون یعنی اہل کتاب پس کہو تم اے مسلمانون کہ شاہد رہو تم اے کتاب والو
اسکے ہم مسلمان ہین پھر جب قیصر روم اس نامۂ مبارک کے مضمون سے مطلع ہوا تو ایسی
ہیبت اوس پر طاری ہوئی کہ اُس کے چہرہ پر عرق آگیا اور فریاد و فغان اُس کے
دربار مین مچگئی پھر اُس نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ تلاش کرو کوئی آدمی اُس
کی قوم کا کہ مین اُس سے اُس کے حالات دریافت کرون پھر تلاش کیا تو ابوسفیان
کو شہر غزوہ مین کہ وہ تجارتگاہ قریش کی تہی ایک جماعت کے ساتھ پایا پھر اون
سب کو دربار قیصری مین حاضر کیا اور اُسوقت وہان تمام شرفا و عظما روم اور ندما

قیصر اور قسیس اور رہبان موجود تھے اور قیصر تخت حکومت پر تاج شاہی پہنے ہوئے بیٹھا تھا پھر اوس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھہ کہ تم مین کون شخص اوسکا بہت قریب کا رشتہ دار ہے جو دعوی نبوت کرتا ہے ابوسفیان نے کہا مین بہت قریب کا رشتہ دار ہون بادشاہ نے پوچھا کہ کیا رشتہ ہے ابوسفیان نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہی واضح ہو کہ یہ بات ابوسفیان کی صحیح نہین اسلیے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اُن کے چچازاد بھائی نہین ہین بلکہ مقصد اُن کا یہ تھا کہ یہ نسبت ہمارے اجداد مین ثابت ہے اسلیے کہ ابوسفیان کا دادا اُمیہ اور حضرت کے دادا عبدالمطلب آپس مین چچازاد بھائی تھے یعنی اُمیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف اور عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف لہذا اس جدی رشتے سے اطلاق ابن عم کا کیا کذا فی روضۃ الاحباب ومدارج النبوت؛

ابوسفیان اور قیصر روم کا مکالمہ

پھر قیصر روم نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا اور بٹھایا اور اُن کی قوم کو اُن کی پیچھے کھڑا کیا اور کہا کہ اگر کسی سوال کے جواب مین یہ جھوٹ بول جائین تو ان کی قوم انہین روکے اور کچھہ ان کا خیال نہ کرے **سوال وجواب** ۱ قیصر روم نے اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نسب پوچھا ابوسفیان نے کہا وہ بہت عالی نسب ہین ہم لوگون مین۔ ۲ پھر قیصر روم نے پوچھا ان سے پہلے تمہاری قوم مین اور کسی نے یہ دعوی کیا ہے ابوسفیان نے کہا نہین۔ ۳ پھر پوچھا قیصر روم نے کہ اُن کے اجداد مین سے کوئی بادشاہ ہوا ہے ابوسفیان نے کہا نہین۔ ۴ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ امیر لوگ اُن کی متابعت کرتے ہین یا غریب ابوسفیان نے جواب دیا کہ اکثر غریب۔ ۵ پھر قیصر روم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ اتباع اُن کے روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہین

پھر قیصر روم نے پوچھا کہ اُن سے کبھی عہد شکنی بھی وقوع مین آئی ہے ۔ ابوسفیان نے جواب دیا
کہ یہ حرکت تو اُن سے ابتک ظہور مین نہین آئی ہے ۔ لیکن اب صلح ہوئی ہے اُن سے اور
ہمسے اور عہد ہوا ہے دیکھین اب وفا کرین یا نہین ۔ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ کبھی تم سے اور
اُن سے لڑائی بھی ہوئی ہے ابوسفیان نے جواب دیا ہان ہوئی ہے ۔ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ
انجام اُسکا کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوے اور کبھی ہم ۔ پھر قیصر روم نے
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے ابوسفیان نے کہا وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی عبادت
کرو اور اُسکا شریک کبھی کو نہ کرو اور باپ دادا کے رسوم جاہلیت کو چھوڑ دو اور نماز و روزہ
اور صدقہ اور پاکیزگی اختیار کرو اور اپنے اقربا کے ساتھ احسان کرو ۔ پھر قیصر روم نے پوچھا
کہ اُس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہو جاتا ہے اُسکو برا سمجھکر ابوسفیان نے کہا کوئی مرتد نہین ہوا
پھر قیصر روم نے کہا قبل اس دعوی نبوت کے کبھی دروغگوئی مین متہم ہوا ہے ابوسفیان نے کہا
ہرگز نہین ۔ پھر اسکے بعد ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہدے کہ مین نے نسب اُسکا
پوچھا کیسا ہے تُنے کہا کہ وہ عالی نسب ہے ہم مین اور حال یہ ہے کہ انبیا اور رسل جو
خلق کی طرف مبعوث ہوے ہین وہ سب عالی نسب ہی ہوتے آئے ہین تا کہ لوگون کو
اُن کی متابعت مین عار نہ ہو فقیر مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم بنی ہاشم مین سے تھے اور بنی ہاشم اولاد عبد مناف مین شریف ہین اسلیے
کہ حدیث مین آیا ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے چن لیا اولاد ابراہیم مین سے اسمٰعیل علیہ السلام
کو اور اولاد اسمٰعیل مین قریش کو اور قریش مین ہاشم کو اور اولاد ہاشم مین سے عبد المطلب کو
اور اولاد عبد المطلب مین مجھکو کذا فی المدارج النبوۃ اور سیرۃ گازرونی مین ہے عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے خلایق کو دو
قسم پر پیدا کیا ہے اور مجھکو ان سے بہترین کیا اور یہ اشارہ ہے اصحاب الیمین اور اصحاب
الشمال سے اور مین اصحاب الیمین سے ہون اور صاحب سیر گازرونی معجم طبرانی کبیر سے

سے نقل کرتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک روز ہم صحن مین آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیٹھے تھے کہ اچانک ایکطرف سے ایک عورت نکلی ایک شخص
نے کہا یہ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دختر ہے دوسرے نے کہا کہ محمد صلّی اللہ علیہ
آلہ واصحابہ وسلم کی مثال بنی ہاشم مین ایسی ہے جیسے نباتات مین ریحان اُس عورت نے جاکر
یہ حال حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم سے عرض کیا۔ آپ مکان سے باہر تشریف لائے
اور آثار غصے کے آپ کے چہرۂ مبارک پر ظاہر تھے اور کھڑے ہوکر فرمایا کہ کیا کلمات ہین جو مجکو
پہنچے ہین حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسلیے فرمایا کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم افضل اجناس مخلوقات تھے اور اُنھون نے ایسی مثال دی تھی جس سے
فضیلت ایک ہی جنس مین سے مفہوم ہوتی تھی کہ وہ نباتات تھی لہذا آپ نے اُسکو تفصیل
سے بیان کردیا اور فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ عزّ وشانہ** نے سات آسمان پیدا کیے اور سات
زمینین پیدا کین آسمانون مین ساتوان اختیار کیا اور اُسکو محل عرش وکرسی اور اپنے حکم و
قدرت کی جگہہ قرار دیا اور دوسرے آسمانون مین جس کسی کو چاہا مقیم فرمایا اور زمینون
مین طبقۂ اولیٰ کو مسکن خلایق گردانا اور تمام مخلوقات مین بنی آدم کو اختیار کیا اور بنی آدم
مین سے عرب کو اور عرب سے نضر کو اور نضر سے قریش کو اور قریش مین بنی ہاشم کو اور
بنی ہاشم مین مجکو برگزیدہ کیا پس مین تمام قبائل سے برگزیدہ ہون اور جو کوئی عرب کو دوست
رکھیگا وہ میری دوستی کے سبب سے اُن کو دوست رکھیگا اور جو کوئی عرب کو دشمن رکھیگا
وہ میری دشمنی سے اُن کو دشمن رکھیگا انتہٰے۔ پھر قیصر روم نے ابو سفیان سے کہا کہ مین نے
تجسے پوچھا کہ اور کسی نے بھی یہ دعویٰ اس سے پہلے قریش مین کیا تھا تو نے کہا نہین
پس اگر کسی اور نے بھی یہ دعویٰ کیا ہوتا تو مین سمجھتا کہ یہ ایک آدمی ہے کہ اُسکی تقلید کرتا ہی
جو اس سے پہلے تھا اور پوچھا مینے کہ کوئی اسکے آبا واجداد مین بادشاہ ہوا ہے تو نے
کہا نہین اگر تو کہتا کہ ہان بادشاہ ہوا ہے تو یہ بات سمجھہ مین آتی کہ اپنے باپ کا ملک چاہتا ہی

پھر پوچھا مین نے کہ امیر اور شریف لوگ اُس کی پیروی کرتے ہین یا ضعفا اور فقرار تو نے
کہا کہ اکثر ضعفا اور فقرار اور اکثر یہی لوگ انبیار علیہ السّلام کی متابعت کرتے ہین اور پوچھا
مین نے کہ اتباع اُسکے روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم تو نے کہا کہ زیادہ تو کام ایمان کا
ایسا ہی ہوتا ہے تا کہ کمال کو پہنچے اور پوچھا مین نے کہ کوئی آدمی بُرا جانکر اوسکے دین سے
پھر بھی جاتا ہے تو نے کہا نہین پس ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوتی ہے کہ جب آدمی اُسکا
ذایقہ چش ہوجاتا ہے تو پھر دل اُسی کو چاہتا ہے اور اُسکی شیرینی زبان سے اور دل سے
نہین جاتی اور پوچھا مینے کہ وہ تم مین کبھی کذب کے ساتھ بھی متہم ہوا ہے تو نے کہا نہین تو پیغمبر
ایسے ہی ہوتے ہین کہ غدر نہین کرتے غدر کرنا طالب دنیا کا کام ہے اور پوچھا مین نے کہ
تمہاری اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو نے کہا کہ کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم اسپر
اور حال یہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام ایسے ہی ہوتے تھے کہ کبھی مبتلا ہوتے غلبۂ دشمن کے
سبب سے مگر عاقبت الامر دولت و نصرت اُنھین کو ہوتی ہے اور پوچھا مینے کہ کس چیز کا
وہ تم کو حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اور اس بات کا کہ اللہ تعالے
کے ساتھہ کسیکو شریک نہ کرو اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور پاکی اور صلہ رحم کا بیشک
یہ سب باتین جو تو نے بیان کین صفات حمیدہ اور سمات پسندیدۂ پیغمبران اولوالعزم
سے ہین اور جو کچھ کہ تو نے کہا اگر مطابق واقع کے ہے تو بہت جلد وہ ہمارے دیار کا اور
مملکت کا مالک ہوجائیگا اور اپنے تحت و تصرف مین لائیگا اور بے شک مین جانتا
تھا کہ ایسا ہی پیمبر مبعوث ہوگا مگر گمان میرا یہ تھا کہ تمہاری قوم سے ہوگا اور اگر
جانتا مین کہ اُس کے پاس پہنچ سکتا ہون تو البتہ سعی کرتا اور اُس کی خدمت مین
جا حاضر ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو ضرور اُس کی خدمت کرتا اور اُسکے پاؤن دھوتا
ابوسفیان سے مروی ہے کہا اُنھون نے کہ مین نے کہا ای بادشاہ اگر اجازت ہو تو ایک
بات اُسکے محالات اور لاف سے بیان کرون کہ جھوٹ اُسکا بادشاہ کو معلوم ہوجائیگا

اُس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک رات مین مکہ سے بیت المقدس کو گیا اور صبح سے پہلے لوٹ آیا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب مین نے یہ بات کہی تو ایک خادم بیت المقدس کے خادمون سے بادشاہ کے پاس حاضر تھا اوس نے عرض کی کہ مین اُس رات کو جانتا ہون اور جو نشان مین نے اُس رات کو مشاہدہ کیا وہ یہ ہے کہ ہم لوگون کی عادت ہے کہ سونے سے پہلے بیت المقدس کے سب دروازے بند کر دیتے ہین اُس رات کو ہم ایک دروازہ بند نہ کر سکے سب شہر والون کو جمع کیا تو بھی وہ دروازہ نہ بند ہوا پھر ویسا ہی کُھلا ہوا چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو چہار پایہ بندھنے کا نشان اُس دروازے کے پاس ہمنے دیکھا ابوسفیان کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُس نامہ کو منگایا اور اُسکے پڑہنے کا حکم دیا جب اُسکو پڑھ چکے تو دیکھا ہمنے کہ بادشاہ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا تھا اُس نامہ کی ہیبت سے اور ایک فریاد و فغان اُس مجلس سے اُٹھی ہم لوگ اُس مجلس سے باہر نکلے ہمنے اپنے ساتھیون سے کہا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ انہ یخاف منہ ملک بنی الاصفر یعنی بڑی بات ہوگئی ابن ابی کبشہ کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کہ اُس سے بادشاہ بنی الاصفر ڈرتا ہے یعنی قیصر روم ابوسفیان کہتے ہین سمجھے یقین ہوا کہ آپ بہت جلد غالب ہوجاینگے اور کام آپ کا رونق اور ظہور پائیگا۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ شانہ اسلام میرے دل مین لایا کہتے ہین کہ قیصر روم نے اُس نامہ مبارک کو ایک حریر کے ٹکڑے مین لپیٹ کر صندوق مین رکھ چھوڑا جب تک وہ نامہ اُسکی اولاد مین رہا بادشاہی اُسکے خاندان مین رہی کذا فی المدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ پھر دحیہ کلبی کو ہرقل خلوت مین لیگیا اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ شانہ کی مین جانتا ہون کہ وہ پیغمبر برحق ہے اور نبی مرسل اور وہ وہی ہے جسکے ہم سب منتظر ہین اور کتب آسمانی مین ہمنے اُسکی صفت اور تعریف پڑھی ہے ولیکن ڈرتا ہون مین کہ رومی مجکو مار ڈالینگے اگر یہ خوف مجکو

نہ ہوتا تو مین اُسکی متابعت کرتا اب تو شہر رومہ مین جاؤ ہان ایک مرد ہے جسکا نام صغاطر
ہے وہ بڑا بزرگ اور دانشمند ہے نصاریٰ اُس کی بڑی عزت کرتے ہین اُس کو اس حال سے
مطلع کر اور ایک روایت مین ہے کہ ہرقل نے اُسکو ایک خط لکھدیا اور دحیہ سے کہا کہ
صغاطر کو رومی بہت برگزیدہ سمجھتے ہین اور مجھسے زیادہ اُسکی عزت کرتے ہین اور اُسکا تمام ملک
مین بڑا اعتبار ہے دیکھ وہ اس امر مین کیا کہتا ہے پھر دحیہ وہان سے شہر رومہ کو یعنی
جسے اب اٹلی کہتے ہین روانہ ہوے اور وہان پہنچکر ہرقل کا نامہ اُسکو دیا اور احوال اور
اوضاع اور اوصاف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اوسکو خبردار کیا
اُسنے کہا کہ خدا کی قسم وہ نبی برحق ہے اور مین نے اسکے صفات جو تو نے بیان کیے اپنی کتاب
مین پائے ہین اور اُسکا نام توریت اور انجیل مین پڑہا ہے پھر صغاطر اپنے مکان مین گیا اور
سیاہ پوشاک جو پہنے تہا اوتار ڈالی اور سپید کپڑے پہنے اور عصا ہاتھ مین لیا او معبد نصاریٰ
مین گیا اور اُسوقت اشراف روم وہان جمع تھے اوسنے کہا کہ اے معشر روم تم کو معلوم ہو کہ
محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایک خط میرے پاس آیا ہے کہ اُس مین مجھکو دعوت
اسلام کی ہے اور مین جانتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ اُسکے بندے ہین اور رسول ہین رومیون نے جو اُس کی زبان سے یہ بات
سُنی تو یکبارگی سب نے اُسپر حملہ کیا اور مارنے لگے یہان تک کہ اُسے شہید کر ڈالا۔
ہرقل کے پاس دحیہ کلبی پھر پلٹ گئے اور صغاطر کی شہادت کا سب ماجرا بیان کیا ہرقل نے
دحیہ کلبی سے کہا کہ مینے تجھسے نہین کہا تہا کہ مین رومیون سے ڈرتا ہون۔ قسم ہے اللہ کی کہ
صغاطر اپنی قوم مین بہت بزرگ سمجہا جاتا تہا اور میری عزت اُس سے بہت کم ہے اور بعضے
اہل سیر یہ کہتے ہین کہ دحیہ اُس خط کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرقل کو سال
حدیبیہ مین لکہا تہا خود اپنے ہاتھ سے ہرقل کے پاس نہین لیگئے تھے بلکہ وہ خط کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو تبوک مین دیا تہا اُسکو اپنے ہاتھ سے ہرقل کے

پاس لیگئے تھے اور تقویت کی ہے اسکی وہ جو بعض احادیث مین بطریق صحیح ثابت ہوا ہے
اثنائے قصہ ہرقل مین ثم دعا هرقل بکتاب رسول الله صلّی الله علیه وآله
واصحابه وسلم الذی بعث به دحیة الی عظیم بصری فدفعه الی هرقل
اور آخر مین اس حدیث کے مذکور ہے کہ ہرقل نے پھر اپنے یار کو جو شہر رومہ مین رہتا تھا ایک
خط لکھا اور اُس مین حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واصحابہ وسلم کے حالات دریافت کیے
اوس نے لکھہ بھیجا کہ وہ پیغمبر ہین یار اُسکا اوسے حمص مین کہ وہ قیصر کا دار السلطنت تھا پہنچا تو
بعضے محدثین متاخرین نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ قیصر نے دوبار پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے مقدمہ مین صغاطر کو لکھا ہوگا۔ ایکبار سال حدیبیہ مین اور اس بار وہ مسلمان نہین ہوا
لیکن جواب نامہ کا لکھا ہوگا۔ تصدیق نبوت حضرت رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مین کہ وہ پیغمبر ہین اور دوسری بار سال تبوک مین اور اس بار وہ مسلمان ہوا اور شہید کیا
گیا واللہ اعلم اور صحت کو پہنچا ہے کہ صغاطر کی خبر سنکر ہرقل بیت المقدس سے اپنے دار السلطنت
حمص مین آیا اور وہان اُسکا ایک بڑا محل تھا اوس مین تمام عظماء روم کو جمع کیا اور اُس مکان کا
دروازہ بند کرادیا پھر کوٹھے پر چڑھ کر کھڑکی مین سے کہا کہ اے اہل روم تم کو کچھ رغبت اسکی
ہے کہ فلاح اور ہدایت اور نجات پاؤ اور ملک تمہارا ہمیشہ برقرار رہے اگر اس کی خواہش
رکھتے ہو تو متابعت کرو اس پیغمبر کی جب اُن لوگون نے یہ بات سُنی تو سب اُس سے متنفر
ہوگئے اور اوس قصر کے دروازہ کی طرف دوڑے تو دروازہ اوسکا بند پایا۔ ہرقل نے
جب اُن کو متنفر دیکھا اور اُن کے ایمان سے ناامید ہوا تو اُن کو لوٹا لیا اور اُن سے کہا
کہ مین اس امر مین تم کو آزماتا تھا پس اب مین نے جان لیا کہ تم اپنے دین پر ثابت قدم ہو
پھر سب نے اُس کو سجدہ کیا اور سب اُس سے رضامند ہوگئے۔ اور ایک روایت مین
ہے کہ ہرقل نے عظمائے روم کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ شانہ
کی یہ مرد نبی برحق ہے اور ہمنے اسکا وصف کتب آسمانی مین پڑھا ہے آؤ سب مل کر

اُسکی متابعت کرین کہ دنیا و آخرت سلامت رہے اُن سبھون نے کہا کہ کیا ہم عرب کی حکومت کے محکوم ہوجائین حالانکہ ہمارا ملک عرب کے ملک سے بہت بڑا ہے اور ہمارے آدمی بھی وہان کے آدمیون سے بہت زیادہ ہین اور شایستہ اور دولتمند ہین آلات جنگ ہمارے پاس بہت ہین ملک ہمارا قدیم ہے ہمارا بادشاہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہے یہ ننگ کیونکر گوارا ہو یہ اونٹ چرانے والے اور اونٹ کے دودہ اور بکریون کے چمڑے پر اوقات بسر کرنے والے فاتح ہون ہم کو منظور نہین بادشاہ روم نے کہا اچھا اگر یہ بات منظور نہین تو اون کو جزیہ دینا قبول کرو کہ اُس کی لڑائی سے رہائی پاؤ اونہون نے کہا یہ ننگ بھی ہم کو گوارا نہین وہ قوم جو زمانہ دراز سے ہفت اقلیم پر حکومت کررہی ہو وہ اس ذلت و خواری کو کیونکر منظور کرسکتی ہے کہ وہ ہر سال ہمارے ملک مین آئین اور مال لیجایا کرین کوئی فاتح قوم جو ہفت اقلیم کی مالک ہو ایک بادیہ نشین قوم سے جو درندون کی طرح زندگی بسر کرتی ہو زیر ہوکر زندہ رہ سکتی ہے ہرگز نہین یہ تقریر اپنی قوم کی سنکر اوس نے کہا کہ اچھا تو اُن سے صلح ہی کرلین اس بات پر کہ سوریہ کی زمین اُن کو دیدین اُن لوگون نے کہا کہ یہی ٹکڑا زمین کا تو ہمارے سب ملک سے بہتر ہے اگر یہی نکل گیا تو پھر ہمارے پاس رہا کیا ہرقل نے کہا قسم ہے اُس **اللہ** پاک کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے وہ ہم پر اور ہمارے ملک پر غالب آجائینگے اے معشر روم آؤ اور اُسکی دعوت کو قبول کرلو کہ کتب سماوی مین ایسا ہی پایا جاتا ہی کہ جب کوئی پیغمبر کسی قوم کو اللہ پاک کی طرف بلاتا ہے اور وہ قوم اُس پیغمبر کی دعوت کو قبول نہین کرتی تو **اللہ تعالیٰ شانہ** اُس قوم کی بیخ و بنیاد اُس ملک سے اُکھاڑ کر نیست و نابود کردیتا ہے مگر رومیون نے اپنے بادشاہ حق گو کی نصیحت نہ ماننا تہا نہ مانی تو اُس بادشاہ نے اپنی قوم سے کہا کہ سُنو اور یاد رکھو اس بات کو کہ **واللہ** تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم اپنے ملک کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین پناہ پکڑو گے اور اپنے نفس کی محافظت

کروگے اور اختلاف ہے علماء کا کہ ہرقل مسلمان ہوا یا نہین ہوا بعضون نے کہا ہے کہ
اوس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا اور اسلام نہ لایا اسلیے کہ دو سال کے بعد غزوۂ موتہ
مین مسلمانون سے لڑا اور بہت سے مسلمان اوس غزوہ مین شہید ہوے چنانچہ اُس کی
کیفیت آگے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ احتمال ہے
کہ ایمان لایا ہو اور ایمان پوشیدہ رکھا ہو ہلاکت کے خوف سے کیونکہ ضغاطر کا واقعہ
معلوم ہوچکا تھا لیکن امام احمد حنبلؒ کے مسند مین ہے کہ اُس نے تبوک مین حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ایک نامہ کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ
مین مسلمان ہون آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتا ہے بلکہ وہ اپنی نصرانیت پر ہے
پس یہ حدیث اس بات کو رد کرتی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ ہرقل زندہ رہا حضرت
شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت تک اور جب مسلمانون سے لڑا کذا فی روضۃ الاحباب
ومدارج النبوت اور یہ قول موافق ہے متن سے یعنی سرور المحزون سے اور قرۃ العیون
شرح سرور المحزون کہا ہے اُس مین کہ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے دحیہ کلبی کو بادشاہ روم کیطرف کہ اوسکا نام ہرقل تھا پھر ثابت ہوا اوس کے
نزدیک نبی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دلیلون سے اور اُس نے
ارادہ مسلمان ہونیکا کیا مگر قوم نے اُس کے ساتھ موافقت نکی وہ ڈرا اس بات
سے کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤنگا تو سلطنت مجھسے چھن جائیگی پھر باز رہا وہ اسلام
لانے سے جیسا کہ اس کے اوپر کی سطرون مین لکھا جاچکا ہے انتقٰی ۱۲ اور حال دحیہ
کا یہ ہے رضی اللہ عنہ کہ یہ صحابی ہین قبیلہ ان کا کلبی ہے ان کے باپ کا نام خلیفہ
ہے اور یہ کبراء صحابہ مین سے تھے حاضر ہوے احد مین اور جو مشاہد کہ اسکے بعد
ہوے ہین اُن سب مین اور جبرئیل نازل ہوتے تھے اُن کی صورت پر پھر جا رہے
شام مین اور زندہ رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک روایت کی ہے

ان سے ایک جماعت تابعین نے اور نام ان کا کسرۂ دال مہملہ کے ساتھہ مشہور ہے یعنی دحیہ
اور فتح سے بھی آیا ہے کذافی اسماء الرجال المشکواۃ ؛

روانہ فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا عبد اللہ بن خذافہ کو کسریٰ کی طرف

عبد اللہ بن حذاد سہمی کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کیطرف
روانہ فرمایا اور یہ عبد اللہ قریشی ہین کنیت ان کی ابو حذافہ ہے اسلام لائے قدیم سے اور مہاجرین
سابقین سے ہین اور ہجرت کی اُنہون نے حبشہ کی طرف ہمراہ اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے اور
ان کے مزاج مین ظرافت تھی ایکبار انہون نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے
گھوڑے کا تنگ ڈھیلا رکھا قریب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم گھوڑے سے جدا ہون اور
اس فعل سے ظرافت مقصود تھی اور قید ہوے یہ لشکر روم مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت
کے زمانے مین ارادہ کیا کفار نے کہ ان کو دین اسلام سے اپنے مذہب کیطرف پھیرین مگر آپ نے
انکار کیا تو اُن لوگون نے ان کو سولی پر چڑھایا اور تیر مارے مگر یہ مجروح نہ ہوے پھر ان کو
سولی پر سے اُتارا اور کھولتی دیگ مین ڈالا اللہ تعالیٰ شانہ نے اوس مین بھی ان کو سلامت
رکھا پھر ان کو بادشاہ کے پاس لیگئے اُس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو اور ان سے پوچھا کیا ارادہ
رکھتا ہے انہون نے کہا میری یہ تمنا ہے اگر سو جانین مجھے ملین تو اسی طرح محنت اور
عذاب راہ خدا مین برداشت کرون اور اپنے دین پر ثابت قدم رہون پس تعجب کیا اوس نے
اور کہا کہ بوسہ دے میرے سر کو تو مین تجکو چھوڑ دون تو اونہون نے کہا اور جتنے مسلمان
قید ہین اُن کو بھی اُسنے کہا ہان پھر بوسہ دیا اُنہون نے اُس بادشاہ کے سر کو تو اُسنے
سب مسلمانون کو اُن کے ساتھہ یعنی عبد اللہ بن حذافہ کے چھوڑ دیا کذافی المدارج النبوت
اور اُسوقت بادشاہ کسریٰ پرویز ہرمز بن نوشیروان تھا جسکو خسرو پرویز بھی کہتے ہین

اور جن لوگون نے کہا ہے کہ وہ نوشیروان نہا یہ غلط ہے اسلیے کہ نوشیروان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت کے زمانہ مین تہا جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ولدت فی زمن الملک العادل یعنی پیدا ہوا مین زمانہ مین بادشاہ عادل کے لیکن محدثین کے نزدیک یہ صحیح نہین ہے اور کیونکر درست ہو کہ توصیف عدل کی مشرک پر ثابت نہین ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا ہے ان الشرک لظلم العظیم یعنی تحقیق کہ شرک بڑا ظلم ہے مگر ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ عدل سے یہان حقیقی اور شرعی معنی مراد نہین ہین بلکہ صرف سیاست و دادستانی و فریادرسی رعیت کی مراد ہے اسی کو اہل عرف مین عدل کہتے ہین مگر جاری ہونا لفظ عدل کا ایک مشرک آتش پرست کی شان مین زبان ہدایت ترجمان انبیا علیہم السلام پر بعید ہے انتہےٰ اور فرمایا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ کو کہ لیجاتا اس نامہ کو حاکم بحرین کے پاس وہ کسریٰ کے پاس پہنچادیگا اور عبارت اُس نامہ کی یہ ہے ❊

نامہ شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنام کسریٰ شاہ فارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عظیم فارس السلام علی من اتبع الہدیٰ وامن باللہ ورسولہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ ادعوک بدعایۃ اللہ فانی انا رسول اللہ الی الناس کلہم لتنذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان تولیت فعلیک اثم المجوس کذا فی المواہب اللدینہ ❊ ترجمہ یہ نامہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کسریٰ بادشاہ فارس کے نام سلام اوس پر جسنے پیروی ہدایت کی اور ایمان لایا اللہ اور اُس کے رسول پر اور گواہی دی اس بات کی کہ سوا اسے اللہ کے اور کوئی معبود نہین کوئی اُس کا شریک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ و

آلہ واصحابہ وسلم اُس اللہ کے بندے ہین اور رسول ہین بلاتا ہون ہین تجکو اللہ کی دعوت
کی طرف پس بیشک مین رسول اللہ کا ہون سب آدمیون کی ہدایت کے واسطے تاکہ ڈراؤن
مین اُن کو جو زندہ ہین اور الزام اور حجت قایم کرون کافرون پر تو اسلام لا کہ سلامت رہیگا تو پس اگر
ایمان نہ لایا تو تجہپر گناہ ہے تمام مجوسیون کا انتہی! جب نامہ شریف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا اوسکے پاس پہنچا تو کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجکو
ایسا خط لکھا حالانکہ وہ میری رعیتون مین سے ایک رعیت ہے اور اپنا نام میرے نام کے
اوپر لکھا ہے آشفتہ اور پُر غضب ہو کر نامہ مبارک کو چاک کر ڈالا! اور بہت کچھ بیہودہ کلمات غضب
کی حالت مین اُس کی زبان سے نکلے۔ عبداللہ بن حذافہ کی طرف اوس نے کچھ التفات
نہ کی اور مکتوب شریف کا کچھ جواب نہ دیا جب یہ خبر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو پہونچی تو آپ نے فرمایا مزق کتابی مزق اللہ ملکہ یعنی اُسنے میرا نامہ
پہاڑا اللہ تعالے شانہ بہت جلد اوسکے ملک کو پہاڑیگا۔ اور وہ بہت تہوڑے دنون
مین مارا گیا اوسنے بازان کو جو اوسکے طرف سے ملک یمن کا حاکم تہا لکہا کہ مین نے
سُنا ہے کہ ایک شخص ملک حجاز مین پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعوی کرتا ہے تجکو لکہا جاتا
ہے کہ تو دو آدمی وہان بہیجکر پکڑوا کر اُسے میرے پاس بہیجدے فائدہ یہ بات سمجھنے او
غور کرنے کی ہے کہ اُسوقت جب آپنے کسری کو نامہ لکھا ہے تو آپ کی طاقت بس اتنی
ہی تہی کہ کسری نے صرف دو آدمی آپ کی گرفتاری کے واسطے کافی سمجھے ایسے کمزور
آدمی کی اتنی جُرأت نہین ہو سکتی کہ اتنے بڑے بادشاہ کو نامہ لکھے اور جسوقت نامہ لکہا
ہے از روے عقل یہ بات ہرگز خیال مین کسیکے آنے کے قابل نہ تہی کہ آپ کو اور آپکے
خلفا کو ان بادشاہون پر جو ہفت اقلیم کے بادشاہ تسلیم کیے گئے ہین ایسا غلبہ ہو جائیگا
کہ اون کا نام و نشان بہی باقی نہ رہیگا۔ اور ہمیشہ کے واسطے ان کا ملک دارالاسلام ہو جائیگا
چنانچہ ایران اُسی نامعقول کا ملک ہے جو آج تک جسکو تیرہ سو برس ہوتے ہین دارالاسلام ہے

اب اس سے بڑہکر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی روشن دلیل کیا ہوسکتی ہے یہ کارروائیاں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے دار النبوت مدینہ منورہ مین سے فرمارہے تھے اوہی اسرار نبوت کی جلوہ نمائیان ہین جو آپکی دل مبارک مین پنہان نہین اور آپکی تشریف بری کے بعد آپ کے چار یار رضی اللہ عنہم اس اسرار نبوت کے مظہر ہوئے فقیر بے بضاعت محمد اکبر ابو العلائی دانا پوری عرض کرتا ہے جو حضرات اس مقام کو ملاحظہ فرمائین تو وہ حضرات اس مقام پر تامل فرمائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان بادشاہان اولوالعزم کو ہدایت نامے تحریر فرمائے ہین کسی دانشمند کو اسوقت اس کامیابی کی امید ہوسکتی تھی اور پہر یہ استحکام کہ وہ فتوحات سیکڑون برس تک علی حالہ قایم ہے پہر یہ امور اسرار نبوت کا ظہور نہین تو کیا ہے اتنے بڑے زمانہ آیندہ کی پیشین گوئی سوائے اوس برگزیدہ انسان کے جو مویدبوحی ہو کوئی نہین کرسکتا اب ایسا برگزیدہ انسان اللہ تعالی شانہ کا پیغمبر نہ سمجھا جائے تو کون سمجھا جائے الغرض باذان نے اوس کے حکم کے موافق اپنے ایک معتمد کو کہ اُسے بابویہ کہتے تھے اور وہ فارس کے دانشمندون اور بہادرون مین ممتاز تھا اور ایک دوسرے شخص کو کہ اُسکا نام خرخرہ تھا اُوسے بہی اوس کے ہمراہ کرکے روانہ کردیا اور ایک نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوسنے لکھدیا کہ آپ ان دونون آدمیون کے ساتھ چلے آئیے آپ کو کسری بادشاہ نے بلایا ہے پہر وہ دونون وہان سے طائف مین آئے وہان صنادید قریش مثل ابوسفیان اور صفوان بن امیہ موجود تھے اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حال خیریت اشتمال دریافت کیا اُن لوگون نے کہا وہ یثرب مین رہتے ہین اور دل مین یہ لوگ خوش ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایسے بڑے بادشاہ سے مقابلہ ہے کہ دعوی نبوت کرنا معلوم ہوجائیگا اور ہم کو بہی بہت موقع اُن پر غالب ہونیکا ملجائیگا القصہ وہ دونون آدمی مدینہ مین پہنچکر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محفل فیض منزل

مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ بادشاہ کسریٰ نے اپنے صوبۂ یمن کو جسکا نام باذان ہے خط
لکھا ہے اور باذان نے آپ کی خدمت مین یہ خط لکھا ہے یہ کہکر وہ نامہ حضور پر نور صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین پیش کیا اور کہا کہ ہم کو باذان نے اسواسطے بہیجا ہے کہ ہم آپکو
اپنے ساتہہ خسرو پرویز کے دارالملک کو لیچلین آپ ہمارے ساتہہ برضا و رغبت چلے چلین وہ
آپ کی سفارش بادشاہ سے کریگا بادشاہ آپکی خطا معاف کر دیگا اور اگر آپ چلنے مین انکار
کرینگے تو آپ کو اُسکا دبدبہ اور شوکت معلوم ہے وہ تمام یثرب کے ملک کو زیر و زبر اور آپ
کی قوم کو ہلاک کر دیگا۔ آپ نے اُس کے ہزیانات اور خرافات کو سُنکر تبسّم فرمایا
اور روایت مین ہے کہ یہ دونون یعنی بابویہ اور خرخرہ زرّین کنگن اور پوشاک دیبا کی پہنکر
اور زرّین پٹکے کمر سے باندہکر اور داڑہیان مونڈاے اور مونچہین بڑہاے ہوے جیسے
مجوسی ہوتے ہین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے محفل فیض منزل مین حاضر ہوے
آپ نے جب اُن کو اس ہیئت و صورت پر دیکہا تو ناخوش ہو کر فرمایا کہ واے تمپر تم کو
کسنے ایسی وضع بنانے کا حکم کیا ہے اور تم سے کس نے کہا ہے کہ داڑہی مُنڈواؤ اور مونچہین
بڑہاؤ اون دونون نے کہا کہ ہمارے پروردگار کسریٰ نے یہ حکم ہم کو دیا ہے۔ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑہی
بڑہاؤ اور مونچہین کتراؤ اور آپ نے اُن سے فرمایا کہ بیٹہہ جاؤ وہ دونون بوزانو بیٹہہ گئے۔
آپنے اُنکو دعوت اسلام کی اور عذاب الٰہی سے ڈرایا اور ثواب کا امیدوار کیا اُن لوگون
نے کہا کہ آپ ہی تکلیف فرما کر اُس ملک الملوک کے پاس تشریف لیچلین ہم ڈرتے ہین
کہ اگر خلاف حکمی ہوگی تو وہ شہنشاہ عجم ایک عرب کو بہی زندہ نہ چہوڑیگا سب کو مار ڈالیگا
یا وطن سے سب کو نکال دیگا۔ اور مروی ہے کہ یہ کافر ہر چند جرأت کرتے تہے اور بے
ادبانہ کلام کرتے تہے مگر مجلس شریف کی ہیبت اور عظمت نے اُن مین ایسی تاثیر
کی تہی کہ بدن مین رعشہ تہا اور قریب تہا کہ وہ بجلالت شان نبوت سے کہ جو مجلس شریف

سے ظاہر ہو رہی تھی گر پڑین اور بیہوش ہو جائین مجبور ہو کر اُن لوگون نے عرض کی یا حضرت
ہم اس ارادے سے درگذرے آپ وہان جانیکی تکلیف نہ فرمائین صرف آپ باذان کو ایک
نامہ لکھدین حضور پر نور سرور عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ آج تو تم ٹھہر جاؤ کل پھر آنا دیکھون میرا پروردگار مجھے کیا حکم دیتا ہے جب دوسرے
روز وہ دونون مجلس مبارک مین حاضر ہوے تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ باذان کو جا کر خبر
کر دو کہ میرے پروردگار تعالیٰ شانہ نے تیرے بادشاہ کو ہلاک کیا سات گھڑی رات گئے
اوس کے بیٹے شیرویہ کو اُسپر مسلط کیا اوس نے چھری سے اُسکا پیٹ چاک کر ڈالا
اور یہ رات منگل کی تھی اور دسوین تاریخ جمادی الاول کی اور ساتوان سال ہجرت کا تھا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے اُن سے کہا کہ تم ملک باذان سے کہدینا کہ قریب
ہے کہ میرا دین ملک کسریٰ مین ظاہر ہوگا اگر تو مسلمان ہو جاے تو جو ملک کہ تیرے تصرف
مین ہے اُسے مین تیرے واسطے باقی رکھونگا اور تجھے چھوڑ دونگا اور تجکو اہل فارس
پر حاکم کرونگا جب وہ دونون مجلس مبارک سے اُٹھکر باہر آئے تو ایک دوسرے سے
کہتا ہے کہ اگر اس سے زیادہ ہم اس مجلس مین حاضر رہتے تو ہم ضرور ہلاک ہو جاتے ضرور
یہ برگذیدہ بندے اللہ کے ہین اور ان کو ان کے کامون مین اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف
سے مدد پہنچتی ہے جب یہ دونون آدمی یمن مین پہنچے جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا تھا سب بے کم وکاست باذان سے عرض کر دیا اور جو کچھ آپکی محفل
ہدایت منزل کا حال مشاہدہ کیا تھا مفصل بیان کیا اور اپنی حالت بھی کہہ سنائی کہ ہمارا
تو یہ حال ہو گیا تھا۔ باذان نے پوچھا کہ اُن کے پاس کچھ چوکیدار نگہبان ہین یا نہین۔
اُن لوگون نے کہا کہ وہ تو تن تنہا کوچہ وبازار مین پھرتے ہین اپنی ضرورت کی اشیاء اور
بیوہ بیکس عورتون کی چیزین خود خریدا کرتے ہین اور اپنے کندھون پر رکھکر اُن کے گھرون
مین خود پہنچا دیتے ہین باذان نے کہا کہ واللہ اوس کا کلام بادشاہون کا سا کلام

نہین ہے میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ وہ نبی مرسل ہے اوس کی رسالت مین کچھ
شک نہین بے عذر مان لینے کے قابل ہے اوس پر ایمان لانے مین اب کوئی بادشاہ
مجھپر سبقت نہ کریگا۔ اسی عرصہ مین فرمان شیرویہ کا اوسکے پاس آیا مضمون اسکا یہ تھا
کہ خسرو اعیان اور اشراف فارس کو بیگناہ قتل کرتا تھا اور تفرقہ عظمای دربار مین
ڈالتا تھا اسلیے مین نے اُس کو قتل کیا اور ملک کو اُسکے شر سے بچایا تجکو چاہیے کہ تو
میری اطاعت کرے اور وہان کے اعیان و اشراف کو میری اطاعت و فرمانبرداری
پر رضامند کر اور خبردار اُس صاحب دولت سے جو ملک عرب مین نبوت کا دعویٰ کر رہا
ہے کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجیو انتہیٰ۔ باذان نے جب یہ فرمان پڑہا اوسکا مضمون اُسکی
کی تصدیق ایمان کا پشتہ ہوگیا اور سچے دل سے کلمۂ توحید پڑہا۔ اور اقرار نبوت کیا
اور اکثر آدمی یمن اور فارس کے اوس کی موافقت مین ایمان لائے۔ اسرار نبوت
جسوقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے بابویہ اور خرخرہ کو خسرو کے قتل کی خبر
دی ہے اُسوقت خبر رسانی کا ذریعہ سوائے قاصدون کے آمد و رفت کے اور کوئی نہ تھا
آپ کو جو یہ خبر ایران کی ملک عرب مین پہنچی اور طرفۃ العین مین حضور اسرار نبوت کے
پیادگان سریع السیر نے پہونچائی کتاب مصباح المضی مین سعید بن المسیب سے نقل کیا
ہے کہ کہا اونہون نے کہ لکھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے کسریٰ
اور قیصر اور نجاشی کی طرف ایک ہی مضمون کے نامے اور اس عبارت سے لکھے:
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی کسریٰ و قیصر و نجاشی
اما بعد تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الی قولہ تعالیٰ بانا مسلمون
پھر کسریٰ نے نامۂ مبارک کو چاک کر ڈالا اور نہ پڑہا اوس کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے مزق و مزقت امتہ یعنی پھاڑ اگیا وہ اور پھاڑی گئی
اُس کی اُمت یعنی رعیت اور قیصر نے اُس نامہ شریف کو دیکھا اور کہا بیشک نہین دیکھا

یعنے اس کتاب کو بعد سلیمان علیہ السلام کے یعنی بسم اللہ شریف کو پھر پایا ابو سفیان اور
مغیرہ کو جو ملک شام مین تجارت کے ذریعہ سے گئے ہوے تھے اور اُن سے حالات حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے پوچھے اور کہا بابی لو کنت عندہ لغسلت
قدمیہ لیملکن ما تحت قدمی ترجمہ یعنی فدا ہو میرا باپ اُن پر اگر ہوتا
مین اُن کے نزدیک تو بیشک ہوتا مین آپ کے دونون قدم مبارک البتہ مالک ہونگے
وہ اس سرزمین کے جو میرے قدمون کے نیچے ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم نے اُسکے حق مین ان لہ مدۃ یعنی تحقیق اُس کے واسطے ایک مدت
ہے چنانچہ مؤلف کتاب مصباح المضی فی کتاب النبی الامی کا اپنی اسی کتاب مذکور مین بعد اس
بیان کے کہ یہ قول حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا اور مثل اسکے جو کچھ گذر چکا
جیسے قول آپ کا کہ ان لہ مدۃ یعنی بیشک اوس کے لیے ایک مدت اور زمانہ ہے
اور جیسے فرمانا آپ کا کہ ان لہ بقیۃ یعنی اُن کے واسطے باقی ہین ملک و مال ؎
اسرار نبوت میری غرض اسرار نبوت سے اخبار صحیحہ ہین جو خبرین حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے آیندہ کی دی ہین انوار نبوت کی روشنی مین ملاحظہ فرما کر دی ہین
دیکھو منافع یعنی تجارت اور حرفت بالکل عیسائی قوم انہین دونون سے مالا مال ہے اور پھر
ملک و مال وہ بھی اُن کے ہی ہاتون مین ہے اور جیسے دحیہ کلبی کے حال مین ہے کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ثبت وثبت ملکہ یعنی ثابت اور قایم رہا وہ
اور ثابت وہ قایم رہا ملک اوس کا وہ قوم بھی ابھی تک فارغ البالی کی حالت مین ہے۔
اور ملک و حکومت بھی اُن کے ہاتھ مین ہے یہ سب اعلام اور خبر دینا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا ہے بہ امداد روشنی انوار نبوت **احادیث** رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک کی خبرین آپ
نے دی ہین اور وہ سب اسوقت تک صحیح ہوتی آئی ہین اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک

حرف کی کمی وبیشی نہ ہوگی چنانچہ دیکھو ملک نصاریٰ کا مشرق سے مغرب تک اور اطراف اکناف عالم میں زمان قیصر تو اان سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس وقت تک کہ سیکڑوں برس ہوے قایم ہے اور یہ سبب اوس کی برکت ہے کہ ان لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی نسبت اقرار کیا اور آپ کے قاصدوں کا احترام اور آپ کے نامہ شریف کی بزرگی کی۔ الحمد للہ۔

نامہ روانہ کرنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بطرف مقوقس بادشاہ مصر کے

آپ نے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی طرف روانہ کیا کنیت حاطب کی ابو عبد اللہ ہے قبیلہ اُن کا لخم حاضر ہوے وہ غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق میں اور اون میں جوان کے درمیان ہوے اور وفات پائی مدینہ منورہ میں سنہ ہجری کے تیسویں سال حضرت عثمان غنی کی خلافت میں عمر آپ کی پینسٹھ برس کی ہوئی کذا فی مدارج النبوت اور مقوقس لقب اُس بادشاہ کا ہے جسکے قبضہ میں مصر اور اسکندریہ ہو جب حاطب مقوقس کے پاس گئے اور نامہ اوس کو دیا پس قریب اسلام لانے کے ہوا لیکن اسلام نہ لایا اور ہدیہ بھیجا حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ کے حضور میں اور دو کنیزیں ایک ماریہ قبطیہ اور سیرین اور ایک خچر سفید کہ دُلدل اوس کا نام تھا اور بھیجے ایکہزار دینار اور بیس کپڑے

اور نامہ شریف کی عبارت یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد بن عبد اللہ ورسوله الی المقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الهدیٰ اما بعد فانی ادعوك بدعایة

الاسلام اسلم تسلم یوتک اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد
الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ
فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون **ترجمہ** یعنی یہ نامہ ہے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جو اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہین مقوقس
عظیم قبط کی طرف سلام اوس پر جسنے پیروی کی ہدایت کی اما بعد مین بلاتا ہون تجکو
اسلام کی دعوت کیطرف اسلام قبول کر تا کہ سلامت رہے تو اور دیگا تجکو اللہ تعالی
شانہ دونا اجر پس اگر پھر گیا تو تو تجھپر گناہ ہے تمام قوم قبط کا اے کتاب والو آو
طرف ایک بات کے کہ وہ برابر ہے درمیان ہمارے اور تمہارے وہ بات یہ ہے
کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ہم اوس کے ساتھ کسی چیز کو
اور نہ بناوے بعضا ہمارا بعضے کو پروردگار سوا خدا کے پس اگر پھر جائین وہ یعنی اہل کتاب
پس کہو تم اے مسلمانون کہ گواہ رہو تم اے اہل کتاب اس بات پر کہ ہم مسلمان ہین انتہی
اور مدارج النبوت مین ہے کہ جب حاطب رضی اللہ تعالی عنہ نے نامہ حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقوقس کو پہنچایا اوس نے نامہ مبارک کا احترام اور اکرام کیا
اور حضرت کی شان مین نیک باتین کہین او حاطب کو خلوت مین لیگیا او حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صفات اور اخلاق پوچھے اور نہایت شوق اور توجہ سے
سنے اور سب کو ان اوصاف واخلاق سے موافق پایا جو حضرت عیسی علیہ السلام نے نبی
آخر الزمان کے اوصاف بیان کیے تھے اوسنے کہا کہ بیشک یہ وہی نبی اور رسول ہے کہ مسیح
علیہ السلام نے جسکے آنے کی بشارت دی ہے اور ضرور وہ غالب ہوگا اور اوسکے اصحاب فتح
کرینگے ان ملکون کو لیکن اوس نے اسلام کا اظہار اور اقرار نہ کیا اور اوس کے اسلام کی
صحیح خبر نہین ہے قسطلانی سے روایت ہے مواہب لدنیہ مین کہ جب حاطب مقوقس کے

پاس گئے اور اُس سے کہا کہ بیشک تجھ سے پہلے اس ملک میں ایک بادشاہ تھا اور دعویٰ
خدائی کا کرتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا انا ربکم الاعلیٰ لہٰذا اللہ تعالیٰ شانہ نے
اُسے پکڑ لیا اور عذابِ دنیا و آخرت میں گرفتار کیا پس تو عبرت پکڑ اپنے غیر سے تا عبرت
نہ قبول کریں - اور لوگ تیرے حالات سے - پھر مقوقس نے کہا کہ ہمارا ایک دین
ہے اور ہم اوس کو چھوڑنا نہیں چاہتے مگر اوس دین کے سبب سے جو ہمارے دین سے
بہتر ہو حاطب نے کہا کہ ہم تجھکو دعوت کرتے ہیں دین اسلام کی طرف کہ وہ خدا کا دین
ہے اور ایک نبی تجھکو بلا رہا ہے اوس دین کی طرف اور یہ دین ناسخ ہے اور دینوں کا
اور بیشک بلایا اس پیغمبر نے لوگوں کو دین خدا کی طرف تو سخت ترین لوگوں کے قریش
تھے اور بڑے دشمن یہود اور نزدیک ترین نصاریٰ جیسے نجاشی اور قسم ہے مجھکو اپنی عمر
کی کہ موسیٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی بشارت نہیں دی لیکن محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور ہماری دعوت تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہے جیسے تو
دعوت کرتا ہے اہل توریت کو انجیل کی طرف اور جس قوم نے جس نبی کا زمانہ پایا وہ اُسی
نبی کی اُمت سے ہیں تو حق ہے ان پر کہ اوسی نبی کی اطاعت کریں اور تو نے پایا ہے
زمانہ اس نبی کا تو اب تجھپر ضرور ہے اس نبی پر ایمان لانا داخل ہو جا اوس کی اُمت میں
اور منع نہیں کرتے ہم تجھے دین مسیحی سے بلکہ حکم کرتے ہیں تجھے اُسی دین کے ساتھ یعنی تیرے
نبی نے ہمارے نبی کی بشارت دی ہے اور حکم کیا ہے اس کی متابعت کا پس ہم تجھسے
کہتے ہیں کہ اپنے نبی کا حکم بجا لا اور اپنے دین کے حکم پر کہ وہ تصدیق ہمارے نبی کی کرتا ہے
ثابت اور قایم ہو جا مقوقس نے کہا کہ مین نے فکر کی اس نبی کے حالات و صفات میں مینے
سمجھ لیا اوسکو کہ وہ حکم نہیں کرتا ایسی بات کا کہ طبیعت کو جس سے نفرت ہو اور جس کام کرنیکا
وہ حکم کرتا ہے وہ حقیقت میں ایسے ہی ہیں کہ اُن کو کرنا چاہیئے اور جن کاموں سے
منع کرتا ہے فی الحقیقت وہ کام ایسے ہی ہیں کہ اُن کو نہ کرنا چاہیئے اور میرے خیال میں وہ ہرگز

ساحر و قتال نہین اور نہ کاہن و کذاب اس مین اہی اور فکر کرتا ہون پہر حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے نامہ مبارک کو احتیاط سے فیل دندان کے ڈبہ مین رکہدیا اور جواب لکہکر روانہ کیا اور وہ جواب یہ ہے ✤

جواب نامہ مبارک حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم از طرف مقوقس بادشاہ مصر

الی محمد بن عبد اللہ (و رسولہ) من المقوقس عظیم القبط اما بعد فقد قرأت کتابك وفهمت ما ذکرت وما تدعوا الیہ وقد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن ان یخرج بالشام وقد اکرمت رسولك وبعثت الیك بجاریتین لهما مکان من القبط عظیم بکسوة واهدیت لك بغلة لترکبها والسلام

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کیطرف مقوقس کیطرف سے جو بادشاہ ہے قبط کا اما بعد بیشک مین نے نامہ آپکا پڑہا اور سمجہ لیا مین نے اسکو جو ذکر کیا تم نے اور اوسکو جو دعوت کی آپ نے اس کی طرف بے شک جانتا ہون مین کہ ایک نبی باقی ہے اور گمان کرتا تہا مین کہ ظاہر ہوگا ملک شام سے اور بیشک بزرگی کی مینے آپکے قاصد کی اور بہیجین مینے آپکے واسطے دو لونڈیان پوشاک پہناکر یعنی ماریہ قبطیہ و سیرین اور عزت دار ہین وہ قبطیون مین اور ہدیہ بہیجا مین نے آپکے لیے ایک خچر کہ سوار ہون آپ اوسپر اور آپ پر سلام انتہی اور کچہہ زیادہ نہ کیا اوسپر اوس نے اور نہ مسلمان ہوا وہ اور کتاب استیعاب مین ہے کہ کہا حاطب نے کہ جو بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر کے پاس تو دیا مین نے اوس کو نامہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا تو اوس نے

مجھے اپنے مکان میں ٹھہرایا اور کئی دن میں اُسکے پاس رہا پھر اوس نے جمع کیا اپنے مذہب کے علماء کو اور مجھسے کہا کہ اپنے صاحب کا حال بیان کر میں نے بیان کیا اُس کے جواب میں اون لوگون نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیون نہ بددعا کی اپنی قوم کے حق میں کہ ان لوگون نے اُن کو نکال دیا اُن کے شہر سے میں نے اسکے جواب میں کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیون نہ بددعا کی اُن کے حق میں جن لوگون نے اُن کو سولی دی کہ ہلاک کرتا اللہ تعالیٰ شانہ اُن ظالمون کو اوسنے کہا کہ سچ کہتا ہے تو یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ شانہ کا کہ حکیم مطلق ہے پھر حاطب وہان سے لوٹکر آئے حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک میں اور اُسکا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اوس نے اپنے ملک سے بخیلی اور خست کی اُس کے ملک کو ہرگز بقا نہ ہوگی پس مراد وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس کے ہدایا کو قبول فرمایا اوس میں سے ماریہ قبطیہ کو مسلمان کر کے اپنی خدمت مبارک میں رکھا اون سے ابراہیم بن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے اور سیرین کو آپ نے حسان کو دیا اوس سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوے واضح ہو کہ روضۃ الاحباب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقوقس نے چار لونڈیان بھیجی تہین ایک ماریہ اور دوسری سیرین اور دو کا نام معلوم نہین اور اُنکا حال بھی معلوم نہین اور ایک خواجہ سرا اور ایک خچر سفید کہ اُسکو دلدل کہتے تھے اور ایک دراز گوش کہ اُسکا نام عفیر یا یعفور تھا اور اوس پر کبھی کبھی آپ سوار بھی ہوتے تھے حجۃ الوداع کے راستہ میں وہ مر گیا اور ایک نیزہ اور ہزار مثقال سونا اور بیس تہان کپڑے اور حاطب رضی اللہ عنہ کو بھی سو مثقال سونا اور پانچ تہان کپڑے انعام دیے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یعفور غنایم خیبر سے تھا جیسا کہ آگے معلوم ہوگا اور اُس کا مرنا بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات شریف

سے بعد کنوئین مین گر کر ثابت ہے اور دلدل کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاص اپنی سواری کے لیے پسند فرمایا اور بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالے عنہ کی سواری مین رہا چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان مین فرمایا ہے ؎ چہارم علی شاہ دلدل سوار۔ مراد اس سے یہی خچر سفید ہے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے بعد حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام اوس پر سوار ہوے اور حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ حکومت مین وہ مر گیا اور ایک روایت مین رنگ اوسکا اشہب یعنی سرخ مایل بسیاہی ہے اور اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ اُس کے دانت گر پڑے تھے اوسکو پانی مین آٹا گھول کر پلاتے تھے اور باقی ذکر اوسکا دواب کے بیان مین آئیگا اون ہدایا مین عسل بنہان بھی تھا اور وہ آپ کو پسند آیا بنہان بکسر بون و سکون ہای موحدہ ایک بستی ہے مصر کی بستیون مین اور آپ نے فرمایا بارک اللہ فی عسل بنہان یعنی برکت دے اللہ تعالے شانہ بنہان کے شہد مین اور حاطبؓ وہان پانچ روز رہے پھر رخصت ہوکر چلے آئے۔ کذا فی مدارج النبوۃ۔

روانگی عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کی بطرف عبد و جیفر پسران جلندا بادشاہ عمان کے

فائدہ عمرو بن العاص ایمان لائے بلا اکراہ اور بطوع رغبت اور خواہش اسلام کی ان کے دل کو حبشہ مین ہوئے جبکہ نجاشی نے آپ کی نبوت کا اقرار کیا پس متوجہ ہوے ایمان لانے کی غرض سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین بغیر اسکے کہ دعوت کرین حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون کو ایمان کیطرف تو الغرض دوڑتے ہوے آئے اور ایمان لائے پھر حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کو ایک جماعت پر امیر مقرر کیا ان مین صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور

اسلام لانے سے پہلے ان کو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سخت عداوت
تھی اور بہت ڈرتے تھے حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب سے کہ مبادا
یہ لوگ مجھے مار نہ ڈالیں تو جب یہ ایمان لائے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے چاہا کہ ان کے دل کا خوف دور ہو تو امن میں ہو جائیں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہوں اللہ تعالیٰ شانہ کی رحمت سے لہذا فرمایا آپنے اونکو
اِنَّکَ لَرَشِیدٌ یعنی بیشک تو راہ یافتہ ہے اور تھے عمرو بن العاص اشد پس عمر بن الخطاب
جس آدمی کو احمق اور غبی دیکھتے تو کہتے کہ سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک
ہی ہے اور روایت کی گئی ہے کہ عمرو بن العاص رحلت کے وقت بہت خوفناک اور بیقرار
تھے تو آپ کے فرزند عبداللہ نے کہا کہ اے والد بزرگوار آپ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب مخصوصین میں ہیں آپ کو اتنا اضطراب کیوں ہے تو آپ نے اپنے
فرزند عبداللہ کو جواب دیا کہ اے میرے فرزند میری عمر میں مجھپر تین حالتیں گذری ہیں
اول تو میں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دشمنی رکھتا تھا بعد اس کے
میں مسلمان ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر کفار سے جنگ کی پھر میں
امارت اور ولایت کے کام کرتا رہا نہیں معلوم کہ ان حالتوں میں سے کون سی حالت کی
بازپرس مجھسے ہو اور کیا معاملہ پیش آئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ بڑے لوگوں کی بڑی ہی باتیں
ہوا کرتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اِنَّکَ لَرَشِیدٌ ان کی شان میں تھا اُنکا
یہ طور تھا کہ مالک کا سامنا ہونیکے خیال سے لرزہ براندام تھے اور یہی علامت ایمان کی ہے
کذا فی مظاہر الحق۔ اور عمان بروزن عُمَّال ایک شہر کا نام ہے جو ملک یمن کے متعلقات
سے ہے پھر مسلمان ہوے وہ دونوں بھائی اور نہ روکا عمرو بن العاص کو زکوٰۃ لینے سے۔
اپنی رعایا کے مال کی اور احکام قضا جاری کرنے سے پھر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اونہیں میں رہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی۔

اور عبارت اُس نامۂ مبارک کی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی جیفر وعبد بنی
جلندی السلام علی من اتبع الھدی اما بعد ادعوکما بدعایۃ الاسلام
اسلما تسلما فانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیا و
یحق القول علی الکافرین وان کما ان اقررتما بالاسلام ولیتما وان ابیتما
ان تقرا بالاسلام فان ملککما زائل عنکما وخیلی یحل بساحتکما
وتظھر نبوتی علے ملککما کذا فی المواھب اللدنیہ

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جو بندہ ہے اللہ کا اور رسول ہے اُسکا جیفر اور عبد پسران جلندی کے نام سے جو پیروی ہدایت کی کرے اوسپر سلام اما بعد مین تم دونون بھائیون کو بلاتا ہون اسلام کی طرف اسلام قبول کرو کہ سلامت رہے ملک تم دونون کا اور بیشک مین خدا کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف اسلیے کہ ڈراؤن اوسکو جو زندہ ہے اور ثابت کی اللہ تعالے شانہ نے حجت اپنی کافرون پر اور اگر اقرار کرتے ہو تم اسلام کا تو والی کرتا ہون مین تم کو تمہارے ملک پر اور اگر انکار کیا تم نے اسلام کے اقرار کرنے سے یعنی اُس سے کہ دعوت کرتا ہون مین تم کو تو کی تو زایل ہونے والا ہے ملک تمہارا اور گھوڑے ہمارے تمہارے ملک مین جولانی کرینگے اور غالب ہوگی نبوت میری تمہارے ملک پر۔ کذا فی المدارج النبوت" اور اوسی مین ہے کہ لکھا اُس نامۂ مبارک کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہین کہ پھر گیا مین عمان کو پہنچکر پہلے مین عبد کے پاس گیا جو جیفر کا بھائی تھا اور وہ بڑا خلیق اور نرم مزاج تھا جلندی کے بیٹون مین پھر مینے اُس سے کہا کہ مین ایلچی ہون محمد رسول اللہ کا تیرے اور تیرے بھائی کے پاس آیا ہون اوس نے کہا کہ یہہ بھائی مقدم ہے مجھپر عمر اور ملک مین اور مین تجھے اوسکے پاس پہنچائے دیتا ہون وہ تیرا نامہ پڑھیگا پھر اوسنے کہا

کہاکہ صاحب نامہ کس چیز کیطرف دعوت کرتا ہے مینے کہاکہ خداے واحد کیطرف جسکا کوئی شریک نہین ایمان لاتو اوسپر اور متابعت کر اوسکے رسول کی اور سواے اُس وحدہ لاشریک کے کسی کی عبادت نہ کر اور اس بات کی شہادت دے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس کے بندے ہین اور اوس کے رسول ہین اوس نے کہاکہ اے عمرو تو اپنی قوم کے سردار کا بیٹا ہے یہ بیان کر کہ تیرے باپ نے کیا کیا کہاکہ ہم کو اوس کے اتباع اور اقتدا ہے مینے کہاکہ میرا باپ تو مر گیا بے ایمان لائے ہوے محمد رسول اللہ پر مگر مین افسوس کرتا ہون کہ کاشکے وہ مسلمان ہوا ہوتا اور تصدیق کرتا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور مین بھی پہلے موافق اپنے باپ کا تھا ایمان نہ لانے مین یہان تک کہ ہدایت کی مجکو اللہ تعالےٰ نے اسلام لانے پر پھر مجسے پوچھا کہ تو کب مسلمان ہوا مین نے کہاکہ تھوڑے دن ہوئے۔ پھر مجسے پوچھا کہ کس جگہہ مینے کہا حبشہ مین نجاشی کے پاس اور مراد اس کہنے سے اوسکی یہہ تھی کہ اسلام کا نور اُن کے دل مین وہین سے چمکا اور رغبت اسلام کی ان کے دل مین وہین سے پیدا ہوئی کمامر۔ اسلام ان کا سنہ ۵ یا سنہ ۸ھ مین ہوا تھا۔ اور عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ خبر دی مین نے اوسکو نجاشی کے مسلمان ہونے کی پھر اوسنے پوچھا کہ اوسکی قوم نے اوسکے ساتھہ کیا کیا مین نے کہاکہ قوم نے اوسکو قایم رکھا اور اوسکی متابعت کی پھر اوسنے کہا کہ اوس کے ملک کے رُہبانون نے اوسکے ساتھہ کیا کیا مین نے کہا وہ اوس کے ساتھہ موافق رہے تو عبد نے کہاکہ اے عمرو سونچکر کہہ کیا کہہ رہا ہے تو بیشک آدمی کے واسطے کوئی عادت جھوٹ بولنے سے زیادہ بُری نہین ہے اور یہی جھوٹ ہے جو سب بُری عادتون سے زیادہ آدمی کو رُسوا کرتا ہے مینے کہا اے عبد ہم مسلمان ہین جھوٹ بولنے کو حرام سمجھتے ہین اور ہم کو اسلام نے اسکی تعلیم کی ہے اور ہم لوگ آپس مین عہد کر چکے ہین کہ کبھی کسی آدمی سے جھونٹ نہ بولین اور ہماری کتاب پاک مین ہے کہ دروغ گو اللہ تعالیٰ شانہ کی لعنت کا سزاوار ہے مسلمان سے جھوٹ بولنا محال

سمجھا جاتا ہے تنبیہ اے میرے بیٹے سید محمد محسن مدعمرہٗ اور سید واعظ الحق
مدعمرہٗ جب تمہاری نظر سے یہ مقام گذرے تو اپنے پروردگار تعالیٰ شانہ سے دونون ہاتھ
آسمان کیطرف بہت بلند کرکے اس امر کی توفیق چاہنا کہ اللہ تعالیٰ شانہ دولت صدق سے
مالامال کرے اور حضرت صدیق کیساتھ تمہارا حشر فرمائے اور میرے جملہ پسران قلبی وصلبی اس تنبیہ
مین شریک ہین اور ہر مسلمان سے میری دست بستہ یہ عرض ہے کہ خود صادق القول ہون
اور اپنے بچون کو اسکی تاکید شدید کرین یا اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہے تو بڑا کریم ہے میرا اور
میری اولاد صلبی وقلبی کا اپنے صدیقین بندون کے ساتھ حشر فرمایو اللّٰہم آمین ثم
آمین یارب العالمین" پھر عبد نے کہا کہ یہ مجکو بتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کس چیز کا حکم کرتے ہین اور کس کام سے منع کرتے ہین مینے کہا کہ وہ اللہ عزوجل کی طاعت
کا حکم کرتے ہین اور اوسکی نافرمانی سے منع کرتے ہین اور حکم کرتے ہین صلہ رحم اور احسان کرنیکا
اور منع کرتے ہین ظلم سے اور روکتے ہین حدود شرعی کے تجاوز کرنیسے اور زنا کرنے سے اور
شراب پینے سے اور صلیب اور بتون کو پوجنے سے۔ عبد نے کہا کیا اچھی باتین ہین جنکی
وہ دعوت کرتے ہین اگر میرا بھائی جیفر میری متابعت کرے اور موافقت کرے تو ابھی ہم سوار
ہوتے ہین اور چلتے ہین ہم محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک
مین کہ اُن کے اللہ پر ایمان لائین اور اُن کی رسالت کی تصدیق کرین مگر میرا بھائی اپنے
ملک کو نہ چھوڑیگا مینے کہا کہ اگر ایمان لائیگا وہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس
کی قوم کو اوسیکو بخش دینگے اور زکات لینگے قوم کے غنی لوگون سے اور تقسیم کرینگے اوس
زکوٰۃ کے مال کو قوم کے مساکین پر اوسنے کہا خدا کی قسم کیا اچھا خلق حسن ہے۔ پھر پوچھا
اوس نے کہ زکوٰۃ مال مین سے کتنی لی جاتی ہے مینے سب بیان کیا جو اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم
سے فرض ہوئی تھی اموال مین یہانتک کہ اونٹون کی زکوٰۃ کا بھی بیان کیا تو اوسنے کہا
اے عمرو کیا لیا جاتا ہے صدقہ سوایم مویشی سے یعنی جنگل کے چرنے والون اور جنگل کے پانی

پینے والوں چوپایوں سے مینے کہا کہ ہاں یہی حکم ہے اوسنے کہا کہ واللہ میری قوم اسکو
نہ مانے گی۔ پھر چند روز مین وہان رہا کہ عبد اپنے بھائی جیفر کے پاس گیا اور اس حال کی اوسکو
خبر کی تو اوسنے ایکدن مجھے اپنے پاس بلایا پھر مین اوس کے پاس گیا تو اوسکے نوکرون نے میرے
بازو پکڑ لیے جیفر نے اپنے نوکرون کو منع کیا کہ اس کو چھوڑ دو میرے پاس آنے دو اون لوگون
نے مجھے چھوڑ دیا پھر مین اوسکے آگے گیا اور قصد بیٹھنے کا کیا اوس نے مجکو منع کیا اور کہا اپنی
حاجت بیان کر مینے نامۂ مبارک حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دیا اوسنے
اوس نامۂ مبارک کو پڑھا پھر اپنے بھائی عبد کو دیا پھر اوسنے بھی پڑھا اور مینے اوسکو اوس
کے بھائی عبد سے بھی زیادہ نرم پایا پھر اوس نے کہا مجھ سے کہ قریش کا حال بیان کر کہ
اون لوگون نے اُن کے ساتھہ کیا معاملہ کیا مینے کہا کہ اونہون نے متابعت کی آپ کی
کسی نے رغبت کے ساتھہ اور کسی نے بزور شمشیر پھر اوس نے پوچھا کہ اُنکے کون موافق ہیں
مینے کہا کہ بیشک رغبت کی لوگون نے اسلام قبول کرنے مین اور اختیار کیا اوسکو اوس مذہب
پر کہ جسپر پہلے تھے اور سمجھ لی یہ بات اُن لوگون نے اپنے پروردگار تعالی شانہ کی ہدایت سے
کہ ہم بیشک گمراہ تھے اور اب مجھے کوئی ایسا نہین معلوم ہوتا وہان کہ باقی رہ گیا ہو تیرے
سوا ایمان سے وہان تک اور اگر اسلام نہ لائیگا تو اور متابعت نہ کریگا تو روند ڈالین گے
تجکو گھوڑے اہل اسلام کے اسلام لا کہ سلامت رہے تو اور برقرار رکھین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم تجکو تیری قوم پر اور چڑھائی نہ کرے تجپر لشکر اسلام کا اوس نے کہا
کہ آج تو اور رہ اور مجھے اس امر مین فکر کر لینے دے اور کل پھر تو میرے پاس آ تو مین اسکا
جواب دونگا پھر وہان سے مین اوس کے بھائی عبد کے مکان پر آیا تو اوسنے مجھسے کہا
کہ اے عمرو بیشک مین امیدوار ہون کہ سلامت رہے میرا بھائی اگر بخل اوسنے نہ کیا
اپنے ملک پر پھر مین دوسرے دن جیفر کے پاس گیا تو اوسنے مجھے اندر اپنے پاس
آنے کی اجازت نہ دی پھر مین لوٹ کر اوسکے بھائی کے پاس گیا اور اوس سے

کہا کہ مین اوس کے پاس تک نہین پہنچ سکتا تو مجھے اوس کے پاس بہیجا اوس نے کہا کہ فکر کی مین نے اس مین جسکی تو دعوت کرتا ہے مجکو وہ یہ ہے کہ مین عرب کے ملک مین نامرد اور ضعیف ترین سمجہا جاؤنگا اگر مین اُن کی متابعت قبول کرلونگا حالانکہ نہین پہنچ سکتے اُن کے گہوڑے ہمارے ملک تک اور اگر بالفرض اون کا لشکر ہمارے ملک تک پہنچ بہی گیا تو ہمارا قتال اُن لوگون کا سا نہین ہے جنسے وہ لڑے ہین مینے اوس سے کہا کہ اچہا تو کل مین چلا جاؤنگا جب اوس کو میرے جانے کا یقین ہوا تو وہ اپنے بہائی جیفر سے تخلیہ مین ملا پہر صبح کو مجھے بُلایا اور دونون بہائی ایمان لائے۔ الحمد للّٰہ علی ھدایتہٖ وانعامہٖ یہ نامہ اسیطرح مواہب لدنیہ اور مدارج النبوت مین مذکور ہے بغیر ذکر سال کے کہ کون سے سال مین حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ نامہ اُن کو بہیجا تہا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اسی سال ششم مین یہ نامہ بہیجا گیا ہے کیونکہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کا ایمان لانا پانچوین سال مین ہے اور یا نوین سال مین بہیجا گیا ہو کہ آٹھوین سال مین بہی ان کے اسلام لانے کی روایت ہے۔

نامہ روانہ کرنا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے نام

روایت ہے کہ سلیط بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کی طرف روانہ کیا اور یہ سلیط عامری ہین حاضر ہوے یہ اور ان کے باپ جنگ یمامہ مین اور یہ وہان شہید ہوئے اور حُلّے پہنائے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب کو اور ایک حلّہ باقی رہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچہا کہ کون

شخص کون ہے کہ ہجرت کی اوس نے اور اُس کے باپ نے لوگون نے عرض کی کہ عبداللہ
آپ کے فرزند آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ سلیط بن عمرو اور وہ حلّہ آپنے اُن کو پہنایا۔ کذا
فی المدارج النبوت ۱۲ پھر جب سلیط ہوزہ کے پاس پہنچے تو تعظیم کی ہوزہ نے اُن کی
اور کپڑے ہجیر کے بُنے ہوے اُن کو پہنائے اور اُن کے لایق اُن کو انعام دیا اور
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین کہلا بھیجا اور بعض کتب سیر
مین ہے کہ لکھہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے وہ جس کی طرف آپ مجکو دعوت کرتے ہین
اور مین خطیب اور شاعر ہون اپنی قوم کا لہذا مجکو بھی کچھ تصرف امر خلافت مین دیجئے
اور بعض بلاد مین کو میرے قبضہ مین کر دیجئے اس شرط پر مین آپ کی ملازمت اختیار
کرتا ہون سلیط رضی اللہ تعالے عنہ یہ پیغام اوسکا لیکر حاضر ہوے اور جو کچھ انعام
اوسنے دیا تہا وہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین کہدیا
آپ نے اوس کو قبول نہ فرمایا اور ہوزہ اسلام نہ لایا روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت
صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہوزہ کا پیام سنکر فرمایا کہ ہوزہ اگر مجھسے ایک
کچا خرما جو زمین پر پڑا ہوا ہو مانگے تو وہ بھی اوسکو نہ دون ہلاک ہو وہ اور ملک اوسکا
کہتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ تعالیٰ وآلہ واصحابہ وسلم نے فتح مکہ سے مراجعت
فرمائی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہوزہ کے مرنے کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ
یمامہ مین ایک بدبخت اور کذاب ور پیدا ہوگا کہ نبوت کا دعویٰ کریگا۔ میرے بعد
یہ اشارہ مسیلمہ کذاب کی طرف ہے کہ قصہ اُسکا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے واقعات خلافت مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نامہ جو حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تحریر فرمایا تہا اوس کی عبارت یہ ہے۔

نامۂ مبارک بنام ہوزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہوزہ بن علی سلام علی من اتبع الہدیٰ

واعلم ان دینی سیظهر الی منتهی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما فی تحت یدك كذا فی مواهب اللدنیه ترجمہ یعنی نامہ ہے محمد رسول اللہ کیطرف سے ہوذہ بن علی کے نام سلام ہو اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی تجھے معلوم ہو یہ بات کہ بہت قریب ہے وہ زمانہ کہ میرا دین غالب ہوگا منتہای خف اور حافر تک۔ خُف بضم خا معجمہ و تشدید فا بکری اور اونٹ کے باند ہنے کی جگہہ کو کہتے ہین اور حافر گہوڑے اور خچر و حمار وغیرہ کے سُم کو کہتے ہین اور مراد حضور کی اس سے یہہ تہی کہ میرا دین غالب ہوگا اور وہان تک پہنچیگا جہان تک چارپایون کے پاؤن پہنچتے ہین۔ یعنی انتہای آبادیِ انسانی تک ۱۲ پس تو مسلمان ہوتا کہ سلامت رہے ملک تیرا اور قایم رکہون مین تجکو تیرے ملک پر۔ کذا فی مدارج النبوت

نامہ روانہ کرنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا معرفت شجاع بن وہب کے حارث غسانی بادشاہ بلقا کے نام سے

روایت ہے کہ شجاع بن وہب کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حارث غسانی بادشاہ بلقا کی طرف روانہ فرمایا۔ اور یہ شجاع مہاجرین سابقین حبشہ سے تہے اور حاضر ہوے یہ اور ان کے بہائی عقبہ بن وہب بدر مین اور جملہ مشاہد مین اور یہ لمبے قدم کے کبڑے دُبلے پتلے آدمی تہے اور شہید ہوے یہ جنگ یمامہ مین اور عمران کی کئی برس زیادہ چالیس سے تہی کذا فی المدارج النبوت اور بلقا نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے جب شجاع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حارث کو نامہ مبارک حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا دیا تو اُس بدبخت نے اوسکو لپیٹ دیا

اور کہا کہ اب مین مع لشکر اُس طرف روانہ ہوتا ہون یعنی بقصد جنگ پہر بادشاہ روم
نے اوسکو منع کیا اس ارادے سے روضۃ الصفا مین ہے کہ اوسوقت حارث غسانی قیصر
روم کی تیاری کی پیشکش مین مصروف تہا انتہی اور جو نامہ اوسے حضرت صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہیجا اوسکی عبارت یہہ ہے۔

نامہ شریف بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث بن ابی
شمر سلام علی من اتبع الہدی وامن باللہ وصدق وانی ادعوك الی ان
تؤمن باللہ وحده لا شريك له يبقى لك ملكك كذا فی مواہب اللدنیہ

ترجمہ یہ نامہ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن ابی شمر کے نام ہے
سلام ہو اوس پر کہ جس نے پیروی کی ہدایت کی اور ایمان لایا اللہ پر اور سچا جانا
اوس کو اور بے شک مین بلاتا ہون تجکو اوسکی طرف ایمان لا تو اللہ شانہ پر کہ وہ ایک
ہے کوئی اُسکا شریک نہین باقی رہیگا ملک تیرا تیرے واسطے انتہی۔ روضۃ الاحباب
مین ہے کہ شجاع بن وہب حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ مبارک
لیکر حارث بن ابی شمر کی دار الحکومت مین پہنچے تو وہ غوطۂ دمشق مین قیصر روم
کی پیشکش کی طیاری کر رہا تہا اور قیصر بیت المقدس کو جاتا تہا شجاع دو روز تک
اوسکے دروازے پر رہے اندر جانیکی اجازت نہ ملی آخر الامر اوسکے ایک حاجب کے پاس
گیے اور اوس سے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بہیجا ہوا
ہون تمہارے بادشاہ کے پاس اُن کا نامہ لیکر آیا ہون اوسنے کہا کہ تو میرے بادشاہ
تک نہ پہنچ سکیگا مگر اُس روز کہ جب وہ دربار کریگا۔ وہ حاجب نصرانی تہا اوسنے شجاع
رضی اللہ تعالی عنہ سے حالات حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پوچہے شجاع
رضی اللہ عنہ نے سب حالات مفصل بیان کیے حاجب کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے حالات سنکر رقت ہوئی اوسنے کہا کہ مین نے انجیل قدس پڑہی ہے۔

اوس مین نبی موعود کے جو اوصاف ہین وہی سب اس نبی مین ہین اب مین اُسپر ایمان لاتا ہون اور اوسکی تصدیق کرتا ہون مگر حارث سے ڈرتا ہون کہ مبادا اوس کو معلوم ہو اور مجھے قتل کرڈالے اور ہر روز وہ شجاع کی بخوبی مہمانداری اور خدمت گذاری کرتا تھا یہان تک کہ حارث کے دربار کا روز آیا اور اوس نے اپنے تخت سلطنت پر جلوس کیا حاجب نے اوس سے اجازت لیکر شجاعؓ کو حاضر دربار کیا شجاعؓ نے حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ اُسے دیا اوس نے اُسے پڑھکر زمین پر ڈالدیا اور کہا کہ وہ کون ہے جو میرا ملک مجھسے چھینیگا اور ناشایستہ کلمات بکا کیا پھر دربار سے اُٹھا اور حکم دیا کہ گھوڑون کی نعلبندی ہو اس ارادہ پر کہ پیغمبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقابلے کو روانہ ہو اور ایک خط اوس نے قیصر کو لکھا کہ ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اوس شخص کے پاس سے جو عرب مین نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے اب مین اُسپر فوجکشی کا قصد رکھتا ہون قیصر نے اسکے جواب مین اوس کو لکھا کہ تو اس امر کا ارادہ نہ کر اور میرے پاس چلا آ۔ جو مصلحت ہوگی وہ کیا جائیگا اوسنے یہ جواب قیصر کا سنکر شجاع کو بلایا اور پوچھا کہ تو کب اپنے صاحب کے پاس جائیگا شجاع نے کہا کہ کل جاؤن گا اوسنے سو مثقال سونا دیکر رخصت کیا مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے اور اوس حاجب نے کپڑے دیے اور تھوڑا سا کھانا بطور زادراہ کے ساتھ کر دیا اور کہا کہ میرا سلام حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہنچانا پھر شجاع مدینہ مین حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوے اور حال حارث کا عرض کیا آپ نے اُسکے واسطے دعاے ہلاکت فرمائی کہ ہلاک ہو وہ اور ملک اوس کا پھر فتح مکہ کے سال مین حارث مرگیا اوسکی جگہ جبلہ بن ایہم غسانی مالک ہوا اور بعضے اہل سیر اسپر ہین کہ حارث مسلمان ہوا اور کہا کہ ڈرتا ہون مین اس سے کہ اگر اپنا اسلام ظاہر کرون تو مبادا قیصر مجھے ہلاک کرادے واللہ اعلم

نامہ بھیجنا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حارث حمیری کے نام

مہاجر بن امیہ کو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے روانہ فرمایا یمن کی طرف حارث بن حمیری کے پاس آور یہ مہاجر بن امیہ رض قریشی اور برادر حقیقی تھے حضرت ام المومنین ام سلمہ رض کے اور نام اون کا ولید تھا مگر یہ نام حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بسبب ہمنامی ولید بن مغیرہ کے مکروہ معلوم ہوا لہذا مہاجر کر دیا تنبیہ یہی وجہ ہے اکابر دین اپنے بچون کا وہ نام نہین رکھتے جو اس امت کے اشقیا کے ہین اگرچہ وہ معناً اچھے ہی کیون نہ ہون جیسے یزید پلید یا اوس کی فوج کے اور اشقیا جو قاتلان شہیدان کربلا ہین الغرض حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مہاجر کو عامل کیا صدقات کندہ پر کہ وہ ایک قبیلہ ہے پھر حاکم کیا اون کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عہد خلافت مین یمن کا اور یہ بدر مین قریش کے ساتھ تھے اور دو بھائی ان کے بدر مین قتل ہوئے ہشام اور مسعود انتہی کذا فی المدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ بھیجا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مہاجر بن امیہ مخزومی کو حارث بن کلال حمیری کیطرف یمن مین تو اوسنے کہا سانظر فی امری یعنی ابھی مین اپنا کام دیکھ رہا ہون

روانہ کرنا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ابوموسی اشعری اور معاذ کو اہل یمن کیطرف

پھر بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابوموسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن مین تبوک سے لوٹنے کے بعد دسوین سال ربیع الاول مین دعوت اسلام کو تو اکثر اہل یمن اسلام لائے بغیر جدال وقتال پھر تیسری بار وہین حضرت

ہوئے تفصیل اسکی حجۃ الوداع مین آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری بہت خوش آواز
تھے قرآن خوب پڑھتے تھے نام ان کا عبد اللہ بن قیس اور اشعر نام ان کے قبیلہ کا ہے یمن مین مقابل
سبا سے ہے اور اسلام لائے مکہ مین اور ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر آئے اہل کشتی کے
ساتھہ اس حال مین کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم خیبر مین تھے اور والی کیا آپ کو حضرت
عمر رضہ نے بصرے کا سنہ ۲۰ ہجری مین اور ہمیشہ یہہ بصرے مین رہے حضرت عثمان غنی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کی ابتدای خلافت تک پھر معزول ہوے بصرے سے اور گئے کوفہ کو
اور وہان اہل کوفہ پر حاکم رہے یہان تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کیے گئے
پھر یہ مکہ مین آئے اور یہان تک رہے کہ وفات پائی سنہ ۵۲ ہجری مین کذا فی مظاہر الحق۔
تمام ہوا ابو موسیٰ اشعری کا حال۔

حال معاذ بن جبل کا

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ انصاری ہین ان ستر شخصون مین ہین کہ جو حاضر ہوے
عقبہ ثانیہ مین اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ان مین اور عبد اللہ بن
مسعود اور جعفر بن ابی طالب مین بھائی چارہ کرا دیا تھا اور بھیجا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم نے ان کو قاضی و معلم کر کے اور اسلام لانے کے وقت یہ اٹھارہ برس کے
تھے اور طاعون عمواس مین وفات پائی عمواس نام ایک مقام کا ہے اور طاعون سے مراد
وبا ہے اور یہ طاعون حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت مین واقع ہوا تھا اوس
وقت عمر ان کی اڑتیس ۳۸ برس کی تھی اور اس طاعون کے عارضہ سے تین دن مین ستّر
ہزار آدمی مرے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اس طاعون کی خبر
دی تھی اور یہ آپ کا معجزہ تھا اور یہ معاذ فتویٰ دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم کے زمانہ حیات مین اور حاضر ہوئے یہ بدر مین اور سوا اسکے اور غزوات

ہین اور انتقال کے وقت اپنے یارون سے کہا کہ علم اور ایمان قایم رہیگا قیامت تک
لوتم یہ دونون چیزین جس سے طلبین اور رد کرو باطل کو یہ اقتباس ہے مظاہر الحق
اور مدارج النبوت اور اسماء الرجال اور مشکوٰۃ انتہیٰ۔

نامہ شریف منذر بن ساوی والی بحرین کے نام

علاء بن حضرمی کو نامہ شریف مشعر دعوت اسلام دیکر منذر بن ساوی والی بحرین کی طرف
روانہ کیا وہ ایمان لایا۔ علاء بن حضرمی ایک مشہور صحابی ہین عامل کیا تھا ان کو حضور پُر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے بحرین کا اور قایم رکھا ان کو حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بحرین پر جب تک وہ زندہ رہے اور انتقال کیا ۱۴ھ ہجری مین اور
بعض کہتے ہین کہ حاکم کیا ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرے کا پس انتقال کیا
آپ نے ارض بنی تمیم مین سال مذکور مین اور کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ رحلت کی آپنے بحرین
مین ہجرت کے اکیسوین سال پھر حاکم کیا ان کی جگہہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اور ان کے نام اور نسب مین اختلاف ہے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ حضر موت کے
ہین کذا فی جامع الاصول اور کاشف مین ہے کہ تھے وہ حلیف بنی امیہ کے اور یہہ
دس بھائی تھے۔ روایت کی انہون نے ابو ہریرہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ یہہ دریا
مین اُترے اور پڑہتے تھے کچھہ کلمات اور پار ہوگئے دریا سے اور یہ حکایت ان کی بہت
مشہور ہے اور وہ کلمات یہ ہین یا حلیم یا علیم اور وہ مستجاب الدعوات تھے۔ کذا
فی مدارج النبوۃ اور روایت کی اون سے صائب بن یزید وغیرہ نے کذا فی اسماء الرجال
المشکوٰۃ واضح ہو کہ جب منذر ابن ساوی نے نامہ شریف حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا پڑہا تو پڑہ کر اسلام لایا اور اوس کی رعایا بھی کچھہ اوسکے
ساتھہ ایمان لائی اور کچھہ لوگ ویسے ہی کفر پر رہے کذا فی المعارج پھر اوسنے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت شریف مین عرض حال کیا وہ یہہ ہے۔

اما بعد یا رسول اللہ فانی قراءت کتابک علی اهل البحرین فمنهم من احب الاسلام واعجبه ودخل فیه ومنهم من کرهه وما رضی یهود ومجوس فاحدث الی فی ذلک امرک **ترجمہ** یعنی بعد حمد ونعت کے یا رسول اللہ مینے آپ کے نامہ کو پڑہا بحرین والون کے سامنے تو بعض اُن مین ایسے ہین کہ اُن کو بہت پسند آیا اسلام اور خوش ہوے وہ اس سے اور داخل ہوے وہ اس مین اور کچھہ لوگ اُن مین ایسے ہین کہ اسلام پہ رضامند نہ ہوے اور وہ یہودی اور مجوسی ہین لہذا دوسرا حکم کیجے کہ مین کیا کرون پہر حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دوسرا نامہ والی بحرین کے نام تحریر فرمایا وہ یہہ ہے۔

دوسرا نامہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم

بنام والی بحرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی منذر بن ساوی سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ اما بعد فانی اذکرک اللہ عز وجل فانہ من ینصح لنفسہ وانہ من یطع رسلی ویتبع امرہم فقد اطاعنی ومن نصح لہم فقد نصح فان رسلی قد اثنوا علیک خیرًا وانی قد شفعتک فی قومک فاترک للمسلمین ما اسلموا علیہ وعفوت عن اہل الذنوب فاقبل منہم وانک مہما تصلح فلن نعزلک ومن اقام علی یہودیۃ اومجوسیۃ فعلیہ الجزیۃ کذا فی مواہب اللدنیہ

ترجمہ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے منذر بن ساوی کو سلام علیک پہنچے بیشک مین تعریف کرتا ہون تجسے خدا کی ایسا خدا کہ کوئی اُسکا شریک نہین اور شہادت ادا کرتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین اوسکے سوا اور محمدؐ بیشک رسول اللہ کا ہے یعنی مین اما بعد یاد دلاتا ہون تجھکو خدائے عزوجل کی پس جو کوئی نصیحت کرتا ہے کسی کو یعنی خیر خواہی کسیکی کرتا ہے تو وہ خیر خواہی اپنی کرتا ہے اور جو اطاعت کرتا ہے میرے نامہ برون کی اور تبعیت کرتا ہے اُن کے حکم کی وہ اطاعت اور تبعیت کرتا ہے میری اور جس نے خیر خواہی کی میرے ایلچیون کی اوس نے خیر خواہی کی میری بیشک میرے نامہ برون نے تیری تعریف کی اور بہت تعریف کی اور بیشک سفارش کرتا ہون مین تیری قوم کی تو چھوڑ دے مسلمانون کو اُس چیز پر کہ ایمان لائے ہین وہ اُسپر یعنی اون سے اور اُن کے اسلام کے احکام سے مزاحمت نہ کر اور درگذر کر گنہگارون سے اور عفو کیا مین نے اہل ذنوب کو پس قبول کر تو اُن سے اور متوجہ ہو تو اُن پر یعنے عفو کے ساتھہ اور بیشک جبتک تو اصلاح کرتا ہی اپنی اور اپنے خلق کی تو ہم تجھکو معزول نہ کرینگے کام سے اور جو شخص کہ قایم اور ثابت رہے اپنی یہودیت پر اور مجوسیت پر تو اُسپر جزیہ ہے انتہیٰ اور مدارج النبوۃ مین یہ بھی ہے کہ مسلمانون کو چاہیئے کہ مجوسیون کے ذبح کیے ہوے جانورون کو نہ کھاوین اور نہ اون کی عورتون سے نکاح کرین اور عہدہ جزیہ لینے کا علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ کو تفویض فرمایا وہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے کذا فی مدارج النبوۃ

نامہ مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ علیہ وسلم بنام شاہ غسان جبلہ بن ایہم

نامہ روانہ کیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جبلہ شاہ غسان کی طرف ہجرت کے ساتوین سال اسلام لایا وہ اور نامہ شریف کا جواب لکھا اور اپنے اسلام

سے مطلع کیا اور ہدیہ بہیجا پہر وہ قایم او ثابت رہا اسلام پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے زمانہ خلافت تک پہر اوسی زمانہ مین ایکبار جبلہ حج کو آیا وہ طواف بیت اللہ
کر رہا تہا کہ قبیلہ فرازہ کے ایک آدمی کے پاؤن سے اُسکا تہبند دب کر کہل گیا جبلہ نے
اوس آدمی کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اس زور سے کہ اوسکی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی وہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فریادی آیا آپ نے جبلہ کو بلا کر کہا کہ اس کو راضی
کر و ورنہ قصاص کا حکم کرونگا اوسنے کہا مجہہ سے اوسکے لیے قصاص لو گے حالانکہ وہ
بازاری آدمی ہے اور مین بادشاہ ہون حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا
کہ اسلام نے تمہارے اور اوسکے درمیان مین تسویہ کر دیا ہے تم کو اُسپر کچھ فضیلت
نہین ہے مگر تقویٰ سے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کا کلام ہے ان اکرمکم عند اللہ
اتقکم یعنی اللہ تعالیٰ شانہ کے نزدیک تم مین سے وہی آدمی عزت دار ہے جو اللہ تعالےٰ
شانہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے اوسنے کہا کہ اگر ایسا ہی ہے کہ مجہہ مین اور اوسمین کچہہ فرق
نہین ہے تو مین نصرانی ہو جاؤنگا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو مین تجہے قتل
کرونگا اوسنے کہا کہ آج کی رات مجہے مہلت دو کہ مین اپنے کام مین فکر کرون آپنے
مہلت دی وہ رات کو بہاگ گیا اور قسطنطنیہ مین جا کر نصرانی ہو گیا نعوذ باللہ من
ذلک الشقاوۃ وسوء الخاتمۃ یعنی اللہ تعالیٰ شانہ اپنی پناہ مین رکہے ایسی شقاوت
اور ایسے خاتمہ سے اور بعض اہل سیر یہہ کہتے ہین کہ وہ پہر اسلام لایا اور مسلمان ہو گیا

حکایت

حسب روایت شیخ زرندی جو اونہون نے اپنی کتاب اعلام مین ذکر کیا ہے اور جو کچہہ کہ
محمد بن سعد کاتب واقدی نے کتاب طبقات مین روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی
کے زمانہ خلافت مین جبلہ بازار دمشق مین جا رہا تہا کہ اوس نے اپنا پاؤن ایک فرزینہ
آدمی کے پاؤن پر رکہدیا اوسنے جبلہ کو ایک طمانچہ مارا تو اوسکو پکڑ کر ابو عبیدہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس لائے اور حال بیان کیا کہ اسنے بادشاہ کو طمانچہ مارا حضرت ابو عبیدہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کیا کہ اسکو جبلہ کے پاس لیجاؤ کہ وہ بھی ایک طمانچہ اسے مارے
جبلہ کے خادمون نے کہا کہ کیا اس جرم سے اسپر قتل کی سزا نہین ہوسکتی آپ نے فرمایا
کہ نہین پھر جذام نے کہا کہ ہاتھہ کاٹ ڈالین حضرت نے فرمایا کہ نہین خدایتعالیٰ
شانہ کا حکم قصاص ہی کا ہے یعنی ویسا ہی بدلہ اُسکا لیا جائے جیسا کہ اوس نے کیا ہی
جب جبلہ نے یہ سنا تو کہا کہ کیا تم کو یہ گمان ہے کہ مین اپنا مُنہ ایک بزغالہ کے مُنہ کے
برابر کرونگا جو یمن سے آیا ہے اور عربی کو اوسنے بسبب حقارت کے تشبیہ دی بزغالہ
کے ساتھہ اور کہا یہ دین بُرا دین ہے پھر مرتد ہو کر نصرانی بنگیا نعوذ باللہ منہ اور بعض
اہل سیر کہتے ہین کہ جبلہ اپنے ارتداد سے پشیمان ہوا اور کچھہ اشعار پڑھا کرتا تھا۔
جن کا آخری شعر یہ ہے ؎

یا لیتنی ادعی المخاض بقفرة ولو انکر القول الذی قالہ عمر

ترجمہ کاشکے مین حاملہ اونٹنی کو بیٹپھر میدان مین چراتا ۔ مگر انکار نہ کرتا اُس قول
کا جو عمر نے کہا تھا ۔ اور اسی سال مین اسلام لایا فروہ بن عمرو جذامی جو بادشاہ
روم کیطرف سے حاکم تھا عمان پر اور عمان بروزن منان زمین بلقا مین سے ایک شہر ہی
ملک شام مین اور لکھہ بھیجا اوسنے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی خدمت
مین ایک خط اپنے ایک آدمی مسعود بن سعد کے ہاتھہ اور ایک خچر سفید اور مواہب مین ہی
کہ اشہب تھا جسکا نام فضہ تھا اور ایک گھوڑا یعنی ظراب نام اور ایک دراز گوش اور
چند عمدہ کپڑے اور ایک قبا سندس کی جس پر زردوزی کام تھا بطور ہدیہ بھیجا اور
اور اُس خط کا مضمون یہ تھا کہ لکھا جاتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ وصحابہ وسلم کو فروہ بن عمرو جذامی کیطرف سے اطلاعاً کہ مین اسلام لایا اور اقرار
کیا مین نے اللہ تعالیٰ شانہ کی وحدانیت کا اور آپ کی رسالت کا اور مجھے یقین ہے کہ

آپ وہی رسول ہین کہ جن کے آنے کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے والسلام علیک انتہےٰ پہر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکے وکیل کا اعزاز کیا اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اسکو اپنے مکان پر لیجاؤ اور مہمانداری اس کی کرو اور ہدیہ اسکا قبول فرمایا اوسمین سے کپڑے تو عورتون کو دیے اور دراز گوش ابو اسید ساعدی کے سپرد کیا کہ اوسکی خدمت کرین اور اوسکے خط کا جواب تحریر فرمایا مضمون اُسکا یہ تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے لکھا جاتا ہے فروہ بن عمرو کو اما بعد بیشک تیرا وکیل پہنچا ہمارے پاس اور جو کچھ ہدیہ بہیجا تہا اور تیرے اسلام سے مجکو اطلاع ہوئی بیشک خداے تعالےٰ شانہ نے تجھکو راہ راست دکھائی اگر تو نیکی کرے اور فرمان برداری کرے خدا اور رسول کی اور نماز کو قایم رکھے اور زکوٰۃ مال کی ادا کرے تو بہشت تجکو ملے اور آپ نے بلال رضی کو فرمایا کہ انہون نے پانسو درہم مسعود کو دیے

منقول ہے

کہ جب بادشاہ روم نے فروہ کے اسلام لانے کی خبر سُنی تو ان کو بلایا اور تکلیف دی کہ دین محمدی سے پہر جاوین اور بہت کچہ لالچ دیا کہ مین تجھے جاگیر اور ملک دونگا۔ مگر اُن کے دل مین جو اسلام کی حقانیت نے جگہہ کر لی تہی اوسنے رضامند نہ ہونے دیا اور کہا کہ مجکو یقین ہے کہ وہ پیغمبر برحق ہین اور تو بہی جانتا ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہین کہ جنکی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے مگر تو بخیلی کرتا ہے اپنے ملک کے سبب سے پہر بادشاہ روم نے اُن کو قید کیا اور آخر کو اونہین شہید کیا سولی پر لٹکا دیا واضح ہو کہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے کہ تاریخ نامہ پہنچنے جبلہ اور فروہ کی معلوم نہین کہ کون سنہ مین ادن کو بہیجا گیا تہا مگر اکابر اہل سیر نے اسے سال ششم مین ذکر کیا ہے تو اس کتاب مین بہی اوسیکے موافق ذکر ہوا مگر گمان غالب

یہ ہے کہ نامہ بھیجنا جبلہ کو سال ہشتم مین ہوا ہوگا یا اسکے بعد اسلیئے کہ حکومت اسکی بعد مرنے حارث بن ابی شمر غسانی کے ہوئی تہی اور حارث سال ہشتم مین مرا ہے واللہ اعلم کذا فی روضۃ الاحباب۔

اسی سال ششم مین خولہ بنت ثعلبہ کے ظہار کا قصہ واقع ہوا یعنی طلاق جاہلیت

خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن الخزرج اور اُن کے خاوند اوس بن صامت بن قیس بن احزم انصاری کے درمیان ظہار واقع ہوا مروی ہے کہ خولہ رضی اللہ تعالے عنہا نہایت خوش اندام اور طرحدار بی بی تہین ایک دن وہ نماز پڑہ رہی تہین کہ اونکے شوہر کی نظر حالت سجدہ مین اُن کی پشت پر پڑی اون کے دل مین اُن کی طرف رغبت پیدا ہوئی بعد فراغت نماز اون کے خاوند نے اُن سے قریب ہونا چاہا اُن کو کچھہ ضرورت خانہ داری پیش تہی انہون نے انکار کیا اوس کی طبیعت غصہ ور واقع ہوئی تہی بے تامل خفا ہو کر کہہ بیٹھے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ اور یہ اول ظہار تہا جو اسلام مین واقع ہوا اور ظہار ایام جاہلیت مین حکم طلاق کا رکہتا تہا القصہ اوس رضی اللہ تعالی عنہ غصہ کی حالت مین کہہ تو گئے مگر بعد غصہ اوترنے کے پشیمان ہوے اور خولہ سے کہنے لگے کہ مین گمان کرتا ہون کہ تو مجہپر حرام ہوگئی اوس پاک بی بی نے بہت ڈر کر کہا کہ ایسی بات زبان سے مت نکالو حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم سے دریافت کرو۔ اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجہے شرم آتی ہے حضرت خولہ نے کہا مین جاؤن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تو جان ابتجہے اختیار ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اوس رضی اللہ تعالی عنہ نے پشیمانی کے بعد چاہا کہ خولہ سے صلح کرلین خولہ نے کہا یہہ نہین ہوسکتا جب تک مین حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم سے دریافت نہ کرلون پہر وہ حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اسوقت حضرت

ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
واصحابہ وسلم کا سر مبارک دہو یا کنگھی کر رہی تہین کہ خولہ نے اپنا حال زار
حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک
مالدار اور خوبصورت عورت تہی اور بہت لوگ مجہپر فریفتہ تہے او سوقت اوس
نے مجہسے نکاح کیا اور اب سارا مال میرا کہالیا اور جوانی میری بڑہاپے سے بدلگئی
لڑکے بالے پیدا ہوے جماعت میری متفرق ہوگئی فقر و فاقے نے مجہپر غلبہ کیا
اب اوس نے مجہہ سے ظہار کیا ہے مگر طلاق کا کچہہ ذکر نہین آیا اور وہ باپ ہے
لڑکون کا اور لڑکے مجہہ کو عزیز ہین اب آپ ارشاد فرمائیے کہ مین کیا کرون آپ نے
ارشاد کیا کہ میرے گمان مین تو اوسپر حرام ہوگئی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضور
سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوسپر ویسی ہی ہے جیسا کہ
اوس نے کہا اور ایک دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین اس
سے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی۔ اور ایک تیسری روایت مین ہے کہ مین حکم نہین کرتا تجکو اس امر
مین کچہہ اسلیے کہ ظہار جاہلیت مین طلاق ہوتا تہا اور میری شریعت مین ابہی کوئی
حکم اس باب مین نازل نہین ہوا۔ خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
واصحابہ وسلم ایسا نہ کہئیے قصہ میرا نہایت درد انگیز اور جگر خراش ہے آپ نے دوبارہ
یہی کلام مذکور فرمایا اور وہ جزع و فزاع کرتی تہین اور وہی جواب سنتی تہین انہون
نے گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ مین اوس کے لڑکے بالے رکہتی ہون اگر مین اونکو
اوس کے پاس چہوڑ دون تو ضایع ہوجاوین اور اگر اپنے پاس رکہون
تو کہلاؤن کیا اب مین نہین جانتی کہ چارہ کار اس کا کیا ہے بس اس سے
بہتر اور کوئی بات نہین ہے کہ مین اپنے درد دل کو اوسی قاضی الحاجات
سے عرض کرون پہر وہ وہان سے اوٹہہ کر حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرے کے ایک گوشہ مین گئین اور سجدہ مین سر رکھدیا اور عرض کی۔ اللّٰھم انی اشکو الیک وحدتی و وحشتی و فراق زوجی و وجدی۔ یعنی اے اللہ مین درد اپنا بیان کرتی ہون تجسے اور وحشت اپنے شوہر کی جدائی کی اوس کے فراق کے سبب سے وہ اس مناجات ہی مین تہین کہ آثار وحی کے نزول کے آپ کے رخسار پُر انوار پر ظاہر ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور یہ وحی لائے جو سورۃ المجادلہ کی چند آیتین خولہ بنت ثعلبہ کے قصہ کی تفصیل مین ہی وہ یہ ہے:۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْ اِلَی اللّٰہِ ق وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ۝

اَلَّذِیْنَ یُظَاھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ط اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ ط وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ط

ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ج فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ط ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

سُن لی اللہ نے بات اُس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور
جھینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سُنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ
سُنتا ہے اور دیکھتا ہے جو لوگ مان کہہ بیٹھین تم مین سے اپنی عورتون کو وہ نہین ہین
اُن کی مائین اُن کی مائین وہی ہین جنہون نے اُن کو جنا ہے اور وہ بولتے ہین
ناپسندیدہ بات اور جھوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا ہے اور جو مان کہہ بیٹھین
اپنی عورتون کو پھر وہی کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ہے اُن پر ایک غلام کا
پہلے اس سے کہ آپس مین ہاتھ لگاوین ایکدوسرے کو اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور
خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی غلام آزاد نہ کرسکے تو دو مہینے کے
روزے لگاتار رکھے پہلے اس سے کہ آپس مین چھوئی ایکدوسرے کو پھر جو کوئی روزے بھی دو
مہینے کے نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجون کو کھانا کھلاوے یہ اسواسطے ہے کہ حکم مانو اللہ
کا اور اوس کے رسول کا اور یہ حدین باندھی ہوئی ہین اللہ کی اور منکرون کے واسطے
عذاب دردناک ہے انتہی منقول ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ شکر و سپاس اوس خدای بزرگ کو کہ اوس کی سماعت ازلی و ابدی
کے نزدیک سب آوازین کیا پست اور کیا بلند یکسان ہین کہ خولہ بنت ثعلبہ میرے گھر کے
گوشہ مین آہستہ آہستہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سے باتین کرتی تھی
اور باوجودیکہ مین وہین حاضر تھی اوسپر بھی اوسکی باتین بخوبی نہین سمجھتی تھی اور اللہ
تعالیٰ شانہ نے اوس تمام سرگذشت کو اپنی سماعت ازلی قدیمی سے سُن لیا
اور اُسکا فیصلہ فرمادیا مروی ہے کہ جب کبھی خولہ بنت ثعلبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
یہان جاتین تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی تعظیم کرتے اور فرماتے قد سمع
اللہ قولہا اور مروی ہے کہ ایکروز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت
مین اشراف قریش کی جماعت کے ساتھ راہ مین جارہے تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس

آئی اور کہا اے عمر کہڑے رہو کہ میری آپ سے ایک حاجت ہے آپ اوس کے سامنے
گئے اور سر جہکا لیا اور اپنا دست شفقت اوس ضعیفہ کے مونڈہے پر رکھ دیا اور اتنی دیر تک
کہڑے رہے کہ اوس نے اپنی پوری حاجت بیان کرلی اور جواب اپنا سُن لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ اپنے اصحاب کے پاس آئے اُن مین سے ایک نے عرض کی کہ اے
امیر المومنین آپنے ایک بڑہیا کے لیے اتنی دیر تک جماعت قریش کو کھڑا کیا آپ نے فرمایا
کہ ای مسکین تو جانتا ہے کہ یہ بڑہیا کون ہے اوسنے کہا کہ نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ یہ وہ عورت ہے کہ اللہ تعالی شانہ نے اسکا شکوہ سات آسمانون کے اوپر سے سُن لیا
اور اُسکا فیصلہ کردیا یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے قسم اللہ کی اگر یہ مجکو اپنے کام کے واسطے رات تک
روک رکہتی تو بہی مین کہڑا رہتا مگر نماز کے لیے جاتا اور نماز پڑہکر پہر اسکے پاس آتا یہان تک
کہ کام اسکا پورا ہوتا۔ **الغرض** حضرت سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
شوہر خولہ کو بلایا اور آیات منزلہ پڑہکر سُنائین اور فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرلے پہر خولہ
سے قریب ہو اونہون نے کہا کہ مجکو غلام آزاد کرنے کی قدرت نہین آپ نے فرمایا کہ دو
مہینے برابر روزے رکہہ اوس نے کہا کہ یہ بہی مجہسے نہو سکیگا۔ مین دن بہر مین جو دو
تین مرتبہ کہانا نہ کہاؤن تو آنکہون مین اندہیرا آجاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو ساٹہہ
مسکینون کو کہانا کہلا اوس بن صامت یعنی خولہ کے شوہر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجکو یہ بہی مُیسّر نہین اگر آپ اعانت فرمائین تو ہوسکتا ہے
پہر آپ نے پندرہ صاع طعام مال زکوٰۃ سے دیا تو اُنہون نے کفّارہ ادا کیا کذا فی روضۃ
الاحباب اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت نے اُوس بن صامت رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تو ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلا تو اونہون نے عرض کی مجکو اتنا مقدور نہین اسی اثنا مین
ایک شخص آیا اور ایک کیل خرمے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لایا
اور اوس کیل مین پندرہ صاع خرمے تہے آپ نے اُوس رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا

کہ یہ خرمے لیجاو اور فقرا کو بانٹ دو کہ تمہارے ظہار کا کفارہ ہو جاوے اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کسی کو مین اپنے سے زیادہ محتاج نہین دیکھتا حکم ہو کہ اپنے اہل و عیال مین صرف کرون آپ نے فرمایا کہ اچھا اونہیں مین صرف کرو۔

یہان علما کا اختلاف ہے

کہ اگر صاحب کفارہ محتاج ہو تو اوسکے لیے جائز ہے کہ کفارہ کی شے کو اپنے اہل و عیال پر صرف کرے یا نہین۔ اکثر ائمۂ مجتہدین اسی پر ہین کہ جائز ہے موافق ظاہر اس حدیث کے لیکن امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہین اسلیے کہ مقصود حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا یہہ تھا کہ بالفعل تو اسے اپنی اولاد اور اہل کی نفقہ مین صرف کر پھر کفارہ ادا کر دیجیو انتہی ۱۲

اسی سال ششم ہجری کے واقعات مین مسابقت یعنی اونٹ اور گھوڑونکی دوڑ

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنے اپنے اونٹ اور گھوڑے دوڑائین دیکھین کسکا اونٹ یا گھوڑا آگے نکلتا ہے اور یہ امر منجملہ معاونات جہاد سے ہے۔ یعنی فوجی اصول سے ہے اور اس مسابقت مین یکطرفی شرط بھی درست ہے اور اگر دونون طرف سے ہو تو وہ قمار یعنی جوا ہے۔ مگر جبکہ ہو دونون کے درمیان مین ایک محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنے والا ہو۔ اس شرط کو اور اسکا گھوڑا ہم مثل ہو اُن دونون کے گھوڑون کے کہ احتمال اوسکے بڑھ جانیکا ہو اون دونون پر الا جائز نہ ہوگا۔ پھر جبکہ بڑھ جاوے تیسرا اون دونون سے تو لے وہ مال اُن دونون سے اور اگر وہ دونون بڑھ جاوین اس سے تو نہ دے وہ ان دونون کو کچھہ اور اُن دونون مین سے جو آگے بڑھ جائے تو لے وہ دوسرے سے

کذا فی معدن الجواہر۔

اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ایک اونٹنی تہی جسکا نام قصوی تہا کہ کوئی اونٹ اوس سے آگے نہ بڑہا ایک اعرابی آیا اوسکے پاس ایک دُبلا سا اونٹ تہا وہ قصوی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم پر بہت گران گذری حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کی تسلی فرما دی کہ حق علی اللہ ان لایرفع شیئا من الدنیا الا وضعہ یعنی حق ہے اللہ تعالی شانہ پر یہ کہ نہین بلند کرتا ہے دنیا مین کسی چیز کو کسی پر مگر کہ پست کرتا ہی اوسکو اسی کے موافق کسی شاعر نے کہا ہے۔ ہر کمالے را زوال و ہر زوالے را کمال ؎ اور اس مصرعہ کا مطلب او مضمون اس آیت شریفہ سے لیا گیا ہے کل شیئ ھالک الا وجھہ یعنی اس جہان کے کمال کو بہی ایکدن زوال ہے ؎

اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسابقت کے لیے ایک میدان مقرر فرماتے تہے کہ اوس مین مسابقت کرین اور میدان گہوڑ دوڑ کا چہوٹا اور بڑا بہی ہوتا تہا۔ گہوڑون کی قوت کے اعتبار سے جو گہوڑے قوی اور دور دم ہوتے خوب دسے طیار کیے ہوے جسے مضمر کہتے ہین اُن کے لیے بڑا میدان ہوتا تہا اور جو گہوڑے کمزور ہوتے تہے اُن کا میدان چہوٹا ہوتا تہا اور اوس گہوڑے کو غیر مضمر کہتے ہین۔

مضمر کے لیے جو میدان تہا وہ حفا سے ثنیۃ الوداع تک یہ مقام مدینۂ منورہ کے قریب ہے اُن دونون مین چہہ میل کا فاصلہ ہے۔ اور غیر مضمر کے لیے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور یہ ایک میل کی دوری ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہین ہے مسابقت مگر تیر اندازی مین۔ یا اونٹون اور گہوڑون کے دوڑانے مین اور ہاتہی اور گدہی اور خچر بہی اسی حکم مین ہین ؛

اور اسی سال ششم مین ام رومان نے وفات پائی

یہ ام رومان حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ کی والدہ تھین رومان ضمہ اور فتحہ دونون سے درست ہے نام ان کا زینب بنت عامر ہے اور ان کے نسب مین اختلاف ہے مگر بنی غنم بن مالک بن کنانہ ہونے مین اتفاق ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکر حضرت حضرت ام المومنین صدیقہ رضؓ کے برابر حقیقی ہین اور محمدؐ بن ابی بکر اسما بنت عمیس کے بطن سے تھے اور عبداللہ بن ابی بکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب اولاد سے بڑے تھے اُن کی والدہ کا نام قتیلہ یا قتلہ بغیر تصغیر کے تھا اور اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی والدہ کا نام شفیقہ تھا اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تشریف لے گئے حضرت ام رومان کے دفن مین اور اُترے آپ اُن کی قبر مین اور فرمایا کہ من اراد ان ینظر الی امراۃ من حور العین فلینظر الی ھذا یعنی جو کوئی چاہے کہ دیکھے ایک عورت کو حور عین مین سے پس وہ دیکھے اس کی طرف کذا فی مدارج النبوت و روضۃ الاحباب۔

احوال حضرت اسما بنت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضؓ کا لقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ذات النطاقین رکھا تھا اور یہ والدہ ہین عبداللہ بن زبیر کی۔ اسلام لائین یہ مکہ معظمہ مین سترہ آدمیون کے اسلام لانے کے بعد اور یہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ سے دس برس بڑی تھین۔ اور وفات پائی آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے دس دن بعد اور ایک قول مین بیس دن بعد

بعد سکے کہ اُتاری گئے عبد اللہ بن زبیر سولی پر سے ۷۳ھ ہجری مین اُسوقت عمر حضرت اسما کی سو برس کی تھی مکہ مین
انتقال ہوا روایت کی ہے ان سے ایک جماعت کثیر نے۔ اور اسما بنت عمیس زوجہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالی
عنہا یہ مہاجرات حبشہ سے تہین ہجرت کی تھی انہون نے اپنے خاوند جعفر رض بن ابیطالب کیساتھ پیدا ہوے انسے وہین حبشہ مین
تین بیٹے محمد بن جعفر اور عبد اللہ بن جعفر اور عون بن جعفر پہر وہ آئین وہان سے مدینہ کو سال ہفتم ہجری مین جب انکی شوہر جعفر رض
نے سریہ موتی مین شہادت پائی تو نکاح کیا انسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُن سے پیدا ہوے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
پہر بعد وفات حضرت صدیق اکبر رض کی نکاح کیا ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُن سے پیدا ہوے یحیی بن علی رض
روایت کی ان سے ایک جماعت نے کبار صحابہ مین سے۔ اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما اسلام لائے حدیبیہ مین
اچھا اسلام ہوا انکا اور تھی یہ کہ روایت کی انسے عایشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے اور ان کے سوا اور لوگون نے
بہی اور انتقال کیا آپنے ۵۳ھ ہجری مین اور عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوے غزوہ طایف مین رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ اور تیر مارے اونہون نے کفار پر اور تیر مارا ان کو ابو محجن نے پہر یہ اوسی زخم
سے شہید ہوے اپنے والد ماجد کے اول خلافت مین ماہ شوال اور ۱۱ھ ہجری مین اور تھے یہ قدیم الاسلام۔

اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالے عنہما کنیت اون کی ابو القاسم تھی۔ پیدا ہوے یہہ
ذو الحلیفہ مین سفر حجۃ الوداع مین ۱۰ھ ہجری مین والدہ ان کی اسما بنت عمیس تھین روایت کی انہون نے
اکثر حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کے سوا اور صحابہ سے اور روایت کی اُن سے اون کے
بیٹے قاسم نے اور سوا قاسم کے اوروں نے بہی تابعین مین سے قتل کیا ان کو اصحاب معاویہ رض نے مصر مین ۳۸ھ ہجری مین
اور حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ تعالی عنہ اسی سال اوایل مین یا اخیر سال ہفتم مین
اسلام لائے اختلاف کیا ہے علمانے ان کے نام اور نسب مین اور مشہور تر سب قولون مین یہ ہے کہ نام ان کا ایام
جاہلیت مین عبد شمس یا عبد عمر تہا اور ایام اسلام مین انکا نام عبد اللہ یا عبد الرحمن ہوا کہا ہے حاکم ابی احمد نے کہ صحیح تر
نام انکا ہمارے نزدیک عبد الرحمن بن صخر ہے اور غالب ہوگئی اُن پر انکی کنیت اور ایسا غلبہ اوس کو
ہوا کہ گویا اسکے سوا اون کا اور کچھ نام ہی نہ تہا۔
مسلمان ہوے خیبر کے سنہ مین اور حاضر ہوے خیبر مین حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیساتھ

اور حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلّم کی خدمت اپنی ذات پر واجب کر لی تھی - اور تحصیل علم پر بہت راغب تھے اور غذا مین ان کو تکلف سے کچھ غرض نہ تھی روکھا سوکھا جو کچھ ملگیا اوسی سے پیٹ بھر لیا اور جہان حضرت تشریف لے جاتے وہان حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ساتھ رہتے اور سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بڑھکر حافظ حدیث تھے اور حضرت کی خدمت مبارک مین اتنا حاضر رہتے تھے کہ کوئی بھی اتنا حاضر باش خدمت عالی نہ تھا - امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کچھ اوپر آٹھہ سو آدمیون نے صحابہ اور تابعین مین سے ان سے روایت کی ہے از انجملہ ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین اور وفات پائی آپ نے مدینہ منورہ مین ۵۷ھ ہجری مین اور ۵۸ اور ۵۹ کی بھی روایت ہے عمر آپ کی اٹھتر برس کی ہوئی تھی اور نام ان کا ابو ہریرہ اسلیے ہوا کہ ان کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی اوسکو ہر جگہہ اپنے ساتھہ لیے پھرتے تھے کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ -

کتاب سرور المحزون

کے مترجم اپنی کتاب قرۃ العیون مین لکھتے ہین - **بلّی کے مناقب** بلی کا پالنا مستحب ہے کما صرح بہ العلماء اور حیوۃ الحیوان مین احمد اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی سے روایت ہے اور ابو ہریرہ اوس کے راوی ہین کہ آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو ایک قوم نے دعوت مین بلایا آپ وہان تشریف لے گئے اوسی مقام پر ایک دوسرے نے آپ کی دعوت کی آپ نے وہان جانے سے انکار کیا تو صحابہ نے آپسے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین کتا ہے صحابہ نے عرض کی کہ پہلے دعوت کرنے والے کے گھر مین بلی تھی آپ نے فرمایا الھرۃ لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات " یعنی بلی نجس نہین ہے سوا اسکے نہین کہ وہ طواف کرنے والون مین سے ہے تمہارے اور طواف کرنے والے خادم ہین اور طواف کرنے والیان خادمات ہین اور کیا نازل خدمات کو بجاے مملوک کے کما فی التنزیل

ویطوف علیہم وِلدان مخلدون یعنی پھرتے ہین اور خدمت کرتے ہین اُن کی لڑکے ہمیشہ رہنے والے اسلیے کہا ابراہیم نخعی نے کہ الھرۃ کبعض اھل بیت یعنی بلی ایسی ہے کہ جیسے بعض گھر کے آدمی اور یہ اسلیے کہ بلّی آدمیون کے ساتھہ فرش پر پلنگ پر گود مین بیٹھتی ہے اور دوسرا جانور اتنا مانوس نہین ہوتا طبقۂ اسلام مین اور ایک حدیث مین ہے کہ بلی نہین توڑتی نماز کو۔ سوا اسکے نہین کہ بلی متاع البیت سے ہے۔

روایت ہے

ایک بزرگ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اون کی وفات کے بعد اور اُن کو بہت بلند مقام پر پایا تو حضرت شبلی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حضور مین مجھے طلب فرمایا اور کھڑا کیا اپنے سامنے پھر پوچھا میرے پروردگار تعالیٰ شانہ نے کہ اے شبلی تو جانتا ہے کہ مین نے تجھے کس سبب سے بخشا ہے۔ مین نے عرض کی۔ کہ اعمال صالحہ کے سبب سے۔ فرمایا کہ نہین۔ پھر عرض کی مین نے کہ اس سبب سے کہ مین نے تیری عبادت مین اخلاص کیا فرمایا کہ نہین پھر مین نے عرض کی کہ بسبب حج اور روزہ اور نماز کے فرمایا کہ نہین پھر مین نے عرض کی اس سبب سے کہ مین نے ہجرت کی طرف صالحین کے اور سفر کیا طلب علم کے واسطے فرمایا کہ نہین پھر عرض کی مین نے کہ اے رب یہ منجیات نہین کہ گمان کرتا تھا مین کہ یہ میری بخشش کا سبب ہونگی فرمایا کہ ان چیزون سے تیری مغفرت نہین ہوئی۔ پھر مین نے عرض کی کہ رب میرے کس چیز کے سبب سے تو نے مجھے بخشا فرمایا کہ یاد کر اُسوقت کو کہ تو بغداد کے ایک کوچہ مین جا رہا تھا وہان ایک چھوٹی سی بلی کو تو نے دیکھا کہ ضعیف کر دیا تھا اوس کو سردی نے تو نے اُسے اُٹھا لیا اور اپنے کپڑون مین چھپا کر گرمی پہنچائی۔ پھر عرض کی مین نے کہ اے پروردگار تعالیٰ شانہ تو ظاہر و باطن کا دیکھنے والا ہے۔ یہ کام تو مجھہ سے ہوا تھا پھر فرمایا میرے رب نے کہ چونکہ تو نے میری ایک مخلوق پر رحم کیا مین نے تجھپر رحم کیا۔

سبحان اللہ و بحمدہ وہ دونون جہان کا خالق و مالک ہے دونون جہان اوس کے دونون جہان کے رہنے والے اوس کے جس چھوٹے سے چھوٹے گناہ پرچاہے پکڑ لے اور بڑے سے بڑے گنہگار کو جس چھوٹے سے چھوٹے عمل پر چاہے بخشدے وہ نکتہ نواز ہے اے میرے مہربان مالک میرے خالق۔ میرے رازق میرے ستار و غفار میری جان تجھپر قربان میرے پاس تو کوئی نجات کا سرمایہ نہین ہے مین تو صرف تیرے فضل و کرم کا بھروسہ رکھتا ہون پروردگار تعالیٰ شانہ جہان تو نے بڑے بڑے گنہگارون کو کسی سبب سے بخشا ہے تو میری بخشش کے واسطے اپنے فضل و کرم کو سبب کر دے اللّٰھم آمین یارب العالمین آمین۔

غزل فقیر محمد اکبر

میرے خدا تو مجھے بھیک دے کریم ہے تو
کرون سوال نہ تجھسے تو اور کس سے کرون
تجھی کو شرم ہے میری ترا ہی بندہ ہون
تو اوس کا شکر کیے جا وہ آپ دیگا

گنہگار ہون مین بخشدے رحیم ہے تو
خدا ہے تو مرا مالک ہے تو رحیم ہے تو
کبھی تو رحم تجھے آئیگا رحیم ہے تو
کریم سے کبھی کہتے نہین کریم ہے تو

خدا سے مانگنا آتا نہین تجھے اکبر
سوال کرتا ہے اوس سے بڑا لئیم ہے تو

فقیر محمد اکبر عرض کرتا ہے کہ اس مقام سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبادت مفروضہ یونہین بیکار شے ہے بلکہ جسنے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو اتنا نرم کر دیا تھا وہ انہین عبادات کے انوار تھے اور اس مین شک نہین کہ رحمت کرنا مخلوق پر اس خیال سے کہ یہ خدا تعالیٰ شانہ کی مخلوق ہے بہت بڑی عبادت ہے۔ خدمت خلق بڑے لوگون کا کام ہے۔ ہم سے ناکس اس مرتبہ کے لائق نہین سمجھے گئے۔ اللہ تعالیٰ شانہ اس خدمت کا سزاوار بنا دے تو بنا دے ورنہ ع این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدای بخشندہ

۵ راحت بدل رسان کہ ہمین مشربِ ست تو بس ☆ ایک بزرگ اور بہی ایسا ہی کچہہ فرماتے ہین

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست	بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

فقیر محمد اکبر ابو العلائی داناپوری

مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ شانہ کے احکام ہین اور ایک رسول اللہ کا فرمان ہے اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہی ہین جو اللہ تعالیٰ شانہ کے احکام ہین وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشادات ہین۔ اور یہ ایک ولی اللہ کا مشاہدہ ہے۔ اس نے ہم کو یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوق پر رحمت کرنا چاہیے اور ضرور چاہیے اور یہ رحمت بلی ہی پر منحصر نہین ہے حضرت سعدی فرماتے ہین

میازار مورے کہ دانہ کش است	کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

اوس پاک پروردگار تعالیٰ شانہ تک پہونچنے کی ریگ بیابان کے ذرون سے لاکہہ گونہ سے زیادہ راستے ہین ان سب راستون سے جو راہ بہی جسکو ملجائے اور مالک تک پہنچادے تو پہنچنے والے کیواسطے تو وہی راہ نجات کا سبب قرار پائی اور پہنچنے والا تو اوسیکو سب راستون سے بہتر سمجہیگا۔ اسلیے کہ اُسپر تو اوسی راستہ کا احسان ہے اور وہ دوسرے راستون سے بیخبر ہے مگر جو استعداد کہ اُسکو مالک کے ملنے کا راستہ ڈہونڈنی کیطرف لیگئی ہے وہ عبادات مفروضہ کے انوار ہین انہین نے راستے کے نشیب و فراز دکہائے اور اُن کے خطرون سے بچایا۔

الحمد للہ کہ وہ شغل شریعت محمدی ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم؀

حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ اس بات سے فضیلت اوس عمل قلیل کی اور بڑے بڑے اعمال حسنہ پر مثل اقرار توحید اور شہادت رسالت اور ارکان خمسہ اسلام پر ثابت نہین ہوتی۔ بلکہ ایک اعطار الکثیر علی القلیل ہے اور سبب

اسکا یہہ تہا کہ یہ ایک عمل ادنی اور قلیل تہا کہ قدر اوسکی اون کی نظر مین نہ تہی اسلیئے اونہون نے پروردگار تعالی شانہ کی حضور مین ذکر نہین کیا وہی اعمال عرض کیے جو ارہ الطاعات تہے مگر چونکہ رحمت خاص صفت مالک کی ہے اور اسمین ایک شبہ انکا ملتا ہوا تہا لہذا پروردگار تعالی شانہ نے اوسے پسند فرمایا۔ اور چاہا کہ اپنی پسند سے اپنے بندون کو مطلع کردون لہذا اوس کی قبولیت پر تمام بندون کو مطلع فرمایا پس پہر کیا تہا عشاق خدا نے اس خدمت خلق کو بہی احکام مفروضہ سے کردیا اور پکارنے لگے ؎

ہم جانتے نہین ہین ای زاہد کیا ہے کعبہ
بیدھر پھرین وہ ابرو اودھر نماز کرنا

اور جو بلی کسی کا نقصان کرتی ہو جیسے کبوتر کسی کے کہا جاتی ہو تو اوس کو باندھ رکہے اور اوسکے کہانے پینے کی خبر رکہے اور جسکی چیز نقصان کرے اوسکا تاوان دے اور باندھ رکہے اور یہی حکم ہے ہر پلے ہوے جانور کا اور اگر اوسکی عادت نقصان کرنیکی نہو اور احیاناً اوس سے نقصان ہوگیا ہو تو صحیح یہ ہے کہ اوسکے مالک پر نہ ضمان آویگا نہ تاوان۔

لانّ العادۃ حفظ الطّعام عنہا لا ربطہا

یعنی تحقیق عادت حفاظت کرنے کہانے کی ہے اوس سے نہ اوسکے باندھ رکہنے کی اور جو بلی کبوتر وغیرہ پکڑے اور وہ اوسکے مونہہ مین زندہ ہو تو اوسکے چھڑانیوالے کو بلی کے کان مروڑنے اور اوسکے مونھہ پر مارنا کہ وہ اوسکو چہوڑ دے درست ہے اور ایذا دینے کی حالت مین اسکا مارنا درست ہے اور تنبیہاً اسکے درست نہین۔

اور جھوٹا بلی کا پاک ہے مگر جبکہ مونھہ اوسکا نجس ہو اور وہی مونھہ ڈالدے پانی مین یا اور کسی شے مین مثل پانی کے تو وہ شے ناپاک ہوجائیگی۔ اور بلی کا بیچنا جائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور سوا ان کے مثل ابوہریرہ اور طاوس وغیرہ کسیکے نزدیک درست نہین فافہم کذا ؔ فی حیوات الحیوان ؔ

وقایع سال ہفتم ہجرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم

یہ سال ہفتم ہجری ہے اور اس سال کو عرب سنۃ الاستغلاب بھی کہتے ہین اسلیے کہ مسلمان اس سال مین اہل کتاب پر غالب ہوئے اور نواحی مدینہ مین ایک یہودی بھی ایسا نہ رہا کہ اہل اسلام کے ذمہ مین نہ آیا ہو واللہ الحمد الذی صدق وعدہٗ کذا فی حاشیۃ روضۃ الاحباب۔ اور اسی سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا۔

بیان غزوہ خیبر

خیبر ایک بڑے مدینہ کا نام ہے اوس مین بہت سے قلعے ہین اور زراعت بکثرت ہوتی ہے اور مدینہ منورہ سے بیس بُرید کے فاصلہ پر ہے طرف شام کیطرف کذا فی المواہب اللدنیہ۔

بُرید بروزن حسن برید بارہ[۱۲] میل کے فاصلے کو کہتے ہین اور چھ میل کے بُعد کو بھی کہتے ہین اور یہان یہی چھ میل سے مراد ہے۔ قاموس مین ہے کہ خیبر قلعہ مشہور ہے اور محققین نے کہا ہے کہ مدینہ شہر متوسط کو کہتے ہین کہ قریہ سے بڑا ہو اور مصر سے کم ہو اسلیے کہ قریہ چھوٹی سی بستی کو کہتے ہین اور مصر بڑے شہر کو کہتے ہین۔ اور جسکو مدینہ کہتے ہین اوسکو بلد بھی کہتے ہین۔ اور بعض کے نزدیک مصر اور مدینہ ایک ہی ہے اور خیبر مجموع اون سب قلعون کا نام ہے جو وہان پر تھے۔ پس اس اعتبار سے ہر ایک قلعہ ایک قریہ تہا اور وہ سب ملکر ایک مدینہ ہین کہ نام اون کا خیبر ہے اور یہ آٹھ قلعے تھے ایک[۱] کتیبہ بروزن صحیفہ۔ دوسرا[۲] ناعم۔ تیسرا[۳] اصعب۔ چوتھا[۴] شق پانچوان[۵] عموص۔ چھٹا[۶] نطاۃ۔ ساتوان[۷] سطیح بروزن فصیح۔ آٹھوان[۸] سلالم بفتح سین و بضم لام اور بکسر لام بھی ہے۔ کہا ابن اسحٰق نے کہ تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ

علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم غزوۂ خیبر کو آخر ماہ محرم مین اور گھیرے رہے اوسکو دس بارہ روز تک پھر فتح کیا اوسکو اور بعض کہتے ہین کہ چھٹے سال کے آخر مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم غزوۂ خیبر کو تشریف لے گئے تھے۔ یہہ قول حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور جزم کیا ہے اس قول کے ساتھہ ابن حزم نے۔

اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ راجح قول ابن اسحاق کا ہے اور ان دونون قولون مین فیصلہ یون ہے کہ جس نے آخر مین چھٹے سال کے کہا اوسنے اعتبار کیا سنوات ہجری کے مہینے سے کہ ربیع الاول ہے اور حقیقت مین یونہین ہے اور اعتبار سال محرم سے آخر مین ہوا ہے بعد وفات حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بیچ زمانہ خلافت حضرت عمر رضی کے" اور اغرب یعنی غریب تر یہ ہے کہ روایت کیا ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے ابی سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ گئے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے غزوۂ خیبر کو اٹھارہ تاریخ رمضان شریف کی۔ اور اسناد اس حدیث کی حسن ہے لیکن اس مین خطا کی ہے اور صواب یون ہے کہ کہین کہ خیبر تصحیف ہے حنین کی تصحیف کہتے ہین کتابت مین خطا کرنے کو کاتب سہو سے حُنین کو خیبر لکھہ گیا ہے کہ حنین ناشی تھی فتح مکہ سے اور تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فتح مکہ کو رمضان مین۔ ابو حامد نے جو تعلیقات مین ذکر کیا ہے کہ غزوۂ خیبر پانچوین سال مین ہوا ہے تو وہ وہم ہے شاید انتقال کیا اس مین غزوۂ خندق سے غزوۂ خیبر کی طرف۔ کذا فی مدارج النبوۃ و المواہب اللدنیہ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے سفر حدیبیہ سے مراجعت کی۔ تو پروردگار تعالیٰ شانہ کے وعدے کے سبب سے کہ اشارۂ فتح خیبر کا ذکر سورۂ فتح مین ہے کہ حدیبیہ سے مراجعت کے وقت نازل ہوئی تھی۔ حیث قال سبحانہ وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا فعجل لکم ہذہ

یعنی وعدہ کیا ہے تم سے اللہ تعالے نے اے امت بہت غنیمتون کا بلاد فارس اور روم کا بلکہ اطراف کا کہ لو تم اوسکو قیامت تک تو بہت جلد نقد دے تم کو یہ غنیمت خیبر کی مدینۂ منورہ مین بیٹھ؟ روز پھر فرمایا کہ تیاری کرو سفر کی کہ خیبر کو چلتے ہین۔ اور فرمایا کہ ہمارے ساتھہ اس سفر مین کوئی نہ چلے مگر وہی جو جہاد کی رغبت رکھتا ہو۔ اور جسکو دنیا کی غرض ہو وہ نہ چلے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن اُبیّ بن سلول منافق نے حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت چاہی ساتھہ چلنے کی آپ نے اُسکو بھی یہی جواب ارشاد فرمایا۔

منقول ہے کہ جو یہود اور منافق مدینے مین تھے جب اُن لوگون نے آپ کی توجہ کی خبر خیبر کی طرف سُنی تو یہ خبر اُن کو بہت ناگوار گذری اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون پر غالب ہون گے۔ تو مثل بنی قریظہ اور بنی النضیر کے ان کو بھی مستاصل کر دینگے اسی غصہ سے اُن مین سے جس کسی کا قرض جس مسلمان پر آتا تھا اوسپر ایک محصل مقرر کیا اور تقاضاے شدید کیا چنانچہ ابوشحمہ یہودی کے عبداللہ بن حدری واسلمی پر پانچ درم قرض کے آتے تھے تو وہ اُن سے سخت تقاضہ کرتا تھا اور پیچھا اُن کا نہ چھوڑتا تھا عبداللہ نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دے کہ حق تعالیٰ شانہ نے جو وعدہ مسلمانون سے خیبر کے فتح ہونے کا اور غنیمت کے ہاتھ آنے کا کیا ہے وہ فتح ہو جائے اور اوس کی غنیمت مین سے مجھے حصہ ملے تو اوس مین سے پہلے مین تجھ کو دونگا اوس یہودی نے کہا کہ یہود خیبر کی لڑائی کو اور لڑائیون کا سا خیال نہ کرنا قسم ہے تورات کی دس ہزار مرد جنگی خیبر مین ہین عبداللہ نے کہا ای عدو اللہ تو ہمکو ہمارے دشمنون سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہماری پناہ مین ہے اور عبداللہ کہتے ہین کہ یہ جھگڑا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مجلس مبارک مین پہنچا اور آپ کو معلوم ہوا مگر آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ ولیکن دیکھا مین نے کہ حضور پُر نور

صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم اپنے لب مبارک ہلاتے تھے اور کچھہ آہستہ آہستہ فرماتے تھے اس طرح کہ مین نے نہین سُنا کہ آپ کیا فرماتے ہین یہودی نے کہا کہ یا ابو القاسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسنے میرا حق لیلیا ہی اور اب نہین دیتا۔ آپ نے عبد اللہ سے فرمایا کہ اسے دے اون کے پاس دو کپڑے تھے ایک کو تین درم مین بیچا اور دو درم اور کہین سے لاکر پانچون درم اوس کو دیے سلمہ ابن اسلم نے پھر اُن کو کپڑا دیا وہ اُسکو پہنکر حضرت صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ گئے اور وہ کہتے ہین کہ فتح خیبر کے غنیمت مین ایک عورت ابو شحمہ یہودی کی رشتہ دار میرے حصہ مین آئی پھر مین نے اُس عورت کو ابو شحمہ یہودی کے ہاتھہ بہت سا مال لیکر بیچا ‘‘

مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عادت شریف تہی کہ جب جہاد کو تشریف لے جاتے تو اپنے قصد کو مخفی رکھتے۔ مگر اس غزوہ مین آپ نے اپنے قصد کو ظاہر فرمادیا تھا اور آپنے منافقین کو اس سفر مین چلنے سے منع کردیا تھا اسلیے کہ آپ امید وار تھے حسب وعدۂ آلہی جلّ جلالہٗ وتعالیٰ شانہٗ وعمّ نوالہٗ بہت غنایم کے اور مترتب تھی اوسپر ہدایت صراط المستقیم کی یہہ وجہ تہی کہ پاک کیا اوسے لوث منافقین سے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے خبر کردی تہی یہود خیبر کو کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کا قصد تمہارے استیصال کا ہے خبردار قلعہ بند نہ ہونا۔ باہر نکلکر لڑنا۔ تمہارے پاس اسباب لڑائی کا اور مردان جنگی بہت ہین مواہب لدنّیہ مین ہے آپ تشریف لے گئے خیبر کو چودہ سو پیادون اور دو سو سوارون کے ساتھہ انتہیٰ۔

اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ چودہ سو پیادے آپکے ساتھہ تھے ‘‘

اسرار نبوت روایات سے ثابت ہے کہ خیبر مین دس ہزار مرد جنگی زرہ پوش تھے

اور حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ کُل چودہ سو آدمی اور وہ لوگ اپنی سرزمین مین اور یہ قلیل جماعت وطن سے دور۔ اور آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ خیبر کی غنیمت تم لوگون کو ملیگی۔ چنانچہ اس جنگ مین آپ نے اپنے قصد کو چھپایا بھی نہ تھا۔ لشکر اسلام کے پہنچنے سے پہلے خیبری مطلع ہو چکے تھے اور سامان جنگ سے لیس تھے۔ مگر لشکر اسلام کو اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ نمایان فتح عنایت فرمائی کہ شاید و باید ہم اسی علم اور خبر کو اسرار نبوّت کہتے ہین بیشک ایک چھوٹی سی بے سرو سامان جماعت اتنی بڑی باسامان فوج سے ہم نبرد ہونے کا ارادہ کرے اور پہلے ہی سے سمجھ لے کہ ہم فتحیاب ہون گے۔ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نور نبوّت کی روشنی سے ان واقعات خیبر کو پہلے ہی سے ملاحظہ فرما چکے ستھے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ سے وعدہ فرما چکا تھا“

آپ نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور امہات المومنین مین سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمراہ تھین۔ اور بیس عورتین سلمان بیمارون اور زخمیون کی خدمت کے لیے اور روٹی پکانے اور کپڑے سینے کے لیے ہمراہ تھین بصیغۂ ملازمت۔ اور دس منافق بھی طمع مال دُنیا کی غرض سے ہمراہ لشکر ظفر پیکر تھے

ترتیب لشکر ظفر پیکر

مقدمہ لشکر ظفر پیکر پر عکاشہ بن محصن اسدی کو۔ اور میمنہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور میسرہ پر ایک اور صحابی کو تعین کیا۔ اور بعض کتب مین جو لکھا ہی کہ میسرہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تعین فرمایا یہ صحیح روایتون مین نہین پایا گیا اور اس لشکر مبارک مین دو سو گھوڑے تھے از انجملہ تین گھوڑے تو خاص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تھے اور اونٹ بہت تھے

اور آدمی رہبری کے واسطے قبیلۂ اشجع سے لیے تھے۔

جب منزل رجیع مین لشکر خدا اوترا تو وہان سے غطفانی ایک رات کی راہ پر تھے وہ تیار ہوکر یہود خیبر کی مدد کو روانہ ہوئے۔ اوسی روز اون لوگون نے اپنے پیچھے کچھ آواز لشکر اسلام کی سُنی اون کو گمان ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہمارے اہل وعیال پر جا پڑین اس خیال سے وہ فوراً پلٹ گئے اور یہود خیبر اون کی مدد دہی سے مایوس ہو گئے۔

الغرض جب حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منزل صہبا مین پہنچے اور نماز عصر وہان پڑھی اور زاد راہ آپ کے پاس ستّو تھا وہ منگایا اور اوس کو گھول کر سب صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے تناول فرمایا اور اُسی عصر کے وضو سے نماز مغرب پڑھی پھر نماز عشا پڑھکر وہانسے آگے بڑہنے کو راہبر طلب کیے اور اُن سے فرمایا کہ ہم کو ایسے راستے سے لیچلو کہ ہم لوگ درمیان خیبر اور غطفانیون کے حائل ہو جائین۔ اور غطفانیون کو اہل خیبر کی مدد دہی سے روک دین۔ ایک نے اون مین سے جسکا نام حُسَیل تھا کہا کہ مین لے چلونگا۔ پھر جاتے جاتے وہان پہونچے کہ جس جگہہ کئی راہین جمع ہو گئی تھین وہان حُسَیل نے عرض کی کہ ان سب رستون سے منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہین۔ ان مین سے جو راہ حضور پسند فرمائین اوس راہ سے لیچلون۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک راہ کا نام لے جو ہم چاہینگے پسند کرلینگے پھر اوسنے سب کے نام لینے شروع کیے ایک کا نام حزن تھا اور دوسرے کا نام شاس اور تیسرے کا نام حاطب آپنے فرمایا کہ ان مین سے ایک بھی پسند نہین ہے۔

نقل ہے عمر خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا اونھون نے کہ مین نے کوئی رات اوس رات کی مثل نہ دیکھی کہ جو نام اوسنے لیا وہ قبیح تھا پھر اوسنے

عرض کی کہ ایک راہ اور ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکا نام کیا ہے اوسنے عرض کی مرحب آپ نے فرمایا ہان اسی راہ سے لے چل پہر اوسی راہ سے خیبر کو چلے۔

اور عبادؓ بن بشیر کو چند سوار ہمراہ دے کر بطریق طلیعہ کے آگے روانہ کیا۔ وہ گئے اور ایک جاسوس خیبر والون کا پکڑ لائے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا شتربان ہون میرے اونٹ کہو گئے ہین اُن کو ڈہونڈتا ہون۔ عباد نے کہا تو کچھ خبر خیبریون کی جانتا ہے اوسنے کہا ہان یہ مجھے معلوم ہے کہ اُن لوگون نے ہوذہ بن قیس اور کنانتہ بن ابی الحقیق کو اپنے ہم قسمون غطفانیون کی طرف بہیجا ہے اور اُن سے مدد طلب کی ہے اور عنیبہ بن بدر ایک جماعت کثیر کے ساتھ جو آلات جنگی سے مصلح ہین اُن کی مدد کو آیا ہے اور اب دس ہزار مرد جنگی کے ساتھ منتظر جنگ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہین“

پہر عباد نے کہا کہ تو بیشک اُن کا جاسوس ہے اور اوسکو خوب مارا اور دہمکایا کہ ہم تجھ کو قتل کر ڈالینگے۔ تو جاسوس نے کہا کہ تو مجھکو اپنی امان مین لے تو مین سچ سچ کہدون اونہون نے اوسکو امان دی اوسنے کہا کہ تم اس بات کو سچ جانو کہ اہل خیبر تم سے بہت ڈر رہے ہین اور جو معاملہ تمنے یہود بنی قریظہ اور بنو النظیر کے ساتھ کیا ہے اس سبب سے اُن کے دلون مین خوفِ عظیم پیدا ہو رہا ہے سوا اسکے اور بہت باتین بیان کین۔ پہر عباد اوس کو حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے اور جو کچھ سُنا تہا سب عرض کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گردن مارو۔ عباد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اس کو امان دی ہے حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ اے عباد اسے اچھی طرح رکھ کہ دیکھین انجام اس لڑائی کا کیا ہوتا ہے پھر آخر کو وہ جاسوس خیبر مین آکر مسلمان ہو گیا۔ اور جب نگاہ اشرف حضور

پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی دیار خیبر پر پڑی تو آپنے یہ دعا پڑہی
اللّٰھمّ ربّ السّموات السّبع وما اظللن و ربّ الارضین السبع وما اقللن و رب الشیاطین وما اضللن و ربّ الریاح وما ذرین اسئلکؔ خیر ھذہ القریۃ وخیر ما فیھا واعوذبکؔ من شرّھا و شر ما فیھا

ترجمہ اے خدا رب سات آسمانون کے اور اوسکے جسپر آسمانون نے سایہ کیا اور پروردگار سات زمینون کے اور اوسکے جو زمینون نے اُٹھایا ہے۔ اور پروردگار شیاطین کے اور اوسکے جسکو اُنھون نے گمراہ کیا ہے اور پروردگار ہواؤن کے اور اوسکے جس کو اونھون نے اوڑایا ہے۔ سوال کرتا ہون مین تجھ سے اس بستی کی بھلائی کا اور جو اوسمین ہے۔ اور پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس بستی کے اور اوس سے جو اس بستی مین ہے۔ انتہےٰ ۱۲

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم خیبر کے قریب پہونچے تو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے فرمایا کہ ٹھہرو اور یہ دعا پڑھی اور صحابہ سے پڑہوائی۔ اصحاب نے آپ کے حکم کے موافق عمل کیا۔ بعد ازین آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو ادخلوا علیٰ برکت اللہ پھر وہان سے آگے بڑہکر منزل منزلہ مین اُترے اور نماز کے لیے وہان ایک مکان معیّن کیا۔ وہان تہجّد کی نماز پڑھی۔ پھر ایک ساعت وہان آرام فرمایا۔ پھر وہان سے آپ کی ناقہ شریف تھوڑی دور چلکر بیٹھ گئی۔ وہ جگھہ لشکرگاہ مقرر ہوئی اور مسجد کے لیے دوسرا مکان تجویز کیا گیا نماز فجر کی آپنے سویرے تاریکی مین اوّل وقت پڑھی۔ اور یہ عادت شریف آپ کی تھی کہ صبح کیوقت آپ دشمن کی فوج پر حملہ کرتے تھے۔ اور یہود خیبر اوس رات کو ایسے غافل سوئے کہ آپ کے آنے کی اُن کو اصلا خبر نہ ہوئی۔ اور حالانکہ وہ آپ کے آنے کی خبر سُنکر بہت

ہوشیار ہوگئے تہے اور ہر شب قوم کے بہادر لوگ پہرے دیا کرتے تہے؛
مگر اوس شب جب آپ نے وہان نزول اجلال فرمایا ہے صبح تک کوئی شخص
نہ جاگا۔ نہ مرغ نے بانگ دی نہ چارپایون نے حرکت کی سب کے سب آفتاب کی طلوع
ہونے کے وقت بیدار ہوئے۔ اور فوراً پہاوڑے کُدال لیکر دروازے کہولکر
باہر نکلے جب لشکر اسلام کو دیکہا تو اُلٹے پاؤن پیچہے پہرے اور قلعہ مین بہاگے
اور پکارے واللہ۔ محمد والخمیس۔ اور خمیس اوس لشکر کا نام ہے کہ وہ پانچ حصون
پر منقسم ہو۔ مقدمہ۔ میمنہ۔ میسرہ۔ قلب۔ ساقہ۔ حضرت صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ حال مشاہدہ کیا تو فرمایا۔ اللہ اکبر خیبر فتح
ہوگا کہ اُن کے ہاتہہ مین پہاوڑے اور کُدال زمین کہودنے اور خراب کرنے کے
آلات ہین؛ اس حالت سے قوم کو دیکہکر آپ نے تفاول کیا۔ یا وحی کے
ذریعہ سے خبر ہوئی ہوگی۔ یہود لشکر اسلام کو دیکہکر قلعہ مین گہس گئے۔ اور
سلام بن مشکم کو خبر کی۔ اوسنے کہا کہ مین نے تمسے پہلے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے باہر نکلکر لڑنا تم نے نہ مانا۔ اب بہی کچہ نہین گیا ہے۔
اون سے لڑنے مین کوتاہی نہ کرو اسلیے کہ لڑائی مین مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ
قید مین مرو۔ سلام بن مشکم کی اس بات کو سُنکر وہ سب لڑائی پر مستعد ہوگئے
اور اپنے اہل وعیال کو حصار کتیبہ مین رکہا۔ اور غلہ اور ذخیرہ حصار ناعم اور حصار
صعب مین رکہا اور اُن دونون حصارون کو خوب مستحکم کردیا۔ اور اہل حرب
حصار نطاۃ مین جمع ہوے اور سلام بن مشکم کو باوجودیکہ وہ مرض صعب مین مبتلا
تہا حصار نطاۃ مین اپنے ہی ساتہ رکہا۔ کہ وہ لوگون کو جنگ پر برانگیختہ کرتا رہے
مگر وہ فتح خیبر سے پہلے ہی مرگیا۔

پہر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوگیا

کہ اہل خیبر جنگ پر آمادہ ہین تو آپ نے صحابہ کو نصیحت کی اور جہاد پر آمادہ کیا۔ اور فتح خیبر کا مژدہ اون کو سُنایا۔ اور فرمایا کہ اگر صبر کروگے تو فتح اور غنیمت پاوگے۔

پھر چونکہ لشکرگاہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نطاۃ کے نزدیک جھاڑیون اور نشیب مین بموقع واقع تھا اسلیے حباب بن المنذر نے حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ یہ جگہہ قلعہ سے بہت قریب ہے اور سب اہل حرب اسی قلعہ مین جمع ہین اور ہمارے حال سے واقف ہین اور اُن کے تیر ہمارے لشکر مین آتے ہین اور ہم اُن کے حال سے کچھ خبر نہین رکھتے۔ اور ہمارے تیر بھی وہان نہین پہنچتے۔ اور اون کے شبخون سے بھی ہم بے خوف نہین۔ اور ہوا بھی یہان کی مُتعفّن ہے۔ اگر ارشاد ہو تو کوئی اور جگہہ ان خرابیون سے خالی لشکر کے واسطے تلاش کرین۔ آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے۔ پھر آپ نے محمّد بن مسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بُلا کر ارشاد کیا کہ کوئی مکان اِن قباحتون سے پاک تلاش کرو۔ وہ موافق ارشاد فیض بنیاد حضرت خیر العباد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گئے اور مقام رجیع کو ان قباحتون سے پاک وصاف پایا۔ پھر حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلّم سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ شب کو وہان چلین گے۔ پھر اوسی منزل مین جہان اُترے تھے اہل نطاۃ سے جنگ شروع ہوگئی۔

آغاز جنگ خیبر

اہل سیر لکھتے ہین کہ جو تیر اہل حصار کا لشکر اسلام مین آتا تھا وہی حُکم اہل اسلام اون کو مارتے تھے۔ اور اوس دن گرمی بہت تھی۔ محمود برادر محمّد بن مسلمہ اوس روز بہت لڑے۔ آخر کو گرمی کے سبب سے اور ہتھیارون کی گرانباری کیوجہ

سے قلعہ ناعم کے نیچے جا کر سو رہے اس خیال سے کہ وہان کوئی نہ ہوگا۔ پھر جب
مرحب یہودی یا کنانہ بن ابی الحقیق نے سوتا ہوا دیکھا تو قلعہ پر سے ایک پاٹ
چکی کا اون پر ڈالدیا۔ وہ اون کے سر پر پڑا۔ خود سر مین گھس گیا اور چمڑا پیشانی
کا چھلکر موںھ پر لٹک پڑا۔ لوگ اُن کو وہان سے اُٹھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے حضور مین لائے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دست مبارک
سے اوس چمڑے کو اوسکی جگہہ چپکا دیا اور اُن کے سر کو ایک کپڑے سے باندھ دیا۔ پھر وہ
اوسی زخم سے وہین خیبر مین شہید ہوئے۔

اور منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حسب مشورۂ
حباب بن المنذر رض کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے عرض کرنے سے یہ حکم ملتوی ہوا۔ مگر اسوقت تک چار سو درخت کٹ چکے
تھے۔ پھر شب کے وقت لشکر ظفر پیکر نے اوس مقام کی عفونت اور ردائت کے سبب سے
کوچ کر کے رجیع مین مقام کیا۔ اور آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو
لشکر کا خلیفہ مقرر کیا پھر ہر روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلعہ نطاۃ کے
میدان مین جا کر جنگ کرتے تھے۔

اس غزوے مین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دو رایت
تیار کیے تھے ایک رایت سیاہ تھا اسکا نام **عقاب** تھا اور اس مین حضرت
ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ شریفہ کے دروازہ کے پردہ کا پھریرا تھا
اور دوسرا سفید تھا اور سوا ان دو کے اور بھی لوا تھے۔ اور اس غزوہ مین
مسلمانون کا شعار یا منصور اَمِت اَمِت تھا۔ یعنی اے فتحمند مار مار ہر واحد تم
مین کا کافرون کو مار ڈالے۔ کذافی نہایہ والمرقات۔

اور اس عرصہ مین پچاس مسلمان زخمی ہوے۔ کہتے ہین کہ جب لشکر اسلام خیبر مین

پہونچا تو ہوا نہایت گرم اور متعفن تھی اور چشمے گدرائے ہوئے تھے پختہ نہین ہوئے تھے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے جو وہ کہائے تو اکثر اُن مین سے مبتلائے تپ ہوئے اور یہ شکایت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین پیش کی گئی۔ حضور پُرنور نے ارشاد فرمایا کہ مشکون مین پانی ٹھنڈا کرو اور اذان و اقامت کے درمیان وہ پانی اُن تپ زدہ لوگون پر ڈالو اور اللہ جل شانہ کا نام مبارک لیتے جاؤ۔

پھر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے ارشاد کے موافق یہ عمل کیا گیا اور اللہ تعالےٰ شانہٗ نے سبکو شفا بخشی الحمد للہ۔

اور لشکر یہود مین عامر نام ایک یہودی تہا اوسکا ایک غلام حبشی تہا بکریان اوس یہودی کی چرایا کرتا تہا۔ جب اہل حصار قتال پر آمادہ ہوگئے تو اوس غلام نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تمہارا کیا قصد ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم اس شخص سے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے مقابلہ کرین۔ اس بات سے اوس کے دل مین ایک نور پیدا ہوا جس نے اُسے اسلام کی حقانیت کی طرف مائل کیا۔ وہ اپنی بکریان آگے ہانک کر حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آپ کس بات کا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا کلمۂ شہادت کا اوسنے عرض کی کہ جب مین یہ کہون تو مجھے کیا چیز ملیگی آپ نے فرمایا بہشت اگر تو اسپر ثابت رہا وہ فی الحال مسلمان ہوگیا اور اوسنے عرض کی کہ یہ بکریان میرے پاس امانت ہین مین یہہ چاہتا ہون کہ یہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائین۔ آپ نے فرمایا کہ اِن کو لشکر سے باہر لیجا اور اُن پر ایک آواز مار اور چند کنکریان اُٹھا کر اُن پر مار اللہ تعالیٰ شانہ تجھسے یہ امانت ادا کروا دیگا۔ اوسنے ویسا ہی کیا وہ بکریان اپنے مالک کے گھر پہنچ گئین۔

اور اوس غلام حبشی نے ہتھیار لیکر لڑنا شروع کیا اور اتنا لڑا کہ شہید ہو گیا۔ آپ نے اوسکے حق مین فرمایا کہ کام تھوڑا کیا اور مزدوری بہت پائی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب وہ شہید ہوا تو مسلمان اوسکو اُٹھا کر خیمہ مین لائے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوسکے حال سے خبر دی آپ نے فرمایا عملاً قلیلاً واجراً کثیراً یعنی تھوڑا کام کیا اور مزدوری بہت پائی۔

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت بنفس نفیس خود اوس خیمہ کے پاس تشریف لائے اور سر مبارک اوس خیمہ کے اندر کیا اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ شانہ نے اس غلام حبشی کو مکرم کیا اور درجات بہشت کو پہنچایا اور دیکھا مین نے کہ دو حورین اوس کے بالین پر بیٹھی ہین۔

اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ اوس بندے کو اُٹھا کر جنت مین لے گئے اور یہ داخل ہونا جنت کا ہو سکتا ہے۔ اسلیے کہ جنت موجود ہے۔ مگر قیامت کے دن اوس بندے کو جنت سے موقف مین لائینگے۔ باوجودیکہ جنت مین داخل ہونے کے بعد پھر اوس مین سے نکلنا نہین ہے۔

یہان پر دو قول ہین ایک یہہ ہے کہ مراد دخول سے یا تو استعداد دخول جنت ہے چنانچہ

فضیلت آیۃ الکرسی

پڑہنے والون مین بعد ہر نماز فرض کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ما یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت یعنی نہین منع کرتا ہے کوئی اوسکو جنت مین داخل ہونے سے مگر موت کہ مراد اس سے استعداد ہے دخول جنت کی اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے مراد دخول سے دخول ارواح کا ہے سبز پرندون کے جسم مین سما کر۔ جیساکہ فضیلت شہدا مین وارد ہے کذا فی

اور اس مقام مین ہر رات کو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک صحابی کو لشکر کی حفاظت کے واسطے مقرر فرماتے تھے - ایک شب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خدمت پر مامور ہوئے اس شب مین ایک یہودی کو کچھ لوگ پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے - آپ نے اُسے قتل کا حکم دیا اوسنے کہا کہ مجھے پہلے اپنے پیغمبر کے پاس لے چلو اُن سے کچھ کہنا ہے -

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسکو حضور پُرنور صلےٰ اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلّم کے پاس لائے اوسنے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیکر اوس سے خبر اہل خیبر کی دریافت کی - اوسنے کہا یا ابا القاسم اگر مجھکو امان دیجیے تو مین سچ سچ کہدون آپ نے فرمایا کہ امان دی اوسنے کہا کہ حصن نطاۃ سے مین اوس حالت مین باہر نکلا ہون کہ اُن کا کام بالکل بے انتظام تھا اور آپ سے وہ بہت ڈرے ہوے ہین اور میرا گمان ہے کہ وہ لوگ آج حصن نطاۃ سے بھاگ کر حصن شق مین آجاوین اور یہ قلعہ ہے کہ ہتھیار منجملہ اسباب اور سامان جنگ اسمین ہین کل کو جو مین قلعہ مین آون تو تم بھی قلعہ مین آنا - آپ نے فرمایا انشاءاللہ تعالیٰ یہودی نے بھی کہا انشاءاللہ تعالیٰ مین بھی آپ کو سب مقام بتاؤنگا القصہ حصن نطاۃ دوسرے دن فتح ہوا - بعدازان حصار شق بھی فتح ہوا -

محمدؐ بن اسحاق کہتے ہین رحمۃ اللہ علیہ کہ اوّل خیبر کے قلعون سے قلعہ ناعم فتح ہوا ہے واللہ اعلم -

مروی ہے کہ ایک روز قلعہ صعب پر لڑائی ڈالی وہان سے مرحب یہودی باہر نکلا اور مبارز طلب کیا - عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس سے مقابل ہوے مرحب نے تلوار عامر پر چلائی اور اونہون نے ڈھال پر لی تلوار ڈھال مین گھس گئی

عامر نے بھی تلوار مرحب پر چلائی مگر خالی گئی اور انہین کے زانو پر آلگی اور وہ اوسی زخم سے فوت ہوے۔ پھر اون کو رجیع کے مقام مین ایک ہی قبر مین محمود بن مسلمہ کے ساتھہ دفن کیا۔ اور عامر کے برادر زادے سلمہ بن الاکوع کہتے ہین۔ کہ جب حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خیبر سے مراجعت فرمائی تو راہ مین آپ نے مجکو محزون اور ملول دیکھکر فرمایا کہ تیرے ملال کا کیا سبب ہے

اور ایک روایت مین ہے کہ مین روتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اسید بن حضیر اور ایک جماعت آپ کے یارون مین سے کہتی ہین کہ عامر کا عمل باطل ہوا کہ اپنے ہی ہاتھہ کے زخم سے مرے آپ نے فرمایا کہ وہ غلط کہتے ہین اور خطا کی اُن لوگون نے اس مسئلہ کے سمجھنے مین۔ یہ خودکشی نہین ہے بےشک اوسکو دونا ثواب ہے اور آپ نے اپنی دونون انگشتان مبارک کو برابر ملایا اور فرمایا انہ لجاھد مجاھد یعنی اوسنے جہاد کیا کامل جہاد کرنے والون کا سا۔

اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا انہ لیقوم فی الجنۃ عموم الاعموص یعنی بیشک وہ قیام کرینگے جنت مین بلا قید یعنی جہان چاہینگے وہان سیر کرینگے۔

اور چونکہ لشکر اسلام مین سامان رسد از قسم خورش کم ہو گیا تھا تو مردان لشکر نے حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اپنا حال عرض کیا کہ ناگاہ قلعہ صعب سے بیس بکریان باہر آئین اور چرنے لگین۔ ابو الیسر کعب بن عمر انصاری اوس مین سے دو بکریان پکڑ لائے پھر وہ ذبح کی گئین اور سب لشکر اون کے گوشت سے آسودہ ہو گیا۔

بیان حرمت متعہ۔ اور حرام ہونا گدہی کے گوشت کا

اور انہین ایام فرخندہ فرجام مین گوشت گدھے کا حرام ہوا۔ اور متعہ بھی حرام ہوا۔ اس کی بحث بہت طویل ہے ہماری کتاب اوس کی تشریح کے واسطے ہم کو اجازت نہین دیتی مجبور عنان قلم اوس طرف سے اصل مطلب کیطرف پھیری جاتی ہے۔ مختصر یہہ ہے کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے لشکر ظفر پیکر مین ملاحظہ فرمایا کہ چولھے روشن ہین۔ دیگین چڑھی ہین۔ آپ نے پوچھا۔ کہ اس مین کیا پکتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ حمار اہلی کا گوشت آپ نے حکم فرمایا کہ گوشت حمار اہلی کا اور ہر حیوان ذی ناب اور ذی مخلب کا حرام ہے۔ لشکر مین پکار دو اور ہانڈیان جسمین وہ گوشت پک رہا تھا چولھے سے اُتروا کر زمین مین اُلٹ دوا دین۔ اور متعہ کرنا بھی عورتون سے حرام ہوا۔ کذا فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ

متعہ اُسے کہتے ہین کہ کسی عورت سے جو کسی مرد کے نکاح مین نہ ہوا وسے کہے کہ مین تجھہ سے متعہ کرتا ہون صحبت کرنے کے لیے دس یا پانچ روپیہ پر دو روز یا سال بھر کے لیے پس متعہ حرام کیا گیا مباح ہونے کے بعد۔

اور اہل سنت والجماعت کے چارون مذہبون مین بالاتفاق حرام ہے اور اس حدیث کے راوی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہین۔ موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین یہہ حدیث موجود ہے۔ شائقین ان کتابون کو ملاحظہ فرمالین۔ مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ اذن دیا تھا مین نے تم کو متعہ کا عورتون کے ساتھہ۔ مگر اللہ شانہٗ نے اب حرام کیا اوس کو قیامت تک انتہےٰ ۱۲

روایت ہے کہ جب لشکر اسلام نے حصار نطاۃ کا محاصرہ کیا تو مسلمانون پر

بہ سبب طوالت زمانہ محاصرہ رسد کی کمی کی وجہ سے کہانے کی نہایت تکلیف ہوئی
تو آپ نے اللہ تعالی شانہ کی جناب مین دعا کی کہ پروردگار تعالی شانہ وہ
بڑا قلعہ کہ جس مین کہانے پینے کی شئے ہو جلد اوسی فتح کردے تیرے ان بندون کو بہت
حاجت ہے اوس کی۔ پہر لشکر کو جمع کرکے آپنے نشان حباب بن المنذر کو دیا
اور فرمایا کہ ایکبار حملہ کردو۔ پہر سبنے حملہ کردیا اور اول جس گروہ نے اپنی جماعت
کو قلعہ صعب کے دروازے تک پہونچایا وہ قوم اسلم تہی پہر یہان تک لڑے کہ وہ

قلعہ صعب عنایت الہی سی فتح ہوا

اور بہت مال و متاع اور کہانیکا سامان لشکر اسلام کو فضل خدا سے ملا اور لشکر اسلام مین
تنگی و عسرت تہی یا نہایت فراخی ہوگئی اوس قلعہ مین بہت مشکین شراب
کی نکلین۔

ایک مسلمان نے شراب پی لی تہی اُسکو سزا دی گئی

ایک مسلمان نے کہ اُسکا نام عبد اللہ خمار تہا تہوڑی سی شراب اوس مین
سے پی لی اوس کو صحابہ پکڑ کر حضور پُر نور صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ
وسلم کے حضور مین لائے حضرت کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا آپ نے خود بہ نفس نفیس
اپنی نعلین مبارک سے تادیبا اوسکو مارا اور اُسوقت جو صحابہ وہان حاضر
تہے اون کو بہی حکم دیا اوسی طرح سے اُن حضرات نے بہی اوس کی تادیب فرمائی۔
اور یہ شخص شراب سے صبر نہین کرسکتا تہا کئی بار اُسکو اسی حرکت پر ادب دیا گیا
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اَللّٰھُمَّ العَنْہُ اے اللہ تیری لعنت ہو اُسپر
کہ اس فعل کے سبب سے بار بار جوتیان کہاتا ہے اور باز نہین آتا۔

بیشک شرابی آدمی بیحیا ہوجاتا ہی

اکثر شراب پینے والے آدمی نشہ کی حالت مین برہنہ ہوجاتے ہین اور ایسی ایسی حرکتین کرتے ہین جنکا بیان کرنے سے شرم آتی ہے یا اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہی جو مسلمان اس بلا مین مبتلا ہین اُن پر رحم فرما کہ وہ اس فعل قبیح سے تائب ہوجائین اللّٰھم آمین ثم آمین یارب العٰلمین آمین ۵

نمید انند اہل غفلت انجام شراب آخر		بہ آتش میروند این غافلان از راہ آب آخر

حصار قموص کا محاصرہ

یہ قلعہ قموص خیبر کے سات قلعون مین سے ایک مستحکم قلعہ ہے اِسکے محاصرہ کے زمانہ مین حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو درد سر کا اتفاق ہوا۔ اور وہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا اور حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بسبب دردِ سر خود تشریف نہ لیجاتے تھے۔ ہر روز ایک صحابی کو نشان دیکر جنگ گاہ مین روانہ فرماتے تھے ؎

صحیح حدیثون مین ثابت ہوا ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشان لشکر لیکر قلعہ قموص کے نیچے آئے بہت سخت جنگ ہوئی مگر قلعہ فتح نہوا۔ دوسرے روز نشان لیکر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روانہ ہوے اور یہہ مقابلہ پہلے روز سے زیادہ سخت تھا لیکن قلعہ فتح نہ ہوا۔ واپس آئے۔

شب کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک کل مین نشان اوس بہادر کو دونگا کہ وہ سخت لڑنے والا ہے اور اللہ تعالےٰ شانہ اوسکے ہاتھ پر اس قلعہ کو فتح کریگا اور وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے

اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے محمد بن مسلمہ سے فرمایا کہ بشارت ہو تجھکو کہ کل تیرے بھائی کا قاتل مارا جائیگا۔" سہل بن السعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ جب آپنے یہہ بات فرمائی تو تمام صحابہ مین یہہ گفتگو تھی کہ دیکھیے کل ہم مین سے کسکو نشان عنایت ہوتا ہے۔"

علم دینا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کا حضرت علیؓ کو فتح قموص کے روز

بریدہ بن الحصیب کہتے ہین جس کو کچہہ بھی قدر و منزلت حضرت کی مجلس شریف مین تھی اوسکو بھی یہ تمنا تھی کہ نشان آج مجھے عنایت ہو۔
اور روایت ہے کہ قریش کی ایک جماعت نے کہا کہ ضرور حضرت کی اس تقریر سے علی ابن ابیطالب مراد نہین ہین اسلیے کہ اُن کی آنکھین دُکھتی ہین۔ ایسی جوش کرآئی ہین کہ اُن کو اپنے پاس کی چیز نظر نہین آتی۔
جب حضرت علیؓ نے یہہ سُنا تو آپ نے یہہ دعا مانگی اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت یعنی اے اللہ جسے تو دیتا ہے اوسے کون منع کرنے والا ہے اور جسے تو نہین دیتا اوسے کوئی دینے والا نہین۔ اسی درد چشم کے سبب سے حضرت علی مرتضیٰؓ آپ کی ہمراہی سے رہگئے تھے۔ پھر اپنے دل مین یہہ بات سمجھکر کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے تخلف کرنا اچھا نہین خیبر مین آکر آپ سے ملے۔

ایاس بن سلمہ بن الاکوع اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اگلے روز پہر صبح کو سب لوگ حضرت کے خیمہ کے دروازہ پر آکر حاضر ہوے اور سب کے سب امیدوار تہے کہ یہ دولت ہمارے ہی نصیب مین ہو۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم کے روبرو دوزانو بیٹھا اور پہر اُٹھکر کھڑا ہوا۔ اس امید پر کہ شاید وہ آدمی مین ہی ہون اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ ہرگز مین نے امارت کو دوست نہین رکہا مگر اوس دن۔

پہر حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم خیمہ سے باہر تشریف لائے اور پوچہا کہ علیؓ بن ابی طالب کہان ہین۔ لوگون نے عرض کی کہ اُن کی آنکہین دُکہتی ہین فرمایا کہ اُن کو لاؤ پہر سلمہ بن الاکوع گئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر لائے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلّم کے پاس آیا تو حضرت نے میرا سر اپنے آغوش مبارک مین لیا اور لعاب اپنے دہن مبارک کا میری آنکہون مین لگا دیا اوسکی برکت سے میرا درد چشم جاتا رہا پہر جب سے مین کبہی عارضہ درد سر اور درد چشم مین مبتلا نہین ہوا۔

پہر آپ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اے بارخدایا سردی اور گرمی اس کو دور رکھ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ اوس دن سے سردی و گرمی کی ایذا مجھے محسوس نہین ہوئی۔ یہان تک کہ بہت گرمی مین آپ روئی کے کپڑے پہنتے اور بہت سردی مین باریک کپڑے پہنتے اور کچھ ایذا آپ کو نہ ہوتی۔

پہر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم نے اپنی زرہ اپنے دست مبارک سے آپ کو پہنائی اور ذوالفقار کمر سے باندہی اور نشان اون کے ہاتھ مین

دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور کسیطرف التفات نکرو جب تک کہ فتح نہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ شانہ تمپر اس قلعہ کو حضرت علی رضہ نے عرض کی کہ کس چیز پر قتال کرون مین اُن سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قتال کر اُن سے یہان تک کہ کہین وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جب گواہی دی اونہون نے اس کی تو بچایئے اونہون نے خون اور مال اپنے اس کلمہ کی وجہ سے اور حساب اُن کا اللہ تعالےٰ شانہ پر ہے۔

اور ایک روایت مین ہے کہ جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشان لیکر چلے تو عرض کی کہ یا رسول اللہ قتال کرون مین اُن سے یہان تک کہ ہو جاوین وہ مثل ہمارے یعنی مسلمان ہو جاوین۔

حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رضہ جلدی مت کر اور چلا جا یہان تک کہ اُن کے میدان مین پہنچکر ٹھہر اور پہر اون کو دعوت اسلام کر اور ادا ے حقوق اللہ کہ اوس نے اپنے بندون پر واجب کیے ہین اُنسے انکو آگاہ کر اور قسم ہے خدا کی اگر ایک آدمی کو اللہ تعالےٰ شانہ تیرے سبب سے ہدایت کری تو وہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ تو ہزار اونٹ صرف کرے اللہ تعالیٰ شانہ کی راہ مین مراد اس سے یہہ ہے کہ ہدایت کرنا اللہ کے بندون کو سبب ہے ثواب آخرت کا اور یہہ ثواب افضل ہے متاع دنیا سے۔ اسلیے کہ اللہ تعالےٰ شانہ کی راہ پر بندون کو لگا دینا افضل ہے جملہ اعمال صالحات سے اور تصدق سے گو کہ وہ عبادت متعدی ہے چنانچہ مستند کتب مین ہے کہ

اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر افضل ہے

چاندی سونا خرچ کرنے سے اللہ کی راہ مین پس اس قول مین فکر اور تدبر کر۔
پہر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نشان لیکر چلے اور قلعہ قموص کے نیچے

پہونچکر ایک سنگریزوں کے ڈھیر پر نشان اپنا گاڑدیا - ایک یہودی نے حصار کی دیوار پر سے پوچھا کہ اے صاحب علم تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ مین

علیؑ ابنِ ابی طالب ہون

یہ سنکر اس یہودی نے اپنی قوم سے کہا کہ قسم ہے توریت کی اب تم مغلوب ہوی اور یہہ آدمی بے قلعہ فتح کیے ہوے نہ جاے گا -

پھر اوّل جو شخص قلعہ سے باہر نکلا وہ حارث یہودی تہا - اور لڑنے لگا - دو مسلمان اوس کے ہاتھ سے شہید ہوے اور اوس کے نیزے کی پہال تین سیر کی تھی - حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے اوسے تلوار کی گہاٹ اوتار کر داخل جہنم کیا

مرحب نے جب اپنے بھائی کو مردہ دیکھا فوراً اپنی جماعت کے ساتھ حصار سے باہر نکلا اور رجز پڑھی اور وہ اپنی قوم مین بڑا بہادر اور شجاع تہا - اور بڑا طویل القامت تہا وہان اوس کا کوئی ثانی نہ تہا - اوس دن وہ دو زرہین پہنے ہوے تہا اور دو تلوارین حمایل کیے ہوے اور دو عمامے باندہے ہوے تہا اور خود بھی اوس کے سر پر تہا اور تین سیر کی پہال کا نیزہ اوسکے ہاتھ مین تہا -

حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون کا مقابلہ کیا مرحب نے چاہا کہ پیش دستی کرے حضرت شیر خدا نے اوس پر سبقت کر کے ذوالفقار کا وار اوس کے سر پر کیا - وہ شمشیر رسولؐ برحق جو شیر خدا کے قبضہ مین تھی خود اور عمامہ اور سر کو کاٹ کر حلق تک اُتر آئی -

پہر حملہ مسلمانون نے حضرت شیر خدا کیساتھ یہودیون پر حملہ کر دیا - اور بازار قتال خوب گرم ہوا - حضرت شیر خدا کے ہاتھ سے سات یہودی جو بہادران قوم سے تھے قتل ہوے بس اون کے پاؤن اوکھڑ گئے اور

قلعہ کی طرف بھاگے حضرت شیر خدا اُن کے تعاقب مین تہے کہ ایک یہودی نے ایک ضرب آپ کے دست مبارک پر ماری۔ آپ کے ہاتھ سے سپر گر پڑی۔ دوسرے یہودی نے وہ سپر اُٹھالی۔ اُسوقت آپ پر منجانب اللہ ایک حالت طاری ہوئی اور روحی قوت سے آپ کو عالم الغیب نے مدد پہنچائی۔ آپ نے اُسی قوت کی مدد سے حصار کے دروازہ پر پہنچکر ایک پٹ حصار کے دروازہ کا اوکھاڑ لیا اور اوسکو اپنی پشت کیطرف پھینکدیا۔ جب محاصرین قلعہ قموص نے یہہ واقعہ دیکھا تو امان طلب کی شیر خدا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے اس شرط سے اُن کو امان دی کہ نقد اور سلاح جنگ مسلمانون کو دیدین اور کچھ چھپا کر نہ رکھہ لین اور اگر اس کے خلاف کرین تو حکم امان منسوخ ہوجائیگا۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ ہر مرد ان مین سے ایک اونٹ بھر کر غلہ اپنے ساتھ لے جائے اور شہر خالی کردے"

روایت ہے

کہ وہ کواڑ جو آپ نے پھینکا تھا اسّی بالشت کے فاصلہ پر جاکر گرا تھا سات آدمیون نے چاہا کہ اوس کواڑ کو ایک طرف سے دوسری طرف پٹین تو نہ پلٹ سکے پھر چالیس آدمیون نے چاہا کہ اُسے اُٹھالین۔ اُن سے بھی نہ ہوسکا۔

مدارج النبوت مین ہے کہ وزن اوس کواڑ کا تین سو من کا تھا" بعض حضرات فرماتے ہین کہ عرب مین من ایک سیر کو کہتے ہین جیسا کہ فقہ کی کتابون مین ہے۔

در وضو آب یک من و نیم است

یعنی وضو کے لیے ڈیڑھ سیر پانی کافی ہے۔ مگر اس بیان سے کہ چالیس آدمی اُسے اُٹھا نہ سکے یہی سمجھ مین آتا ہے جو ہندوستان مین چالیس سیر کا ہوتا ہے

واللہ اعلم بالصواب :؛

روایت ہے

کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قلعہ قموص مین بافتح وظفر داخل ہوے اور کنانہ بن الحقیق جو قوم یہود کا سردار تھا آپ کی حضور مین حاضر کیا گیا آپ نے اوس سے پوچھا کہ تیرے باپ کا خزانہ کہان ہے اور وہ خزانہ ایک پوست شتر تھا جو سونا اور چاندی اور عقود جواہر سے بھرا ہوا تھا۔ اوس نے عرض کی کہ یا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمنے لڑائیون مین اور دوسرے کامون مین خرچ کر ڈالا۔ اب کچھ ہمارے پاس نہین ہے۔ اور اوس نے قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف ثابت ہوا تو بے شک تو قتل کیا جائیگا اوسنے کہا ہان۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ان حضرات کے سوا اور دس آدمیون کو اسپر گواہ کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے پیغمبر کو اوس خزانہ کی جگہہ پر مطلع فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلام بن الحقیق سے پوچھا کہ تجھہ کو اوس خزانہ کی خبر ہے اوس نے عرض کی کہ مجکو اس کی کچھہ خبر نہین سوا اسکے کہ اپنے بھائی کنانہ کو کہ ہرصبح کو فلان ویرانے مین جاتا ہے اور اوس کے گرد پھرا کرتا ہے اگر کچھہ مدفون ہوگا تو اوس مین ہوگا۔ پھر حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زبیر بن العوام کے ساتھہ ایک جماعت کر کے اوس ویرانے مین بھیجا اون لوگون نے وہان جاکر اسے کھودا اور اوس خزانہ کو نکالا۔ اور حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے :؛

جب یہ عذر اون کا ثابت ہوا تو حکم امان اون سے اُٹھ گیا
پھر آپ نے کنانہ کو محمد مسلمہ کے سپرد کیا کہ اپنے بھائی کے عوض مین قتل کرے
اور باقی یہودیون پر آپ نے احسان کیا اور چھوڑ دیا اور اُن کی عورتون کو اسیر
کر لیا اور اُن کے مال کو غنیمت کیا اور بہت سامان مسلمانون کے ہاتھ لگا۔
کہتے ہین کہ حصار قموص مین سے کہ کنانہ وہان کا سردار تھا سو زرہین اور
چار سو تلوارین اور ہزار برچھے اور پانچ سو کمانین ہاتھ آئین اور سوا اس کے اور
بھی بہت کچھ سامان ملا ہذا اقتبس من روضۃ الاحباب۔
اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے حضرت صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوس دفینہ سے آگاہی دی آپ نے اوس اطلاع کے
موافق زبیر بن العوام کو بھیجکر وہ خزانہ نکلوایا۔ اور کنانہ کو بلا کر آپ نے فرمایا
کہ خبر آسمانی سے تیرا جھوٹ ثابت ہوا۔ لہذا امان تیری تیرے عہد کے موافق
ٹوٹ گئی۔ اور محمد مسلمہ کے بھائی کے جرم قتل مین کنانہ قتل کیا گیا۔ اور آپ کے
حکم کے موافق سب غنایم اقمشہ اور امتعہ اور اسلحہ اور اطعمہ اور مواشی حصار نطاۃ
مین جمع کیے گئے اور فرمایا کہ پکار دو کہ ایک دھاگے اور سوزن کے مقدار کے
موافق بھی جس کے پاس مال غنیمت ہو وہ چھپا نہ رکھے کہ خیانت مال غنیمت
مین سبب عار و ننگ اور باعث عذاب نار دوزخ کا ہے۔
اور مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایک
حبشی غلام تھا کہ مال و متاع اوس کی تحویل مین رہتا تھا نام اوس کا کرکرہ
تھا اور وہ اونہین دنون مین مر گیا تھا حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے فرمایا کہ وہ نار دوزخ مین ہے۔ صحابہ نے جو اوسکے اسباب کو دیکھا اوس
مین سے مال غنیمت کی ایک کملی ملی کہ قبل تقسیم غنیمت کے اوسنے لے لی تھی۔

اور ایک صحابی اونہین دنون مین مرگئے تھے۔آپ کو لوگون نے اُن کی نماز
جنازہ کی اطلاع کی آپ نے فرمایا کہ تم اوسپر نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا۔آپ کے
اس ارشاد سے چہرہ لوگون کا متغیر ہوگیا۔آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس یار نے
مال غنیمت مین سے خیانت کی تھی۔

پہر لوگون نے اُسکا اسباب دیکہا تو مال غنیمت کے چند مہرہ ہاے یمانی نکلے
جو یہود اکثر اونہین پہنا کرتے تھے۔قیمت ان کی دو درم سے بھی کم کی تھی

اسرار نبوّت یہہ واقعات آپ کو انوار نبوت کی روشنی سے دریافت
ہوے تھے۔اتنی بڑی فوج تہی آپ اُن لوگون کے اسباب کی تلاشی تو لیتے ہی نتھے
مگر یہہ حالات آپ پر منکشف ہوگئے"

مال غنیمت جان بازون کا حق ہی

اور اوس کی تقسیم خاص امام جہاد کا کام ہے۔وہ شرعی تقسیم کردے گا۔
جانبازون کو اسکا بہت خیال چاہیے ایسا نہ ہو کہ اتنا بڑا ثواب جسے ان بہادرون
نے جان دیکر حاصل کیا ہے مفت مین رائگان ہوجائے اور ثواب کی بدلی عذاب بھگتنا پڑے

علما رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مال غنیمت مین سے قبل تقسیم نفع
لینا جائز ہے اونٹ گہوڑے بیل کے چارے مین سے"

اور درست ہے کہانا غلہ اور شکر اور میوہ تر و خشک اور گہی اور تیل کا اور
لکڑی اور ہتہیار سے بہی نفع اُٹھانا درست ہے اور مفصل بیان اس کا بڑی بڑی
کتابون مین موجود ہے شوقین کتب بین اُسے ملاحظہ فرمائین۔

بیان تقسیم غنایم فتح خیبر

جب اموال غنیمت جمع ہوچکا تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اوس کو تقسیم کیا" ایک ایک حصہ پیادون کو دیا اور تین تین حصے سوارون کو اس مین دو حصے تو گھوڑے کے اور ایک سوار کا پیادون کی برابر کما قال النافع"

اور قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہہ ہے کہ سوار کو دو سہم اور پیادہ کو ایک سہم کذافی المدارج۔ اور قول صاحبین کا ہے کہ تین سہم سوار کو ایک سہم پیادے کو اور یہی قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس اختلاف کی سیر بڑی بڑی کتابون مین اپنے اپنے دعوون اور ثبوت کے ساتھہ ہین اون کتابون کی سیر کی جائے اور علماء کا اختلاف رحمت ہے اور مال غنیمت مین کئی صحیفہ توریت کے بھی تھے تو یہودی اون صحیفون کو مانگنے آئے حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ صحیفے یہودیون کو دے دیئے جائین"

اور اُن عورتون کو جو لشکر کے بیمارون اور زخمیون کی خدمت کرنے کو ساتھہ تھین اون کو حصہ سے کچھ کم دیا۔ اور حکم کیا غنایم خیبر کو بیچو اور دعا برکت اور رواج کی اُنپر کی تو آپ کی دعا کی برکت سے سوداگر ہر طرف سے آئے اور اوس مال کی خوب بکری ہوئی دو روز مین وہ سب مال بک گیا"

منقول ہے کہ باوجود ظاہر ہونے اُن کے غدر کے یعنی یہود کے کہ حکم امان اون سے اُٹھ گیا تھا پھر بھی حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونپر احسان کیا اور اُن کے قتل سے درگذرے اور حکم کیا اون کو خیبر سے نکل جانے کا پھر یہود نے آپ سے التماس کیا کہ جو مسلمان اپنے اپنے باغات اور زمینون کی خدمت کرینگے تو بجائے اسکے ہمسے اون مین خدمت لین اور مزدوری

ہم کو دیا کرین اور وہ خود اُس محنت و مزدوری سے فارغ البال رہین اور ہم کو سوائے مزدوری کے اوس مین کچھ دعویٰ نہین۔ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اُن پر رحم کرکے یہہ خدمت اُن کے لیے مقرر کی"

اس شرط پر کہ آدھا حاصل باغ اور زراعت کا ہمارے بیت المال مین داخل کرین اور آدہا اپنی مزدوری مین لین اور اس معاملہ کا نام مخابرہ ہے اسلیے کہ خیبریون سے آپ نے یہہ معاملہ کیا تہا"

اور حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم ہر سال عبد اللہ بن رواحہ کو باغات خیبر کی نگاہداشت کے واسطے بہیجتے تہے وہ جاکر نصف مال جو بیت المال سے متعلق ہوتا تہا وہ اُن سے تحصیل کراتے تہے۔ کذا فی روضۃ الاحباب"

اور ایک حصہ پورا خمس مین سے آپ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو عنایت کیا چنانچہ جُبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے حصہ ذوی القربیٰ کا یعنی خمس غنیمت کا درمیان بنی ہاشم اور بنی مطلب کے تقسیم کیا تو حاضر ہوا مین اور عثمان بن عفان حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے پاس اور عرض کی ہم دونون نے کہ یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے بہائی ہین بنی ہاشم مین سے انکار نہین کرتے ہم ان کی بزرگی آپ کے سبب سے ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اون مین پیدا کیا۔ لہذا وہ ہمسے افضل ہوے اس لیے کہ وہ قرابت مین بہ نسبت ہمارے آپ سے زیادہ قریب ہین۔ وجہ یہ ہے کہ جد اُن کے اور آپ کے ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد اون کے اور ہمارے بھی ایک ہی ہین یعنی عبد مناف"

خبر دیجیے اسکی کہ کس سبب سے دیا آپ نے ہمارے بہائیون کو کہ وہ بنی مطلب ہین اور چھوڑا آپ نے ہم کو اور یہ بات تحقیق ہے کہ قرابت ہماری اور اُن کی ایک ہے

یعنی باپ اُن کے مطلب بھائی ہاشم کے ہین اور اسی طرح ہمارے باپ بھی ؛؛
پس پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اسطرح سے کہ داخل کین آپ نے انگلیان ایک ہاتھہ کی دوسرے ہاتھہ کی اُنگلیون مین نقل کی یہہ بات امام شافعی نے ؛؛

اور روایت مین ابو داؤد اور نسائی کے مانند اسکے ہے اور اوس مین یون ہے کہ فرمایا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ہم اور بنی مطلب نہین جدا ہوے جاہلیّت مین اور اسلام مین اور سوا اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتھہ کی اُنگلیان دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین کما رواہ ابو داؤد والنسائی ؛؛

واضح ہو

کہ یہہ سب اولاد عبد مناف کی اس طور سے ہین کہ ہاشم[۱] اور نوفل[۲] اور عبد شمس[۳] اور مطلب[۴] یہہ سب بیٹے عبد مناف کے ہین اور عبد مناف چوتھے جد حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے اور جُبیر بن مطعم کے ہین اس طرح کہ جُبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف ۔ اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیّہ بن عبد شمس بن عبد مناف ؛؛

اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ۔ اور سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد مطلب بن عبد مناف ؛؛

فائدہ

یہہ ہاشم جو پردادا ہین۔ اب سے کے یہہ پوتے ہین عبد مناف کے اور جو ہاشم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پردادا ہین وہ بیٹے ہین عبد مناف کے۔ اور جو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب شئے واحد ہین تو اوس کا سبب یہہ ہے کہ یہ محب اور موافق تھے آپس مین اور مددگار تھے ایک دوسرے کے اور مخالفت ان کی آپس مین نہ جاہلیت مین تھی نہ اسلام مین تھی۔ ہر حال مین یہہ ملے جلے رہے تفصیل اس کی یہہ ہے کہ بنی عبد شمس و بنی نوفل نے بہ سبب مخالفت اور عداوت حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھہ بیاہ شادی لین دین نہ کرینگے جب تک کہ وہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کردین۔ اور یہ حال اوسوقت کا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت مدت تک ایک گھاٹی مین گھیر رکھا تھا اوسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کیساتھہ موافق اور متحد تھے۔ اسی اتحاد کے سبب سے آپ نے اون کو سہم خمس مین سے دیا اور ارشاد فرمایا۔ انما بنو ھاشم و بنو مطلب شئے واحد یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک شئے ہین واحد کذا فی مظاہر الحق"

اب خمس کی تقسیم یون کی جاوے گی۔ جیسے کہ کنز مین ہے۔

والخمس للیتامی والمساکین وابن السبیل وقدم ذو القربی الفقراء منھم علیھم ولاحق لاغنیاءھم" یعنی خمس بانٹا جاوے یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو۔ اور مقدم کیے جاوین قرابتی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور نہین ہے

ان مین کچھ حق غنی یعنی مالدارون کا اور شرح اس کی کتاب مخاص مین ہے کہ خمس بانٹا
جاوے تین حصون پر ایک حصہ یتیمون کو اور ایک حصہ مسکینون کو اور ایک حصہ
مسافرون کو اور داخل ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرابتی انہین
مین اور مقدم کیے جاوینگے یہہ اُن پر اور ضمیر متن کی جو منہم مین ہے پھرتی ہے ذوی القربیٰ
کیطرف اور علیہم کی ضمیر پھرتی ہے مسکینون کیطرف اور نہین ہے اسمین یعنے
اس خمس مین کچھ حق اغنیاء ذوی القربیٰ کا ؛؛

اور کہا امام شافعی رحمۃ اللہ نے کہ جو خمس کا خمس ہے اوس مین برابر ہین فقراء
اور اغنیا اون کے اور بانٹا جاوے وہ خمس کا خمس اُن مین للذکر مثل حظ الانثیین
کرکے اور ہے یہہ خمس کا خمس خاص بنی ہاشم اور بنی مطلب کے لیے نہ اون کے
غیر کے لیے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے اور حضرت صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کے واسطے۔ الخ ؛؛ بغیر فصل کرنے درمیان غنی اور فقیر کے ؛؛

اور ہماری یعنی حنفیون کی یہ دلیل ہے کہ تحقیق خلفاے راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے تقسیم کیا ہے اوس خمس کو تین حصون پر چنانچہ متن مین مذکور ہے
اور کفایت کرتا ہے ہم کو پیشوا ہونا اُن کا اور فرمایا حضرت علیہ الف الف صلوٰۃ
اور تسلیمات نے اے لوگو بنی ہاشم کے تحقیق اللہ تعالے نے ناپسند کیا تمہارے
لیے آدمیون کا دھووَن اور میل اون کا یعنی مال زکواۃ اور اوس کے
بدلے مین دیا تم کو خمس خمس کا اور عوض تو سواے اسکے نہین کہ ثابت ہوتا ہے
اوسکے حق مین کہ ثابت ہے حق مین معوض اور وہ لوگ فقیر ہین اور عطا فرمایا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اغنیاے ذوالقربیٰ کو بسبب
اُن کی نصرت کے اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی
نصرت اون لوگون نے کی تھی دونون حالتون مین یعنی ایام جاہلیت مین

بہی اور اسلام مین بہی کیا نہین دیکھا اہل بصیرت نے کہ بیشک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معلّل کیا اوسکے دینے کو اور فرمایا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہین اسطرح جاہلیت اور اسلام مین کہ ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ کی اُنگلیون مین داخل کین پس دلالت کی اس بات نے اسپر کہ مراد نفس قرب نصرت ہے نہ قرب قرابت ہے"

اور عینی شرح کنز مین ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی حاصل کلام یہہ ہے کہ تحقیق یتیم ذوی القربےٰ کے داخل کیے جاوین یتیمون مین اور مسکین ذوی القربیٰ کے داخل کیے جاوین مساکین مین اور مسافر ذوی القربےٰ کے داخل کیے جائین ابناء السبیل مین مگر فقراء ذوی القربیٰ مقدم کیے جاوین تینون طائفون پر بسبب ترجیح قرابت کے اور ذکر اللہ تعالےٰ شانہ کا برکت کے لیے ہے اوس کے نام بابرکت سے شروع کلام مین اسلیے کہ سب کچہہ اوسی کے واسطے ہی اور وہ کسیکا محتاج نہین۔ کسی شئے کی طرف اور حصّہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کا ساقط ہوگیا آپ کے وفات فرمانے کے بعد اس لیے کہ حق حضرت صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا رسالت کے سبب سے تہا اور یہہ بات کمال خلوص اور للّٰہیت پر دلیل روشن ہے اور اب نہین ہے کوئی رسول بعد آپکے انتہیٰ

اور تحقیق یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ غنایم خیبر سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سوا ے اُن لوگون کے جو لڑائی مین حاضر تھے اور کسیکو حصہ نہین دیا مگر مہاجرین حبشہ کو کہ فتح خیبر کے روز دریا کی راہ سے حبشہ سے خیبر مین داخل ہوے تہے۔ مثل جعفر بن ابی طالب اور اُن کی بی بی اسماء بنت عمیس وغیرہ کے۔ اور مروی ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے جب جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکہا تو فرمایا کہ مین نہین جانتا

کہ مین ان دونون باتون مین کس بات سے خوش ہون۔ فتح خیبر سے یا جعفر کے آنے سے کذا فی روضۃ الاحباب۔ اس غزوے مین پندرہ[۱۵] آدمی لشکر اسلام سے شہید ہوے اور یہود مین سے ترانوے[۹۳] آدمی قتل ہوے"

تزوج انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم با حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا

اس غزوہ کے واقعات مین سے ایک واقعہ حضرت ام المومنین موصوفہ کا تزوج ہے آپ حیی ابن اخطب کی دختر تھین اشراف یہود سے کہ کچھ ذکر اُسکا غزوۂ خندق مین گذر چکا ہے کہ حیی ابن اخطب غزوۂ قریظہ مین مارا گیا اور صفیہ رضی اللہ عنہا نکاح مین تھین کنانہ بن ابی الحقیق کے کہ وہ اس غزوۂ خیبر مین قتل ہوا جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے اور وہ نوعروس ہفدہ سالہ تھین آپنے اون کو اپنے لیے اختیار فرمایا"

پھر بعد نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے توقف کیا اُن سے ہم بستری مین یہان تک کہ مدت استبرا کی گذر گئی۔

بعد اسکے عین مراجعت مین منزل صہبا مین حضور پُر نور اُن سے قریب ہوے کذا فی روضۃ الاحباب"

واضح ہو کہ

استبرا کہتے ہین طلب پاکی کو مطلق اور یہان مراد ہے پاکی رحم سی کذا فی العینی اور استبرا حاصل ہوتا ہے حیض والی عورتون مین بعد تملک کے ایک حیض کے آنے تک اور جن کو حیض نہین آتا اُن کو استبرا حاصل ہوتا ہے بعد

گذرنے ایک مہینے کے تملک سے اور حاملہ عورت کا استبراء حاصل ہوتا ہے بعد گذرنے وضع حمل اور حکمت اس مین یہہ ہے کہ خلط ہونیسے دو نطفونکی رحم محفوظ رہے

ولیمہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ولیمہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا خیص سے کیا۔ خیص بروزن قیس ایک کہانے کا نام ہے جو مثل حلوے کے ہوتا ہے وہ بنایا جاتا ہے کہجورون اور اقط یعنی دہی سے جسکا پانی ٹپکا کر مثل پنیر کے کر لیتے ہین پہر روغن ملا کر ٹکیان سی کر لیتے ہین۔ اور اوس کو قروط بھی کہتے ہین کذا فی مظاہر الحق۔

اور فرمایا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ بُلا اُن لوگون کو جو تیرے گرد ہین۔ یعنی صفیہ کے ولیمہ پر۔

اور مروی ہے کہ جب حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام متوجہ ہوے مدینہ کی طرف تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ردیف کر لیا اور پردہ کیا اُن کے لیے آپ نے اپنی کملی سے جو اونٹ پر بچھاتے تہے۔

اور منقول ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے قبل فتح خیبر خواب دیکہا تہا کہ چودہوین رات کا چاند میری گود مین آگیا ہے وہ خواب اُنہون نے اپنے شوہر سے بیان کیا یعنے کنانہ سے اوسنے کہا شاید تو تمنا رکھتی ہے کہ بی بی ہو اوس بادشاہ کی جو ہمارے میدان مین اُترا ہوا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ایک طمانچہ اس زور سے اُن کے موںھ پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے اون کے اُخسارۂ مبارک پر نیل پڑ گیا اور وہ داغ نیلا شب زفاف تک تہا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس داغ

کا سبب اُن سے پوچھا اونھون نے ماجرا بیان کیا"

اور زفاف حضرت امّ المومنین امّ حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا

بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا اسی سال کے واقعات مین سے ہے مان ان کی صفیہ بنت ابی العاص بن اُمیّہ پھوپھی حضرت عثمان رضی بن عفان کی تھین اور یہہ رضی اللہ تعالے عنہا پہلے نکاح مین عبداللہ بن جحش کے تھین کہ بھائی زینب رضہ بنت جحش کا تھا اور اُسکے ساتھہ اونھون نے ہجرت کی تھی حبشہ کو ہجرت ثانیہ مین اُن کی ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسکا نام حبیبہ رکھا تھا اور کنیت ان کی اوسکے نام سے ہوئی اور نام ان کا رملہ تھا اور بعض نے کہا ہے کہ ہند نام تھا مگر پہلی روایت صحیح تر ہے مگر عبداللہ بن جحش مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا تھا اور وہین حبشہ مین اُسی نصرانیت پر مرا مگر حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے اسلام پر قایم رہین اور اُن دنون کہ عمرو بن امیّہ ضمیری ایلچی ہوکر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف سے حبشہ کیطرف گئے تھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اُن کو پکارتا ہے یا ام حبیبہ یا ام المومنین جب آپ بیدار ہوئین تو اس کی تعبیر کی آپ نے کہ مین حضرت صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ازواج مین داخل ہون گی۔

یہان تک کہ عمرو بن امیہ مجالس نجاشی مین گئے اور حضرت سرور عالم صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ شریف نجاشی کو دیا اور مضمون اوس نامۂ مبارک کا یہہ تھا کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو کہ مہاجرات حبشہ سے ہے حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے خواستگاری کرکے مدینۂ طیّبہ مین بھیجدے اور مہاجرین حبشہ کو بھی روانہ کردے پھر نجاشی نے ام حبیبہ کو حضور پُرنور صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواستگاری کا پیام دیا۔ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا سے

قبول فرمایا اور تمام مہاجرین کا سامان سفر درست کرکے دو کشتیون مین عمرو بن امیہ ضمیری کے ساتھہ مدینۂ طیبہ کو روانہ کیا۔

اور مروی ہے کہ نجاشی کی ایک کنیز ابرہہ نام تھی نجاشی نے اوس کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجا کہ اُن سے کہدے کہ اپنا وکیل مقرر کرین کہ مہم نکاح کا سرانجام ہو وہ یہہ سُنکر نہایت خوش ہوئین اور جو زیور اُن کے ہاتھون اور پیرون مین تہا اوتار کر اوس لونڈی کو دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو اپنا وکیل کیا اور نجاشی نے ایک مجلس آراستہ کی اوس مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اور ایک جماعت مسلمانون کی کہ حبشہ مین تھی سب کو جمع کیا اور کہانا کہلایا اور چار سو مثقال زر اور ایک روایت مین چار ہزار درہم اون کا مہر مقرر کیا اور اُن کو حضرت اُمّ حبیبہ رضہ کے پاس بہیجدیا کہ اپنے کام مین صرف کرین حضرت ام حبیبہؓ نے اُن مین سے پچاس مثقال زر اوس کنیز کو جو پیام نکاح لائی تہی بھیجدیے اور عذر کیا کہ اُس روز مجھسے تیری خدمت شایستہ نہو سکی تھی پہر نجاشی نے اوس پہلے زیور کو جو آپ نے ابرہہ کنیز کو دیا تہا اور اس سونے کو حضرت امّ حبیبہ رضہ کے پاس واپس کیا اور کہلا بھیجا کہ تم اس زیور کے لیے لایق ہو اسلیے کہ تم حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے پاس جاتی ہو اور تم سے میری یہ درخواست ہے کہ حضرت سے میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مین آپ کے دین متین پر قایم ہون اور ہمیشہ آپ پر درود بھیجتا ہون اور نجاشی کی عورتون نے آپ کے واسطے اچھی اچھی خوشبوئین بنا کر بھیجین۔

پہر جب حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کو خبر نکاح ہو جانے کی پہونچی تو آپ نے شرحبیل بن حسنہ کو بہیجا کہ وہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مدینہ مین لے آوین چنانچہ وہ جاکر مدینہ مین لے آئے اور حضرت ام المومنین

شرف ہمبستری سے مشرف ہوئین اور حضرت ام المومنین نے سلام نجاشی کا حضرت
کے حضور مین عرض کیا آپ نے جواب سلام فرمایا۔ علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اوسوقت عمر حضرت ام المومنین کی کئی برس اوپر تیس برس کی تھی " اور وفات
آپ کی سنہ ۴۴ہجری مین ہوئی "

روایت ہے

کہ بعد صلح حدیبیہ کے ابوسفیان مدینہ مین حضرت ام حبیبہ کے پاس شفقت پدری
کے سبب سے ملاقات کو آیا اور چاہا کہ فرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم پر بیٹھے مگر ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نہ بیٹھنے دیا اور کہا کہ یہ پاک بچھونا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہے اور اے باپ ابھی تم نجاست کفر وشرک سے آلودہ ہو

زہر دینا زینب بنت حارث کا انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو

ایک واقعہ واقعہ خیبر سے زہر دینا زینب بنت حارث یہودیہ کا ہے کہ جو زوجہ
سلام بن مشکم کی تھی جب اوسنے معلوم کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو گوشت بکری کے دہنے دست کا بہت مرغوب ہے تو ایک بکری
کے بچہ کو اوسنے ذبح کیا اور اوس مین زہر قاتل ملایا اور اوس کو پکا کر حضرت کے
حضور مین لائی " اوس محفل مین بشیر بن براء اور صحابہ بھی حاضر تھے۔ پھر تناول کیا
اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اور کھایا اوس گوشت کو
آپ نے اپنے اگلے دانتون سے اور کھایا کچھہ گوشت دوسرے ٹکڑے سے بشیر بن
براء نے پھر فوراً آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھالو اس گوشت کو کہ اسنے

مجھکو خبر دی ہے کہ مجھ مین زہر ملا ہے"
پھر بشیر نے عرض کی کہ جب مینے لقمہ چبایا تو ایک طرح کی کراہت اُس سے میرے دل مین پائی گئی مگر مینے اوس کو اپنے مُنہ سے باہر نہ نکالا اس خیال سے کہ آپ کی طبیع مبارک ناسازی نہ پیدا کرے پھر بشیر وہان سے اُٹھے نہ تھے کہ رنگ اون کے چہرہ کا سبز اور سیاہ ہوگیا اور فوراً مرگئے"
بعد اسکے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ جو سرداران یہود یہان حاضر ہین اون کو سامنے لاؤ اور زینب بنت حارث کو بھی لاؤ پھر وہ سب حاضر کیے گئے پھر حضرت نے اُن سے فرمایا کہ مین تم سے کچھ پوچھتا ہون تم سچ سچ بیان کردوگے اونھون نے کہا ہان" پھر آپ نے اُن سے پوچھا کہ تمہارا باپ ابو القبیلہ کون ہے اُنھون نے اوسکا نام لیا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تم نے تمہارا باپ توفلان ہے۔ پھر اونھون نے حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تصدیق کی"

واضح ہو

کہ یہ پوچھنا آپ کا اُن سے اور تنبیہ کرنا اون کے حال سے اور تمہید اور توطیہ تھا اون کے اقرار لینے پر قصۂ زہر کے نسبت اور جھوٹ کہنا جواب مین یا تو عمداً تھا اوس قوم کی عادت کے موافق یا جہل اور نسیان سے تھا۔ مگر یہی بات سمجھی جاتی ہے کہ وہ عمداً جھوٹ بولے حضور پُرنور کا امتحان لینے کے واسطے اطلاع حقیقت حال پر۔ پھر جب ظاہر ہوگیا اُن پر یہ امر کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب کسی امر غیب کو دریافت کیا چاہتے ہین تو وہ آپ سے ہرگز مخفی نہین رہ سکتا تو اونھون نے قبول کرلیا جیسا کہ آگے آئیگا"

پھر پوچھا کہ سچ کہوگے تم جو کچھ پوچھون مین تم سے اوہنون نے کہا کہ ہان
پھر پوچھا حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے کہ کیا زہر ملایا ہے
تم نے اس بکری مین - اوہنون نے کہا کہ ہان تم کو کسنے خبر کی آپ نے فرمایا کہ مجھکو
خبر دی اِسنے اور بکری کے دست کیطرف اشارہ کیا جو آپ کے دست مبارک
مین تہا پھر فرمایا کہ یہ کیون کیا تم نے" اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پوچھا
آپ نے اوس عورت سے کہ یہ کام تو نے کیون کیا - پھر یہودیون نے اور اُس
عورت نے کہا کہ ہمنے یہہ چاہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو ہم لوگون کو رہائی ہو جائیگی
اور اگر تم پیغمبر ہو تو تم کو زہر کچھہ اثر نہ کرے گا -
روایت کی ہے بیہقی نے ابو ہریرۃؓ سے کہ تعرض نہ کیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے اوس سے"
اور طریق ابو نضرہ مین جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بہی یون ہی مروی ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ قتل کی گئی وہ عورت - بیہقی نے کہا کہ احتمال ہے
کہ چھوڑ دیا ہوگا حضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے پہلے اوسکو اور نہ چاہا
کہ اپنے نفس کے عوض اوسکو قتل کرین مگر جب بشر مر گئے تو اُسکو اون کے قصاص
مین قتل کیا ہو"

حال ہمبستری حضرت امّ المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کا ایک واقعہ غزوۂ خیبر کے واقعات سے یہہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالےٰ
علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے بعد فتح خیبر کے مدینہ طیبہ کیطرف مراجعت فرمائی
اور منزل صہبا مین پہنچے تو وہان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرف ہمبستری
سے مشرف ہوئین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ولیمہ اونکا حضور نے خیس سے

یعنی خرما اور روغن اور پنیر سے کیا اور اوس شب کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صبح تک حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خیمۂ مبارک کا پہرا دیا۔ جب حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اس بات سے اطلاع پائی تو دو بار حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین دعا فرمائی ؛

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو حضرت ام المؤمنین صفیہ سے محبت تھی۔ دس حدیثین اون سے معتبر کتابون مین مروی ہین۔ ایک اون مین سے متفق علیہ ہے۔ اور حدیثین اون کی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے مرسل واقع ہوئی ہین یعنی یہ حضرت سے بغیر واسطہ کی کوئی حدیث نہین رکھتی ہین بلکہ دوسری ازواج مطہرات کے واسطے سے مثل حضرت ام المؤمنین عائشہ اور حضرت ام المؤمنین حفصہ وغیرہما سے روایت کرتی ہین اور مدفن ان کا بقیع ہے ؛

واقعات خیبر مین سے ایک واقعہ

لیلۃ التعریس کا ہے۔ تعریس کے معنی لغت مین مسافر کے اوترنے کے ہین آرام کے لیے رات کے آخری حصہ مین ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر سے مراجعت کے وقت ایک شب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کوچ کیا پھر رستہ مین نیند نے غلبہ کیا تو حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پچھلے حصہ مین رات کے آرام کے لیے ٹھہر گئے اور بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ تم جاگتے رہو جب صبح ہو تو ہم کو نماز کے واسطے جگا دینا اور شاید

کہ نماز تہجد آپ نے پہلے پڑہی ہوگی یا غلبہ خواب کا اسقدر رہوا کہ اسکے بھی ادا کرنے کی فرصت نہ ہوئی"

چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی چیز آپ کو مانع ہوتی نماز تہجد سے مثل بیماری - یا ضعف یا خواب کے تو قضا کرتے آپ اوس کو دن مین دو پہر سے پہلے - اور یہان ایک راز تہا کہ فائدہ اُسکا ضعفائے اُمّت پر راجع تہا - کما فی مدارج النبوت -

اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ کوئی ایسا صالح آدمی ہے کہ آج کی رات جاگ کر فجر کردے اور فجر کے وقت ہم کو جگادے کہ ہم نماز پڑھ لین -

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مین یہ خدمت بجا لاؤنگا - پہر حضرت صلّی اللہ علیہ تعالیٰ و آلہ و اصحابہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آرام کرنے لگے - حضرت صدیق اکبر نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خبردار اپنی آنکھون کو خواب سے نگاہ رکھنا -

مدارج النبوت مین ہے کہ پہر بلال رضی اللہ عنہ اس کام پر مستعد ہوے اور نماز پڑہنی شروع کی - یہان تک کہ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو تکیہ لگایا بلال نے اپنے راحلہ سے اور جدہر سے فجر طلوع ہوتی ہے اودھر کو آنکھہ لگائی کہ یکایک غلبہ کیا خواب نے اور سو گئے اوس حالت مین کہ اپنے اونٹ کا تکیہ لگائے ہوے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ اپنے عمامہ کا تکیہ لگائے ہوے تہے اپنا عمامہ اوتار کر اُسکا تکیہ لگایا سو نہ جاگا کوئی یہانتک کہ سورج نکلا اور اوسکی گرمی سب کو پہنچی تو سب سے پہلے بیدار ہوے حضور پر نور صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اور ڈرے آپ سو جانے سے اور نماز کے فوت ہو جانے سے - بسبب شہود

صفات قہر یہ حق جل و علا کی" اللہ اللہ نزدیکان را بیش بود حیرانی"

کیون بے نماز فقیرو

کیا فرماتے ہو اپنی شان ہین اور اپنے معتقدین کی شان مین۔ کیا تمہارے خیال مین حضرت خاتم الانبیاء علیہم السلام سے بہی تم نے کچہ مرتبہ جلیل حاصل کیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ" ۵

در این راہ جز مرد راعی نہ رفت		گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت	

پہر اور لوگ بہی جاگے اور پکارا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کیا واقعہ ہوا۔ اور تم کیون سو گئے اور نگہبانی ہین کیون قصور کیا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر قربان پکڑا میرے نفس کو اور عارض ہوا اوس کو وہ کہ جو حضور کی نفس مبارک کو عارض ہوا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلال کے پاس اوسکا شیطان آیا اور بلال نماز مین کہڑا تہا تو مارا شیطان نے اوسکے سینہ پر ہاتہ اور سُلا دیا اوسکو پہر آرام دیا اوس کو اور ٹھہرایا اوسکو اسطرح کہ جیسے بچے کو سونیکے لیے تھپکتے ہین پس بلال سو گئے۔ تو حضرت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے بلال کو بلایا اور اُنسے پوچہا اس واقعہ کو تو بلال نے وہی کہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تہا" پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اشہد انک رسول اللہ اور حقیقت ہین یہ مقام تجدید ایمان اور تقریر شہادت رسالت کا تہا کہ کچہ

وسوسہ شیطانی دل مین راہ نپاوے پھر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے حکم دیا صحابہ کو کہ اونٹوں کو طیار کرو اور جلد اس مقام سے روانہ ہو

پھر مین عرض کرتا ہون کہ ای بے نماز فقیرو

خوب سمجھو جہان ایک وقت کی نماز قضا ہونے مین یہ اہتمام رسول اللہ کو ہوا کہ اس سرزمین پر توقف نہ کرنا چاہیے تمہاری نسبت کہ ایک سرے سے تم نماز پڑھتے ہی نہین ہو اس صورت مین تمہاری گھروں کا اور تمہاری گدّی کا کیا حال ہوگا۔ لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

ایک روایت مین ہے اور بصراحت آیا ہے کہ وہان سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بسرعت تشریف لیجانا اسواسطے ہوا کہ وہ وادی شیطان کا تھا۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک وادی ہے کہ اس مین شیطان رہتا ہے کما فی روضتہ الاحباب

پھر تھوڑی دور وہان سے چلکر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونتر پڑے اور وضو کیا اور بلال کو حکم دیا کہ اقامت کہے تاکہ نماز جماعت سے قضا کرین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اذان بھی کہی گئی کذا فی روضتہ الاحباب و مدارج النبوۃ؎

ھدایہ مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فجر کی نماز قضا کی لیلۃ التعریس مین ساتھ اذان واقامت کے اور شیخ الہمام صحیح حدیثین اسباب مین لائے ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ اذان صرف اس واسطے مشروع ہے کہ اعلام ہوجاوے کہ وقت نماز کا ہوگیا قوم مطلع ہو کر مسجد مین حاضر ہو

اور اس مقام پر سب لوگ حاضر تھے پھر اذان کی کیا حاجت تھی۔

جواب اس کا یہہ ہے کہ اذان صرف اعلام ہی کے لیے نہین مشروع ہے بلکہ ان کلمات کا ثواب جداگانہ ہے اس لیے افضل ہے یہ بات کہ اگر تنہا بھی نماز پڑہتا ہو تو اذان واقامت کہے۔

صدای اذان

کا تجربہ ہوا ہے کہ نمازیون کو دور دور سے صدای اذان کانون مین آجاتی ہی خود میرا واقعہ ہے کہ ساڑھے نو بجے شب کو توپ چلنے کی آواز میرے کانون مین نہین آتی مگر یہان سے فاصلہ پر ایک مسجد ہے عشا اور صبح کی اذان کی آواز میرے کانون مین ہمیشہ آتی ہے

الغرض حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ اذان کہکر نماز پڑہتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فطرت پر ہے

پھر جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اس نماز کے قضا ہونے کے سبب سے صحابہ کو مضطرب اور پریشان دیکھا تو اُن کی تسلّی کی اور فرمایا کہ اے لوگو بیشک اللہ تعالیٰ نے قبض کین ہماری روحین۔ اگر چاہتا تو سواے اسکے اور وقت مین ہمکو جگاتا۔

اور فرمایا کہ اگر تم مین سے کوئی نماز کو بھول جائے اور ایک روایت مین ہے کہ سو جائے اور نماز اوس کی فوت ہو جائے تو بمجرد یاد آنے اور جاگنے کے اوس نماز کو قضا کرلے

اے بے نمازی فقیرو

دیکھو اس مقام کو کہ ایک وقت کی نماز فوت ہونے مین کیا کیا انتشار صحابہ

رضی اللہ عنہم کو ہو رہے ہیں حسرت ہے تمہاری حالت پر کہ تم عیدین کی نماز بھی نہین پڑھتے ہو اور پھر اپنے گھر مین بیٹھے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہو اگر تم مسلمان ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اپنا پیغمبر برحق سمجھتے ہو تو اون کی راہ پر چلو اور اگر متبع شیطان ہو تو ہمین تم سے کچھ سروکار نہین جو تمہارا دل چاہے کرو ؎

شریعت را مقدم دار اکنون		شریعت از طریقت نیست بیرون	

ای میری پیاری اولاد قلبی و صلبی سُنو اور پڑہو اور سمجھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم اشرف المخلوقات ہو تم کو کہانے پینے پہننے اور اوڑھنے اور سکونت کرنے اور چلنے پھرنے کی ہزارون نعمتین تمہارے خالق نے عطا فرمائی ہین اور وہ تمہارا حقیقی مالک ہے اور خالق ہے اوس نے تم کو دنیا مین پیدا کیا عقل دی تندرستی دی اچھی صورت دی۔ اچھا خاندان دیا اچھے اچھے کہانے کہلائے اچھے اچھے لباس پہنائے بے بہا جواہرات دیے آرام کی سواریان دین اچھی اچھی خوبصورت نیک بخت فرمان بردار بیبیان بخشین عمدہ عمدہ خوبصورت پیاری پیاری بھولی بھالی اولادین بخشین جنکو دیکھکر تمہاری آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین۔ اُن کی شادی بیاہ کرنے کو ہزارون روپئے دیے اب یہ سمجھو کہ یہ سب چیزین کسی خدمت کے صلہ مین ملین یا یونہین بغیر کوئی خدمت کیے ہوے ملین۔

تم خود سمجھتے ہو شعور رکھتے ہو ضرور یہہ کہو گے کہ نہین ہم اوس کی کسی خدمت کے قابل نہین ہین وہ تو خود ہماری پرورش کر رہا ہے اور جب تک

ہم زندہ ہین وہ ہماری بے غرض خدمت کیے جائیگا بے شک مین بہی تمہارے قول کی تائید کرتاہون اللہ تعالیٰ شانہ تمہاری عقلون کو اور زیادہ روشن کرے اللہم آمین "

اب مین تم سے یہہ پوچہتا ہون کہ تمہارے ایسے مہربان خالق و مالک نے جو تمہین پنجگانہ نماز کا حکم دیا تو اوس مین کچھہ اوس مالک کا فائدہ ہے۔ اور اوس نماز کے ادا کرنے کا مقام ایک مقرر کر دیا۔

سمجھ لیجیے سنو وہ مقام اوس کا دربار ہے اور وہ نماز اوس کا سلام ہے جب کسی بادشاہ کا دربار ہوتا ہے تو رعیت اوس دربار کی حاضری پر کس قدر فخر و مباہات کرتی ہے۔ دربار کی ٹکٹ کے حاصل کرنے مین کتنی کوشش کرتی ہین اور جسطرح ہوتا ہے وہ ٹکٹ حاصل کرتے ہین پہر عمدہ عمدہ لباس پہنکر اوس مرنے والے اور خاک ہوجانے والے حاکم کے سامنے سلام کو حاضر ہوتے ہین۔ اور پہر دربار سے باہر آکر کتنا فخر کیا جاتا ہے کہ گویا اُنکا سر آسمان سے جالگا اور دربار کا حاصل کیا ہوا کہ دو دو حرفوں کے چہوٹے خطاب ملگئے۔ لیجیے صاحب بڑہاپے سے ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہے مُنہ کی مکہی تک نہین اُڑا سکتے کبہی عمر بہر مین ایک خرگوش کو نہین پکڑا بہادری کے خطاب کے سزاوار ہوگئے اور اُن کی عقل خود اُن سے کہہ رہی ہے کہ اے مرد پیر تو ہرگز اس خطاب کا سزاوار نہین ہے مگر یہ ہین کہ خوش ہین "

ہای افسوس

اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم محکم اوسکا کچھہ خیال نہین نہ اوس پر اعتبار نہ بھروسہ اور روزانہ اوسی کی ہزار دن طرح کی نعمتین کہارہے

کے قلوب اللہ تعالی شانہ کی معرفت اور محبت کی کشت ہین۔اس
مین شریعت وطریقت ومعرفت وحقیقت کی تخم ریزی ہوتی ہے اورحضرت
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قلب مبارک دریای ناپیدا
کنار ہے تمام عرفار اور صلحار اور اولیار اللہ اور اغواث اور اقطاب
کے قلوب کی آبیاری اسی دریاے ناپید اکنار سے ہوتی ہے توجس فقیر
کو متبع شریعت دیکھو تو سمجھ لو کہ اس درویش کے قلب کی آبپاشی رسول اللہ صلعم
کے قلب شریف سے ہوئی۔
اور جس فقیر کو مخالف سنت دیکھو تو یقین کے ساتھ باور کرلو کہ اسکے قلب
مین کسی چشمہ کفر سے پانی آتا ہے اوس سے تم کو بچنا چاہیے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند		صحبت طالح ترا طالح کند	

روح را صحبت ناجنس عذابی است الیم؎
فقیر اسد تعالی شانہ کی راہ کا سفر کرنے والا ہے اور مسافر کے واسطے ایک
رفیق کی ضرورت ہے سالک پہلے رفیق کو تلاش کرلے پھر سفر کرے کہ بزرگون
نے فرمایا ہے الرفیق ثم الطریق۔ پھر رفیق ایسا ہی ہونا چاہیے کہ جس کے سبب
سے منزل سلوک کے نشیب و فراز مین قدم کو لغزش نہ ہو اور دیکھو۔ کیسی

بے شرع فقیر

سے ہم مشرب نہ ہونا ورنہ تمہارے قلب کا چشمہ خراب اور ناپاک ہوجائیگا
اور اس کھیتی مین بجاے میوہ جات پاکیزہ ولطیفہ کے بدمزہ پھل پیدا ہونے
لگین گے اور تم حضور پرنور سرور عالم حبیب خدا و ند دوعالم سیدنا و مولنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دربار نوربار کی حاضری سے

اوسکے بخشے ہوے خلعت پہن رہے ہین۔جواہرات کی انگوٹھیان انگلیون کو چمکا رہی ہین اتنے بیش قیمت عطیہ کو اللہ تعالے کا عطیہ نہین سمجھتے وہ تو خاص اپنا مال مکسوبہ ہے محلہ کی مسجدین جو خاص پروردگار تعالی شانہٗ کا دربار ہے ویران پڑی ہین دیوارین گری پڑی ہین۔جا نمازین میسر نہین وضو کو پانی مہیا نہین اور سب مسلمان متفق اسپر ہین کہ یہ اللہ تعالی شانہ کا گھر ہے۔نہ کوئی نماز کو آتا ہے۔نہ کوئی اوس مین جھاڑو دیتا ہے نہ چراغ جلاتا ہے بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے شانہ کے وجود کو تم لوگون نے سچے طریقہ سے نہین سمجھا۔

تم لوگون نے صرف دنیاوی رسم کے طور پر اوس کو خدا سمجھا ہے۔اگر تمکو اللہ تعالے شانہ کا اتنا یقین بھی ہوتا جتنا دنیاوی حکام کا ہوتا ہے تو بیشک ہم مسلمانون کی حالتین بدل جاتین"

صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو اوسکے وجود پر پورا یقین تھا تو دیکھو کہ چند سال کے اندر اوس بے سروسامان قوم عرب نے کیسی پوری ترقی کی اگر تمکو

صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

کے یقین کا تھوڑا سا حصہ بھی ملجائے تو پھر تمہاری بھی وہی حالت ہوجائے

ہنوز آن ابر رحمت درفشان است　　خم وخمخانہ با مہر ونشان است

خطاب

با نور چشمان سید عبد العظیم و سید محمد اصغر و سید واعظ الدین حسین و سید محمد محسن و سید محمد واعظ الحق و دیگر عزیزان صوری ومعنوی نور اللہ قلبہم بنور الایمان والعرفان۔اے عزیزو۔خوب سمجھو اس بات کو کہ مومنین

خارج ہوجاوگے معاذ اللہ منہا"

سالک کے واسطے اس سزا سے بڑھکر کوئی سزا نہین ہے تمام ہوئی میری عرض جو اپنے عزیزون کی خدمت مین تھی"

الغرض روضۃ الاحباب اور سیرت گازرونی مین ہے کہ جن دلون حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم خیبر مین تشریف فرماتے تھے حجاج بن علاطہ سلمی اپنے قبیلہ سے تجارت کو نکلے تھے جب سُنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم خیبر مین رونق افروز ہین تو آپ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر شرف اسلام سے مشرف ہوے اور حال یہہ تھا کہ حجاج بڑے مالدار تھے اور سونیکے کان کہ بنی سلیم کی زمین مین تھی یہی اوسکے مالک تھے"

پھر اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم مکہ مین میری بی بی کے اور کفار مکہ کے پاس میرا بہت سا مال ہے اگر مجھکو اجازت ہو تو مین جس تدبیر سے مناسب ہو وہ مال اُن سے لیکر حاضر خدمت ہوجاؤن ابھی اُن کو میرے اسلام کی اطلاع نہین ہے وگرنہ وہ مال سب تلف ہوجائیگا آپ نے اُن کو اجازت دی پھر حجاج مکہ معظمہ کو روانہ ہوے اور قریش سے ملے اور کہا کہ بشارت ہو تم کو کہ خیبر والون نے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم پر فتح پائی اور اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اسیر کرلیا اور اُن کا سب مال لوٹ لیا اور اب وہ اُس مال کو بیچا چاہتے ہین اوس مین سے مین بھی کچھ چیزین خریدلون اس سے پہلے کہ اور تاجر یہہ خبر سُنکر آجاوین اور نرخ اُنکا گران ہوجائے مین امید کرتا ہون کہ اس امر مین تم میری مدد کرو"

حجاج کہتے ہین کہ اس خبر سے قریش بہت خوش ہوئے اور میرا سب مال مجکو دے دیا اور جو مال میرا میری بی بی کے پاس تھا وہ بھی مین نے لے لیا

پھر یہہ خبر مکہ مین مشہور ہوگئی جو مسلمان مکہ مین تھے وہ یہہ خبر سُنکر نہایت شکستہ دل ہوے اور حالت غم و رنج مین اپنے اپنے گھرون مین خانہ نشین ہو گئے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس خبر سے یہہ حال ہو گیا کہ اُن کے پاؤن سے قوت رفتار جاتی رہی اُن کو اس بات کا خیال ہوا کہ جب یہہ حالات قریش کو معلوم ہونگے تو اُن کی شرارت اور بڑھ جائے گی۔

لہذا اونہون نے اپنا دروازہ کھول دیا اور اپنے بیٹے قثم رضی اللہ عنہ کو بُلا کر کہا تو وہ باواز بلند رجز پڑہنے لگے اور اظہار سرور کرنے لگے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ خود اپنے گھر مین تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب مسلمانون نے حضرت عباسؓ کے گھر سے رجز کی آواز سُنی تو سب وہان آکر جمع ہوے جب اُنکو مسلمانون نے اس حال پر دیکھا تو اُن کو تسکین ہوئی"

اور کہتے ہین کہ حضرت عباسؓ نے اپنے غلام کو حجاج کے پاس بھیجا کہ یہہ کیا موحش خبر ہے جو تو لایا ہے تحقیق کہ وعدہ اللہ تعالیٰ شانہ کا بہتر ہے جو تو کہتا ہے حجاج نے اُس غلام سے کہا کہ میرا اسلام عباس رضی اللہ عنہ سے کہنا اور کہدینا کہ اپنے گھر مین خلوت کر رکھنا مین دوپہر کو آؤنگا! اور وہ خبر کہ جو تم کو خوش کر دے مین تم سے کہونگا خبردار اسے پوشیدہ رکھنا پھر غلام یہان سے خوش ہوتا ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس پہونچا اور یہہ بشارت آپ کو دی" آپ نے اُس غلام کو آزاد کیا اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے اللہ تعالیٰ شانہ کی کہ دس غلام اور آزاد کرونگا"

پھر دوپہر کو حجاج اُن کی خدمت مین حاضر ہوئے اور پہلے اُن کو قسم دی کہ یہہ خبر جو مین تم سے کہونگا میرے جانے کے بعد تین دن تک پوشیدہ رکھنا پھر کہا کہ آپ کو معلوم ہو کہ مین مسلمان ہو گیا ہون اور حضرت رسول اللہ

صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خیبر یون پر فتح پائی اور تمام مال واسباب اون کا غنیمت مین داخل ہوا اور اپنے صحابہ پر اوس کو تقسیم کر دیا۔ اور اُن کے اہل و عیال کو اسیر کر لیا۔ اور صفیہ بنت حیی بن اخطب کو اپنے واسطے اختیار فرمایا اور اُسے آزاد کر دیا اور اپنی ازواج مطہرات مین داخل فرمایا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا اور مین نے اوس خبر خوش کو اِس لیے مشہور کیا تھا کہ اپنا مال قریش سے لیلون۔ اور مین حضرت صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اِس امر کی اجازت لیکر آیا تھا اور مین آج رات یہان سے چلا جاؤنگا۔ تم بعد تین دن کے اِس خبر کو مشہور کرنا یہہ کہکر حجاج اپنے گھر کو گئے اور اُسی شب کو روانہ ہو گئے پھر تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ حجاج کے گھر پر گئے اور دروازہ کی زنجیر ہلائی اور پوچھا کہ حجاج کہان ہے اُن کی بی بی نے کہا کہ تین دن ہوے کہ وہ خیبر کو گئے ہین کہ محمد صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اون کے اصحاب کے مال کو خریدین ؛

اور کہا اوس عورت نے کہ اے ابو الفضل کیا حال ہے تمہارا اس خبر سے آپ نے جواب دیا کہ بحمد اللہ کہ خبر اچھی ہے اور ہمارے موافق ہے اور وہ سب حالات جو حجاج نے تخلیہ مین آپ سے بیان کیے تھے اوس سے کہے اور کہا کہ اگر تو اپنے خاوند کو چاہتی ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا یہہ اُس سے کہکر آپ مسجد الحرام مین گئے اور کمال خوشی اور مسرت کی حالت مین طواف خانۂ کعبہ کا کیا کافرون نے جو اُن کو بشاش دیکھا تو آپس مین رمز و کنایہ کی باتین کرنے لگے ؛

پھر آپ طواف سے فراغت کر کے اُن کے پاس گئے اور جو کچھ حجاج نے اُن سے خلوت مین کہا تھا وہ سب کفار قریش سے بیان کیا وہ سب یہہ خبر سنکر نہایت مغموم اور محزون ہوے اور مسلمان شاد و بشاش ہوے پھر پانچ

روز کے بعد کفار قریش کو اس خبر کی تصدیق ہو گئی"

ذکر فدک

ارباب سیر فرماتے ہین کہ جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حوالی خیبر مین داخل ہوئے تو آپ نے محیصہ بن مسعود حارثی کو فدک کیطرف روانہ فرمایا یہہ محیصہ رضی اللہ عنہ انصاری حارثی ہین اور شمار کیے جاتے ہین اہل مدینہ مین اور حدیث اُن کی اونہین مین مذکور ہوتی ہے" حاضر ہوئے یہہ رضی اللہ عنہ احد اور غزوہ خندق مین اور اِن کے بعد اور لڑائیون مین روایت کی ان سے اِن کے بیٹے سعد نے"

اور مُحَیِّصہ ساتھہ ضمہ میم اور فتح حاء حطی اور کسرہ یاے مشددہ اور فتح صاد مہملہ کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ

پھر حضرت محیصہ فدک کو گئے کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کرین پھر آپ نے دعوت اسلام اون لوگون کو کی اور ڈرایا اُن کو کہ پیغمبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمسے لڑنے کو آئینگے جیسے خیبر والون پر گئے ہین اون لوگون نے کہا کہ عامر اور حارث اور یاسر اور سرداران یہود اور مرحب قلعہ نطاۃ مین موجود ہین اور دس ہزار مردان جنگی وہان آمادۂ جنگ ہین ہم کو یہہ یقین نہین کہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن سے مقابلہ کرسکین محیصہ ایک دن اون کے یہان رہے جب اُن کو معلوم ہوا کہ اِن کو صلح کا خیال نہین ہے تو محیصہ نے چاہا کہ لوٹ کر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہون پھر فدک والون نے کہا کہ ابھی اور توقف کرو کہ ہم اپنے سرداروں سے مشورہ کرلین اور چند معتمد

لوگ تمہارے ساتھ کر دین کہ وہ جاکر صلح کرین انقضا تہا اسی اثنا رمین اون کو حصن
ناعم کے فتح ہونے کی اور اُن کے محافظون کے قتل ہونے کی خبر پہنچی اس سے
بہت خوف اُن کے دلون مین پیدا ہوا پھر محیصہ سے کہنے لگے کہ اے محیصہ ہمنے جو
تم سے کہا تہا اوس کو تم کسی سے مت کہنا ہم تم کو کچھہ زیور دینگے محیصہ نے کہا کہ مین
حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کچھہ نہ چھپاؤنگا پھر اونہون نے
وہان سے آکر وہ سب ماجرا بے کم وکاست بیان کر دیا پھر فدک والون نے اپنے
ایک سردار کو یہود کی ایک جماعت کے ساتھہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے حضور مین بہیجا اور بعد گفتگوے دراز کے اس امر پر صلح ٹھہری
کہ فدک کی نصف آمدنی حضرت کو دیدی جائے اور نصف یہود فدک کے قبضہ
مین رہے حضرت اسپر رضامند ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت تک یونہین انتظام فدک
چلا آتا تہا۔ پہر حضرت عمرؓ نے مصلحت اس مین دیکھی کہ یہود فدک کو فدک
سے نکال دین کہ وہ ملک شام کیطرف چلے جاوین۔

حضرت عمر نے اُس آدہی زمین کو کہ یہود فدک کے قبضہ مین تھی پچاس
ہزار درم بیت المال سے دیکر خرید لیا۔ اور یہود کو نکال دیا۔ یہود فدک نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے عمر یہہ کیا بات ہے کہ جس چیز کو ابو القاسم
یعنی محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ نے مقرر کہا تم اوس کے
خلاف کرتے ہو حضرت عمر نے اوسکے جواب مین کہا کہ تم
جانتے ہو کہ اوس روز مین حاضر نہ تھا۔ نہین مین حاضر تہا
پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تم سے نہین فرمایا
تہا کہ جب تک ہم چاہین تم وہان قیام کرنا اور اب ہم نہین چاہتے کہ تم وہان

رہو الغرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو فدک سے نکال دیا اور اُن کی سب چیزین قیمت دیکر خرید لین یہان تک کہ اونٹون کے پالان اور اون کی رسیان یہ بھی بقیمت لین ؛

اور صحت کو پہنچا ہے کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی تو ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم ایک وادی مین اُترے تو سب باآواز بلند تکبیر کہنے لگے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ تکبیر کہو کہ تم اُس کو نہین پکارتے کہ وہ بہرا ہے یا غایب ہے بلکہ تم اوس کو پکارتے ہو کہ جو سننے والا ہی اور نزدیک ہی

ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام ہدایت التیام فرماتے تھے تو مین آپ کی سواری کے پیچھے تہا سُنا مین نے کہ آپ کہتے تھے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بیان فوائد و فضیلت لاحول ولاقوت

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس مین بتاوُن تجھے ایک کلمہ کہ وہ ایک خزانہ ہے بہشت کے خزانون سے مینے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے جو مین نے ابھی پڑہا۔ کذا فی روضۃ الاحباب

پہر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیبر سے منظفر ومنصور واپس ہوے تو وادی القری کی طرف میل کیا۔

بیان صلح وادی القریٰ

راستہ مین صہبا کی منزل مین وارد ہوے پھر وہان سے وادی القریٰ مین تشریف لے گئے اور وہان چار مقام فرمائے اور اُس مقام کو گھیر لیا۔ وہان کے باشندۂ آمادۂ جنگ ہوگئے اور باہر نکلے۔ آپ نے بھی صف قتال آراستہ فرمائی اور نشان اپنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا مع الاختلاف پھر پہلے آپ نے اُن یہودیون کو اسلام کی دعوت فرمائی اور آگاہ کیا اُن کو اسپر کہ اگر تم اسلام لاؤ تو جان و مال تمہارا محفوظ رہیگا" اور باقی حساب تمہارا اللہ تعالیٰ شانہ پر ہے"

اُن لوگون نے اسکو قبول نہ کیا پھر لڑائی شروع ہوئی اور دن بھر لڑتے رہے دس آدمی اعدای دین کے قتل ہوے اور پھر اگلے روز فتح لشکر اسلام کی ہوئی مال و اسباب بہت مسلمانون کے ہاتھ آیا"

پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پر احسان فرمایا کہ زمین و باغات وہان کے اُن کے قبضہ مین رہین۔ اور مزدوری کیا کرین اور نصف محاصل باغات و زمین کا بیت المال مین داخل کیا کرین اور آدھا اپنی مزدوری مین لیا کرین۔

پھر جب یہہ خبر فتح خیبر اور فدک اور وادی القریٰ کی یہود تیما کو پہنچی تو وہ بھی اپنی خرابی سے ڈرے اور بے جدال و قتال کے جزیہ دینا قبول کیا" کذا فی مدارج النبوت

بیان عمرۃ القضا

اوراسی سال ہفتم مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین مقرر ہوا تھا واقع ہوا ذی القعدہ کے مہینے مین اور وجہ تسمیہ اس کی شافعیون کے نزدیک یہہ ہے کہ قضا کے معنی صلح کے ہین یعنی وہ عمرہ جو صلح حدیبیہ مین ہوا تھا کہ اسکلے سال آکر عمرہ ادا کرین اسی وجہ سے اسکا نام عمرۃ القضا ہوا۔ اور عمرۃ الصلح اور عمرۃ القضیہ بھی ہے۔

اور احناف اس کو عمرۃ القضیٰ اسلیے کہتے ہین کہ یہ اوس عمرہ کی قضا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حدیبیہ مین فوت ہوا تھا گھر جانے کے سبب سے اور یہہ اختلاف بنی ہے اُس اختلاف پر کہ جسنے احرام باندہا عمرہ کا پہر روکا گیا وہ بیت اللہ کے جانے سے تو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہہ ہے کہ واجب ہے اُسپر ھدی اور نہین ہے اوسپر قضا اور امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین قضا اوسپر واجب ہے ہدی نہین اور دلیل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہہ آیت ہے۔ فان احصرتم فما استیسر من الھدی یعنے پہر اگر روکے گئے تم تو جو میسر ہو قربانی بہیجو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ عمرہ شروع سے لازم ہوتا ہے تو پہر جب احصار ہوا اور ادا نہوا تو بعد زوال حصر کے قضا لازم ہوئی ولا یلزم من التحلل بین الاحرامین سقوط القضاء یعنی نہین لازم ہوتا ہے حلال ہو جانے سے درمیان دو احرامون کے ساقط ہونا قضا کا۔ اور حجت ان کی فعل حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یعنی بیشک نحر کی انہون نے ہدی جب کہ

روکے گئے وہ عمرہ سے اور عمرہ اداکیا اوس کے عوض مین سال آیندہ اور ہانک لیگئے اپنے ساتھہ ہدی کو بعض مسایل اختلافی اور اُن کی دلیلون کی تحریر کیواسطے بڑا وقت چاہیے اور میرا وقت بہت کم ہے لہذا اختصار ناگریز ہے

بیان اداکرنی عمرۃ القضاء کا

بالجملہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوۂ خیبر سے مراجعت فرمانے کے بعد اول ذیقعدہ سال ہفتم ہجری سے عمرۃ القضا کے اداکرنے کی تیاری مین مشغول ہوے اور حکم کیا کہ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سفر حدیبیہ مین ہمراہ تھے وہی اس مین بھی ہمراہ ہون اور تخلف اس سے نہ کرین اور ان کے سوا اگر اور لوگ بھی چاہین تو چلین پھر جو لوگ کہ اُن مین سے زندہ تھے سب اپنے سامان سفر تیار کرکے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ کے ساتھہ ہوے اور چند آدمی اور بھی ہمراہ ہوے॥

پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو نعیم غفاری کو مدینہ کا خلیفہ کرکے اُن کو وہین چھوڑا اور نام اُن کا ابوذر جندب بن جنادہ ہے اور یہ قدیم الاسلام ہین کہ مکے مین مسلمان ہوے تھے کہتے ہین کہ سابقین اسلامیون مین سے ہین مسلمان ہوے یہہ چار آدمیون کے بعد اور یہہ اُن چارون کے پانچوین تھے پھر اسلام لاکر یہہ اپنی قوم کیطرف چلے گئے اور یہان تک وہان رہے کہ حاضر ہوے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین غزوۂ خندق کے بعد پھر جا رہے شہر ربذہ مین یہان تک کہ وہین رحلت کی سنہ ۳۲ ہجری مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کے زمانہ خلافت مین اور تھے یہ عبادین مین سے مبعوث ہوئے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور روایت کی اِن سے بہت لوگون نے صحابہ اور تابعین مین سے کذافی اسماء الرجال المشکوٰۃ

اور کچھہ حال اِن کا غزوۂ تبوک مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بعد ازان حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو ہزار آدمیون کے ساتھہ عمرہ کی قضا کو تشریف لے چلے اور دو سو گھوڑے بھی آپ کے ساتھہ تھے اور ساٹھہ اونٹ ہدی کے اور ایک روایت مین اسّی ہین اور ہتھیار جنگی بھی مانند خود اور زرہ اور نیزہ وغیرہ کے تھے کذافی المدارج

پھر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذوالحلیفہ مین پہنچے تو اونٹون کی خدمت ناجیہ بن جندب اسلمی کو سپرد فرمائی اور ناجیہ نام ان کا اس لیے مشہور ہے کہ نجات پائی انہون نے قریش کے ہاتھون سے اور یہہ ناجیہ وہی ہین جو حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تیر مبارک لیکر حدیبیہ کے کنوین مین اترے تھے اور اوس تیر کو کنوین مین گاڑ دیا تھا جس کے سبب سے پانی اوس مین جوش کرایا اور اتنا زیادہ ہوا کہ تمام لشکر کو کافی ہوا اور وفات پائی انہون نے مدینہ مین امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ امارت مین اور روایت کی ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے ؛؛

اور محافظت کوتل گھوڑون کی محمد بن مسلمہ کو سپرد ہوئی ؛؛

اور یہہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حارثی ہین۔ حاضر ہوے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ کل مشاہد مین سوا تبوک کے۔ اور روایت کی انہون نے حضرت عمرؓ بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے اور تھے وہ فضلاے صحابہ سے اور تھے وہ اُن لوگون سے کہ اسلام لائے تھے وہ مصعب بن عمیر کے

ہاتھ پر مدینہ مین اور انتقال بھی وہین کیا ۴۳ ہجری مین اور عمر اون کی اسوقت ستتر برس کی تھی کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ "

اور محافظت ہتھیارون کی بشیر بن سعد کو دی گئی - اور ہر ایک کو ان تینون مین سے ایک ایک جماعت ہمراہ کر کے آگے روانہ کر دیا "

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہتھیار لیے جاتے ہین اور صلح مین یہہ بات طے ہوئی تھی کہ مکہ مین ہتھیار نہ لانا مگر تلوار میان مین آپ نے فرمایا کہ مین مکہ مین ان ہتھیارون کو نہین لیجاؤنگا - احتیاطاً ان کو اپنے ساتھہ لیے جاتا ہون کہ اگر قریش عہد شکنی کرین اور نوبت جدال و قتال کی پہونچے تو ہتھیار ساتھہ رہین " کذا فی روضۃ الاحباب

پھر وہان سے احرام باندھکر اور تکبیر کہکر آگے کو روانہ ہوئے پھر جب وہ جماعت محافظین کی مر الظہران مین کہ مکہ وہان سے یک مرحلہ سے کم ہے " پہنچی تو وہان ایک جماعت قریش کی تھی اونہون نے محمد بن مسلمہ سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر پوچھی کہ کہان ہین اُنہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اب تشریف لائے صبح یہین کرینگے اور اسی منزل مین فروکش ہون گے انشاء اللہ تعالیٰ "

پھر حضرت تشریف لائے اور قریب بطن یا جج کے اُترے کذا فی مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب اُس جماعت قریش نے محمد بن مسلمہ سے حضرت کی تشریف آوری کی خبر سُنی تو گھبرا کر مکہ کو گئے اور قریش کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ یہہ خبر سنکر پہاڑون کی چوٹیون پر چڑہ گئے "

اور مکرز بن حفص کو بھیجا کہ جاکر دریافت کرے کہ خلاف شرط ہتھیارون کے لانیکا کیا سبب ہے ؟

اوسنے آکر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس کا سبب پوچھا
آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے اوسی عہد پر ہین ان ہتھیارون کو مکّہ مین نہ لیجائینگے
ان کو احتیاطاً ہم اپنے ساتھہ لائے ہین - مکرز یہہ سُنکر لوٹ گیا اور جاکر قریش
سے یہہ حال کہا وہ یہہ بات سُنکر مطمئن ہوئے"

پہر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد کے موافق
ہدی کے اونٹون کو آگے سے لیجاکر ذی طویٰ مین ٹھہرایا"

پہر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تو ہتھیارون
کو بطن یاجج مین رکھہ دیا اور ایک جماعت صحابہ کی اوس کی حفاظت کیواسطے
مقرّر ہوئی"

پہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناقۂ قصویٰ پے
پر سوار رہے اور صحابہ کوئی سوار کوئی پیادہ آپ کے گرد اگرد
تہے - جیسے ستارون کے ہجوم مین ماہ شب چاردہم تلوارون کو غلاف
مین کیے ہوے اور تلبیہ کہتے ہوے مکّہ کو چلے اور حجون کی گھاٹی سے مکّہ کرمہ
مین داخل ہوے مدارج النبوت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے اُوس بن خولی انصاری کو دوسو آدمیون کے ساتھہ ہتھیارون کی
محافظت کے واسطے مقرّر کیا"

اور عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی کہ نقبا مین سے ہین اور حاضرین
عقبہ سے بہی ہین اور بدر اور اُحد اور خندق اور مشاہد مابعد مین اور اُنکے سوا فتح
مکّہ اور اوسکے مابعد مین بھی حاضر تھے اور شہید ہوے سریہ موتی مین کہ امیر اُس سریہ
کے تھے آٹھوین سال ہجری مین اور تہے یہہ شعرائے محسنین سے اسوقت کہ
جب حضرت رونق افروز مکّہ ہوے تو یہہ مہار پکڑے ہوے ناقہ قصویٰ کی

اور آگے آگے تہے اور یہہ رجسز پڑہتے جاتے تہے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تلبیہ کہتے ہوئے۔

بیت اللہ شریف

کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا" ایک لکڑی کے ذریعہ سے کہ سر اُسکا خمدار تہا اور اوسکو محجن کہتے تہے اوس محجن لکڑی کو حجر اسود سے لگا کر اُسے بوسہ دیا واضح ہو کہ تقبیل حجر اسود لب سے اور ہاتہہ سے اور ہاتہہ کے اشارہ سے اور لکڑی کو اوس مین لگا کر اوس لکڑی کو چومنا چارون طریقون سے مسنون ہے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عمرہ ادا کرنے کے بعد تین روز مکّہ معظمہ مین ٹھیرے چوتھے روز قریش نے کسی کو حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ اب اپنے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کہدو کہ مکّہ سے چلے جاوین آپ نے حضور پرنور مین حاضر ہو کر عرض کی کہ قریش ایسا کہتے ہین آپ نے فرمایا بہتر ہے ایسا ہی کرتا ہون الغرض آپ نے فرمایا کہ پکار دو کہ آج رات کو کوئی شخص صحابہ مین سے مکّہ مین نہ رہے اور آپ نے اپنے مولیٰ یعنی غلام آزاد کردہ کو جن کا نام ابو رافع تھا فرمایا کہ تم میمونہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے سے لے آنا اور آپ مکّہ معظمہ سے باہر تشریف لے گئے

مروی ہے کہ جب آپ مکّہ معظمہ سے باہر تشریف لاتے تھے تو **عمارہ بنت حمزہ** رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کہ کنیت حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی انہین پاکیزہ دختر کے نام سے ہے اپنی مادر سلمہ بنت عمیس کے ساتھہ مکّہ مین رہتی تہین حضور کے

پیچھے پکارتی چلی آتی تھین یا عم یا عم۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ یا حضرت اپنے چچا کی بیٹی کو کیون کفار مین چھوڑے جاتے ہین مین اپنے ساتھہ اوس کو لیے جاتا ہون۔

پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُن کو حضرت خاتون جنت کے حوالہ کر دیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پاکیزہ دختر کو حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کفالت مین دیا اور فرمایا کہ اوس کی خالہ تمہاری زوجہ ہے اور خالہ بجا ے مان کے ہے پس تمہارا حق اوس کی کفالت کیواسطے اورون سے زیادہ ہے کذا فی روضۃ الاحباب

پہر حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نکاح عمارہ کا سلمہ بن ابی سلمہ کے ساتھہ کر دیا جو حضرت کے ربیب تھے تمام ہوے واقعات سال ہفتم ہجرت فرصت بہت کم مشاغل زیادہ مجبور رہو کر اختصار سے کام لینا پڑا۔

بیان واقعات سال ہشتم ہجرت

اس سال کے اوّل اور صفر کے مہینہ مین جمہور اہل سیر کے نزدیک خالد بن الولید بن المغیرہ قریشی مخزومی اور عمرو بن العاص بن وائل قریشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ بیت اللہ کی کنجیان اُن کے پاس تھین اسلام لائے۔

خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ جب مدینہ مین ہم پہنچے تو ہم نے اچھے کپڑے پہنے اور حضرت کی مجلس مین جانیکا قصد کیا راہ مین میرا بہائی ولید ملا اور کہا کہ جلدی کر حضرت کو تیرے آنے کی خبر ہو گئی ہے خوش ہین اور تیرے آنے کے منتظر

ہین پہر مین جب اُس محفل مبارک منزل مین حاضر ہوا اور آپ کی نظر فیض اثر دور سے مجہپر پڑی تو آپ متبسم ہوے۔ مینے عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے شگفتہ روئی سے جواب دیا پہر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ھدٰک الاسلام اور ارشاد کیا کہ اے خالد مین جانتا تہا کہ تو اہلِ عقل سے ہے اسواسطے مین سمجہتا تہا کہ وہ عقل تجہہ کو اسلام کی طرف کہینچ لائیگی پس وہ تجہے بحکم خدا یتعالےٰ شانہ کہینچ لائی؛؛

مین عرض کرتا ہون کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا یہہ ارشاد بہت بجا اور درست تہا اہل دانش کا یہہ قول ہے العقل خیر کلہ خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ مین نے مقامات خیر مین اہل حق کے ساتہہ کسقدر عناد کیا ہے۔ اب آپ دعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ شانہ میری ان خطاؤن کو معاف فرمائے اور میرے گناہون کو بخشدے؛؛

آپ نے فرمایا کہ اسلام مٹا دیتا ہے اُن گناہون کو جو اسلام لانے سے پہلے واقع ہوے ہین لہذا بڑی کوشش کی جہاد مین حضرت خالد نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی حیات مبارک مین اور حضرت کی وفات کے بعد بھی یہان تک کہ کفر کی بنیاد کہود کر پہینکدی اور بہت سی فتوحات اسلام ان کے دست مبارک پر ہوئی ہین ملک شام وغیرہ مین؛؛

اور ایام جاہلیت مین بھی یہ قوم قریش کے سردار تہے اور والدہ ان کی بنت الحارث بہن حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی تہین وفات پائی حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۲۱ ہجری مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

نے ان کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا"
اور روایت کی ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبد اللہ بن عباس نے اور علقمہ اور جبیر بن نفیر نے اور مخزومی نسبت ان کے ان کے جد کیطرف ہے"
خالد بن ولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور کنیت ان کی اباسلیمان ہے اور یہہ صحابہ کبار مین سے ہین کذا فی مدارج النبوۃ و اسمار الرجال المشکوٰۃ اور تقریب التہذیب اور شواہد نبوت"

اسلام عمرو بن العاص

خالد رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ اسلام لائے عمرو بن العاص۔ مختصر حالات ان کے یہہ ہین کہ والی کیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ملک عمان پر اور ہمیشہ وہین مقرر رہے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک اور عامل کیا ان کو حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور معاویہ رضی اللہ عنہم نے اور آپ ہی نے فتح کیا مصر کو حضرت فاروق کے زمانہ خلافت مین اور وفات پائی آپ نے ۴۳ھ ہجری مین اور عمر ان کی نوے برس کی ہوئی اور روایت کی ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے اور عمر بن قیس بن حازم نے کذا فی مدارج النبوت وغیرہم"

اسلام عثمان بن طلحہ بن عبد العزی

حجبی کا کہ ان کو شیبی بھی کہتے ہین نسبت کرتے ہین اُن کی اُن کے بھائی شیبہ کی طرف اور کنجی بیت اللہ شریف کی قدیم الایام سے ان کے خاندان مین تھی جب حضرت نے مکہ معظمہ کی فتح حاصل فرمائی تو آپ کے چچا حضرت عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ بیت اللہ شریف کی کنجی مجھکو عنایت فرمائیے اور اس منصب کو منصب سقایت کیساتھہ ضم کر دیجیے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عثمان کے پاس بھیجا تو وہ کنجی اُن سے

بَیْتُ اللہ شریف

کی لے آئے پھر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللہ یامرکم ان تودّوا الامانات الی اھلھا یعنی بیشک اللہ تعالے حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ ادا کرو تم امانتین اوس کے اہل کو پھر حضرت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کنجی

بیت اللہ شریف

کی عثمان ہی کو حوالے کر آؤ اور اُن سے معذرت کرنا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ کنجی ان کے پاس لے گئے تو اُنھون نے کہا کہ لے جانے کے وقت تم اسے زور سے لے گئے تھے اور مجھے ایذا دی تھی اب یہہ نرمی اور عذرخواہی کی کیا وجہ ہے آپ نے کہا کہ تمہارے لیے آیت نازل ہوئی ہے اور وہ آیت پڑھکر سنادی عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کی تجدید کی اور کہا۔

اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللہِ

پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ جب تک یہ گھر زمین پر قائم ہے یہ کنجی اور یہ خدمت ہمیشہ ان کے خاندان اور اولاد مین رہیگی قیامت تک جب اُنھون نے وفات پائی تو اون کے کوئی بیٹا نہ تھا تو کنجی بیت اللہ

شریف کی اپنے بھائی شبیہ کے سپرد کی اور اسوقت تک وہ کنجی کعبہ کی انہین کی کے خاندان مین ہے"

وفات پائی عثمان نے ۴۲ھ ہجری مین مکہ مین اور روایت کی ان سے انکی پھوپی کے بیٹے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے"

ولادت حضرت سیدنا ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اسی سال ہشتم ماہ ذی الحجہ مین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حضرت ابراہیم بن رسول اللہ تولد ہوے حضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے اس خبر ولادت کے لانے والے کو ایک غلام بخشا اور وفات انکی ۱۰ھ ہجری مین ہوئی عمران کی ایک روایت سے سولہ۱۶ مہینے کی اور ایک روایت سے اٹھارہ مہینہ کی ہوئی۔ غرضکہ روایتین متفق اسمین ہین کہ وفات ان کی مدت رضاعت مین ہوئی"

اور اسی سال ہشتم مین مسجد نبوی کا ممبر شریف بنا اور بعض روایت سے ساتوین سال مین بنایا گیا"

اسی سال ہشتم مین فتح مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً واقع ہوئی

تمام دنیا مین فتوحات اسلامی کی جڑ یہی فتح ہے اور مقدمہ اس فتح کا صلح

حدیبیہ ہے سورۃ الفتح یعنی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا اسی فتح کے واسطے ناطق ہے اور حقیقت مین فتح مکہ اعظم فتوحات سے ہے کہ غالب کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے اس فتح کے سبب سے اپنے دین کو اور قوی اور باعزت کیا اپنے رسول کو اور زور آور کیا اپنے لشکر کو اور محترم کیا اپنے حرم کو کہ شان اُس کی وَمَن دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ہے اور پاک کیا اوس کو مشرکین کی نجاست سے اور اُسکو بلد امین کیا اور بیت شریف خاص کو اور فی نفسہ یہہ وہ فتح ہے کہ مستبشر ہوی ساتھہ اوسکے اہل اسلام اور ساکنان ارض وسما اور فتح ونصرت پائی اُس سے حضرت سید المرسلین محبوب رب العلمین نے صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور عرب لوگ سب کے سب منتظر اسی فتح کے تھے اور یہہ خیال کر رہے تھے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی قوم کے ساتھہ پلٹ کر مدینہ سے یہان آوین اور اس شہر کو فتح کر لین تو ہم بھی قید تردد اور توقف سے نجات پائین اور جب یہہ فتح عظیم وجود مین آئی تو ہر طرف سے آدمی گروہ گروہ اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوئے یعنی اس دین مین جس مین شرک و بدعت اور نفاق اور فجور کو دخل نہین ہے ہر چند کہ شروع اسلام سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے مگر تھوڑے تھوڑے اور چونکہ زمانہ رحلت حضرت کا قریب پہنچا لہذا پروردگار تعالیٰ شانہ نے آپ کو مامور کیا دوسری چیز کیطرف اور فرمایا کہ تسبیح پڑھ اپنے رب کی تعریف کے ساتھہ اور گناہ بخشوا اُس سے''

اور اسلئے کہ جب عارف کمال کے مرتبہ کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اُسکے حلقہ ارشاد وتعلیم مین آئے اور اُن کی استعدادین نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتی ہین تو اُس کو ضرور ہی یہہ امر کہ ناقصون کے تکمیل کے واسطے بخشش طلب کرے کہ وہ سب استعداد اصلیہ کے نقصان اُس کی اتباع اور فرمانبرداری کے سبب سے قیامت کے دن کمال استقلال کیطرف کھنچ جائین گے اور یہی حقیقت ہے شفاعت

کی پھر فرمایا کہ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہی کما قال اللہ تعالیٰ شانہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی

دین اللہ افواجاً فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا

یعنی جب آوے مدد اللہ کی اور فتح مکہ کی اور دوسرے کفر کے مکانون کی اور شکستگی بتخانون کی اور کھلنے اعمال مشکلات کی اور احوال باطنی کی دیکھیگا تو لوگون کو یعنی عرب کو اس واسطے کہ اول نبی ہونا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا انہین کی طرف تھا اور جب وہ اس دین متین مین داخل ہو چکے تو اور دن کو بہ برہان شایستہ اور حجت بالغہ اس دین مین داخل کرینگے۔

سو وہ داخل ہوے ہین دین مین اللہ کے۔ یہ سورہ شریف اشارہ ہی اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ شانہ کی نعمتین اور دین اسلام کا اکمال اور ارتفاع شک و ارتیاب پورے طریقہ سے ظاہر ہو گئے۔ اور انوار صدق ویقین سب کو نظر آ گئے بعد فتح مکہ مشرکین کو کوئی گریزگاہ باقی نہ رہی۔ بجز اسکے اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ دین اسلام مین داخل ہو جائین۔ اور بعض کا ایمان اُن مین سے اچھا ہو گیا کہ ظاہر ہوئین علامتین صدق و یقین و تسلی کی۔ اور کچھ بدبخت پھر بھی اُسی شقاوت پر بطور نفاق قایم رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمادیا قل یوم الفتح یعنی کہدو ای محمد کہ فتح بدر کے دن کی یا فتح مکہ کے دن کی لا ینفع الذین کفروا فائدہ نہ دیگا یعنی بدر کی فتح کا دن یا مکہ کی فتح کا دن اُن لوگون کو جن لوگون نے کفر کیا۔ ایمان لانا اون کا مراد اس سے وہ مقتول ہین جو فتح مکہ کے دن قتل ہوے اور حالت قتل مین اُن کو ایمان لانا اُن کا فائدہ نہ دیگا اسلیے کہ ایمان یاس اور ایمان باس مقبول نہین انتہیٰ العرض۔

روانگی حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو

جب قصد سفر مصمم ہو چکا تو دسوین تاریخ رمضان المبارک کو حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز عصر کے بعد چارشنبہ کے دن مدینہ طیبہ سے
باہر تشریف لے گئے ہجرت کا آٹھوان سال تھا۔
مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ اس سفر باظفر مین حضرت
صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمراہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا تہین
اور حکم دیا آپ نے کہ چاہ ابو عبیدہ پر لشکر جمع ہو اور وہان پر لشکر کی حاضری لی تو سات سو
آدمی تو مہاجرین مین سے تہے اور تین سو گھوڑے تھے اور انصار نصرت شعار سے چار ہزار آدمی
تھے اور پانسو گھوڑے تھے اور مزنیہ کے قبیلہ سے ایک ہزار آدمی آئے تھے اون مین سو زرہ پوش
تھے اور سو گھوڑے اور قبیلہ اسلم سے چار سو آدمی آئے تھے اور اومین تیس گھوڑے تھے۔
اور بنی عمرو بن کعب سے پانسو آدمی تھے اور اسی طور سے ہر قبیلہ سے ایک ایک جماعت
کے لوگ تھے کہ گنتی اُن سب کی کسی کتاب مین نظر سے نہین گذری غرض کہ جب منزل صلصال
مین آپ پہنچے تو زبیر بن العوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دوسو آدمی دیکر برسم طلیعہ آگے روانہ
فرمایا اور مدینہ طیبہ مین ایک روایت کے موافق ابو رہم غفاری اور دوسری روایت
سے ابو ذر غفّاری اور تیسری روایت مین ہی کہ عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کیا اور کدید
مین کہ شدید کے وزن پر ہی پہنچکر کہ یہہ ایک چشمہ کا نام ہی درمیان قدید اور
عسفان کے نشان درست فرمائے اور مہاجرین اور انصار اور سب قبایل کو وہ نشان
تقسیم کیے اور اسی منزل مین بنو سلیم حضور پر نور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کی خدمت مین حاضر ہوے اور وہ دو ہزار آدمی تھے اب یہہ سب بارہ ہزار آدمیون کا لشکر ہوا" اور مروی ہے کہ انہون بعض اہالی مکہ بقصد ہجرت مدینہ کو آتے تھے راہ مین حضرت سے ملی اُن مین سے ایک عباس بن عبد المطلب چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تھے آپ اہل وعیال سمیت منزل سقیا مین حضرت علیہ السلام سی ملے آپ اُن کے آنے سے بہت خوش ہوے اور اُن سے فرمایا کہ تم اپنا اسباب سب مدینہ بھیجدو اور تم ہمارے ساتھ چلو اور فرمایا کہ تمہاری ہجرت آخرین ہجرت ہی جیسے میری نبوت آخرین نبوت کی ہی یہہ حضرت نے اسلئے فرمایا کہ فتح مکہ سے پہلے ہجرت کرنا مکہ سے مدینہ کو فرض عین تہا بلکہ ہر دار الکفر سے اُس شخص پر کہ جو مسلمان ہوتا سبب اسکا یہہ تہا کہ اہل دین مدینہ منورہ مین کم اور ضعیف تھے لہذا فرض کی گئی تھی ہجرت تاکہ وہان پہنچکر مددگرین مسلمانون کی اور زائل ہو ز ور کفار کا اور جب مکہ فتح ہوا تو وہ علت زایل ہوگئی اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی"

مگر باقی رہا استحباب ہجرت کا کسی نیک کام کے واسطے یا کسی فتنہ کے خوف سے بچنے کیلئے ہجرت کی جاوے"

یا ایسی زمین سے کہ چھوڑا جاے اوس مین معروف اور مروّج ہو اُس مین مُنکَر ہجرت کی جائے دار الکفر سے اور جس صورت مین کہ مانع شعایر اسلام سی نہون تو ہجرت ضروری نہین ہے والّا فرض ہے"

اور یہی مراد ہے اس حدیث شریف کی لا تنقطع الہجرۃ حتّٰی تنقطع التوبہ یعنی نہ منقطع ہوگی ہجرت یہان تک کہ منقطع ہو توبہ" یعنی جب تک توبہ کا در کُھلا رہیگا۔ اُسوقت تک ہجرت بھی جاری رہیگی یہ خلاصہ مظاہر الحق کا ہے اور صاحب مظاہر الحق نے نہایہ سے اقتباس کیا ہے"

تمام ہوا مسئلہ ہجرت کا"

الغرض

اسی منزل مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔

اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ مخزومی کہ حضرت کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور حضرت کی ایذارسانی اور اہانت میں نہایت مبالغہ کرتے تھے وہ بھی آکر مسلمان ہوئے حضرت نے اُن سے اعراض فرمایا اور التفات نہ کیا آخر الامر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے التماس سے اُنکا قصور عفو کیا۔

اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُن سے کہا کہ تم حضرت کے روبرو ہوجاؤ اور عرض کرو کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا

لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین

یعنی البتہ برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کو ہمپر اور بے شک ہم خطاوار ہین۔ بس یہی کام اُنھون نے کیا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یعنی ہے ملامت تمپر آج کے دن اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے رحم کرنیوالون کا کہتے ہین کہ ابوسفیان بن الحارث نے بعد اس کے ہرگز اپنے سر کو حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے بلند نہ کیا حیا کے سبب سے اور وہ حضرت کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ کیطرف سے اور کہا ایک قوم نے کہ نام ان کا مغیرہ ہے اور کہا دوسرون نے کہ نام اُن کا اُن کی کنیت ہے اور مغیرہ اُن کے بھائی کا نام ہے۔

اور یہ شعر اسے مطبوعین سے تھی اور پہلے حضور پُر نور صلّی اللہ تعالی علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم کی ہجو کی اُسکا جواب حضوری شاعر حسان بن ثابت نے دیا تھا۔
پھر جب وہ اسلام لاسے تو اُن کا اسلام بہت اچھا ہوا او سبب اُن
کی موت کا یہہ ہوا تھا کہ حج مین اُنہون نے سر منڈایا تو اُن کے سر مین ایک
مسّہ تھا وہ کٹ گیا اوسکے سبب سے وہ ہمیشہ بیمار رہتے تھے یہان تک کہ
بعد چند مدّت حج کے اُسی صدمہ سے اون کا انتقال ہوا مدینہ مین سنہ ۲۰
ہجری مین اور دفن کیے گئے دار عقیل بن ابیطالب مین اور نماز پڑھی اُن پر
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کذا فی اسماء الرجال المشکوۃ
اور منقول ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم جب
مدینہ سے روانہ ہوئے تو فرمایا کہ لوگون مین پکار دو کہ جو چاہے روزہ رکھے اور
جو چاہے نہ رکھے۔
اور ایک روایت مین ہے کہ اوایل سفر مین روزہ رکھتے تھے جب موضع
کدید مین پہونچی تو وہان افطار کیا۔
اور ابن عباس سے مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ جب حضرت
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم منزل عسفان مین پہنچے تو آپ نے ایک پیالہ
پانی منگایا اور دست مبارک مین لیکر بلند کیا پھر اُس کو پی لیا اور روزہ افطار
کیا اور پھر اور روزہ نہ رکھا۔
اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بعد اسکے کہ حضور پُر نور
صلّی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اولئك العصاۃ اولئك العصاۃ
یعنی وہ لوگ عاصی ہین کذا فی روضۃ الاحباب۔
اور مدارج النبوت مین ہی کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے منزل

مدینہ مین پہنچکر روزہ افطار کیا اور حکم کیا کہ جو روزہ افطار نہ کرے وہ عاصی ہے
اور قرۃ العیون کے مولف کہتے ہین کہ سفر مین افطار کرنا اور روزہ رکھنا
دونون درست ہے اور ایک کی دوسرے پر فضیلت مین احادیث مختلفہ وارد ہین
بحسب رعایت ملاحظہ اوقات کے اور جواز افطار مین سفر کی حالت مین سب حدیثین
متفق ہین۔ مدارج النبوت مین ہے کہ جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم تشریف لے چلے اور مر الظہران مین پہنچے کہ وہان سے مکّہ چار فرسخ ہے اور اُس
موضع کو وادی فاطمہ کہتے ہین تو حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم
نے ارشاد فرمایا اپنے صحابہ سے کہ ہر شخص اپنے ڈیرے کے سامنے آگ روشن
کردے بس دس بارہ ہزار جگہہ یکبارگی آگ روشن ہوگئی۔ اُسوقت تک قریش
آپ کے رونق افروز ہونے سے واقف نتھے ولیکن ہر وقت خائف رہتے تھے
اسواسطے کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ضرور مکہ
معظمہ کا قصد فرمائینگے لہذا سب نے ابوسفیان سے کہا کہ تم جاکر حضرت

محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کو تلاش کرو اور جب اُن سے ملو تو ہمارے واسطے اُن سے امان لے لینا"
پھر ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا مکہ معظمہ سے اس خبر
کے تلاش کرنے کو نکلے اور مر الظہران کے ٹیلہ پر پہنچے تو تمام جنگل مین آگ ہی آگ
نظر آئی۔ ابوسفیان نے کہا کہ یہ آگ کس کی ہے قسم ہے کہ یہ آگ عرفہ کی رات کی سی ہے
بدیل نے کہا یہ آگ خزاعہ کی سی ہے ابوسفیان نے کہا کہ واللہ خزاعہ اس سے
اقل اور اذل ہین یہ اُن کی نہین ہے"
اور ایک روایت مین ہے کہ جب اونہون نے خیمے اور گھوڑے دیکھے اور

اُن کی آوازین سُنین تو بولے کہ یہ بنو کعب ہین کہ خزاعہ کی قوم کو اونہون نے جمع کیا ہے اور آگ لڑائی کی روشن کی ہے ایک نے اُن مین سے کہا کہ یہہ بنو خزاعہ سے زیادہ ہین قسم ہے خدا کی ہمنے ایسی آگ کبھی نہین دیکھی سوای شب عرفہ کے جسے حجاج جلاتے ہین"

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ اُس رات کو مرالظہران کی منزل مین جو مین نے وہ آگ دیکھی تو اپنے دل مین کہا کہ اگر

رسول خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

اس لشکر ظفر پیکر سے مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے قریش سے واقف ہونے اور امن چاہنے سے پہلے تو کام اُن پر نہایت دشوار ہوجائیگا اور وہ بالکل بیخ وبنیاد سے جاتے رہینگے لہذا مین حضرت کے خچر پر سوار ہوا اور چلا اور موضع اراک تک پہنچا اس ارادہ سے کہ شاید کوئی لکڑ ہارا یا دودھ بیچنے والا مکہ کو جاتا ہوا مجکو مل جائے تو مین اُس کی زبانی صورت حال کہلا بھیجون کہ مکہ والے اپنی نجات اور بچاؤ کی کوئی تدبیر سوچ لین اسی اثنا مین مینے ابوسفیان بن حرب کی آواز سُنی اور بُدیل کی بھی اور اُن دونون کی آوازون کو پہچانا اور پکارا کہ یا اباحنظلہ اوسنے بھی میری آواز پہچانی اور کہا کیا ابوالفضل ہی مین نے کہا ہان اوسنے کہا کہ میرے مان باپ تجھپر فدا ہون یہہ کیا واقعہ ہے مین نے کہا افسوس ہے تیرے حال پر یہ رسول خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا لشکر ہی کہ دس ہزار آدمیون سے تمپر چڑھائی کی ہے"

پھر اُس نے کہا کہ اے عباس کچھ ہماری فکر کر اور بتا کہ ہمکو کیا

کرناچاہتے ہین نے کہا کہ میرے خچر پر بیٹھ جا میرے پیچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین تجھے لے چلون اور تیرے واسطے امان طلب کرون وہ میرے ساتھہ سوار ہولیا اور بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ ابوسفیان کے ساتھہ یہہ لوگ بھی حضرت کی محفل فیض منزل مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے"

اور توفیق ان دونون روایتون مین یون ہوسکتی ہے کہ یہہ کہا جائے کہ وہ دونون مکہ مین جاکر پھر لوٹ آئے ہون اور پھر اسلام لائے ہون یا یہہ کہا جائے کہ اسلام لاکر مکہ کو پلٹ گئے ہون اور ابوسفیان ابھی مسلمان نہین ہوئے تھے اور امان بھی حاصل نہین کی تھی اسی واسطے ٹھہر گئے"

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ابوسُفیان کو مین اپنے پیچھے سوار کرکے لشکر مین لایا جس آگ پر مین گذرتا تھا تو وہ لوگ کھڑے ہوکر دیکھتے تھے کہ کون ہے جو اس وقت جاتا ہی پھر جو مجبکو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خچر پر دیکھتے تھے تو کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا ہین اور اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاتے اور کوئی مجھسے تعارض نہ کرتا یہان تک کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیمہ پر گذرا اُنھون نے بہت آگ جلا رکھی تھی پہلے جو اُنھون نے مجبکو دیکھا تو کچھ نہ بولے پھر جب مین آگے بڑھا تو ابوسفیان کو اُنھون نے دیکھا بس فوراً اپنی جگہہ سے کود پڑے اور کہا کہ یہ خدا کا دشمن ہے ابوسفیان جو عباس کے ساتھہ جاتا ہے الحمد للہ کہ وہ میرے قابو مین آیا نہ اسکو امان ہے نہ ایمان یہہ کہکر تلوار میان سے نکال لی اور میرے پیچھے چلے۔ چاہتے تھے کہ حضرت کے حضور مین پہنچکر ابوسفیان کے قتل کی اجازت طلب کرین"

مین نے خچر کو تیز ہانکا اور اُن سے پہلے مین حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم کے خیمۂ مبارک مین داخل ہوا اور عمر میرے بعد پہنچے اور حضرت سے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ خدا کا دشمن ابوسفیان ہے حق تعالیٰ شانہ نے اسکو یہان بھیجدیا ہی اس حالت مین کہ نہ اُسے ایمان ہے نہ امان آپ اجازت دین تو مین اُسے قتل کرون

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین نے اِن کو امان دی ہے اور اپنی پناہ مین لیا ہے اور عمرؓ ان کی قتل مین سعی کرتے ہین حضرت عمر وحضرت عباس مین باہم کچھ گفتگو ہوئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دونون کو تسکین دی۔

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا آج کی شب ابوسفیان کو آپ اپنے خیمہ مین رکھین کل فجر کو آپ میرے پاس لائین حضرت عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لائے اور دوسرے دن حضرت کے خیمہ مین لاکر حاضر کیا"

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوسفیان افسوس ہے تیری حالت پر کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ کوئی معبود نہین قابل اُلوہیت سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے"

ابوسفیان نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ کیا ہی کریم وحلیم اور صلۂ رحم کرنے والے ہین باوجود اتنے ظلم وستم کرنے پر بھی آپ کی شان رحمت نے ذرا اپنی شان نہ بدلی اور مجھپر ویسا ہی لطف وکرم مبذول رکھا جو آپ کی رحمت کے شایان تھا بے شک آپ برگزیدۂ خلایق ہین اور اسمین کچھ شک نہین کہ جس اللہ نے آپ کو تمام خلایق سے برگزیدہ کیا وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے" اور ضرور یہہ اصنام کسیکو نفع ونقصان نہین پہنچا سکتے یہ کہکر کلمۂ شہادت پڑہا"

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه

عباس رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ابوسفیان

اپنی قوم کا سر برآوردہ شخص ہے اس کو کسی مرتبہ سے سرفراز فرمائین کہ اس کی عزت قوم کی نظر مین زیادہ ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

"من دخل دار ابی سفیان فھو امن و من القی السلاح فھو امن و من دخل المسجد الحرام فھو امن"

ترجمہ یعنی جو کوئی داخل ہو گھر مین ابی سفیان کے اُس کو امن ہے اور جو شخص ہتھیار ہاتون سے ڈالدے اُسکو بھی امان ہے اور جو آدمی اپنے مکان کا دروازہ بند کر لے اُسکو بھی امان ہے اور جو آدمی داخل ہو مسجد الحرام مین اُسکو بھی امان ہے۔ کذا فی روضۃ الاحباب"

مدارج النبوت مین ہے کہ ابتدائے زمانۂ نبوت مین ایکدن مشرکین بے دین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایذائین دے رہے تھے اُس وقت ابوسفیان حضرت کو اپنے گھر مین لے آئے اور آپ کی دلجوئی کی یہ اُس احسان کا بدلہ تھا"

پھر ابوسفیان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت حاصل کر کے مکہ معظمہ کو چلے پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا حضرت مین ابوسفیان کو سب لشکر اسلام کی شان و شوکت کا معائنہ کرا دون کہ اسلام اسکا اور مستحکم ہو جاے آپ نے فرمایا کہ اچھا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوسفیان کو پکارا اور ٹھہرایا اور ایک تنگ جگہہ مین لیجا کر اُن کو کھڑا کیا اور کہا کہ لشکر اسلام کا معائنہ کر لو۔ وہان سے لشکر اسلام اپنی شان و شوکت سے گذرا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر لشکر کی تعریف کرتے جاتے تھے اور لشکر اسلام گذرتا جاتا تھا یہان تک کہ فوج ہدایت موج حضرت محبوب الٰہی

محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کی نمودار ہوئی حضور ناقہ قصویٰ پر سوار تھے اور پانچہزار مرد مسلح اور جرار اشراف مہاجرین و انصار سے ہمرکاب فیض انتساب تھے ایک طرف حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت

سرور کائنات اشرف موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

اُن سے باتیں کرتے ہوے چلے آتے تھے" ابوسفیان نے اس لشکر خدا کو جو اس شان وشوکت کے ساتھ دیکھا تو اُن کے ہوش جاتے رہے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے اے عباس تمہارے بھائی کے فرزند کا ملک تو بہت بڑا ہوگیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای ابوسفیان تجھپر افسوس ہی یہہ رسالت اور نبوت ہی نہ ملک اور سلطنت کہتے ہین کہ جب تمام لشکر کا معائنہ ابوسفیان کرچکے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوسفیان تم جلد جاکر اہل مکہ کو خبردار کرو کہ وہ اپنے کام مین فکر کرین اور ایمان لائین وگرنہ سب ہلاک ہون گے ابوسفیان دوڑ کر مکہ مین آئے اور لشکر اسلام ذی طوی مین پہنچا اور ٹھہر گیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس آگے والے لشکر کی برابر پہونچ گئے اُس دن لشکر کا غبار اسقدر بلند ہوا کہ پہاڑون کی چوٹی تک پہنچگیا اور قریش کو حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر نہ تھی جب قریش نے ابوسفیان کو دور سے جلدی جلدی آتے دیکھا تو اُنہون نی استقبال کیا اور پوچھا کہ تمہارے پیچھے کون ہے اور یہہ گرد وغبار کیسا ہے اُنہون نے کہا کہ وائے تم پر"

محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

آگئے اور ایک لشکر جرار جس کی تعداد بارہ ہزار ہے اور فولاد میں غرق ہے وہ اُن کے ہمراہ ہی یہ اُسی لشکر کا غبار ہے اکثر اُن میں سوار دلاور ہین کسی کو اُن سے مقابلے کی طاقت نہین ہے اور کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو میرے گھر مین داخل ہوا اُس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈالدے اسکو امن ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے اُس کو امن ہے اور جو بیت الحرام مین داخل ہوا اُس کو امن ہے" وہ کہنے لگے کہ رسوا کرے اللہ تجکو یہہ کیا خبر ہے جو تو ہمارے لیے لایا ہی

روضۃ الاحباب مین ہی کہ ابوسفیان کی بی بی ہند بنت عتبہ بھی ابی سفیان کے استقبال کو باہر آئی تھی اوس نے جب اپنے خاوند سے یہ باتین سُنین تو اُسے اس خبر کے سننے کا تحمل نہوا۔ اور اپنے شوہر سے بہت جھگڑی ابوسفیان نے کہا کہ تو جو چاہے وہ کہہ لے مین قسم کہاتا ہون کہ اگر تو مسلمان نہوگی تو بیشک قتل کی جائیگی گھر مین چلی جا اور دروازہ بند کرلے"

منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذی طوی مین رونق افروز ہوئے تو لشکر ظفر پیکر کو آراستہ و پیراستہ دیکھا تو آپ کے دل مبارک مین یہہ خیال آیا کہ اللہ تعالی شانہ مجکو پوشیدہ دو آدمیون کے ساتھہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ لے گیا تھا اور آج اس شان و شوکت سے ایسی جرار فوج کے ساتھہ یہان واپس لایا ہی بس فوراً آپ نے سر مبارک اپنا اللہ تعالی شانہ کے سامنے خم کردیا چنانچہ آپ کی زنخدان مبارک ناقہ قصویٰ کے پالان پر پہنچی"

اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے اوسیطرح اونٹ کے پالان پر سجدہ کیا

اور اسی حال سے مکۂ مکرّمہ مین داخل ہوے علیہ الف الف صلوٰۃ و تسلیمات
اُسوقت نہین معلوم حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم کس حال مین اور
کس مقام پر ہون گے ۔؛

اے میری مادر و پدر سے کرورون مرتبہ زیادہ شفیق

و مہربان اللہ

اُس مقام اور اُس وقت کی مبارک ساعت کی حرمت کو اور اُس برگزیدہ بندے
کے خشوع اور خضوع کو تیرے حضور مین اپنی التجاؤن کی قبولیت کیواسطے
جو تجھے بتمام و کمال معلوم ہین شفیع گردانتا ہون میری اور میری اولاد
صلبی و قلبی کے گناہون کو بخش اور دین و دنیا مین ہم سب کی شرم رکھیو
اور اپنے احکام کی نافرمانیون سے نگاہ رکھیو اور

شریعت غرائے مصطفوی پر ثابت قدم رکھیو

اللّٰھم آمین ثم آمین

مروی ہے کہ جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم

منزل مرّالظہران

سے سوار ہوے اور چاہا کہ مکّہ مبارک مین داخل ہون تو زبیر بن العوام
رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ مہاجرین نصرت قرین کی فوج کے ساتھ مکہ کی

بلندی کی راہ سے جسکو کدا بروزن صدا کہتے ہین داخل ہون اور مقام حجون ہین
کہ ایک جگہہ کا نام ہے اُترین اور خیمہ مبارک حضور کا وہین پہنچا دیا جائے اور
وہان پہنچکر حضور کا انتظار کیا جاے اور وہان سے آگے نہ بڑہین "
اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم ہوا کہ اُس جماعت کو لیکر جو اُن کی
ماتحت ہے اور اُسکے پاس ہتھیار نہین ہین بطن وادی کی راہ سے روانہ ہون
اور یہہ حکم اُن کو بہ سبب عنایت و مہربانی کے ہوا
اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی فوج ظفر موج کو
اسفل مکّہ سے کہ اُسکو کُدا بروزن خُدا کہتے ہین داخل ہو کر اپنے نشان والا
نشان کو منتہاے عمارت مکہ مین کھڑا کرین اور یہہ اول سرداری ہے جو حضور
پُرنور صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو دی تھی پھر اِس انتظام کے بعد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم اپنی فوج کے ساتھہ جس مین اصحاب خاص تھے سوار ہوے اور
سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ مع اپنے لشکر کے بغیر مقابلہ اور مجادلہ کے
داخل ہون اور آپ خود بنفس نفیس دوسری راہ سے داخل ہوے اور سب
جماعتون کو حکم دیا کہ کوئی کسی سے مقابلہ اور مجادلہ نہ کرے "
اور جو فرمایا تھا کہ جب حجون مین پہنچو تو خیمہ ہمارے لیے کھڑا کرنا تو حسب امر عالی
خیمہ ادیم سرخ کا کھڑا کیا گیا "
کہتے ہین کہ عکرمہ بن ابی جہل ۔ اور صفوان بن امیہ ۔ اور سہیل بن عمرو نے ایک
جماعت کے ساتھہ جس مین بنو بکر اور بنو الحارث بن عبد مناف تھے اور کچھہ

ہذیل اور احابیش سے بھی تھے حضرت خالد بن الولید کا راستہ روکا اُس جگہہ کو خندمہ کہتے ہین"

جنگ شروع کی حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے ضرورتاً اُن سے مقابلہ کیا اور جنگ عظیم وہان پر ہوئی" اٹھائیس آدمی ارباب طغیان کے مارے گئے اور دو آدمی فوج اسلام کے شہید ہوئے - ایک جیش ابن الآمر اور دوسرا کرز بن جابر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو دور سے چمک نیزون اور تلوارون کی دیکھی تو پوچھا کہ یہہ کیا ہے مین نے تم کو جنگ سے منع نہین کیا تھا عرض کی کہ گمان ہمارا یہہ ہے کہ کچھ لوگ خالد کے مقابلہ کو آئے ہون گے اور خالد نے ضرورتاً اُن سے مقابلہ کیا ہوگا"

پھر جب فتنہ دفع ہوا تو حضور نے خالد سے پوچھا - خالد نے کہا کہ اُن لوگون نے جنگ شروع کی تھی ناگریز اُن کا مقابلہ کرنا پڑا - حضرت نے فرمایا کہ تقدیر الٰہی بہتر ہے یعنی لڑنا ہمارا بحکم الٰہی ہوا"

مروی ہے

کہ جب حضرت موضع حجون مین پہنچے تو اپنے خیمہ مین اُترے اور سر مبارک اور روے روشن کو غبار سے پاک کیا اور غسل کیا اور آپ نہارہے تھے کہ امّ ہانی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن آپ کے خیمہ مین تشریف لائین اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت کے لیے پردہ آڑ کئے ہوئے کھڑی تھین اُمّ ہانی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری مان کا بیٹا علی ابن ہبیرہ کو اور ایک روایت مین ہے میرے خاوند کے دو رشتہ دارون کو مین نے امان دی ہے چاہتا ہے کہ اُن کو

قتل کرے آپ اونکو امان دین آپ نے فرمایا کہ مرحبا اے اُمّ ہانی مینے اونکو امان دی پھر
بعد غسل کے آپ نے آٹھ رکعتین خفیف چاشت کی پڑہین - اور ایکروایت مین ہے
کہ یہ سب کام اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گہر مین جو آپکے خیمۂ مبارک سے بہت قریب تہا
ہوئے - القصہ جب حضرت نہا کر فارغ ہوئے تو ہتیار باندہے اور خود سر مبارک پر
رکہا اور سوار فوج اسلام جیحون سے خندمہ تک پرا باندہے کہڑے تہے اور آپکے منتظر
تہی کہ کس وقت جلوہ افروز ہوتے ہین پہر حضرت اپنے راحلہ پر سوار ہوکر چلے داہنے طرف
کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور بائین طرف اسید بن حضیر اور بلال بن
رباح اور عثمان بن طلحہ حجبی ملازم رکاب حضرت سید ابرار عالی وقار کے تہے اور
حضرت سورہ کریمہ انا فتحنا ساتہ قرات اینہ کے ترجیع سے پڑہتے تہے اور بغیر احرام باندہے
حرم کے اندر تشریف لے گئے اور اسی صورت سے مسجد الحرام مین بہی داخل ہوئے
اور آپ کے ناقہ کی مہار محمد بن مسلمہ پکڑے ہوئے تہے تو آپ نے حجر اسود کا استلام
محجن لکڑی جسکا سر خمدار ہوتا ہے اُسکے ذریعہ سے کیا اور تکبیر فرمائی اور سب صحابہ
نے بہی آپ کی تبعیت مین تکبیر کہی چنانچہ تکبیر کے غلغلہ سے مکہ مین لرزہ پڑگیا اور مشرکین
پہاڑ پر سے یہ تمام حال خیر مآل دیکھ رہے تہے پہر حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ و
اصحابہ وسلم سواری سے اُترے اور تین سو ساٹھ بت کہ کعبہ کے گرد قریش نے دیوار
مین چن رکہے تہے حضرت وہی لکڑی جو آپکے دست مبارک مین تہی اون بتون کو چہبائے
تہے اور فرماتے تہے جاء الحق وزهق الباطل وجاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد
ترجمہ آیا حق اور مٹ گیا باطل اور آیا دین حق اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹیگا وہ بت
باوجود اس استحکام کے کہ اونکے پاون سے مستحکم کئے ہوئے تہے اوس لکڑی کے اشارہ
سے گرپڑتے تہے اور ہبل اور آساف اور نائلہ کو توڑ ڈالا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
بعد دوسری بت شکنی ہے ٥ بعد الحمد مر ان چیز کہ خاطر میخواست بہ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

بعض کتب سیر مین ہے کہ کئی بڑے بڑے بت قریش نے بلند جگہ مین جا دئے تے کہ آدمی کا ہاتھ
وہان تک نہین پہونچتا تھا تو حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ میرے کندہے
پر چڑہکر ان بتون کو گرا دین آپنے فرمایا کہ اے علی تجھ سے بار نبوت نہ اُٹھے گا بلکہ تو ہی میرے کندہے
پر قدم رکھکر یہ خدمت اسلام بجا لا حضرت علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امتثالاً لِلامر کہ الامر فوق الادب ہے
اپنا قدم دوش رسول صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم پر رکہا اور عالم ملک ملکوت مین ترانہ زمین کا آسمان
پر پہونچا اور آسمان کا غلغلہ مسرت زمین تک پہونچا ؎

علی بر دوش احمد چشم بد دور　　عیان شد معنی نور علی نور

حضرت سیدنا علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون بتون کو وہان سے گرایا ایک الہامی شاعر یون
زمزمہ سنجی فرماتے ہین شکر بدہان اوگوہر بدہان او ؎

از بہر فگندن بتانِ کعبا * بر دوش رسول شد علی اعلا * نازیم باین رتبہ عالی جاہی * جائیکہ خدا بست گذارد و پا

حضور پُر نور نے حضرت سیدنا علیؑ سے پوچھا کہ اے علیؑ تو اب اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے آپنے
نہایت ادب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حجابات میری آنکھون سے رفع ہو گئے اور سر میرا عرش پر
پہونچا ہوا ہے اور جس چیز کی طرف ہاتھ لنبا کرتا ہون وہان تک میرا ہاتھ پہونچ جاتا ہے اور وہ چیز میرے
ہاتھ مین آجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا اچھا وقت ہے تیرا کہ کام اللہ تعالیٰ شانہ کا تو کر رہا ہے
اور کیا خوب حال ہے میرا کہ مین بوجھ حق کا اوٹھائے ہوئے ہون اور ایک روایت مین ہے کہ
آپنے فرمایا کہ اے علیؑ پہونچا تو اوس مراد کو جسکی تجھکو تمنا تھی تو آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو سچا نبی کر کے بیجا ہے مین اپنی ذات کو ایسا دیکھتا ہون
کہ اگر چاہون تو آسمان پر ہاتھ پہونچا دون

غزل فقیر محمد اکبر مولف کتاب ہذا

بشر سے ثنا کیا ہو حضرت علیؑ کی　　خدا جانتا ہے حقیقت علیؑ کی
طریقت مین ہے فرض الفت علیؑ کی　　ہے ایمان عارف محبت علیؑ کی
بلا کر شب وصل حضرت کو حق نے　　دکھا دی سر عرش صورت علیؑ کی

جسے ستر اسرار کہتے ہین صوفی — وہ ہے ابتدائی حقیقت علیؑ کی

ابھی لے اوڑین سب زمین نجف کو — ملک پر کھلے گر حقیقت علیؑ کی

الہی وہ دن مجھکو آنکھون سے دکھلا — کہ دیکھون نجف جا کے تربت علیؑ کی

چمن قابل سیر صلِّ علی ہے — ہے غنچے مین گل مین رنگت علیؑ کی

زمین آسمان ہین یہ سب چار دن کے — کہین ان سے پہلے ہے خلقت علیؑ کی

علیؑ قوت بازوے مصطفےٰ ہے — ہے زور ید اللہ طاقت علیؑ کی

نکالے زلیخا بھی یوسف کو اپنے — دکھاتا ہے آئینہ بھی صورت علیؑ کی

ایضاً

زہے نفس نبی چون گوہر جان پاک دامانے — زمین را ہر تراب عرش زخورشید تابانے

بود از فیض پاکش قطرہ ہم دریاے فیضانے — بود ہر ذرہ کویش جواب مہر تابانے

بدوش پاک ختم الانبیا استاد در کعبہ — زہے پایش شدہ بر دوش زہے رفعت زہے شانے

شنید از راز او حرفے کہ جا دارد چون شد — زہے دانا ے اسرار زہے اسرار پنہانے

اگر می تافت بر روے جلوۂ از حسن رخسارش — نماندے در کنعان یوسف بجز چاک گریبانے

علی حبہ جنۃ قسیم النار والجنۃ — امام شافعی را باشد این یک بیت دیوانے

بسوے خود کشد ہر جا کہ میرم اے زہے طالع — بخاک کوچۂ او از ازل بار است پیمانے

عبادت باشد اندر روے پاک او نظر کردن — رخ آن مصحف ناطق سپارہ ہست قرآنے

چہ خوش مدح است بہر مرتضیٰ این مصرع اکبر — خدا را بندۂ خاص نبی را راحت جانے

الغرض آپ نے بتون کو ہاتھ سے ڈالدیا اور اونکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور میزاب رحمت یعنی کعبہ کے پرنالے کے پاس سے آپ کود پڑے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ادب کے سبب سے جب آپ زمین پر پہونچے تو تبسم فرمایا حضرت نے اون سے پوچھا کہ یا علی کس سبب سے تمکو ہنسی آئی آپ نے عرض کی کہ مین اتنی بلندی سے کود پڑا اگر کہین چوٹ نہین آئی آپ نے فرمایا کہ اے علی کیونکر تمکو چوٹ آتی کہ تمکو محمد اٹھائے ہوئے تھا اور جبرئیل

تجکو زمین تک لایا کذافی روضۃ الاحباب **حکم تصویر اور کتے کا** مشکوۃ مین ابوہریرہ رضؓ سے
مروی ہے کہ فرمایا حضرت حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس
جبریل علیہ السلام اور کہا کہ کل رات کو آپکی خدمت مین آیا تھا مگر آپکے حجرہ کے دروازہ پر تصویر دار پردہ
لٹکا ہوا تھا اور مکان کے اندر ایک کتا تھا یہ دونون چیزین مانع ہوئین داخل ہونے سے لہذا حکم
کیجیئے کہ تصویرون کے سر تراش دئیے جائین اور کتا نکال دیا جاوے لہذا آپنے حکم کیا کہ وہ پردہ
اوتار ڈالا گیا اور کتا دور کردیا گیا اور مفصل احکام اسکے بڑی بڑی کتابون مین ہین فتاوی قاضیخان
مین ہین وہان ملاحظہ فرمائین **حضرت کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا** روضۃ الاحباب
مین ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت کعبہ سے باہر نکلے تو مین
آگے بڑہا اور بلال رضی اللہ عنہ سے مینے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کعبہ مین کسطرح نماز پڑہی اونہون نے کہا کہ دو ستونون کو داہنی طرف اور ایک ستون کو بائین
طرف اور تین ستونون کو پیچھے چھوڑکر نماز پڑہی اور اوس دن کعبہ مین چھ ستون تھے ابن عمر
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بھول گیا یہ مینے نہ پوچھا کہ حضرت نے کتنی رکعتین پڑہین اور سوا
ابن عمر رضؓ کے اور روایات مین آیا ہے کہ حضرت نے دو رکعتین پڑہین علما یہ فرماتے ہین کہ کعبہ
کے اندر نماز نفل پڑہنی جایز ہے مگر فرض مین اختلاف ہے جمہور علما اس پر ہین کہ وہ بھی
جایز ہے اور وہ جو صحیح بخاری مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور صحیح مسلم مین اسامہ بن
زید سے مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو سب
طرف دعا کی اور نماز نہ پڑہی یہانتک کہ باہر آئے اور پھر کعبہ کے برابر دو رکعت نماز پڑہی اور فرمایا کہ ھٰذہ القبلۃ
تو یہ محدثین کے نزدیک معمول بہا نہین ہے اسلئے کہ ابن عمر مثبت ہین اور اسامہ رضی اللہ عنہ
نافی ہین اصول یون قرار پایا ہے کہ قول مثبت کا نافی پر مقدم ہے کما فی الاصول اور
مدارج النبوت مین ہے کہ اعتماد اس باب مین ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت پر ہے
الغرض دروازہ خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ شریف کا کھولا گیا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالی

علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم باہر تشریف لائے اور آستانۂ کعبہ پر کھڑے ہوئے اور دروازے کے
دونون بازوون کو پکڑ لیا اپنے دست مبارک سے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آدمیون کو
دروازۂ خانہ کعبہ سے دور ہٹاتے تھے اور کنجی خانہ کعبہ کی حضرت کے دست مبارک مین تھی -
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے روبرو گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ منصب حجابت
خانہ کعبہ کا اہل بیت کو ارزانی کیجیے جیسے کہ منصب سقایت کا اونکو عنایت کیا حضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے عثمان بن طلحہ رض کو بلایا اور فرمایا کہ لے کنجی کہ آج کا دن وفا اور
احسان کا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا خذها ابن طلحة خالدة
لا ینزعها منکم الا ظالم یعنی لے اسکو اے ابن طلحہ ابداً ابداً یعنی ہمیشہ کے لئے
نہ لے گا اسکو کوئی تجھسے مگر ظالم - اور آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تمکو ایسا کام
سپرد کرتا ہون کہ لوگون کو اوسمین نفع ہو نہ ایسا کام کہ گمان ہو اوسمین کہ لوگون سے تم نفع اٹھاتے
ہو تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کی ملازمت اختیار کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دی
کہ اب تک وہ کنجی خانہ کعبہ کی اوسی قوم کے ہاتھ مین ہے - مدارج النبوت مین ہے کہ جب
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے کھڑے تھے اوسوقت
باواز بلند آپنے لا اله الا الله وحده لا شریك له صدق وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده واعز جنده کو پڑھا سب اعیان قریش وہان کھڑے تھے
خوف ورجا کی حالت مین کہ دیکھا چاہیے کہ آج ہمارے حق مین کیا حکم ہوتا ہے اوسوقت آپنے
اون سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو اور کیا گمان ہے تمہارا میری طرف کہ مین تمسے کیا معاملہ
کرونگا اونہون نے عرض کی کہ نقول خیراً ونظن خیراً یعنی کہتے ہین ہم خیر اور گمان کرتے ہین
ہم خیر کا اخ کریم وابن اخ کریم وقد قدرت تم بھائی ہو ایسے کریم ہو اور تم فرزند
ہو ہمارے اوس بھائی کے کہ اوسمین بھی کریمی کی صفت تھی اور بے شک فتح پائی تمنے ہمپر
جیسا کہ قریش نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تھا آپ نے بھی ویسا ہی جواب

جواب دیا یعنی نہین ہے الزام اور ملامت تمپر آج کے دن معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمکو
اور وہ بڑا رحیم ہے رحیمون کا رحیم ہے اور فرمایا کہ جاؤ تم آزاد کر دیے گئے ۵

بشکر وصل کہ حاصل بکام دل کردم ستمگران حسد پیشہ را خجل کردم

کذا فی مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ پھر حضرت صلعم نے خطبہ پڑھا اور اوسمین لوگون کو
بہت نصیحتین کین خصوصاً سود خواری اسکا حکم بالکل موقوف کیا اور احکام قصاص اور دیات
مغلظہ اور مخففہ اور شبہ اور عمد اور خطا سب بیان کئے اور دعوے جاہلیت کے بطلان
پر حکم کیا اور فرمایا کہ اے قریش اللہ تعالیٰ نے تمسے دور کرو یا فخر جاہلیت جو تم اپنے باپ
دادا پر ناز کیا کرتے تھے اور دور کرو یا تمسے تکبر کو کہ اپنے اباواجداد کے سبب سے اور لوگون
پر فخر کیا کرتے تھے - مین تمکو سمجھاتا ہون کہ تم ان بری صفتون سے پاک ہو جاؤ جتنے
آدمی ہین سب بنی آدم ہین اور آدم علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے ہین اور آدمی کو
بزرگی ہوتی ہے تقویٰ سے یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ وجعلنا
کم شعوباً و قبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللہ اتقیکم ان اللہ علیم خبیر
ترجمہ اے آدمیو ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے یعنی آدم و حوا سے اور کہین
تمہاری ذاتین اور گوتین تو آپس کی پہچان ہو تو قریب و بعید کا فرق معلوم ہو جائے نہ اس
لئے کہ ایک دوسرے پر فخر کرے اور مقرر بڑی عزت والا تم مین سے وہی ہے اللہ کے
نزدیک جو بڑا متقی ہے تم مین تحقیق کہ اللہ سب جانتا ہے اور خبردار ہے الحمد للہ کہ
مکہ معظمہ فتح ہوا اور مینے اپنی آنکھون کے آشوب کی وجہ سے
بتاریخ ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ بروز یکشنبہ بمقام اکبرآباد محلہ نئی بستی مکان
منشی فخر الدین مرحوم آخر عصر کو اسی مقام پر پہونچکر قلم رکھدیا اگر اللہ تعالیٰ شانہٗ
نے آنکھین اچھی کر دین تو آگے بڑہون گا اور رسالہ خلافت کو تمام کرون گا ورنہ مرضی مولیٰ
از ہمہ اولیٰ یا اللہ اگر تیرے حضور مین اس کتاب کا ایک حرف بھی قبول ہو تو مین اوسکو

ترے حضور مین شفیع گردانتا ہون اور تیرے فضل و کرم کا بڑا امیدوار ہون کہ مجھے نزع کی تکلیف اور قبر کے سوال و جواب وعذاب سے بچائیو تو بڑا غفور الرحیم ہے اور میری التجاؤن کو قبول فرما اور میرے جملہ فرزندان صلبی و قلبی کو دین دنیا مین خوشحال رکھیو اللہم آمین اور جو آدمی مجکو جانتے ہین اور مجھ سے ملاقات ہے اون کو اپنی محبت عطا فرما اللہم آمین -

تمام ہوئی کتاب اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر کل شئ فی ۲ سمہ

عقل سلیم

یا اللہ جو کچھہ مین کہتا ہون تیرا نام مبارک لیکر کہتا ہون اور جو کچھہ لکھتا ہون تیرا اسم گرامی لیکر لکھتا ہون اسلیئے کہ سرمایہ علم میرا بہت کم ہے مجھے تو صرف تیرے نام پاک پر بہروسہ ہے اوچھے آدمیون کی پونجی مجرد تیرا نام ہے جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تجھسے مدد و استعانت چاہتا ہون تو میری مشکل کو حل کرتا ہے دنیا مین جتنے ہاتھہ ہین سب تیرے ہاتھہ کی طرف دیکھہ رہے ہین دنیا مین جتنے حیوان و انسان ہین سب کی زبانین تیرا ہی ذکر کر رہی ہین دنیا مین جتنے سخی ہین سب کے دامن تیرے ہی آگے پہیلے ہوئے ہین جسے دیتا ہے تو دیتا ہے تیرے سوا کوئی دینے والا نہین متوکلون کی جیبین تیرے عطیات سے بہری ہوئی ہین دنیا مین بے شمار نعمتین ہین اور سب اچہی ہین لیکن ایک نعمت عقل سلیم بھی ہے جسکے واسطے تو نے خاص اپنے پیغمبران علیہم السلام کو مخصوص کیا ہے اور اوس عقل پسندیدہ مین سے اونہین پیغمبرون کے فرمان بردارون کو بقدر استعداد حصہ ملتا ہے اے اللہ اب ہمین اسکی ضرورت ہے کہ کوئی اس عقل سلیم کا فیضیاب ہمارے امور کا متکفل ہو جاے اور ہماری بیدست و پا قوم کو اس گمنامی کے چاہ تیرہ و تار سے باہر نکال لائے اسوقت دنیا کے کارنامون پر نظر کرنے سے مشرق کیطرف سے ایک روشنی بلند ہوتی ہوئی نظر آتی ہے جب اوسکی طرف نگاہ دوڑائی گئی تو دیکھا کہ کی زمین چمکتی ہوئی نظر آئی الحمد للہ کہ

اوسمین اوسی نو بادہ باغ سعادت و شرافت پر نظر پڑی کہ جسکا نام نامی اوس منزلت اور
مناصب کے مناسب ہے یعنی **نواب خواجہ سلیم اللہ خان بہادر مداللہ**
عمرہٗ یا اللہ اس نوجوان ہونہار نواب کو عمر دراز عطا فرما اور ہم مسلمانون کی گرہ کشائی
کے لئے مامور فرما اللھم آمین یا رب العالمین آمین **نواب صاحب بہادر** اللہ
تعالیٰ شانہٗ آپ کی عمر دراز فرماے آپ خالصاً و مخلصاً ہم مسلمانون کے پیش رو بنجائے
اور عزیز گرامی شان **خان بہادر سید نواب علی چودھری مداللہ**
عمرہٗ کو بھی بہبودی اہل اسلام مین اپنا پورا شریک کر لیجیے ؎
دو دل یک شود بشکنہ کوہ را پراگندگی آرد انبوہ را * آپکا
اللہ تعالیٰ شانہ نگہبان آمین برادران طریقت کی خدمت مین
عرض ہے - میرے قوت بازو میری آنکھون کے نور میرے دل کے سرور
اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کو منزل مقصود تک پہونچائے آمین مینے اشرف التواریخ کے حصہ
اول مین ایک مختصر رسالہ بنام دین و دنیا لکھکر آپ لوگون کے واسطے اوسی کتاب کے آخر
مین لگا دیا ہے اس مقام پر مجھے یہ کہنا ہے کہ سماع میرے طریقہ مین مباح ضرور ہے
مگر یون نہین کہ جیسے ورگاہون مین بازاری عورات گاتی ہین وہ حرام مطلق ہے ہرگز ہرگز
اوس صحبت مین شریک ہونا جب سماع سننے کو دل چاہے **تو زمان - اخوان**
مکان - کی شرط کے ساتھ سننا اور عورات کا گانا کسی شرط کے ساتھ درست نہین
اور ہر حال مین شریعت کے احکام کو پیش نظر رکھنا ؎ گمان شد کہ دنبال داعی نرفت
بے شرع درویشون کو دور سے سلام کر کے الگ ہوجانا و باللہ التوفیق -

فقیر محمد اکبر ابو العلائی داناپوری

تمت بالخیر

گزارش

خدا کے فضل و کرم سے یہ مطبع تینتالیس برس سے جاری ہے اسمین عربی فارسی اُردو ہندی ہر قسم کی کتابت نہایت صحت اور عمدہ صفائی اور ہر قسم کی خوبی سے چھپ سکتی ہے تصفیہ چھپائی بذریعہ خط کتابت سے طے ہوسکتا ہے۔

نہایت بیش بہا کتابین اور قرآن مجید مطبع مین فروخت کے لئے موجود ہین جنکی فہرست درخواست کرنے پر بھیجی جائیگی۔ اور ہر قسم کا مال شرائط مقررہ کے موافق ہماری معرفت قیمت آنے پر یا ویلیو پی ایبل کے ذریعہ سے روانہ ہوسکتا ہے۔ کسی خاص معاملہ کے اطمینان کو ہزارون روپیہ کی گارنٹی دی جاسکتی ہے۔

نیاز

خواجہ صدیق حسین منیجر مطبع آگرہ اخبار۔ آگرہ

IDARAH-I ADABIYAT-I DELLI
2009, Qasimjan Street,
DELHI-6 (India)